Title - QAWAZIBUL ASYAAF ALI ANAQUL AITISAAF FI RUD MAJMA UL AUSAAF.

Creator - Sayyed Mazhar Hasan.

Publisher - Matba Matlaul Anwaar (Lucknow).

Date - 1318 H.

Pages - 488.

Subjects -

اعلان رسالہ مولوی احمد الدین صاحب پنجابی کے جواب مین بغرض حفاظت مذہب عوام شیعہ خاص شیعون کے لئے یہ کتاب شائع کی گئی ہے اہل سنت اسے ہرگز نہ دیکھین

جلد اول

قواضب الاسیاف
علی عنق الاعتساف
فی رد مجمع الاوصاف

مصنفہ

عالی جناب ملکی اداب مولوی سید مظہر حسن صاحب قبلہ

تعلقہ دار دامت برکاتہ وزادت افادتہ
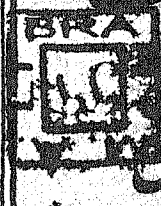
مطبوعہ سنہ ۱۳۱۸ ہجری

هذا صراط علی مستقیم ان عبادی لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین

الحمد للہ رب العالمین کہ درین زمان مسرت اگین واوان سعادت قرین کتاب مستطاب

عدیم النظیر لاجواب طیب الاطیاب المفیض کالسحاب مشتمل علی الانسجام

والانسکاب حائز لحسن المآب زریاب العنبر والمسک الاذفر الذی ہو ذکرے

للنجبا ارغام انافہ من عصابۃ الجلاد وکفا لما ہو

للعناد در جواب رسالہ نجم الاوضاح

مجلد اول از جلدہا

القواضب الاسنیۃ علی عشاق الاوف

من مصنفات الصدر

الشہم الامام النحریر الفاضل الخبیر الاجل الافخم

الاعظم مشتمل اعداءہ باذان النعال الصلصلۃ

مدالہ ولا یسبر غوارہ لا یبلغ الی ذراہ لا ینتہی الی منتہاہ قطب

الدائر الفلک السائر عمدۃ المتکلمین زبدۃ المتالہین سلالۃ العصر فخر الزمن

جناب مولانا السید مظہر حسن دامت برکاتہ ما طلع بدر ساطع و نجم طالع

در مطبع مطلع الانوار واقع لکھنؤ محلہ نخاس طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد لا اله الا
هو الرحمن الرحیم لا شریک له ولا شبیه له ولا نظیر له ولا مثال له ولا ضد له ولا ند له لا
اله الا هو الحلیم الکریم لم یتخذ صاحبة ولا ولداً ولا ناصراً ولا عضداً فلا اشرک بعبادة
ربی احداً ولا احد من دونه ملتحداً لا اله الا هو العزیز الحکیم لا راد لفضله ولا معقب
لحکمه ولا منازع فی سلطانه ولا معارض لبرهانه ولا مشارک فی ملکه ولا معجز فی خلقه
ولا مقاوم لسخطه وغضبه ولا مانع لعطائه ورحمته ولا مفزع عن بطشه وسطوته ولا نافذ
من اقطار سمواته وارضه ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم لیس له جسم ولا
صورة ولا عضو ولا جارحة ولا جاه ولا عرض ولا اجزاء لا خارجیة
ولا ذهنیة ولا وهمیة ولا عقلیة ولیس له نقطة ولا خط ولا سطح ولا ثقل ولا خفة
ولا سکون ولا حرکة ولا جهة ولا زمان ولا مکان وکل یوم هو فی شان
لیس کالظلمة والنور ولا کالظل والحرور لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر
لا یسئل بالکم والکیف ولا بالحیث والاین ولا یشار الیه بالانامل والید یز ولا

بالرّاس والعين ولا يدرك بالّلامسة ولا بالذّائقة ولا بالشّامّة ولا بالسّامعة
ولا بالباصرة لا فى الدّنيا ولا فى الاخرة لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار
وهو اللّطيف الخبير ليس العرش والكرسىّ مكانه ولا السّموات والارض مقامه
وانّه بكلّ شئ محيط واقرب الينا من حبل الوريد فطر الخلائق بقدرته
ورزقهم من فضله وهداهم برحمته وكتب على نفسه الرّحمة بلطفه وعدله
وهو الغفور الودود ذو العرش المجيد فعال لما يريد بعث النّبيين وارسل
المرسلين مبشّرين ومنذرين والصّلوة على من ختم به النّبوة والرّسالة
وخاطبه فى الكتاب المبين بالمزّمّل والمدّثّر وطٰهٰ ويٰسٓ وارسله بالهدى
ودين الحقّ ليظهره على الدّين كلّه ولو كره المشركون وقال مخاطبًا له وما
ارسلناك الّا رحمةً للعالمين وهو النّبىّ الممجّد والرّسول المؤيّد المبعوث الى
كافّة النّاس من الابيض والاسود اسمه فى القران محمد وعلى لسان عيسى بن
مريم احمد قال عزّ من قائل تشريفا له وتفخيما وانعامًا له وتكريمًا انّ الله وملئكته
يصلّون على النّبى يا ايّها الّذين امنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليما لبّيك يا ربّ اقول
ايمانا بكتابك وامتثالًا لامرك وتعظيما لرسولك اللّهمّ صلّ على محمّد وال محمّد
صلوة لا تحصى ولا تعد من الازل الى الابد لا تنقطع ولا تنفد لاسيّما على
وزيره واخيه وخليفته ووصيّه امير المومنين امام المتّقين يعسوب الدّين
قاتل المشركين قائد الغرّ المحجّلين مظهر العجائب والغرائب مفرّق الكتائب
اسد الله الغالب على ابن ابيطالب الّذى ذبّ بسيفه يوم بدر عن الدّين والملّة
اذ المسلمون اذلّة بالفقر والقلّة فصار وانصره الاغنياء والاجلّة ويوم احد
اذ عصى وفشل بعضهم الذين يريدون الدّنيا من بعد ما راوا من الغنائم
ما يحبّون فرجع المشركون واستشهد المومنون وادبر المسلمون

وهم يصعدون ولا يلوون على احد والرّسول يدعوهم في اخراهم ولكنّهم لا
يرجعون وتدقدميه وحسر عن ذراعيه بعضب البتّار وصال صولة تشتّت منها الكفار
فاستبان لا فتى الّا علىّ لا سيف الّا ذو الفقار ويوم الاحزاب اذ زاغت الابصار
وبلغت القلوب الحناجر وتظنّون بالله الظنّونا هنالك ابتلى المومنون وزلزلوا
زلزالاً شديداً قتل من كان فارساً ضديداً الضربة افضل من عبادة الثقلين
اذا تعدّ الفرائض واصبح بعضهم رعديداً ورد الله الّذين كفروا
بغيظهم لم ينالوا خيرا وكفى الله المومنين القتال بعلىّ وكان
الله قويّاً عزيزاً ويوم خيبر اذ فرّا وارتدّا على اعقابهما يجبّنان اصحابهما
ويجبّنونهما فقال صلى الله عليه واله وسلّم لاعطينّ الراية غداً رجلاً
يحب الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله كرّاراً غير فرّار يفتح الله عليه
جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره فطمع فيها الطّامعون ورغب الرّاغبون
وتنافس المتنافسون وصاروا العيد العلم كالّذين لا يعلمونه وزعموا
انّ عليّاً ارمد فكانوا بذلك يفرحون فلمّا فلق الصّباح دعاه وسرّيا سرة
وجهه وبريقه ورقى ببريقه واعطى الرّاية بيده فاشار الى مماله من بعده
فاخذها واستظهر بقوّة ذي قوة عند ذي العرش مكين مطاع ثمّ امين
فاذا نزل بساحتهم فساء صباح المنذرين وفتح الله الحصن على يديه و
هرب اليهود كالظّباء من اسده وانجز وعده بوليّه من اثابه المومنين
فتحاً قريباً ومغانم كثيرة ياخذونها وكان الله عزيزاً حكيماً ويوم الفتح
اذ وضع قدميه على منكبي خير الانام وكسر الاوثان والاصنام وطهر من
رجسهما بيت الله الحرام وشيّد دين الاسلام ويوم حنين اذا اعجبتهم كثرتهم
فلم تغن عنهم شيئاً وضاقت عليهم الارض بما رحبت ثمّ ولّوا مدبرين

ثمّ انزل اللہ سکینتہ علے رسولہ وعلی المومنین الذین اتّبعوا امیرھم یعسوب الدین فحملوا علی المشرکین وانزل جنودا لم یروھا وعذّب الّذین کفروا وذالک جزآء الکافرین ھٰذہٖ وامثالھا ایام اللہ قد نصر اللہ فیھا رسولہ بصالح المومنین والملئکۃ المسوّمین وقطع دابر الکافرین فالحمد للہ ربّ العالمین و قد کیّت اللہ ولایتہ من بعدہ وبعد رسولہ علے المومنین حیث قال فی کتابہ المبین انّما ولیّکم اللہ ورسولہ والّذین امنوا الّذین یقیمون الصّلوٰۃ ویؤتون الزّکوٰۃ وھم راکعون فصلوات اللہ وسلامہ علے رسولہ سید المرسلین وولیّہ امیر المومنین وامتہ و بضعۃ رسولہ سیّدۃ نساء العالمین واسباط اللہ وذرّیۃ رسولہ الائمۃ المعصومین الی یوم الدین **امابعد** پس یہہ عبد ضعیف و نحیف ذو الطبع الکلیل الہاشمی العلوی الفاطمی حسن بن علی المدعو بمظہر حسن النقوی وقاہ اللہ القوی شر کل غبی وغوی لکھنوی مولدًا ومنشأً و مصطفےٰ آبادی موطنًا وسکنًا خدمت مین برادران ایمانی و اسلامی کے عرض کرتا ہے کہ یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ سنیون نے جب آتش بحث و جدال کو بھڑکایا ہے تو باوصف کثرت سواد بمصداق کلّما او قدوا نارًا للحرب اطفأھا اللہ خاسر و خائب ہوئی ہین اور شیعیان علی بن ابیطالب اسد اللہ الغالب باوصف قلّت تعداد بنجوائے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ منصور و غالب ہوے ہین اسلیئے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اہل حق کی شان مین فرمایا ہی کہ انّ جندنا لھم الغالبون اور ارباب باطل کی باب مین آیا ہی خسر ھنالک المبطلون لیکن حضرات سنیہ السیی صاحب غیرت وحیا ہین کہ کسیطرح باز نہین آتی اور مطلق نہین شرماتی جب سے کہ اردو زبان مین تصنیف کا رواج ہوا اس فرقی کی جاہلون نافہمون نی یہہ طریقہ اور وتیرہ اختیار کیا ہی کہ تحفہ اثناعشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کے بعض مضامین کو اردو مین ترجمہ کرکے جھٹ پٹ ایک رسالہ تیار کر دیتی ہین اور اسکو مشتہر کرکے عوام بیچارون کو

دام مکر وفریب مین پھنساتے ہین اور اپنی لیاقت و علم کا اظہار کرتے ہین حالانکہ اس تحفہ مسروقہ
کے جوابات اسقدر لکھے گئے ہین کہ اگر کوئی شخص تمام عمر اپنی صرف کرے تو مشکل ہے کہ فقط اونکا مطالعہ
کر سکے پہلے جب یہ کتاب لکھی گئی تو ابھی اچھی طرح مشتہر بھی نہین ہونے پائی تھی کہ شاہ صاحب کی
زندگی ہی مین جناب حکیم مرزا محمد صاحب دہلوی نے نزہۃ اثنا عشریہ کہ جو بارہ جلدون مین ہے
اسکا ایسا جواب باصواب دندان شکن لکھا کہ بہت بعد اوسکے اور علماے اعلام و فضلاے کرام
اسکی طرف متوجہ ہوئے اور بہت سے کتب مبسوطہ و غیر مبسوطہ اسکے جواب مین تالیف و تصنیف
فرمائین مثل صوارم و ذو الفقار و حسام و بوارق و طعن الرماح و جواہر عبقریہ و
تقلیب المکائد و تشیید المطاعن وغیرہا کے اور جناب افضل المتکلمین ایۃ اللہ فی العالمین
ونقمتہ علی الجاحدین البری من کل شین جناب مولانا و سیدنا المولوی السید حامد حسین صاحب
طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ نے تو خاتمہ ہی کر دیا اور عبقات الانوار اسطرح کی کتاب لاجواب
تصنیف و تالیف فرمائی کہ تمام علمائے اہل سنت سپر انداختہ ہو گئے اور اب سے قیامت تک اوسکا
جواب محال عادی ہے لیکن عوام بیچارے تو ان باتون کو جانتے نہین اور نہ اسقدر لیاقت رکھتے ہین
کہ اومین سے بعض کتب کا بھی مطالعہ کر سکین لہذا ان چھوٹے چھوٹے رسالون سے پریشان ہو جاتے
ہین اور اہل علم کو اونکے جواب کی تکلیف دیتے ہین خیر یہ امر تو بجاے خود ہے اندنون مین ایک شخص
پنجابی کچھ عجیب و غریب دماغ کے آدمی پیدا ہوئے ہین اور رسالہ منبع الانصاف کے جواب
مین اسی بنا پر آپ نے بھی ایک رسالہ بے نظیر تحریر فرمایا ہے اور اوسکے اخر مین رسالہ موقظ
اہل سنت کی عبارت سے بھی کچھ تعرض کیا ہے اور نام اوسکا رکھا ہے مجمع الاوصاف مین کہتا ہون
کہ واقعی یہ رسالہ مصنف صاحب کے بہت سی اوصاف کا مجمع ہے چنانچہ اومین سے بعض کا
مین یہان ذکر کرتا ہون وصف اول احمد الدین مصنف رسالہ مجمع الاوصاف نے کہ جسکا
مین جواب لکھنے پر مجبور ہوا ہون شیعون کے مقابلے مین سنیون کی کتابین پیش کی ہین اور
اسکی بعینہ یہ مثال ہے کہ کوئی ہندو کسی مسلمان کے سامنے اپنی کوئی پوتھی پیش کرکے کہے کہ

دیکھو اسمین متون کی تحریف لکھی ہوئی ہے لہذا تمکو چاہیے کہ بت پوجا کرو پس اسکے جواب مین
جو کچھ کہ وہ مسلمان کہے وہی شیعون کا جواب بھی سنیون کی کتابون کی بابت سمجھ لینا چاہیے
وصف دوم وصف اول پر یہ اور ترقی کی ہے کہ جو عبارتین سنیون کی کتابون سے نقل کی
ہین اونمین بھی تحریف لفظی و معنوی و کمی و بیشی فرمائی ہے وصف سوم سنیون کی بعض کتابونکو
لکھدیا ہے کہ یہ شیعون کی کتابین ہین وصف چہارم بعض کتب امامیہ
اثنا عشریہ سے جو عبارتین نقل کی ہین اونمین نہایت درجہ تحریف و خیانت کی ہی مگر پھر بھی وہ
عبارتین اونکے مقصود کے موافق نہین ہوئین وصف پنجم فن مناظرہ مین آپکو ایسا
کمال اور اسطرح کا سلیقہ ہے کہ جو بحث اسکات و الزام فرقہ حقہ مین لکھا ہی اوسمین بعض مضامین
ایسے مندرج کیے ہین کہ خود اپنے فرقہ سنیہ کو اوسنے مغلوب و مبہوت کر دیا ہی مثل بلعم باعور کے کہ گیا تھا
حضرت موسے کے لشکر پر بد دعا کرنے کے لیے اور خود اپنی قوم پر بد دعا کرنے لگا فمثلہ کمثل الکلب
ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث وصف ششم یا وصف اسکے کہ مصنف صاحب
زبان اردو بالکل نہین جانتے مونث کو مذکر اور مذکر کو مونث بولتے ہین اور پھر یہ رسالہ اردو مین
لکھا ہے کاش اسکو پنجابی زبان مین لکھتے تو مناسب ہوتا وصف ہفتم ماشاء اللہ آپکو شعر کہنے کا
بھی شوق ہے اور تخلص اپنا واعظ فرماتے ہین حالانکہ طبیعت ناموزون ہی چنانچہ اپنے اشعار
ابدار مین آپنے ایسی صنعت کی ہے کہ اگر تمام شعرا سے رو سے زمین علم عروض کو صرف کرین تو ہرگز
اونکو موزون نہین پڑھ سکتے بشرطیکہ الفاظ و معنی صحیح رہین شاید اس صنعت کا نام واعظ صاحب نے
سہل ممتنع رکھا ہوگا انکے سوا اور بہت سے اوصاف ہین کہ جنکی تفصیل مین تطویل ہی سوال و
جواب مین خود ہی معلوم ہو جائینگے ہر اہل انصاف و فہم اس بات کو تسلیم کریگا کہ یہ رسالہ واعظ صاحب کا
اس قابل نہ تھا کہ کوی شخص اہل علم مین سے اسکے رد کی طرف متوجہ ہو لیکن بعض احباب نے مجھسے
اس امر کو مکرر بیان کیا کہ پنجاب مین اکثر عوام شیعہ اس رسالے کے سبب سے بہت پریشان ہین
اور اسکے جواب کی بابت نہایت الحاح و اصرار فرمایا لہذا مین نے بمجبوری اسکے رد کو لیئے قلم اوٹھایا

مجھے علماے اعلام و فضلاے کرام سے امید ہی کہ مجھسے اس بات کا مواخذہ نکرین کہ کیون ایسے شخص سے مقابلہ کیا اور ہے اس عذر کو مقبول فرمائین والعذر عند کرام الناس مقبول علاوہ اسکے ہر ناظر خبیر ملاحظہ فرمائیگا کہ جس مسئلہ کو مین نے لکھا ہی اوسکی تحقیق اور حل اشکال کیطرف نظر کی ہے نہ واعظ صاحب کی تحریر بیمعنی کی جانب پس حقیقت مین یہ کتاب تمام سنیون کے رد مین لاجواب ہے نہ واعظ صاحب کے رسالہ واہیہ کا جواب واللہ حسبی وھو نعم الوکیل اور بافضال الٰہی و برکات رسالت پناہی جو اوصاف کہ اس کتاب مین مجتمع ہوگئے ہین وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین میرے بیان کرنیکی حاجت نہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ازانجملہ اسکے مخصائص مین سے ایک یہ امر ہے کہ جو شخص طالب حق ہوگا اور تقلید مذہب آبائی و عصبیت و عناد کو طاق نسیان پر رکھکے بنظر غور و تامل و انصاف فقط باب اوّل کو ملاحظہ فرمائیگا انشاءاللہ تعالی مذہب حق اوسپر واضح و روشن ہوجائیگا اور زیغ اوسکے قلب مین باقی نرہیگا اسی سبب سے اسکا نام مین نے **قواضب الاسیاف علی عنق الاعتساف** رکھا ہے واضح ہو کہ رسالہ مجمع الاوصاف احمد الدین واعظ کے گیارہ باب ہین چونکہ باب اوّل کے جواب مین طول بہت ہوگیا ہے لہذا اسکو مین نے اس کتاب کا مجلد اوّل قرار دیا ہے اور یہ نام رکھا ہے جو مذکور ہوا اور مجلد دوم مین پانچ بابونکا جواب ہے اور اوسکا نام مین نے **ارغام الآناف من عصائب الخلاف** رکھا ہے اور مجلد سوم مین بھی پانچ بابون کا جواب ہے اور اوسکا نام مین نے **لفاف لما ہو للعجاف** رکھا ہے ہرچند کہ مین نے ابتدا ہی سے اس رسالہ واہیہ کے جواب مین اختصار کا قصد کیا مگر پھر بھی مجبوری اسقدر طول ہوگیا جس مذہب کے اثبات حقیت پر ہزار ہا دلائل قطعیہ موجود ہون اونکے بیان مین کوئی کہانتک اقتصار کرے اب ہم سنی بھائیونکی خدمت مین چند التماس کرتے ہین **اوّل** یہ کہ اگر کسی صاحب کا مادّہ قابل ہو اور اس کتاب کے مطالعہ و ملاحظہ سے ہدایت پائین تو اس عاصی کو بھی مظان اجابت مین دعاے خیر سے یاد فرمائین **دوم** یہ کہ جن لوگون کو بسبب عدم قابلیت مادّہ یہ کتاب باعث ہدایت نہوا ون مین سے کوئی صاحب

جواب لکھنے کا قصد فرمائین تو انصاف اسکا مقتضی ہے کہ کل کتاب کا جواب لکھین اور اگر یہ ممکن نہو
اور واقعی ممکن نہین ہے تو پھر کسی ایک ہی پورے باب کا جواب لکھین یہ نہین کہ میری آدھی تقریر کا
جواب لکھین اور آدھی کو حذف کردین جیسا کہ واعظ صاحب نے رسالہ منبع الانصاف کے جواب مین
کیا ہے حالانکہ وہ بہت چھوٹا سا رسالہ اکیس ۲۱ صفحے کا ہے اور تقطیع بھی اوسکی بہت چھوٹی ہے اور اگر
ایسا کرینگے تو یہ فعل اونکے عجز پر حمل کیا جائیگا اور اوس جواب ناقص و ناتمام کے جواب مین فقط چند
الفاظ پر اکتفا کیجائیگی سوم یہ کہ اگر جواب لکھین تو شیعون کی کتابون سے اپنے مطلوب اور مقصود کو
ثابت کرین جیسا کہ ہمنے سنّیون کی کتابون سے ثابت کیا ہے اور اگر واعظ صاحب اوسی اپنے اسلاف
کی تقلید کر کے ہمارے مقابلے مین سنّیون کی کتابون کی عبارتین نقل کرینگے تو بخدائے لایزال ہم بھی اپنی
کتابون کی حدیثین کہ جو مشکوٰۃ رسالت و مصباح امامت سے اونکے سادات و کبار کی مذمت مین منقول
و ماثور ہین لکھنا شروع کرینگے پھر اوسکا برا نمانین چہارم یہ کہ جس مسئلہ کا جواب لکھین اوس سے
عدول کر کے دوسرے مسئلے مین نہ تقریر کرنے لگین کہ اسکو فن مناظرہ مین گریز کہتے ہین اور یہ امر مناظر
کمال عجز پر دلالت کرتا ہے اب مین بعون اللہ تعالی رسالہ موصوفۃ الصدر کا جواب لکھنا شروع
کرتا ہون لیکن وہ اوصاف یہان کہان کہ جو حضرت واعظ کی تصنیف مین ہین اور جو اوسکی عبارت مین
اغلاط و الفاظ نامناسب و ناملائم و خلاف محاورہ و روزمرہ ہین اونکے تعرض سے بسبب چند وجوہ کے
اعراض کرتا ہون اوّل یہ کہ عبارت عربی مین جو اغلاط ہین اونھین عوام تو سمجھانے سے بھی نہین
سمجھ سکتے اور خواص خود ہی سمجھ لینگے کچھ حاجت بیان نہین ہے دوم یہ کہ خوف طوالت مانع ہے
اس سبب سے کہ اس رسالہ مذکورہ واہیہ کی کوئی سطر ایسی نہین ہے کہ جس مین الفاظ نامربوط نہون یا
اغلاط اوسمین زائد ہین بس ظاہر ہے کہ تفصیل مین کسقدر طول ہوتا سوم یہ کہ مجھکو شرم آتی ہے
کہ ایسے اغلاط صریحہ سے کہ جنکو عوام کالانعام بھی سمجھ سکتے ہین تعرض کرون چہارم یہ کہ مجھکو اس
کتاب کے لکھنے سے احقاق حق و ابطال باطل منظور ہے نہ واعظ صاحب کی تحمیق و تذلیل قولہ
نحمدہ حمدًا کثیرًا علی ما ھدینا صراطًا مستقیما و نشکرہ شکرًا جمیلًا علی النعماء

لنا دينًا قويمًا و نصلّي على افضل رسله افضل الصلوٰت و نسلّم عليه اكمل التسليمات كثيرًا كثيرًا الذي شانه رسول الله وخاتم النبيين وعلى اله واصحابه و احبابه وازواجه آمين

فانه لمنه عظيم جسيم فضل عظيم لو شكر الف الف مرتين **اقول** یہ خطبہ مین نے فقط اسواسطے نقل کیا ہے کہ پورا رسالہ واعظ صاحب کا اس کتاب کے اندر آجاے اور کوئی لفظ اونکی باقی نرہجاے کہ محل شکایت ہو وہ اس خطبہ کی فصاحت و بلاغت اور واعظ صاحب کی عربیت و ادبیت ظاہر ہے کما ترى **قوله** اما بعد عاجز بندہ خادم العلما والمساکین احمد الدین واعظ ابن محمد شہباز **اقول** اہل فہم واعظ صاحب کی عبارت اور اونکے نامنامی اور اونکے والد صاحب کے اسم گرامی کی ترکیب ملاحظہ فرماکے انصاف فرمائین کہ ایسے شخص سے مقابلہ کرنا کسی اہل علم کو کسقدر شاق و ناگوار ہوگا مگر الضرورات تبیح المحذورات **قوله** متوطن موضع دہرابہی تھانہ تلگنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم حال وارد موضع ٹھاکرہ موسڑہ تھانہ جاتلی تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی جو خیدان علم و فضل نہین رکھتا مگر اکثر فضلا و صلحا کی مصاحبت سے کچھ تھوڑا اندورے اور فرقہ شیعہ کی تبعیہ اور شنیعہ مکائد سے کچھ واقف ہے **اقول** یہ سب کچھ تو حضرات سنیہ پر ختم ہے اور مکائد مین بھی یہی لوگ ان کیدکن عظیم کے مصداق ہین فرقہ حقہ ناجیہ شیعہ امامیہ کو ان باتون سے کیا علاقہ لیکن اس شخص نے یہ فقرہ شنیعہ اپنے پیر با تمیز شاہ عبدالعزیز دہلوی صاحب تحفہ سارق صواعق نصر اللہ کابلی کی تقلید سے لکھا ہے لہذا اسکو کتاب تقلیب المکائد مطالعہ کرنا چاہیے اور اپنے تئین مع اپنے احزاب کے اس آیہ کریمہ کا مصداق سمجھنا چاہیے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قوله** ارباب دانش کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ قرب قیامت کے باعث حسب ارشاد رسول آخر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاہم لا یفتنونکم ولا یضلونکم رواہ مسلم یعنی آخری زمانے مین دجال جھوٹ کہنے والے ایسی باتین لائینگے جو تمھارے باپ دادون کے علم مین بھی نہ ہونگی پس خبردار اون سے بچنا کہ تمھین فتنے مین نہ ڈالین اور تمھین گمراہ نہ کرین میرا علم جہان تک کہ مجھے پتہ دیتا ہے اب وہی زمانہ ہے اور ایسے دجال بھی جو ان ظاہراطلی مستقیما سے کو سون دور ہین حسب الارشاد جناب مصطفوی

علیہ السلام عوام کو تشویش مین ڈالنے کے لیے بڑی متانت سے مستعد ہین چنانچہ ہمارے
گانون موخر الذکر کے ایک مہربان باشندہ نے ایک کتاب منبع الانصاف ۔ برعکس نہند نام
زنگی کافور ۔ اور ایک دوسری موقظ اہل سنت مرتب کرکے چھاپ دین جنکے الفاظ دیکھیے تو لاحول
ولاقوۃ اور معنی جانچیے تو الٰہی توبہ غرض مسلمانون کے گمراہ کرنے مین حتی المقدور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ
اوٹھا نہین رکھا گیا **اقول** اس عبارت مین واعظ صاحب نے اپنی عقلمندی سے روایت مسلم سے جو
حدیث لکھی ہے اوسکا مصداق مصنف منبع الانصاف کو قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ میرا علم
جہان تک کہ مجھے پتہ دیتا ہے اب وہی زمانہ ہے اور ایسے دجال بھی الخ کوئی اونسے پوچھے کہ آپ
کیا چیز ہین اور آپ کا علم کیا ہے غالباً آپ کو تو اجتہاد کا بھی دعوی نہ ہوگا اور اگر شاید ہو تو جب
آپکے عقیدہ فاسدہ مین کل انبیا و مرسلین عموماً اور ہمارے سید المرسلین و خاتم النبیین خصوصاً مجتہد
تھے اور اپنے اجتہاد مین خطا فرماتے تھے تو پھر آپکے اجتہاد کا کون اعتبار کریگا اور ایسے شخص فاسد
العقیدہ کو کون خطا سے بری سمجھیگا چنانچہ آپ ہی نے اسی رسالہ مہملہ کی تیسری باب مین صفحہ ۳۷ سے ۳۸ تک
لکھا ہے پھر انحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے کہنے کے موافق العوض مال سب قیدی رہا کر دیے اوسوقت
یہ آیت نازل ہوئی جو پارہ واعلموا کے ربع اول مین ہے ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی
یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا والله یرید الاخرة ۔
یعنی نہین لایق کسی پیغمبر کو کہ ہووین اوسکے لیے قیدی یہانتک کہ سخت مارے
انکو زمین مین چاہتے ہو تم متاع دنیا کی اور اللہ تعالی چاہتا ہے تمھارے لیے
درجہ آخرت کا والاٰیة دلیل علی ان الانبیاء یجتهدون وانه قد یکون
خطاء ولکن لا یقرون علیه تم عبارت البیضاوی یعنی یہ آیت اس
بات کی دلیل ہے کہ انبیا علیہم السلام اجتہاد کرتے ہین اور کبھی وہ اجتہاد
خطا ہو جاتا ہے لیکن اوسپر قرار نہین پکڑتے یعنی پیغمبران علیہم السلام
بھی مجتہد تھے اور اون کا اجتہاد بھی کبھی اصل مراد کو نہین ہوتا تھا لیکن

معلوم کرنے کے بعد اوس سے رجوع کر جاتے تھے شیعہ نے اس آیت سے اعتراض کیا ہے کہ مہاجرین
و انصار نے دنیا کی خواہش پر قیدیون کو چھوڑ دیا سو یہ اعتراض صحابہ رضی اللہ عنہم پر کرنا سخت کم فہمی ہے
معلوم نہین کہ یہ شیعہ کچھ علم بھی جانتا ہے یا نہین بلکہ اتنا بھی نہین سمجھتا کہ اگر یہ قیدی صحابہ کی طمع سے رہا
ہوتے تو حق تعالی اپنے نبی کو کیون جھڑک دیتا انتہی بکلامہ ولا انتہی ملامہ ان کفریات کا جواب
دندان شکن تو ہم باب سوم کے جواب مین لکھینگے لیکن یہان اسقدر کہتے ہین کہ جو شخص خدا و رسول
اور روز جزا پر ایمان لایا ہو وہ ہمکو اس بات کا جواب دے کہ ایمان و اسلام اسی کا نام ہے کہ حمیت
صحابہ کی بیت کے لیے سب انبیا علیہم السلام عموماً اور جناب سید المرسلین خصوصاً مجتہد اور مخطی فی الاجتہاد
قرار دیے جائین اور آپ کی نسبت کہ جو محبوب خدا ہین یہ کلمۂ کفر کہا جاے کہ حق تعالی اپنے نبی کو کیون
جھڑک دیتا یا ناعی الاسلام قم فانعه قد مات عرف و بدا منکر
و نیز چھٹے باب مین جناب رسول خدا کے اقوال و افعال پر صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۹۹ تک بہت سے
اعتراض کیے ہین اور آپ کی بہت سی خطائین اپنے نزدیک ثابت کی ہین از انجملہ صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے
بلکہ آن افضل مخلوقات کا اجتہاد بھی کئی بار صواب کو نہین پہونچا آگے اوسکی تفصیل بیان کی ہے
چنانچہ صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے اور منجملہ اونکے ایک وہ ہے جو حضرت رافع بن خدیج متفق علیہ صحابی
انصاری روایت کرتا ہے کہ نبی مدینہ منورہ مین جب تشریف شریف لاے تو اوسوقت وہان کے
لوگ کھجور کے درختون کو بغرض اصلاح تراش رہے تھے جناب رسولخدا نے ارشاد کیا کہ تم لوگ کسلیے
یہ عمل کرتے ہو اور بعض درختون کو کاٹ کر بعض مین لگا نا کیا فائدہ ہے لوگون نے گذارش کی
کہ ہم زمانہ قدیم سے اسیطرح کرتے چلے آئے کیونکہ یہ عمل کثرت پھل کا سبب ہے رسول اللہ نے فرمایا
کہ یہ کام چھوڑ دو اور درختون کو اپنی اصلیت پر رہنے دو کہ اس وجہ سے زود تر پھل ہوگا اور بہت
ہوگا اونھون نے رسول پاک کے فرمانے پر اونکو چھوڑ دیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آخر مین پھل بہت ہی کم
لگا جس سے لوگون کا ہزار ہا روپیہ کا نقصان ہوا انتہی اور کچھ اسی قدر پر موقوف نہین ہے بلکہ یہ
تمام رسالہ اسیطرح کی کفریات سے مملو ہے یہ تو آپ کے یہان کے اجتہاد کا حال ہے اب ہم اگر کہدین کہ ہمارا

یہ اجتہاد ہے کہ جسقدر آیات و احادیث دجالین کذابین و مبتدعین و ضالین و مضلین و
ناکثین و قاسطین و مارقین کے باب مین ہین اون سب سے مراد آپ ہی کے بانیان مذہب
از قسم خلفا و امرا و رؤسا و علما و فقہا و محدثین و متکلمین ہین تو آپ بہت خفا ہوجائینگے اور برا مانینگے
حالانکہ اسکے اوپر ادلہ قطعیہ عقلیہ و نقلیہ کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی سے قائم ہین لیکن آپکے
اپنے دعوی بے دلیل کے جواب مین انہین سے بعض کی بھی تفصیل تطویل بے فائدہ ہے
البتہ انہین مین سے مارقین سے مراد خاص کرکے خوارج ہین لیکن آپ اوس فرقہ سے بھی کلیۃً خارج نہین
ہوسکتے چند وجوہ سے اوّل اصول آپکے اور اونکے اکثر ایک ہین اسلیے کہ بعد رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وہ بھی مثل آپکے امت کو مطلق العنان اور خود مختار جانتے ہین کہ جسکو چاہین
اپنا خلیفہ اور امیر بنالین اور عدم استخلاف جناب رسالت مآب کے قائل ہین اور حضرت کو مخطی فی الاجتہاد
سمجھتے ہین چنانچہ تقسیم غنایم حنین مین ذو الخویصرہ تمیمی کے اعتراض کا قصہ اظہر من الشمس ہے
کہ اوسنے کہا کہ اعدل یا محمد فانک لم تعدل یعنی عدل کر اے محمد پس تو عدل نہین کرتا ہے آپنے
اوسکے جواب مین فرمایا کہ ویلک ان لم اعدل فمن یعدل یعنی وائے ہو تیرے اوپر اگر مین عدل نکرونگا
تو پھر کون عدل کریگا بعد اوسکے اوس ملعون نے کہا کہ ہذہ قسمۃ ما ارید بہا وجہ اللہ یعنی یہ ایسی تقسیم ہے
کہ اسکے ساتھ اللہ تعالی کی رضا کا ارادہ نہین کیا جاتا اور حضرت نے اوسکے باب مین فرمایا کہ سیخرج
من ضیضئی ہذا الرجل قوم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ الحدیث یعنی عنقریب اس شخص کی
اصل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ نکل جاوینگے دین سے جس طرح کہ نکل جاتا ہے تیر کمان سے اور یہ
حدیث اور مثل اسکے اور بہت سی احادیث خوارج کے باب مین صحاح اہل سنت مین موجود ہین
اور اسی سبب سے وہ لوگ مارقین کہلاتے ہین و نیز حدیث ذو الخویصرہ کو نواب علامہ امیر الملک سید
محمد صدیق حسن خانصاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ مطبوعہ مطبع شاہجہانی واقع شہر

---

[1] کتاب ملل و نحل شہرستانی صفحہ ۸ مطبوع مطبع غیاثیہ ۱۲ منہ [2] صحیح بخاری جلد ثانی باب علامات
النبوۃ مطبوع میمنیہ مصر ۱۳۱۲ ہجری صفحہ ۱۷۲ وغیرہ

بھوپال کے صفحہ ۱۰۰ فصل یازدہم مین بطور اختصار نقل کیا ہے پس یہ تو ایک ہی اعتراض تھا اور آپ نے
بہت سے اعتراض اس رسالہ واہیہ مین جناب رسالت مآب کے افعال و اقوال پر فرمائے ہین کہ حقیقت
مین وہ اعتراض مین جناب باری تعالی عز اسمہ پر اب یہ فرمایئے کہ آپ اور آپکے ہم مشرب کہ جو اوس مخبر
صادق پر اعتراض کرنے والے ہین کہ جسکی شان مین آیا ہے کہ وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی
کیونکر دین کے احاطے کے اندر رہ سکتے ہین وہ آپ کے اکثر محدثین مثل بخاری وغیرہ کے بعض شیوخ
خوارج ہین اور یہ لوگ اونکو ثقہ اور صادق اللہجہ سمجھتے ہین اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے سو قسم عداوت
وصی و خلیفہ و جانشین بلا فصل سید المرسلین امیر المومنین یعسوب الدین مین آپ اور خوارج دونون شریک
ہین فرق اسقدر ہے کہ وہ لوگ اس امر کا اعلان کرتے ہین اور آپ باوصف قائل ہونے عدم جواز تقیہ کے
اخفا اور مین انشاء اللہ العزیز آپ کا کشف استار و ہتک اسرار اسی رسالہ مہملہ کے جوابات مین مقامات
متعددہ مین کرونگا آپ گھبرایئے نہین اب آپ سے مین اسمقام پر یہ سوال کرتا ہون کہ آپنے جو حدیث مسلم سے
لکھی ہے صحیح ہے یا غلط اگر کہیے گا کہ غلط تو ایک عجیب لطیفہ ہوگا کہ خود غلط املا غلط انشا غلط اور اگر کہیے گا کہ صحیح
تو مین آپ سے یہ سوال کرونگا کہ منہج الانصاف و موقظ اہل سنت مین جو احادیث لکھی گئی ہین وہ صحیح ہین یا
غلط اگر آپ کہیے گا کہ صحیح تو ہم کہینگے کہ پھر آپ کی یہ کیا حماقت ہے کہ احادیث صحیحہ کی نقل کرنیوالے کو دجالون
کذابون کے زمرے مین داخل کرتے ہین اور اگر کہیے گا کہ غلط تو آپکے کل محدثین کہ جو مولفین صحاح ستہ وغیرہ
ہین دجالون کذابون کے زمرے مین داخل ہو جائینگے اس سبب سے کہ اون دونون رسالون مین جمیع احادیث
لکھی گئی ہین وہ آپ ہی کے صحاح سے نقل کی گئی ہین فافہم و تدبر **قولہ** نعوذ باللہ اصحاب کبار رضوان اللہ
علیہم اجمعین کو کافر و منافق اور غاصب حق قرار دیکر اور ائمہ کرام کے حق مین شرمناک طعن لکھکر اپنے نامہ اعمال کو
خوب سیاہ کیا **اقول** شیعہ اہلبیت رسالت اصحاب کبار و ائمہ کرام کے حق مین کیا طعن کرینگے نعوذ باللہ منہ
سنی انبیائے کرام کو عموماً اور ہمارے جناب سید الانام کو خصوصاً عاصی و مخطی و مطعون سمجھتے ہین چنانچہ
خود واعظ صاحب کا یہ رسالہ ان کفریات سے مملو ہے اور ہم بعض صفحات کا نشان بتا چکے ہین
جنمین یہ مغلوطات مندرج ہین ہان بیشک جو اصحاب کہ اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون کے مشار الیہ ہین

اور جو ائمہ کہ جعلناہم ائمۃ یدعون الی النار کے مصداق ہین وہ بر طعن بلکہ لعن کرتے ہین اسلیئے کہ اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون **قولہ** مگر اس کو عقل نے اتنا نہ سوجھا کہ اصحاب کبار کے طعن سے صرف یہی نہو گا کہ ناظرین کتاب کو اونسے نفرت پیدا ہو گی بلکہ یہ نتیجہ نکلیگا کہ دین اسلام مین ایک سخت فتور واقع ہو گا کیونکہ مطعون اصحاب ہی وہ اولو العزم وجود فیض آمود ہین کہ جنھون نے اپنی مساعی جمیلہ وکوشش بلیغ سے دین اسلام کو اقطار عالم مین پھیلایا اور مختلف ممالک کو مفتوح کر کے اسلام کا نقشہ دنیا مین جمایا چنانچہ ہر ایک فرقہ کی تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور صدیق اکبر کے فتوحات نے ہی اسلام کو جزیرۂ عرب سے نکالکر روم۔ فارس۔ دمشق۔ شام وغیرہ وغیرہ ملکون مین بادشاہت کی حد تک پہنچایا پس جب خلفاے اربعہ مین سے پہلے تین خلیفے ابو بکر۔ عمر۔ عثمان رضی اللہ عنہم اور اونکے شامل اصحاب ان طاعنین کے نزدیک سخت شرمناک گناہونکے مرتکب ٹھہرے اور پھر اسلام بھی انھین کا سکھایا اور پھیلایا ہوا ہے اور قرآن شریف جسپر اسلام کا مدار اور فرقہاے اسلامیہ کا متفق علیہ اصل الاصول ہے انھین خلفاے ثلثہ کا مرتب کیا ہوا ہے تو پھر یہ نتیجہ نکلا کہ یہ حضرات جو معاذ اللہ بالکل خائن اور دین مین رخنہ انداز تھے اسلام انکا سکھایا ہوا محض ضلالت ہے اور قرآن بھی انکا جمع کردہ بالکل بہتان ہے سو اس صورت مین دین اسلام حقہ کے ساتھ وہ حادثہ ہوا جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ کبھی ہرگز پیش نہ آیا تھا حالانکہ خدا تعالی جل وعلا تو ہمارے رسول مقبول کے دین کو خیر الادیان فرماوے اور نسخ وتغیر سے اوسکو پاک اور مبرا کرے اور طاعنین کے نزدیک یہ بات ہے کہ چلنے ہی نہ پایا بلکہ اوٹھتے ہی بیٹھ گیا۔ آگے قیاس کیجیے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون **اقول** یہ حضرات سنیہ کا شبہہ قدیم ہے اور اونکے یہان کے مناظرین خصوصاً اونمین سے متاخرین کا شیوہ اور طریقہ یہی ہے کہ اوس شبہہ کو آب وتاب تمام عبارت عام فریب مین نہایت طلاقت وذلاقت سے بیان کرتے ہین واعظ صاحب بسبب جمود طبع وعقود لسان وخمود ذہن اوسکا عشر عشیر بھی نہین بیان کر سکے اور اونکے جوابات شستہ ہمارے یہان سے بکرات ومرات عدیدہ دیے گئے ہین اور یہ بندہ ضعیف

وتحقیق بعون اللہ وحسن توفیقہ یہان ایک ایسی تقریر جامع پر اکتفا کرتا ہے کہ اگر ان حضرات کو
کچھ بھی غیرت ہوگی تو پھر کبھی اس شبہ کا ذکر نکرینگے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب
واضح ہو کہ استبعاد حضرات سنیہ کا ارتداد بعض صحابہ سے چند شبہات پر مشتمل ہے کہ جو وساوس شیطانی
اور تسویلات نفسانی سے اونکو عارض ہوئے ہین اور واعظ صاحب کی عبارت اونکے بیان سے قاصر ہے
لہذا پہلے مین یہان اون کل شبہات کو بطور اجمال واختصار نقل کرتا ہون اور بعد اوسکے اون سب کا جواب
لکھتا ہون تاکہ اس فرقے کے اولین وآخرین کا اسکات وافحام ہوجاے اور پھر کسی کو مجال گفتگو باقی نرہے وہی
ہذہ **اول** یہ کہ شیعہ اکثر صحابہ کو برا جانتے ہین اور بعض کو اچھا پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ جماعت کثیر صحابہ
مین سے گمراہ ہوجاے اور قلیل ہدایت پاے **دوم** عیاذاً باللہ جناب رسولخدا کی دعوت وہدایت پر اس سے
نقص وارد ہوتا ہے کہ اکثر کو اوسکا اثر نہوا **سوم** شیعون کے نزدیک رئیس رئیس اہل باطل کے وہی لوگ
ہین کہ جو قبل ہجرت ایمان لائے تھے جبکہ بسبب ضعف اسلام کچھ خوف یا طمع کا احتمال نتھا پس خواہ مخواہ
اون لوگونکا ایمان لانا خالصاً للہ ہوگا اور جب ایسا ہوا تو پھر اون لوگونکا مرتد ہوجانا خلاف عقل ہے
چہارم یہ لوگ حضرت کے ساتھ عبادات وریاضات ومجاہدات مین شریک رہے اور آپکی نصرت ومدد
مین کوتاہی نہین کی پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ سب اعمال اونکے حبط ہوجائین **پنجم** انھین لوگون کے سبب سے
اسلام شائع ہوا اور اکثر ممالک فتح ہوئے پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ لوگ خود ہی ضال ومضل ہون ورنہ اسلام
بھی کہ جو انکا سکھایا ہوا ہے ضلالت ہوگا **ششم** قرآن انھین لوگونکا جمع کیا ہوا ہے جب ان لوگونکے
ایمان کا اعتبار نہین ہے تو قرآن بھی غیر معتبر ہوگا **ہفتم** اس صورت مین دین اسلام کے ساتھ وہ حادثہ ہوا
جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ ہرگز نہ پیش آیا تھا **ہشتم** طاعنین کے نزدیک دین اسلام گویا
شائع ہی نہین ہونے پایا انمین سے چار شبہے واعظ صاحب کی عبارت سے نکلتے ہین اور چار اون میں اجمل
اب مین بعون اللہ وحسن توفیقہ انکے ردکیطرف متوجہ ہوتا ہون **واضح ہو** کہ حق سبحانہ وتعالی نے
جب حضرت آدم ابو البشر کو پیدا کیا اور سب فرشتون کو اونکے لیے سجدۂ تعظیمی کرنیکا حکم دیا اور ابلیس
لعین نے نافرمانی کی اور مردود بارگاہ صمدیت ہوا تو اوسنے یہ کہا کہ جسکی خبر حق سبحانہ وتعالی کلام مجید مین

دیتا ہے قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین ۵ الا عبادک منھم المخلصین
ترجمہ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہے تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین اون آدمیون کو سب کو سوا تیرے
بندون کے کہ جو اون مین سے خالص کیے گئے ہونگے انتہی اور حق سبحانہ وتعالی نے اوسکے جواب مین
فرمایا قال فالحق والحق اقول ۵ لاملئن جھنم منک وممن تبعک منھم اجمعین ترجمہ کہا حق سبحانہ
وتعالی نے کہ پس مین حق ہون اور حق بات کہتا ہون کہ البتہ ضرور بھر دونگا مین دوزخ کو تجھسے اور اون
لوگون سے کہ پیروی کرینگے تیری آدمیون مین سے سب سے انتہی ونیز سورہ بنی اسرائیل مین حق سبحانہ
وتعالی نے قول شیطان کو اسطرح ذکر فرمایا ہے کہ لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا
یعنی البتہ ہلاک کر دونگا مین اوسی آدم کی ذریت کو مگر تھوڑے سے لوگون کو کہ وہ ہدایت پر باقی رہینگے انتہی
اور اس طرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین کہ اونمین یہ قصہ اور ابلیس ملعون کا قول کہ مین اکثر
بنی آدم کو گمراہ کرونگا اور کمتر گمراہی سے بچینگے جن سے مراد عباد مخلصین ہین مذکور ہے پس اس سے بخوبی
ثابت ہوگیا کہ بنی آدم مین سے اکثر گمراہ ہوجاینگے اور قلیل ہدایت پر باقی رہینگے اور حق سبحانہ وتعالی نے
اپنے کلام مجید مین خود بھی اسکی تصدیق فرمائی ہے چنانچہ فرماتا ہے ولقد اضل منکم
جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون ترجمہ اور البتہ تحقیق کہ گمراہ کیا اوسی شیطان نے
تم مین سے آدمیون خلق کثیر کو آیا نہین سمجھتے ہو تم انتہی ونیز حق سبحانہ وتعالی نے اپنے کلام
پاک مین مقامات کثیرہ مین کثیر کا گمراہ ہونا ذکر فرمایا ہے چنانچہ اکثر جگہ آیا ہے کہ اکثرھم
لایومنون واکثر الناس لایومنون واکثر الناس لایشکرون واکثرھم
الفاسقون واکثرھم لایعقلون واکثرھم لایعلمون واکثر الناس
لایعلمون واکثرھم یجھلون وما وجدنا لاکثرھم
من عھد ۵ وان وجدنا اکثرھم لفاسقین وما
اکثر الناس ولو حرصت بمومنین وان کثیرا من الناس

ف۱ جزو بست و سوم سورہ ص رکوع سیوم ۱۲ ف۲ جزو بست و سوم سورہ یٰسین رکوع دوم ۱۲ ف۳ جزو نہم سورہ اعراف رکوع دوم ۱۲ ف۴ جزو سیزدہم سورہ یوسف رکوع چہارم ۱۲

لفاسقون وانّ کثیرًا لیضلّون باھوآئھم بغیر علم وانّ کثیرًا من النّاس بلقاء ربّھم لکفرون

اور اس طرح کے آیات بہت ہین کہانتک تحریر ہو سکتے ہین ونیز یہ آیہ وافی ہدایہ قابل غور وملاحظہ ہے قل لا یستوی الخبیث والطّیّب ولو اعجبك کثرۃ الخبیث ترجمہ کہہ اے محمد صلعم کہ برابر نہین ہے ناپاک اور پاک اگرچہ تعجب مین ڈالے تجھکو کثرت ناپاک کی انتہی اب قلیل کا حال سُنئے کہ حق تعالے فرماتا ہے وقلیل من عبادی الشّکور ترجمہ اور تھوڑے ہین مین میرے بندون سے شکر کرنیوالے انتہی اور انّ کثیرًا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الّا الّذین اٰمنوا وعملوا الصّالحات وقلیل ما ھم ترجمہ اور تحقیق کہ بہت لوگ شریکون سے البتہ ستم کرتے ہین بعض اونکے اوپر بعض کے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اعمال نیک کیے اور تھوڑے ہین وہ لوگ انتہی اور فلا یومنون الّا قلیلا ترجمہ پس نہین ایمان لاتے ہین مگر تھوڑے آدمی انتہی اور ثمّ تولّیتم الّا قلیلًا منکم وانتم معرضون ترجمہ بعد اوسکے پھر گئے تم مگر تھوڑے تم مین سے اور تم مُنھ پھیرنے والے تھے انتہی اور فلمّا کتب علیھم القتال تولّوا الّا قلیلًا منھم ترجمہ پس جب کہ واجب کی گئی اوپر اونکے جنگ تو مُنھ پھیر لیا اونھون نے مگر تھوڑون نے اونمین سے انتہی اور اس طرح کے آیات بھی بہت ہین ونیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے یحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزءون ترجمہ کیا افسوس ہے بندون پر کہ نہین آتا تھا اونکے پاس کوئی رسول مگر وہ لوگ ساتھ اوسکے تمسخر کرتے تھے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ اخیرہ سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ جب انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ہین تو کل یا اکثر آدمیون نے اونکا کہنا نہین مانا اور نہیں ایمان نہین لائے اور اسطرح کے آیات بھی کلام مجید مین بہت ہین اور یہ امر کل انبیا کے حالات کے ملاحظہ کرنے سے ہر شخص پر واضح ہو سکتا ہے اور مین مختصرًا یہان اوسکی طرف اشارہ کرتا ہون حضرت آدم جب زمین پر تشریف لائے تو سوا حضرت حوّا کے کوئی اونکے ساتھ نہ تھا پھر جب اونکے اولاد ہوئی

۱ه جزو ہفتم سورہ مائدہ رکوع دوم ۱۲ ۲ه جزو بیست و دوم سورہ سبا رکوع ہفتم ۱۲ ۳ه جزو بست و سوم سورہ ص ۱۲ ۴ه جزو ششم سورہ نساء رکوع اول ۱۲ ۵ه جزو اول سورہ بقرہ ۱۲ ۶ه جزو دوم سورہ بقرہ رکوع پانزدہم ۱۲ ۷ه جزو بست و سوم سورہ یٰسٓ رکوع اول ۱۲

اور بڑھی تو خود اونکے بیٹے قابیل نے اونکی صحبت مین ہدایت نہ پائی اور حضرت ہابیل اپنے بھائی کو شہید کیا
اور بعد اوسکے کافر الکفر و فاسق و فاجر ہوگیا تو اریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بت پرستی بھی اوسی کا ایجاد ہے
پس کیا اس سے حضرت آدم پر کچھ الزام یا اونکی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہوسکتا ہے حضرت نوح اپنی قوم
یعنی نو سو پچاس برس تک رہے کہ جیسے اوپر خود کلام مجید شاہد ہے مگر سوا تھوڑے سے آدمیون سکے اور
کسی کو ہدایت نہوئی چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالے اونکے باب مین فرماتا ہے ١ وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا
قَلِیْلٌ ترجمہ اور نہین ایمان لائے ساتھ اوسکے مگر تھوڑے لوگ انتہی اور خود اونکا ایک بیٹا اور
ایک زوجہ گمراہی مین مبتلا رہے اور کافرون کے ساتھ ہلاک ہوگئے پس کیا اس سے حضرت نوح کی ہدایت
پر کچھ نقص وارد ہوتا ہے اور یہی حال حضرت ہود اور حضرت صالح کا ہے کہ قوم عاد و ثمود مین سے سوا
چند آدمیون کے اور کسی نے اون دونون بزرگوارونکا کہنا نمانا حالانکہ حضرت صالح نے کیسا معجزہ باہر
تولید ناقہ کا پتھر سے دکھایا پس کیا اس سے اون دونون بزرگوارون کی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہوسکتا ہے
حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بقول سنیون کے والد اور بقول شیعون کے چچا آذر ایمان نہ لائے اور سوا
حضرت لوط کے جو آپ کے بھتیجے تھے اور حضرت سارہ کہ جو آپ کی بی بی تھین آپ کی قوم مین سے
معلوم نہین ہوتا کہ کوئی شخص ایمان لایا ہو یہانتک کہ آپکو ہجرت کرنا پڑی اور بعد ہجرت بھی معلوم نہین
ہوتا کہ سوا آپ کی اولاد و احفاد اور چند آدمیون کے کوئی ایمان لایا ہوا ور خود آپ کا قول حق سبحانہ
وتعالی نے کلام مجید مین نقل فرمایا ہے کہ ٢ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ
ترجمہ اے پروردگار میرے بتحقیق کہ گمراہ کردیا ہے اونھین بتون نے بہت سے لوگون کو آدمیون
مین سے انتہی پس کیا اس سے آپ کی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہوسکتا ہے حضرت لوط کے اوپر
کوئی ایک شخص بھی معلوم نہین ہوتا کہ ایمان لایا ہوا ور آپ کی زوجہ تاک گمراہ تھی یہانتک کہ جب آپ کی
قوم نے آپ کو مہمانون کی بابت کہ جو حقیقت مین فرشتے تھے نہایت تنگ کیا تو آپ نے مضطر ہوکر
فرمایا کہ ٣ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ترجمہ کاش ہوتی میرے

---

١ جزو دوازدہم سورۂ ہود رکوع سوم ١٢ ٢ جزو سیزدہم سورۂ ابراہیم رکوع ہفتدہم ١٢

واسطے تمھارے مقابلے کے لیے قوت یا پناہ لیتا مین طرف قلعۂ محکم کے انتھی پس کیا اس بات سے
آپ کی ہدایت پر کوئی نقص وارد ہو سکتا ہے یہی حال حضرت شعیب پیغمبر کا ہے کہ سوا چند آدمیون کے
کوئی اونپر ایمان نہ لایا پھر کیا اس سے آپ کی ہدایت پر کوئی نقص وارد ہو سکتا ہے اور کچھ کلام مجید پر
موقوف نہین بلکہ کتب ماسبق مین بھی کثیر کی مذمت اور قلیل کی مدح وارد ہوئی ہے چنانچہ
انجیل متی باب ہفتم آیت سیزدہم مین لکھا ہے کہ تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے
وہ دروازہ اور کشادہ ہے وہ رستہ جو ہلاکت کو پہونچاتا ہے اور بہت ہین جو اوس سے داخل ہوتے
ہین کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہونچاتی ہے اور تھوڑے ہین
جو اوسے پاتے ہین انتھی ہرچند کہ توریت و انجیل وغیرہ جو اندنون مین متداول ہین اور یا دری
اونکے ترجمے سب کو دیتے پھرتے ہین تحریف سے بھری ہوئی ہین مگر اس مین کچھ شک نہین ہے کہ
کچھ کلام حق بھی اونمین باقی ہے اور اگرچہ عموماً استدلال کے قابل نہین ہین مگر جو مضامین کہ قرآن
و حدیث کے مطابق ہون اونسے استدلال کرنے مین کوئی قباحت نہین معلوم ہوتی چونکہ یہ
مضمون مطابق آیات بینات ماسبق تھا کہ جو مذکور ہو چکی ہین لہذا مین نے اسکو یہان نقل کیا
اور اگر کسیکو کچھ بھی چشم بصیرت ہو تو اوسکو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ زمانہ حال مین بھی مثل سابق کے
اہل باطل کی کثرت اور اہل حق کی قلت ہے بلکہ جسقدر بطالت ہے اوسیقدر کثرت ہے اور جسقدر
حقیت ہے اوسیقدر قلت چنانچہ بت پرستون اور کافرون کی دنیا مین سب سے زیادہ کثرت ہے
اور اہل کتاب نسبت اونکے کم اور اہل اسلام بہ نسبت اونکے کم ہین اور اسلام مین فرقۂ حقۂ اثنا عشریہ بہ نسبت فرقۂ
اہل سنت و جماعت کے کم ہین اور یہ امر محتاج دلیل و بیان نہین ہے بلکہ حال کی مردم شماری سے ہر شخص اسکو دریافت کر سکتا
ہے پس اے حضرات سنیہ کیا تم اس تقریر کے سننے کے بعد پھر اپنی کثرت پر ناز و فخر کروگے اور شیعون کو
بسبب اونکی قلت کے حقیر سمجھوگے اور انبیا علیہم السلام پر عیاذاً باللہ اونکی ہدایات کی عدم تاثیر کا
الزام رکھوگے دیکھو تمھاری دونون پہلے شبہے آیات قرآنی و کلام ربانی وغیرہ سے کس خوبی اور
بداہت کے ساتھ رد ہو گئے فبای حدیث بعدہ یومنون للہ الحمد تفسیر تانا قلیل

بعد ایمانا ۞ فقلت لھا ان الکرام قلیل اب مین شبہ سوم وچہارم کی طرف متوجہ ہوتا ہون اور جناب واعظ صاحب کے رغم الف کے لیے اشخاص امم سابقہ کا ذکر کرتا ہون اسلیے کہ اونھون نے فرمایا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ وہ حادثہ ہوا کہ جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ ہرگز پیش نہ آیا تھا اور خلاصہ ان دونون شبہونکا یہ ہے کہ جب ابتداے اسلام مین ایمان لانے کے سبب سے خوف یا طمع کا کچھ شائبہ نہ تھا اور صحابہ کا ایمان لانا خالصاً للہ تھا تو پھر اون لوگون کا مرتد ہوجانا خلاف عقل ہے کہ اونکے اعمال صالحہ کا حبط ہوجانا غیر ممکن پہلے مین یہ کہتا ہون کہ شیعونکے نزدیک صحابہ مرتدین علی اعقابہم کا ایمان اور عمل خالصاً لوجہ اللہ ہونا ہرگز ثابت نہین اور اسپر ادلہ قاطعہ ورحجج زاہرہ قائم ہین لیکن اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے پہلے مین یہان اس بات مین بحث کرتا ہون کہ بعد ایمان لانے کے پھر کفر ممکن ہے یا نہین پس یہ امر کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ ممکن ہے بلکہ واقع ہوا ہے چنانچہ منافقون کے باب مین آیا ہے ذٰلکَ[1] بِاَنَّھُمْ آمَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُونَ ترجمہ یہ کذب اون منافقون کا اس سبب سے ہے کہ وہ لوگ ایمان لاے بعد اوسکے کافر ہوگئے پس مہر کردی گئی اونکے دلون پر پس وہ لوگ کچھ نہین سمجھتے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ سے منافقین کا پہلے ایمان لانا اور بعد اوسکے کافر ہوجانا بخوبی ثابت ہے پس کفر بعد ایمان کے ممکن ہے ونیز فرمایا ہے اِنَّ[2] الَّذِیْنَ آمَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لاے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لاے پھر کافر ہوگئے پھر زیادتی کی کفر مین ہرگز نہ بخشنے کا خداے تعالی اونکو اور ہرگز نہ دکھلائیگا اونکو کوئی راہ انتہی ملاحظہ کیجیے کہ اس آیہ کریمہ سے دو مرتبہ ایمان لانا اور دو دفعہ کافر ہوجانا ثابت ہوتا ہے اور اسطرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین ومن لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر اب ذرا میری اس تقریر کو بغور وتامل ملاحظہ کیجیے کہ مرتدین علی اعقابہم نے کیسے ہی اعمال صالحہ کیے ہون مگر ابلیس لعین کے اعمال کو کب پہونچ سکتے ہین کہ جو کثرت عبادت کے سبب سے زمرہ

[1] جزو بست وہشتم سورہ منافقون رکوع دوازدہم ۱۲ [2] جزو پنجم سورہ نسا رکوع شانزدہم ۱۲

ملائکہ مین داخل تھا اور آسمانون پر رہتا تھا پس اپنے عجب وتکبر وحسد کے سبب سے سجدہ حضرت آدم
کے باب مین ایک نافرمانی کرنے کے باعث سے مردود بارگاہ صمدیت ہوا اور طوق لعنت اوسکے گلے مین
پڑا اور یہ قصہ بکرات ومرات کلام مجید مین مذکور اور افواہ والسنۂ عوام پر مشہور ہے کچھ حاجت بیان نہین
پس جب یہ امر مستبعد نہ تھا تو صحابہ کی ضلالت کے باب مین کیا استبعاد ہو سکتا ہے حالانکہ منشا اونکی
ضلالت وگمراہی کا بھی وہی عجب وحسد تھا اور طمع زخارف دنیا وحکومت وریاست اوسپر زائد تھی
دوسرا قصہ بنی آدم مین سے بلعم باعور کا ہے کہ وہ بھی عبادت وریاضت مین مشہور تھا ایسا تک کہ
اسم اعظم جانتا تھا لیکن طمع دنیا مین مبتلا ہو کر گمراہ ہو گیا اور سب اعمال صالحہ سابقہ اوسکے حبط ہو گئے
اور اسکا ذکر بھی سورہ اعراف مین آیا ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے واتل علیہم
نبأ الذی اتیناہ ایاتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین الآیہ[1]
آیات بینات مین بلعم باعور کا نام نہین ہے اگر آپ کو اپنی بے علمی اور ناواقفیت کے سبب سے کچھ شک ہو
تو اپنی ہی تفسیرونکی طرف رجوع کر کے دیکھ لیجیے تیسرا قصہ[2] برصیصا عابد کا ہے کہ جو بنی اسرائیل کے مشہور
عابدون مین سے تھا اور سالہاے دراز اوسنے نہایت محنت ومشقت وریاضت کے ساتھ عبادت
کی پھر اوسکے شیطان ملعون کے دام مکر وفریب مین آگیا اور گمراہ ہو کے مرا اور سب اعمال صالحہ سابقہ
اوسکے ہباءً منثوراً ہو گئے اور بعض اقوال علما ومفسرین سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیۂ کریمہ مین اوسی کے
قصہ کی طرف اشارہ ہے[3] کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک
انی اخاف اللہ رب العالمین فکان عاقبتہما انہما فی النار خالدین
فیہا وذلک جزاء الظالمین ترجمہ مثال منافقون کی مانند شیطان
کے ہے جس وقت کہ کہا اوسنے انسان کو کہ کافر ہو جا تو پس جب کافر ہو گیا تو کہا شیطان نے کہ مین تجھسے
بیزار ہون تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ کو کہ پروردگار عالمون کا ہے پس انجام اون دونون کا یہ ہے
کہ وہ دونون آتش دوزخ مین ہین ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین اور یہ سزا ہے ظلم کرنے والون کی

---

[1] جزو نہم سورہ اعراف ۱۲ [2] یہ قصہ روضۃ الصفا وغیرہ کتب تواریخ مین مفصل لکھا ہوا ہے ۱۲ منہ [3] جزو بست وہشتم سورہ حشر رکوع چہارم ۱۲

انتہی اب مین حضرات سنیہ سے پوچھتا ہون کہ شیطان اور بلعم باعورا و برصیصا کیا کچھ خوف
او رطمع کے سبب سے ایمان لائے تھے کیا اونھون نے ریاضات وعبادات مین حد سے زیادہ
کوشش نہین کی تھی بیشبہہ تخمیس ماخوذ ہے واعظ صاحب کی عبارت سے اور وہ دو شبہون پر
مشتمل ہے ایک یہ کہ جن لوگون کی مساعی جمیلہ سے دین اسلام اقطار عالم مین پھیلا وہ خود ہی
کیونکر گمراہ ہوسکتے ہین دوسرے یہ کہ جو دین گمراہون کا سکھایا ہوا اور پھیلایا ہوا ہو وہ خود بھی ضلالت
ہوگا جواب شق اول اس حدیث سے ظاہر و ہویدا ہے کہ جو صحیح بخاری کی کتاب الجہاد
جزو دوم صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۲ مین مروی ہے ان اللہ لیؤید
ھذا الدین بالرجل الفاجر ترجمہ تحقیق کہ اللہ البتہ تائید کرتا ہے اس دین کی ساتھ مرد فاسق کے
انتہی ونیز اس حدیث سے کہ جو کتاب اتقان سیوطی مطبوعہ مصر جزو ثانی کے
صفحہ ۲۶ و دیگر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین لکھی ہوئی ہے عن ابی موسی الاشعری
قال نزلت سورۃ نحو براءۃ ثم رفعت وحفظ منھا ان اللہ سیؤید ھذا الدین
باقوام لاخلاق لھم ترجمہ ابوموسی اشعری سے منقول ہے
کہ نازل ہوا تھا ایک سورہ برابر سورہ برارت کے بعد اوسکے اوٹھا لیا گیا اور اوس مین سے یہ آیت
لوگون کو یاد رہ گئی کہ تحقیق اللہ تعالے عنقریب مدد کریگا اس دین کی ساتھ ایسی قومون کے کہ اونکا
کچھ حصہ آخرت مین نہ ہوگا انتہی اور اس طرح کی احادیث بہت ہین مین فقط اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون
ونیز نہایت مشابہ ہین حضرت عیسیٰ کی امت کے حالات اس امت سے اس سبب سے کہ رفع عیسیٰ
کے تھوڑے ہی دنون کے بعد آپ کی امت مین مذہب تثلیث پیدا ہوا اور اکثر اقطار عالم مین انھین
لوگون نے اس مذہب کو پھیلایا کہ جو قائل تثلیث تھے پھر کیا اس سے اون لوگون کی نجات ہوگئی یا اصل
دین میں حضرت عیسیٰ پر کچھ نقص وارد ہوگیا اور آج تک نصرانیت کو روز بروز ترقی ہے اور ظاہر ہے کہ
باعث ترقی وہی لوگ ہین کہ جو قائل تثلیث ہین اور دوسرے شق کا جواب تو ظاہر ہے کہ جیسے خلفائے
غاصبین خود تھے ویسا ہی دین بھی اونھون نے لوگون کو سکھایا یہ کون کہتا ہے کہ اونکا سکھایا ہوا دین

من جمیع الوجوہ حق ہے اور اگر ایسا ہوتا تو پھر شیعہ اور سنی مین اختلاف ہی کیون پیدا ہوتا اور
قول حق اس باب مین یہ ہے کہ ہم خلفاے غاصبین خلافت کو دائرۂ اسلام سے خارج نہین سمجھتے
اس سبب سے کہ قائل و مظہر کلمہ شہادتین تھے اور نماز و روزہ وغیرہ احکام اسلام کو بجا لاتے
تھے گو بطمع دنیا ہو کہ اگر ہم اسمین فرق کرینگے تو لوگ ہمسے منحرف ہو جائینگے دائرۂ ایمان سے
البتہ خارج سمجھتے ہین اس سبب سے کہ اونھون نے حق امام برحق منصوص من اللہ و من الرسول
کو غصب کر لیا اور ایک اصل یعنی امامت کے اصول دین سے منکر اور معاند ہو گئے اسیطرح
جو اونکے سکھائے اور پڑھائے ہوئے لوگ ہین اونکو ہم مسلمان سمجھتے ہین مگر مومن نہین جانتے
اور یہ تفرقہ اسلام اور ایمان کا خود ہمارے حضرت ہی کے وقت مین موجود تھا کہ مومن اور منافق
دونون طرح کے لوگ آپ کے ہمراہ بلکہ زمرہ اصحاب مین داخل تھے اور دونون پر مسلم کا اطلاق
ہوتا تھا چنانچہ آیات کثیرہ کلام مجید مین منافقون کے وجود پر دلالت کرتے ہین اور کوئی اہل اسلام
شیعہ ہو یا سنی اس بات کا دعوی نہین کر سکتا کہ اون منافقین پر احکام اسلام جاری نہین ہوتے
تھے اور وہ مسلمان نہین کہے جاتے تھے اور ہمارے حضرت کے ساتھ نماز جماعت وغیرہ مین نہین
شریک ہوتے تھے اور مین یہان ایک آیہ وافی ہدایہ ایسا لکھتا ہون کہ اوس سے ہر شخص بخوبی اس
مطلب کو سمجھ لیگا قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم ترجمہ کہا اعراب نے کہ ایمان لائے ہم کہدے محمد صلعم کہ حقیقت مین
ایمان نہین لائے تم ولیکن کہو تم کہ اسلام لائے ہم اور ابھی داخل نہین ہوا ہے ایمان تمھارے
دلون مین انتہی اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ اسلام اور چیز ہے اور ایمان اور چیز پس آپ کے
خلفاے ثلثہ کے سبب سے اسلام کی ترقی ہوئی نہ ایمان کی ایمان کی ترقی ہمارے ائمہ معصومین کے
سبب سے ہوئی کہ جنکی مثال جناب سید المرسلین نے اپنی امت کے طوفان بے تمیزی کیوقت سفینۂ نوح سے

[illegible]

دی ہے اور زنا فرمانی وسنگ کشی کے بعد جو لوگ نادم و تائب ہوئے اونکے واسطے باب حطہ نبی اسرئیل فرمایا ہے[1] شبہہ ششم کہ جو مصنف کی عبارت سے ماخوذ ہے یعنی مصنف صاحب کہتے ہین کہ قرآن انھیں لوگون کا جمع کیا ہوا ہے جب ان لوگون کے ایمان کا اعتبار نہین ہے تو قرآن بھی غیر معتبر ہوگا یہ شبہہ محض ہیچ و پوچ و باد ہوا ہے اسلیے کہ اگر عیاذاً باللہ قرآن ان لوگونکی تصنیف ہوتا تو البتہ یہ شبہہ وارد ہو سکتا تھا اور جب وہ کلام ربانی ہے اور ان لوگون نے فقط ایک مجلد مین جمع کردیا ہے تو اونکے جمع کرنے کے سبب سے اصل متن کیونکر بے اعتبار ہوسکتا ہے البتہ ترتیب اونکی غیر معتبر ہوسکتی ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ موافق تنزیل کے یہ لوگ قرآن کو ترتیب نہین دیسکے اور کیونکر دیسکتے کہ اثناء ونکو علم ہی نہ تھا کہ اس بات سے واقف ہوتے اور نہ ایسا حافظہ تھا کہ یہ امر یاد رہتا کہ کون آیت قبل نازل ہوئی ہے اور کون بعد اگر باب العلم کا جمع کیا ہوا قرآن موجود ہوتا تو وہ البتہ موافق تنزیل تھا ان لوگون نے جس طرح آیات کو پایا اوسی طرح جمع کردیا چنانچہ کوئی سنی اسکا انکار نہین کرسکتا کہ سورہ مکیہ مین آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ مین آیات مکیہ داخل ہین تو پھر وہ بھی ترتیب سے نہین پہلی آیات مدنیہ ہین بعد اوسکے مکیہ و بالعکس اور اس مین طوالت کی کچھ ضرورت نہین اس سبب سے کہ کوئی سنی اسکا انکار نہین کرسکتا کہ ترتیب حضرت عثمان موافق تنزیل کے نہین ہے **دفع دخل** شاید کوئی یہ کہے کہ جب ان لوگون کے ایمان کا اعتبار نہین تھا تو پھر ممکن ہے کہ قرآن مین انھون نے اپنے مطلب کے لیے کچھ کمی بیشی کردی ہو جواب مسکت اسکا یہ ہے کہ زیادتی قرآن تو کوئی کرہی نہین سکتا اسلیے کہ جب کل فصحا و بلغاے عرب جنکا مثل و نظیر عالم مین نہ تھا باوصف تاکید و تحدی متواتر ایک چھوٹے سے سورہ کے برابر بھی کوئی کلام نہ بنا سکے تو پھر ان بیچارون نے یہ لیاقت کہان سے پائی تھی کہ کوئی جملہ یا عبارت بناکے قرآن مین شامل کرتے اور وہ اوس عبارت سے کہ جو اعجاز ہے ملجاتی اور علیحدہ نہ معلوم ہوتی رہی کمی سو خود اہلسنت کی کتب معتبرہ ایسی روایات سے مملو ہین کہ جن سے اکثر سورون اور آیتون مین کمی کا ہوجانا ثابت ہے

---

[1] ونیز کتاب مذکور کے صفحہ ۲۱۶ مین ہے ـ مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من قوم نوح من رکب فیہا نجا و من تخلف عنہا ہلک و مثل باب حطہ بنی اسرائیل (طب عن ابی ذر) یعنے معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے لیکن اگر کوئی سنی صاحب اپنی نادانی سے اسکا انکار کرین تو اسکے ثبوت مین کتب مبسوطہ تیار ہوسکتی ہین اور ہمارے بعض علماے اعلام نے اس مبحث کو لکھا بھی ہے چنانچہ کتاب مستطاب استقصاء الافحام مین بھی موجود ہے پس اسپر جو کچھ اعتراض وارد ہوتے ہین اونکے جواب کے ذمہ دار خود اہل سنت ہین اور شیعونکے یہان جو روایات کمی کے آئے ہین اہل سنت جو اپنے روایات کے باب مین جواب دینگے وہی جواب شیعون کی طرف سے بھی سمجھ لین شبہہ ہشتم جب اکثر صحابہ مرتد ہوگئے تو اس صورت مین دین اسلام حقہ کے ساتھ وہ حادثہ ہوا کہ جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ کبھی ہرگز پیش نہ آیا تھا یہ عبارت واعظ صاحب کی ہے اور مین کہتا ہون کہ لعنت اللہ علی الکاذبین ہمیشہ امم سابقہ مین عموماً اور بنی اسرائیل مین خصوصاً ایسے ہی حادثات اور واقعات پیش آئے ہین اسکی تکذیب کلام الٰہی واحادیث رسالت پناہی کی تکذیب ہے چنانچہ تفصیل اسکی عنقریب آتی ہے شبہہ ششم یہ عبارت واعظ صاحب سے ماخوذ ہے کہ دین اسلام چلنے ہی نہ پایا بلکہ اوٹھتے اوٹھتے بیٹھ گیا اسکا جواب شبہہ پنجم کے جواب مین آگیا ہے کہ حضرات سنیہ کے خلفاے ثلثہ کے سبب سے اسلام کی جسقدر ترقی ہوئی ہے ایمان سے کچھ اونکو علاقہ نہین ہے ایمان کی ترقی ہمارے ائمہ معصومین کے سبب سے ہوئی ہے اور اونہین کی ہدایات کا اثر ہے کہ روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے چنانچہ اسوقت تمام عالم مین اسقدر امامیہ اثنا عشریہ موجود ہین کہ آپ کے خلفاے ثلثہ کے زمانے مین کل اہل اسلام اسقدر نہ ہونگے اور کچھ ابھی نہین ظہور قائم آل عبا بھی قریب ہے اوسوقت آپکو حال معلوم ہوگا اب مین شبہہ ہفتم کی جواب کی طرف کہ جو واعظ صاحب کا گڑھا ہوا فقرہ ہے پھر متوجہ ہوتا ہون اور جس تفصیل کا کہ مین نے وعدہ کیا ہے اوسکو لکھتا ہون اور بعون اللہ وحسن توفیقہ ایسی تقریر متین ودلنشین کرتا ہون کہ ان کل شبہات کی رکاکت وبطالت اوس سے روشن ہوجایگی واضح ہو کہ حضرت موسی کلیم اللہ اور ہمارے حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین مین تشبیہ تام ہے اور ان دونون پیغمبران اولوالعزم کی امت مین بھی مشابہت تمام اور یہ بات خود توریت حضرت موسی اور قرآن حضرت خاتم الانبیا ونیز احادیث لاتعد ولاتحصے سے ثابت ہے پس جو

واقعات وحادثات کہ اس امت مین پیش آئے ہین وہ سب حضرت موسی کی امت مین پیش آچکے
ہین پس جب اونمین استبعاد نہین ہے تو انمین کیون ہے اور جب وہ بعید العقل نہ تھے تو یہ
کسطرح ہین اور جب آپ نے خدا اور کلیم خدا اور اونکے دین مبین پر کچھ اعتراض نہین وارد ہو سکتا
تو اس سے خدا اور رسول خدا اور اس دین متین پر کیونکر اعتراض وارد ہو سکتا ہے اے اہل البصیرت
اپنی آنکھون کو کھولو اور اسکو بغور و تامل ملاحظہ کرو۔ اب پہلے مین مشابہت کو دونون پیغمبران
اولو العزم کے توریت و قرآن سے ثابت کرتا ہون واضح ہو کہ سفر پنجم توریت کہ جسکو
کتاب استثنا کہتے ہین اوسکے باب ہیجدہم مین یہ عبارت ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے
لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف
کان دھریو انتہی یہ حضرت موسی کو حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل سے اسطرح ارشاد کرین۔ اور پھر
اسی باب مین چند آیتون کے بعد ہے کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا
کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منھ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے فرماؤنگا وہ سب اونسے کہیگا اور
ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے گا تو مین اوسکا حساب اوس سے
لونگا انتہی تمام علماے اسلام سنی ہون یا شیعہ متقدمین ہون یا متاخرین اہل کتاب کے مقابلے
مین اس عبارت توریت سے استدلال کرتے چلے آئے ہین کہ یہ ہمارے حضرت کی بشارت ہے اور
واقعی ایسا ہی ہے اس مین کچھ شک نہین اور دو باتین اس مین ایسی ہین کہ اوسکی تطبیق سوا
خاتم النبیین و سید المرسلین کے اور کسی پر نہین ہو سکتی اور انبیاے بنی اسرائیل مین سے کہ
جو بعد حضرت موسی علیہ السلام ہوئے ہین کوئی اسکا مصداق نہین قرار پا سکتا اوّل یہ کہ جو بنی
اسرائیل سے خطاب ہے کہ تیرے بھائیون مین سے اسلیے کہ یہ ظاہر ہے کہ بنی اسماعیل بنی اسحاق کے
بھائی ہین اور سب بنی اسرائیل بنی اسحاق ہین اور ہمارے حضرت بنی اسماعیل مین سے ہین
پس اگر اس عبارت سے کوئی نبی بنی اسرائیل کا مراد ہوتا تو یہ عبارت یون ہوتی کہ تمھاری اولاد
مین سے اس سبب سے کہ اوس قرن کے بعد جو حضرت موسی کے وقت مین تھا جو انبیا بنی اسرائیل مین

پیدا ہوے وہ اونکی اولاد مین سے تھے نہ بھائیون مین سے اور یہ فقرہ جو اس عبارت مین ہے
کہ تیرے ہی درمیان مین سے یہ تحریف ہے نصاریٰ نے زیادہ کردیا ہے تاکہ حضرت عیسیٰ پر
اسکی تطبیق ہو اور ہم اسکو خود توریت و انجیل سے ثابت کرسکتے ہین کہ اصل عبارت توریت مین
یہ فقرہ پہلے نہین تھا بڑھایا گیا ہے مگر یہان اسکی ضرورت نہین ہے اسلیے کہ کسی نصرانی سے مناظرہ
نہین ہے دوم پہلی عبارت مین زبانی حضرت موسے کے یہ لفظ کہ مانند میرے ہے اور دوسری عبارت
مین حق سبحانہ وتعالیٰ کا خطاب حضرت موسیٰ کیطرف کہ تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اس سبب سے کہ
سوا ہمارے حضرت کے اور کسی نبی کی مشابہت حضرت موسیٰ کے ساتھ ثابت ہی نہین ہوسکتی اور
یہ بات نزول توریت سے ہمارے حضرت کی نبوت تک اسقدر مشہور تھی کہ عموماً ہر شخص جو کچھ بھی توریت سے
واقف تھا یا اہل کتاب کی صحبت مین رہا تھا اسکو جانتا تھا چنانچہ حضرت ابوطالب نے جو قصائد ہمارے
حضرت کی نعت مین فرماے ہین اون مین سے ایک قصیدے کا ایک مصرعہ یہ ہے رسولا کموسیٰ خط
فی اول الکتب ؀ یعنی جناب محمد مصطفےٰ رسول ہین مثل حضرت موسیٰ کے لکھے ہوے ہین پہلی کتابون مین
یعنی توریت و انجیل وغیرہ مین۔ اور یہ قصیدہ بہت طویل ہے اور اکثر کتب شیعہ و سنی مین قوم؟
مشہور ہے یہان مین نے بخوف طوالت نقل نہین کیا اور قرآن مجید مین اسطرح آیا ہے کہ انا
ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ترجمہ تحقیق
کہ بھیجا ہمنے طرف تمہارے ایک رسول گواہی دینے والا ہے اوپر تمھارے جیساکہ بھیجا تھا ہمنے طرف
فرعون کے رسول انتہی پس اس سے بھی مشابہت ہمارے حضرت اور حضرت موسیٰ کی بخوبی ثابت
ہوگئی اور اکثر امور مین یہ مشابہت ہے چنانچہ مین اونمین سے بعض کو بیان کرتا ہون اول ہمارے
حضرت پیغمبر اولوالعزم صاحب شریعت و کتاب تھے جیساکہ حضرت موسیٰ تھے اور بعد حضرت موسیٰ کے
انبیا بنی اسرائیل سے کوئی پیغمبر اولوالعزم صاحب شریعت و کتاب نہین ہوا البتہ حضرت عیسیٰ پیغمبر
اولوالعزم صاحب کتاب تھے مگر اونکے واسطے شریعت کا علحدہ نازل ہونا ثابت نہین ہوتا اسلیے کہ

ا؎ جزو بست و نہم سورہ مزمل رکوع دوازدہم ۱۲

انجیل متداول مین مثل توریت کے احکام عبادات و معاملات کا بیان نہین ہے اکثر مواعظ و نصائح
ہین بعض احکام اللہ توریت کے بعض احکام کے ناسخ معلوم ہوتے ہین دوم ہمارے حضرت کی زندگی
مین دین اسلام کا شیوع ہوا جسطرح کہ حضرت موسی کی زندگی مین اونکے دین کا ہوا اور آپ کے ساتھ
افواج کثیرہ مہاجرین و انصار کی موجود تھین جسطرح کہ حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کی فوج
کثیر تھی اور حضرت عیسی کی زندگی مین سوا چند حوایین وغیرہ کے اور کوئی ایمان نہین لایا نہ آپ کے
دین کا شیاع ہوا سوم ہمارے حضرت نے بھی جہاد کیا اور حضرت موسی نے بھی اور حضرت عیسی نے
کبھی جہاد نہین کیا چہارم جسطرح حضرت موسی کے بھائی حضرت ہارون کو آپ سے مناسبت تھی
اوسیطرح ہمارے حضرت کے بھائی علی ابن ابیطالب کو سوا نبوت کے اور سب باتون مین آپ سے
مناسبت تھی چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یا علی انت منی بمنزلہ ھارون من
موسی الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ ای علی تم مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر یہ کہ میرے بعد
کوئی نبی نہین ہے انتہی اور حضرت عیسی کے کوئی بھائی نہ تھا اور کسی پیغمبر بنی اسرائیل کا بھی کوئی
بھائی ایسا معلوم نہین ہوتا کہ اوسنے حضرت ہارون سے اوسکو تشبیہ دی ہو اور اس حدیث کے بیان مین
ایک جلد ضخیم کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مطبوع و مشتہر ہو چکی ہے من شاء فلیرجع الیہ پنجم جسطرح
کہ حضرت ہارون کے دو صاحبزادے امام تھے شبر و شبیر اوسی طرح حضرت علی کے بھی دو صاحبزادے
امام تھے حسن و حسین بلکہ یہ زبان عربی مین ترجمہ ہے شبر و شبیر کا اور یہ امر احادیث کثیرہ مسلمۂ فریقین سے
ثابت ہے ششم جسطرح کہ بعد حضرت موسی کے امامت و وصایت حضرت ہارون کی اولاد مین قائم رہی
اور یہ بات توریت کے دیکھنے سے بخوبی ثابت ہوتی ہے اسیطرح ہمارے حضرت کے بعد امامت و وصایت
جناب امیر علیہ السلام کی اولاد مین قائم رہی ہفتم جس طرح حضرت موسی حق سبحانہ و تعالی سے کوہ طور
پر ہمکلام ہوتے تھے اوسی طرح ہمارے حضرت معراج مین بالاے عرش ہمکلام ہوتے اور اس سے
ہمارے حضرت کا علو مرتبہ اور رفعت شان باعتبار رفعت مکان حضرت موسی پر بخوبی ثابت
ہوتی ہے ہشتم جس طرح کہ حضرت موسی نے عصا سے شق بحر کیا اوسی طرح ہمارے حضرت نے

انگشت مبارک سے شق قمر کیا اور مناسبت دریا کی چاند سے ہر اہل علم و فہم پر واضح ہے کہ جزر و مد
دریا کا ماہتاب ہی کی تاثیر سے ثابت ہوتا ہے فرق اسقدر ہے کہ حضرت موسی کا معجزہ زمین پر تھا
اور ہمارے حضرت کا معجزہ آسمان پر اور یہ بھی باعتبار آپکے علو مرتبت و شان کے ہے [۹] نہم جسطرح
حضرت موسی نے بحکم خدا پتھر سے پانی جاری کیا اوسی طرح ہمارے حضرت نے اپنی انگشتہاے
مبارک سے اور ظاہر ہے کہ پتھر کو پانی کے جاری ہونے سے مناسبت ہے کہ اکثر دریا پہاڑ سے
نکلے ہین اور انگلیون سے اور پانی کے جاری ہونے سے تباین کلی ہے پس ہمارے حضرت کا
معجزہ کامل اور اکمل ہوا حضرت موسی کے معجزے سے [۱۰] دہم جس طرح کہ حضرت موسی کی نبوت
کی علامت آپکے جسم شریف مین موجود تھی یعنی ید بیضا اوسی طرح ہمارے حضرت کا نشان نبوت
بھی آپ کے جسم مبارک مین موجود تھا یعنی مہر نبوت [۱۱] یازدہم جسطرح حضرت موسی نے کفار مصر
مین نشو و نما پایا اوسی طرح ہمارے حضرت نے کفار مکہ مین [۱۲] دوازدہم جس طرح حضرت موسی
صاحب عیال و اولاد تھے اوسی طرح ہمارے حضرت بھی تھے اور حضرت عیسی کی نہ کوئی زوجہ
تھی نہ کوئی فرزند [۱۳] سیزدہم یہ عجیب تشابہ ہے کہ جسطرح ہمارے حضرت چالیس برس کے سن کے
بعد مبعوث ہوئے اوسی طرح حضرت موسی بھی چالیس برس کے سن کے بعد مبعوث ہوے چنانچہ
انجیل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے [۱۴] چہاردہم جس طرح حضرت موسی فیصلہ قضایا کرتے تھے اوسیطرح
ہمارے حضرت بھی کرتے تھے اور حضرت عیسی کے واسطے کچھ حکومت ہی نہ تھی کہ وہ فیصلہ قضایا کرتے
[۱۵] پانزدہم جس طرح حضرت موسی زمین مین مدفون ہوئے اوسیطرح ہمارے حضرت بھی اور حضرت
عیسی زندہ آسمان پر تشریف لے گئے [۱۶] شانزدہم جس طرح کہ حضرت موسی حسین و خوبصورت تھے
جیساکہ توریت و انجیل سے ثابت ہے اسیطرح ہمارے حضرت بھی حسن مین شہرہ آفاق تھے
[۱۷] ہفدہم جسطرح حضرت موسی نے مصر سے مدین کیطرف ہجرت کی اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی
مکے سے مدینے کیطرف ہجرت فرمائی [۱۸] ہجدہم جسطرح حضرت موسی نے قبل نبوت شبانی کی ہے
اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی کی ہے [۱۹] نوزدہم جسطرح حضرت موسی نے گوسالہ وغیرہ بتون کو

توڑا اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی تکے بین بت شکنی کی بستم جس طرح کہ حضرت موسی کی شریعت مین
ختنہ ضروری تھا اوسیطرح ہمارے حضرت کی شریعت مین ختنہ کرنا شعار اسلام ہے اور نصارے
ختنہ نہین کرتے بست و یکم جس طرح کہ ہمارے یہان حساب سال شہور قمری سے ہے اسیطرح
حضرت موسی کی امت مین بھی تھا بست و دوم جسطرح کہ قرآن کا نام فرقان ہے اسیطرح حضرت
موسی کی کتاب جو توریت ہے اوسکا نام بھی فرقان ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالے فرماتا ہے ولقد
اٰتینا موسی وھارون الفرقان وضیاءً وذکراً للمتقین بست و سوم جس طرح
کہ قرآن کا نام ذکر ہے اوسی طرح توریت کا نام بھی ذکر ہے چنانچہ آیت ماسبق سے ظاہر ہے
نیز اس آیت مین بھی ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا
عبادی الصالحون بست و چہارم جسطرح ہمارے حضرت امی تھے کتب نصاری
سے ثابت ہوتا ہے کہ اسیطرح حضرت موسی بھی امی تھے بست و پنجم یہ تشابہ اس حد تک پہونچا
کہ جسطرح ام المومنین عائشہ جناب امیر المومنین وصی و خلیفہ بلافصل حضرت سید المرسلین سے
لڑین اوسی طرح صفورا بنت شعیب زوجہ حضرت موسی آپ کے خلیفہ وجانشین حضرت یوشع بن
نون سے لڑین بست و ششم جس طرح کہ حضرت یوشع بن نون وصی و خلیفہ حضرت موسی کے لیے رجعت
شمس ہوئی اوسی طرح جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہما السلام کے لیے بھی ہوئی اور یہ
دونون قصے کتب فریقین مین مذکور ہین بست و ہفتم جس طرح کہ حضرت موسی نے حضرت یوشع کو
تمام بنی اسرائیل کو جمع کرکے علی رؤس الاشہاد اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا جیسا کہ کتب تواریخ
اہل سنت مین مفصل مذکور ہے اوسی طرح حضرت رسول خدا نے بھی جناب امیر علیہ السلام کو غدیر خم
مین تمام مہاجرین و انصار کو جمع کرکے اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اور اوسکے سوا بہت سی مشابہتین حضرت
موسی اور ہمارے حضرت مین ہین مین نے اونمین سے اسقدر پر اکتفا کی اب مین حضرت موسی کی
امت اور اپنے حضرت کی امت کی تشبیہات کو لکھتا ہون احادیث کثیرہ مستفیضہ فریقین سے ثابت ہے
کہ جناب رسول خدا نے اپنی امت کو حضرت موسی کی امت سے تشبیہ تام دی ہے ہم اپنے یہان کی

حدیثون کو لکھنا تو مناسب نہین سمجھتے اس سبب سے کہ علماء و متکلمین و مناظرین شیعہ کا ہمیشہ سے
یہی دستور ہے کہ خصم کو اوسی کے مسلمات سے معقول اور ساکت بلکہ مبہوت کر دیتے ہین لہذا
ہم اہل سنت وجماعت کے صحاح سے بعض احادیث کو نقل کرتے ہین **صحیح بخاری مطبوع**
مطبع میمنیہ مصر کے جزء ثانی کتاب بدء الخلق باب ما ذکر عن بنی اسرائیل
صفحہ ۱۵۵ مین یہ حدیث مذکور ہے عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبر وذراعاً
بذراع حتی لو سلکوا جحر ضب لسلکتموہ قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن
ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پیروی
کروگے تم طریقون کی اون لوگون کے کہ جو قبل تمہارے تھے کہ اوسمین بالشت بھر اور گز بھر کا بھی فرق
نہوگا یہانتک کہ اگر گئے ہونگے وہ لوگ سوراخ سوسمار مین البتہ جاؤگے تم لوگ بھی اوسمین کہا ہم گروہ
اصحاب نے کہ یا رسول خدا وہ لوگ یہود ونصاری ہین آپ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہین انتہی **ونیز**
صحیح مسلم جلد ثانی مطبوع مطبع انصاری دہلی کے صفحہ ۳۳۹ مین بھی یہی حدیث
منقول ہے **ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع حیدرآباد سنہ ۱۳۱۲ کے**
ص ۵۶ مین یہ حدیث اسطرح منقول ہے عن حذیفہ قال لترکبن سنۃ
بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ غیر انی لا ادری تعبد والعجل ام لا انتہی ترجمہ
حذیفہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ البتہ چلوگے تم طریقہ پر بنی اسرائیل کے مانند
بہت بہت نعل کے ساتھ نعل کے اور پر تیر کے ساتھ پر تیر کے سوا اوسکے کہ مین نہین جانتا ہون کہ
تم بھی گوسالہ کی پرستش کروگے یا نہین **ونیز تفسیر کشاف جزء اول مطبوع مطبع محمد**
افندی کے صفحہ ۴۱۸ مین یہی حدیث بتفاوت یسیر بروایت حذیفہ منقول ہے **ونیز جامع**
الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی واقع دہلی سنہ ۱۳۱۰ ہجری مجلد ثانی کے

سلہ یعنی مصنف ابی شیبہ منہ

صداہم مین یہ حدیث منقول ہے عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ لما خرج
الی حنین مر بشجرۃ للمشرکین یقال لہا ذات انواط یعلقون علیہا اسلحتہم وقالوا
یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الٰہا کما لہم آلہۃ والذی نفسی
بیدہ لترکبن سنۃ من کان قبلکم

ترجمہ ابو واقد لیثی سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا جسوقت کہ حنین کو تشریف
لیے جاتے تھے تو ایک درخت کے پاس پہونچے کہ وہ مشرکونکا تھا اور اوسکو لوگ ذات انواط کہتے
تھے اور وہ مشرک اپنے ہتھیارون کو اوسپر لٹکا دیتے تھے کہا صحابہ نے کہ اے رسول خدا ہمین بھی
ایک ذات انواط بنا دیجیے جیسا کہ اون لوگون کے لیے ذات انواط ہے پس فرمایا رسول خدا نے
کہ سبحان اللہ یہ تو ویسی ہی بات ہے کہ جیسے کہا تھا قوم موسی نے کہ اے موسی بنا دے تو ہمارے
لیے ایک معبود جیسے کہ اونکے لیے معبود ہین قسم ہے اوسکی کہ جان میری جسکے دست قدرت مین ہے
کہ البتہ چلوگے تم طریقے پر اون لوگون کے کہ جو تم سے پہلے تھے انتہی اور یہ حدیث بتفاوت الفاظ
کتاب کنز العمال جزو سادس صفحہ ۱۳۹ وغیرہ مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد
سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین کئی کتابون سے بطرق متعددہ منقول ہے اور اسطرح کی
احادیث ثابتہ صحاح اہل سنت مین بکثرت ہین مین کہانتک لکھتا ہون اب بنی اسرائیل کا حال
سنیے کہ یہ سب حضرت موسی کی امت اور حضرت یعقوب کی اولاد مین تھے چونکہ حضرت یعقوب کا خطاب
اسرائیل تھا لہذا یہ لوگ بنی اسرائیل کہلاتے تھے اور انھین کو یہود بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ یہودا حضرت
یعقوب کے بڑے بیٹے کا نام ہے چونکہ اونکی اولاد سب بھائیون سے زیادہ تھی لہذا کل قوم کا یہی نام ہو گیا
تھا اور نصاری انھین کی فرع ہین اس سبب سے کہ حضرت عیسی بھی بنی اسرائیل مین سے تھے اور انھین مین
مبعوث بھی ہوئے تھے اور یہ ایک ایسی قوم تھی کہ قبل اہل اسلام تمام عالم پر اسکو فضیلت تھی اور انبیا
خود کثرت سے [illegible] ہوتے تھے جب حضرت موسی مبعوث ہوئے تو ابتدا ہی مین یہ لوگ اونپر ایمان لائے

دوس وقت کچھ خوف حضرت موسی کا اونکو نہ تھا اور نہ کسی طرح کی طمع دنیا معلوم ہوتی تھی اسلیے
کہ حضرت موسی کے لیے ابتدا مین نہ کسی طرح کی ثروت دنیاوی تھی نہ کثرت عدد اور سوا حضرت
ہارون آپ کے بھائی کے کوئی بھی آپ کا شریک و سہیم نہ تھا بلکہ فرعون ملعون کا جو ایک بادشاہ
جبار تھا اونکو نہایت خوف تھا یہانتک کہ اپنی جان ومال پر بھی اوس سے مامون و مطمئن نہ تھے
چنانچہ خود خداوند عالم خبر دیتا ہے فما آمن لموسى الا ذرية من قومه على خوف
من فرعون وملائهم ان يفتنهم وان فرعون لعال في الارض
وانه لمن المسرفين ترجمہ پس نہین ایمان لائے واسطے موسی کے مگر اولاد
اوسکی قوم سے باوجود خوف کے فرعون سے اور سردارون اونکے سے اس سے کہ عذاب
کرے اونکو اور تحقیق کہ فرعون البتہ سرکش تھا بیچ زمین کے اور تحقیق کہ وہ البتہ حد سے گذرجانے
والون مین سے تھا انتہی یہ سب کچھ تھا مگر اکثر بنی اسرائیل بعد ایمان لانے کے حضرت موسی کی
زندگی ہی مین فقط چند روز کی غیبت کے سبب سے گمراہ ہوگئے اور گوسالہ کی پرستش کرنے
لگے اور حضرت ہارون کا کہنا کسی نے نمانا پس اگر اس امت مین سے اکثر لوگ بعد ہمارے حضرت کے
گمراہ ہوگئے اور جناب امیر کا کہنا نمانا تو اسکا کیا تعجب ہے اور اسمین کونسا استبعاد ہے حالانکہ
مشابہت فیمابین حضرت موسی اور جناب ختم المرسلین و حضرت ہارون و امیر المومنین دلائل
ماسبق سے اور دونون امتون کے درمیان مین قول مخبر صادق سے جسطرح ثابت ہوچکی
اس سے زیادہ اور کون سی بات ثابت ہوسکتی ہے اور یون بدیہیات کا انکار کرنا اور سوفسطائیون کی
روش اختیار کرنا اسکا تو کچھ علاج ہی نہین ہے حالانکہ بنی اسرائیل کی گمراہی و ضلالت اس
امت سے بہت زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے چنانچہ مین اون باتون کا مقابلہ کرتا ہون اور پہلے
اس امت کے حالات ضلالت لکھتا ہون واضح ہو کہ حق سبحانہ وتعالی صحابہ کے باب مین کہ جنمین
سے اکثر کی ضلالت سنیون کو نہایت تعجب ہوتا ہے فرماتا ہے

له جزو یازدہم سورۂ یونس رکوع سیزدہم ۱۲

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وهم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن الله الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین[1] ترجمہ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائیں اتنے ہی پر کہ منہہ سے کہیں کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جائیں اور البتہ تحقیق کہ آزمایا تھا ہمنے اون لوگون کو کہ پہلے اونسے تھے پس البتہ ظاہر کردیگا اللہ اون لوگون کو کہ سچ بولے اور البتہ ظاہر کردیگا جھوٹون کو انتہی اب مجھکو کوئی اہل انصاف تبلائے کہ سوا امر خلافت ووصایت کے اور کون امتحان اس امت کا ہوا ہے کہ جو عام ہوا ور کل افراد اہل اسلام کو شامل ہو یہ مین جانتا ہون کہ حضرات سنیہ کہینگے کہ مراد اس امتحان سے تکالیف شرعیہ ہین مگر یہ قول اونکا پوچ یا در ہوا ہوگا اسلیے کہ تکالیف شرعیہ ابتدائے اسلام سے اہل اسلام کے ساتھ ہین اور یہان سیاق آیہ کریمہ اس بات پر شاہد ہے کہ زمانہ استقبال مین امتحان کرنیکا وعدہ ہے فافہم وتدبر اب مین مخالفین ومعاندین کے زعم آنافت کے لیے ایک اور دلیل کلام مجید سے لکھتا ہون اور وہ یہ ہے کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے بغیبت حضرت موسی مین بنی اسرائیل کا امتحان لیا اور وہ لوگ اوس مین پورے نہ اوترے اور گمراہ ہوگئے اور گوسالہ کی پرستش کرنے لگے اور حق سبحانہ وتعالی نے حضرت موسی کو کوہ طور پر اس واقعہ کی خبر دی تو وہان بھی لفظ فتنا ارشاد فرمایا ہے چنانچہ سورہ طہ مین فرماتا ہے[2] قال فانا قد فتنا قومك من بعدك واضلهم السامری ترجمہ فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے پس تحقیق کہ ہمنے آزمایش کی تیری قوم کی تیرے پیچھے اور گمراہ کردیا اونکو سامری نے انتہی اب اہل انصاف وبصیرت ملاحظہ فرماوین کہ آیت ماسبق سورہ عنکبوت مین ہے جو فرمایا ہے لقد فتنا الذین من قبلهم اوس سے ٹھیک اسی واقعہ بنی اسرائیل کیطرف اشارہ معلوم ہوتا ہے یا نہین اور جسکا دیدہ دل کور ہوا وسکا تو کچھ علاج ہی نہین فمن کان فی هذا اعمی فهو فی الاخرة اعمی واضل سبیلا ۞ یہ بھی مین جانتا ہون کہ بعض حضرات سنیہ فرماوینگے

[1] جزو بستم اول سورہ عنکبوت ۱۲ [2] جزو شانزدہم رکوع دوازدہم ۱۲

کہ مراد اوس امتحان سے کہ جو آیہ سورۂ عنکبوت مین ہے ایذا و تکالیف کفار مکہ ہے کہ جو وہ
مسلمانون کو دیتے تھے اس سبب سے کہ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے لیکن اونکا یہ قول بھی بعد اس
تقریر پر تاثیر کے کہ جو ایک نور ہدایت ہے انوار قرآنیہ مین سے اس آیت کی مصداق ہوگا کہ ومن
لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور ہر چند کہ یہ کلام حضرات سنیہ کا قابل اعتنا نہین ہے
مگر مین اسکے دو جواب مختصر اور مسکت دیتا ہون اول یہ کہ اگر بعض مہاجرین کا یہ امتحان ہوا تو اکثر
مہاجرین اور کل انصار کہ جو بعد ہجرت ایمان لائے ہین اونکا کون سا امتحان ہوا دوم یہ کہ ذرا
اس آیہ وافی ہدایہ کو آنکھین کھول کے دیکھین اگر اونکو چشم بصیرت ہو ماکان اللہ لیذر المومنین
علے ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب[1] ترجمہ نہین ہے اللہ کہ چھوڑ دے
ایمان والون کو اوپر اوس حالت کے کہ ہو تم اوپر اوسکے یہانتک کہ جدا کر دے ناپاک کو
پاک سے انتہی اب یہ بتائین کہ سوا امتحان کے اور کون سی صورت ہے کہ خبیث اور طیب مین
تمیز ہو سکے خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ؎ تا سیہ روے شود ہر کہ در و غش باشد
اب یہ آیت کون سے امتحان کی بابت قرار دینگے کیا اس سے بھی ایذاے کفار مکہ مراد لینگے
حالانکہ سورۂ آل عمران کہ جس مین یہ آیہ وافی ہدایہ ہے وہ تو مدنیہ ہے بہمت الذی کفر ان
آیات بینات سے بخوبی ثابت ہوا کہ جو لوگ زمانۂ جناب رسول خدا مین ایمان لائے تھے اور اون
سب کو حضرات سنیہ زمرہ صحابہ مین داخل سمجھتے ہین اگرچہ آپکی زیارت سے ساعت بھر کے لیے بھی مشرف
ہوے ہون اونکا ایک امتحان عام ہونے والا تھا کہ جملہ اہل اسلام کو شامل ہو اور مشابہ ہو امتحان
امت موسی سے کہ وہ معاملہ گوسالہ و سامری ہے پس جب کہ اوس امتحان مین اکثر امت حضرت
موسی گمراہ ہو گئی تھی تو کیونکر ممکن تھا کہ اس امتحان مین یہ امت کہ جو اشبہ تھی امت موسی سے اکثر
گمراہ نہ ہو جاتی پس یہ امتحان کونسا ہے بیشک امر خلافت و وصایت و امارت حضرت امیر المومنین
امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب ہے کہ جو مصداق حدیث منزلت مشابہ تھے حضرت

[1] جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ہشتم ۱۲

ہارون سے اب مین ان دونون واقعونکا مقابلہ کرتا ہون واقعہ اول یہ ہے کہ جب حضرت موسی
کوہ طور پر جانے لگے تو بنی اسرائیل مین حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ مقرر کر گئے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی
اسکی خبر اپنے کلام مجید مین دیتا ہے وواعدنا موسی ثلثین لیلة واتممنها بعشر
فتم میقات ربه اربعین لیلة وقال موسی لاخیه هارون اخلفنی
فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین ترجمہ اور وعدہ دیا ہمنے موسی کو تیس
رات کا اور پورا کیا ہمنے اوسکو ساتھ دس راتون کے پس کامل ہوا وعدہ پروردگار اوسکے کا
چالیس رات کا اور کہا موسی نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ خلیفہ ہو میرا بیچ قوم میری کے
اور اصلاح کر اور نہ پیروی کر مفسدون کی راہ کی انتہی بعد حضرت کے تشریف لیجانے کے اکثر
بنی اسرائیل سامری کے بہکانے سے گمراہ ہوگئے اور گوسالہ جو اوس نے بنایا تھا اوسکی پرستش
کرنے لگے اور ہرچند حضرت ہارون نے سمجھایا اور منع کیا مگر آپ کا کہنا نہ مانا اور آپکی خلافت کو تسلیم
نکیا واقعہ دوم یہ ہے کہ جب جناب رسولخدا حجة الوداع سے فارغ ہوئے تو مقام خم غدیر مین بحکم
خدائے قدیر یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ آپ نے جناب امیر علیه السلام کو اپنا وصی
خلیفہ مقرر کیا چنانچہ ثبوت اسکا انشاء اللہ العزیز اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے باب اول کی جواب
قسم مین آئیگا لیکن بعد آپ کی وفات کے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا اور اکثر اہل اسلام
منجھلے حضرت اور بڑے حضرت کی اطاعت کرنے لگے اور جناب امیر کا کہنا نہ مانا اب یہان حضرات سنیہ
یہ استبعاد کرتے ہین کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ اکثر صحابہ گمراہ ہوجائین پس ابوبکر پر اونکا اجماع حق تھا لیکن
یہ نہین کہتے کہ کیونکر ممکن ہے کہ اکثر بنی اسرائیل جو اولاد انبیا مین سے تھے گمراہ ہوجائین پس گوسالہ پر
اونکا اجماع حق تھا حالانکہ حضرت موسی کی امت کا واقعہ اس واقعہ سے عجب ہے اور اس سے
زیادہ مستبعد چند وجوہ سے اول یہ کہ بنی اسرائیل سب اولاد انبیا مین سے ایک خاندان کے
لوگ تھے اور صحابہ حضرت رسول اقوام مختلفہ عرب مین سے کہ اکثر اونمین سے جاہل ونافہم و وحشی

له جزو نہم سورۂ اعراف رکوع ششم ۱۲

اور بادیہ نشین تھے **دوم** بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کی زندگی مین فقط چند روز کی غیبت مین گمراہ ہوگئے
اور صحابہ بعد وفات سرور کائنات **سوم** بنی اسرائیل جو گمراہ ہوئے تو خدا ہی سے پھر گئے اور گوسالہ
کی پرستش کرنے لگے اور اسکی ضمن مین خلیفۂ رسول کی بھی مخالفت کی اور صحابہ جو گمراہ ہوئے تو
فقط حکم خدا اور خلیفہ برحق رسول خدا سے پھرے کوئی بت نہین پوجنے لگے **چہارم** بنی اسرائیل
کو گوسالہ کی پرستش مین کچھ محبت جاہ و ریاست نہ تھی اور کچھ اپنے لیے حکومت و سلطنت کا لے لینا
منظور نہ تھا پس معلوم نہین ہوتا کہ کسی طرح کی طمع دنیا کے سبب سے یہ فعل ولنے واقع ہوا ہو بلکہ
اپنی حماقت و سفاہت سے سامری کے مکر و فریب مین آگئے اور شیطان بھی اوسکا معین تھا
اور یہان صحابہ کو طمع جاہ و حشمت و محبت ریاست و حکومت و سلطنت موجود تھی اور جناب
امیر سے جو مخالفت کی تو منصب خلافت ظاہری کے خود مالک ہوگئے پس اہل انصاف و ایمان
ملاحظہ فرماوین کہ امر ضلالت بنی اسرائیل زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے یا امر صحابہ اور وہ بین
زیادہ استبعاد ہے یا اسمین پس جب اوسکا اقرار ہے کہ جس مین استبعادات قویہ ہین تو اسکا انکار
محض استبعادات ضعیفہ کی بنا پر کیا معنی پس بعون اللہ و حسن توفیقہ جمیع شبہات حضرات
سنیہ ضلالت صحابہ مین مثل ہبا، مرتدین ہباءً منثورا ہوگئے اور مذکورہ بالا مین سے کوئی شبہہ
باقی نہین رہا البتہ ایک شبہ ان لوگون کا اون شبہات سے جو مذکور ہوئے کسیقدر علیحدہ
ہی اور وہ یہ ہے کہ جن صحابہ کو کہ شیعہ ضال و گمراہ سمجھے ہین وہ سب مہاجرین و انصار مین تھے
ہین اور مہاجرین و انصار کی مدح مین بہت سی آیتین قرآن شریف مین موجود ہین پس کیونکر
ممکن ہے کہ یہ لوگ گمراہ ہوجائین اسکے جواب مین بطور اختصار یہ کہتا ہون کہ بنی اسرائیل
کی فضیلت مین بھی بہت سی آیتین قرآن شریف مین موجود ہین پس وہ کیونکر گمراہ ہوگئے چنانچہ
مین اون مین سے بعض کا یہان ذکر کرتا ہون حق سبحانہ و تعالے فرماتا ہے یا بنی اسرائیل
اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین ترجمہ اے

ؔلہ جزو اول سورۂ بقرہ ۱۲

بنی اسرائیل یاد کرو تم میری نعمتون کو کہ انعام کیا مین نے اوپر تمھارے اور تحقیق کہ مین نے فضیلت
دی تمکو تمام اہل عالم پر انتھی اور اسی مضمون کی آیتین بہت ہین کہ جن سے بنی اسرائیل کی فضیلت
تمام اہل عالم پر ثابت ہوتی ہے اور نیز فرماتا ہے ولقد اخترناھم علی علم علی العالمین [۲]
ترجمہ البتہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا ہمنے اونھین بنی اسرائیل کو دیدہ و دانستہ تمام اہل عالم پر انتھی
اس سے معلوم ہوا کہ تمام عالمین سے حق سبحانہ وتعالی نے بنی اسرائیل کو برگزیدہ کیا تھا
و نیز بنی اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا [۳]
فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ترجمہ اور ارادہ کرتے تھے ہم کہ احسان
کرین ہم اون لوگون پر کہ جو ضعیف ہوگئے تھے زمین مین اور گردانین ہم اونکو امام اور گردانین ہم
اونکو وارث اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی اور یہی وہ قوم تھی کہ جنکے اوپر ابر سایہ
کیے رہتا تھا اور جنکے واسطے من وسلوی نازل ہوتا تھا چنانچہ حق سبحانہ وتعالے بنی اسرائیل
سے خطاب کرکے فرماتا ہے وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی [۴]
ترجمہ اور سایبان کیا ہمنے اوپر تمھارے ابر کو اور نازل کیا ہمنے اوپر تمھارے من وسلوی
انتھی اور بنی اسرائیل کی فضیلت مین آیات کثیرہ ہین مین کہانتک نقل کرسکتا ہون اب
حضرات سنیہ کی خدمت مین گذارش ہے کہ اکثر بنی اسرائیل کی گمراہی تو ثابت اور کچھ معاملہ
سامری وگوسالہ ہی مین نہین بلکہ اکثر جگہ پس ان آیات کی بابت آپ کیا ارشاد فرماتے ہین
جو کچھ انکی تاویل بنی اسرائیل کے باب مین فرمائیگا وہی ہماری طرف سے اون آیات کی
تاویل کہ جو مہاجرین وانصار کی مدح مین آئی ہین سمجھ لیجیے اور اسی پہ [illegible] قول فیصل اور امر
حق وعدل یہ ہے کہ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ قوم بنی اسرائیل قبل اہل اسلام تمام عالم سے
افضل تھی مگر یہ فضیلت اونکی باعتبار انبیا و اوصیا و مومنین کاملین کے تھی نہ باعتبار ضالین
ومضلین ومنافقین کے اور اوس قوم مین اچھے اور برے سبھی طرح کے لوگ تھے

[۱] سورۂ بقرہ جزو اول ۱۲ [۲] جزو بست و پنجم سورۂ دخان کوع چہار دہم ۱۲ [۳] جزو بستم سورۂ قصص ۱۲ [۴] سورۂ بقرہ جزو اول ۱۲

اسیطرح شرف صحبت جناب ختم المرسلین و فضیلت ہجرت وجہاد سے کوئی اہل اسلام انکار نہین
کرسکتا اور جو کوئی انکار کرے وہ کافر ہے لیکن جو آیات کہ مہاجرین وانصار کے اوصاف مین
نازل ہوئی ہین وہ اونھین مومنین مخلصین کے باب مین ہین کہ جنکی شان مین حق سبحانہ تعالی
نے فرمایا ہے[1] من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم
من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا ترجمہ بعض
مومنین ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھلایا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوسپر
پس بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ پورا کر چکے اپنا کام (یعنی راہ خدا مین شہید ہوگئے) اور بعض
اونمین سے وہ لوگ ہین کہ انتظار کرتے ہین اور نہین بدلا ہے اون لوگون نے کسی طرح
کا بدلنا انتہی یعنی جو ایمان پر قائم اور اپنے عہد پر استوار رہے اور دین مین کسی طرح کی
تبدیل و تغیر نہین کی اور بلا ایمان اور بلا نقض عہد وپیمان اس دنیائے ناپائدار سے فرادیس
جنان کی طرف رحلت فرمائی نہ وہ ضال ومضل کہ جو قیامت تک باعث اضلال امت ہوئے
اب مین اون دونون امتونکی توبہ کا حال کہتا ہون کہ جو میری اس تقریر کا متمم اور مشابہت فیما بین کا
مکمل ہے پس واضح ہو کہ بنی اسرائیل نے بعد گوسالہ پرستی کے توبہ کی لیکن توبہ اونکی وسوقت
مین قبول ہوئی کہ جب اونھون نے آپس مین ایک دوسرے کو قتل کیا چنانچہ حق سبحانہ وتعالی
اسکی خبر دیتا ہے[2] واذ قال موسی لقومہ یقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم
العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم
فتاب علیکم انہ ھو التواب الرحیم ترجمہ اور جسوقت کہا موسی نے
واسطے قوم اپنی کے کہ اے قوم میری تحقیق کہ تمنے ظلم کیا اپنے نفسون پر بسبب بنانے اپنے کے
گوسالہ کو معبود پس توبہ کرو تم طرف پیدا کرنے والے اپنے کے پس قتل کرو تم اپنے نفسون کو
(یعنی اپنے عزیز واقارب کو) یہ بہتر ہے واسطے تمھارے نزدیک پیدا کرنے والے تمھارے کے

[1] جزو بست ویکم سورۂ احزاب رکوع ہجدہم ۱۲ [2] جزو اول سورۂ بقرہ

پس توبہ قبول کریگا وہ تمہاری تحقیق کہ وہ بہت توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے انتہی اب اس
امت کی توبہ کا حال سنیے کہ جب اس خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ تیسرے حضرت عثمان
غنی منصوب ہوئے اور اونکے ظلم و جور سے تمام عالم بھر گیا اور سب ملکون مین اونکے عمال منصوبہ
کے سبب سے کہ جو سب بنی امیہ اور حضرت عثمان باحیا کے عزیز و قریب تھے داد و فریاد کا شور و
غل مچا اور لوگون کے امن و امان مین فتور کلی واقع ہوا اور تمام رعایا کے نفوس و اموال معرض
نہب و غارت و تلف مین آگئے اور اون بیچارون نے مجبور ہوکر بلوا کر دیا اور حضرت عثمان کو
اونکے دولت خانہ ہی مین قتل کیا اور یہ امت اپنے کیے سے یعنی بغصب خلفاے ثلثہ سے بیجا ئی
اور بعد ندامت و پشیمانی کے بلوازم توبہ مین سے ہے امیر برحق اور وصی مطلق کیطرف رجوع کی
اور خلافت اپنے مرکز اصلی کیطرف پھری تو اس امت کی توبہ بھی جب ہی قبول ہوئی کہ جب اپنے بھی
مثل بنی اسرائیل کے اپنے عزیز و اقارب اور برادران اسلامی کو قتل کیا کہ جو حضرت ام المومنین عائشہ
کے ساتھ بصرہ مین اور معاویہ خال المومنین کے ساتھ صفین مین اور اسلام سے خارج ہوکر نہروان مین
جناب امیر المومنین خلیفہ و وصی برحق حضرت ختم المرسلین سے لڑنے آئے تھے فاعتبروا یا اولی الابصار
کیا ظہور ہے شبرا بشبر و ذراعا بذراع کا اور کیا مطابقت ہے طابق النعل بالنعل کی کہ جو مخبر صادق
کے کلام معجز نظام مین واقع ہے تلک حجۃ اللہ آتاینہا علی قومہ ان ربک حکیم علیم اور نہایت عجیب و
غریب یہ امر ہے کہ کل صحاح اہل سنت و جماعت اسطرح کی احادیث سے مملو ہین کہ جو بعد رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ارتداد صحابہ پر دلالت کرتی ہین اور پھر یہ خوش فہم استحباب و استبعاد و انکار کرتے ہین
اور مین یہان چند احادیث پر اکتفا کرتا ہون کشف المغطا یعنی ترجمہ کتاب موطا مطبوع مطبع
مرتضوی دہلی سنہ ۱۲۹۶ مین یہ حدیث مع ترجمہ صفحہ ۱۳۰ سے صفحہ ۲۰۱ تک ہے
عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشہداء احد
ہؤلاء اشہد علیہم فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ الستا باخوانہم اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا
کما جاہدوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا لکائنون بعدک ترجمہ

کشف المغطا ابو النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے
شہیدون کے لیے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکا مین گواہ ہون **ف** یعنی انکی سعی اور کوشش اور صبر پر
اور صحت ایمان پر قیامت کے دن مین گواہی دونگا۔ جنگ احد مین ستر مسلمان شہید ہوے
بعض اونمین سے ایسے تھے جنھون نے نو بیٹیان چھوڑین اور خوشی سے شہید ہوئے بعضون نے
کھجورین ہاتھ سے پھینکدین بعضون نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر کو نجاوین بعضون کو حضرت
بڑھاپے کی وجہ سے چھوڑ گئے مگر وہ شہادت کی آرزو مین چلے آئے **ف** حضرت ابوبکر صدیق نے
کہا یا رسول اللہ کیا ہم اونکے بھائی نہین ہین مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد
کیا ہمنے جیسے انھون نے جہاد کیا آپ نے فرمایا ہان مگر مجھے معلوم نہین کہ بعد میرے تم کیا
کروگے تو رونے لگے ابوبکر پھر رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہینگے بعد آپکے **انتہی** اس حدیث سے
صاف ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر کا اسلام قابل اطمینان نتھا اور ایمان کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہے
پس جب بڑے صاحب کا یہ حال ہے تو پھر اورونکا کیا مذکور و نیز خبر سادس **کنز العمال**
مذکورے صفحہ ۳۴۳ مین مرقوم ہے السلام علیکم یا اہل القبور لو تعلمون ما نجاکم اللہ منہ
مما هو کائن بعدکم هولاء خیر منکم ان هولاء خرجوا من الدنیا ولم یاکلوا من اجورهم
شیئا وخرجوا وانا الشهید علیهم وانکم قد اکلتم من اجورکم ولا ادری ما تحدثون من بعدی ابن المبارک عن الحسن مرسلا ابن المبارک
عن الحسن مرسلا ترجمہ سلام ہو تمہارے اوپر اے رہنے والے قبرون کے اگر تم آگاہ ہوتے کہ کس
چیز سے نجات دی ہے تمکو اللہ نے جو کہ تمہارے بعد ہونے والی ہے تو اپنے مرجانے سے بہت خوش
ہوتے (پھر اصحاب سے مخاطب ہوکے فرمایا) یہ لوگ کہ جو اہل قبور ہین تم سے بہتر ہین نکل گئے
دنیا سے اور نہین کھایا اون لوگون نے اپنی مزدوری مین سے کسی چیز کو اور نکل گئے وہ لوگ
دنیا سے درانحالیکہ مین اونکے با ایمان مرنے پر گواہ ہون اور تحقیق کہ تم لوگون نے کھایا اپنی
مزدوری مین سے اور مین نہین جانتا ہون کہ تم میرے بعد کیا کروگے **انتہی** شاید اسمقام پر
کہین کہ اس سے امکان ارتداد صحابہ ثابت ہوا مگر اوسکا وقوع کہان سے لازم آیا تو ہم کہینگے

کہ گفتگو تو اس مین ہے کہ بعض صحابہ کا گمراہ ہو جانا کچھ مستبعد اور خلاف عقل اور غیر ممکن نہین ہے
اور یہ امر ان دونون حدیثون سے بخوبی ثابت ہوگیا اور انکے سوا اور بہت سی حدیثین اسی مضمون کی
اونکے صحاح مین موجود ہین مین کہانتک لکھ سکتا ہون اور وقوع ارتداد صحابہ کے ثبوت کا
اور مقام ہے مگر تاہم مین بعض احادیث یہان بھی نقل کرتا ہون چنانچہ اوسی کتاب کنز العمال
کے صفحہ ۲۰۳ مین منقول ہے ان الناس دخلوا فی دین اللہ افواجا وسیخرجون منہ افواجا
(حم عن جابر)[1] ترجمہ تحقیق کہ لوگ داخل ہوے دین مین فوج فوج کرکے اور عنقریب نکل جائینگے
اوسی دین سے فوج فوج کرکے انتہی اب فرمایے کہ اس سے زیادہ ثبوت وقوع ارتداد
اور کیا ہوگا نیز اوسی کتاب کنز العمال کے ص ۲۴۴ مین منقول ہے انا اخذ بحجزکم عن النار اقول
ایاکم وجہنم ایاکم والحدود فاذا امت فانا فرطکم وموعدکم الحوض فمن ورد فقد افلح ویاتی قوم
فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول یا رب امتی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ثم ارتدوا علی اعقابہم (طب عن ابن
عباس)[2] ترجمہ مین تمھارا روکنے والا ہون آتش جہنم سے کہتا ہون مین کہ ڈرو تم جہنم سے
ڈرو تم حدود خدا سے (یعنی اون سے تجاوز نکرو) پس جسوقت کہ مین مرجاونگا تو تمھارا پیشرو
ہون اور مقام تمھارے وعدے کا حوض کوثر ہے پس جو شخص کہ وارد ہوا اوسپر تو اوسنے رستگاری
پائی اور آئینگے ایسے لوگ کہ کھینچے جائینگے وہ بائین طرف (یعنی جہنم کی طرف) پس کہونگا مین کہ اے
پروردگار میرے یہ میری امت ہے پس کہا جائیگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ ان لوگون نے تیرے بعد
کیا کیا ہے یہ لوگ مرتد ہوگئے تھے انتہی اور اسی کتاب کے اسی صفحہ مین اس حدیث کے قبل و
بعد کئی حدیثین اسی مضمون کی صحاح مختلفہ سے منقول ہین نیز اسی کتاب کی جلد ہفتم ص ۲۳۴ مین
مستدرک حاکم سے منقول ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلعم ما بال اقوام یقولون
ان رحمی لا تنفع بلی واللہ ان رحمی موصولۃ وانی فرطکم علی الحوض فاذا جئت قام رجال فقال
ھذا یا رسول اللہ انا فلان وقال ھذا انا فلان فاقول قد عرفتکم ولکنکم احدثتم بعدی ورجعتم القہقری

[1] یعنی مسند امام احمد حنبل ۱۲ منہ [2] یعنی معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

ترجمہ ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ کیا حال ہے اون لوگونکا کہ کہتے ہین کہ میرا رحم (یعنی قرابت) فائدہ نہ بخشیگا بیشک فائدہ بخشیگا قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق میرا رحم ہوا ملا ہے (یعنی قطع نہین ہوسکتا یعنی نفع اوسکا ضائع نہین ہوسکتا) اور تحقیق کہ مین تمہارا پیشرو ہون حوض کوثر پر پس جسوقت کہ مین وہان جاونگا تو لوگ کھڑے ہونگے پس ایک شخص کہیگا کہ یا رسول خدا مین فلان شخص ہون اور وہ شخص کہیگا کہ مین فلان شخص ہون پس مین کہونگا کہ مین تمکو پہچانتا ہون لیکن تم لوگون نے میرے بعد دین مین بدعت کا احداث کیا اور پھر گئے تم اولٹے (یعنی مرتد ہوگئے) انتہی

ونیز صحیح مسلم مطبوعہ دہلی کے جزو دوم کے صفحہ ۲۴۹ مین منقول ہے عن ابی حازم قال سمعت سهلا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا فرطکم علی الحوض من ورد شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا ولیردن علی اقوام اعرفهم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم قال ابو حازم فسمع النعمان بن ابی عیاش وانا احدثهم هذا الحدیث فقال هکذا سمعت سهلا یقول قال فقلت نعم قال وانا اشهد علی ابی سعید الخدری لسمعته یزید فیقول انهم منی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی

ترجمہ ابو حازم سے منقول ہے کہ مین نے سنا سہل کو کہتے ہوئے کہ مین نے جناب رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین تمہارا پیشرو ہون حوض کوثر پر جو شخص کہ اوسپر وارد ہوگا پانی پیئے گا اور جو شخص کہ پانی پی لیگا وہ کبھی پیاسا نہوگا اور میرے پاس ایسے لوگ بھی وارد ہونگے کہ مین اونکو پہچانتا ہونگا اور وہ مجھکو پہچانتے ہونگے بعد اوسکے حائل کردیا جائیگا درمیان میرے اور درمیان اونکے (یعنی مجھ تک وہ نہ پہونچنے پائینگے) پس راوی کہتا ہے کہ جسوقت مین یہ حدیث بیان کررہا تھا اوسوقت نعمان بن ابی عیاش نے اسکو سنا اور کہا کہ مین نے بھی سہل کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ ہان نعمان نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون ابو سعید خدری پر کہ مین نے اوس سے سنا ہے کہ وہ یہ فقرہ اس حدیث مین اور زیادہ بیان کرتا تھا کہ پس فرمائینگے رسول خدا کہ یہ لوگ مجھسے ہین پس کہا جائیگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ تیرے بعد ان لوگون نے کیا کیا پس مین کہونگا کہ عذاب ہو عذاب ہو واسطے اوس شخص کے کہ جسنے

تبدیل کی میرے بعد (یعنی دین مین بدعت کی) انتہی ونیز صحیح بخاری کی جلد چہارم کتاب الفتن ص ۱۴۰ مطبوعہ مصر مین بھی اسی مضمون کی حدیث منقول ہے اور اسطرح کی احادیث صحاح اہل سنت مین بہت ہین مین کہانتک لکھ سکتا ہون شاید کوئی سنی صاحب اسمقام پر کہین کہ یہ احادیث عام امت کے باب مین ہین کچھ صحابہ کے باب مین نہین ہین تو یہ قول اونکا باطل ہوگا اسسبب سے کہ خود سیاق عبارت احادیث اس بات پر شاہد ہے کہ یہ سب خطابات صحابہ سے ہین اور مرتدین بلکہ قائلین اونہین مین سے بعض حضرات ہین لیکن چونکہ ہمکو اتمام حجت منظور ہے لہذا اب ہم ایسی حدیثین نقل کرتے ہین کہ جن مین لفظ اصحاب منقول ہے چنانچہ صحیح بخاری مطبوعہ مصر جلد چہارم کتاب الفتن کے ص ۱۴۰ مین منقول ہے عن ابی وائل قال قال عبداللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولہم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ ابو وائل سے منقول ہے کہ کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ مین تمھارا پیشرو ہون حوض کوثر پر البتہ آوینگے میری طرف بہت سے آدمی تم مین سے یہانتک کہ جسوقت مین ارادہ کرونگا کہ اونکو لیلون تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس مین کہونگا کہ ای پروردگار میرے یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ نہین جانتا ہے تو کہ کیا بدعت کی ہے ان لوگون نے تیرے بعد انتہی ونیز صحیح مسلم مطبوعہ دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۵۲ مین انس بن مالک سے منقول ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رایتہم ورفعوا الی اختلجوا دونی فلاقولن ای رب اصحابی اصحابی فلیقالن لی انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ وارد ہونگے میرے پاس حوض کوثر پر ایسے لوگ کہ جنھون نے میری مصاحبت کی ہوگی یہانتک کہ جسوقت دیکھونگا مین اونکو اور آوینگے میرے پاس تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس البتہ مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہین یہ میرے اصحاب ہین پس کہا جائیگا مجھسے کہ نہین جانتا ہے تو کہ کیا احداث کیا ہے دین مین ان لوگون نے تیرے بعد انتہی ونیز مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد سوم کے صفحہ ۱۴۰ مین سیطرح کی

حدیث منقول ہے ونیز کتاب کنز العمال جلد ہفتم مطبوعہ حیدر آباد دکن ص ۱۳۲ مین ابن ماجہ سے منقول ہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم يرد على يوم القيامة رهط من صحابي فيجلون عن الحوض فاقول یا رب صحابی فیقول انک لاعلم لک بما احدثوا بعدک انهم ارتدوا بعدک على ادبارهم القهقرى ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ وارد ہوگا میرے پاس بروز قیامت ایک گروہ میرے اصحاب مین سے پس دور کیے جاوینگے وہ لوگ حوض کس مین کہونگا کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ تحقیق تجھکو آگاہی نہین ہے ساتھ اوسکے کہ جو کچھ اونھون نے دین مین کیا ہے تیرے بعد تحقیق کہ یہ لوگ پھر گئے تیرے بعد پیچھے اولٹا انتھی اور بعد اس حدیث کے اسی صفحہ مین دو حدیثین اور اسی مضمون کی منقول ہین ونیز اسی طرح کی صدہا حدیثین طرق متعددہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین منقول ومرقوم ہین کوئی کہان تک لکھے اب سنیونکو سوائے اس بات کے کہنے کے کچھ چارہ نہین ہے کہ ان حدیثون سے مراد اہل ردہ ہین یعنی وہ قبائل عرب کہ جو نومسلم تھے اور بعد وفات جناب رسولخدا مرتد ہوگئے لیکن اگر وہ لوگ یہ کہینگے تو ہم اونسے پوچھینگے کہ تم اونکو زمرہ اصحاب مین داخل سمجھتے ہو یا نہین اگر کہینگے کہ نہین تو ہم کہینگے کہ پھر تمھارا یہ کلام بھی نامعقول اور یہ عذر نامقبول ہے اسلیے کہ احادیث منقولہ مین لفظ اصحابی موجود ہے پس جب یہ لوگ زمرہ اصحاب ہی مین داخل نہوئے تو پھر ان احادیث کے مصداق کیونکر ہوسکتے ہین تمکو چاہیے کہ اون اصحاب کو بتاؤ کہ جو جناب رسالت مآب کے بعد مرتد وگمراہ ہوگئے اور حوض کوثر سے نکالے جاوینگے شعر یذب عنہ ابن ابیطالب ذبا کجربی ابل الشرع معلوم نہین کہ تم صحابہ مین سے کس گروہ کو مرتد اور ان احادیث کا مصداق قرار دوگے اور اگر کہینگے کہ ہم اہل ردہ کو زمرہ اصحاب مین داخل سمجھتے ہین تو ہم کہینگے کہ ذرا خواب خرگوش سے بیدار رہو اور اپنی آنکھین کھولو تمھارا بنایا ہوا کلیہ الصحابة كلهم عدول ٹوٹ گیا اور حدیث اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اہتدیتم کے جو معنی تم کہتے ہو وہ باطل ہوگئے جو کوئی مخبر صادق پر لفظاً یا معنی جھوٹ باندھے وہ یونہین سوا ہوتا ہے لیکن شاید تم گھبر کے یہ کہنے لگو کہ اس حدیث مین بعض اصحاب مراد ہین کہ جو باایمان دنیا سے

گئے اور مرتد نہین ہوے تو ہم کہینگے کہ نعم الوفاق یہ تو ہمارا عین مذہب ہے لیکن اب ہمکو یہ بتلاؤ کہ
وہ بعض اصحاب کون ہین اگر تم کہوگے کہ فلان وفلان (وفلان) تو ہم تمہارے دلیلین اونکے احداث فی الدین و
ارتداد پر قائم کر دینگے اور اگر تم ہمسے پوچھوگے کہ پھر وہ لوگ کون ہین تو ہم اون اصحاب باصدق
وصفا و زہد و اتقا کا نام لینگے کہ تمکو بھی سولے امنا وصدقنا کہنے کے کچھ چارہ نہوگا فافہم وما لھولاء
القوم لا یفقھون حدیثا اب مین بیان حضرات سنیہ کے اون اعتراضات کو رد کرتا ہون کہ جو تقریر یا سبق
مین نہین آئے لیکن اونکے جوابات مسکتہ اس تقریر متین سے پیدا ہوے ہین اول اکثر حضرات سنیہ
از راہ مکابرہ یہ کہا کرتے ہین کہ جب حضرت علی بن ابیطالب اسد اللہ الغالب تھے تو کیونکر ممکن تھا
کہ کوئی خلافت کو اونسے غصب کر لیتا یا اور انواع واقسام کے کہ جو شیعہ بیان کرتے ہین ایذا
دیتا اور آپ خاموش رہتے اور ذوالفقار سے کام نہ لیتے جواب اوسکا صبر حضرت ہارون سے کالنور
علی شاہق الطور ظاہر ہو گیا حالانکہ حضرت ہارون کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے کہ جنھون نے گوسالہ
کے آگے سجدہ نہین کیا تھا اور یہ بات کتب فریقین سے ثابت ہے لیکن بسبب کثرت بنی اسرائیل کہ
جو چھ لاکھ کے قریب تھے سوا صبر کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور جب حضرت موسی کوہ طور پر سے واپس
آئے اور قوم کی تنبیہ کے لیے حضرت ہارون پر غضبناک ہوئے تو اونکے جواب مین یہی فرمایا کہ جسکی
حق سبحانہ وتعالے خبر دیتا ہے قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا
یقتلوننی ترجمہ کہا حضرت ہارون نے کہ اے میری مانکے بیٹے تحقیق کہ قوم نے ضعیف سمجھا
مجھکو اور قریب تھا کہ مار ڈالین مجھکو انتھی اور جناب امیر کے ساتھ سوا چند مومنین مخلصین کے
مثل حضرت سلمان فارسی وابوذر غفاری ومقداد ابن اسود وحذیفہ بن الیمان وعمار یاسر وغیرہم
اور بعض بنی ہاشم کے اور کوئی بھی نہ تھا پھر آپ کے صبر کرنے پر کیون تعجب ہے اور کیون استبعاد
ہوتا ہے حالانکہ خود اہل سنت کی کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جب حضرات شیخین اور اونکے اتباع نے
جناب امیر کو بیعت لینے کے واسطے بہت ستایا اور سخت ایذا دی تو آپ جناب رسولخدا کی قبر سے

لـــہ جزو نہم رکوع ہفتم سورہ اعراف ۱۲

جاکر لپٹ گئے اور روتے تھے اور بآواز بلند فرماتے تھے یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی انشاء اللہ العزیز اسکی تفصیل عنقریب آتی ہے وہان حضرات سنیہ آنکھیں کھولکے دیکھینگے علاوہ اسکے خود کتب معتبرہ اہل سنّت میں ایسی حدیثیں موجود ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو صبر کرنیکا حکم فرمایا تھا لیکن چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہے لہذا میں یہاں فقط ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہوں کتاب کنز العمال کتاب الفتن جلد ششم کے صفحہ ۹۹ مین لکھا ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زھد الناس فی الآخرۃ ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لمّا واحبّوا المال حبا جمّا واتخذوا دین اللہ دخلا ومال اللہ دولا قلت اترکہم وما اختاروا واختار اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ واصبر علی مصائب الدنیا وبلوھا حتی الحق بک انشاء اللہ قال صدقت اللہم افعل ذلک بہ (الثقفی فی الاربعین) ترجمہ حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا علی کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ لوگ نفرت کرینگے آخرت سے اور رغبت کرینگے دنیا میں اور کھا جائینگے مال میراث کو کھانا سب کا سب اور دوست رکھینگے مال کو بہت دوست رکھنا اور بنائینگے دین خدا کو مکر و فریب (یعنی باوصف عدم تدین اپنے تئیں متدین ظاہر کرینگے) اور بنائینگے مال خدا کو دولت کہا مین نے کہ مین چھوڑ دونگا اونکو اور اوس چیز کو کہ جو اونھون نے اختیار کی ہے اور اختیار کرونگا مین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور خانہ آخرت کو اور صبر کرونگا مین دنیا کی مصیبتون پر اور اوسکی بلاؤن پر یہانتک کہ ملحق ہون مین آپ سے انشاء اللہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ سچ کہا تونے اے علی بار خدایا کر تو اوسکے ساتھ ایسا ہی انتہی فاعتبروا یا اولی الابصار آپ سنی ہمکو بتلائیں کہ وہ کونسا زمانہ تھا اور کون سے لوگ تھے کہ جسکی بابت جناب رسول خدا نے پیشین گوئی فرمائی اور جناب امیر کو صبر اپنے کو فرمایا اور آپ نے اوسکی تصویب کی اور حق سبحانہ وتعالی سے دعا مانگی اگر کہیں کہ یزید وغیرہ کا زمانہ تھا تو جناب امیر اوسوقت کب موجود تھے اور اگر کہیں کہ معاویہ وطلحہ وزبیر وعائشہ یا خوارج کا زمانہ تھا تو

اوسوقت آپنے صبر کیا بلکہ سب باغیونکو تہ تیغ فرمایا سوائے زمانہ خلفائے ثلثہ کے اور کون سے زمانہ پر اس حدیث کی تطبیق ہو سکتی ہے نیز اوسی کتاب کے صفحہ ۹۷ مین منقول ہے ان بعدی ائمۃ ان اطعتموھم اکفروکم وان عصیتموھم قتلوکم ائمۃ الکفر ورؤس الضلالۃ (طب عن ابی برزۃ) ترجمہ تحقیق کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے کہ اگر اطاعت کروگے تم اونکی تو کافر کردینگے وہ تمکو اور اگر نافرمانی کروگے تم اونکی تو قتل کرینگے وہ تمکو وہ لوگ امام ہونگے کفر کے اور رئیس ہونگے ضلالت کے انتھی اور اسطرح کی صدہا حدیثین صحاح اہل سنت مین منقول ہین کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد امرا و خلفا و ائمہ ضلالت ہونگے یہان مین نے ایک حدیث بطور مشتی نمونہ از خروارے لکھدی اور انشاء اللہ العزیز بحث بعض ابواب کے جواب مین بہ تفصیل آویگا فانتظرہ دوم یہ قول حضرات سنیہ کا کہ مذہب شیعہ مین صحابہ رسول مین سے سوا چند اشخاص کے اور سب ناری اور ہالک ہین سرتاپا باطل ہوگیا اسلیے کہ ابتدائے خلافت خلیفہ اول مین بیشک سوا چند اشخاص کے اور سب صحابہ جناب امیر سے منحرف ہوگئے اور بڑے حضرت سے بیعت کرلی لیکن بعد تیسرے حضرت کے اکثر اون مین سے نادم اور تائب ہوئے اور جناب امیر کیطرف رجوع کی جیسا کہ مین آخر تقریر مین لکھ چکا ہون اور آپ کے ساتھ ناکثین و قاسطین و مارقین سے جہاد کیا پس اُن لوگون کی نجات مین شبہہ نہین اور یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ ان سب معرکون مین اکثر صحابہ جناب امیر کے ساتھ تھے اور قلیل عایشہ کے ساتھ اور اقل قلیل معاویہ کے ساتھ اور خوارج کے ساتھ تو شاید صحابہ مین سے کوئی بھی نرہا ہو پس اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ صحابہ ناجین ہالکین سے بہت زیادہ تھے اور اگر بسبب بلادت ذہن یہ اجمال واعظ صاحب یا اونکے احزاب کی سمجھ مین نہ آئے تو مین اوسکی تفصیل بیان کرتا ہون کہ جسقدر صحابہ جناب رسول خدا کے وقت مین جہاد کفار مین شہید ہوے وہ اعلائے مراتب شہدا پر فائز ہوے اور جو حضرت کے وقت مین اپنی موت سے باایمان مرے اونکی نجات مین بھی کچھ شک نہین اور جو حضرت کے

لہ یعنے معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

بعد اطاعت جناب امیر مین ثابت قدم رہے اونکو تو شیعہ بعد اہلبیت کے افضل امت جانتے ہین
اور جن لوگون نے کہ بعد عصیان توبہ کی اور حضرت کے ساتھ معارک مین شریک رہے اور
ظاہر ہے کہ یہ الالف والوف تھے اونکی نجات مین بھی کچھ شبہہ نہین پس ثابت ہوگیا کہ ہالکین صحابہ
سے ناجین کی تعداد بہت زیادہ تھی اور یہ بات صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے ورنہ اس مین کچھ
شک نہین کہ اس امت مین جو لوگ غیر صحابہ ہین اون مین ہالکین کی تعداد جناب رسول خدا کے
انتقال کے بعد سے ہمیشہ زیادہ رہی اور اب بھی ہے اب اس تقریر کو بحمد اللہ مین یہان ختم کرتا ہون
اور ایک دوسری بات بیان کرتا ہون کہ جو اسکا ضمیمہ ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرات سنیہ ہرگز یہ
نہ سمجھین کہ اونکے خلفاے ثلثہ باعث اصلاح و ترقی اسلام ہین بلکہ حق یہ ہے کہ جسقدر اسلام مین
رخنے پیدا ہوئے اور خرابیان واقع ہوئین وہ سب شیخین کی بدولت ہوئین اور مین انشاء اللہ العزیز
اسباب کو ایک تقریر مختصر مین بالبداہۃ ثابت کیے دیتا ہون واضح ہو کہ امر حق یہ ہے کہ شیخین خصوصاً
حضرت ثانی نے انہدام بیت رسالت و تخریب ارکان دین و ملت مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا اور
یہ امر بدیہی ہے مگر چونکہ حضرات سنیہ کی آنکھون پر تعصب کے پردے پڑے ہوے ہین اور تقلید
مذہب آبائی مین گرفتار ہین لہذا اونکو معلوم نہین ہوتا اور یہ مبحث نہایت طویل ہے اور منظور
یہان اختصار ہے لہذا مین ایک عبارت مختصر مین لکھتا ہون پس آگاہ ہو کہ اسلام مین جو خرابیان
واقع ہوئین وہ سب دو کلیون کے تحت مین مندرج ہین اول تخریب بیت رسالت دوم اختلاف
امت اول اظہر من الشمس ہے ابتداے سلطنت معاویہ سے انقراض دولت بنی امیہ تک باستثناے
سلطنت عمر بن عبد العزیز خاندان نبوت و رسالت پر العیاذ باللہ جو سب و شتم ہوا کیا اوسکو کون

سب علی [illegible] اور سب [illegible] خلفاے بنی امیہ [illegible] ... تاریخ ابو الفدا جلد ثانی [illegible] ... سلیمان بن عبد الملک [illegible] ... معاویہ [illegible]

نہیں جانتا یہانتک کہ ملا نینہ منبرون پر خطیب جمعہ و اعیاد وغیرہ میں بھی سول زوج بتول علی ابن ابیطالب و حسنین پر جو لعن و طعن
ہوتی تھی وہ کسی کو نا واقف نہیں ہے شہادت حضرت امام حسین اکثر ذریت رسالت و ہتک حرمت اہلبیت نبوت جو یزید پلید کے
وقت میں ہوئی کسی سے مخفی نہیں ہے شہادت ائمہ معصومین ہر دو عباسی و قتل و غارت سادات رفیع الدرجات سبب او وفات
جو عہد دولت و سلطنت و حکومت خلفای بنی امیہ و بنی عباس میں واقع ہوے اونکا کون انکار کر سکتا ہے
آخران سب امور کا سبب اور باعث سوا اسکے اور کیا تھا کہ خلافت و امامت ظاہری خاندان اہلبیت سے
چھین لی گئی اور غصب کی گئی اور اہلبیت نبوت ضعیف کر دیے گئے اور آحاد امت کے برابر
بھی اونکی قدر و منزلت باقی نرہی اگر یہ خلافت و امارت بعد حضرت رسالت کے حسنین تک یا
باسلسلہ اونکی اولاد امجاد کو پہونچی پاتی تو کون اونپر لعن و طعن کر سکتا کون اونکو قتل کر سکتا
کون اونکے حرم محترم کو اسیر کر سکتا پس لیے منصفو انصاف کرو کہ بانی اور باعث انتزاع
خلافت کا اہلبیت رسالت سے سوا شیخین کے کیا کوئی دوسرا شخص تھا خصوصاً ثانی [illegible]
تدبیر و انتظام مملکت میں لاثانی تھے امر دوم یعنی اختلاف امت اور یہ بھی اظہر من الشمس ہے ہر
شخص واقف ہے کہ زمانہ وفات بلکہ مرض جناب رسالت مآب سے آج تک رفع نہوا اور منشا اور
باعث اسکا بھی وہی قانون ہے کہ جو حکم خدا و رسول کو منسوخ کر کے شیخین نے بنایا تھا کہ جناب
رسول خدا نے استخلاف نہیں کیا یعنی اپنے سامنے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کر گئے بلکہ خلافت اختیار
امت میں ہے کہ جسکو چاہیں اپنا خلیفہ بنالیں جیسے کہ اونکے عہد میں کہا کرتے تھے کہ جسکے سے
ہم اپنا چوتہ رکھدیں وہی بادشاہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ قانون ضلالت مادہ ہے جمیع فسادات
و اختلافات کا اسلیے کہ انسان کی آرا میں بالطبع اختلاف ہوتا ہے اور طمع حکومت و سلطنت اور شہرت
پس ظاہر ہے کہ جب خلق مطلق العنان ہوگئی اور کوئی حاکم و امیر اونکا منجانب خدا و رسول مقرر نہیں

---

۱ خلیفہ ... [illegible] ... رسول خدا نے ... ۱۲ [illegible] ... استخلاف [illegible] ... حضرت عمر [illegible] ... بخاری و مسلم [illegible] ... تاریخ الخلفاء سیوطی [illegible]

ملک و مقام مین چند آدمی کسی شخص پر اجماع و اتفاق کر لینگے وہی خلیفہ و بادشاہ ہو جائیگا اور جب
قرابت رسول ہی باعث تخصیص و فضیلت نہوئی تو اور کونسا دوسرا امر مخصص ہو سکتا ہے
پس خواہ مخواہ یہ امر باعث کثرت خلفا و سلاطین و امرا و اختلاف رعایا و نزاع و جدال و جنگ
و قتال و نہب و غارت اموال ہوگا اور عجب طرح کا ہرج و مرج ملک و ملت مین پیدا ہوگا
اور یہی سب کچھ دین اسلام مین واقع ہوا اور کوئی قرن ایسا نہین گذرا کہ اہل اسلام کی تلوار
آپس کے قتال و جدال سے فارغ ہو کے میان مین رہی ہو اور جو شخص کہ تھوڑی سی بھی تاریخ
جانتا ہے وہ اس سے انکار نہین کر سکتا تفصیل مین نہایت طول ہے آخر اس اختلاف
فیمابین کا نتیجہ ہوا کہ اکثر بلاد قبضہ اہل اسلام سے نکل کر اور ونکے قبضے مین آگئے اور جو اب ہین
اونکے بادشاہ بھی اضعف ملوک و سلاطین دنیا ہین اور روز بروز ضعف اسلام بڑھتا جاتا ہے
اور دیکھا چاہیے کیا اسکا انجام ہوتا ہے اور بیشک یہ ضعف و اضمحلال ترقی کرتا جائیگا جب تک
کہ خلیفہ منصوص و منصوب من اللہ و من الرسول کی سب مسلمان اطاعت نکرین اور وہ زمانہ
ظہور قائم آل محمد کا ہے اللہم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجہم واضح ہو کہ امر حق یہ ہے کہ حضرات
شیخین ظاہر مین تو بیشک مسلمان ہوے مگر حقیقت مین صدق دل سے کبھی ایمان نہین لائے
اور محبت اصنام و اوثان کہ جنکی پرستش مین شیخوخیت تک مصروف رہے کبھی اونکے دل سے
نہین گئی اور تعصب دین آبائی ہرگز اونکے صمیم قلب سے برطرف نہین ہوا ابتدا سے اسلام مین
گو بظاہر کچھ طمع دنیا معلوم نہین ہوتی تھی مگر حقیقت مین یہ دنیا ہی کی طمع سے اسلام لائے تھے
اس سبب سے کہ نبوت ختم الانبیاء والمرسلین ایک مشہور بات تھی کہ تمام اہل کتاب اسکو جانتے
تھے اور کل کاہن اس بات پر اتفاق کر چکے تھے کہ ایک نبی ایسا پیدا ہونے والا ہے کہ جو خاتم الانبیا
ہوگا اور تمام ادیان و ملل سابقہ کو منسوخ کر دیگا اور کل علوم از قبیل سحر و کہانت وغیرہ اسکے
وقت مین باطل ہو جائینگے چنانچہ سطیح و زرقا وغیرہ کی پیشین گوئیاں مشہور ہین اور کتب تواریخ
مین مسطور پس ان دونون بزرگوارون کو یہ حالات زیادہ تر کاہنون کے کہنے سے پہلے سے معلوم

ہو چکے تھے کہ اخلافت و حکومت و سلطنت ظاہری بعد آنحضرت صلعم کے انکے اوپر مستقر ہوگا
اور بااستقلال بادشاہت کرینگے اور یہ بات ہم اخبار و آثار مقبولہ فریقین سے ثابت کر سکتے
ہین مگر بخوف طوالت یہان کچھ نہین لکھتے ہین اور ان لوگون کے افعال و اقوال و رفتار و کردار
اسپر شاہد ہین اور جس شخص کو کچھ بھی بصیرت ہوگی اور ذرا بھی مزاج مین انصاف ہوگا وہ میری
اس تقریر مختصر سے اس بات کو تسلیم کریگا پس یہ لوگ اوسی بنا پر کہ جو انکے اسلام لانے کا باعث
تھی اول ہی سے اونھین تدابیر مین مصروف ہوے کہ جو انکے مقصود کے لیے مفید و معین
تھین اور روز بروز عداوت علیؑ ابن ابیطالب انکے دل مین مستقر ہوتی گئی اور یوماً فیوماً ترقی
کرتی گئی اور اسکے چند اسباب تھے اوّل وہی امر ہے کہ جو بیان ہوا یعنی مقصود انکا یہ تھا کہ
بعد حضرت کے امور ریاست و حکومت ہماری طرف منتقل ہون اور آثار و اطوار سے اس بات کا
انکو یقین ہوتا جاتا تھا کہ جناب رسالت مآب اپنا وصی و خلیفہ علیؑ ابن ابیطالب کو مقرر فرماینگے
اوّل تو آپ کی شجاعت و سخاوت و علم و حلم و زہد و ورع و عبادت و ریاضت وغیرہ یہ سب
باتین اس امر پر شاہد عادل تھین دوم قربت و قرابت جناب رسول خدا اظہر من الشمس ہے
یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو آیہ مباہلہ مین نفس نبی قرار دیا سوم آیات کثیرہ کہ جو آپکی
شان مین نازل ہوا کرتی تھین مثل آیہ انما و آیہ قربے و سورہ ہل اتے وغیرہا کے چہارم احادیث
متواترہ متکاثرہ کہ جو جناب رسالت مآب اپنی زبان معجز بیان سے آپ کے باب مین ہر موقع و
مقام پر ارشاد فرمایا کرتے تھے مثل حدیث نور و حدیث ولایت و حدیث منزلت و حدیث تشبیہ
و حدیث طیر و حدیث خیبر و حدیث مدینۃ العلم وغیرہا کے کہ اگر وہ سب حضرات سنیہ ہی کی کتابون سے
منتخب کرکے لکھی جائین تو ایک مجلد ضخیم تیار ہو جاوے دوم یہ امر ہے کہ ابتداے حکم جہاد سے آخر
غزوات تک ہزارون کفار و مشرکین آپ کی شمشیر آبدار سے واصل جہنم ہوے چنانچہ اہل سیر و
تواریخ نے اس بات کا تخمینہ کیا ہے کہ تقریباً دس ہزار کافر و مشرک آپ کے ہاتھ سے فی النار ہوے
کہ اون مین سے بعض حضرات شیخین کے عزیز و اقارب بھی تھے اور واقعی یہ ہے کہ اس امر سے

دونون صاحبون کو بہت مدد ملی اور تحصیل مقصود کے لیے اونکو نہایت مفید و معین ہوا اسلیے کہ جو لوگ
اسلام لائے خصوصاً مہاجرین اون مین سے بہت کم کوئی شخص ایسا ہوگا کہ جسکا کوئی نہ کوئی عزیز
قریب آپکے ہاتھ سے نہ مارا گیا ہو مثلاً ایک حضرات سنیہ کے امیر معاویہ ہین کہ جو خال المومنین
کہلاتے ہین اونکا نانا عتبہ اور اوسکا بھائی شیبہ اور ماموں ولید اور بھائی حنظلہ یہ چارون ایکدن
معرکہ بدر مین آپکے اور حضرت حمزہ کے دست حق پرست سے اس دنیائے فانی سے اوٹھ گئے
اور جہان گئے ہونگے اونکو حضرات سنیہ خود ہی جانتے ہین اور اون مین سے فقط عتبہ کو حضرت حمزہ
سید الشہدا نے قتل کیا اور باقی تین کافر جناب امیر کے ہاتھ سے مارے گئے اور اسی عداوت
معاویہ کی والدہ کہ جنکو حضرات سنیہ سوا اسکے کہ اپنی جدہ فاسدہ کہین اور کیا کہہ سکتے ہین ہند جن
لقب آکلۃ الاکباد یعنی جگرخوار سے ممتاز ہوئین پس اس راہ سے حضرات شیخین کو بہت مدد ملی اور
اعوان و انصار بکثرت بہم پہونچے سوم اکثر معارک مین جناب رسول خدا کا جناب امیر کو جمیع صحابہ پر
مقدم کرنا اور امیر بنانا چنانچہ کتب اخبار و آثار و تواریخ سے ہر شخص پر واضح و ظاہر ہے کہ کبھی جناب نبی
علیہ السلام کو حضرت نے کسی کا محکوم نہین کیا بلکہ جب کوئی لشکر کفار پر آپنے بھیجا ہے تو اگر جناب
امیر اوسمین ہوے ہین تو خود امیر و حاکم ہوئے ہین اور اگر کسی دوسرے شخص کو امیر کرکے بھیجا ہے
تو آپکو اوس لشکر کے ساتھ نہین بھیجا بخلاف حضرت ابوبکر و عمر کہ اکثر معارک مین یہ لوگ تحت حکومت
عمرو بن العاص و اسامہ بن زید وغیرہ کے رہے اور یہ امر شیخین کے لیے انصار و اعوان کے بہم
پہونچنے کا ایک ذریعہ ہوا کہ اکثر صحابہ کو جناب امیر سے اس بات کا کینہ تھا چہارم حضرت عایشہ
بنت ابوبکر اور حضرت حفصہ بنت عمر کو اولاد جناب خدیجۃ الکبریٰ سے جو عداوت تھی وہ ظاہر ہے
اور قطع نظر سوتاپے کے ایک بڑی جلن ان دونون امہات المومنین کو یہ تھی کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ

ف ۱ ـه کل تاریخین بلا اختلاف شاہد ہین ۱۲ ـه کل تاریخین شاہد ہین ۱۲ ـه و حکم عالی چنان صادر شد کہ اعیان مهاجر و انصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذو النورین و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ بن الجراح و غیرہم الا علی مرتضیٰ را کہ ہمراہ نکردہ در آن لشکر ہمراہ اسامہ باشند و انتہی حرفاً [illegible] بعضی مردم آن زمان [illegible] اسامہ را بر اکابر مهاجرین و انصار امیر گردانید الخ مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۶۵ مطبوعہ مطبع نول کشور لکھنؤ [illegible]

سلام اللہ علیہا جناب رسالت مآب سے صاحب اولاد تھین اور یہ اس شرف سے بے بہرہ و بے نصیب چنانچہ جب جناب رسالت پناہ حضرت خدیجہ کی وفات پر اظہار حزن و ملال کرتے تھے تو حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ آپ کیا ایک ضعیف عورت کے ذکر کا ہیچ کرتے ہین اور اسکا ذکر والا کرتے ہین آپ اوسکے جواب مین خفا ہوکے علاوہ اونکے اور فضائل کے اونکے صاحب اولاد ہونیکا بھی ذکر فرماتے تھے پس چونکہ جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی شادی جناب امیر کے ساتھ ہوئی اور اولاد حسنین علیہما السلام پیدا ہوے لہذا یہ عداوت اون حضرت کے باب مین صرف کرتی تھین اور اس عداوت کا اثر ان دونون بی بیونکے دونون والد ماجد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دلون تک علاوہ اور بعداوتون کے پہونچتا تھا اور کیونکر نہو کہ علاوہ تعلق ابوت و بنوت کے ان دونون صاحبونکو بہت بڑی مدد اپنی دونون پیاری بیٹیون سے امر خلافت مین بھی ملنے کی امید تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جناب رسالت مآب کی مرض موت مین حضرت ابوبکر صدیق نے اجازہ پیش نمازی اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ ہی سے پایا اسنے اذن کتاب یہان تک جو یہ تقریر ہوئی تھی چاہیے کہ اسکو یاد رکھے اور اگر طالب حق ہے تو اب حضرات شیخین کی حسن تدبیرات کو ملاحظہ کرے کہ جو او نھون نے خلافت لینے کے باب مین کین تدبیر اول سفر کہ جیش اسامہ ہے اور یہ قصہ مختصر یہ ہے کہ چونکہ جناب رسول خدا اس امر سے واقف تھے کہ حاسدین و مفسدین میری وفات کے بعد جناب امیر المومنین کو خلافت نہ پہونچنے دینگے اور خود اوسکے مدعی ہو جاینگے لہذا آپ نے اپنی مرض موت مین چاہا کہ یہ لوگ مدینہ منورہ سے کہین باہر چلے جائین اور میری وفات مین

یہان موجود نرہین تاکہ اس خلافت حقہ مین کوئی نزاع واقع نہو چنانچہ اسی بنا پر آپنے ایک لشکر اسامہ کے ساتھ کیا اور اوسکو کفار موتہ کیطرف جہاد کے لیے روانہ فرمایا کہ اپنے والد ماجد زید کا عوض اولنیے لیے کہ وہ وہان اونہین لوگون کے ہاتھ سے شہید ہوے تھے اور جملہ حساد کو کہ جن سے خوف فساد تھا اوسکے ہمراہ کیا اور یہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور بعد طے کرنے چند منازل کے حضرت عایشہ اور حضرت حفصہ نے جناب رسول خدا کی اشتداد مرض کی کیفیت شیخین کو لکھ بھیجی اس غرض سے کہ اگر یہ لوگ وقت وفات جناب خاتم الانبیا مدینہ منورہ مین موجود نرہینگے تو مقصود حاصل نہوگا اور مطلب فوت ہو جائیگا پس ان لوگون نے اس باب مین یہ تدبیر کی کہ پہلے تو اسامہ کو دوست نیکے یہ صلاح دی کہ تم مدینے مین واپس جاکے پھر حضرت سے پوچھ لو کہ آپ کے مرض مین زیادتی ہوتی جاتی ہے مین اسوقت مین فسخ عزم کر دون یا جہاد کفار کی طرف روانہ ہون جب وہ مدینہ مین واپس آیا تو خود بھی اوسکے متعاقب پہونچے اور بنا بر عدم موجودگی سردار کل لشکر متفرق ہو گیا اور اکثر صحابہ مدینہ کو پھر آئے اور حضرت جب اس واقعہ پر مطلع ہوئے تو متخلفین جیش اسامہ پر[1] لعنت فرمائی اور یہ قصہ بتفاوت یسیر اہل سنت کی اکثر کتب تفاسیر و تواریخ مین ثبت ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ حالت شدت مرض مین کوئی موقع باہر لشکر بھیجنے کا اور صحابہ کو اپنے پاس سے جدا کرنے کا نہ تھا جبتک کہ کوئی مطلب عمدہ اور اہم پر مشتمل نہ ہو وجہ یہی تھا کہ آپنے چاہا کہ سب مفسد مدینہ منورہ سے باہر چلے جائین کہ میرے بعد خلافت علی ابن ابیطالب مین کسی طرح کی نزاع اور فساد نہو اور یون باتین بنانے کی اور بیہودہ تقریرین کرنے کی تو بات ہی اور ہے اور تاویلات کا دروازہ ہر باب مین کھلا ہوا ہے اور اس کتاب کی باب نہم فصل اول مین یہ بحث لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالے

---

[1] انہ صلعم قال جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا دملل و نحل شہرستانی مطبوعہ مطبع عثمانیہ ص ۹ یعنی تحقیق جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے اللہ اوس شخص پر کہ جو اوس سے تخلف کرے یعنے لشکر کے ہمراہ جانے سے باز رہے ۱۲ منہ

تدبیر دوم قصہ طلب قرطاس ہے کہ جناب رسول خدا نے چاہا تھا کہ حالت مرض مین ایسا کچھ لکھدین کہ امت آپکے بعد گمراہ نہو مگر حضرت عمر کو یہ بات پسند نہ آئی اور اونھون نے ہرگز لکھنے نہ دیا او جناب رسالت مآب کیطرف ہذیان کی نسبت کی اس سببسے کہ وہ جانتے تھے کہ کل جو کچھ خم غدیر مین فرمایا ہے اوسی کو آج لکھ بھی دینگے اور تفصیل اسکی انشاء اللہ العزیز اس کتاب کے باب ہشتم مین آتی ہے تدبیر سوم معاملہ امامت نماز جماعت ہے حالت مرض جناب رسالتمآب مین کہ حضرت عائشہ مجتہدہ صدیقہ نے اپنے باپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیدیا اور اظہار اس امر کا کیا کہ جناب رسولخدا کا یہ حکم ہے اور یہ بحث بھی انشاء اللہ اس کتاب کے باب ہشتم کی فصل دوم مین لکھا جائیگا تدبیر چہارم شورہ سقیفہ بنی ساعدہ ہے اور اسکی کیفیت مفصل کتب فریقین مین بتفاوت بتیر منقول ہے مختصر یہ ہے کہ جب تک جناب امیر تجہیز و تکفین و تدفین جناب رسول خدا مین مشغول رہے یارون نے اپنا کام کرلیا اور اپنے مقصود اصلی کو کہ جو ابتدا سے اونکے خاطر خطیر مین مکنون تھا پہونچگئے ؎ حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند ۔ تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند ۔ افسوس کہ کسیکو وفات جناب سرور کائنات کیطرف کچھ اعتنا بھی نہ ہوئی اور اس واقعہ ہائلہ کیطرف اپنے مطلب کے آگے مطلق التفات بھی نہ کیا جناب ولایت مآب سے یہ کہان ممکن تھا کہ حضرت رسول کو بے کفن و دفن چھوڑکے اس صحبت شورے مین شریک ہوتے جب تک آپ تجہیز رسول سے فارغ ہوے صحابہ تجہیز خلیفہ رسول سے بخوبی فارغ ہوچکے تھے پہلے جب ابوسفیان نے

[illegible]

دیکھا کہ زمانے کا کچھ اور رنگ ہے اور واقعہ خم غدیر کا کوئی ذکر بھی نہیں کرتا تو انصار نے جماعت میں خلاف کیا اور کہنے لگے کہ منا امیر و منکم امیر اور چاہا کہ سعد بن عبادہ انصاری کو اپنا امیر کریں لیکن حضرات شیخین اور اونکے اتباع و اشیاع نے وعدہ وعید و ترغیب و تحریص و تہدید سے اکثر کو ابو بکر کی بیعت پر متفق کر لیا اور مہاجرین کی فضیلت بنا بر ہجرت و قرب جناب رسول خدا انصار پر ثابت کی و انجا بادہ کہ مہاجرین کو تو اس سبب سے انصار پر افضلیت ہوئی کہ یہ لوگ ہموطن و ہمقوم جناب رسولخدا تھے اور علی بن ابیطالب کو قرب و قرابت کے سبب سے کہ جو اظہر من الشمس ہے مہاجرین پر کچھ افضلیت نہوئی خیر یہ بحث تو بہت طویل ہے اب میں اصل تقریر کی طرف رجوع کرتا ہوں بعد اس بیعت اتفاقیہ کے اہل اسلام میں ایسی نااتفاقی پھیلی کہ اکثر قبائل عرب کہ جو مثل شیخین وغیرہ کے ہمارے حضرت کے وقت میں اسلام لا چکے تھے زمانہ کا رنگ پھرا ہوا دیکھکر اسلام ہی سے پھر گئے اور مرتد ہو گئے لیکن چونکہ حق سبحانہ و تعالی کو نام اسلام قائم رکھنا منظور تھا لہذا اہل اسلام کو و نیز فتحیاب کیا اور خلیفہ اول ہی کے وقت میں اونکا استیصال کلی ہو گیا حضرات سنیہ اس فتح و نیز ما بعد کی فتوحات پر کہ جو زمانہ خلفائے ثلثہ میں ہوئیں کچھ فخر و ناز کرتے ہیں پہلے ہی اس باب میں دو حدیثیں لکھ چکا ہوں و نیز ایک آیہ اس مقام پر ایسا لکھتا ہوں کہ اوس سے امر حق کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہے وہی ہذہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین للہ الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون ۝ بنصر اللہ ینصر من یشاء وھو العزیز الرحیم وعد اللہ لا یخلف اللہ وعدہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون

ترجمہ مغلوب ہو گئے ہیں رومی بیچ نزدیک تر زمین کے عرب سے اور وہ بعد مغلوب ہونے اپنے کے عنقریب غالب آئینگے چند سال میں واسطے خدا کے ہے حکم پہلے سے اور پیچھے سے

لہ جز و بست و یکم سورۂ روم رکوع سوم ۱۲ منہ

اور اوس دن خوش ہونگے سب مومنین ساتھ مدد خدا کے مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے
اور وہ غالب ہے مہربان وعدہ کیا ہے خدا نے نہین خلاف کرتا ہے اللہ وعدہ اپنا ولیکن اکثر
لوگ نہین جانتے ہین انتہی جو کچھ ان آیات بینات کی شان نزول تفاسیر فریقین مین
لکھی ہے مین اوسکی تلخیص کرکے یہان لکھتا ہون کہ حدود ایران و روم عرب سے ملحق ہین
اور اہل ایران آتش پرست تھے اور اہل روم نصارے جو اہل کتاب ہین اون دونون
ملکون کے بادشاہون مین قریب عرب لڑائی ہوئی اور ایرانی غالب آئے کفار مکہ اس سے
بہت خوش ہوے کہ ایرانی ہم سے مشابہ ہین کہ اہل کتاب نہین اور رومی اہل اسلام سے
اور اہل اسلام کو بہت رنج ہوا حق سبحانہ وتعالی نے وعدہ فرمایا کہ گو اسوقت رومی مغلوب
ہوے ہین مگر بعد چند سال کے غالب آئینگی چنانچہ اسکی بابت یہ آیات نازل ہوے ہین اور
ایسا ہی ہوا کہ بعد چند سال کے جو لڑائی ہوئی تو رومی غالب ہوے اور ایرانی مغلوب اور
یہ دلیل ہین ہے حقیت قرآن ونبوت پیغمبر آخر الزمان پر کہ اخبار غیب جو فرمایا وہ واقع ہوا
اور تمام تواریخ اہل اسلام وغیر اہل اسلام میں یہ واقعات ثابت ہین کسی مخالف اسلام کو بھی
اس سے انکار نہین ہو سکتا اب اہل بصیرت وانصاف ملاحظہ فرماوین کہ رومی نصرانی تھے
قائل تثلیث منکر نبوت جناب خاتم الانبیا پس کیا اس فتح سے اونکی کچھ حقیت ثابت ہو گئی
حالانکہ حق سبحانہ وتعالی نے اونکی فتح کو نصر اللہ فرمایا ہے اور وعدہ فتح کو وعد اللہ پس
کیا اس سے وہ لوگ ناجی ہو گئے اسیطرح فتوحات خلفاے ثلثہ کا بھی حال ہے اور یہی مسلم ہے
کہ حق سبحانہ وتعالی نے کفار ومشرکین پر اپنے حفظ دین مبین کے لیے اونکو نصرت عطا فرمائی
مگر یہ دلیل اونکے نجات وحقیت کی نہین ہو سکتی اور جس طرح کہ اہل اسلام رومیونکی فتح سے
خوش ہوے تھے اوسی طرح شیعہ بھی فتوحات عہد خلفاے ثلثہ سے خوش ہین رنج تو اونکو
اس بات کا ہے کہ خلافت اہل بیت نبوت سے غصب کر لی گئی ورنہ اگر اسد اللہ الغالب کو بھی موقع
پاتے اور ذو الفقار آبدار مثل بدر واحد وخیبر وحنین وغیرہ کے چمکتی تو اس سے بھی زیادہ فتوحات

واقع ہوئین اور کیا بعید تھا کہ اس تیس برس کے عرصے مین کہ جو زمانہ حیات ہادی قوم جناب
امیرؑ بعد وفات بشیر و نذیر ہے کوئی کافر و مشرک روے زمین پر باقی نرہتا اور شاید عرب
مین ردت بھی واقع نہوتی کہ سب تو مسلم کہ جو شیر خدا کے معرکون کو دیکھ چکے تھے خواہ
مخواہ آپکی ذوالفقار آبدار سے ڈرتے اور ارتداد کا ارادہ نکرتے اور حضرات شیخین کا لوگونکے
دلون مین کیا خوف تھا کہ اونکو بہت سے معرکون مین بھاگتے ہوئے دیکھ چکے تھے زیادہ
تر یہی باعث ارتداد معلوم ہوتا ہے لیکن حق سبحانہ وتعالی نے مثل رومیون کے اون
لوگون کی بھی مدد و نصرت فرمائی اور اگر حقیقت امر کو کوئی ملاحظہ کرے تو ان سب فتوحات
مین کہ جو واقع ہوئین حضرات ثلثہ کو کیا دخل ہے یہ حضرات تو مسند خلافت پر سے کبھی
اوٹھے بھی نہین شیر خدا کی جگہ شیر قالین بنے بیٹھے رہے جتنی لڑائیان فتح کین وہ اہل اسلام
نے کہ اونمین سے اکثر وہی لوگ ہین کہ جنھون نے توبہ کی اور جناب امیرؑ کے ساتھ ہو کے
ناکثین و قاسطین و مارقین سے لڑے تو مستحق جنات نعیم ہوے ہان خوب یاد آیا ایک
مرتبہ خلیفہ ثانی لوگون کی ترغیب و تحریص سے بیت المقدس تک تشریف لے گئے تھے
مگر خیریت یہ گذری کہ اونکے سامنے وہان کچھ لڑائی نہین ہوئی ورنہ کیا بعید ہے کہ اون کو
وہان بھی اپنا وہ معرکہ یاد آجاتا کہ جو کوہ احد پر کیا تھا اور شاید پھر اپنی مثال بزکوہی کے ساتھ
دیتے یا معرکہ خیبر و حنین کو یاد کرتے شاید اسمقام پر حضرات سنیہ کہین کہ خود لڑائیون مین
تشریف لیجانا اون حضرات کے لیے باعث وہن وسبکی تھا کہ خلیفہ وقت تھے تو پھر اسکا کیا

[illegible]

جواب دینگے کہ جناب رسول خدا اکثر غزوات مین خود بنفس نفیس تشریف رکھتے تھے یہانتک کہ
بعض مین آپ کا جسم مبارک مجروح بھی ہوا اسکا جواب حضرات سنیہ کے پاس اور کچھ نہین ہے
سوا اسکے کہ خلفائے ثلثہ کے مرتبے کو حضرت کے مرتبے سے ارفع و اعلے سمجھین اور یہ سمجھو اون
حضرات سے بعید نہین ہے چنانچہ خود واعظ صاحب نے اسی رسالہ مین حضرت عمر کو سیکڑون
جگہہ جناب رسول خدا پر ترجیح دی ہے اور اونکی رائے کو حضرت کی رائے سے بہتر اور قرین
صواب سمجھا ہے اور حضرت کے بعض اقوال و افعال کو عبث اور بیفائدہ قرار دیا ہے بہرحال
جب حضرات شیخین انتزاع خلافت حضرت شاہ ولایت و اہلبیت نبوت سے کر چکے اور اسطرف
سے اطمینان ہوا تو چونکہ اول کبیر السن و شیخ فانی تھے اور حضرت ثانی نے اسی بنا پر اونکو خلیفہ
کیا تھا کہ یہ جلد دنیا سے تشریف لیجائینگے اور اونکے بعد مین خلیفہ ہونگا لہذا اونکو اپنے مقصود کے
حاصل کرنے کی فکر ہوئی اور ایسی تدبیر بینظیر کی کہ بلا منازعت خلافت نہایت آسانی سے
خلیفہ ہو گئے اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو نزاع و احتضار کی حالت ہوئی تو اون
بیچارے سے اپنے نام عہدنامہ خلافت لکھوا لیا حالانکہ خود اونکا اجتہاد زمانہ رسول خدا مین اسکی
طرف منحرف ہوا تھا کہ آپ کو کچھ لکھنے نہ دیا اور آپکے کلام ائتونی بقرطاس الحدیث کو ہذیان یعنی
سمجھا لیکن یہان اوسکو بھول گئے اور اپنے قول حسبنا کتاب اللہ کو بھی فراموش کر دیا اور اجماع
امت کو بھی بالائے طاق رکھدیا لیکن شاید حضرات سنیہ اس مقام پر یہ کہینگے کہ مجتہد کو اپنی
زندگی مین اپنے اجتہاد سے عدول کرنا جائز ہے سارا مضمون اب ایک لطیفہ و سنیے
کہ چونکہ حضرت عمر خوب جانتے تھے کہ اجماع کی بنا پر خلافت کا ہونا مثمر نزاع و جدال او جنگ
و قتال ہے اور انواع و اقسام کے فسادات اسپر مترتب ہو سکتے ہین شاید کبھی میرے خلاف
مجمع ہو جاوے یا میرے بعد کبھی لوگ خلافت علی ابن ابیطالب پر مجتمع ہو جائین لہذا اوس اپنے کیے
ہوئے کو لڑکون کے گھروندے کیطرح بگاڑ ڈالا اور حجت فرما دیا کہ بیعت ابوبکر ناگہان
یکایک واقع ہو گئی اور حق تعالی نے اوسکے شر سے مسلمانون کو بچا لیا اب جو کوئی ایسا کرے وہ

قابل نقل ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اس حدیث حضرت عمر کی تحقیق انشاء اللہ العزیز
اسی کتاب کے باب اول کے جواب مین آئیگی اب یہان خلافت لینے کی تدبیرین توختم
ہوگئین اب اون تدبیرون کو سنیئے کہ جو حضرات شیخین خصوصاً ثانی نے خاندان رسالت کے
ستانے مین کین اور وہ سب موثر اور کارگر ہوئین تدبیر اول فدک وغیرہ و نیز خمس کو
اہلبیت سے غصب کرلیا تاکہ معاش کی طرف سے اونکو حالت اضطرار پیدا ہوجاے اور
فقر و فاقہ کے سبب سے اہل دنیا مین سے کوئی اونکے نزدیک بھی نہ آنے پاوے اور یہ بحث اس
کتاب کے باب ششم مین آئیگا تدبیر دوم جب ان سب باتون سے اطمینان ہوا اور اپنی
حکومت اور استقلال سلطنت کی بخوبی تدبیرین کرچکے اور اہلبیت علیہم السلام کی تضعیف
مین بھی کامیاب ہوے تو اب اپنے مابعد کی فکر ہوئی اور یہ خوف پیدا ہوا کہ میرے بعد اہلبیت
کی طرف کہین خلافت منتقل نہ ہوجاے لہذا اسکی تدبیر شروع کی چونکہ اس بات کو
خوب جانتے تھے کہ بنی امیہ سے زیادہ کوئی دشمن بنی ہاشم کا روے زمین پر نہین ہے لہذا
چاہا کہ یہ حکومت و سلطنت اونکی طرف منتقل ہو چونکہ جسقدر خاندان رسالت سے عداوت
تھی اوسیقدر اپنے معبودان قدیم یعنی اصنام قریش کی محبت اور ابوسفیان اونکی فوج کا
ہمیشہ سالار و سردار رہا لہذا قربۃ الی اللات والعزے ومناۃ الثالثۃ الاخری اوسکی خلافت
رشیدہ حضرت معاویہ کو پہلے امیر شام مقرر کیا چنانچہ خود واعظ صاحب نے بھی اس کتاب کے
باب نہم فصل سوم صفحہ ۱۴۳ مین لکھا ہے کہ امیر معاویہ حضرت عمر کے دوران مین امیر دمشق بنایا
گیا تھا وہ تو اس بات سے مجبور تھے کہ صحابہ اس امر کو قبول نکرینگے ورنہ اپنی زندگی ہی مین امیر
معاویہ کو امیر المومنین و خلیفہ سید المرسلین بنا دیتے اس سبب سے کہ اس سے زیادہ لائق

لہ کتاب ملل و نحل شہرستانی مطبوع مطبع عثمانیہ کے ص ۱۰ مین یہ قول حضرت عمر کا لکھا ہوا ہے کہ الا ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق بیعت ابوبکر کی ناگہانی تھی دفع کیا اللہ نے اسکی بدی کو پس جو شخص کہ پھر مثل اسکے کسی سے بیعت کرے تو اوسکو قتل کرو ۱۲ منہ

وفائق اور قابل اونکی جانشینی کے اور دوسرا کون ہوسکتا تھا کہ وہ بھی تدبیر مملکت اور انتظام امور سلطنت مین اونسے کچھ کم نہ تھا چنانچہ وہ خود اکثر تعریفین بھی کیا کرتے تھے لیکن جب اس سے مجبور ہوئے تو مرتے وقت دوسری تدبیر کی یعنی جب ابولولو نے زخم کاری لگایا اور اوس سے جانبری کی کچھ صورت نہ معلوم ہوئی تو اس مطلب کو ایک ایسے پردے مین پورا کیا کہ اونپر کسی طرح کی بدنامی اپنے دمے بعد موت بھی عائد ہو اور اہلبیت رسالت کا عموماً اور شاہ ولایت کا خصوصاً کام تمام ہوجاے اور اس آہ بھی سنیون کے نزدیک شیعون کو جناب رسالت مآب پر ترجیح ہوسکتی ہے کہ بقول حضرت عمر جناب رسالت مآب نے جو کاغذ اور دوات طلب کی تو یہ ہذیان بکنے لگے تھے اور معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد عقل مین فتور آگیا تھا لیکن نہ مرتے وقت ابوبکر کی عقل مین فتور آیا کہ اونھون نے ثانی لاثانی کے نام خلافت نامہ لکھدیا اور نہ حضرت عمر کی عقل مین کچھ اختلال ہوا کہ اونھون نے اس خلافت کو شورے پر منحصر کیا اب اس باب مین منجملے حضرت کی خوش تدبیری کو ملاحظہ کیجیے کہ یہ فعل انکا کسقدر مصالح پر مشتمل اور اہلبیت رسالت کے لیے کیسا موثر تھا تفصیل مختصر اس اجمال کی یہ ہے کہ اونھون نے یہ حکم دیا کہ میرے بعد چھ آدمی لائق خلافت ہین ایک حضرت علی ابن ابیطالب دوسرے عثمان بن عفان تیسرے سعد بن ابی وقاص چوتھے طلحہ بن عبید اللہ پانچوین زبیر عوام چھٹے عبد الرحمن بن عوف پس یہ چھ آدمی ملکے آپس مین شورے کرین اور تین روز کے اندر اپنے درمیان مین سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرین

لہ کتاب روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۴۴۲ سے ص ۴۴۶ تک اور تاریخ الرسل والملوک لابی جعفر محمد بن جریر الطبری جزو اول مجلد خامس مطبوعہ مطبع لیڈن کے صفحہ ۲۷۷۲ سے صفحہ ۲۷۹۰ تک یہ قصہ شورے مفصل لکھا ہوا ہے جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے اور ان دونون کتابون کے سوا اور کتب تواریخ مین بھی مذکور و مسطور ہے کسی مین بالاجمال اور کسی مین بالتفصیل ۱۲ منہ

اور اگر آپس مین اختلاف آرا ہو تو کثرت راے پر حکم کیا جائیگا اور اگر تین شخص ایک طرف
ہون اور تین شخص ایک طرف تو جس طرف عبد الرحمن بن عوف ہوا وہین لوگون کی راے
پر عمل کیا جاے لے منصفو انصاف کرو کہ عبد الرحمن بن عوف کی ترجیح کی وصی رسول و
زوج بتول علیؑ بن ابیطالب پر کون سی وجہ ہو سکتی ہے حضرت عمر نے ان سب حضرات کے
فضائل بھی بیان فرماے تھے اونکی تفصیل مین طول ہے عبد الرحمن بن عوف کی وجہ
افضلیت یہ بیان فرمائی تھی کہ ایکدن اونھون نے حسنین علیہما السلام کو چھوہارے مین
کھانا کھلایا تھا اور جناب رسول خدا نے اسکے عوض مین دعاے خیر فرمائی تھی مصرع
عجیب واقعہ و طرفہ ماجراے ست ۰۰ کہ حسنینؑ کے کھانا کھلانے والے کی تو یہ قدر و منزلت
اور خود وہ صاحبزادے کہ جو بقول جناب رسول خدا سردار جوانان اہل بہشت ہین اور اونکے
والد ماجد کہ جو باوجود افضلیت کی فضیلت سے ممتاز ہین اونکی کچھ بھی وقعت نہو سبحان اللہ
خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب پھر شورے کا حال و حضرت عمر کا حکم محکم سنیے کہ ابو طلحہ انصاری
کو بلا کے حکم دیا کہ تو پچاس آدمی مسلح لیکے اصحاب شورے پر موکل رہ اور اونکو تاکید کر کہ جلد
اس قضیہ کا فیصلہ کرین اور اگر ایک شخص یا دو شخص اختلاف کرین تو فوراً اونکو تیغ تیز سے
قتل کر سبحان اللہ یہان سنیون کی بنائی حدیث عشرہ مبشرہ کی فضیلت بھی رخصت
ہو گئی اسلیے کہ یہ چھے آدمی سب عشرہ مبشرہ مین داخل ہین پس اگر ایک یا دو انمین سے بحکم
حضرت عمر قتل کیے جاتے تو معلوم نہین کہ حضرات سنیہ قاتل و مقتول کے باب مین کیا تجویز
فرماتے لیکن ہان باب اجتہاد وسیع ہے آمدم بر سر مطلب ظاہر ہے کہ اس شورے کے
حکم دینے سے خلیفہ ثانی صاحب کے دو مطلب تھے اول یہ کہ خلافت حضرت عثمان کو پہونچے
کہ وہ بھی بنی امیہ مین سے تھے تاکہ یہ نصیب ہون او معاویہ امیر شام نائب اور استیصال
اہل بیت کرام مین کوئی دقیقہ باقی نرہے اور اس سر خفی کا کشف اسطرح بخوبی ہوتا ہے کہ حضرت

له کتاب روضة الصفا مذکور ص ۵ ۲ سطر ۱۴ سنه ۲ تاریخ طبری مجلد مذکور ص ۲۷۹ ۳ تاریخ روضة الصفا مذکور ص ۲۴۴ سطر ۳

عمر کو جو افلاطون زمانہ تھے بخوبی جانتے تھے کہ عبد الرحمن بن عوف داماد حضرت عثمان ہے لہذا
اونسے عدول نکریگا اور سعد بن وقاص ابن عم عبد الرحمن بن عوف کے وہ اوسکی رائے
سے تجاوز نکریگا پس جب تین ایک ہو گئے تو بالفرض واللہ بالفرض اگر طلحہ و زبیر جناب امیر کے
موافقت بھی کی تو کیا ہو سکتا ہے خواہ مخواہ خلافت عثمان پر منتقل ہو گی اسلیے کہ رائے عبد الرحمن
کی مقدم کی گئی ہے پس اس تدبیر میں بھی خلیفہ ثانی کامیاب ہوئے اور خلافت حضرت عثمان
کو پہونچ گئی اور کیونکر نہ کامیاب ہوتے کہ قاعدہ ہی ایسا سمجھ کے مقرر کیا تھا کہ ناکامیابی
ہو ہی نہ سکے اسیطرح ممکن ہی نہ تھی مطلب دوم یہ تھا کہ جناب امیر بھی سبب اس شوری کے یوں شہید
کیے جائیں اور خاندان رسالت تباہ ہو جائے اسلیے کہ حضرت عمر کو گمان غالب تھا کہ وہ
جناب بسبب اپنی حقیت کے دوسرے کی خلافت پر راضی نہ ہونگے اور خواہ مخواہ مثل زمانہ
ابو بکر کے اختلاف کرینگے فقط اسواسطے ابو طلحہ انصاری کو پچاس آدمیوں کے ساتھ
مقرر کیا تھا مگر بسبب صبر و سکون و حلم شاہ ولایت اس مطلب میں کامیابی نہوئی جناب نے بعد
شوری کے آپنے فرمایا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون اب
موافق تدبیر ثانی خلیفہ ثالث کو خلافت پہونچی تو اونہوں نے معاویہ دیگر اخو مروان بن الحکم
طرید رسول اللہ کو بلا کر اپنا وزیر اعظم کیا اور کل ممالک محروسہ میں بنی امیہ کو حاکم و عامل مقرر
کیا اور روح خلیفہ ثانی کو اسطرح خوش کیا پس تمام دنیا ظلم و جور سے بھر گئی اور چاروں
طرف سے اسقدر مال خراج آنے لگا کہ حضرت عثمان غنی کا گھر بھر گیا اور حشم و خدم اور تجمل
و آرائش و لہو و نمایش میں صرف ہونے لگا چنانچہ کئی سو غلام زرین کمر حضرت عثمان کے
ساتھ رہتے تھے اور مخبر صادق کا یہ قول پورا ہوا کہ جو صحاح اہل سنت میں بھی مقامات عدیدہ میں

[illegible]

بعبارت مختلفہ منقول ہے اور مین ایک حدیث یہان کنز العمال کتاب الفتن جلد ششم مطبوعہ حیدرآباد کے ص ۳۹ سے نقل کرتا ہون اذا بلغت بنو امیۃ اربعین رجلاً اتخذوا عباد اللّٰہ خولاً ومال اللّٰہ دخلاً وکتاب اللّٰہ دغلاً ابن عساکر عن ابی ذر ترجمہ یعنی جسوقت کہ پہونچ گئے بنی امیہ چالیس ونکی تعداد کو تو بنا لینگے بندگان خدا کو غلام اور مال خدا کو آمدنی اور کتاب خدا کو فریب انتہی اور ظاہر ہے کہ حضرت عثمان کے وقت مین بنی امیہ کی تعداد چالیس آدمیون کو تجاوز بھی ہو گئی تھی پس جب اون لوگون کا ظلم و عدوان وعصیان وطغیان حد سے تجاوز کر گیا تو فریادیان مصر نے کہ جنکے سردار محمد بن ابی بکر تھے خلیفہ ثالث صاحب کو گھیر کے اونکے دولتخانہ ہی مین قتل کیا اور خود واعظ صاحب نے اسی کتاب کے باب نہم فصل سوم ص ۱۶۰ مین لکھا ہے کہ محمد بن ابی بکر نے عثمان کی داڑھی پکڑ کے اونکے منھ پر طمانچہ مارا جب خلیفہ ثالث صاحب کا فیصلہ ہو چکا تو اس امت نے جناب امیر کیطرف رجوع کی اور حق اپنے مرکز کیطرف پھر آگیا وہ حضرت عائشہ کا سوتیلا اور کیونکر دیر تک یہ اس بات کو اپنی آنکھون سے دیکھ سکتی تھین کہ اونکے باپ اور چچا کی جگہ اونکی سوت کے داماد کو ملے اور پھر اونکی اولاد تک پہونچے چونکہ مجتہدہ تھین لہذا آیۂ قرن فی بیوتکن سے جواز خروج اور حدیث انا حرب[1] لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم سے اباحت حرب اور حدیث اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ سے وجوب عداوت علی ابن ابیطالب استنباط کر کے ہمراہ جم غفیر وجمع کثیر بزنا و بصرہ مین لڑنے کو تشریف لیگئین اور چونکہ طلحہ و زبیر بھی اس سبب سے کہ جناب امیر سے اونھون نے ملک مصر کی حکومت مانگی تھی اور آپ نے نہین عطا فرمائی تھی خفا ہو کے چلے آئے تھے اور بیعت کیا تھا اور پہلے سے ام المومنین کے شریک و سہیم ہو گئے تھے لہذا اور بھی اونکی قوت بڑھی

---

[1] یعنی بیٹھی رہو اپنے گھرون مین ۱۲ منہ [2] جامع ترمذی مطبوع مطبع مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۱۰ جلد ثانی صفحہ ۲۲۶ مین یہ حدیث اس طرح لکھی ہے عن زید بن ارقم ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم ترجمہ زید بن ارقم سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے فرمایا کہ مین لڑنے والا ہون جس سے کہ تم لوگ لڑو اور مین صلح کرنے والا ہون جس سے کہ تم لوگ صلح کرو و فی سنن ابن ماجہ مطبوع مطبع فاروقی واقع دہلی کے ص ۱۴ مین بھی یہ حدیث منقول ہے ۱۲ منہ [3] یعنی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو علی کو دشمن رکھے ۱۲ منہ

اور غضب بھی کریں لیکن بمصداق اس آیہ کریمہ کے وان تظاہرا علیہ فان اللہ ھو
مولاہ وجبریل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذلک ظہیرا[1]
شکست فاش کھائی اور بڑی زک اوٹھائی اور طلحہ و زبیر دونوں بھی قتل ہو گئے و نعم ما قیل
بے علی سے عایشہ کیا لڑی تھی وہ رسول اللہ سے گویا لڑی تھی جا کر اوہر معاویہ خال
المومنین جو کہ بہ ہواے کوب ہوئے تھے اور باوصف حکومت شام واطلاع علوم اسکو
کب گوارا کر سکتے تھے کہ جو اونکے عزیز و اقارب کا قاتل ہو اوسکے تحت حکومت میں بسر
کرین اور پھر ایکی اوکی تہیہ ہی تھا کہ حضرت نے بکو فورا عہدہ امارت سے معزول کر دینگے
لہذا مطالب خون عثمان کرکے اور اونکے ولی بنکے آمادہ جنگ وجدال وحرب وقتال
ہوے اور یہی لڑائی کہ صفین میں ہوئی سبھی جانتے ہین اور جب غلبہ اہل حق ہونے لگا
تو مکر و تلبیس عمرو عاص ورفع مصاحف وقصہ تحکیم وسفاہت وحماقت ابوموسی اشعری وغدر
وخیانت عمرو عاص اس سے کون واقف نہیں ہے اور چونکہ باب اختلاف کھل گیا اور خلیفہ
کو بنابر قانون تعیین غیر منصوص ہونا چاہیے اوسکی کچھ وقعت ہی لوگون کی نظر مین باقی
نرہی اور ہر شخص خود مختار اور خود رائے اور مطلق العنان ہو گیا لہذا ایک فتنہ خوارج کا پیدا
ہوا اور نہروان مین ذوالفقار اسد اللہ الغالب سے اونکا استیصال کلی ہو گیا لیکن زمانے نے
مہلت نہ دی اور پھر معاویہ سے لڑنے کی نوبت نہ آئی یعنی حضرت تہیہ جہاد مین مصروف تھے
کہ دفعۃً ابن ملجم ملعون نے شمشیر جفا ایسی آپکے فرق مبارک پر لگائی کہ اوسی ضرب سے آپ
ماہ صیام مین شہید ہو گئے اور اختلافات کا یہ نتیجہ ہوا کہ خلافت ظاہری جس سے مراد سلطنت
و بادشاہت ہے معاویہ پر مستقر ہو گئی اور باستقلال وہ سلطنت کرنے لگا اور جو جو ظلم وجور
اوسنے کیے محتاج بیان نہیں ہین مثل قتل خواص شیعیان علی بن ابیطالب کہ جو مومنین

ط۱ یعنے اور اگر غلبہ چاہو گی تم دونون اسے عائشہ و حفصہ اوپر پیغمبر کے پس تحقیق کہ اللہ اوسکا کارساز ہے اور جبریل ہے اور صالح المومنین ہے اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہین ۱۲ منہ ط۲ روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نول کشور از صفحہ ۱۵ جلد دوم دیدنی ۱۲ منہ ط۳ جلد دوم روضۃ الصفا مذکور از صفحہ ۲۲ ۵ دیدنی ۱۲ منہ

مخلصین وعارفین کاملین بلکہ اولیاء اللہ مین سے تھے اور حضرات سنیہ بھی اونکی فضیلت سے انکار نہین کرسکتے مثل حجر بن عدی وعمرو بن حمق وغیرہ کے اور سفک ست وشتم ولعن وطعن اہل بیت رسالت پر جو جاری کی اوسکو سب ہی جانتے ہین آخر جعدہ ملعونہ کو کہ جو حضرت عائشہ کی تلمیذہ رشیدہ تھی طمع زخارف دنیا سے فریفتہ کرکے حضرت امام حسن کو زہر دغا سے شہید کروایا بعد اوسکے اپنے ہی سامنے یزید پلید شارب الخمر معلن بفسق کو اپنا خلیفہ و ولیعہد کر گیا اب جو کچھ اوسنے خاندان رسالت کے ساتھ کیا وہ محتاج بیان نہین ہے لیکن چونکہ اوسکو عقل دنیا بھی مثل اساتذہ کے نہ تھی لہذا اوسنے بڑی نادانی اور حماقت و سفاہت کی کہ جو سر مکنون کہ شیخین کے وقت سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا اوسکو ظاہر کر دیا اور سب اپنے مورثون کی قلعی کھول دی چنانچہ ثمرہ شجرہ رسالت و گلہ بستان امامت امام الثقلین حضرت امام حسین کو جو اس امت مین حضرت یحیی علیہ السلام سے مشابہ ہین جب اونکا سر مبارک جسم مطہر سے جدا ہو کر مع سرہائے شہدائے کربلا اس ملعون کے سامنے آیا تو خوشی سے پھولا نہ سمایا اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر جاری کیے چنانچہ تاریخ طبری حوادث سنہ ۶۱ ہجری مطبوع لیڈن صفحہ ۲۱۴۲ مین مرقوم ہین لیت اشیاخی ببدر شہدوا * جزع الخزرج من وقع الاسل * قد قتلنا القرم من ساداتکم * وعدلنا میل بدر فاعتدل * فاستہلوا واستہلوا فرحا * ثم قالوا یا یزید لا تشل * لست من خندف ان لم انتقم * من بنی احمد ما کان فعل * لعبت ہاشم بالملک فلا * خبر جاء ولا وحی نزل * پہلے دو شعر اسمین سے ابن زبعری کے ہین اور باقی یزید پلید کی تضمین ہے اب مین ان اشعار کا ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ وہ ملعون کہتا ہے کہ کاش میرے بزرگ جو بدر مین قتل کیے گئے دیکھتے اضطرار کو قبیلہ خزرج کے پڑنے سے نیزون کے تحقیق کہ قتل کیا ہمنے اشراف کو تمہارے سردارون مین سے اور برابر کیا ہمنے کجی کو بدر کے پس برابر ہوگئے پس چلاتے اور غل و شور مچاتے خوشی مین آکے بعد اوسکے کہتے کہ اے

۱ تاریخ ابو الفدا جلد ثانی مطبوعہ مطبع لیڈن صفحہ ۲۲ سنہ ۱۸۶۳ تہذیب قابل ملاحظہ ہے ۱۲ منہ ۲ تاریخ ابو الفدا مذکور جلد ثانی ص ۲۳ مین لکھا ہے ۱۲ منہ

نیزہ قتل کیے جائیں تیرے ہاتھ نہیں تھا میں اولاد خندف سے اگر بدلا لیتا میں اولاد
احمد سے اوسکا کہ جو اونھون نے کیا تھا کھیلتے تھے بنی ہاشم ساتھ ملک کے پس نہ کوئی خبر
آئی ہے اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے انتہی جس شخص کو کچھ بھی بصیرت ہو وہ بنظر غور
و تامل ملاحظہ کرے کہ اس خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایسا کافر زندیق مسند خلافت
رسول پر بیٹھا اور آپکے منبر اقدس کو اپنے جسم پلید کے جنب سے ملوث کیا فانا للہ وانا الیہ
راجعون جب یہ ملعون عذاب الٰہی مین گرفتار ہوا تو عبید اللہ بن زیاد و اہل شام نے موافق
سنت شیخین اجماع کر کے مروان بن حکم کو مسند خلافت رسول پر بٹھا دیا اور چونکہ وہ شیخ فانی
تھا لہذا جلد مر گیا اور اوسکے بعد یہ خلافت مدت مدید تک اس طرید رسول کے اعقاب مین قائم
رہی اور ان لوگون نے کہ جو موافق سنت شیخین خلیفہ رسول و امیر المؤمنین کہلاتے تھے سواے
عمر بن عبد العزیز کوئی دقیقہ کفر و زندقہ و فسق و فجور کا باقی نہین رکھا یہان تک کہ محارم کے
ساتھ زنا کرنے کو کچھ عیب نہ سمجھتے تھے اور خلافت رسول کو ذریعہ فسق و فجور کا قرار دیا تھا
اور جانتے تھے کہ جو شخص مسند خلافت پر بیٹھے وہ حساب و کتاب اور عذاب و عقاب روز
قیامت سے بری ہے اور کوئی گناہ و عصیان اوسکے نامہ اعمال مین نہین لکھا جاتا جو
چاہے وہ کرے چنانچہ مختصر حالات ان فساق و فجار کے عنقریب باب اول بحث آیہ استخلاف
مین بیان کیے جائینگے بعد اسکے جب بنی عباس انکے اوپر مسلط ہوے اور خلافت اونکی
طرف منتقل ہوئی تو اونھون نے بھی فسق و فجور مین خلفاے بنی امیہ کے قدم بقدم رکھا
اور شیخین کی روش اختیار کی بلکہ عداوت اہل بیت رسول مین تو اونسے بھی زیادہ منہمک
ہوے اور ان سب کے حالات سے کتب تواریخ اہل سنت و جماعت مملو ہین آخر نتیجہ
اس ظلم و عداوت کا یہ ہوا کہ حق سبحانہ و تعالے نے جسطرح بنی اسرائیل پر بخت نصر وغیرہ
کو مسلط فرمایا تھا اوسی طرح اس امت پر چنگیز خان اور ہلاکو خان اوسکے پوتے کو مسلط فرمایا فاعتبروا
یا اولی الابصار یہ نتائج ہین خلافت خود اختیاری اور قانون شیخین کے جسپر سنیون کو بڑا

قصد و ناز ہے کیسا کیسا نمرود ثانی اور فرعون ثانی اور کفر و زندقہ و فسق و فجور میں لاثانی مسند
خلافت رسول پر بیٹھا اور پھر آخر اونکے اعمال و افعال کے وبال سے سب مسلمان غضب
الٰہی میں گرفتار ہو گئے تاتاریوں کے ہاتھ سے معذب ہوئے اور بنی اسرائیل کے ساتھ
اس امت کی مشابہت پوری ہو گئی اب اگر کوئی خوش فہم سنی اس مقام پر یہ کہے کہ شیعوں کے
نزدیک تو حضرت علی خلیفہ منصوص من اللہ و من الرسول موجود تھے پھر اون سے لوگوں نے
کیوں اختلاف کیا اور کیسا اختلاف کہ بعد جناب رسول خدا خلفائے ثلثہ کے وقت میں تو
کسی نے اونکی خلافت کو تسلیم ہی نکیا اور بعد خلفائے ثلثہ کے جب اونکو خلافت پہونچی بھی
تو انواع و اقسام کے اختلافات واقع ہوئے اور نزاع و جدال و جنگ و قتال سے اونکو
کبھی فرصت نملی تو ہم کہینگے کہ ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست یہی تو ہم کہتے ہیں
کہ خلیفہ برحق و امام مطلق منصوص من اللہ و من الرسول کی خلافت کو تسلیم نکرنے سے اور اونکی
اطاعت سے انحراف و استنکاف کرنے کے باعث سے یہ سب خرابیاں پیدا ہوئیں جو کہ
بطور اجمال و اختصار بیان کی گئیں مفروض تو یہ امر ہے کہ اگر سب خلیفہ برحق رسول کی اطاعت
کرتے تو رونق دین اسلام کی اور زیادہ ترقی ہوتی اور کبھی اسطرح کے اختلافات نہ پیدا ہوتے
اور اس امت میں تہتر فرقے نہو جاتے اور یزید پلید و ولید عنید اور اونکے امثال کی مسند
خلافت پر بیٹھنے کی نوبت نہ آتی اس سبب سے کہ لامحالہ بعد علی مرتضٰی کے یہ خلافت
ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو کہ جو ائمہ ہدایت ہیں پہونچتی اور قیامت تک دین اسلام میں
کوئی رخنہ نہ پیدا ہوتا پس جب امت نے خدا و رسول کا کہنا نمانا اور خلیفہ برحق سے بیعت
خم غدیر منحرف ہو گئے تو فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ کے مصداق ہوئے حق سبحانہ و تعالیٰ
کی حجت اوسکے بندوں پر تمام ہو گئی کہ للّٰہ الحجۃ البالغۃ پس اگر قیامت میں اون لوگوں سے
حق سبحانہ و تعالیٰ سوال کریگا کہ میرے رسول نے میرے حکم سے اپنے مابعد کے لیے
امام و خلیفہ مقرر کر دیا تھا تم اوس سے منحرف ہو گئے اور اوسکی اطاعت سے عدول

کہ کیون اختلاف مین پڑے اور ضلالت وگمراہی مین مبتلا ہوے تو اسکا کچھ جواب اس امت کے
پاس نہین ہے سوا اسکے کہ اپنے کیے ہوے پر نادم ہون اور اپنے گناہ وعصیان کا اعتراف
کرین فاعترفوا بذنبهم فسحقا لاصحاب السعیر لیکن اگر حق سبحانہ وتعالی سوال کرے کہ تم لوگ میرے
رسول کے بعد کیون اختلاف مین پڑے اور کیون گمراہ ہوگئے اور کیون تہتر فرقون مین متفرق
ہوگئے تو وہ لوگ سنیونکے مذہب کے موافق یہ جواب دے سکتے ہین کہ اے ہمارے رب تیرے
رسول نے نہ کوئی اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا نہ کوئی ہادی نہ معلم کامل کہ جو رافع نزاع واختلاف ہو
احادیث جو اونسے ہم تک پہونچین اونکے راویون مین اختلاف الفاظ مین اختلاف تیرا کلام
پاک موجود تھا ہمنے اوسکے سمجھنے مین کوشش کی مگر بمقتضاے بشریت ہمارے آرا مین اختلاف
ہوگیا کسی نے کچھ معنی سمجھے کسی نے کچھ خلفا جو تیرے رسول کی مسند خلافت پر بیٹھے وہ خود
فاسق وفاجر وظالم وجبار تھے پھر ہم کیا کرتے اور کسکے پاس جاتے اور کس سے رجوع کرتے
اور کون ہمارے اختلاف کو رفع کرتا اور کون ایسا تھا کہ جو قرآن کے معنی ہمکو صحیح بتا دیتا
اور تیرے رسول کے کلام مین سے جو احادیث کہ صحیح غیر موضوعہ تھین اونسے ہمکو آگاہ
کر دیتا اور اونکے معنی جو حق تھے وہ بھی سمجھا دیتا اور وہ خود معصوم ہوتا کہ اوسکے قول وفعل
مین کچھ گمان نقص وعیب وسہو وخطا کا نہوتا پس اے پروردگار رحیم وغفار تو ہی عدل و
انصاف کر کہ ہمارا اسمین کیا قصور ہے پس سنیون کے مذہب کے موافق سواے اسکے
اور کچھ جواب اسکا نہین ہوسکتا کہ العیاذ باللہ حق سبحانہ وتعالی فرماے کہ میرے یہان
عدل وانصاف کچھ بھی نہین ہے سواے ایک فرقہ کے تم سب جہنم مین چلے جاؤ تمنے
قصور کیا ہو یا نہ کیا ہو تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا بل شَهِدَ اللهُ اَنَّهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ اور واعظ صاحب نے
اپنے کلام نافرجام کے اخیر مین یہ آیت سراپا ہدایت جو لکھی ہے کہ یریدون لیطفئوا

نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون ۞ اور اوسکا ترجمہ حاشیہ پر یون لکھا ہے یعنی چاہتے ہین کہ بجھادین نور خدا کا اپنے مونہون کے ساتھہ اور اللہ تعالی پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ ناخوش رہین کافر لوگ انتہی پس ظاہر ہے کہ اس آیت مین نور سے مراد نور محمدی ہے کہ جسکے انوار ہدایت ازل سے ابد تک ساطع و لامع ہین اور کسی کے بجھانے سے نہین بجھہ سکتے یہی وہ نور ہے کہ جسکو حق سبحانہ و تعالی نے اپنی تمام مخلوق سے پیشتر پیدا کیا اور حضرت ابو البشر کو جب خلق فرمایا تو اونکی صلب مین ودیعت رکھا اور اونکی پیشانی مین چمکایا اور اسی نور کی برکت و شرافت و عظمت و جلالت کے سبب فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ تعظیمی کیا اور پھر یہ نور اصلاب پاکیزہ سے ارحام طاہرہ کیطرف منتقل ہوا کیا یہانتک کہ حضرت عبد المطلب کی پیشانی مبارک مین چمکا اور بعد اوسکے پھر دو حصے ہو گیا بڑا حصہ حضرت عبد اللہ کی صلب پاکیزہ مین آیا اور اونکی پیشانی نورانی مین چمکا اور اونکی صلب سے حضرت آمنہ کے رحم پاکیزہ کیطرف منتقل ہوا اور بعد اسکے عالم وجود و شہود مین جلوہ افروز ہوا یعنی ولادت جناب رسالت مآب اس دنیا مین ہوئی کہ اوس سے یہ عرصۂ غبرا منور ہو گیا اور شیاطین کا صعود آسمانون پر سے موقوف ہو گیا الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ۞ اور اصنام سب منہہ کے بھل گر پڑے اور آتشکدہ فارس بجھہ گیا اور طاق کسرے شق ہو گیا اور دریاے ساوہ خشک ہو گیا اور اسکے سوا اور آیات کثیرہ عجیبہ ظاہر ہوئین کہ جنکی تفصیل کتب تواریخ و سیر مین مذکور و مسطور ہے اور چھوٹا حصہ اوس نور کا حضرت ابو طالب کی صلب مطہر مین آیا اور وہان سے حضرت فاطمہ بنت اسد کے رحم پاک کیطرف منتقل ہوا اور جب آنکو درد زہ شروع ہوا تو آپ کعبے مین تشریف لیگئین تاکہ آسانی وضع حمل کے لیے دعا کرین اور اپنے شکم مبارک کو دیوار کعبہ سے مس کیا تو بحکم خداے قادر و مختار دیوار بیت الحرام شق ہو گئی اور آپ اوسکے اندر تشریف لیگئین اور

له سورۂ والصف جز بست و سوم ۱۲ منہ

اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب پیدا ہوئے گویا کعبے کو بالہام خفی معلوم تھا کہ یہی شیر
پروردگار بتوں کو توڑیگا اور مجھکو اونکی نجاست سے پاک کریگا اور اسی سبب سے اسکا شق ہونا
آپکی والدہ ماجدہ کو باذن اللہ اوسنے اسی واسطے کے اندر لیلیا تھا اور جس طرح کہ تعظیم
جناب رسول رؤف ورحیم کی ولادت میں بھی انواع و اقسام کے آیات وعجائب ظاہر ہوئے
ہیں تفصیل میں طول ہے اور اس مقام میں اونکے تفصیل کی گنجایش نہیں ہے جسکو شوق ہو
سو کتب کیطرف رجوع کرے پس معلوم ہوگیا کہ رسول وصی رسول کا ایک ہی نور تھا اور یہ
تو حدیث نبوی انا و علی من نور واحد شاہد عادل ہے اور اس حدیث شریف کے بیان میں
کتاب مستطاب لاجواب عبقات الانوار کی ایک جلد ہشتم مطبوع ہوکر شائع ہوچکی ہے کاش کہ
جو چاہے اوسکا ملاحظہ کرے اپنے دیدہ دل کو منور کرے ومن کان فی ھذہ اعمی
فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا پھر اوسکے نور بشیر ونذیر وسراج منیر سے
ایک دوسرا نور پیدا ہوا جیسے کہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوجاتا ہے وہ
دوسرا نور پاک ہے جناب فاطمہ زہرا طاہرہ مطہرہ زکیہ رضیہ سیدۃ النساء ہیں اونپر صلوات اللہ
علیہا و علی ابیہا و بعلہا و بنیہا اور خود حدیث فاطمۃ بضعۃ منی[1] کی حدیث اس امر پر دلیل روشن ہے
کہ نور فاطمہ زہرا جزء ہے نور جناب رسول خدا کا اور اس نور کا پیوند نور علی مرتضیٰ کے ساتھ ہوا
اور پھر ان دونوں نوروں سے ائمہ ہدی چشم و چراغ جناب محمد مصطفیٰ پیدا ہوئے نور علی نور
یھدی اللہ لنورہ من یشاء پس گویا جناب رسول خدا مہر درخشان ہیں اور جناب علی
مرتضیٰ ماہ تابان اور جناب فاطمہ زہرا زہرہ رضیہ اور ائمہ ہدی کواکب دری صلوات اللہ علیہم
اجمعین الی یوم الدین فرزدق شاعر نے کہ شیعیان اہل بیت علیہم السلام میں سے تھا

---

[1] صحیح مسلم جلد ثانی مطبوعہ مطبع انصاری واقع دہلی صفحہ ۲۹۰ میں ہے انما فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما اذاہا اور صحیح بخاری مطبوعہ مطبع میرٹھ سنہ ۱۳۲۸ ہجری جزو ثانی کے صفحہ ۵۳۲ میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی ۱۲ منہ

جریر شاعر اور اوسکے امثال و نظائر کو کہ جو مخالفین مین سے تھے مخاطب کرکے اپنے ایک قصیدہ عینیہ مین
یہ شعر اسی باب مین کیا خوب کہا ہے ؎ اخذنا بآفاق السماء علیکم لنا قمراها والنجوم الطوالع
اس تقریر تنویر سے واضح و لائح ہوگیا کہ حقیقت مین چہاردہ معصوم کا ایک ہی نور ہے کہ ذریۃ
بعضها من بعض پس ابتدا سے ولادت کثیر السعادت جناب ختمی مآب سے تمام کفار و مشرکین
عرب و مخالفین اہل کتاب اطفاء نور رسالت کا ارادہ کرتے رہے مگر بمفاد آیہ کریمہ سابقہ
اپنی سعی و کوشش مین خائب و خاسر ہوئے اور روز بروز اس نور الٰہی کی روشنی بڑھتی گئی
اور ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ نور ہدایت جناب رسالت سے تمام عالم معمور ہوگیا اور اسیطرح
بعد وفات رسول مختار اونکی آل اطہار کے اطفاے نور مین جو کچھ کہ مخالفین اشرار نے
کوششین کین وہ بھی اظہر من الشمس ہین سب جانتے ہین کہ معاندین نے کوئی دقیقہ مخالفت
و عداوت و ہتک حرمت و قتل و غارت اہلبیت رسالت کا اوٹھا نہین رکھا اور ائمہ ہدیٰ
مین سے بعض کو تیغ جفا اور بعض کو زہر دغا سے شہید کیا اور سنت سب و شتم و لعن و طعن جو
شیاطین بنی امیہ نے جاری کی وہ بھی مشہور ہے اور کتب تواریخ و سیر اہل سنت و جماعت
مین مذکور و مسطور لیکن روز بروز مخالفین و معاندین کا شجرہ ملعونہ بیخ و بن سے قطع ہوتا
گیا اور اہل بیت طاہرین کا شجرہ طیبہ کشجرۃ طیبۃ اصلها ثابت و فرعها فی السماء روز بروز
سبز و شاداب و بارآور ہوتا گیا یہانتک کہ یہ نور ہدایت و ولایت کہ جو مشتق ہے نور نبوت
و رسالت سے تمام دنیا مین پھیل گیا اور اسوقت بحمد اللہ تعالیٰ لاکھون بلکہ کرورون شیعہ امامیہ
اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ تمام اقطار عالم مین موجود ہین پس اے اہل انصاف بغور و
تامل ملاحظہ کرو کہ نور خدا سے یہ نور ہدایت مراد ہے یا وہ لوگ کہ جنکو واعظ صاحب اور اونکے
احزاب اپنے زعم ناقص مین سمجھے ہوئے ہین حالانکہ وہ حضرات سن شیخوخت و کہولت تک بت
پوجا کیے اور ظلمت کفر و شرک مین مبتلا رہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭٭ و این هذا من
ذالک هذا آخر ما اردت ایراده فی هذا المقام بعون الله الملک المنعام ولعمری انه

ظاہر فی کمال الظہور کالنور علی شاہق الطور ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور قولہ پس اس نیازمند اقل خدام
طلبا نے ان دو کتابون کی تردید مین یہ رسالہ کتب مرقومہ ذیل مین سے لکھا تفسیر ابن عباس
تفسیر مدارک نسفی تفسیر روح البیان تفسیر کبیر امام محمد فخر الدین رازی تفسیر بیضاوی تفسیر حسینی
صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی مشکوٰۃ باقی کتب صحاح **اقول** واہ واہ ع صاحب کیا کہنا
سندی مثل مشہور ہے کہ اپنے منہ میان مٹھو ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ یہ کتابین سنیونکی ہین یا شیعونکی
اگر کہیے گا کہ شیعونکی ہین تو قصہ معاف ہم کہینگے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اگر کہیے گا کہ سنیونکی
ہین تو ہم آپ سے پوچھینگے کہ یہ کیا آپ کی نادانی وحماقت وبیہودگی وسفاہت تھی کہ آپ نے
شیعون کے مقابلے مین سنیون کی کتابون سے استدلال کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو
دریردہ اپنے علماء و متکلمین و مفسرین و محدثین سے بھی عداوت ہے کہ شیعون کے سامنے
اونکے اقوال آپ پیش کرتے ہین تاکہ وہ اونکو کچھ کہین اور آپ اپنے دلمین خوش ہون
یا شاید یہ بات ہو کہ ع نیش عقرب نہ از پے کین است * مقتضائے طبیعتش این است
ورنہ پھر اور کیا بات ہے کیا آپ ایسے نادان ہین اسقدر نہین سمجھتے ہین کہ شیعہ علمائے سنیہ کے قول کو کیون
مانینگے اور اونکی کتب کو کب معتبر سمجھینگے اسوقت ہزار حدیثون سے زیادہ شیعونکی کتب معتبرہ مین
جناب رسالتمآب اور اونکی آل اطہار سے ایسی منقول و ماثور ہین کہ جو آپ کے خلفائے ثلثہ
اور اونکے اعوان وانصار واحزاب کے کفر ونفاق پر مشتمل ہین اور اونکے لعن وطعن پر دلالت
کرتی ہین کیا کوئی سنی اونمین سے ایک کو بھی تسلیم کریگا حالانکہ آپ کے یہان کے رواۃ سب
مخدوش ومطعون ہین اور ہمارے یہانکے رواۃ محفوظ ومصئون یہ بحث بہت طویل ہے اور زیادہ
تر کتب رجال سے متعلق اور اس کتاب مین ایسے مباحث لکھنے کی گنجایش کہان مگر ایک بات
ہم یہان لکھتے ہین کہ اگر کوئی بے ایمان دغاباز کاذب مفتری خدا ورسول کے اوپر افترا کریگا اور
جھوٹ باندھیگا تو سوا اسکے طمع دنیائے فانی کے اور اوسکا دوسرا سبب کیا ہوسکتا ہے اور یہ بات
سنیون کے یہان ہمیشہ موجود تھی اور ہمارے یہان مفقود بلکہ اظہار تشیع پر گردن ماری جاتی تھی

ایسے ہی فرماتے ہیں کہ کون ایسا نادان شیعہ ہوسکتا ہے کہ خدا و رسول پر افترا کرکے اور احادیث کاذبہ اپنی
کتابوں میں لکھکے اپنا دین و ایمان بھی کھوئیگا اور اپنی جان بھی دیگا فافہم ولا تکن من الغافلین **قولہ**
اور تصنیفات کتب مذہب شیعہ سے مثل تفسیر مجمع البیان تفسیر عمدۃ البیان تفسیر لوامع التنزیل تفسیر الصافی اصول
کافی فروع کافی نہج البلاغہ شرح نہج البلاغہ مصنفہ مولوی سلطان محمود طبسی شیعی جامع
عباسی انوار البصائر شرح الیقین حق الیقین ابواب الجنان تحفہ احمدیہ زاد المعاد تحفۃ العلوم براہین الانصاف
اخبار ماتم تحفۃ الاثنا عشریہ اربعین حدیث آئینہ کتاب چہل حدیث زینت شیعہ وغیرہ وغیرہ **اقول** یہ واعظ صاحب نے
عجب مکر و کید کیا ہے انمیں سے بعض کتابیں تو سنیوں کی ہیں کہ انکو شیعوں کی کتابوں میں محسوب
کیا ہے اور بعض کتابیں بالکل غیر معتبر ہیں اور پھر یہ عجیب لطیفہ ہے کہ ایسی کتب غیر معتبرہ سے بھی جو عبارت
نقل کی ہے وہ بھی انکے مطلب کے موافق نہیں ہے لہذا اسمیں بھی تحریف کی ہے اور بعض کتابیں
ایسی غیر مشہور ہیں کہ ہم انکو جانتے بھی نہیں دنیا میں بہت سی کتابیں روز تصنیف ہوا کرتی ہیں کوئی
کہاں تک انکا اعتبار کرسکتا ہے متکلم کو چاہیے کہ طرف مقابل کی ایسی کتابوں سے استدلال کرے
جو مشہور ہوں اور انکو ہر اہل علم جانتا ہو اور بعض کتابیں بیشک معتبر ہیں مگر ان سے جو عبارتیں نقل کی ہیں
اونمیں اپنے اساتذہ کی سنت پر عمل کرکے تحریف لفظی و معنوی کردی ہے تاہم وہ سنیوں کے مطلب کے
موافق نہو سکیں وحق یہ ہے کہ وہ بیچارے مجبور ہیں کریں کیا شیعوں کی کتابوں سے تو انکا مطلب
ثابت ہونا محال ہے تحریف و تبدیل ہی کرکے انھوں نے اپنے جہلا اور بازاری قسم کے مریدوں کا
دل خوش کردیا اور کچھ اس بیچارے واعظ بیوقوف ہی سے نہیں ہے اونکے اساتذہ و اسلاف کا ہمیشہ سے
یہی طریقہ و شیوہ رہا ہے لیکن اس شخص نے یہ ایک عجیب حرکت کی ہے کہ اپنی کتابوں سے جو عبارتیں
نقل کی ہیں انکو بھی بغیر تحریف کے نہیں چھوڑا انشاء اللہ العزیز بندہ ضعیف و نحیف انہیں مقامات کے
جواب میں کہ جہاں واعظ صاحب نے عبارات کتب مذکورہ نقل کی ہیں اونکی قلعی کھولدیگا اور اونکے
مکر و کید کو مثل تار عنکبوت پارہ پارہ کردیگا **قولہ** اور جس کتاب سے کوئی مسئلہ لکھا گیا ہے تو ناظرین
کی سہولت کے لیے حتی الامکان نقشہ جلد و صفحہ لکھا گیا ہے **اقول** یہ بھی عجیب و غریب بات ہے کہ واعظ صاحب

کتاب منقول عنہ کے جس صفحہ کا نشان بتلایا ہے اگرچہ اوس صفحے مین وہ عبارت نہین نکلتی بلکہ دوسرے
صفحہ مین نکلتی ہے اسکی کیفیت بھی اپنے مقام پر معلوم ہوگی قولہ اور اس کتاب کا نام تنبیہ الاوصاف
فی تنزیہ اہل البدع والاعتساف رکھا گیا اقول واعظ صاحب نے اس رسالہ کا نام ... مین جو
اوصاف ذمیمہ کے ہین ان مین سے بعض کی تفصیل اس کتاب کے شروع مین لکھ چکا ہون اور باقی
انشاء اللہ العزیز آیندہ اپنے اپنے مقام پر بیان ہونگے قولہ وما توفیقی الا باللہ اقول اسکو
اللہ تعالی شانہ عقلمند کو توفیق قول وفعل باطل کی نہین عطا کرتا ہے بلکہ ان الشیطین لیوحون الی اولیاءہم
قولہ فہذا اوان حین اتقی لما ہی مطلب اشدان وصدق تحریری ہذا بخصیصہ لفظہ الشرعیۃ فعلیہ ان یحرر
مید اصلاحہ او نصیحۃ المسلمین ولی الاجر فی ہذا التحریر فاضل وتحریر اہل قصاری غرضی نصیحۃ
المؤمنین الاسلامیۃ والذی ثبت علیہ المسئول من اللہ تعالی ان یعفون خطایاہ بجودہ وکرمہ
خیر البریۃ ثم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ یقبلہ بقبول حسن وجعلہ وسیلۃ للعفو وہو خیر المعافین
اقول واعظ صاحب نے یہ عبارت عربی اسواسطے لکھی کہ لوگ انکے علم و فہم پر ... سکو
دیکھکر خوش ہون اور جانین کہ ہمارے مجتہد ایسے ہین کہ عربی عبارت لکھ لیتے ہین ورنہ میرا ایسی
عبارت بے ربط لکھنے سے کیا فائدہ قولہ چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب تحفہ احمدیہ مطبوعہ مطبع
نشان مرتضوی جلد اول صفحہ ۱۰۱ سطر ۷ مین لکھا ہے کہ جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہین اور رخنہ
دین مین پہونچاتے ہین مثلا عالمین باتمیع خلائق مین بہتانین باللہ وہ دروغ ذکر کرتے ہین پس
لوگون پر ضرور علما پر واجب ہے کہ اظہار و اعلان انکے فریب و دروغ کا کرین - انتہی ملخصا یعنی
شیعہ کی اس روایت کے مطابق ہم شیعہ کی بدعت و دروغ کا ظاہر کرنا ضروری ہوگیا ولا قوۃ
الا باللہ اقول واعظ صاحب نے جو عبارت کہ تحفہ احمدیہ سے نقل کی ہے وہ کلام حق و صدق ہے
لیکن وہ اس اپنی نقل مین خوارج کے مشابہ ہین کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ ان الحکم الا للہ جناب امیر
المومنین خلیفہ بلافصل جناب سید المرسلین نے اسکو سنکے فرمایا کہ کلمۃ حق یراد بہ الباطل یعنی یہ کلمہ
حق ہے مگر اس سے باطل کا ارادہ کیا جاتا ہے اس مکر و کید مین واعظ صاحب نے عمرو عاص کی تقلید

کی ہے یعنی صفین مین جب اہل بغاوت وطغیان جند اللہ سے لڑائی مین عاجز ہوئے تو عمرو عاص
نے رفع مصاحف کیا اور لشکر جناب امیر کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم تمکو قرآن کی طرف دعوت کرتے ہین
جو کچھ اس مین لکھا ہوا وس پر عمل کرو اور یہ قصہ مشہور ہے اور کتب تواریخ و سیر مین مسطور و مذکور و یہ
ظاہر ہے کہ اگر لشکر معاویہ کتاب خدا پر عمل کرتا تو مخبر صادق کی زبان وحی ترجمان سے فئہ باغیہ کا کیون خطاب
پاتا چنانچہ حدیث حضرت عمار یاسر مشہور ہے اور حضرت امیر المومنین وصی و خلیفہ بلا فصل جناب
سید المرسلین اوس لشکر باغی سے کیون جہاد کرتے اور جو یہ واعظ نے کلام بیہودہ کہا ہے کہ شیعہ کی
اس ایت کے مطابق ہین شیعہ کی بدعت و دروغ کا ظاہر کرنا ضروری ہوگیا تو یہ اوسکا ایسا
دروغ ہے کہ جسکو کسیطرح فروغ نہین ہوسکتا شیعون کے یہان بدعت و دروغ کہان اونکے
مذہب کے تو جملہ اصول و فروع و کل مسائل دینیہ جزئیہ و کلیہ مقتبس ہین انوار ہدایت مشکوۃ
رسالت و مصباح امامت و ولایت سے اور اونکو دروغ کہنا خدا و رسول خدا و ائمہ ہدیٰ پر افترا
کرنا ہے و من اظلم ممن افترے علی اللہ کذبا قولہ اور اس کتاب کی جملہ گیارہ باب بنائے گئے ہین اقول
فتبع الانصاف کہ واعظ صاحب جسکا جواب لکھنے کے مدعی ہین ایک چھوٹا سا رسالہ ہے اکیس صفحہ کا
تاہم بیچارے اوسکے ایک حرف کا بھی جواب نہین لکھ سکے اور یہ گیارہ باب اونھون نے اسواسطے
بنائے ہین کہ اوسکی عبارت متفرق ہوجائے اور ایک سلسلے مین اوسے کوئی نہ دیکھے تاکہ ایسا نہو
کہ کلام صدق انجام سے کسیکو ہدایت حاصل ہو ورنہ داب مناظرہ یہ ہے کہ جس کتاب کا جواب لکھنا
منظور ہو تو جس ترتیب و سلسلے سے وہ کتاب ہو مجیب کو چاہیے کہ اوسی ترتیب و سلسلے سے اسکا
جواب بھی لکھے متکلمین کا ہمیشہ سے یہی طریقہ و دستور رہا ہے اور اسیطرح اس شخص نے اوسکی عبارت

۵۱ ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یدعوہم الی الجنۃ و یدعونہ الی النار صحیح بخاری کتاب الجہاد باب مسح الغبار یعنی
عمار کا حال قابل رحم ہے کہ قتل کریگا اوسکو لشکر باغی بلاتا ہوگا عمار اون لوگون کو طرف بہشت کے اور بلاتے ہونگے وہ لوگ
اوسکو طرف آتش دوزخ کے انتہی نہایت تعجب کی بات ہے کہ حضرات سنیہ ایسی احادیث کے ملاحظہ
کرنے کے بعد بھی معاویہ اور اوسکے لشکر کو مخطی فی الاجتہاد اور ناجی سمجھتے ہین حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ جو لشکر مخبر صادق
سے باغی کا خطاب پائے اور لوگونکو آتش جہنم کی طرف بلائے وہ ناجی کیونکر ہوسکتا ہے بل سولت لہم انفسہم امرا ۱۲ منہ

کہین پوری نقل نہین کی کہ ناظر کو سوال وجواب کا حال معلوم ہو اور وہ اسکا انصاف کرسکے کہ سوال کیسا تھا اور جواب کیسا ہی انشاء اللہ العزیز آئندہ اسکی کیفیت بخوبی معلوم ہوگی **قولہ** پہلا باب ثبوت خلافت خلفاء الراشدین کے بیان مین **اقول** جنکو کہ آپ خلفاء راشدین سمجھتے ہین امیر المومنین جناب امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کی خلافت کا منصوص من اللہ و من الرسول اور آنحضرت کا خلیفہ بلا فصل جناب سید المرسلین ہونا یہ تو شیعون کا دین ایمان ہے اور قرآن و حدیث اسپر ناطق ہے رہے آپ کے خلفاء ثلثہ آپ بیچارے ان تینون کی خلافت کیا ثابت کیجیئے گا ہمین گو ہے وہی میدان اور یہی توزبان ہر شخص کے قابو مین ہے جسطرح چاہے دعوی کرے ممکن ہے کہ کوئی شخص کہے کہ مین نمرود و فرعون و شداد کی الوہیت یا مسیلمہ کذاب و سجاح واسود بن عیسی کی نبوت ثابت کرونگا نعوذ باللہ منہا مگر ایسے دعاوی باطلہ کا ثابت ہونا محال ہے لان الحق ابلج والباطل لجلج **قولہ** اہل اسلام پر واضح رہے کہ جب حق تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اون دس سنتون کا امر کیا جس مین ختنہ اور لبون کا کاٹنا بھی ہے اور آپ حسب الارشاد اونکو بجا لائے تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ مین تیری اولاد مین سے بھی بجز ظالمون کے امام و پیشوا بناؤنگا جیسے حق تعالی فرماتا ہے واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات الی قوله عهدی الظلمین **یعنی** یاد کر اے محمد صلعم جسوقت آزمایا ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے رب نے کئی باتون کے ساتھ پس پورا کیا اونکو ابراہیم نے فرمایا اللہ نے مین تحقیق کرنیوالا ہون تجھکو لوگون کے لیے امام حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ الہی میری اولاد مین سے بھی کوئی امام کر خدا نے فرمایا کہ مین تیری اولاد کو امام کرونگا پر عہد میرا ظالمون کو نہ پہونچیگا **اقول** واہ وا واعظ صاحب سبحان اللہ کیا کہنا ہے آپ تو چلے تھے خلفاے ثلثہ کی خلافت و امامت ثابت کرنے لیکن یہان آپ نے ایسی دلیل مین کلام مجید سے اونکی خلافت و امامت کے ابطال پر قائم کردی کہ جسکی بابت ابتداہی سے علماء و متکلمین حضرات سنیہ روتے چلے آتے ہین اور کچھ جواب اوسکا نہین ہوسکتا آپکی تو وہی مثل ہے

کیطرف رجوع کرے کہ اوسمین مفصل و مدلل اکثر لکھے ہوئے ہین اور کل کا احاطہ تو بہت مشکل ہے اب مین یہان فقط اس امر کو ثابت کرتا ہون کہ یہ حضرات باتفاق فریقین معصوم نہ تھے اور اس بابت بھی اختصار کرتا ہون یعنی کتب متعددہ سنیہ سے استدلال نہین کرتا ورنہ بہت سی کتابون سے ممکن تھا و ناظرین اس اختصار کو بھی ملاحظہ فرمائین کہ کس مزہ اور لطف کا ہے یعنی ایک ایسی کتاب کی عبارت اس امر کے ثبوت مین نقل کرتا ہون کہ جو ہزار کتابون کے برابر ہے یعنی تحفہ اثنا عشریہ اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جو شخص اپنے مخالف کی رد مین کوئی کتاب لکھتا ہے وہ خواہ مخواہ اسکا بہت اہتمام کرتا ہے کہ ایسی کوئی بات اسمین نہ آجاے کہ ہمارے خصم کو کسی اعتراض کا موقع ملے لہذا شاہ صاحب نے جو عدم عصمت خلفاے ثلثہ کا اقرار کر لیا تو ظاہر ہے کہ یا اس سبب سے تھا کہ تمام حضرات علماے سنیہ کا اسپر اتفاق ہے اور اونکو سواے اقرار کے کچھ چارہ نہوا ورنہ وہ کب ایسی بات لکھنے والے تھے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ لکھنو مطبع منشی نولکشور ص ۲۹۳ مین شاہ صاحب جواب طعن سوم ابوبکر مین کہ جو تخلف جیش اسامہ ہے بعد چند جوابات مہملہ کے کہ جنکا جواب الجواب تشیید المطاعن مین قابل دید ہے لکھتے ہین کہ نہایت کار آنست کہ در عصمت او مخل خواہد شد عصمت در امامت شرط نیست بلکہ ضروری عدالت است و از ارتکاب یک دو گناہ صغیرہ عدالت برہم نمی شود ترجمہ نہایت کار یہ ہے کہ تخلف کرنا جیش اسامہ سے ابوبکر کی عصمت مین مخل ہوگا اور عصمت امامت مین شرط نہین ہے بلکہ جو ضروری ہے وہ عدالت ہے اور ایک دو گناہ صغیرہ کے ارتکاب سے عدالت برہم نہین ہوتی انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ مثل مشہور ہے چھوٹے تو چھوٹے ہی تھے بڑے اور سبحان اللہ ہم تو وعظ بیچارے کی سفاہت پر ہنستے تھے مگر اونکے پیر اونسے بھی زیادہ نکلے کوئی اہل انصاف ملاحظہ کرے کہ تخلف جیش اسامہ کہ جس پر جناب رسول خدا نے لعنت فرمائی ہے اوسکو گناہ صغیرہ سمجھتے ہین اگر ایسا ہی ہے تو پھر ابلیس کا فعل کہ بسبب حکم سبحانہ تعالی

ـــه کتاب ملل و نحل شہرستانی مطبوع مطبع عثمانیہ کی صفحہ ۹ مین مرقوم ہے الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال جہزوا جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا ترجمہ دوسرا اختلاف آپکی مرض مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے اللہ اوس شخص پر کہ جو اوسکے ساتھ نجاے ۱۲ منہ

نے فرمایا ہے کہ ان علیک لعنتی الی یوم الدین وہ بھی گناہ صغیرہ ہوگا اور ابلیس کی عداوت اوس سے برہم نہوئی ہوگی خیر ہمکو تو اختصار منظور ہے اور اس سالہ واہیہ کے جواب مین زیادہ اپنی تضیع اوقات ہم پسند نہین کرتے ورنہ اس مقام پر شاہ صاحب کی خوب ہی خبر لیتے علاوہ اسکے جو کچھ کہ تشئید المطاعن مین لکھا گیا ہے اوسیقدر کیا کم ہے لہذا پھر ہم اپنے اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین کہ اس عبارت شاہ صاحب سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ عصمت امامت مین شرط نہین ہے اور حضرت ابوبکر معاصی کے مرتکب ہوتے تھے اب ایک اور لطیفہ سنیے کہ خود حضرت ابوبکر بھی اپنی عصمت کے قائل نہین تھے چنانچہ شاہ صاحب موصوف اسی تحفہ اثنا عشریہ کے ص ۲۷۴ طعن ہشتم کے جواب مین لکھتے ہین کہ بعد از رحلت پیغمبر و انعقاد خلافت خود اول خطبہ کہ ابوبکر صدیق خواند ہمین بود کہ گفت کہ اے یاران رسول من خلیفہ پیغمبرم لیکن و چیزیکہ خاصہ پیغمبر بود از من نخواہید اول وحی دوم عصمت از شیطان و این خطبہ او در مسند امام احمد و دیگر کتب اہل سنت موجود است و در آخر خطبہ اش این ہم است کہ من معصوم نیستم پس اطاعت من بر شما در ہمان امور فرض است کہ موافق سنت پیغمبر و شریعت خدا باشد اگر بالفرض بخلاف آن شما را بفرمایم قبول نمارید و مرا آگاہ کنید و این عقیدہ ایست کہ تمام اہل اسلام بران اجماع دارند و کلامی ست سراسر انصاف انتہی موضع الحاجۃ چونکہ عبارت نہایت واضح ہے لہذا تطویل لاحاصل سمجھکر مین نے اسکا ترجمہ نہین لکھا کیون حضرات سنیہ اب بھی کیا تمکو کچھ اپنے خلفائے ثلثہ کی عدم عصمت مین شبہہ باقی رہگیا حالانکہ اس عبارت مین خود ابوبکر صدیق کا قول اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تصدیق مکس شدہ بدست موجود ہے اور جب بڑے صاحب مین عصمت نہوئی تو منجھلے اور چھوٹے صاحب مین بدرجہ اولی نہوگی کیونکہ اہل سنت و جماعت ثانی و ثالث کا مرتبہ اول سے کم سمجھتے ہین اور اگر کسی سفیہ و ناداں کو اسپر بھی ثانی و ثالث کے باب مین کچھ شبہہ ہو تو اس عبارت کو شاہ صاحب کے ملاحظہ کرے کہ جو عبارت ماقبل کے بعد بلا فاصلہ مذکور ہے ۔ و چون مردم خوگر بودند بریاست پیغمبر و در مشکل بوحی الٰہی رجوع می آوردند و بسبب عصمت پیغمبر ہر امر و نہی او را بے تامل اطاعت میکردند

اول خلفا را لازم بود کہ ایشان را آگاہ سازند بر آنکہ این ہر دو چیز از خواص پیغمبر است کہ بوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ ترجمہ یافتہ میشود در ویے و یافتہ نمیشود در غیر وے انتہی کلامہ بس اس سے تو ثابت ہوگیا کہ عدم عصمت خلفاے اہل سنت کے لیے ضروری ہے و لیس امرکا انفہا زکی او نیز لازم ہے کہ ہم معصوم نہین ہین اور واقعی بات یہ ہے کہ تمام علماے اہل سنت کا اسپر اجماع کہ خلفاے ثلثہ معصوم نتھے لیکن ہین نے واعظ صاحب ورا اونکے اتباع کی نافہمی اور بے علمی سے اس عبارت تحفہ کو نقل کیا کہ شاید وہ اسکا انکار کرین ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی پس جب خلفاے ثلاثہ معصوم نتھے تو خواہ مخواہ گناہون کے مرتکب ہوتے ہونگے اور جو گناہ کا مرتکب ہو وہ پہلے ہی ثابت ہوچکا ہے کہ ظالم ہے اور اس آیہ وافی ہدایہ او ترجمہ خود واعظ صاحب سے ثابت ہوچکا ہی کہ ظالمون کو امامت نہین پہونچ سکتی پس ثابت ہوگیا کہ خلفاء ثلاثہ کو امامت نہین پہونچ سکتی اب کوئی واعظ صاحب سے پوچھے کہ آپ نے یہ باب تو اثبات خلافت خلفاے ثلاثہ کے لیے منعقد کیا تھا پھر آپکی یہ کیا حماقت تھی کہ اوسمین ایک ایسی آیت لکھدی کہ جس سے اونکی اساس خلافت کا انہدام کلی ہوگیا میرے ذہن مین آتا ہے کہ واعظ صاحب اسکے جواب مین فرمائینگے کہ اسی ایک پر کیا منحصر ہے مین نے تو اس رسالے مین بہت سی حماقتین کی ہین کوئی کہانتک تعجب ہر ہر حماقت پر سوال کریگا آخر تھک کر ساکت ہو بیٹھیگا ہذا ما تضحک منہ الثکلی اب مین بعون اللہ تعالی حضرات سنیہ کے اور علماے اعلام کی عبارت سے اپنے مطلب کو ثابت کرتا ہون چنانچہ تفسیر کشاف مطبوع مطبع محمد افندی جزء اول صفحہ ۱۳۲ ذیل تفسیر آیہ لاینال عہدی الظالمین مین لکھا ہے وکیف یجوز نصب الظالم للامامۃ والامام انما ہو لکف الظلمۃ فاذا نصب من کان ظالما فی نفسہ فقد جاء المثل السائر من استرعی الذیب ظلم ترجمہ اور کیونکر جائز ہو نصب کرنا ظالم کا واسطے امامت کے حالانکہ امام سوا اسکے نہین ہے کہ ہوتا ہے واسطے دفع کرنے ظالمون کے پس جسوقت کہ نصب کیا جائیگا وہ شخص کہ فی نفسہ ظالم ہو تو ٹھیک ہو جائیگی مثل مشہور کہ جس شخص نے کہ چرواہا بنایا بھیڑیے کو تو ظلم کیا انتہی اور تفسیر بیضاوی جلد اول مطبوع لکھنؤ مطبع منشی نولکشور ص ۹۲ مین قال لاینال عہدی

الظالمین کی تفسیر مین لکہا ہے اجابۃ الی ملتمسہ وتنبیہ علی انہ قد یکون من ذریتہ ظلمۃ وانہم لاینالون الامامۃ لانہا امانۃ من اللہ وعہد والظالم لایصلح لہا وانما ینالہا البررۃ الاتقیاء منہم ترجمہ یہ قول حق سبحانہ وتعالی کا اجابت ہے واسطے التماس حضرت ابراہیم کے اور تنبیہ ہے اوپر ثابت ہونے کہ تحقیق کہ اونکی ذریت مین سے ظالم بھی ہونگے اور تحقیق کہ وہ لوگ نہین پاسکتے امامت کو اس سبب سے کہ وہی امامت امانت ہے اللہ کی جانب سے اور عہد ہے اور ظالم اوسکی صلاحیت نہین رکھتا اور سوا اسکے نہین ہے کہ پاتے ہین اوسی امامت کو وہ لوگ کہ جو ابرار اور پرہیزگار ہون ذریت حضرت ابراہیم مین سے انتہی اس عبارت سے دو مطلب ثابت ہوے ایک یہ کہ جو لوگ ظالم ہین وہ امامت کو نہین پاسکتے اور دوسرے یہ کہ امامت امانت اور عہد ہے خدا کی جانب سے پس باطل ہوگیا سنیون کا مذہب کلیۃ اس سبب سے کہ وہ امام کو معصوم نہین جانتے ہین اور امامت کو آدمیونکی طرف سے سمجھتے ہین سچ ہون بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار اب ذرا اپنے امام صاحب کا قول بھی سنیے کہ تفسیر کبیر مطبوع باطنیہ مصر ۱۳۰۸ھ جزو اول کے صفحہ ۷۴۷ مین لکہا ہوا ہے قولہ انی جاعلک للناس اماما یدل علی انہ کان معصوما عن جمیع الذنوب لان الامام ہو الذی یوتم بہ ویقتدی فلو صدرت المعصیۃ منہ لوجب علینا الاقتداء بہ فی ذلک فیلزم ان یجب علینا فعل المعصیۃ وذلک محال لان کونہ معصیۃ عبارۃ عن کونہ ممنوعا من فعلہ وکونہ واجبا عبارۃ عن کونہ ممنوعا من ترکہ والجمع بینہما محال ترجمہ قول حق سبحانہ وتعالی کا تحقیق کہ گرداننے والا ہون مین تجہکو واسطے آدمیونکے امام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ تحقیق وہی حضرت ابراہیم معصوم تھے کل گناہون سے دلیل اسپر یہ ہے کہ تحقیق امام وہ شخص ہے کہ جسکی اقتدا اور پیروی کیجاے پس اگر صادر ہو معصیت اوس سے البتہ واجب ہوگا ہمارے اوپر پیروی کرنا اوسکی اوس معصیت مین بھی پس لازم آویگی یہ بات کہ واجب ہوجایگا ہمارے اوپر کرنا معصیت کا اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ ہونا اوس فعل کا معصیت اسکا یہ مطلب ہے کہ کرنا اوسکا ممنوع ہے اور ہونا اوس فعل کا واجب اس کا یہ مطلب ہے

کہ ترک کرنا اوسکا ممنوع ہے اور جمع کرنا اون دونون کا محال ہے انتہی امام المتشککین نے اس
آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر مین اپنے مذہب کے تحفظ کے لیے بڑی بڑی طویل تقریرین کین اور
بہت ہاتھ پاؤن مارے اور ادھر اودھر بھرے مگر اس سے غافل تھے ان ربک لبالمرصاد
آخر حق سبحانہ وتعالی نے انما الحجۃ اونکی زبان حسرت بیان پر ایسی دلیل قاطع جاری کردی کہ انہدام
اساس مذہب نواصب کے لیے بیل و کلنگ کا کام کر گئی اور قطع شجر نصب کیواسطے تیشہ آبدار سے
بڑھ گئی تبیین اس مقال کی یہ ہے کہ امام صاحب موصوف نے اپنی دانست مین یہ دلیل قائم کی فقط
حضرت ابراہیم کے معصوم ہونے پر اور یہ نہ سمجھے کہ بعینہ یہی دلیل بین ہے امام المسلمین خلیفہ سید المرسلین کے
معصوم ہونے پر بھی اسلیے کہ بنا اس دلیل کی وجوب اطاعت امام ہے اوسکے کل افعال واقوال مین
اور جسطرح کہ نبی کی اطاعت واجب ہے اوسی طرح امام کی بھی طاعت واجب ہے اور مین پھر اس
دلیل کو اس مطلب پر پھر بیان کرتا ہون تاکہ عوام کو بھی سمجھنے مین کچھ دقت نہو ظاہر ہے کہ جسطرح ہمارے
رسول آخر الزمان مبعوث ہوے ہین کافۂ انام پر اور تمام خلق پر انکی طاعت واجب ہے اسیطرح
اونکے بعد امام کہ جو خلیفہ اور جانشین رسول ہے منصوب ہے تمام خلق پر اور کل امت پر اوسکی طاعت
واجب ہی اور امام وہ ہے کہ جسکی اقتدا اور پیروی کیجاے پس اگر صادر ہو معصیت اوس سے البتہ
واجب ہوگا ہمارے اوپر پیروی کرنا اوسکی اوس معصیت مین بھی پس لازم ہوگی یہ بات کہ واجب ہو جائیگا
ہمارے اوپر کرنا معصیت کا اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ ہونا اوس فعل کا معصیت اسکا یہ
مطلب ہے کہ کرنا اوسکا ممنوع ہے اور ہونا اوس فعل کا واجب اسکا یہ مطلب ہے کہ ترک کرنا اوسکا
ممنوع ہے اور جمع کرنا اون دونونکا محال ہے پس ثابت ہوگیا کہ صحت امامت وخلافت کیلیے
عصمت ضروری ہے اور خلفاے ثلاثہ مین باقرار سنیان عصمت نہ تھی پس انکی خلافت
وامامت صحیح نہین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین اب بمقتضاے الغریق یتشبث
بالحشیش سنیونکو سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ وجوب طاعت امام کا انکار کرین اور اپنے
منصوب اول یعنی حضرت ابوبکر کے اوس قول کو یہان وارد کرین کہ جو مین تحفہ اثنا عشریہ سے اسکے

قبل لکھ چکا ہون یعنی من معصوم نیستم پس اطاعت من بر شما در ہمان امور فرض است کہ موافق
سنت پیغمبر و شریعت خدا باشد اگر بالفرض بخلاف آن شمارا انفرمایم قبول مدارید
وبر آن انکار کنید اور یہ قول نامعقول اور مردود ہے رد مختصر اسکی یہ ہے کہ جب رعایا کو
مخالفت امام جائز ہوئی تو خواہمخواہ اونکے آپس مین اختلاف ہوگا اور یہ رفع نہین ہو سکتا
جب تک کہ کوئی شخص ثالث حکم نہو اور وجود ثالث محال ہے اسلیئے کہ بعد رسول خدا
حصر ہے تمام خلق کا امام و رعایا مین یعنی خواہمخواہ ایک امام ہوگا اور تمام خلق اوسکی رعیت اور
اگر کوئی ثالث فرض بھی کیا جاوے تو اوسکے کلام کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے اسلیئے کہ عصمت تو
بعد نبی بقول خود شاہ عبد العزیز صاحب مفقود ہے اور اگر اوسمین عصمت فرض کیجاوے گی تو وہ افضل
ہو جاویگا امام سے اور تفضیل مفضول لازم آویگی اگر کہین کہ حسبنا کتاب اللہ جو کہ حضرت عمر نے
کہا تھا تو یہ بھی نامعقول ہے اسلیئے کہ اصل محل اختلاف تو یہی ہے تمام اہل اسلام قرآن کو
مانتے ہین اور اوسپر ایمان لاتے ہین اور پھر اوسمین ایک دوسرے سے اختلاف کرتے
ہین ایک فرقہ ایک آیت کے معنی کچھ اور سمجھتا ہے اور دوسرا اوسی آیت کے معنی کچھ اور اور اسیطرح
تہتر فرقے ہو گئے کہ سب قرآن پر ایمان لائے ہین پس خواہمخواہ اس اختلاف کے رفع کرنے
کے لیے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوئی کہ جو وہ معنی قرآن کے سمجھے اور بیان کرے اور اوسمین
کسیطرح کی شک و شبہہ کو راہ نہو اور یہ بات بغیر عصمت کے حاصل نہین ہو سکتی پس بعد
رسول خواہمخواہ معصوم کا وجود ضرور ہوا اور لامحالہ وہی امام ہوگا نہ غیر اوسکا اور اگر وجود
معصوم ضروری نہین ہے تو پھر اختلاف کا رفع ہونا بھی محال ہے اور جب اختلاف
نہ رفع ہوا تو انواع و اقسام کا ہرج و مرج پیدا ہوگا اور نوبت جنگ و جدال و جبر و قتال
آپہنچیگی جیسا کہ اس اصل اصیل کے ترک کرنے سے آج تک ہوا اور کبھی اہل اسلام کی تلوار آپس کی
خونریزی سے فارغ ہو کر نیام مین نہین رہی اور تفصیل اسکی اس کتاب کی ابتدا مین بیان
ہو چکی ہے و نیز رعایا کو خروج کرنا خلیفہ وقت پر ممنوع نہوگا اسواسطے کہ جمیع اقوال و

افعال ہین اوسکی متابعت تو واجب ہی نہین پس اگر رعیت کسی قول و فعل امام کو خلاف
قرآن و حدیث سمجھے اور امام باوصف افہام و تفہیم کہنا نمانے تو پھر بیچاری رعایا کو سوا
خروج کے چارہ کیا ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ انھین اقوال واہیہ سے لوگون کو امام
خلیفہ وقت پر خروج کی جرأت ہوئی اور فرقہ خوارج پیدا ہوا اور جو خلل اسلام مین
واقع ہوئین وہ محتاج بیان نہین ہین پس اگر کوئی سنی صاحب کہین کہ اس قول سے معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر بہت منصف مزاج تھے تو ہم کہینگے نہین بلکہ وہ اس بات کے کہنے پر مجبور
تھے اسلیے کہ جو شخص چالیس برس کی عمر سے زیادہ تک بت پوجا کیا ہو اور بعد اسلام بھی انواع و
اقسام کے معاصی مین مبتلا رہا ہو اور بعد آئندہ بھی اپنے نفس پر گناہ کرنے سے مطمئن نہو اور سب
صحابہ اوسکے ان حالات سے واقف ہون کیونکر ممکن ہے کہ وہ شخص اپنی عصمت کا دعوی کر سکے
پس اگر کوئی کہے کہ وہ ساکت ہی رہتے سوا انصاف کے اسکے اظہار کی کیا وجہ ہے تو ہم کہینگے
کہ اسکی دو وجہ ہین مگر تمکو بوجہ محبت حضرت ابوبکر کے کچھ سجھائی نہین دیتا الا ان حب الشئی
یعمی و یصم **وجہ اول** یہ کہ وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ اس سلطنت جمہوری مین جو گناہ مجھسے
سرزد ہون ایسا نہو کہ کوئی اونپر معترض ہوا اور مجھسے مواخذہ کرے یا لوگون کے اختلاف کا باعث
ہو لہذا پہلے ہی اونھون نے اس امر کا خود اعتراف کر دیا تاکہ آئندہ اونکا عذر مقبول ہو **وجہ دوم**
یہ ہے کہ وہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ جناب امیر المومنین خلیفہ برحق رسول خدا مین صفت عصمت
بدرجہ اتم موجود ہے پس اونھون نے چاہا کہ پہلے سے لوگون کے دلمین یہ راسخ کر دین کہ
امامت و خلافت کے لیے عصمت کی ضرورت نہین ہے تاکہ لوگ کسی وقت مین سمجھ کے
منحرف ہوکے اوس جناب کی طرف رجوع نکرین اور باقی مباحث متعلق خلافت و امامت
انشاء اللہ تعالی اسی باب مین آتے ہین **قولہ** تفسیر کبیر جلد ١ مطبوعہ مصر ص ١١ ہ مین اس آیت
کی تفسیر یون لکھی ہے ان اللہ تعالی اجاب دعاء ابراہیم علیہ السلام فی المومنین من ذریتہ کاسمعیل
و اسحق و یعقوب و یوسف و موسی و ہارون و داود و سلیمان و ایوب و یونس و زکریا و یحیی

وعیسیٰ علیہم السلام وجعل آخرہم محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ذریتہ الذی ہو افضل الانبیاء والائمہ
علیہم السلام اور ترجمہ حاشیہ پر واعظ صاحب اسطرح لکھتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ نے قبول کیا حضرت
ابراہیم کی دعا کو مومنون مین اوسکی اولاد مین سے اور اونکو امام بنایا جیسے اسمٰعیل وغیرہ
مذکورین اور آخر کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم کی اولاد مین سے وہ جو
افضل ہے سب انبیا اور ائمہ علیہم السلام سے بعد اوسکے خود فرماتے ہین کہ پس آپ ہی کے وجود
باجود پر امامت من جہت نبوت تو حسب آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین خاتمہ کو پہونچ گئی
پھر آنحضرت کے بعد اولاد ابراہیم مین یہ امامت من جہت خلافت جاری ہوئی اقول تفسیر کبیر
مطبوعہ مصر ہمارے پاس بھی موجود ہے اوسکی جلد اول تو ص ۵۰۷ پر تمام ہوگئی اور واعظ صاحب
ص ۷۱۱ کا حوالہ دیتے ہین یہ عجیب بات ہے البتہ ص ۴۷۷ مین یہ عبارت منقول ہے معلوم نہین کہ
یہ کیا بات ہے چونکہ اسکا احتمال ہے کہ واعظ صاحب کے پاس تفسیر کبیر کا شاید کوئی دوسرا نسخہ
مطبوعہ مصر ہو لہذا ہم اوسنے زیادہ مواخذہ نہین کرتے اب اونکی خدمت مین ہم یہ عرض کرتے ہین
کہ واعظ صاحب آپ نے فخر رازی کی اس عبارت کی نقل کرنے مین بھی دو حماقتین کی ہین اول یہ کہ شیعونکے
مقابلے پر ایسے شخص کا قول نقل کرنا کہ جسکو وہ آئمہ ضلالت مین سے سمجھتے ہین کیا معنی اور دوسری یہ
کہ آپ نے اونکا قول بھی نقل کیا ہے تو ایسا کہ جو آپ کے قول سے بالکل خلاف ہے یعنی آپ نے تو
امامت کہ جو اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے اوسکی دو جہتین قرار دی ہین ایک جہت نبوت اور دوسری
جہت خلافت اور اونکی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ فقط جہت نبوت کو مانتے ہین اور جہت
خلافت کو نہین مانتے ہین بلکہ کئی جگہ اسکی تصریح کردی ہے کہ اس آیت مین امامت سے مراد نبوت ہے
چنانچہ اسی تفسیر کبیر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۴۷۷ مین لکھا ہے کہ قال اہل التحقیق المراد من الامام ہہنا النبی و
یدل علیہ وجوہ یعنی اہل تحقیق نے کہ مراد امام سے اسجگہ نبی ہے اور دلالت کرتی ہین اسپر کئی وجہین
انتہی بعد اسکے کئی دلیلین اس امر کے ثبوت مین لکھی ہین پھر اون سب دلائل کے بعد ص ۴۷۷
مین لکھا ہے کہ فوجب حمل ہذہ الامامۃ علی النبوۃ یعنی پس واجب ہوا حمل کرنا اس امامت کا اوپر نبوت کے

انتہی اور وجہ یہ ہے کہ وقت تحقیق اپنے اس آیہ وافی ہدایہ سے جو دلائل کہ ابطال خلافت خلفاء ثلاثہ پر قائم کیے ہین وہ شہاب ثاقب کا کام کر گئے اور آپ کے امام صاحب اوس سے بھاگ گئے اور گریز کرکے یہ مضمون گڑھا کہ اس آیت مین امامت سے مراد امامت نہین ہے بلکہ نبوت ہے چنانچہ ص ۴۳ مین پہلے تو دلائل فرقہ کو بجہد کی وحشی کرکے بیان کیا ہے بعد اوسکے کچھ اوسکا جواب بھی دیا ہے لیکن جب کچھ بن نہین پڑی تو یہ کروٹ بدلا کہ فرمانے لگے علی انا بینا ان المراد من الامامۃ فی ہذہ الآیۃ النبوۃ فمن کفر باللہ طرفۃ عین فانہ لا یصلح للنبوۃ میہ یعنی جو جواب ہمنے شیعون کو دیا اوسکے اوپر یہ بات زائد ہے کہ ہم بیان کر چکے ہین کہ تحقیق مراد امامت سے اس آیت مین نبوت ہے پس جو شخص کہ طرفۃ العین بھی ساتھ اللہ کے کافر ہو وہ نبوت کی صلاحیت نہین رکھتا انتہی مطلب امام صاحب کا یہ ہے کہ خلفائے ثلثہ تو بڑھاپے تک کافر و مشرک و بت پرست رہے اور اس آیہ کریمہ کی رو سے ظالمونکو امامت پہونچ نہین سکتی اور شرک و کفر سے بڑا کوئی ظلم نہین پس اس آیت سے اونکی امامت و خلافت کیونکر نہ باطل ہوگی لہذا کہدیا کہ یہان امامت سے مراد امامت نہین ہے بلکہ نبوت ہے اور کافر و مشرک نبوت کی صلاحیت نہین رکھتا یعنی امامت و خلافت ہر کافر و بت پرست کو مباح ہے اور یہ نہ سمجھے کہ میرے اس دام کید و مکر مین سوا احمق کے اور کون پھنسیگا اگر خود لفظ امامت امامت پر نہ دلالت کرے تو چاہیے کہ لفظ نبوت بھی نبوت پر نہ دلالت کرے اور اسیطرح کل الفاظ کا دلالت کرنا اپنے مدلولات پر بے اعتبار ہو جائے پس آدمی قرآن و حدیث کے لفظ سے اونکے معنی کیونکر سمجھے و نیز اپنے مافی الضمیر کا کیونکر اظہار کرے اور اگر ایسا ہی ہے تو حضرات سنیہ کو چاہیے کہ جو الفاظ اونکے خلفا و علماء کبار کی نسبت استعمال کرتے ہین اونسے اونکے مدلولات نہ مراد لیا کرین او کسی بات کا بُرا نہ مانا کرین و نیز امام صاحب اسی تفسیر کے ص ۴۳ مین فرماتے ہین کہ فالامام اسم من یوتم بہ کالازار لما یوتزر بہ یعنی پس امام نام ہے اوس شخص کا کہ جسکی متابعت کیجائے مانند ازار کے کہ جو پہنی جائے انتہی اوس عبارت مین امام صاحب کی فصاحت و بلاغت و تہذیب تشبیہ بھی قابل دید ہے خیر وہ کسی عبارت مین

اپنے مطلب کو ادا کرین مگر ہمارا مقصود اس سے بخوبی حاصل ہوگیا کہ امام نام ہے اوس شخص کا
کہ جسکی متابعت کیجاے پس خلیفہ رسول کہ بعد رسول جسکی متابعت تمام امت پر واجب ہے
وہ کیونکر اس لفظ سے خارج ہوجا ئیگا خیر ہمکو تو زیادہ فرصت نہین ہے اور نہ اس رسالہ
واہیہ کے جواب مین طوالت منظور ہے ورنہ اس باب مین ہم امام صاحب کے کل اقوال نقل
کرکے ایسے جوابات مسکتہ لکھتے کہ اونکے تمام اتباع دم بخود مبہوت ہوجاتے علاوہ اسکے
کچھ ضرورت بھی نہین ہے اسلیے کہ خطاب ہمارا واعظ صاحب سے ہے اور انھون نے خود ہی اپنے
امام صاحب کی تکذیب کردی اور اونکو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق قرار
دیا اور اگر یہ بات ناگوار ہو تو اونکے کلام کی تصدیق کرین اور اپنے تئین اس آیت کا مصداق قرار
دین لیکن ہم تو واعظ بیچارے کے کلام کی تصدیق کرتے ہین اور خود بھی کہتے ہین کہ امامت من جہت
نبوت حضرت ابرہیم کی اولاد مین جناب سید المرسلین وخاتم النبیین کے وجود باجود پر ختم ہوگئی
پھر آنحضرت کے بعد اولاد ابراہیم مین یہ امامت من جہت خلافت جاری ہوئی لیکن اس خلافت سے
خلافت خلفاء ثلاثہ نہین مراد ہوسکتی اسلیے کہ وہ گروہ ظالمین مین داخل ہین جیسا کہ اس سے قبل ہم
ثابت کر چکے ہین بلکہ خلافت وامامت حقہ امیر المومنین امام المتقین ودیگر ائمہ معصومین مراد ہے
اور تفصیل اسکی انشاء اللہ اسی باب مین آیندہ آئیگی قولہ اور حق تعالی نے خلافت کا وعدہ اس
امت مرحومہ کو بدین الفاظ عنایت کیا جو سورہ نور مین ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ الی قولہ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی وعدہ کیا ہے
اللہ تعالی نے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور کیے ہین کام نیک البتہ خلیفہ کریگا
اونکو زمین مین جیسا کہ خلیفہ کیا تھا پہلون مین سے اور البتہ محکم کریگا اونکے لیے دین اونکا جو
پسند کردیا اونکے لیے اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے
وہ خلفاء زمانہ خلافت مین شریک نہ کرینگے میرا کوئی آہ تفسیر بیضاوی جلد ۲ نسخہ قلمی و تفسیر
مدارک علی الحسینی جلد ۲ صفحہ ۹۹ مین بعبارات مختلفہ یک مضمون لکھا ہے ان ہذہ الآیۃ اوضح

دلیل علی صحۃ خلافۃ خلفاء الراشدین الاربعۃ لان المستخلفین الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہم ہم یعنی یہ آیت واضح تر دلیل ہے اور صحت خلافت چار خلیفون کے کیونکہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ یہی ہین **اقول** وباللہ استعین اس بات کو سب جانتے ہین کہ مدعی کے ذمے اونکے دعوی کا اثبات ہوتا ہے واعظ صاحب نے جو دعوی کیا ہے کہ یہ آیہ قرآنی بدیہہ صحت خلافت خلفاے ثلثہ پر دلالت کرتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام کو بھی وہ سبین شامل کرکے اربعہ کہتے ہین اب اہل انصاف کو دیکھنا چاہیے کہ مدعی صاحب اپنے دعوی کے اثبات مین کیا کیا ثبوت پیش کرتے ہین پہلا ثبوت تو دیکھو ہین نے تفسیر بیضاوی اور تفسیر مدارک سے دیا ہے اب کوئی واعظ صاحب سے پوچھے کہ یہ شیعونکی کتابین ہین یا سنیونکی اگر کہینگے کہ شیعون کی تو ہم کہینگے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اگر کہینگے کہ سنیونکی ہین تو ہم کہینگے کہ مخالف کا قول قابل تسلیم ہی یا نہین اگر کہینگے کہ ہے تو ہم کہینگے کہ شیعونکی کتابون مین بہت سی تیونکی تفسیر اور سیکڑون بلکہ ہزارون حدیثین خلفاے ثلثہ کے کفر و فسق و ارتداد کے ثبوت مین لکھی ہوئی ہین برہ عنایت واعظ صاحب اون مین سے ایک ہی کو تسلیم کرلین اور اگر کہینگے کہ مخالف کا قول قابل تسلیم نہین ہے تو ہم کہینگے کہ پھر آپ نے کیا سمجھکر اپنی کتابونکی عبارتین اپنے دعوی کے ثبوت مین شیعونکے مقابلے مین پیش کی ہین اور کچھ ایک دو جگہ نہین بلکہ تمام رسالہ انھین مزخرفات سے مملو ہے اور پھر ایک اور بہت بڑا تماشہ ہے کہ واعظ صاحب اپنی کتابونسے بھی جو عبارتین نقل کرتے ہین اونمین بھی تحریف کرتے ہین چنانچہ اسکی تفصیل آئندہ معلوم ہوگی **قولہ** بیان شیعہ کہتے ہین کہ اس آیت مین اس عہدے کے موعود لہ یا تو حضرت علی ہین اور یا حضرت امام مہدی اور قولہ منکم وغیرہ مین ضمیر تعظیماً فرمائی گئی ہے کذا وکذا **اقول** سنیون سے شیعون کی کسی بات کا جواب تو ہو نہین سکتا اس سبب سے ان لوگون کا دستور قدیم ہے کہ شیعونکا پورا قول نہین نقل کرتے بمصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ کمی و بیشی کرکے اپنے حسب دلخواہ لکھتے ہین تاکہ جواب دینے مین آسانی ہو اور پھر بھی کچھ نہین بن پڑتا حق

حق ہے اور باطل باطل انشاء اللہ تعالی یہ بندہ ضعیف و نحیف اس آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر
جو امر حق ہے اوسکو عنقریب بیان کریگا فانتظرہ قولہ لیکن یہ فقیر کہتا ہے کہ قولہ تعالی ان اللہ
لا یخلف المیعاد جو سورۂ آل عمران میں آیا ہے اور قولہ ان وعد اللہ حق اہ وغیرہ اس قسم کے
آیات سے باتفاق ہر مذہب و ملت کے ثابت ہے کہ اللہ تعالے کا وعدہ سچا ہے اور اللہ
جل شانہ سے خلاف وعدہ محال ہے **اقول** آمنا و صدقنا یہ تو ہمارا دین و ایمان ہے کہ اللہ
تعالی کا وعدہ سچا ہے اور اللہ جل شانہ سے خلف وعدہ محال ہے اسی سبب سے کہ خلف
وعدہ عقلا قبیح ہے اور جو فعل کہ قبیح ہو وہ حق سبحانہ و تعالی کے لائق نہیں ہے لیکن سنیونکا
مذہب اسکے خلاف ہے اس سبب سے کہ وہ حسن و قبح اشیا کو عقلی نہیں سمجھتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ گو اللہ تعالی نے مطیعین کو جنت کا اور عاصیین کو جہنم کا وعدہ فرمایا ہے لیکن اگر وہ سبکو
یا سبکو جہنم میں داخل کر دے تو ممکن ہے چنانچہ ابو الحسن اشعری کہ جو بانی اور مخترع مذہب اہل سنت ہیں
نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب نے جنکا علم و فضل و تحقیق و تدقیق سنیوں کے یہاں
اظہر من الشمس ہے اپنی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ میں اونکے اعتقادات مقریزی سے
صفحہ ۱۲۴ سے ۱۲۵ تک نقل کیے ہیں اور یہ کتاب مطبوعہ بھوپال ہے انھیں اعتقاد میں سے
صفحہ ۱۲۵ میں لکھا ہے کہ و ہو المالک لخلقہ الفعیل بالیشاء و یحکم ما یرید فلو ادخل الخلائق باجمعہم
النار لم یکن جورا و لو ادخلہم الجنۃ لم یکن حیفا یعنی اور وہی اللہ مالک ہے اپنی خلق کا کرتا ہے
جو کچھ کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جسکا کہ ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ داخل کرے کل خلائق کو آتش
جہنم میں تو نہوگا ظلم اور اگر داخل کرے اون سب کو جنت میں تو نہوگا حیف انتہی اور شاہ
عبد الحق صاحب دہلوی کہ جو سنیوں کے خاتم المحدثین ہیں اپنے رسالہ اعتقادیہ میں کہ جسکا نام
تکمیل الایمان رکھا ہے صفحہ ۱۰ و ۱۴ میں فرماتے ہیں کہ وے خبر دادہ است کہ مطیعان ثواب
دہم و عاصیان را عقاب کنم انچنین خواہد بود کہ وے گفتہ است و لیکن بر وے واجب نیست

ـہ اور یہ عبارت مع شے زائد کتاب ملل و نحل شہرستانی مطبوعہ مطبع ... صفحہ ۷۵ ذیل اعتقادات اشعریہ میں بھی مرقوم ہے

دا گر فردا خلافت آن کند دیگرے را بجاں نگر کہ گوید چرا چنین کردی انتہی شاہ صاحب نے
شیعوں کے خوف سے اس اعتقاد کے لکھنے میں بہت احتیاط کی ہے اور بہت سے پہلو بچا کے
عبارت لکھی ہے ولیکن لا یصلح العطار ما افسدہ الدہر آخر مطلب اسکا وہی ہے کہ اگر حق سبحانہ
وتعالی اپنے وعدہ کے خلاف کرے تو ممکن ہے کوئی قباحت نہیں ہے یہ رسالہ تکمیل الایمان آپ نے
چھاپے کا ہے مگر اوسکے اول و آخر میں کہیں مطبع کا نام نہیں لکھا ہے قولہ پس اب ہم پوچھتے ہیں
کہ اگر وعدہ آیت وعد اللہ الذین مذکورہ بالا کے موعود لہ حضرت مولا علی تھے تو پہلے برخلاف
وعدہ حق تعالے نے یہ خلافت حضرت ابا بکر کو عنایت کر دی معلوم ہوا کہ شیعہ کے نزدیک
العیاذ باللہ خدا تعالی بھی وعدہ خلافی کرتا ہے اقول واعجباہ آپ نے ابو بکر کو حق تعالی کا
خلافت عطا کرنا کہاں سے ثابت کیا اور کون سی دلیل اسپر قائم کی اگر حضرت ابو بکر کے
محض تغلب و تصرف کو آپ عنایت حق تعالی سمجھتے ہیں تو پھر دنیا میں جتنے سلاطین جور
گذرے ہیں اس عنایت کے سبب آپکو سبکی خلافت و حکومت و سلطنت حق ماننا پڑیگی یہانتک
کہ نمرود و فرعون و شداد کی بھی اور نمرود کی پادشاہت پر تو بموجب آپکی اس تقریر مہمل کے
نص قرآنی موجود ہے کہ حق سبحانہ و تعالے نے اوسکو ملک عطا فرمایا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی
فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ
الآیۃ ترجمہ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اوس شخص کے کہ حجت کرتا تھا ابراہیم سے اپنے
پروردگار کے باب میں بمقابلہ اسکے کہ دیا تھا اوسکو اللہ نے ملک انتہی آپ کو قرآن و حدیث
کے سمجھنے کی کچھ لیاقت تو ہے ہی نہیں نہ آپکا فہم درست ہے نہ دماغ صحیح ہے چونکہ حق تعالی
نے حضرت ابراہیم کو کل آدمیوں کا امام بنانے کا وعدہ فرمایا تھا اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ
ملک نمرود کو عنایت کیا لہذا اپنی تقریر کی بنا پر آپ نمرود کی سلطنت و حکومت حق سمجھیے اور
اللہ جل جلالہ و جل شانہ اور اوسکے خلیل کی نسبت جو آپکا جی چاہے اور منہ میں آئے وہ

۱؎ سورۂ بقرہ جزء سوم ع ۱۱

کفر بک دیجیے آپ کی زبان مین لگام تو ہئی نہین لیکن اس آیہ وافی ہدایہ کا خیال کر لیجیے کہ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید **قولہ** بعض شیعہ اس آیت کا معنی یون کرتے ہین کہ قولہ تعالی یعبدوننی لا یشرکون الخ کی فاعل آیت مذکورہ بالا مین کل لوگ ہین جو حق تعالی کی عبادت زمانہ خلافت موصوفہ مین کرینگے پس اس آیت مین سے خلفاے ثلثہ کا زمانہ خارج ہو گیا کہ اونکے زمانے مین اکثر بلاد مین شرک تھا اور اس وعدے کے موعود لہ امام مہدی ہی ہینگے کہ اونکے زمانے مین شرک نہوگا **اقول** موافق عادت مستمرہ اسلاف سنیہ کے اس نقل مین بھی اغلاط صاحب نے کمی و بیشی کی ہے لیکن اس قول ناقص و ناتمام کا بھی کچھ اونسے جواب نہ بن پڑا اور جو کچھ آگے لکھتے ہین وہ اونکی عبارت اور اس بندۂ ضعیف کا جواب قابل ملاحظہ ہے **قولہ** ہم اسکے جواب مین کہتے ہین کہ یعبدوننی لا یشرکون کے فاعل اس آیت مین اس وعدے کے موعود لہم ہین اور حق تعالی اونھین کی خبر دیتا ہے کہ وہ میری عبادت باخلاص و خشوع اپنی خلافت پاکیزہ کے مبارک اور خجستہ زمانے مین کرینگے اور میرے ساتھ کوئی شریک نہ پکڑینگے پس یعبدون لا یشرکون سے کل لوگ مراد لینا بالکل خلاف ظاہر ہے اور قرآن کی آیات کے ساتھ افترا پردازی ہے **اقول** اس آیت کے موعود لہم آپ اپنے خلفاے ثلثہ اور ہمارے جناب امیر علیہ السلام کو قرار دیتے ہین اور اب اس عبارت سے یعبدوننی اور لا یشرکون کا فاعل بھی آپ نے اونھین کو قرار دیا ہے جسطرح کہ خلافت اپنے اپنے زمانے مین اونپر منحصر تھی اوسیطرح عبادت خدا اور نفی شرک بھی انھین لوگون پر منحصر ہو گئی پس بنا بر آپ کے قول فاسد کے یہ لازم ہوا کہ سوا انکے اور کوئی مسلمان نہ عبادت خدا کرتا تھا نہ شرک سے احتراز بلکہ معاذ اللہ سب بت پرست اور مشرک تھے نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات اب فرمایئے کہ قرآن کی آیت کے ساتھ کسکی افترا پردازی ثابت ہوئی **قولہ** بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ امام ممدوح اس آیت کے نزول کے وقت حاضر کیا بلکہ پیدا بھی نہین ہوے تھے پس خطاب جمع حاضرین منکم کو غائب واحد پر بولنا اور ضمیر جمع ماضی استوا وغیرہ کو مفرد غیر مذکور اور غیر موجود کے لیے تجویز کرنا شیعہ کی ہی افترا پردازی ہے **اقول**

واعظ جی آپ بھی تو نزول قرآن کے وقت موجود نہ تھے پس جو اوسمین حاضرین سے خطاب
ہین اوسمین آپ اپنے تئین داخل سمجھتے ہین یا خارج اگر کہیے گا کہ داخل سمجھتے ہین تو بنا بر اپنے
مذہب کے حاضر کی ضمیرون مین غائب کو کیونکر داخل سمجھیے گا اور اگر کہیے گا کہ خارج سمجھتے ہین تو اقیموا
الصلوۃ وآتوا الزکوۃ سنیے چاہیے کہ آپ پر نماز اور زکوۃ واجب نہو اسلیے کہ اسمین اقیموا اور آتوا
دونون صیغے امر حاضر معروف کے ہین اور کتب علیکم الصیام سے روزہ بھی آپ پر واجب نہوگا
اس سبب سے کہ علیکم ضمیر اسمین جمع حاضر کی ہے پس چاہیے کہ نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور روزہ
رکھنا سب ترک کر دیجیے چونکہ آپ پر واجب ہی نہین ہے اوسمین زحمت اوٹھانے سے کیا
فائدہ ہے ونیز انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ اس مین
اجتنبوہ جمع امر حاضر کا صیغہ ہے اور آپ غائب اوسمین داخل نہین ہین لہذا شراب خواری اور قمار بازی
وغیرہ اپنے اوپر مباح اور حلال سمجھیے ونیز حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر الایہ
اس مین بھی علیکم کی ضمیر جمع مذکر حاضر ہے اس خطاب سے بھی اپنے تئین خارج سمجھکر جو چیزین اس
آیت مین ہین اونکو اپنے اوپر حلال سمجھیے اور شراب پینے کے بعد لحم خنزیر کے کباب چکھا کیجیے کہ
اس سے بہتر کوئی گزک آپکو نہ ملیگی ونیز لا تقربوا الزنا مین ضمیر جمع حاضر کی ہے اس سے اپنے
تئین آپ خارج سمجھکر زنا کو بھی اپنے اوپر مباح سمجھیے ونیز لا تجعل مع اللہ الٰہا آخر مین لا تجعل
صیغہ واحد مذکر حاضر کا ہے اور بنا بر آپ کے مذاق کے ایک ہی شخص کو کہ جو اوسوقت موجود رہا
ہوگا ممانعت شرک کی ثابت ہوگی پس آپ تو اس ممانعت مین کسی طرح داخل نہین ہو سکتے لہذا
جی چاہے تو شرک بھی ہو جایے اور اگر ان سب باتون سے آپکے لیے لذات دنیویہ پوری نہون
تو ملاحظہ کیجیے کہ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم
وخالاتکم الایہ مین علیکم ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے پس آپ تو اوسوقت موجود ہی نہ تھے
جب یہ آیت نازل ہوئی آپ کو اس ممانعت سے کیا علاقہ لہذا جمیع محارم کو کہ جنکی حرمت اس آیت
مین ہے اپنے اوپر حلال سمجھیے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واعظ صاحب آپ کیون

اسطرح کی باتین بناتی ہین جو ایسی زک اوٹھاتے ہین اب رہا یہ امر کہ جمع کا اطلاق واحد پر کیونکر ہوسکتا ہی اسکا جواب میری اس تقریر سے کہ جواب مین شروع کرتا ہون خود ہی ناظرین کی سمجھ مین آجائیگا واضح ہو کہ امر حق یہ ہے کہ جناب رسول خدا بعد نبوت دس برس مکہ مین رہے اور اسلام اسوقت نہایت ضعیف تھا اور جو لوگ کہ مسلمان ہوے تھے وہ کافرون کے ہاتھ سے بہت تکلیفین اوٹھاتے تھے اور خوف جان ومال وآبرو مین بسر کرتے تھے بعد اوسکے جب آپ نے ہجرت مدینہ کیطرف اختیار فرمائی اور حکم جہاد صادر ہوا جب بھی بوجہ قلت اہل اسلام وکثرت کفار امن حاصل نہوا اور مسلمان ہمیشہ خوفناک رہتے تھے اور بوجہ خوف کے کسی وقت ہتھیار اپنے جسم سے جدا نہین کرتے تھے پس حق سبحانہ وتعالی نے یہ وعدہ فرمایا کہ جو اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے اور یہ وعدہ ہمارے حضرت ہی کے وقت مین وفا ہوا کہ خوف اہل اسلام کا امن سے مبدل ہوگیا اور تمام عرب آپ کے قبضہ اقتدار مین آگیا اور اکثر قبایل عرب فوج فوج اسلام مین داخل ہوے اور دین مرتضے کی جو اس آیت مین ہے تمکین حاصل ہوگئی جیسا کہ خدا نے اس سورہ مبارکہ مین اسپر اشارہ کیا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ترجمہ

جس وقت آئی مدد خدا کی اور فتح اسلام کی اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین دین خدا مین فوج فوج کرکے پس تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور استغفار کر تو اوس سے تحقیق کہ وہی اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے انتہی پس کوئی حالت منتظرہ اس آیہ کریمہ کے مواعید مین باقی نرہی اور سب وعدے وفا ہوگئے سوا اسکے کہ تمکین دین بعض طبقات زمین مین ہوئی نہ کل مین اور بعض آدمی مسلمان ہوے نہ کل اور امن بھی فی الجملہ حاصل ہوا نہ کلیۃً پس اس وعدے کا ظہور فی الجملہ حضرت کے وقت مین ہوا اور جناب مہدی دین کے وقت مین پورا اور کامل ہوگا اور اتمام کو پہونچیگا کہ تمام عالم کفر وشرک سے خالی ہوجائیگا اور سواے دین مرتضے کے جسکی پسندیدگی کہ جو اس آیت مین موعود ہے اور کوئی دین باطل تمام عالم مین باقی نرہیگا جیسا کہ

اس آیہ کریمہ مین ہے کہ هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ ترجمہ وہ خدا ایسا ہے کہ بھیجا اوسنے رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اوسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش ہون مشرک انتہی پس فی الجملہ غلبۂ اسلام کا تو ہوا مگر پورا اور کامل غلبا اوسی وقت ہوگا کہ جب امام آخرالزمان ظہور فرماینگے پس اس آیہ وافی ہدایہ استخلاف مین خطاب ہی جناب رسولخدا و کل مومنین سے ہے کہ جو آپکے ساتھ تھے اور فی الجملہ وعدہ بھی آپ ہی کے وقت مین پورا ہوا اور جناب امیر المومنین کا عہد خلافت بھی مثل آپ ہی کے عہد کرامت عہد کے ہے اور اس وعدے کی تکمیل اور تتمہ باذن اللہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہین اگر کوئی کہے کہ اس آیہ مین وعدہ ہے استخلاف کا اور اوسکے معنی خلیفہ کرنے کے ہین اور خود جناب رسول خدا کے اوپر استخلاف کیونکر صادق آیگا کیا وہ بھی کسی کے خلیفہ تھے تو ہم اسکا جواب دینگے کہ جسطرح حضرت آدم پر صادق آیا کہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یعنی تحقیق کہ مین گردانے والا ہون زمین مین ایک خلیفہ انتہی تو کیا حضرت آدم کسی کے خلیفہ تھے حالانکہ آپ تو ابوالبشر ہین اور آپکے قبل تو کوئی آدمی بھی روے زمین پر نہ تھا اور حضرت داؤد کے باب مین آیا ہے یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ یعنی اے داؤد گردانا ہمنے تجھکو خلیفہ زمین مین انتہی حالانکہ وہ بھی کسی کے خلیفہ نہ تھے بلکہ بعد طالوت کے حق سبحانہ وتعالی نے اونکو ملک عطا فرمایا اور یہ مشابہت کما استخلف الذین من قبلہم سے ایسی ظاہر و روشن ہے کہ جو شخص کچھ بھی چشم بصیرت رکھتا ہو وہ اسکا انکار نہین کرسکتا پس اگر کوئی کہے کہ لیستخلفنہم مین ضمیر جمع ہی اسکا اطلاق فقط آپکی ذات مبارک پر کیونکر ہو سکتا ہے تو ہم پہلے ہی کہ چکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہی جناب رسول خدا اور کل مومنین سے ہے کہ جو آپکے ساتھ تھے اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ استخلاف کے معنی کسی کو اپنی جگہ خلیفہ مقرر کرنے کے ہین مگر جبکہ اسکی اسناد کسی مخلوق کیطرف ہو لیکن جب اسکی

---

[1] جزو دوم رکوع دہم سورۂ توبہ ۱۲

اسناد حق سبحانہ وتعالی کیطرف ہوتی ہے تو ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنے کے معنی ہوجاتے ہین
چنانچہ بنی اسرائیل کے باب مین آیا ہے کہ عَسٰی رَبُّکُم اَن یُّھلِكَ عَدُوَّکُم وَیَستَخلِفَکُم
فِی الاَرضِ فَیَنظُرَ کَیفَ تَعمَلُونَ ترجمہ قریب ہے کہ پروردگار تمھارا ہلاک کرے
تمھارے دشمن کو (یعنی فرعون کو) اور خلیفہ کرے تمکو زمین مین پھر دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہو تم
انتہی ظاہر ہے کہ اس آیت مین خطاب کل بنی اسرائیل سے ہے اور یہ وعدہ اسطرح وفا ہوا
کہ حق سبحانہ وتعالی نے فرعون اور اوسکی قوم کو ہلاک کیا اور بنی اسرائیل کو اونکی جگہ حکومت
اور سلطنت اور خلافت عطا فرمائی اور حاکم اور رسول اونکے حضرت موسی تھے اسیطرح اس آیت
مین خطاب ہے کل مومنون سے اور یہ وعدہ اسطرح وفا ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی نے بعض کفار
کو ہلاک کیا اور بعض کو مغلوب کیا اور مسلمانون کو تمام عرب پر مسلط کیا اور کفار کی جگہ اونکو
حکومت وسلطنت وخلافت عطا فرمائی اور حاکم اور رسول اونکے حضرت رسول خدا تھے
حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة کما جاء فی الاحادیث وکما جاء فی القرآن اِنَّا اَرسَلنَا
اِلَیکُم رَسُولًا شَاھِدًا عَلَیکُم کَمَا اَرسَلنَا اِلٰی فِرعَونَ رَسُولًا یہ امر حق وصدق
ہے کہ اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین جسکے بیان کرنیکا ہمنے وعدہ کیا تھا اور خود سنیونکی تفاسیر
معتبرہ سے ثابت ہے کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور کل مومنین سے کہ جو
آپ کے ساتھ تھے چنانچہ تفسیر کشاف جزء ثانی مطبوعہ مطبع محمد افندی ص ۹۸
مین ہے الخطاب لرسول صلعم ولمن معہ ومنکم للبیان یعنی خطاب ہے واسطے رسول خدا اور واسطے
اون لوگون کے کہ جو آپ کے ساتھ تھے اور منکم واسطے بیان کے ہے انتہی ونیز تفسیر
بیضاوی جلد دوم مطبوعہ لکھنؤ مطبع منشی نولکشور کے صفحہ ۹ مین ہے کہ خطاب للرسول وللامۃ
او لہ ولمن معہ ومن للبیان یعنی خطاب ہے واسطے رسول کے اور واسطے امت کے یا خطاب ہے
واسطے رسول کے اور واسطے اون لوگون کے کہ جو حضرت کے ساتھ تھے اور من واسطے بیان کے

انتہی اور جو کچھ کہ مین نے یہان لکھا ہے محققین اہل سنت وجماعت کی تفاسیر معتبرہ مین حرف بحرف موجود ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء چنانچہ تفسیر نیشاپوری صفحہ مذکورہ بالا مین مرقوم ہے کان رسول اللہ صلعم واصحابہ مکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ثم ہاجروا الی المدینۃ وکانوا یصبحون فی السلاح ویمسون فیہ حتی انجز اللہ وعدہ فاظہرہم علی العرب کلہم یعنی جناب رسولخدا اور اونکے اصحاب دس برس مکے مین رہے حالت خوف مین بعد اوسکے ہجرت کی مدینے کیطرف اور وہ لوگ ایسی حالت مین تھے کہ صبح اور شام یعنی ہر وقت ہتھیار باندھے رہتے تھے یہانتک کہ وفا کیا اللہ نے وعدہ اپنا پس غالب کر دیا اونکو تمام عرب پر انتہی موضع الحاجۃ ونیز تفسیر کشاف صفحہ مذکورہ بالا مین مرقوم ہے وعدہم اللہ ان ینصر الاسلام علی الکفر ویورثہم الارض ویجعلہم فیہا خلفاء کما فعل ببنی اسرائیل حین اورثہم مصر والشام بعد اہلاک الجبابرۃ وان یمکن الدین المرتضی وہو دین الاسلام وتمکینہ وتثبیتہ وتوطیدہ وان یؤمن سربہم ویزیل عنہم الخوف الذی کانوا علیہ وذلک ان النبی صلعم واصحابہ مکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ولما ہاجروا کانوا بالمدینۃ یصبحون فی السلاح ویمسون فیہ حتی قال رجل ما یاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال صلعم لا تغبرون الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیا لیس معہ حدیدۃ فانجز اللہ وعدہ واظہرہم علی جزیرۃ العرب یعنی موعدہ کیا اونھین جناب رسالتمآب اور مسلمانون سے اللہ نے یہ کہ نصرت دے اسلام کو اوپر کفر کے اور وارث کرے اونکو زمین کا اور گردانے اونکو اوسی زمین مین خلیفہ جیسا کہ کیا ساتھ بنی اسرائیل کے جسوقت کہ وارث کیا اونکو مصر اور شام کا بعد ہلاک کرنے سرکشون کے اور یہ کہ تمکین دے دین مرتضی کو اور وہ دین اسلام ہے اور تمکین اوسکی ثابت کرنا اوسکا ہے اور قائم کرنا اوسکا اور یہ کہ امن عطا کرے اونکے نفس کو اور زائل کرے اونسے اوس خوف کو کہ جس پر وہ تھے اور وہ یہ ہے کہ تحقیق نبی صلعم اور اصحاب اونکے دس برس مکے مین رہے حالت خوف مین اور جسوقت کہ اون لوگون نے ہجرت کی تو مدینے مین بھی ہر وقت ہتھیار باندھے رہتے تھے یہانتک کہ کہا ایک شخص نے کہ کب آئیگا ہمارے اوپر

ایسا دن کہ ہم اوسمین بخوف ہوجائینگے اور ہتھیار نہ باندھینگے پس فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ نہین باقی رہوگے تم اس حالت مین مگر تھوڑے دن یہانتک کہ بیٹھیگا تم مین سے ہر شخص
ایک گروہ عظیم مین ایسی حالت مین کہ کپڑے پہنے ہوگا اور اوسکے پاس لوہا نہ ہوگا (یعنی کوئی
ہتھیار نہوگا) پس وفا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور غالب کردیا جناب رسول خدا اور مسلمانون کو
اوپر جزیرہ عرب کے انتہی موضع الحاجۃ ونیز تفسیر نواب علامہ صدیق حسن خانصاحب مسمی
بہ فتح البیان مطبوع بولاق مصر جلد ششم صفحہ ۳۳۳ مین ہے کہ الخطاب للنبی صلعم و
لمن معہ یعنی خطاب ہے واسطے نبی صلعم کے اور واسطے اون لوگون کے کہ جو آپ کے ساتھ تھے
انتہی ونیز اسی تفسیر کے صفحہ ۳۲۹ مین ہے وعن البراء قال فینا نزلت ونحن فی خوف
شدید وعن ابی العالیۃ قال کان النبی صلعم واصحابہ بمکۃ نحوا من عشر سنین یدعون الی اللہ وحدہ و
الی عبادتہ وحدہ لا شریک لہ سرًا وہم خائفون لا یومرون بالقتال حتی امروا بالھجرۃ الی المدینۃ فقدموا
المدینۃ فامرہم اللہ بالقتال وکانوا بہا خائفین یمسون فی السلاح ویصبحون فی السلاح فغبروا بذلک ماشاء
اللہ ثم ان رجلا من اصحابہ قال یا رسول اللہ ما یاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال رسول اللہ صلعم
لن تغبروا الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیا لیست فیہم حدیدۃ فانزل اللہ وعد اللہ
الذین امنوا الی آخر الایۃ فاظہر اللہ نبیہ علی جزیرۃ العرب فامنوا ووضعوا السلاح یعنی اور براء سے
منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ یہ آیت ہمارے باب مین نازل ہوئی ہے درانحالیکہ ہم لوگ
خوف شدید مین تھے اور ابو العالیہ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ نبی صلعم اور اونکے اصحاب مکے
مین قریب دس برس کے رہے کہ دعوت کرتے تھے لوگون کی طرف خدائے واحد کے اور طرف وحدہ لا شریک لہ کے
عبادت کی پوشیدہ درانحالیکہ وہ لوگ خائف تھے نہین حکم کیے گئے تھے واسطے جہاد کے یہانتک کہ وہ لوگ
حکم کیے گئے واسطے ہجرت کے طرف مدینے کے پس آئے وہ لوگ مدینے مین پس حکم کیا اونکو اللہ نے جہاد کا
اور وہ لوگ مدینے مین بھی حالت خوف مین رہتے تھے کہ شب و روز ہتھیار باندھے رہتے تھے پس باقی رہے
اسی حالت پر جبتک کہ چاہا اللہ نے بعد اوسکے تحقیق ایک شخص نے آپ کے اصحاب مین سے کہا کہ

ای رسول خدا کب آیگا ہمارے اوپر ایسا دن کہ ہم اوسمین بیخوف ہوجائینگے اور ہتھیار اپنے رکھدینگے
پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نہین باقی رہوگے تم اس حالت مین مگر تھوڑے دن یہانتک
کہ بیٹھیگا تم مین سے ہر شخص ایک گروہ عظیم مین ایسی حالت مین کہ کپڑے پہنے ہوگا اور اوسکے پاس
لوہا نہوگا (یعنی کوئی ہتھیار نہوگا) پس نازل کیا اللہ نے وعد اللہ الذین آمنوا آخر آیت تک
پس غالب کردیا اللہ نے اپنے نبی کو اوپر جزیرۂ عرب کے پس بیخوف ہوگئے سب مسلمان اور
رکھدیے اون سب لوگون نے ہتھیار انتہی پس اب جسکا جی چاہے میری عبارت کو سنیونکی
اون معتبر تفسیرونکی عبارت سے کہ جو مین نے نقل کی ہے مطابق کرلے کسی بات کا فرق
نہین ہے پس بالاتفاق ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور
کل اون مسلمانون سے کہ جو آپ کے ساتھ تھے اور وہی اس آیت کے موعود لہم ہین اور
جناب مہدی آخر الزمان صلوات اللہ علیہ وعلے آبائہ الطاہرین کے باب مین بھی سنی
اور شیعہ کا اتفاق ہے کہ آپ یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یعنی بھر دینگے
زمین کو عدل وانصاف سے جسطرح کہ بھر گئی ہوگی ظلم وجور سے اور تمام عالم مین ایک ہی دین
ومذہب ہوجائیگا اور سیکڑون حدیثین سنیونکی کتابون مین اس باب مین منقول ہین مین
بخوف طوالت ونیز بسبب کثرت وشہرت اون احادیث کو یہان نقل نہین کرتا ہون پس
کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت مین جو وعدہ ہے اوسکے آپ کامل کرنے والے اور پورا
کرنے والے نہ قرار دیے جائین اب جو کچھ اختلاف فیمابین ہے وہ بعد جناب رسول خدا
امر امامت وخلافت مین ہے کہ شیعہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو خلیفۂ بلافصل
منصوص من اللہ ومن الرسول سمجھتے ہین اور سنی خلفاے ثلاثہ کو خلیفہ جانتے ہین خلافت
جناب امیر علیہ السلام تو بالاتفاق حق ہے لہذا لامحالہ اس آیت کے تحت مین داخل ہے لیکن
خلافت خلفاے ثلثہ پس وہ ہرگز اس آیت سے ثابت نہین ہوسکتی اسلیے کہ اگر بسبب
کثرت فتوحات وہ لوگ اس آیت کے وعدے مین داخل سمجھے جائینگے تو کوئی وجہ نہین ہے

کہ خلفاے بنی امیہ و بنی عباس اس سے خارج سمجھے جاوین کہ اونکے وقت مین بھی فتوحات عظیمہ ہوئی
ہین اور اسلام کی کثرت اور ملک و سلطنت کی وسعت زمانہ خلفاے ثلثہ سے اضعاف مضاعف
ہوگئی تھی حالانکہ خود کتب تواریخ و احادیث اہل سنت سے اون لوگون کا فسق و فجور و کفر
و الحاد ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ بعض اون مین سے اپنے وقت مین فرعون ثانی تھے اور تفصیل
ان باتون کی ان شاء اللہ عنقریب آئیگی و نیز ایسے ادلۂ قطعیہ بیان کیے جائینگے کہ جن سے ثابت
ہو جائیگا کہ نہ خلافت خلفاے ثلثہ صحیح تھی اور نہ وہ اس آیت کے موعود لہم ہوسکتے ہین پس اب
مین واعظ صاحب کے باقی کلام نافرجام کے نقض و ابرام کیطرف متوجہ ہوتا ہون **قولہ** حق تعالی
نے ہر چہار خلیفون کے حالات کی آیت مذکورہ بالا مین صراحت سے بوجوہ ذیل خبر دی ہے
اقول یہ وجوہ ذیل اور انکا جواب قابل دید ہے **قولہ** (۱) خلافت صحیحہ **اقول** واعظ صاحب
آپ نے کونسی دلیل اس آیت سے خلفاے ثلثہ کی خلافت کے صحیح ہونے پر قائم کی ہے
کہ یہان بے تکلف لکھدیا کہ خلافت صحیحہ کیا ان تینون کا نام اس آیت مین مذکور ہے اور یہ بھی
اب آپ نہین کہہ سکتے کہ اگر یہ لوگ اس آیت کے موعود لہم نہین ہین تو پھر اور کون ہین اس سبب سے
کہ تقریر سابق مین ہم بخوبی آپ ہی کی تفاسیر صحیحہ معتبرہ سے ثابت کرچکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہے
جناب رسول خدا اور کل مسلمانون سے اور وہی سب اس آیت کے موعود لہم ہین اور حضرت ہی
کے وقت مین اس وعدے کا ایفا ہو گیا اور تمام عرب مین اسلام پھیل گیا اگر آپ کہیے گا کہ اون مسلمانون مین
جو حضرت کے ساتھ تھے خلفاے ثلثہ بھی موجود تھے پھر خواہ مخواہ یہ بھی اس آیت کے موعود لہم مین داخل
ہوے تو ہم جواب دینگے کہ یہ آپ کے دعوے کے خلاف ہے اس سبب سے کہ آپ تو ثلاثہ کو
اس آیت کا موعود لہم بنابر اونکی خلافت کے قرار دیتے ہین نہ بنابر ہمراہی جناب رسولخدا علاوہ اسکے
بہت سے منافق بھی آپ کے ہمراہ تھے کہ جنکے وجود پر آیات کثیرہ دلالت کرتی ہین کیا انکو بھی آپ
اس آیت کے موعود لہم مین داخل سمجھیے گا اور اگر سمجھیے گا تو آپکو اختیار ہے پس جس حیثیت سے کہ آپ انکو
داخل سمجھیے گا اوسی حیثیت سے ہمکو بھی آپ کے خلفاے ثلثہ کے ادخال مین کچھ عذر نہوگا اب آپ نے

جس خلافت کی بغیر کسی دلیل کے تصحیح کی ہے مین اوسکی تغلیط ادلۂ قطعیہ سے کرتا ہون **دلیل اول**
اصل اصیل مذہب اہل سنت یہ ہے کہ امام و خلیفہ کو بعد رسول خدا منصوص من اللہ و من الرسول نہین
سمجھتے بلکہ کہتے ہین کہ امت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے اپنا رئیس بنا لے اور اسپر کوئی دلیل قائم کرنیکی
ضرورت نہین ہے مگر واعظ صاحب اور اونکے اتباع کی جہالت کے سبب سے مین لکھتا ہون کہ شاہ
عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ کے باب ہفتم کے صفحہ ۲۰۲ نسخۂ مطبوعہ لکھنو مطبع منشی نولکشور مین لکھتے
ہین باید دانست کہ اول مسائل خلافیہ درین باب آنست کہ اہل سنت گویند کہ بر ذمۂ مکلفین واجب ست کہ شخصی را
از میان خود رئیس گردانند و اتباع او در آنچہ موافق شرع است لازم گیرند و او را در امور شرع و عمدہ
معاون باشند **انتہی** اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر کی خلافت اجماع اہل سنت سے منعقد ہوئی اور
حضرت عمر کی خلافت خلافت نامہ حضرت ابوبکر سے کہ جو اونھون نے لکھدیا تھا اور حضرت عثمان کی
شوری سے پس سنیونکو کسی آیت یا حدیث سے خلافت خلفائے ثلثہ پر استدلال کرنا اپنے مذہب
کی جڑ اور بنیاد کا کھودنا ہے اور یخربون بیوتہم بایدیہم کا مصداق ہونا ہے و نیز شاہ عبد الحق صاحب دہلوی
اپنے رسالہ اعتقادیہ مین کہ جسکا نام تکمیل الایمان رکھا ہے صفحہ ۱۰۳ مین فرماتے ہین و مختار نزد اہل تحقیق آنست
کہ در ہیچ جانب یعنی نہ در خلافت ابوبکر و نہ در خلافت علی نص قطعی از پیغمبر واقع نشدہ **انتہی** شاہ صاحب جو نص خلافت
علی بن ابیطالب کے منکر ہوئے ہین یہ انکار اونکا شیعون پر تو حجت ہو نہین سکتا لیکن خلافت ابوبکر پر جو
عدم نص کے قائل ہین وہ سنیون پر حجت ہے اور سنی بیچارے اس سے اختلاف ہی کب کرتے ہین
سب ہی اس بات کے قائل ہین کہ خلافت ثلاثہ منصوص نہین ہے لیکن شاید واعظ صاحب اپنے
مذہب سے خروج کرین یا اپنے اتباع کے اخراج کا باعث ہون لہذا جو ادلۂ قطعیہ کہ شاہ عبد الحق
صاحب نے عدم نص خلافت خلفائے ثلثہ پر قایم کیے ہین اونکو مین یہان صفحۂ مذکورۂ بالا یعنی
۱۰۳ سے ۱۰۶ تک نقل کرتا ہون و اگر نصے بر خلافت ابوبکر وجود میداشت تقاول مہاجرین و انصار
کہ منا امیر و منکم امیر درست نبودے و برد و بدل آن احاجت نمی شد چنانچہ در تقفیہ نصب خلافت
در کتب مذکور ست و اگر گویند تواند کہ این تقاول و تخالف از برائے تحقیق حجت و تفتیش نص بود

از جہت خفاے آن و عدم علم بعضے از اصحاب بدان پس تنزل ابوبکر از ان مقام و تخییر وے علی را و
سائر اصحاب را در بیعت چہ معنی وارد چہ در امر واجب منصوص تخییر و تواضع گنجایش ندارد و نیز نقل
کردہ اند کہ ابوبکر صدیق دست عمر بن الخطاب و ابو عبیدہ بن الجراح کہ پیغمبر خدا او را امین امت خواندہ
است بگرفت و بانصار گفت کہ امامت حق قریش است و غیر قریش کسے را نرسد کہ دعوی امامت کند
شما ازین دو کس ہر کہ را خواہید بیعت اختیار کنید اگر نص درین باب از پیغمبر بودے اختیار عمر و ابو عبیدہ در بیعت
ننمودے پس حق آنست کہ نصب خلافت با جتہاد صحابہ و اجماع ایشان بود انتہی و نیز چند سطر و ہی
بعد لکھے ہین و چون خلافت ابوبکر با جماع ثابت و امتثال امر او بر کافہ مسلمانان لازم گشت و وے
در وقت رحلت خود تفویض امر بعمر فاروق کرد و او را خلیفہ ساخت و عہد نامہ بنام او نوشت
و مردم را بمتابعت ہر کہ دران نامہ است امر کرد و تمامہ صحابہ باوے بیعت کردند و علی مرتضی نیز
بیعت نمود و فرمود با یعنا لمن فیہ و ان کان عمر خلافت عمر نیز با جماع ثبوت یافت و عمر در وقت
شہادت خود امر خلافت را میان شش کس عثمان و علی مرتضی و عبد الرحمن بن عوف و طلحہ و زبیر
و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم مشترک گذاشت و ایشان تفویض براے عبد الرحمن بن عوف
کردند و وے عثمان را اختیار کرد پس علی مرتضی و تمامی صحابہ بعثمان بیعت کردند و منقاد امر وے
شدند و در احکام دین و دنیا او را امیر و حاکم دانستند خلافت عثمان نیز با جماع ثبوت یافت انتہی پس
اے منصفو انصاف کرو کہ اگر آیہ استخلاف یا اور کوئی دوسری آیت خلفاے ثلاثہ کی خلافت کے
باب مین نازل ہوئی ہوتی تو اوسکو کیا صحابہ نہ جانتے اور خود خلفاے ثلثہ بھی اوس سے واقف
ہوتے پھر ان معرکون مین کہ جو شاہ عبد الحق صاحب کی عبارت مین موجود ہین اوس آیت سے اپنی
خلافت پر استدلال کیون نکرتے بلکہ اگر کوئی حدیث بھی ہوتی تو اوسی سے استدلال کرتے اور
سنی اپنا مذہب یہ کیون قرار دے لیتے کہ خلیفہ رسول منصوص نہین ہوتا پس اب اس سے بخوبی ثابت
ہوگیا کہ جسقدر آیتون کی کہ اہل سنت تاویل کرکے خلافت خلفاے ثلاثہ کے ثبوت مین پیش کرین
یا جسقدر حدیثین کہ اس باب مین نقل کرین وہ سب تاویلین ان لوگون کی غلط اور وہ سب حدیثین

کذب و افترا ہے محض ہین اور یہ امر بحمد اللہ خود شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی تقریر سے
ثابت ہو گیا اب شیعون کو کسی دلیل کے بیان کرنے کی احتیاج باقی نہین رہی وکفی اللہ المؤمنین
القتال دلیل دوم ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اس آیۂ وافی ہدایہ مین جو منکم ہے اوسمین
من تبعیض کے لیئے ہے یا بیان کے لیئے اگر کہینگے کہ تبعیض کے لیئے ہے تو یہ قول اونکا غلط
ہوگا اسلیئے کہ ایمان اور عمل صالح بھی بعض کے ساتھ مخصوص ہو جائیگا کہ جنکو واعظ صاحب
اس آیت کا موعود لہم قرار دیتے ہین اور یہ بدیہی ہے کیونکہ فاعل بھی وہی لوگ قرار
پائینگے جیسا کہ واعظ صاحب نے اس رسالہ کے صفحہ ۵ مین کہا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا
کہ سواے چار آدمیون کے کہ جنکو واعظ صاحب خلیفہ اور اس آیت کا موعود لہم قرار دیتے
ہین صحابۂ رسولخدا مین سے نہ کسی کا ایمان ثابت ہوگا نہ عمل صالح نہ عبادت کرنا نہ شرک
سے احتراز کرنا اور یہ بالاجماع غلط ہے پس یہ قول بھی غلط ہوا کہ من واسطے تبعیض کے
ہی اور جب یہ قول غلط ہوا تو خلافت خلفاے ثلثہ پر اس سے استدلال کرنا بھی غلط ہو گیا اور اگر کہینگے
کہ من واسطے بیان کے ہے تو اس آیت مین خطاب ہوگا جناب رسول خدا صلعم اور کل مسلمانون سے
اور وہی سب اسکے موعود لہم بھی قرار پائینگے اور جب وہ سب اسکے موعود لہم قرار پائے تو خلفاے
ثلثہ کی کچھ تخصیص نرہی اور جب انکی تخصیص نرہی تو اس آیت سے انکے خلافت پر استدلال کرنا بھی
باطل ہوگیا اور ہم اس امر کو ثابت کر چکے ہین کہ محققین مفسرین اہل سنت اسی بات کے قائل ہین کہ من
واسطے بیان کے ہے اور انکی تفاسیر معتبرہ کی عبارت بھی نقل کر چکے ہین دلیل سوم وار و مدار
سنیون کے استدلال کا اس آیت سے لیستخلفنھم فی الارض مین ہے پس جب تک یہ امر ثابت نکرین
کہ استخلاف سے مراد خلافت بعد رسول ہے اونکا دعوی ثابت نہین ہو سکتا اور اسکو وہ تا
قیامت تک ثابت نہین کر سکتے اسلیئے کہ ہم پہلے کہ چکے ہین کہ استخلاف کے معنی کسی کو اپنی جگہ مقرر
کرنے کے اوسوقت ہوتے ہین کہ جب اسکی اسناد مخلوق کیطرف ہو لیکن جب اسکی اسناد حق سبحانہ
و تعالی کیطرف ہوتی ہے تو ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنے کے معنی ہو جاتے ہین اور نظایر ہے

کہ اس آیہ کریمہ میں لیستخلفنہم کی اسناد حق سبحانہ و تعالی کیطرف ہے پس ثابت ہو گیا کہ مراد یہان معنی ثانی ہین اور ان معنی ثانی کی اثبات پر خود کلام مجید ناطق ہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے ان یشاء یذہبکم و یستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاءکم من ذریۃ قوم آخرین ترجمہ اگر چاہے اللہ تو دور کرے تمکو اور قائم کرے تمھارے بعد جسکو چاہے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد سے اور لوگون کے انتہی ظاہر ہے کہ اس آیہ کریمہ مین استخلاف سے مراد خلافت مصطلحہ نہین ہے بلکہ ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنا مراد ہے و نیز حق سبحانہ و تعالی حضرت ہود کی زبانی فرماتا ہے کہ آپنے اپنی قوم سے ارشاد کیا کہ و یستخلف ربی قوما غیرکم یعنی اور قائم مقام کریگا پروردگار میرا کسی قوم کو تمھارے سوا انتہی و نیز بنی اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے عسی ربکم ان یہلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون اور یہ آیت مع ترجمہ پہلے نقل ہو چکی ہے و نیز خلافت کے معنی بادشاہت و حکومت کے بھی ہین جیسے کہ حضرت آدم کے باب مین آیا ہے کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ اور حضرت داود کے باب مین آیا ہے یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ظاہر ہے کہ حضرت آدم اور حضرت داود کسیکے خلیفہ و جانشین نہ تھے خصوصاً حضرت آدم کہ ابو البشر ہین اور اونکے قبل کوئی آدمی ہی دنیا مین نہ تھا جیسا کہ سابق مین بیان ہوا پس ثابت ہو گیا کہ اس آیت مین مراد لیستخلفنہم سے معنی ثانی ہین اس سبب سے کہ استخلاف کی اسناد جناب رسول خدا کیطرف نہین ہے بلکہ حق سبحانہ و تعالی کی طرف ہے اور ہم کتب معتبرہ اہل سنت سے ثابت کر چکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور کل مومنون کو جو آپ کے ساتھ تھے اور آپ ہی کے وقت مین یہ وعدہ وفا ہوا کہ تمام عرب پر آپ کو تسلط حاصل ہو گیا پس استخلاف سے بھی یہان یہی مراد ہو گی کہ حق سبحانہ و تعالی نے کفار کے بدلے جناب سرور کائنات اور اہل اسلام کو حکومت عرب عطا فرمائی اور اونکو استقرار دیا اور دین مرتضے کو تمکین عطا فرمائی

لہ جزو ہشتم سورہ انعام رکوع دوم ۱۲ سلہ جزو دوازدہم سورہ ہود رکوع چہارم ۱۲

اور اونکے خوف کو امن سے بدل دیا اور ظاہر ہے کہ وہ سب عبادت حق سبحانہ و تعالیٰ کی کرتے تھے اور کسی کو اوسکا شریک مقرر نہین کرتے تھے اور اگر اسقدر ہمارا بیان کافی نہو کہ جسقدر ہم سابق مین کہہ چکے ہین تو ہم خاص کرکے اس بات کو بھی تفاسیر معتبرہ اہل سنت سے ثابت کیے دیتے ہین چنانچہ نواب علامہ صدیق حسن خانصاحب اپنی تفسیر فتح البیان کی جلد ششم صفحہ ۲۳۳ مین لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر مین لکھتے ہین بدلا عن الکفار و نیز تفسیر جلالین مین بھی لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر مین بعینہٖ یہی لفظ لکھی ہوئی ہین کہ بدلا عن الکفار اور کما استخلف الذین من قبلہم کی تفسیر مین لکھا ہے من بنی اسرائیل بدلا عن الجبابرۃ پس اس تقریر سے و نیز تقریر سابق سے کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہوگیا کہ اس آیت مین استخلاف سے مراد خلافت بعد رسول خدا نہین ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کفار کو ہلاک اور مغلوب کرکے جناب رسول خدا اور اہل اسلام کو اونکی جگہہ حکومت اور استقلال و استقرار زمین مین عطا فرمائیگا اور یہ وعدہ حضرت ہی کے وقت مین وفا ہوگیا کہ تمام عرب آپ کے قبضہ اقتدار مین آگیا کما لا یخفٰی دلیل چہارم شیعہ تو جناب امیر المومنین کو خلیفہ بلا فصل جناب سید المرسلین سمجھتے ہین مگر سنیون سے پوچھتے ہین کہ بعد زمانہ ثلاثہ وہ حضرت کی خلافت کو خلافت حقہ سمجھتے ہین یا نہین اگر کہینگے کہ نہین تو دایرہ اسلام سے خارج ہوکر زمرہ خوارج مین داخل ہوجائینگے اور اگر کہینگے کہ ہان تو ہم کہینگے کہ آپ کو بھی اس آیت کے موعود لہم مین داخل سمجھتے ہین یا نہین اگر کہینگے کہ ہان جیسا کہ واقع اور حسب نفس الامر ہے تو ہم کہینگے کہ یہ اونکے اصول مذہب کے خلاف ہے اور اونکے مفسرین اور متکلمین معتبرین نے اس سے انکار کیا ہے چنانچہ سنیونکے امام فخر رازی صاحب تفسیر کبیر مذکور کے صفحہ ۲۰۰ جلد ششم مین فرماتے ہین و معلوم ان بعد الرسول الاستخلاف الذی ہذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر و عمر و عثمان لان فی ایامہم کانت الفتوح العظیمۃ و حصل التمکین و ظہور الدین و الامن ولم یحصل ذلک فی ایام علی رضی اللہ عنہ لانہ لم یتفرغ للجہاد و الکفار لاشتغالہ بمحاربۃ من خالفہ من اہل الصلوۃ ترجمہ اور معلوم ہے یہ بات تحقیق بعد رسول کے ایسا استخلاف کہ جسکی یہ صفت ہے سوا اسکے نہین ہے کہ حاصل ہوا تھا ایام ابوبکر و عمر

لہ مطبوع مطبع حیدری واقع بمبئی ۱۲۹۲ جلد ثانی ص۵۸

وعثمان مین اس سبب سے کہ اونکے ایام مین فتوح عظیمہ ہوئین اور حاصل ہوئی تمکین اور ظہور دین اور حاصل
ہوا امن اور نہین حاصل ہوئی یہ بات ایام مین علی رضی اللہ عنہ کے اس سبب سے کہ نہین فارغ ہوے
وہ حضرت واسطے جہاد کفار کے بسبب اپنے اشتغال کے لڑائی مین اون لوگون سے کہ جنھون نے
آپ سے خلاف کیا اہل صلوٰۃ مین سے (یعنی مسلمانون مین سے) انتہی پس اس سے ثابت ہوگیا
کہ سنیونکے نزدیک جناب امیر اس آیت کے موعود لہم مین داخل نہین ہین اس سبب سے کہ آپکے
وقت مین تمکین دین اور امن کہ جو اس آیت مین استخلاف کے شرائط مین حاصل نہین تھی اور یہان
ایک عجیب لطیفہ ہے کہ واعظ صاحب نے اسی صفحہ مین کہ جسکا مین جواب لکھ رہا ہون عبارت تفسیر
کبیر کی نقل کی ہے اور بمقتضاے یحرفون الکلم عن مواضعہ تحریف کرکے یہ عبارت جو مین نے لکھی وہ بعین
سو نکال ڈالی ہے چنانچہ اسکا بیان آگے آئیگا و نیز نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب اپنی تفسیر
فتح البیان مذکور جلد ششم کے صفحہ ۲۳۲ مین بعد اوس عبارت کے کہ جو مین پہلے نقل کرچکا ہون
لکھتے ہین ثم ان اللہ قبض نبیہ فکانوا کذلک آمنین فی زمان ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتی
وقعوا فیما وقعوا وکفروا النعمۃ فادخل اللہ علیہم الخوف الذی کان رفع عنہم واتخذوا الحجر والشرط وغیروا
فغیر ما بہم یعنی بعد اوسکے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے قبض روح کرلی اپنے پیغمبر کی پس تھے وہی مسلمان
اسطرح بےخوف زمانہ ابوبکر و عمر و عثمان مین یہانتک کہ پڑے وہ لوگ اوس چیز مین کہ پڑے اور
ناشکری کی اونھون نے نعمت خدا کی پس داخل کیا اللہ نے اونکے اوپر اوس خوف کو کہ جو
اوسنے رفع کردیا تھا اور مقرر کیا اونھون نے لوگ اپنی حفاظت کے لیے اور بدل ڈالا اونھون نے
نعمت خدا کو پس بدل دیا اللہ نے جو کچھ کہ اونکے واسطے تھا (یعنی امن وغیرہ) انتہی یہان اس
عبارت مین نواب صاحب کا تعصب اور عداوت خاندان رسالت قابل دید ہے کہ زمانہ ثلثہ کے
مابعد کو کفران نعمت کا زمانہ قرار دیتے ہین اور جناب امیر کو معاذ اللہ اسی مین داخل سمجھتے ہین اس
سبب سے کہ اونھون نے کوئی لفظ ایسی نہین لکھی کہ جو حضرت کے عدم دخول پر دلالت کرے
پس اونکے نزدیک ہمارے حضرت کیونکر اس آیت کے موعود لہم قرار پاسکتے ہین اور یون زمانے

کہتے ہین کہ حضرت بھی اس آیت کے موعودلہم مین شامل ہین اس سے کیا ہوتا ہے یہ قول حضرات سنیہ کا مناقضانہ ہوگا اس سبب سے کہ اصل مذہب اونکا اسکا متحمل نہین ہے جیسا کہ ان دونون تفسیرون کی عبارت سے ثابت ہوگیا و نیز شاہ ولی اللہ صاحب والد شاہ عبد العزیز صاحب مقتدا اول کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ بریلی مطبع صدیقی کے صفحہ ۳۴۰ مین لکھتے ہین کہ مرتضی در زمن خلافت مانند ذی یدان نانی نبودونا شد جارحہ بایستاتمام مراد حق و قوم مامور شدند کہ تحت رایت او قتال کنند چنانکہ مامور شدند بقتال تحت رایت مشائخ ثلاثہ و مطابق آنچہ از این احادیث مفہوم شدہ بعیانہ در خارج دیدیم کہ در زمان حضرت مرتضی بجماعت الذی کہ سابق فوج فوج نازل میشد بیشتر گشت کوشش بسیار شد بر ہاند کہ ہم نزاد و خیریت کہ عبارت از الفت مسلمین فیما بینہم و ترک منازعت است و اتفاق بر جہاد کفار و در بروز شکست بر کفار افتادن رو باست از جہاد و معنی و لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم یعنی لیمکنن لیستعیبہم وفیہم صورت نبست و تمکین فی الارض کہ برای قمع کفار و اعلاء کلمۃ الاسلام مقرر بود واقع نشد انتہی اب اس عبارت کے بعد کسطرح کا شک و شبہ باقی رہا کہ محققین علماء اہل سنت بالتحقیق جناب امیر کو اس آیت کے موعودلہم مین داخل نہین سمجھتے و نیز شاہ صاحب موصوف اپنے ایک رسالہ مسماۃ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مین صفحہ ١٤٩ مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی مین لکھتے ہین حضرت مرتضی در ایام خلافت خود در شغل مناقشات و منازعہا افتاد و در ایام وی ہیچ بلد مفتوح نشد و ہیچ فتحے ظاہر نگردید بلکہ جہاد بالکلیہ مسدود ماند انتہی مین نے بخوف طوالت نقطا انہین عالمون کے قول پر اکتفا کی ہے اب ہم حضرات سنیہ سے کہ یاد رہ اغماض ضروری سے پوچھتے ہین کہ جناب امیر کا عہد خلافت خلافت حقہ ہے یا نہین اگر کہینگے کہ نہین تو زمرہ خوارج مین داخل ہونگے اور جمیع اہل اسلام سے موافق قول مخبر صادق خارج ہوجائینگے کیونکہ سیکڑون حدیثین خوارج کے باب مین اس مضمون کی صحاح اہل سنت مین موجود ہین کہ یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ یعنی نکل جائینگے خوارج دین سے جسطرح کہ نکل جاتا ہے تیر کمان سے اور اگر کہینگے کہ آپکی خلافت بھی خلافت حقہ ہے تو ہم پوچھینگے کہ اس آیہ والی بابت مین داخل ہے یا نہین اگر کہینگے کہ داخل ہے تو ہم ابھی ثابت کرچکے ہین کہ انکے علماء محققین کے اقوال اسکے خلاف ہین اور اونکے نزدیک مصداق آیہ مذکورہ کی

تطبیق آپکے عہد خلافت پر نہین ہوئی اور اگر کہینگے کہ نہین فی الاصل ہے تو اسکے کیا معنی کہ خلافت خلیفہ
برحق اس آیت کے تحت مین داخل نہو اسکا کچھ جواب سنیون کے پاس نہین ہے سوائے اسکے کہ وہ اس
بات کو تسلیم کرلین کہ یہ آیہ کریمہ خلافت خلفا کے باب مین نہین نازل ہوئی بلکہ مراد اس سے عہد آنحضرت صلعم
جناب رسول خدا صلعم و نصرت اسلام ہے کہ آپ ہی کے وقت مین تمکین دین اسلام حاصل ہو گئی اور
خوف اہل اسلام امن سے مبدل ہوگیا اور تمام عرب آپ کے قبضے مین آگیا اور دین اسلام شائع
ہوگیا اور حق سبحانہ و تعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اس آیت کی من جمیع الوجوہ تطبیق ہو گئی اور کوئی بات
منتظرہ باقی نرہی جیسا کہ ہم کتب اہل سنت و جماعت سے بخوبی یہ مطالب ثابت کر چکے ہین پس اس آیت کے
جسکی خلافت باطل ہے اوسکی باطل ہے اور جسکی حق ہے اوسکی حق ہے خواہ اس آیت کی تطبیق
اوسکی خلافت پر ہو خواہ نہو اور اگر کثرت فتوحات وغیرہ کے سبب سے خواہ مخواہ خلفاے ثلثہ اس آیت کے موعود
لہم مین داخل سمجھے جائین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ خلفاء بنی امیہ و خلفاء بنی عباس خارج کر دیے جائین اس سبب سے
کہ اونکے عہد خلافت مین اور زیادہ کثرت فتوحات ہوئی اور شیوع اسلام اضعاف مضاعف ہوگیا لیکن
انصاف یہی باقی انشاءاللہ تعالی دلیل پنجم پیران نمی پرند مریدان می پرانند تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ خلفاے خالف ہمارے تو خود اپنے تئین خلیفہ نہین سمجھتے تھے مگر سنی جو اونکے مرید ہین خواہ مخواہ اس
بار خلافت سے اونکو گرانبار کرتے ہین و لیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم و لیسئلن یوم القیمۃ عما کانوا
یفترون چنانچہ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ ۹۵ مین ہے
واخرج ابن سعد عن زاذان عن سلمان ان عمر قال لہ املک انا ام خلیفۃ فقال لہ سلمان ان انت جبیت
من ارض المسلمین درہما او اقل او اکثر ثم وضعتہ فی غیر حقہ فانت ملک غیر خلیفۃ فاستعبر عمر یعنی اور روایت کیا
اس حدیث کو ابن سعد نے زاذان سے اونسے سلمان سے کہ تحقیق کہا عمر نے سلمان سے کہ مین
بادشاہ ہون یا خلیفہ ہون پس کہا اوس سے سلمان نے کہ اگر تو نے خراج مین لیا ہے زمین
مسلمانون کے ایک درہم یا کم یا زیادہ پھر اوسکو رکھا ہے تونے اوسکو مقام ناحق مین پس تو بادشاہ
ہے خلیفہ نہین ہے پس رونے لگے حضرت عمر انتہی اس سے ثابت ہوگیا کہ حضرت عمر ہمارے کو خود

نہیں معلوم تھا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں دوسروں سے پوچھتے پھرتے تھے افسوس ہے
کہ واعظ صاحب اسوقت موجود نہوئے ورنہ جواب میں اسقدر طوالت کا ہیکو کرتے بلا تکلف کہہ دیتے
کہ وہ تو خلیفہ نہیں آپ خلیفہ برحق ہیں اور آیہ استخلاف کو اثبات خلافت میں پیش کر دیتے مگر
حضرت عمر کی اس سے تسکین نہوتی اسلیے کہ وہ بالیقین جانتے تھے کہ آیت ہماری خلافت کے
باب میں نازل نہیں ہوئی وغیرہ اس کتاب کے اسی صفحہ میں بعد حدیث سابق کے بلا فاصلہ لکھا
واخرج عن سفیان بن ابی العوجاء قال قال عمر بن الخطاب واللہ ما ادری اخلیفۃ انا ام ملک فان
کنت ملکا فہذا امر عظیم فقال قائل یا امیر المؤمنین ان بینہما فرقا قال ما ہو قال الخلیفۃ لا یاخذ الا حقا
ولا یضعہ الا فی حق وانت بحمد اللہ کذلک والملک یعسف الناس فیاخذ من ہذا ویعطی ہذا فسکت عمر
یعنی اور روایت کی ہے ابن سعد نے سفیان بن ابی العوجاء سے کہ اوس نے کہا کہ عمر
بن الخطاب نے کہا کہ واللہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں اس اگر میں
بادشاہ ہوں تو یہ امر عظیم ہے پس کہا ایک شخص نے کہ اے امیر المؤمنین ان دونوں میں فرق ہے
عمر نے کہا کہ وہ کیا ہے اوس شخص نے کہا کہ خلیفہ نہیں لیتا ہے مگر حق اور نہیں رکھتا ہے اوسکو
مگر حق کی جگہ اور تو بحمد اللہ ایسا ہی ہے اور بادشاہ ظلم کرتا ہے لوگوں پر پس لیتا ہے ایک سے
اور دیتا ہے دوسرے کو پس چپ ہو گیا عمر انتہی اس روایت سے تو ثابت ہو گیا کہ حضرت
عمر قسم کھا کر کہتے تھے کہ مجھے علم نہیں ہے کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں اب ہم کیونکر حضرات
سنیہ کو اس باب میں اونسے اعلم سمجھیں یہ تو وہی مثل ہے کہ مدعی سست و گواہ چست وغیرہ
صحیح بخاری جزو ثانی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۱۲ ہجری کہ جسکو کاتب نے
غلطی سے سنہ ۱۲۱۲ ہجری لکھا ہے اوسکے صفحہ ۹۰ باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان
و مقتل عمر میں یہ قول حضرت عمر کا لکھا ہوا ہے وددت ان ذلک کفافا لا علیّ ولا لی ترجمہ کہا
عمر نے کہ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ تحقیق یہ خلافت کافی ہو کہ مجھکو بعد موت کے نہ
نقصان پہنچاوے اور نہ نفع انتہی وغیرہ کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ مطبوعہ مطبع

اور مین تمھارا امیر ہون پس لکھا گیا عمر امیر المومنین انتھی اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا و رسول
نے شیوخ ثلاثہ کو خلیفہ بنایا تھا نہ امیر بنایا تھا امت ہی نے یہ عہدے اونکو دیے تھے پس سے
حیف کی بات ہے کہ سنی خدا و رسول سے مطلق نہین ڈرتے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ اور
امیر کو منصوب من اللہ و من الرسول سمجھتے ہین اور اونکی اثبات خلافت مین احادیث و آیات
پیش کرتے مین سبحانک ہذا بہتان عظیم دلیل پنجم حدیث خلفاے اثنا عشر ہے کہ جو سنیون کے
اس قول کو کہ آیۂ استخلاف خلفاے ثلاثہ کے باب مین نازل ہوا ہے کلیۃً و جزئیۃً باطل کرتی ہے
اور تفصیل اسکی انشاء اللہ العزیز اسی بحث کے اخیر مین آتی ہے فاتطرہ مین نے یہ سات دلیلین
موافق عدد سبع مثانی تیمناً و تبرکاً لکھی ہین ورنہ بہت سی دلیلین اس بات پر قائم ہو سکتی ہین کہ آیۂ
استخلاف و نیز کسی آیت و حدیث سے خلفاے ثلثہ کی خلافت ثابت نہین ہو سکتی اور مطلق ادلہ
قطعیہ جو کہ ابطال خلافت ثلاثہ پر علماے دین نے قائم کیے ہین اونکی تو کچھ حد و انتہا نہین ہے
چنانچہ علامہ حلی علیہ الرحمہ والرضوان نے کتاب الفین مین دو ہزار دلیلون سے زیادہ اثبات
خلافت جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب و ابطال خلافت خلفاے ثلاثہ پر قائم کی ہین
وہ کتاب موجود ہے اور چھپ گئی ہے جسکو کچھ علم و فہم ہو وہ اوسکا مطالعہ کرے مین بندہ
ضعیف و نحیف اس مختصر مین کہانتک لکھ سکتا ہون قولہ (۲) تمکین دین اسلام اقول
ہم واعظ صاحب اور اونکے اتباع سے پوچھتے ہین کہ تمکین سے مراد تمکین کلی ہے یعنی تمام عالم مین
یا جزئی یعنی بعض اقطار عالم مین اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو ہم کہینگے لعنۃ اللہ علی الکاذبین خلفاے
ثلثہ کے وقت مین کب ہوا تھا کہ تمام عالم شرک و کفر سے خالی ہو جاے یہ تو ہمارے امام دوازدہم قرۃ عین
جناب سید المرسلین مہدی دین کے وقت مین ہوگا اور اگر شق ثانی کے قائل ہونگے تو ہم کہینگے کہ بعض
اقطار عالم مین جناب رسول خدا کے عہد کرامت مہد مین تمکین دین اسلام ہو چکی تھی اور وعدہ الٰہی وفا
ہو چکا تھا پھر تخصیص عہود ثلاثہ کیون ہے اگر کہینگے کہ انکے وقت مین اور زیادہ ہوئی تو ہم کہینگے کہ
خلفاے بنی امیہ و بنی عباس کے وقت مین اور زیادہ ہوئی پھر اونکو بھی اس آیت کے موعود لہم

مین داخل سمجھیے اگر کہئیے کہ جناب رسول خدا صلعم نے زمانہ خلافت اپنے بعد تیس برس تک محدود
کر دیا تھا جو حضرت امام حسن کے زمانہ خلافت تک ختم ہو گیا لہذا ہم زمانہ مابعد کو زمانہ خلافت رسول
نہین سمجھتے تو ہم کہینگے کہ یہ حدیث سنیون کے یہان کی ہے ہمارے اوپر حجت نہین ہو سکتی و نیز
حدیث خلفاے اثنا عشر اسکی مبطل ہے چنانچہ تفصیل اسکی آگے آتی ہے اسکا جواب کچھ سنیون کے
پاس نہین ہے اور سوا اسکے چارہ نہین ہے کہ وہ خلفاے بنی امیہ او بنی عباس کو بھی اس آیت کا موعود لہم
سمجھین خصوصاً ان خلفا کو کہ جنکو حدیث خلفاے اثنا عشر کا موعود لہم سمجھتے ہین اور اگر چار و ناچار اسکے
قائل ہوے تو پھر انکو اسلام کو سلام کرنا پڑیگا اور عداوت خاندان رسالت صحت یزید پلید وغیرہ کو تسلیم
کر لینا ہوگا اور تفصیل اس اجمال کی صفحہ ۶ مجمع الاوصاف کے جواب مین آتی ہے یہ تقریر بنا بر اصول مذہب
اہل سنت ہی ورنہ اہل حق کے نزدیک دین مرتضی یعنی پسندیدہ کہ جسپر لفظ آیت یعنی ارتضی دلالت
کرتی ہے وہ ہے کہ جو ہمارے جناب رسول خدا کے وقت مین تھا اور اوسکی تمکین بھی آپ کے زمانے
مین ہوئی اور بعد آپ کے دین مرتضی وہ ہے کہ جس مین خلافت بلافصل جناب علی مرتضی تسلیم کیجاے
بدلیل آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دینا اس سبب سے کہ ارتضی مشتق ہے رضا سے اور اسکی تفصیل بحث خم غدیر مین آئیگی
پس دین مرتضی کی تمکین فی الجملہ بعد جناب رسول خدا عہد خلافت ظاہری جناب امیر مین ہوئی اور اتمام
و اکمال اس تمکین کا جناب صاحب الامر کے وقت مین ہوگا زمانہ خلافت ثلاثہ اس سے خارج ہی جسطرح
کہ زمانہ خلافت بنی امیہ و بنی عباس خارج ہے **قولہ** (۳) تبدیل خوف با من **اقول** جو حال کہ
تمکین کا ہے وہی امن کا بھی ہے کہ کلیۃ کفار سے امن نہوا اور جزئیہ یعنی بعض اقطار عالم مین جناب رسول خدا
کے وقت مین حاصل ہو چکا تھا اور دلیل زیادت منتقض ہے زیادتی زمانہ بنی امیہ و بنی عباس سے کما مر
اور حق یہ ہے کہ عہود ثلاثہ مین منافقین کا خوف جو کہ زمانہ جناب رسول خدا مین تھا وہ تو بے شک
امن سے بدل گیا لیکن اہلبیت طاہرین و مومنین خالصین کا معاملہ بالعکس ہو گیا یعنی جناب ختم المرسلین کے
وقت مین جو ان لوگون کو امن تھا وہ خوف سے بدل گیا اور تفصیل مقصد اس اجمال کی قابل ملاحظہ ہے

اول حالات جناب فاطمہ بضعہ رسول و حضرت علی مرتضی زوج بتول بامعان نظر دیکھنا چاہیے کہ شیخین کے
ہاتھ سے کسطرح کے مصائب عظیمہ مین مبتلا ہوے اور انکا امن کیسا خوف سے مبدل ہوگیا اور مین مقام
عبارت کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ ایک نسخہ قلمی سے کہ جو میرے پاس موجود ہے نقل کرتا ہون

کیف کانت بیعۃ علی ابن ابیطالب وان ابابکر اخبر بقوم تخلفوا عن بیعتہ عند علی فبعث الیہم عمر
بن الخطاب فجاء فناداہم وہم فی دار علی فابوا ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن
او لاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمۃ فقال وان فخرجوا فبایعوا الا علیا فانہ زعم
انہ قال حلفت ان لا اخرج ولا اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القرآن فوقفت فاطمۃ علی بابہا فقالت
لا عہد لی بقوم حضروا اسوأ محضر منکم ترکتم جنازۃ رسول اللہ بین یدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامرونا ولم
تردوا لنا حقا فاتی عمر ابابکر فقال لہ الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر یا قنفذ وہو مولی لہ اذہب
فادع علیا قال فذہب قنفذ الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوک خلیفۃ رسول اللہ قال علی لسریع ما
کذبتم علی رسول اللہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابوبکر طویلا فقال عمر الثانیۃ لا تمہل ہذا المتخلف
عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر لقنفذ عد الیہ فقل امیر المومنین یدعوک لتبایع فجاء قنفذ فادی ما امر بہ فرفع
علی صوتہ فقال سبحان اللہ لقد ادعی ما لیس لہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابوبکر طویلا ثم قام عمر
فمشی ومعہ جماعۃ حتی اتوا باب فاطمۃ فدقوا الباب فلما سمعت اصواتہم نادت باعلی صوتہا یا ابتاہ یا
رسول اللہ ماذا لقینا بعدک من ابن الخطاب وابن ابی قحافۃ فلما سمع القوم صوتہا وبکاءہا انصرفوا باکین
وکادت قلوبہم تنصدع واکبادہم تنفطر وبقی عمر معہ قوم فاخرجوا علیا ومضوا بہ الی ابی بکر فقالوا لہ بایع
فقال ان لم افعل فمہ قالوا اذًا واللہ الذی لا الہ الا ہو نضرب عنقک قال اذًا تقتلون عبد اللہ واخا
رسولہ قال عمر اما عبد اللہ فنعم واما اخو رسولہ فلا وابوبکر ساکت لا یتکلم فقال لہ عمر الا تامر فیہ بامرک فقال لا اکرہہ علی شیء
ما کانت فاطمۃ الی جنبہ فلحق علی بقبر رسول اللہ یصیح ویبکی وینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی و
کادوا یقتلوننی یعنی اور تحقیق ابوبکر کو خبر پہونچی اون لوگون کی جنہون نے اوسکی بیعت سے تخلف
کیا تھا کہ علی علیہ السلام کے پاس ہین پس بھیجا ابوبکر نے اونکی طرف عمر بن الخطاب کو پس آیا وہ اور

پکارا اونکو اور وہ لوگ حضرت علی کے گھر مین تھے پس اون لوگون نے باہر نکلنے سے انکار کیا پس
عمر نے لکڑی منگوائی اور کہا کہ قسم ہے اوسکی کہ جان عمر کی جسکے ہاتھ مین ہے اگر تم لوگ نہ نکلوگے تو مین
اس گھر کو تمھارے اوپر جلا دونگا مع اون لوگون کے جو اسمین ہین پس لوگون نے اوس سے کہا کہ اے
ابو حفص تحقیق اس گھر مین فاطمہ ہین پس عمر نے کہا کہ اگرچہ ہون پس وہ لوگ باہر نکلے اور بیعت کی سوا
حضرت علی کے اس سبب سے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ مین باہر نہ نکلونگا اور اپنے کپڑے کو اپنے کندھے
پر نہ ڈالونگا یہانتک کہ قرآن کو جمع کرلون پس کھڑی ہوئین حضرت فاطمہ اپنے دروازے پر اور
کہا کہ نہین عہد ہے واسطے میرے ساتھ ایسے لوگون کی کہ حاضر ہوے ہین بہت برا حاضر ہونا تم مین سے
چھوڑ دیا تم نے لاش جناب رسول خدا کو ہمارے آگے اور فیصلہ کرلیا اپنے کام کا اپنے درمیان مین نہ تمنے
ہمکو امارت دی اور نہ تمنے ہمارے لیے کچھ حق تجویز کیا پس آیا عمر ابوبکر کے پاس اور اوس سے کہا کہ کیون
نہین گرفتار کرتا ہے تو اس باز رہنے والے کو اپنی بیعت سے پس کہا ابوبکر نے اے قنفذ اور وہ اوسکا غلام
تھا کہ جا تو پس علی کو بلا لا راوی کہتا ہے کہ پس گیا قنفذ حضرت علی کے پاس پس انھون نے کہا کہ تیری
کیا حاجت ہے کہا قنفذ نے تمھین خلیفہ رسول خدا بلاتے ہین کہا علی نے کہ کسقدر جلد جھوٹ باندھ لیا
تمنے جناب رسولخدا پر پس پھر آیا قنفذ ابوبکر کے پاس اور حضرت علی کا پیغام اوس سے بیان کیا راوی
کہتا ہے کہ پس رویا ابوبکر دیر تک پس کہا عمر نے دوسری دفعہ کہ کیون نہین شامل کرلیتا ہے تو اس باز
رہنے والے کو تجھسے ساتھ بیعت کے پس کہا ابوبکر نے قنفذ کو کہ پھر جا تو حضرت علی کے پاس اور کہہ کہ امیر
المومنین تجھکو بلاتا ہے تاکہ تو بیعت کرے پس آیا قنفذ اور ادا کیا اوس پیغام کو کہ جسکا ابوبکر نے اوسکو حکم دیا تھا پس
حضرت علی نے باواز بلند کہا کہ سبحان اللہ تحقیق دعوی کرتا ہے ابوبکر اوس چیز کا کہ جو اوسکے واسطے نہین ہے
پس پھر آیا قنفذ اور پہونچا دیا پیغام راوی کہتا ہے کہ پس رویا ابوبکر دیر تک بعد اوسکے کھڑا ہوا عمر پس چلا اور ہمراہ
اوسکے ایک جماعت تھی یہانتک کہ آئے وہ لوگ دروازے پر فاطمہ کے پس کھٹکھٹایا دروازے کو پس جسوقت
کہ فاطمہ نے اونکی آوازین سنین تو زور سے پکار کر کہا در انحالیکہ وہ روتی تھین کہ اے رسول خدا کیا مصیبت پہونچی
ہمکو بعد آپ کے ابن خطاب اور ابن ابی قحافہ سے پس جسوقت کہ سنی لوگون نے آواز اونکی اور رونا اوسکا تو روے

ہوسے چلی گئی اور قریب تھا کہ دل اونکے شق ہوجائین اور کلیجے اونکے پھٹ جائین اور باقی رہگیا عمر ایک گروہ
کے ساتھ پس نکالا اون لوگون نے حضرت علی کو اور لائے اونکو ابوبکر کے پاس اور کہا اونسے کہ بیعت کرو پس آپنے
کہا کہ اگر مین نہ بیعت کرونگا تو کیا ہوگا اون لوگون نے کہا کہ اوسوقت قسم ہے اوس اللہ کی کہ سوا اوسکے کوئی معبود
نہین ہے کہ ہم تیری گردن مارینگے آپنے کہا کہ اوسوقت قتل کروگے تم خدا کے بندے کو اور رسول کے بھائی کو
کہا عمرنے کہ تم خدا کے بندے تو ہو ولیکن رسول کے بھائی نہین ہو اور ابوبکر چپ تھا کچھ بولتا نہین تھا پس کہا اوسے
عمرنے کہ کیون نہین حکم کرتا ہے تو اوسکے باب مین ساتھ اپنے حکم کے پس کہا ابوبکر نے کہ نہین مجبور کرونگا مین اوسکو
کسی بات پر جب تک کہ فاطمہ اوسکے پہلو مین ہے پس حضرت علی جناب رسولخدا کی قبر سے جا کر لپٹ گئے درانحالیکہ
چلاتے تھے اور روتے تھے اور پکارتے تھے یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی اے میری ماں کے
بیٹے تحقیق کہ قوم نے ضعیف کردیا مجھکو اور قریب تھا کہ مار ڈالین مجھکو انتہی کیون اے اہل انصاف تبدیل خوف
بامن کے یہی معنی ہین کہ اہلبیت مصطفے خصوصًا علی مرتضی و حضرت فاطمہ بضعہ رسولخدا کے ساتھ اس طرح کا برتاو
کیا جاے اور جنکی کتاب سے کہ مین نے اس عبارت کو نقل کیا ہے وہ ابن قتیبہ ہین کہ جنکے باب مین ابن خلکان نے
کتاب وفیات الاعیان مین لکھا ہے **کتاب مذکور جلد اول ص ۲۵۱ مطبوع مطبع میمنیہ مصر**
سنہ ۱۳۱۰ ہجری حرف العین (ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری وقیل المروزی النحوی
اللغوی صاحب کتاب المعارف وادب الکاتب) کان فاضلا ثقۃ سکن بغداد وحدث بہا عن اسحق بن
راھویہ وابی اسحق ابراہیم بن سفیان بن سلیمان ابن ابی بکر بن عبد الرحمن بن زیاد ابن ابیہ الزیادی و
ابی حاتم السجستانی وتلک الطبقۃ وروی عنہ ابنہ احمد وابن درستویہ الفارسی وتصانیفہ کلہا مفیدۃ
الخ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اور بعضون نے کہا ہے مروزی نحوی تھے
لغوی تھے صاحب تھے کتاب المعارف اور ادب الکاتب کے فاضل تھے ثقہ تھے بغداد مین رہتے تھے
اور وہان حدیث کی روایت کرتے تھے اسحاق بن راہویہ سے اور ابو اسحاق ابراہیم بن سفیان بن
سلیمان بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن زیاد بن ابیہ الزیادی سے اور ابو حاتم سجستانی سے اور اس طبقے کے
لوگون سے اور روایت کرتا تھا اون سے ابن قتیبہ سے اونکا بیٹا احمد اور ابن درستویہ فارسی اور تصانیف اونکی

ابن قتیبہ کی کل مفید ہین ونیز اوسی کتاب کے اوسی صفحہ مین ہے (ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ بن المرزبان
الفارسی الفسوی النحوی) کان عالما فاضلا اخذ فن الادب عن ابن قتیبۃ المقدم ذکرہ وعن المبرد وغیرہما
ببغداد واخذ عنہ جماعۃ من الافاضل کالدارقطنی وغیرہ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ
فارسی عالم تھا فاضل تھا حاصل کیا تھا فن ادب کو ابن قتیبہ سے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور مبرد وغیرہما سے بغداد
مین اور حاصل کیا ہے اوس ابن درستویہ سے ایک جماعت نے فاضلون مین سے مثل دارقطنی وغیرہ کے
انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دارقطنی صاحب کہ جو سنیون کے عمدہ محدثین مین سے ہین ابن قتیبہ
کے شاگرد کے شاگرد تھے ونیز علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال مین انکی توثیق اسطرح کی ہے کتاب
مذکور مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنو کہ جسکے مہتمم شیخ بہادر ہین اوسکی جلد ثانی
صفحے مین یہ عبارت علامہ ذہبی کی ہے عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ ابو محمد صاحب التصانیف
صدوق قلیل الروایۃ روی عن اسحق بن راہویہ وجماعۃ قال الخطیب کان ثقۃ دینا فاضلا ترجمہ
عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد صاحب تصانیف تھے سچے آدمی تھے قلیل الروایت تھے روایت
کرتے تھے اسحاق بن راہویہ سے اور ایک جماعت سے خطیب نے کہا ہے کہ وہی ابن قتیبہ ثقہ تھے دیندار تھے
فاضل تھے ونیز علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد البلوی نے کتاب محاضرات
مین کہ جسکا نام وہ مضمون کتاب الف باء رکھا ہے انھین ابن قتیبہ سے روایتین
نقل کی ہین چنانچہ کتاب مذکور مطبوع مطبع وہبیہ مصر جزء اول کے صفحہ ۲ ۱۴ سے ص ۱۴۷ تک
بھی یک روایت انھین ابن قتیبہ سے بابت خطبہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے لکھی ہے کہ جو آپ نے
عمرو بن العاص اور معاویہ کے کہنے سے ارشاد فرمایا تھا ونیز کتاب تاریخ بغداد مین کہ جسکا
مختار مختصر نام ہے یحیی بن علی بن خیرلہ نے جلد اول مین لکھا ہے عبد اللہ
بن مسلم بن قتیبۃ ابو محمد الکاتب الدینوری کان فاضلا وہو صاحب التصانیف المشہورۃ والکتب
المعروفۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد کاتب دینوری فاضل تھے اور وہ صاحب ہین تصانیف
مشہورہ کے اور کتب معروفہ کے تنبیہ چونکہ یہ کتاب میرے پاس قلمی ہے لہذا صفحہ کا نشان مین نے

نہین لکھا **ونیز نواب بھوپالی علامہ صدیق حسن خانصاحب نے کتاب التاج المکلل مین اسطرح لکھا ہے چنانچہ کتاب مذکور مطبوع مطبع صدیقی واقع بھوپال سنہ ۱۲۹۹ ہجری کے صفحہ ۲۹ مین انکی عبارت یہ ہے** ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری وقیل المروزی صاحب کتاب المعارف کان فاضلا ثقۃ سکن بغداد وحدث بہا عن اسحق ابن راہویہ وابی حاتم السجستانی وتلک الطبقۃ وروی عنہ ابنہ احمد وابن درستویہ تصانیفہ کلہا مفیدۃ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اور بعضون نے کہا ہے کہ مروزی صاحب کتاب معارف فاضل تھے ثقہ تھے بغداد مین رہتے تھے اور وہان حدیث کی روایت کرتے تھے اسحق بن راہویہ اور ابو حاتم سجستانی اور اس گروہ کے لوگون سے اور روایت کی ہے ان سے اونکے بیٹے احمد نے اور ابن درستویہ نے اور تصانیف انکی ابن قتیبہ کی کل مفید ہین **ونیز کتاب اتحاف النبلا مطبوع مطبع نظامی واقع کانپور کے صفحہ ۲۷ مین انہین نواب بھوپالی کی یہ عبارت ہے** ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری وقیل المروزی النحوی اللغوی صاحب کتاب المعارف وادب الکاتب فاضل ثقہ بود در بغداد سکونت داشت از اسحق ابن راہویہ وابو حاتم سجستانی وزیادی وطبقۂ ایشان روایت حدیث کردہ وپسرش احمد وابن درستویہ الفارسی از وے روایت دارند تصانیفش ہمہ خوب ومفید است **ونیز مجلد حدیث ثقلین مطبوعہ مطبع نور لکھنؤ سنہ ۱۲۹۵ ہجری** کہ جو مجلد ثانی ہے منہج ثانی کتاب استقصاء عبقات الانوار کا اوسکے صفحہ ۴۲۰ سے ۴۴۰ تک صحت نسبت کتاب الامامۃ والسیاسۃ طرف ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری کے علماے اعلام وفضلاے کرام اہل سنت وجماعت کے کلام سے اسطرح لکھی ہوئی ہے کہ کسی سنی کو مجال انکار باقی نہین ہے لہذا مین یہان اسیقدر توثیق پر اکتفا کرتا ہون چونکہ یہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ میرے پاس قلمی تھی لہذا مین نے اوسکی اور اوسکے مصنف کی اسقدر توثیق بیان کردی ہے تاکہ کسی سنی صاحب کو شک وشبہہ باقی نہ رہے اور ہمیشہ سے علماے شیعہ کا یہی دستور ہے کہ کتب معتبرہ اہلسنت سے اپنے مطلب پر استدلال کرتے ہین اور اگر کسی طرح کا محل شک

تو کتاب منقول عنہ اور اوسکے مصنف کی توثیق کر دیتے ہین نہ مثل واعظ صاحب کے کہ سنّی کی کتاب سے عبارت نقل کرین اور کہدین کہ یہ شیعہ کی کتاب ہے چنانچہ اسکا بیان اپنے اپنے مقامات پر آئیگا اور کچھ اسی کتاب پر منحصر نہین ہے بلکہ اور بہت سی کتابون مین عمر کا جناب سیدہ کے گھر جلانیکا ارادہ کرنا اور آگ ہمراہ لیکے جانا لکھا ہوا ہے چنانچہ تاریخ طبری مطبوعہ بریل پریس لیڈن انگلستان کے جلد اول حصہ چہارم کے صفحہ ۱۸۱۸ مین یہ عبارت موجود ہے کہ ثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن مغیرۃ عن زیاد بن کلیب قال اتی عمر بن الخطاب منزل علی وفیہ طلحۃ والزبیر ورجال من المہاجرین فقال واللہ لاحرقن علیکم او لتخرجن الی البیعۃ فخرج علیہ الزبیر مصلتاً بالسیف فعثر فسقط السیف من یدہ فوثبوا علیہ فاخذوہ یعنی روایت کی ہمسے ابن حمید نے اوسنے جریر سے اوسنے مغیرہ سے اوسنے زیاد بن کلیب سے کہ آیا عمر بن الخطاب گھر پر علی کے اور اوس مین طلحہ و زبیر تھے اور لوگ مہاجرین مین سے تھے پس کہا عمر نے کہ واللہ مین تمہارے اوپر اس گھر کو جلا دونگا یا باہر نکلو بیعت کرنے کے لیے پس زبیر عمر کے مارنے کے لیے تلوار کھینچے ہوے باہر نکلا پس اوسنے ٹھوکر کہائی اور تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی پس لوگون نے دوڑ کر اوسکو پکڑ لیا انتہی اور ابن عبد ربہ[1] اپنی کتاب العقد الفرید[2] فصل سقیفہ بنی ساعدہ مین لکھتے ہین الذین تخلفوا عن بیعۃ ابی بکر علی والعباس والزبیر وسعد بن عبادۃ فاما علی والعباس والزبیر فقعدوا فی بیت فاطمۃ حتی بعث الیہم ابو بکر عمر بن الخطاب لیخرجہم من بیت فاطمۃ وقال لہ ان ابوا فقاتلہم فاقبل بقبس من نار علی ان یضرم علیہم الدار فلقیتہ فاطمۃ فقالت یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم یعنی جو لوگ کہ باز رہے بیعت سے ابو بکر کے وہ علی اور عباس اور زبیر اور سعد بن عبادہ تھے لیکن علی اور عباس اور زبیر پس بیٹھے گھر مین حضرت فاطمہ کے یہانتک کہ ابو بکر نے عمر بن الخطاب کو اونکی طرف بھیجا کہ اونکو فاطمہ علیہا السلام کے گھر سے باہر نکالے اور یہ بھی کہا کہ اگر باہر آنے سے انکار کرین تو اونسے مقاتلہ کرے پس متوجہ ہوا عمر آگ لیکے اس بنا پر کہ اون لوگون کے اوپر گھر کو جلا دے پس ملاقات کی حضرت فاطمہ نے اور کہا کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تو اسواسطے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلاوے عمر نے کہا ہان مین جلا دونگا انتہی اور عبد الحمید بن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ جلد اول جزء دوم ذیل شرح قول جناب امیر علیہ السلام مین فنظرت فاذا لیس لی معین الا اہل بیتی

[1] شہاب الدین الامام احمد بن محمد بن عبد ربہ الاندلسی المالکی ۱۲ منہ [2] کتاب العقد الفرید جزء ثانی مطبع [illegible] ذات التحریر [illegible] مصر محمد افندی سنہ ۱۲۹۳ھ ۱۲

بہت سی روایتین ابوبکر جوہری وغیرہ سے لکھی ہین ہین بسبب طوالت کے فقط ایک روایت مختصرہ پر اکتفا کرتا ہون قال ابوبکر وقد روی فی روایۃ اخرے ان سعد بن ابی وقاص کان معہم فی بیت فاطمۃ والمقداد بن الاسود ایضاً وانہم اجتمعوا علی ان یبایعوا علیاً فاتاہم عمر لیحرق علیہم البیت فخرج الیہ الزبیر بالسیف وخرجت فاطمۃ تبکی وتصیح الخ یعنی ابوبکر جوہری نے کہا کہ دوسری روایت مین اسطرح مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود بھی اون لوگون کے ساتھ حضرت فاطمہ کے گھر مین تھے اور وہ مجتمع ہوے تھے اس بات پر کہ بیعت کرین علی سے پس آیا اونکے پاس عمر تاکہ جلادے اون لوگون کے اوپر گھر کو پس نکلا اوسکی طرف زبیر ساتھ تلوار کے اور نکلین جناب فاطمہ روتی اور چلاتی ہوئی تھین ونیز کتاب المختصر فی اخبار البشر یعنی تاریخ اسمٰعیل ابی الفدا جلد ثانی مطبوعہ قسطنطنیہ کے ص ۶۴ سے ص ۶۰ تک یہ عبارت ہے وبادر واسقیفۃ بنی ساعدہ فبایع عمر ابابکر وانثال الناس یبایعونہ فی العشر الاوسط من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ خلا جماعۃ من بنی ہاشم والزبیر وعتبۃ بن ابی لہب وخالد بن سعید بن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسی وابی ذر وعمار بن یاسر والبراء بن عازب وابی بن کعب مالوا مع علی بن ابیطالب وقال فی ذلک عتبۃ بن ابی لہب ؎ ما کنت احسب ان الامر منصرف ٭٭ عن ہاشم ثم منہم عن ابی حسن ٭ عن اول الناس ایماناً وسابقۃ ٭٭ واعلم الناس بالقرآن والسنن ٭٭ واخر الناس عہداً بالنبی ومن ٭٭ جبریل عون لہ فی الغسل والکفن ٭٭ من فیہ ما فیہم لا یمترون بہ ٭٭ ولیس فی القوم ما فیہ من الحسن ٭٭ وکذلک تخلف عن بیعۃ ابی بکر ابوسفیان من بنی امیۃ ثم ان ابابکر بعث عمر بن الخطاب الی علی ومن معہ لیخرجہم من بیت فاطمۃ رضی اللہ عنہا وقال ان ابوا علیک فقاتلہم فاقبل عمر بشیٔ من نار علی ان یضرم الدار فلقیتہ فاطمۃ وقالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ فخرج علی حتی اتی ابابکر فبایعہ کذا نقلہ القاضی جمال الدین ابن واصل واسندہ الی ابن عبد ربہ المغربی وروی الزہری عن عائشۃ قالت لم یبایع علی ابابکر حتی ماتت فاطمۃ وذلک بعد ستۃ اشہر لموت ابیہا ترجمہ اور گئے لوگ سقیفہ بنی ساعدہ مین پس بیعت کی عمر نے ابوبکر کی اور ازدحام کیا

لے شرح نہج البلاغہ ابو حامد عبد الحمید بن ابی الحدید المعتزلی مطبوعہ طہران سنہ [illegible] ص [illegible]

لوگون نے کہ بیعت کرتے تھے سب اوس سے ابوبکر کی بیچ عشرہ اوسط کے ربیع الاول سے سنہ ۱۱ ہجری مین سوا ایک جماعت کے کہ وہ بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن عاص اور مقداد بن عمر اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب تھے مائل ہوے یہ لوگ ساتھ علی بن ابیطالب کے اور کہا اسی باب مین عتبہ بن ابی لہب نے ترجمہ اشعار نہین گمان کرتا تھا مین کہ تحقیق امر خلافت منصرف ہوجائیگا بنی ہاشم سے بعد اوسکے اونہین سے ابوالحسن سے وہ ایسے ہین کہ جو اول ہین سب آدمیون کے ایمان مین اور سابق ہین اونکے اور سب آدمیونسے زیادہ جاننے والے ہین قرآن کے اور سنتون کے اور آخر ہین سب آدمیونسے از روے عہد کے ساتھ نبی صلعم کے اور وہ شخص ہین کہ جبرئیل مددگار تھے اونکے غسل مین اور کفن مین جناب رسولخدا کے وہ شخص ہین کہ اونہین وہ سب فضائل ہین کہ جو اون لوگون مین ہین وہ لوگ اوسمین کچھ شک نہین کرسکتے اور نہین ہین قوم مین وہ خوبیان کہ جو اونہین ہین اور اسی طرح باز رہا بیعت ابوبکر سے ابوسفیان بنی امیہ مین سے بعد اوسکے تحقیق ابوبکر نے بھیجا عمر بن الخطاب کو طرف علی کے اور اون لوگونکے کہ جو آپ کے ساتھ تھے تاکہ باہر نکالے اون لوگون کو گھر سے فاطمہ علیہا السلام کی اور کہدیا کہ اگر وہ لوگ اوس سے انکار کرین تو اونسے مقاتلہ کرے پس آیا عمر کچھ آگ لیکر کہ اون لوگونپر گھر کو جلادے پس ملاقات کی اوس سے فاطمہ علیہا السلام نے اور کہا کہ کہان آیا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کیا اسواسطے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلادے کہا عمر نے کہ ہان یا داخل ہو تم لوگ اوس چیز مین کہ داخل ہوئی ہے اوسمین امت (یعنی ابوبکر کی بیعت کرو) پس باہر نکلے علی یہانتک کہ آئے ابوبکر کی پاس اور بیعت کی اونسے اسطرح نقل کی ہے قاضی جمال الدین بن واصل نے اور اسناد کی ہے اسکی طرف ابن عبد ربہ المغربی کی اور روایت کی ہے زہری نے عایشہ سے کہ اونسے کہا کہ نہین بیعت کی علی نے ابوبکر کی یہانتک کہ انتقال کیا فاطمہ نے اور یہ بعد چھ مہینے کے تھا اونکے والد ماجد کے انتقال فرمانے سے انتہی اور اسطرح کی بہت سی روایتین کتب معتبرہ اہل سنت مین موجود ہین مین نے بخوف طوالت اسقدر پر اکتفا کی جسکا تفصیل کے دیکھنے کو جی چاہے وہ کتاب تشئید المطاعن علامہ سید محمد قلی طاب ثراہ کیطرف

رجوع کرے کہ اونھون نے سنیونکی بہت سی کتب معتبرہ سے ان روایات کو نقل کیا ہے اور راویونکے مصنفین و رواۃ کی اسطرح اقوال دیگر علماے اعلام اہل سنت سے توثیق کردی ہے کہ کسی سنی کو مجال انکار کی باقی نہین رہسکتی وغیرہ حکایت اسقدر کتب اہل سنت مین مشہور ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ بھی اسکا انکار نہین کرسکے اور چونکہ اونکی باتین بنانے کی عادت ہے یہان بھی بات بنانے لگے ہین حالانکہ ایسی بات کہان بن سکتی ہے چنانچہ صفحہ ۳۶۴ و ۳۶۵ کتاب مذکور مطبوعہ مطبع نولکشور مین وجہ تخویف و تہدید اسطرح فرماتے ہین کہ وجہش آنست کہ این تخویف و تہدید کسانے را بود کہ خانہ حضرت زہرا را ملجا و پناہ ہر صاحب خیانت دانستہ و حکم حرم مکہ معظمہ دادہ دراینجا جمع میشدند و فتنہ و فساد منظور میداشتند و برہم زدن خلافت خلیفہ اول کہ مبنا شہا و شوراے فساد انگیز قصد می کردند و حضرت زہرا ہم ازین نشست و برخاست تکدر و ناخوش بود لکن بسبب کمال حسن خلق با آن ہا بے پردہ منفر مود کہ در خانہ من نیامدہ باشند عمر بن الخطاب چون دید کہ حال این مسئولات اجتماعت را تہدید نمود کہ من خانہ را بر شما خواہم سوخت انتہی شاہ صاحب تو دنیا سے کوچ کر گئے اب ہم اونکے مریدون سے پوچھتے ہین کہ جن کو آپ کے پیرجی نے مفسد و فتنہ انگیز قرار دیا ہے وہ کون لوگ تھے اونکے والد شاہ ولی اللہ صاحب تو لکھتے ہین کہ زبیر و بنی ہاشم تھے چنانچہ مقصد دوم کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ بریلی مطبع صدیقی کے صفحہ ۲۹ مین یہ قول اونکا موجود ہے کہ درہمین ایام مشکلے دیگر کہ فوق جمیع مشکلات توان شمرد پیش آمد و آن این بود کہ زبیر و جمعے از بنی ہاشم درخانہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا جمع شدہ درباب نقض خلافت مشورہا بکار می بردند حضرت شیخین آنرا بہ تدبیر یکہ بایستے برہم زدند انتہی موضع الحاجۃ اور آگے وہی تدبیر گھر جلانیکی لکھی ہے مین نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی اگر آپ لوگ اونکے باپ کی وغیرہ دیگر علما کی کہ جنکی ہمنے عبارتین نقل کی ہین تکذیب کیجیے تو پھر فرمایے کہ اور کون لوگ تھے کیا کہین سے کفار یا منافقین آگئے جناب سیدہ کے بیت الشرف مین جمع ہوتے تھے پھر جب زبیر کہ سنیونکے عشرہ مبشرہ مین شامل ہین اور جناب امیر اور حضرت عباس نیز دیگر بنی ہاشم اور خالد بن سعید بن عاص اور مقداد اور سلمان فارسی و ابوذر

اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب وغیرہم مفسد و فتنہ انگیز قرار پائینگے تو اس
امت مین مصلح کون باقی رہیگا یہی آپ کے شیخین اور اونکے اتباع سبحان اللہ اور پھر لطف یہ ہے
شاہ صاحب یہ نہ سمجھے کہ اجماع تو تشریف لیگیا جب ثابت ہو گیا کہ تمامی خاندان رسالت و خواص
اصحاب نے خلیفہ اول کی خلافت کو تسلیم نہین کیا تھا اور اونکے برہم ہونے کی تدبیرین کرتے تھے
تو پھر اجماع امت کیونکر منعقد ہوا کیا ان لوگون کا اتنا بھی مرتبہ نہین ہے کہ امت رسول مین داخل بھی سمجھے جاتے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جو شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت زہرا ہم ازین نشست و برخاست
تکدر و ناخوش بود اسکا ثبوت تو کچھ لکھا نہین پھر شیعہ فقط اونکے قول کو کیونکر تسلیم کرلینگے کیا اگر کوئی
علمائے شیعہ مین سے یہ کہدے کہ حضرات ثلثہ مجمع مین تو نماز پڑھتے تھے اور اپنے گھرون مین جاکر تنہائی مین
بت پوجا کرتے تھے تو کوئی سنی صاحب اسکو مان لینگے اپنے دل سے ایک بات بنا کر کہدینا اور شیعون کے
مقابلے مین بغیر کسی دلیل کے پیش کرنا سنیون ہی کا کام ہے آخر بیچارے کیا کرین کسی بات کا جواب
تو بن نہین پڑتا جو منہ مین آتا ہے وہ کہنے لگتے ہین اس سبب سے کہ مذہب آبائی کا چھوڑنا بہت مشکل ہے
اور ہمنے تو جو عبارتین کتب علمائے اہل سنت سے نقل کی ہین اوس سے یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ خطاب
خلیفہ ثانی صاحب کا خود جناب سیدہ سے تھا اور جب آپ نے فرمایا کہ ای ابن الخطاب کیا تو میرے گھر کو
جلا دیگا تو حضرت عمر نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ ہان جلا دونگا پھر ایسی دلیل واہی کی گنجائش کہان
رہی اور ہم تو سنیونکی کتب معتبرہ سے یہ بھی ثابت کرچکے ہین کہ جناب امیر خود اس مشورے مین شریک
تھے پھر کیا حضرت زہرا انکی نشست و برخاست سے بھی تکدر و ناخوش تھین سبحانک ہذا بہتان عظیم اسکے
بعد شاہ صاحب نے اور بہت سی مہمل باتین لکھی ہین کوئی عاقل و منصف اور مسلم و دیندار اونکی طرف
التفات نہین کرسکتا چونکہ اونکی نقل اور رد و قدح مین تطویل بلا طائل تھی لہذا مین نے اسیقدر پر اکتفا
کی ہے اور شاہ صاحب کی زبان حال سے اس مصرعہ کو پڑھتا ہون ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا
علاوہ اسکے کتاب تشیید المطاعن اسی باب مطاعن کے جواب مین کہ باب دہم تحفہ اثنا عشریہ ہے مطبع
مجمع البحرین لودھیانہ مین مطبوع ہوکر مشتہر ہو چکی ہے شاہ صاحب نے اس طعن کو طعن دوم حضرت عمر

منجانب شیعہ اثنا عشریہ قرار دیا ہوا اور جو کچھ گفتگو ہے لا یعنی کی ہے اوسکا جواب کتاب مذکور مین جسمین شرح
وبسط و تحقیق و تدقیق کے ساتھ علامہ صاحب موصوف نے لکھا ہے وہ قابل ملاحظہ اہل انصاف ہے جس شخص کو
میری اسقدر تحریر کافی نہو وہ اوس کتاب کیطرف رجوع کرے اور اگر اوسکے فہم کی لیاقت نہو تو مین ایک
بات اور بتاتا ہون کہ ایک بزرگ نے اسی فن کا ترجمہ کتاب مذکور سے اردو زبان مین لکھا ہے اور اوسکا
نام النار الحاطمہ لقاصد احراق بیت فاطمہ رکھا ہے کل اس رسالہ اردو کے ۲۰۰ صفحے ہین اور مطبع مطلع
الانوار لکھنؤ مین چھپکر مشتہر ہوچکا ہے اوسکو منگا کر ملاحظہ کرے وہن لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر و نیز حضرت
سیدہ سے فدک کا غصب کر لینا اور خمس کا چھین لینا اظہر من الشمس ہے اور دونوں شاہ صاحب کیطرح باتین
بنانے کی تو اور ہی بات ہے اور یہ بحث انشاء اللہ العزیز اسی کتاب کے باب ششم کے جواب مین آئیگا اس سے
معلوم ہوا کہ ان خلفاے ثلثہ کے وقت مین معاش کیطرف سے بھی اہلبیت کو اطمینان باقی نرہا تھا و نیز اصحاب
خاص جناب رسولخدا و محبان اہلبیت مصطفے کے ساتھ جو کچھ کہ ان خلفاے ثلثہ نے کیا اوسکی تفصیل کہانتک بیان
ہوسکتی ہے چنانچہ حضرت عمار یاسر کو خلیفۂ ثالث نے اسقدر مارا کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑے اور بہت دیر تک اونکو
افاقہ نہوا یہانتک کہ نماز بھی قضا ہوگئی اور اوس ضرب کا اثر یہ باقی رہا کہ اونکو فتق کا عارضہ پیدا ہوگیا
اور حضرت ابو ذر غفاری کو معاویہ کی خاطر سے شام سے مدینہ منورہ مین بلوایا اور یہان سے بیت و خواری
تمام ربذہ مین نکلوا دیا اور وہان اوس مومن کامل نے فقر و فاقے مین انتقال فرمایا یہ سب باتین سنیون کی
کتابون مین لکھی ہوئی ہین لیکن چونکہ طول بہت ہوا جاتا ہے لہذا مین اونکی تفصیل نہین لکھتا ہون اور پڑا ہے کہ جو معاملات
ظلم و تعدی اہلبیت رسالت کے ساتھ کیے گئے اونمین سے بعض کی تفصیل مختصر مین بیان کرچکا ہون اور بعض کی
تفصیل آیندہ آتی ہے جسکا وہی کے دیکھنے سے کسیکو عبرت نہوگی تو ان بیچارے امتیون کے حال کثیر الاختلال
پر کون توجہ کریگا کیونکہ منصفو یہی معنی ہین تبدیل خوف بامن کے کہ جو واعظ صاحب نے لکھا ہے اب مجھ سے انصاف سے
جواب دو کہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین خاندان رسالت اور اونکے محبان خالص کے لیے تبدیل امن بخوف
ہوئی یا نہین **قولہ** (۳۳) عبادت کرنا خلفا کا باخلاص و خشوع یعنی بلا شرکت **اقول** یہ تو ہم بھی
کہتے ہین کہ خلفاے ثلثہ نے جب سے بت پرستی چھوڑی بظاہر کبھی نہین کی لیکن معلوم نہین کہ واعظ صاحب نے

فقط عدم شرک ہی اخلاص وخشوع کیونکر نکالا یون تو خلفاے بنی امیہ مثل یزید و ولید وغیرہ کے بھی ظاہر مین شرک نہین کرتے تھے اور بت نہین پوجتے تھے پھر اونکے اخلاص وخشوع کے بھی قائل ہوجائین اور یہ ہر ظاہر ہے کہ اخلاص وخشوع بغیر ایمان ویقین کامل کے حاصل نہین ہوسکتا اور آپ کے خلفاے ثلثہ کو جب جناب رسول خدا کے زمانہ مین یقین کامل نہ تھا تو بعد حضرت کے اوسکے تکمیل کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ثبوت مختصر اسکا یہ ہے کہ شاہ عبد الحق صاحب دہلوی باب صلح حدیبیہ مین فرماتے ہین اور مدارج النبوۃ مطبوعہ مطبع نولکشور جلد دوم کے ص ۲۴۷ مین یہ اونکی عبارت ہے نقل ست از عمر بن الخطاب کہ گفت در آمد دران روز در دل من امر عظیم و مراجعت کردم با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم و رفتم بنزد رسول و گفتم کہ آیا تو پیغمبر حق نیستی فرمود بلے ہستم گفتم نہ ما بر حقیم و مخالفان ما بر باطل گفت بلے گفتم پس چرا ما اینہمہ ذلت و حقارت کشیم و باین طور صلح نمودہ باز گردیم آنحضرت فرمود اے پسر خطاب بدرستیکہ من فرستادہ خدا ایم و بیفرمانی وے نمی کنم و وے ناصر ومعین من ست و مرا ضائع نخواہد گذاشت و ازینجا معلوم شد کہ این صلح بوحی واقع شد نہ براے و اجتہاد و عمر گفت رضی اللہ عنہ گفتم یا رسول اللہ نہ تو مارا وعدہ کردی کہ زود باشد کہ بمکہ رویم و طواف خانہ کعبہ بجا آریم فرمود آرے کردم ولیکن نہ گفتم کہ امسال ای عمر تو خورکہ تو بزیارت کعبہ خواہی رسید و طواف خواہی کرد انتہی ونیز معارج النبوۃ ملا معین مطبوعہ مطبع نولکشور کے رکن چہارم کے صفحہ ۱۹۱ مین یہ عبارت ہے علماے فن سیر چنین آوردہ اند کہ رفتہ صلح حدیبیہ یاران نہایت اندوہناک و محزون گشتند و مقصود ایشان آن بود کہ ہمدران سال نتیجہ خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر گردد و فتح مکہ میسر شود و مسلمانان شاد کام بمسجد حرام در آیند و بشرائط زیارت کعبہ قیام نمایند و گویند در خاطر بعضے از اہل اسلام شبہہا در آمد کہ مناسب عقیدہ ایشان نبود نقل ست کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نزد حضرت رسالت آمد گفت نہ تو پیغمبر حقی فرمود بلے عمر گفت نہ ما بر حقیم و دشمنان ما بر باطل فرمود کہ بلے گفت کہ پس چرا این ہمہ خست و حقارت و منقصت و ذلت قبول کنیم و صلح برین نہج نمودہ مراجعت می نمائیم فرمود من رسول خدا ایم و نافرمانی او نکنم و او ناصر ومعین من ست انتہی اور کچھ انھین دونون کتابون پر موقوف نہین ہے اکثر کتب اہل سنت مین یہ شک و شبہہ حضرت عمر کا مندرج ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرح کا شک ایمان و

یقین کامل کے ساتھ جمع نہین ہوسکتا و نیز اسی کتاب معارج النبوۃ کے ص ۱۹۲ مین ہے کہ روایت ست کہ درین
زمان کہ فاروق از حضرت این سوال میکرد کہ نہ تو وعدہ کردی کہ چنین خواہد بود حضرت جواب داد کہ اے کہ
جاے مرقوم کلام بیان گشت بعد ازان روے بعمر آورد و گفت کہ شما را فراموش شد کہ در روز احد روے گریز
پیش گرفتہ بودید و من شما را میخواندم و ہیچ یک از شما را بمن مجال التفات نبود انتہی اس عبارت مین ملا معین
صاحب نے جس خوبی کے ساتھ ان لوگونکا احد سے بھاگنا ثابت کیا ہے وہ قابل ملاحظہ ہے کہ مخبر صادق صلعم
کی زبانی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جہاد سے وہی شخص بھاگیگا کہ جس کا دین و یقین کامل نہو گا اب بمقام ایک
لطیفہ سمجھے اور یاد آیا کہ شاہ صاحب حضرت عثمان کے بھاگنے کے بارے مین کیا عذر معقول لکھتے ہین صفحہ
۲۷۱ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع لکھنو جواب آنکہ چون گریختن روز احد از عثمان و از جمیع صحابہ
غیر از سیزدہ کس بوقوع آمدہ تنہا بر عثمان جاے طعن نیست انتہی عذر گناہ بدتر از گناہ اسکو کہتے ہین کہ
شاہ صاحب نے سوا تیرہ آدمیون کے عثمان کے ساتھ کل صحابہ کا بھاگنا ثابت کردیا اور یہ شاہ
صاحب کا فرمانا کہ تنہا بر عثمان جاے طعن نیست ناشی ہے اونکی کمال نافہمی سے ہم فقط حضرت
عثمان پر کب طعن کرتے ہین ہمارے نزدیک تو سب ہی بھاگنے والے مطعون ہین البتہ اسقدر ہے
کہ اون بھاگنے والون مین سے جن لوگون نے کہ دعوی امامت نہین کیا اون سے ہمکو کچھ زیادہ
تعرض نہین ہے کہ حق سبحانہ تعالی غفور رحیم ہے اور صحابہ معصوم نہین ہین لیکن جو لوگ کہ مدعی
امامت و خلافت ہوے اونکو ہم البتہ نہایت تعجب کی نظر سے دیکھتے ہین کہ اقوال و افعال اور حرکات
و سکنات تو اون لوگون کے یہ کہ صلح کے وقت نبوت مین شک کرین اور لڑائی کے وقت
رسول خدا کو ہجوم کفار مین تنہا چھوڑ کر بھاگ جاوین اور پھر وہی لوگ قابل خلافت و نیابت
رسول التسلیم کیے جاوین اور اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب برادر رسول زوج بتول کرار غیر
فرار قاتل کفار پر ترجیح دیے جاوین ان ہذا لشیء عجاب مگر دیکھیے شاہ صاحب بھی اسی باب مین کیا
خوب ارشاد فرماتے ہین تحفہ صفحہ ۲۷۱ و اول ۲۷۰ مین نزد اہل سنت بعد وقوع فرار کہ نہایتش
ارتکاب کبیرہ است و توبہ ہم شد لیاقت امامت باطل نمیشود انتہی تخلف حضرت ابو بکر و عمر از جیش اسامہ

جواب یہ ہین کہ جیسے بقول مخبر صادق لعن خدا وارد ہوئی ہے یہی شاہ صاحب فرما چکے ہین کہ وہ گناہ صغیرہ
تھا جیسا کہ مین سابق مین لکھ چکا ہون اور یہان احد سے بھاگنے کو گناہ کبیرہ قرار دیکے یہ فرماتے ہین ہم کہتے
ہین کہ سبحان اللہ سنیون کے امام کی بھی عجب لیاقت ہے کہ نہ اوسکو صغیرہ ضرر پہونچا سکتا ہے نہ کبیرہ سے
این امامت با وجود این صفات ٭ ہست دائم برقرار و برثبات ٭ ہر سرش داخل اگر ہر ولا ولیس ٭ این
امامت ہست کو ابلیس ٭ می نیابد اختلال از ہیچ شیء ٭ چون وضوے حکم بی بی تمیز ٭ بود در شہرے حرے
بیوہ زنے ٭ کہنہ رندے حیلہ سازے پرفنے ٭ نام او بی بی تمیز خالدار ٭ و شتانش بود عفت بیشمار ٭ با وضو
صبح شب میگذارد ٭ تا مراد از ساوصلے واصے مراد ٭ و سہم سازی او باسش رنود ٭
و اکثر طاعوۃ اسش در گرد ابرد ٭ گفت با او زندکہ کای نیک زن ٭ نجیرے دارم زدن
کار نومن ٭ زین چنانہا سے پدر بچہ گم ہست ٭ ہیچ نا ید در وضو شکست ٭ شنید و آواز این حکم وضو ٭
تکیہ زد اندر دو سہ کہ در مرا با من بگو ٭ این وضو از سنگ رو قائم ہست ٭ این وضو نبود سد اسکندر ہست ٭ اب
اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ خلفاے ثلاثہ کی امامت بی بی تمیز کی وضو سے کیا کم مستحکم ہے کہ کسی صغیرہ و کبیرہ سے
اسکی قابلیت مین خلل نہین پیدا ہوتا اور خیر یہان جب یہ استحکام ہے کہ آیہ کریمہ لا ینال عہدی الظالمین سے
بھی نہین ٹوٹتی قولہ اور یہ حال امور چار خلفا کی خلافت مین وعدہ کے موافق ظاہر ہوئے چنانچہ تفسیر کبیر
جلد ۶ کے صفحہ ۳۰۳ مین لکھا ہے ان المراد بہذا الوعد ہولاء الائمۃ الاربعۃ لان استخلاف غیرہ لا یکون الا بعدہ
ومعلوم انہ لا نبی بعدہ لانہ خاتم الانبیاء فاذن المراد بہذا الاستخلاف طریقۃ الامامۃ ومعلوم ان بعد الرسول علیہ
السلام الاستخلاف الذی ہذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم لان فی ایامہم کانت
الفتوح العظیمۃ وحصلت التمکین وظہور الدین فثبت بہذا دلالۃ علی صحۃ خلافۃ ہولاء الاربعۃ ویبطل قول الرافضۃ
الطاعنین علی الثلاثۃ ویبطل قول الخوارج الطاعنین علی علی رضوان اللہ علیہم اجمعین انتہی ملخصا من [illegible]
یعنی اس وعدہ سے مراد رسول خدا کے بعد یہی چار خلیفہ ہین اسلیے کہ خلیفہ بنانا غیر کو نہین ہوتا مگر بعد آن حضرت کے
اور معلوم ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہین کیونکہ وہ خاتم الانبیا ہین پس اس استخلاف سے مراد امامت کا
طریقہ ہے اور معلومات مین سے ہے کہ رسول خدا کے بعد خلافت موصوفہ ابابکر عمر عثمان علی کے ایام مین تھا و

ہوئی پس اس حقیقت سے پایہ ثبوت کو پہونچی دلالت صریحہ اوپر خلافت خلفاے اربعہ کے اور باطل ہوا روافض
طاعنین کا قول خلفاے ثلثہ پر اور باطل ہوا قول خوارج طاعنین کا حضرت علی پر **اقول** نہ خلفاے ثلاثہ کی
خلافت صحیحہ تھی نہ اونکے زمانے مین تمکین دین مرتضی ہوئی نہ مومنین کاملین کے لیے تبدیل خوف بامن ہوا نہ اونکی
عبادت مین اخلاص و خشوع ثابت ہوا چنانچہ ہم ان سب باتونکا بیان کر چکے ہین اور اسکو بھی دلیل چہارم ابطال
خلافت مین ثابت کر چکے ہین کہ محققین علما و مفسرین اہل سنت جناب امیر کو اس آیت کے موعودلہم مین داخل نہین سمجھتے
پس واعظ صاحب کو بنا بر اونکے مذہب کے چار خلفا نہ کہنا چاہیے بلکہ تین ہی خلیفون کا ذکر کرنا چاہیے تھا اور
یہان واعظ صاحب نے بنا بر اپنی سفاہت مستمرہ کے تفسیر کبیر کی وہ عبارت نقل کی ہے کہ جو اونکے دعوی کے
بالکل خلاف ہے مگر اوسمین تحریف کرکے اپنے مطلب کے موافق کر لی ہے لیکن اتنا نہ سمجھے کہ جب کوئی شیعہ اس تفسیر کو دیکھیگا
تو میری تحریف کیونکر نہ اوسپر ثابت ہوگی اور کیونکر میری قلعی نہ کھلجائیگی اور اسکا ذکر بھی ہم دلیل چہارم مین کر چکے ہین
اب یہان اوسکی تفصیل بیان کرتے ہین پہلے تفسیر کبیر مین فقط ہو لا ہے اوسمین واعظ صاحب نے الائمۃ الاربعۃ بڑھایا ہے
اور بعد اوسکے فی ایام ابی بکر و عمر و عثمان ہے واعظ صاحب نے علی اوسکے بعد اپنی طرف سے بڑھایا ہے اور ایک یہ
عجیب بات کی ہے کہ فخر رازی کی عبارت کا یہ فقرہ تو نقل کیا ہے کہ لان فی ایامہم کانت الفتوح العظیمۃ و حصلت التمکین و
ظہور الدین مگر اسکا ترجمہ نہین لکھا اور اسکے معنی یہ ہین کہ اس سبب سے کہ اونکے ایام خلافت مین فتوح عظیمہ ہوئین
اور حاصل ہوئی تمکین اور حاصل ہوا ظہور دین کا انتھی اور ظہور الدین کے بعد والامن ولم یحصل ذلک فی
ایام علی رضی اللہ عنہ لانہ لم یتفرغ لجہاد الکفار لاشتغالہ بمحاربۃ من خالفہ من اہل الصلوۃ حذف کر دیا ہے اور ترجمہ
اسکا یہ ہے کہ اور امن اور نہین حاصل ہوا یہ (یعنی تمکین اور ظہور دین اور امن) ایام علی مین اس سبب سے کہ
نہین فارغ ہوے وہ واسطے جہاد کفار کی بسبب مشغول ہونے اپنے کے ساتھ محاربہ اون لوگون کے کہ خلاف
کیا تھا اونھون نے آپسے اہل صلوۃ مین سے **انتھی** یہ عبارت صریحاً اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فخر
رازی کے نزدیک حضرت علی اس آیت کے موعودلہم مین داخل نہین ہین اور اخیر مین جو ہو لا ہے اوسمین
واعظ صاحب نے الاربعۃ پھر بڑھایا ہے بعد اوسکے فخر رازی کی عبارت کا ایک اخیر ٹکڑا لیا ہے اور اوسمین یہ ہے
قول الخوارج الطاعنین علے عثمان و علی اوسمین سے لفظ عثمان حذف کر دی ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ

خوارج فقط حضرت علیؑ پر طعن کرتے ہین عثمان پر نہین کرتے اور پوری عبارت فخر رازی کی کہ جس مین اس شخص نے تحریف وتبدیل کی ہی ص ۲۰۸ وص ۲۰۹ تفسیر کبیر جلد سادس مطبوعہ بالطنیہ مصر مین ہے جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے اور یہ بھی عجب بات ہی کہ واعظ صاحب نے اس کتاب کے ص ۴۳۲ کا حوالہ دیا ہی معلوم نہین ہے کہ یہ کیا بات ہی اونکے پاس اور کوئی نسخہ اس کتاب کا ہی کہ جسکے صفحہ ۴۳۲ مین یہ عبارت ہو یا یہ بھی اونکا مغالطہ ہی اہل انصاف واعظ صاحب کی تحریف کو ملاحظہ فرمائین اور اونھون نے جو لکھا ہی کہ ملخصاً من عینہ انصاف کرین کہ تلخیص کا یہی طریقہ ہی کہ اپنے مطلب کی عبارت تو لکھین اور جو خلاف مطلب ہو اوسکو حذف کر دین اور اپنے مطلب کے موافق الفاظ بھی اپنی طرف سے زیادہ کرین اہل بصیرت کو باسمعان نظر دیکھنا چاہیے کہ یہ حضرات سنیہ اسقدر عاجز ہین کہ شیعونکی کتابون سے اپنا مطلب ثابت کرنا تو اونکو کہان نصیب ہو سکتا ہی اپنی کتابون سے بھی جو عبارت نقل کرتے ہین اوسمین بھی اس طرح تحریف وتبدیل وتغیر کرتے ہین کہ موافق اپنے مطلب کے ہو جاوے مین کہتا ہون کہ اون لوگون کے عجز کا جب یہی حال ہے تو پھر میدان مناظرہ مین اونکو پاؤن رکھنے سے کیا فائدہ لیکن ہان یہ بات البتہ ہی کہ اگر میدان مین آکے فرار اختیار نکرین تو پھر اونکے اسلاف کی تقلید کیونکر پوری ہو اور جو یہ فخر رازی کا قول ہی کہ لان استخلاف غیرہ لا یکون الا بعدہ اسکی رد ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ یہان استخلاف سے مراد خلافت مصطلحہ نہین ہے اب بیان وتقریر کے اعادہ کی کچھ ضرورت نہین **قولہ** پس ظاہر ہے کہ اگر ان خلفا پر ظلم یا فسق کا طعن لگایا جاوے تو معاذ اللہ باری تعالی کی نسبت جہل لازم آتا ہے **اقول** اصل یہ ہے کہ سنیونکو خدا ورسول سے عداوت ہی اور وجہ عداوت کی یہ ہے کہ وہ لوگ یقین مین اس بات سے جانتے ہین کہ خدا ورسول نے شیوخ ثلاثہ کو کبھی نہ امام وخلیفہ مقرر فرمایا کہ خواہمخواہ اونکو بعد رسول صلعم غصب خلافت کرنا پڑا اور تمام خلق مین ملعون ہوئے لہذا وہ اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہین کہ کوئی پردہ رکھکے کبھی رسول پر طعن کرنے لگتے ہین کبھی خدا پر اور اگر یہ بات نہین ہے تو پھر کیا باعث ہی کہ خود ہی تو اس بات کے قائل ہون کہ شیوخ ثلاثہ اس شیخوخت تک مشرک وبت پرست رہے اور خود ہی اس آیت پر ایمان لانے کا بھی اظہار کرین کہ ان الشرک لظلم عظیم اور خود ہی شیوخ ثلاثہ کی عدم عصمت کے قائل ہون ونیز کہین کہ صلح کیوقت وہ نبوت مین شک کرتے تھے اور لڑائی کے وقت کفار سے بھاگ جاتے تھے اور فرار کو گناہ کبیرہ بھی کہین اور

خود بھی اس بات کے قائل ہون کہ ہر گناہ کرنے والا ظالم ہے چنانچہ یہ باتین ثابت ہو چکی ہین اور فخر رازیکا قول نقل ہو چکا ہی کہ کل عاص فانہ ظالم النفسہ لیکن جب کوئی دوسرا ان خلفا پر ظلم یا فسق کی طعن کرے تو یہین کہ معاذ اللہ باری تعالی کی نسبت جہل لازم آتا ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا اور حق یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی چونکہ ہر چیز کا عالم ہے اور علم اوسکا جمیع اشیا کو احاطہ کیے ہوے ہے اور ازل الآزال مین وہ سب کچھ جانتا تھا جو کہ ابد الآباد تک ہوگا لہذا وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اولاد حضرت ابراہیم و امت خاتم الانبیا مین ایسے لوگ بھی پیدا ہونگے کہ باوصف ارتکاب ظلم وفسق دعوی امامت کرینگے لہذا اوسنے پہلے ہی حضرت ابراہیم کے سوال کے جواب مین فرمادیا تھا کہ لا ینال عہدی الظالمین یعنی میرا عہد جو امامت ہی وہ ظالمون کو نہین پہنچ سکتا انتہی تاکہ خلق پر اتمام حجت ہو جاے اور جب گروہ ظلمہ امامت کا دعوی کرین تو اونکے تغلب و تصرف کے سبب سے کوئی دہوکا نکھاے اور اونکو امام حق نہ سمجھنے لگے پس حضرات سنیہ نہ اس آیت کا انکار کر سکتے ہین نہ اپنے خلفاے ثلثہ کو دائرۂ ظلم سے خارج کر سکتے ہین نہ بوجہ تقلید مذہب آبائی اونکی امامت کا انکار کر سکتے ہین آخر مجبور ہو کے کیا کرین کفر بکنے لگتے ہین اور حق سبحانہ تعالی کیطرف جہل کی نسبت کرنے لگتے ہین اور الزام اہل حق پر رکھتے ہین اور خود آیہ وافی ہدایہ استخلاف خلفاے ثلثہ کے فسق پر دلالت کرتا ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ ہم پہلے ہی اس بات کو سنیونکی کتابونسے ثابت کر چکے ہین کہ اس آیۂ کریمہ مین خطاب ہے جناب سالتمآب اور کل اون لوگون سے کہ جو آپکے ہمراہ تھے بلکہ کل امت سے پس کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت کے آخر کا ٹکڑا

فمن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ؑ ایسے لوگون پر دلالت کرے کہ جو کہ اس آیت کے خطاب سے خارج ہون پس صاف صاف بلا تاویل اس آیت کی معنی یہ ہوئی ہین کہ جن لوگون کے لیے استخلاف و تمکین دین مرتضی و تبدیل خوف بامن کا وعدہ ہوا ہے یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا مین داخل ہین پس انہین سے جو لوگ کہ بعد اس نعمت کے حاصل ہونے کے کفر کرینگے یعنی اس نعمت الہی کے منکر ہونگے یا ناشکری کرینگے تو وہ لوگ فاسق ہین اور اس امر کو ہم ثابت کر چکے ہین کہ سب وعدے جو اس آیت مین ہین جناب رسول خدا کے عہد کرامت مہد مین وفا ہو چکے اور کفار ہلاک و مغلوب ہو چکے تھے اور اہل اسلام کو تمام عرب مین تمکین حاصل ہو گئی اور اس بات کو اب بحث خمسہ مین انشاء اللہ العزیز ثابت کرینگے کہ خلفا سے صحابہ تک جو

بعد حجۃ الوداع کی جناب امیرکو اپنا خلیفہ اور وصی وجانشین مقرر فرمایا اور اکمال دین واتمام نعمت وقوع
مین آیا اور رضاے پروردگار حاصل ہوئی پس بعد جناب سولخدا کی خلافت حقہ جناب امیر کی تھی پس جن لوگون نے
کہ اس نعمت عظمی کی قدر نہ کی اور کفران نعمت کیا اور آپکی خلافت سی منکر ہوکر خود ناحق خلیفہ بن بیٹھے وہ
بلاشبہہ من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون کی تحت مین داخل ہونگے اور ظاہر ہے کہ وہ خلفاے ثلاثہ اور
اونکے اتباع واشیاع ہین اور ان معانی پر جو ہین نے بیان کیے ہین خود سیاق آیہ کریمہ شاہد ہے اور جو شخص
کچھ بھی علم ادب جانتا ہوگا اور بالکل بے ادب نہ ہوگا اور تعصب کے پردے اوسکی آنکھون پر نہ پڑے ہونگے
وہ اس بات کو بخوبی سمجھ لیگا اب رہا یہ امر کہ خلفاے ثلاثہ کے وقت مین فتوحات متواترہ ومتکاثرہ ہوئین مسلمانا
لیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لوگ حکم خدا اور رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے تو اور زیادہ نصرت خدا شامل
حال ہوتی اور ہند وسند وچین وماچین مین بھی ذوالفقار حیدری چمکتی مگر لوگون نے نمانا اور خلفاے جور کی اطاعت
قبول کی پس خواہ مخواہ تابع ومتبوع اولئک ہم الفاسقون کی تحت مین داخل ہوے لیکن حق سبحانہ وتعالی
بالکل اپنی نصرت کو اون لوگون سے باز نہین رکھا اور فتوحات متواترہ عطا فرمائین اس سبب سے کہ یہ لوگ آخر اسلام
کا نام لیتے تھے اور اوسکی حبیب اور رسول کا کلمہ پڑھتے تھے پس یہ اکمال اور اتمام وعدہ کا ہے حق سبحانہ
وتعالی کی جانب سے کہ باوصف فسق بھی ببرکت جناب رسول خدا اپنی نصرت کو مرتفع نہین کیا اور نقص ہے
خلق کیجانب سے کہ حکم خدا ورسول پر عمل نہین کیا اور کچھ تخصیص خلفاے ثلثہ کی نہین ہے بلکہ خلفاے بنی امیہ وبنی عباس بھی
کہ جن مین کا ایک ایک فرعون ثانی تھا نصرت حق سبحانہ وتعالی باوصف فسق وفجور مسلمانون کے شامل حال رہی
اور فتوحات کثیرہ کفار پر حاصل ہوا کین بلکہ محمود غزنوی تک یہی کیفیت مستمرہ رہی پس کیا ان سب کی خلافت حق
ہوجائیگی اور اس آیہ کریمہ کے مواعد مین داخل سمجھی جائیگی حالانکہ اس سلسلہ خلافت مین مثل یزید پلید وولید عنید کے
خلفا موجود ہین اور جو کوئی اونکو برحق سمجھے وہ ہرگز اسلام کے دائرے مین نہین رہ سکتا اس مقام پر ایک نکتہ باریک لطیف
عنایات الہی وبرکات رسالت پناہی سے اس حقیر کے ذہن مین آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ جو چیز جس شخص
یا قوم کے لیے حق سبحانہ وتعالی نے مقدر فرمائی ہے وہ خواہ مخواہ اوسکو ملتی ہے لیکن اوسکی کسب مین انسان کو اختیار دیا ہے
خواہ حلال سے حاصل کرے خواہ حرام سے مثلا رزق کا دینا حق سبحانہ وتعالی نے اپنے ذمہ کیا ہے چنانچہ وہ خود

فرماتا ہی کہ ما من دابۃ الا علی اللہ رزقہا پس جو رزق جسکے لیے مقرر ہے وہ اوسکو ملیگا خواہ وہ حلال سے کسب کرے خواہ حرام سے لیکن جو شخص کہ حرام سے حاصل کریگا تو حلال مین مجرا ہو جائیگا یعنی اگر وہ شخص حرام سے کسب نکرتا تو خواہ مخواہ اسیقدر رزق اوسکو حلال سے ملتا پس جس شخص نے کہ حرام سے کسب کیا مثل سرقہ و خیانت و رشوت وغیرہ کی وہ یہ نہین کہہ سکتا کہ ہمارے اوپر یہ کسب حلال ہوگیا کہ موجب وعدہ حق سبحانہ تعالی ہمکو رزق ملا اسیطرح خلافت و بادشاہت اس امت کے لیے مقرر و موعود تھی پس جناب رسالت مآب کیوقت مین جو لوگون نے حضرت کی اطاعت کی اور یہ وعدہ پورا ہوا تو یہ کسب حلال تھا اور بعد آپکے بھی مقدر یہی تھا کہ آپ امت مین بادشاہت و خلافت رہے پس لوگون نے جو حکم خدا و رسول کو نمانا اور خلیفہ برحق یعنی علی ابن ابیطالب کی اطاعت نکی اور خلفای جور کے مطیع ہوے تو یہ فعل حرام تھا لیکن وعدہ حق سبحانہ و تعالی پورا ہوا پس محض تغلب و بیل حقیقت خلافت خلفای جور نہین ہو سکتی اور کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ چونکہ وعدہ حق تعالی اونکے وقت مین پورا ہوا لہذا اونکی خلافت حق تھی جیساکہ بسبب کثرت فتوحات کے تمکین دین اسلام خلافت خلفای بنی امیہ و بنی عباس حق نہین ہو سکتی کما لا و روہ لوگ اور اونکے اتباع خواہ مخواہ فمن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون مین داخل ہین اگر کوئی اس مقام پر یہ کہے کہ تمنے تو کہا کہ اگر لوگ حکم خدا و رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے تو اور زیادہ نصرت خدا شامل حال ہوتی پس جناب امیر کی خلافت ظاہری کیوقت کیون نہ کثرت فتوحات کفار سے حاصل ہوئی تو ہم کہینگے کہ یہ شبہہ بھی ناشی ہی کمال غفلت و نافہمی سے اس سبب سے کہ ہمارے کلام مین یہ شرط موجود ہے کہ اگر لوگ حکم خدا و رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے اور ظاہر ہے کہ اکثر اہل اسلام نے مثل عائشہ و طلحہ و زبیر و معاویہ و عمرو عاص وغیرہ کے آپکی اطاعت نہین کی اور ناکثین و قاسطین و مارقین کی لڑائیون سے آپکو فرصت ہی نملی کہ کفار کیطرف متوجہ ہوتے ورنہ بظاہر ہے کہ بعد وفات جناب رسول خدا سے وفات جناب امیر تک کہ تیس برس کے قریب گذری اگر اس مدت مدید مین کل اہل اسلام آپ کی اطاعت کرتے تو ممکن تھا کہ کفر کا نام دنیا مین باقی نرہجاتا اسلیے کہ جناب رسول خدا کے وقت مین باوجود قلت اہل اسلام تمام کفار رعب ذوالفقار حیدر کرار کی تاب نہ لا سکے اور جو لڑائی کہ فتح ہوئی آپ ہی کی شمشیر آبدار اوسکی مفتاح تھی اور بعد آپکے جبکہ ہزارہا بلکہ لاکھون مسلمان آپکے ساتھ ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ فتوحات عظیمہ و کثیرہ حاصل ہوتین اسکے سمجھنے کے مقام پر تنبیہ

معلوم ہوا کہ واعظ صاحب کی ایک عبارت کہ جو صفحہ ۵ کے حاشیہ پر لکھی ہوئی ہے نقل کرون اور اوسکا جواب بھی لکھون
تا کہ اونکو محل شکایت باقی نرہجاے کہ میری ایک بات کا جواب رہگیا وہی ہذہ مظاہر حق شرح مشکوۃ مطبوعہ مطبع
نولکشور جلد ۴ ص ۳۰۵ مین لکھا ہے کہ منکر صحت خلافت خلفا کی خارج ہین دائرہ ایمان سے کیونکہ فرمایا اللہ
تعالی نے بعد آیت مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی جنھون نے کفر کیا کہ اللہ تعالی کے
وعدے کو سچ نمانا اور حق نجانا اونکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیے کہ فاسق عرف قرآن مین آیا ہے
بمعنی فاسق کامل کے اور وہ کافر ہے جیسی اس آیت مین ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون انتہی
اقول اس بات کو ہمنے مان لیا کہ فاسق اس آیت مین بمعنی فاسق کامل کے ہے اور وہ کافر ہے لیکن یہ جو
صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ منکر صحت خلافت خلفا خارج ہین دائرہ ایمان سے اسکے جواب مین ہم
کہتے ہین کہ منکر خلافت حقہ بیشک خارج ہی دائرہ ایمان سے اور خلافت حقہ وہ ہے کہ جو بنص قرآن و حدیث
ثابت ہو اور یہ خلافت جناب امیر کی ہے کسی غیر کی پس اونکی خلافت کا منکر بیشک دائرہ ایمان سے
خارج ہوگا رہی خلافت خلفاے ثلثہ پس حضرت ابوبکر کی خلافت تو خود بقول حضرت عمر اتفاقیہ تھی چنانچہ وہ
فرماتے ہین کہ الا ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ المومنین شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق
بیعت ابوبکر کی ناگہانی تھی بچایا اللہ نے مومنون کو اوسکے شر سے پس جو کوئی کہ عود کرے طرف مثل اس
بیعت کے پس قتل کرو اوسکو انتہی اور شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی تحفہ اثنا عشریہ کے صفحہ ۲۰۴ مین حضرت
عمر کے اس کلام کو تسلیم کر لیا ہے پس جس چیز کے ارتکاب سے شخص مرتکب بقول حضرت عمر واجب القتل ٹھہرے اوسکا
فساد ظاہر ہے اور حضرت عمر کی خلافت بناے فاسد علی الفاسد ہے اس سبب سے کہ وہ حضرت ابوبکر کے خلیفہ بناے
ہوئے ہین اور حضرت عثمان بحکم حضرت عمر عبد الرحمن بن عوف کے بناے ہوے خلیفہ ہین پس ایسی خلافتونکا منکر
دائرہ ایمان سے کیونکر خارج ہو سکتا ہے یہ عجیب زبردستی کی بات ہے کہ چند آدمی جو کہ بالاتفاق غیر معصوم ہون
آپ ہی کسی کو خلیفہ بنالین اور پھر اونکے تابعین کہین کہ اس خلافت کا منکر دائرہ ایمان سے خارج ہے کوئی
ان حضرات سے پوچھے کہ آخر یہ لوگ کون ہین پیغمبر ہین یا معاذ اللہ خود خدا ہین کہ اونکے حکم سے انحراف
کرنے والا ایمان سے خارج ہوگا آخر جو لوگ کہ اونکے خلفاے مغصوبہ کو نہین مانتے وہ بھی مثل اونکے آدمی ہین

پھر انکے اوپر کیونکر اونکا قول حجت ہو سکتا ہی حالانکہ وہ لوگ کہ جو ناصب خلفا ہین خود اپنے قول و فعل کو قرآن وحدیث سی مستند نہین سمجھتے اور یہ لوگ کہ جو منکر خلافت کذائی ہین وہ اپنے قول پر قرآن وحدیث سی نصوص کثیرہ کی ساتھ متمسک ہین یہی خود یہ آیت استخلاف پس ہم بیان کر چکے ہین کہ خلفاے ثلاثہ کی خلافت اس سے ہرگز ثابت نہین ہو سکتی بلکہ خود خلفای ثلثہ اور اونکے اتباع بسبب انکار خلافت حضرت امیر المومنین و امام المتقین من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون مین داخل ہین **قولہ** اب ہم الزامی جواب سے حضرات شیعہ کی تسلی کرتے ہین **اقول** واعظ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اب ہم شیعون کی کتابون سے سند لاتے ہین مین کہتا ہون کہ واعظ صاحب آپ خود اپنی کتابون سے تو اپنا مطلب ثابت نہین کر سکے شیعون کی کتابون سے کیا ثابت کیجیے گا **بیت** تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ **قولہ** دیکھو شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر مجمع البیان کی جلد ۲ سورۂ تحریم مین زیر آیت واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا لکھا ہے روی عن النبی انہ خلا یوما لعائشۃ مع جاریتہ القبطیۃ فوقفت حفصۃ رضی اللہ عنہا علی ذلک فقال لہا رسول اللہ لاتعلمی عائشۃ بذلک وحرم ماریۃ علی نفسہ ولما حرم ماریۃ اخبر حفصۃ انہ یملک من بعدہ ابوبکر و عمر انتہی ملخصا من عینہ اور حاشیہ پر اس عبارت کا ترجمہ واعظ صاحب اس طرح ارقام فرماتے ہین یعنی رسول خدا نے عائشہ کے دن مین اپنی لونڈی قبطیہ سے خلوت کی پس بای حفصہ اس پر واقف ہو گئی فرمایا آنحضرت نے کہ اے حفصہ عائشہ کو خبر نکرنا اس بات کی اور جھپٹ حرام کر دیا ماریہ قبطیہ کو اپنے پر پس خبر دیدی حفصہ نے عائشہ کو راز مذکور کی اور پوشیدہ کیا آنحضرت سی پس خبر دی اللہ تعالی نے اپنی نبی کو اس بات سی اس آیت کے ساتھ واذ اسر النبی آہ اور جب حرام کیا آپنے ماریہ کو تو خبر دی کہ بعد میرے ابابکر و عمر و عثمان میرے خلیفہ بنینگے اور میری امت کے مالک ہونگے ۔ احمد الدین **اقول** اس عبارت مین مجمع البیان کے واعظ صاحب نے عجب طرح کی تحریف کی ہے اور نا معلوم سکا رکھا ہی تلخیص چنانچہ اپنی عبارت کے اخیر مین فرماتے ہین کہ ملخصا من عینہ اور وہ تحریف یہ ہی کہ مجمع البیان مین اس طرح ہی وقیل ان النبی خلا فی یوم لعائشۃ اور واعظ صاحب نے اوسکو تحریف کر کے اسطرح لکھا ہے کہ روی عن النبی انہ خلا یوما لعائشۃ اور سبب اس تحریف کا یہ ہی کہ اس بات کو سب جانتے ہین کہ علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے جو یہ تفسیر لکھی ہے تو اوسمین موافق و مخالف سب کے قول نقل کیے ہین

اور اسی سبب سے اوسکا نام مجمع البیان رکھا ہے کہ بیان فریقین کا مجمع ہے اور اونکی عادت ہے کہ جہان سنیونکی
یہانکی روایت نقل کرتے ہین تو اکثر قیل کرکے لکھتے ہین اور سب جانتے ہین کہ قیل ضعف روایت پر
دلالت کرتا ہے پس واعظ صاحب نے قیل کی جگہ روی لکھا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ صاحب تفسیر
مجمع البیان نے سنیونکی یہان کی روایت نہین نقل کی بلکہ اپنے یہانکی روایت لکھی ہے اور حاشیہ پر جو
ترجمہ لکھا ہے اوس مین تو عجب طرح کی تحریف معنوی کی ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل اور احمق سے احمق بھی
ایسا نکریگا اول یہ کہ اصل عبارت مجمع البیان مین تو فقط ابوبکر و عمر ہے اور ترجمہ مین واعظ صاحب نے کہ جنکا
نام بمقتضای ع برعکس نہند نام زنگی کافور ہے احمد الدین ہے عثمان کی لفظ بڑھادی معلوم نہین کہ اسطرح کی صریح
تحریف سے کیا فائدہ دوسرے یہ کہ اصل عبارت مین یملک کی لفظ ہے اور واعظ صاحب نے اوسکا ترجمہ لکھا ہے
کہ میرے خلیفہ بنینگے اور میری امت کے مالک ہونگے اب کوئی اس شخص صاحب غیرت و حیا سے پوچھے کہ خلیفہ
کی لفظ متن مین کہان ہے جو تمنے ترجمے مین لکھی اور ہر شخص جو تھوڑی سی بھی استعداد رکھتا ہوگا وہ اسکو بخوبی
سمجھ لیگا کہ یملک کی لفظ ملک و سلطنت پر دلالت کرتی ہے نہ امامت و خلافت پر اور یہ امر مسلم ہے کہ ابوبکر و عمر
بعد رسول خدا کے بادشاہ ہوے لیکن یہ بادشاہت اونکی تغلب و غصب تھی نہ خلافت حقہ پس جناب
رسول خدا نے جو امر کہ آپکے بعد واقع ہونیوالا تھا علم نبوت سے اوسکا اخبار فرمایا اور پیشین گوئی کی اس سے
ابوبکر و عمر کی خلافت کی حقیت کہان سے ثابت ہوئی بلکہ اکثر احادیث کہ جو خود اہل سنت کی کتابون مین موجود
ہین وہ ابطال خلافت خلفاے ثلثہ پر صریحاً دلالت کرتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگے آتا ہے **قولہ** اور نیز
شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عمدۃ البیان مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی جلد ۲ صفحہ ۵۸۳ پر سورۂ تحریم مین لکھا ہے
کہ رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنے پر حرام کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس راز کی پوشیدہ رکھنے کی بہت تاکید کی اور
فرمایا کہ ایک راز میرا اور ہے تیرے روبرو اوسکو بھی بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ میرے پیچھے ابوبکر اور عمر باپ تیرا
رضی اللہ عنہما مالک اس امت کے ہونگے اور بادشاہی کرینگے اور اونکے بعد حضرت عثمان حکومت کریگا حفصہ رضی اللہ عنہا
یہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور دونون راز حضرت کی عائشہ سے جاکر کہدیے خداتعالی نے یہ آیت نازل
کی واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ انتہی کلامہ سبحان اللہ کیسی صاف صاف خلفاے ثلثہ کی خلافت بلافصل

شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوئی جسکاجی چاہے دیکھ لے **اقول** تفسیر عمدۃ البیان مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی کی جلد
سوم کی یہ عبارت جو واعظ صاحب نے تحریف کرکے نقل کی ہے ص ۱۳۴۲ مین ہے اور وہ لکھتے ہین کہ جلد ۲ ص ۵۸۲ مین ہے
عجیب بات ہے کہ سمجھ مین نہین آتی اب واعظ صاحب نے جو اس عبارت مین تحریفین کین وہ بھی قابل ملاحظہ ہین اونکی
جاننا چاہیے کہ صاحب عمدۃ البیان بھی شیعہ وسنی فریقین کی روایتین نقل کرتے ہین اور شروع اس عبارت کا عمدۃ البیان
مین یون ہے اور کہتے ہین کہ رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سنیون کے یہاں کی روایت ہے ورنہ
مولوی عمار علی صاحب کہتے ہین نہ لکھتے اور واعظ صاحب نے جو عبارت نقل کی ہے تو اول ہی کہتے ہین حذف کردیا اور
رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو یہان سے لکھا ہے تاکہ کوئی یہ نجانے کہ سنیون کے یہاں کی روایت ہے بلکہ بادی النظر مین یہ معلوم
ہو کہ مولوی عمار علی صاحب کا یہ قول ہے یا شیعون کے یہاں کی روایت ہے دوسری تحریف یہ ہے کہ حفصہ کے نام پر
حضرت کی لفظ بڑھائی ہے تیسری تحریف یہ ہے کہ تیرے روبرو اوسکو بیان کرتا ہون اور وہ یہ ہے اسکے درمیان سے اسقدر
عبارت حذف کردی اوسکو بھی کسی سے نہ کہنا اور اوسکے پوشیدہ رکھنے مین خیانت نکرنا یعنی اوسکو کسی پر ظاہر
نکرنا اور غرض واعظ صاحب کی اس عبارت کے حذف کرنے سے یہ ہے کہ اس سے حفصہ کی صاف صاف خیانت
ثابت ہوتی ہے پس اونکے دل نے نمانا کہ اوسکو لکھین چوتھی تحریف یہ ہے کہ لفظ ابوبکر وعمر کے بعد رضی اللہ عنہما اپنی
طرف سے بڑھایا ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ علماے شیعہ بھی ان حضرات کے نام کے بعد ایسے الفاظ لکھتے ہین پانچوین
تحریف یہ ہے کہ لفظ عثمان کے قبل حضرت کی لفظ بڑھائی ہے اور یہ جو واعظ صاحب نے لکھا ہے کہ سبحان اللہ کیسی
صاف صاف خلفاے ثلثہ کی خلافت بلافصل شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوئی جسکاجی چاہے وہ دیکھ لے اسکا
جواب خود مولوی عمار علی صاحب نے اسی تفسیر عمدۃ البیان کے اسی صفحہ ۱۳۴۲ مین بخوبی دیدیا ہے مگر واعظ صاحب کے
تعصب نے اونکی آنکھون کو اسقدر نہ کھلنے دیا کہ اوسکو ملاحظہ فرمالیتے اب مین مولوی عمار علی صاحب کی پوری عبارت
صفحہ مذکور سے جو واعظ صاحب نے تحریف کرکے نقل کی ہے جواب کے آخر تک لکھے دیتا ہون تاکہ ناظرین اونکی
تحریفات کی بھی تطبیق کرلین اور جواب کو بھی بخوبی سمجھ لین وہی ہذہ اور کہتے ہین کہ رسولخدا نے ماریہ قبطیہ کو
اپنے اوپر حرام کیا اور حفصہ کو اوس راز کے پوشیدہ رکھنے کی بہت تاکید کی تو فرمایا کہ ایک راز میرا ہے کہ تیرے
روبرو اوسکو بیان کرتا ہون اوسکو بھی تو کسی سے نکہنا اور اوسکے پوشیدہ رکھنے مین خیانت نکرنا یعنی اوسکو

کسی پر ظاہر نکرنا اور وہ یہ ہی کہ بعد میرے ابوبکر اور عمر باپ تیرا مالک اس امت کی ہونگے اور بادشاہی کرینگے اور بعد اونکے
عثمان حکومت کریگا حفصہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور یہ دونون راز حضرت کی عائشہ سے جا کر کہدیے خدا تعالی نے
یہ آیت نازل کی **واذ اسر النبی** اور یاد کرو تم اے مومنین جس وقت وہ راز کہا پیغمبر عالیقدر نے **الی بعض ازواجہ**
طرف بعض بی بیون اپنی کے یعنی طرف حفصہ کی پوشیدہ کہا حدیثا ایک بات کو کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا اور حکومت
ابوبکر اور عمر اور عثمان کی ہے اور رسولخدا نے جو فرمایا تھا کہ ابوبکر و عمر مالک اس امت کی ہونگے اس سے کوئی یہ
نہ سمجھے کہ مالک ہونا اونکا حق پر تھا اور وہ خلیفہ حق تھے اسواسطے کہ رسول خدا نے اپنے بعد کی خبر دی تھی کہ
بعد میرے وہ مالک اور خلیفہ ہونگے خواہ حق پر ہون خواہ باطل پر اور یہ نہین فرمایا کہ وہ خلیفہ میرے ہونگے اور حق پر ہونگے
اور ایسا کیونکر فرماتے کہ وہ حضرت تو جانتے تھے کہ بعد میرے خلفا ہونگے اور وہ حق پر نہونگے چنانچہ صحیح مسلم مین مذکور ہے
حذیفہ سے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ بعد میرے امام و پیشوا ہونگے کہ وہ میری ہدایت پر اور میری سنت پر نہ چلینگے
اور سوا اسکے یہ روایت کیونکر معتبر ہو کہ وقت معرکہ خلافت ابوبکر کے کسی نے بھی ذکر نہ کیا کہ رسولخدا فرما گئے ہین کہ بعد میرے
ابوبکر اور عمر خلیفہ اور مالک امت ہونگے اور نہ ابوبکر نے ذکر کیا ایسے معرکہ کی بات کا کہ جسکی شان نزول مین ایک سورہ نازل ہو اور فدک کے قصہ مین جسکو فاطمہ
زہرا سے ابوبکر نے بیان کی وہ بات کہ جسکو کسی نے رسولخدا سے نہ سنا تھا جب النبی کو بیان کیا کہ جسکو کسی نے رسولخدا سے نہ سنا تھا تو ایسے معرکہ کی بات
کیون نہ کہا کہ وہ بادشاہی اور سرداری کی بات تھی **انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ** اب اہل انصاف ملاحظہ
فرمائین کہ جس روایت کی بابت خود مولوی عمار علی صاحب کہتے ہین کہ یہ کسیطرح معتبر نہین ہوسکتی اور اوسکے عدم
اعتبار پر اونھون نے ایک دلیل بھی قائم کردی کہ جسکا جواب کسی سنی صاحب سے ممکن نہین اوسی روایت کو
اونھین کی تفسیر سے نقل کرکے حقیت **خلافت خلفاء** پر استدلال کرنا کسقدر بیشرمی ہے اور یہ حرکت
کسقدر ان حضرات کی عجز پر دلالت کرتی ہے اور مولوی صاحب موصوف نے ائمہ ضلالت کے باب مین کہ جو بعد جناب
رسول خدا کے ہوئے بسبب ضیق مقام فقط صحیح مسلم کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ سیکڑون بلکہ ہزارون
حدیثین صحاح اہل سنت مین اس مضمون کی موجود ہین کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد ائمہ کفر و بدعت و روسائے
ضلالت ہونگے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور کسیطرح اہلسنت و جماعت اپنی خلفائے ثلاثہ کو ان پیشین گوئیوں سے
خارج نہین کرسکتے چنانچہ انھین سے بعض احادیث ہم اس کتاب کی شروع مین نقل کرچکے ہین و نیز بعض احادیث رسالہ

مختصر منہج الانصاف مین بھی نقل کی گئی ہین واعظ صاحب نے اوسکے جواب کے لیے اس رسالہ مجمع الاوصاف کا چھٹا باب منعقد کیا ہے اور عجب عجب جواب بے سروپا دیے ہین اور جو احادیث کہ منہج الانصاف مین منقول ہین اونمین سے جس حدیث کا جی چاہا جواب مہمل دیا ہے اور جس حدیث کو چاہا بمصداق نہ وہ ورانہ ظہور پیہم ترک کر دیا ہے اور عجیب و غریب تکلفات کیے ہین مثلاً منہج الانصاف مین یہ حدیث خلفائے جور کے باب مین صحیح مسلم سے لکھی ہے قال حذیفۃ بن الیمان قلت یا رسول اللہ انا کنا بشر فجاء اللہ بخیر فنحن فیہ فہل من وراء ہذا الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذلک الشر خیر قال نعم قلت فہل وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے منقول ہے کہ مین نے عرض کی کہ یا رسول خدا ہم لوگ ایک شر مین تھے پس لایا اللہ خیر کو (یعنی آپ مبعوث ہوے) پس ہم اوسمین ہین (یعنی بسبب آپ کے راہ ہدایت پر ہین) پس کیا بعد اس خیر کے پھر کوئی شر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ہے مین نے کہا کہ کیا بعد اس شر کے پھر کوئی خیر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا کہ پس بعد اوس خیر کے پھر کوئی شر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا کہ کیونکر حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے کہ میری ہدایت پر نہ چلینگے اور میری سنت پر نہ چلینگے اور عنقریب قائم ہونگے اونمین ایسے لوگ کہ قلوب اونکے مانند قلوب شیاطین کے ہونگے جسم مین آدمیون کے حذیفہ نے کہا کہ مین نے عرض کی کہ کیا کرون مین اے رسول خدا اگر اس وقت کو پاؤن حضرت نے فرمایا کہ مناسب یہ ہے کہ تو اونکی بات کو سنا رہ اور اونکی اطاعت کرے اور اگر تو مارا جاے اور تیرا مال چھین لیا جاے تب بھی تو اونکی بات کو سن اور اونکی اطاعت کر انتہی اس حدیث کے جواب مین واعظ صاحب اپنے رسالے کے باب چہارم ص ۹۴ کے آخر مین فرماتے ہین کہ معترض نے اس حدیث کو بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اولٹ پلٹ کرکے لکھا انتہی اب کوئی اہل انصاف صحیح مسلم مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کی جلد ثانی ص ۱۲۷ مین ملاحظہ کرے کہ یہ حدیث بعینہ حرف بحرف اوسمین لکھی ہے یا نہین اسمین اولٹ پلٹ کیا ہے کاش واعظ صاحب اوس اولٹ پلٹ کو بیان کرتے مگر وہ کیا بیان کرتے جب کچھ ہو بھی اپنے جاہل مریدون کی بہکانے کے لیے یہ ایک فقرہ بھی لکھدیا اور اسکے بعد ایک عجیب حرکت یہ کی ہے کہ مشکوۃ سے ایک دوسری حدیث بروایت حذیفہ لکھدی ہے کہ جسکے الفاظ اس حدیث سے کسیقدر مختلف ہین کہئیے یہ کونسا جواب ہے سنیون کی کتابون مین ہزارون حدیثین ایسی لکھی ہوئی ہین

کہ شیعون کی مذہب کی خلاف ہین پھر اس سے کیا ہوتا ہی شیعہ تو اوسکو محض کذب وافترا و بہتان سمجھتے ہین اپنے مخالف
کی کتابون کو وہ کیون تسلیم کرنے لگے لیکن سنی خود اپنی کتابونکی حدیثون کو کیونکر نہ تسلیم کرینگے اور کیونکر اوس سے گریز
کرسکتے ہین خصوصًا ایسی کتابین کہ جو اونکے یہان مثل صحیح بخاری و مسلم کے اصح الکتب سمجھی گئی ہون جواب اولٰی ہی تھا
یہ تھا کہ وہ اس بات کو ثابت کر دیتے کہ صحیح مسلم مین یہ حدیث نہین ہے اور منتہی الانصاف مین غلط نقل
کی گئی ہے وانّی لہم التناوش من مکان بعید ٭ اور یہ ظاہر ہے کہ اس حدیث مین جو پہلے شر کا ذکر ہے اوس سے مراد زمانہ
جاہلیت قبل بعثت جناب رسول خدا ہے اور بعد اوسکے خیر کا ہونا اسکا عہد کرامت مہد ہی بعد اس خیر کے پھر شر کا
ہونا اس سے مراد زمانہ خلفاے ثلثہ ہے اور بعد اس شر کی پھر خیر کا ہونا اس سے مراد زمانہ خلافت شاہ ولایت ہے اور بعد
اس خیر کے پھر شر کا ہونا اس سے مراد زمانہ معاویہ و دیگر بنی امیہ و بنی عباس ہے اور اس حدیث مین مخبر صادق نے
جو ائمہ ضلالت کا حال بیان کیا ہی وہ لفظ بعدی کی بعد ارشاد فرمایا ہی کہ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ بعد رسول خدا بلا فاصلہ
ائمہ ضلالت کا زمانہ شروع ہو جائیگا جیسا کہ واقع ہوا اب اہل انصاف واعظ صاحب کے اوس قول کو یاد کرین کہ سبحان اللہ
کیسی صاف صاف خلفاے ثلثہ کی خلافت بلافصل شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوئی جسکا جی چاہے دیکھ لے اور ہمارے
اس جواب کو ملاحظہ فرمائین ہم کہتے ہین کہ شیعونکی کتابون سے تو کچھ بھی نہین ثابت ہوا کما مر لیکن سبحان اللہ کیسا صاف صاف
اصاف خلفاے ثلثہ کا بعد جناب رسول خدا بلافصل ائمہ ضلالت ہونا سنیون کی کتابون سے ثابت ہوا جسکا جی چاہے
دیکھ لے اس سے زیادہ اور تطبیق پیشین گوئی کی کیا ہو سکتی ہے سنیونکو سامنے جب ایسی حدیثین اونھین کی معتبر کتابون سے پیش
کیجاتی ہین تو وہ سخت حیرانی و پریشانی مین مبتلا ہوتے ہین نہ اونسے اپنا مذہب آبائی چھوڑا جاتا ہے نہ ایسی باتون کا اونکو
کچھ جواب آتا ہی آخر بیچارے کیا کرین احمد الدین واعظ کیطرح واہیات بکنے لگتے ہین اور بیہودہ باتین بنانا شروع
کر دیتے ہین مگر ایسی باتین بنانے سے کب بنتی ہین لا یصلح العطار ما افسدہ الدہر اب اس سے زیادہ اس بحث کو
ہم یہان طول دینا فضول سمجھتے ہین انشاء اللہ العزیز باب چہارم کا جواب قابل دید ہوگا اور وہان بہت سی
حدیثین مثل اس حدیث کی نقل کیجائینگی اور اونکی تطبیق خلفای جور پر کر دی جائیگی ع پچھلی باتون کو دلا روتا ہے
کیا ٭ آگے اگر دیکھو تو ہوتا ہے کیا ٭ اس واعظ صاحب کی اولٹ پلٹ کا جواب بھی انشاء اللہ المستعان ہم
اچھی طرح دیا جائیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ پس جب باتفاق فریقین خلفا کی

خلافت قران سے ثابت ہوئی **اقول** حضرت ثلاثہ کی خلافت کب ثابت ہوئی اور کہان ثابت ہوئی واعظ
صاحب خود اپنی ہی کتابون سے نہ ثابت کرسکے شیعون کی کتابون کا کیا ذکر ہے اور پھر کہتے ہین کہ باتفاق فریقین
خلفا کی خلافت قران سے ثابت ہوئی یہ وہی مثل ہے کہ دروغ گویم بر روے تو ہمنے البتہ ابھی ایک حدیث صحیح مسلم
نقل کرکے ان حضرات کا ائمہ ضلالت ہونا ثابت کردیا اور باقی ثبوت کا آئندہ وعدہ کیا ہی وکل ما ہو آت قریب
قولہ تو اللہ تعالی کے قول کے مطابق آنحضرت نے ارشاد کیا کہ خلافت میرے بعد جو میری سنت کے مطابق ہوگی تیس
برس تک رہیگی پھر اوسکے بعد بادشاہت ہوجاویگی چنانچہ صحیح ترمذی مطبوعہ مطبع احمدی میرٹھ کی جلد ۲ صفحہ ۳۵ مین
سفینہ سے مروی ہے قال قال رسول اللہ الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنۃ ثم ملکا بعد ذلک ثم قال لی سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر
ثم خلافۃ عمر وخلافۃ عثمان ثم خلافۃ علی رضی اللہ عنہم یعنی میری امت مین خلافت میری سنت کے موافق تیس برس
تک رہیگی اوسکے پیچھے بادشاہت آجاویگی پھر کہا مجھسے سفینہ نے سمجھاؤ کیواسطے کہ یاد رکھو خلافت ابی بکر کی پھر خلافت عمر کی
بعدہ خلافت عثمان کی اوسکے بعد خلافت علی کی مظاہر حق مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ کے صفحہ ۳۰۲ پر روایت جامع الاصول سے منقول ہے
کہ حضرت ابابکر کی خلافت دو برس چار مہینے رہی اور حضرت عمر کی خلافت دس برس چھ مہینے اور حضرت عثمان کی خلافت
بارہ برس چند روز کم اور خلافت مولانا علی کی چار برس نو مہینے اس حساب سے چارون خلیفون کی خلافت اونتیس برس اور سات
مہینے مین تمام ہوئی ہے اور پانچ مہینے جو باقی ہے اون مین حضرت امام حسن خلیفہ ہوے اسلیے وہ بھی داخل خلفا مین انتہی مختصرا **اقول**
واعظ صاحب اور اونکے بعض اسلاف نے پہلا جھوٹ حق سبحانہ وتعالی پر باندھا کہ آیہ استخلاف کے معانی مین
تحریف کرکے کہدیا کہ یہ آیت خلافت خلفاے ثلثہ کے باب مین نازل ہوئی ہے مگر دروغ کو فروغ کب ہوتا ہے
ہمنے بعون اللہ تعالی ثابت کردیا کہ یہ تاویل اونکی غلط ہے دوسرا جھوٹ رسول خدا پر باندھا کہ یہ حدیث آپ کی طرف
منسوب کی تیسرا جھوٹ سفینہ بیچارے پر باندھا اور چونکہ یہ حدیث صحیح ترمذی سے کہ جو سنیون کی کتاب ہی لکھی ہے اور ہمارے
اوپر حجت نہین ہوسکتی لہذا ہمین فقط اوس سے انکار کرنا کافی ہے لیکن تاہم ہم سنیون ہی کی کتابون سے ثابت کیے
دیتے ہین کہ یہ حدیث وضعی ہے چوتھا جھوٹ خاص واعظ صاحب کا باندھا ہوا ہے کہ اس حدیث کے ترجمے مین (میری
سنت کے موافق) اضافہ کیا ہے حالانکہ حدیث موضوع مذکور مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکے یہ معنی ہون اب ہم
اس حدیث کے معارضہ مین حدیث خلفاے اثنا عشر پیش کرتے ہین چنانچہ اکثر صحاح وکتب احادیث وتفاسیر اہل سنت مین

یہ حدیث بطرق متعددہ و الفاظ مختلفہ منقول ہے قال رسول اللہ صلعم لا یزال الدین قائماً حتی تقوم الساعۃ و یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہمیشہ دین قائم رہیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت اور ہونگے تمہارے اوپر بارہ خلیفہ کہ وہ کل قریش سے ہونگے انتہی اور کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ اس حدیث سے انکار کرسکے اور اگر ہم اس حدیث کی سب طرق لکھین اور سب کتابون سے کہ جن مین یہ حدیث منقول ہے عبارتین نقل کرین تو ایک کتاب ضخیم تیار ہوجاے اور حق یہ ہے کہ اس حدیث سے مراد ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہین کہ جو اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہین اور گناہ و معصیت کی رجس سے پاک ہین لیکن علما و مفسرین اہل سنت و جماعت نے بنابر عداوت خاندان رسالت کہ جسکا ذکر جابجا ہوچکا ہے اس حدیث مین ایسے الفاظ بڑھاے ہین کہ اونسے ثابت ہو کہ ائمہ معصومین اس سے مراد نہین ہین چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین اور صفحہ ۷ مین یہ عبارت ہی عن النبی صلعم قال لا یزال ہذا الامر عزیزاً ینصرون علی من ناواہم علیہ اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش اخرجہ الشیخان وغیرہما یعنی جناب رسولخدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ دین غالب رہیگا نصرت دیے جاینگے وہ اوس شخص کے کہ جو اونسے اوس دین پر عداوت کریگا بارہ خلیفہ کہ وہ کل قریش سے ہونگے نکالا ہی اسکو شیخین وغیرہما نے یعنی بخاری و مسلم وغیرہما نے انتہی اس مین نصرت و غلبہ وغیرہ کی قید بڑھائی گئی ہے اور اوسی صفحہ مین بقول ابن حجر کلہم تجتمع علیہ الناس زیادہ کیا ہے یعنی وہ بارہ خلیفہ ایسے ہونگے کہ سب آدمی اونپر اجماع کرینگے اور کوئی اونسے اختلاف نہ کریگا لیکن بقول مشہور کہ دروغگو را حافظہ نباشد یہ حضرات اسقدر نہ سمجھے کہ ہم جو تیس برس اور چار خلیفہ کی بابت حدیث بنا چکے ہین اول تو اصل حدیث خلفاے اثنا عشر اوسکی مبطل ہے اور دوسرے جسقدر کہ ہم یہ قیود غلبہ اور اجماع وغیرہ بڑھاتے جاینگے اور بھی اوسکا ابطال اظہر من الشمس ہوتا جائیگا اس لیے کہ پھر کسی بات مین تخصیص خلفاے اربعہ کی باقی نرہجائیگی اب کوئی محدث اہل سنت ہمکو بتاے کہ یہ دونون حدیثین کیونکر جمع ہونگے اگر چار خلیفہ و بارہ خلیفہ کو ایک ہی سمجھینگے تو یہ قول مشابہ ہوجائیگا قول نصاری سے کہ وہ توحید و تثلیث کو ایک ہی چیز

---

[1] صحیح مسلم جلد دوم ص ۱۱۹ مطبوع مطبع انصاری دہلی ۱۲ منہ [2] مطبوع مطبع محمدی لاہور ۱۲ منہ

سمجھتے ہین ورنہ پھر بتائین کہ جب جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس برس ہیگی بعد اسکے
ملک ہوجائیگا اور مراد اس مدت خلافت سے چار خلیفونکی خلافت ہے یا حضرت امام حسن علیہ السلام کے پانچ
سہی تو آپ نے پھر کیونکر ارشاد فرمایا کہ اس امت مین بارہ خلیفہ ہونگے پس معلوم ہو گیا کہ حدیث خلافت
تیس برس جو واضعان صاحب نے لکھی ہے وہ موضوع ہے ورنہ کلام جناب سید المرسلین مین تناقض
کیسا اب ہم کلام علماے اہل سنت وجماعت خلفاے اثنا عشر کے باب مین لکھتے ہین ذرا اہل انصاف
ملاحظہ کرین کہ ان حضرات نے سفینۂ اہلبیت سے تخلف کرکے دریاے ضلالت مین کیسے غوطے کھائے ہین
چنانچہ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی پدر شاہ عبد العزیز صاحب
تحفہ مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی کے صفحہ ۲۰۷ مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ تحقیق درین مسئلہ آنست
کہ چہار خلیفہ راشد وبعد از ایشان معاویہ وعبد الملک وچہار پسر او وعمر بن عبد العزیز وولید بن یزید بن
عبد الملک را اعتبار کنند انتہی عبد الملک کی چار بیٹون سے مراد اس عبارت مین ولید اور سلیمان اور یزید و
ہشام ہے اور شاہ صاحب کی یہ تحقیق انیق قابل ملاحظہ ہے چنانچہ جن فساق اور فجار کو کہ ایک ایک انمین سے
فرعون ثانی تھا انھون نے خلفاے اثنا عشر مین محسوب ومعدود کیا ہے انکے فسق وفجور وکفر والحاد کا بیان
انشاء اللہ المستعان عنقریب آویگا اور یہ امر بھی بیان کیا جاویگا کہ چار خلیفہ کو راشد اور باقی کو غیر راشد قرار دینا
اصول مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اس سبب سے کہ الفاظ حدیث خلفاے اثنا عشر سے ہرگز یہ تفریق ثابت نہین
ہوتی اور تاریخ الخلفاے[1] علامہ سیوطی کے صفحہ ۷ سے صفحہ ۸ تک یہ عبارت منقول ہے قال القاضی عیاض
لعل المراد بالاثنی عشر فی ہذہ الاحادیث وما شابہہا انہم یکونون فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ
والاجتماع علی من یقوم بالخلافۃ وقد وجد ہذا فی من اجتمع علیہ الناس الی ان اضطرب امر بنی امیہ ووقعت بینہم الفتنۃ
زمن الولید بن الیزید فاتصلت بینہم الی ان قامت الدولۃ العباسیۃ فاستاصلوا امرہم قال شیخ الاسلام
ابن حجر فی شرح البخاری کلام القاضی عیاض احسن ما قیل فی الحدیث وارجحہ لتائیدہ بقولہ فی بعض طرق الحدیث
الصحیحۃ کلہم یجتمع علیہ الناس وایضاح ذلک ان المراد بالاجتماع انقیادہم لبیعتہ والذی وقع ان الناس اجتمعوا

[1] مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲ منہ

علی ابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معاویۃ یومئذ بالخلافۃ ثم اجتمع الناس علی معاویۃ عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی ولدہ یزید ولم ینتظم للحسین امر بل قتل قبل ذلک ثم لما مات وقع الاختلاف الی ان اجتمعوا علی عبد الملک بن مروان بعد قتل ابن زبیر ثم اجتمعوا علی اولادہ الاربعۃ الولید ثم سلیمان ثم یزید ثم ہشام وتخلل بین سلیمان ویزید عمر بن عبد العزیز فہولاء سبعۃ بعد الخلفاء الراشدین والثانی عشر ہو الولید بن یزید بن عبد الملک اجتمع الناس علیہ لما مات عمہ ہشام فولی نحو اربع سنین ثم قاموا علیہ فقتلوہ وانتشرت الفتن وتغیرت الاحوال من یومئذ ولم یتفق ان یجتمع الناس علی خلیفۃ بعد ذلک یعنی کہا ہے قاضی عیاض نے کہ شاید مراد اثنا عشر سے ان حدیثوں میں اور جو اسکے مشابہ ہیں یہ ہے کہ ہونگے وہ لوگ مدت میں عزت خلافت کے اور قوت اسلام کے اور قائم رہنے میں اوسکے امور کے اور اجماع میں اوپر اوس شخص کے کہ قائم ہو ساتھ خلافت کے اور تحقیق کہ پائی گئی ہیں یہ باتیں اون لوگوں میں کہ اجماع کیا ہے اوپر آدمیوں نے یہاں تک کہ مضطرب ہوگیا کام بنی امیہ کا اور واقع ہوا درمیان میں اونکے فتنہ زمانہ میں ولید بن یزید کے پس متصل رہا یہ فتنہ اونکے درمیان میں یہاں تک کہ برپا ہوئی دولت عباسیہ کی پس مستاصل ہوگیا کام اونھیں بنی امیہ کا کہا شیخ الاسلام ابن حجر نے شرح بخاری میں کہ کلام قاضی عیاض کا بہت اچھا ہے اون اقوال میں کہ جو کہی گئے ہیں حدیث میں اور راجح تر ہے واسطے تائید اوس حدیث کی ساتھ قول آنحضرت کے بیچ بعض طرق حدیث کے کہ جو صحیح ہیں کہ کل اونھیں بارہ خلیفہ پر سب آدمی مجتمع ہونگے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ تحقیق کہ مراد ساتھ اجتماع کے اطاعت اونھیں آدمیوں کی ہے واسطے بیعت اوسی خلیفہ کے اور جو کچھ کہ واقع ہوا ہے یہ ہے کہ تحقیق سب آدمی مجتمع ہوئے ہیں پہلے ابو بکر پر بعد اوسکے عمر پر بعد اوسکے عثمان پر بعد اوسکے علی پر تب تک کہ واقع ہوا امر حکمین صفین میں بعد اوسکے نام رکھا گیا معاویہ اوس دن ساتھ خلافت کے بعد اوسکے مجتمع ہوئے سب لوگ اوپر معاویہ کے وقت صلح کرنے حسن کے بعد اوسکے مجتمع ہوئے سب اوپر بیٹے اوسکے یزید کے اور نہیں انتظام پایا واسطے حسین کے کسی امر نے بلکہ مقتول ہوئے وہ قبل اسکے جس وقت کہ مرا یزید واقع ہوا اختلاف یہاں تک کہ مجتمع ہوگئے لوگ اوپر عبد الملک بن مروان کے بعد قتل ابن زبیر کے بعد اوسکے مجتمع ہوئے لوگ اوپر اولاد اوسی عبد الملک کے کہ وہ چار تھے ولید بعد اوسکے سلیمان بعد اوسکے یزید بعد اوسکے ہشام اور خلل ڈال دیا درمیان سلیمان اور یزید کے عمر بن عبد العزیز نے پس یہ سات ہیں بعد خلفائے راشدین کے اور

بارھوان خلیفہ وہی ولید بن یزید بن عبد الملک ہی کہ مجتمع ہوگئی لوگ اوسکی اوپر جسوقت کہ مرگیا اوسکا چچا ہشام پس خلیفہ رہا وہی قریب چار برس کے بعد اوسکے کہڑی ہوگئی لوگ اوسکی عداوت پر اور قتل کیا اوسکو اور پہیل گئے فتنے اور متغیر ہوئی احوال اوسدن سے اور نہ اتفاق ہوا اس بات کا کہ مجتمع ہوتے لوگ اوپر کسی خلیفہ کے بعد اسکے انتہی بعد اسکے اپنے اس کلام پر دلائل لکھے ہین اور اس امر کو ثابت کیا ہے کہ بعد ولید بن یزید بن عبد الملک کی خلفای بنی امیہ خلفای بنی عباس مین سے کسی پر اجماع کل مسلمانونکا نہین ہوا مین نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی کیون واعظ صاحب بحصر خلافت اربعہ تو ٹوٹ گیا اور تیس برس کا زمانہ بھی سو برس سے بڑہ گیا اور آپکی حدیث ثلثون سنۃ تشریف لیگئی اب ہم آپسے پوچھتے ہین کہ یہ خلفا ما بعد اربعہ جنکے نام بنام کی تصریح آپکی علمانے فرمائی ہی آپ انکو داخل وعدہ آیہ استخلاف سمجھتے ہین یا نہین اگر کہیے گا کہ نہین تو ہم کہینگے کہ چار باتین جو آپنے خلفای اربعہ کی باب مین لکھی ہین اونکو آپ بمنکرین خلافت ثلاثہ کی مقابلہ مین ہرگز ثابت نہین کرسکے اس سبب سے کہ آپنے کوئی دلیل اونکی کتب مسلمہ سی پیش نہین کیے اور تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عمدۃ البیان کی جو عبارت لکھی اوس سے کچھہ مطلب آپکا ثابت نہوا لیکن ہم اون چار باتونکو آپکی مسلمات سے ان خلفا ما بعد کی باب مین ثابت کیے دیتے ہین (۱) خلافت صحیحہ پس جب یہ خلفا حسب تصریح آپکی علماء اعلام کے حدیث خلفاے اثنا عشر مین داخل ہین تو اونکی خلافت کی باب مین نص قطعی اخبار مخبر صادق سے بخوبی ثابت ہوگئی پھر انکی خلافت کی صحت مین کیا کلام ہوسکتا ہی (۲) تمکین دین اسلام ظاہر ہے کہ خلفاء ثلثہ سے انکی قلمرو کی وسعت بہت زیادہ تھی پھر عدم تمکین کی کیا وجہ ہے اگر ان خلفا کی وقتکی فتوحات لکھی جائین تو بہت طول ہوجای لیکن مین تاریخ الخلفاء سیوطی کی صفحہ ۱۵۲ سے فقط ولید بن عبد الملک کے وقت مین جو ملک فتح ہوے ہین اونکی فہرست لکھے دیتا ہون و بخوف طوالت عبارت نقل نہین کرتا ہون آپ تو عربی دان ہین اوس صفحہ کو ملاحظہ کرکے اس فہرست سے تطبیق دیجیے ۸۶ھ مین بیکند بخارا ـ سرانیہ مطمورہ ـ قمیم ـ بحیرۃ الفرسان ـ یہ ملک فتح ہوے اور ۸۸ھ مین جرثومہ ـ طوانہ ـ اور ۸۹ھ مین جزیرۂ منورقہ ـ میورقہ اور ۹۱ھ مین نسف ـ کش ـ شیرمان ـ مداین ـ اور چند قلعے دریاے آذربیجان اور ۹۲ھ مین کل ملک اندلس فتح ہوگیا اور شہر ارمائیل ـ قنربون ـ اور ۹۳ھ مین دیبل وغیرہ کرج ـ برہم ـ باجا ـ بیضا ـ خوارزم ـ سمرقند

سنہ ۔ اور ۹۴ سنہ میں کابل ۔ فرغانہ ۔ شاش ۔ سندرہ وغیرہ اور ۹۵ سنہ میں موقان ۔ شہر الباب اور ۹۶ سنہ
میں ۔ طوس وغیرہ اور اسی سنہ میں خلیفہ ولید صاحب مرگئے اب اس کتاب کی مختصر عبارتوں کو بھی سن لیجیے
صفحہ ۲۰۷ میں ہے اقام الجہاد فی ایامہ وفتحت فی خلافتہ فتوحات عظیمۃ یعنی قائم کیا ولید نے جہاد کو اپنے
زمانے میں اور اوسکی خلافت میں فتوحات عظیمہ حاصل ہوئیں انتہی نیز اوسی صفحہ میں ہے قال ابن ابی عبلہ
رحم اللہ الولید واین مثل الولید فتح الہند والاندلس وبنی مسجد دمشق الخ یعنی کہا ابن ابی عبلہ نے کہ رحم کرے
اللہ ولید پر اور کہاں ہو سکتا ہے کوئی مثل ولید کے فتح کیا اوسنے ہند اور اندلس کو اور بنایا مسجد دمشق کو انتہی
نیز ص ۲۱۳ میں ہے قال الذہبی عاش الجہاد فی ایامہ وفتحت فیہا الفتوحات العظیمۃ کایام عمر بن الخطاب یعنی
کہا ذہبی نے کہ زندہ ہو گیا جہاد اوسکے زمانے میں اور حاصل ہوئیں فتوحات عظیمہ مانند زمانہ عمر بن خطاب کے
انتہی اب فرمایئے کہ تمکین اسلام کا ان خلفا کے وقت میں کیونکر انکار کیجیے گا (۳) تبدیل خوف بامن
ظاہر ہے کہ یہ بھی تابع ہے امر دوم کا یعنی تمکین دین اسلام جب ملک کی وسعت اسقدر ہو گئی تو پھر مسلمانوں کو کہ
جو عہد میں خلافت ثلاثہ تھے کس بات کا خوف باقی رہ گیا ہو گا (۴) عبادت کرنا خلفا کا باخلاص وخشوع یعنی
بلا شرکت اس میں خضوع وخشوع تو آپنے اپنی طرف سے بڑھایا ہے آیت میں تو فقط یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا
ہے اور پھر خلفاے ثلثہ کا خضوع وخشوع آپ نے مطلق ثابت نہیں کیا ہمنے رد البتہ کر دی ہے رہا عدم شرک تو
یہیں تو ان خلفا کو آپکے حضرات اثنا عشریہ پر ترجیح ہے کہ وہ لوگ بڑھاپے تک بت پوجا کیے اور ان خلفا کا اول
عمر سے آخر عمر تک بت پوجنا ثابت نہیں ہوتا اب معلوم نہیں کہ کونسی وجہ آپ اونکے اخراج کی نکالیے گا
شاید آپ کہیے کہ آیت میں لفظ منکم جمع حاضر کے لیے ہے تو ہم کہینگے کہ قرآن میں جو خطابات کہ حاضرین سے
ہیں اونسے غائبین بلا وجہ وجیہ خارج نہیں ہو سکتے ورنہ اوامر و نواہی قرآن کے کہ جو بصیغہ حاضر ہیں منحصر
ہو جائیں اہل اسلام موجودین عہد رسالت پناہی میں اور سب لوگ کہ جو آپکی وفات کے بعد پیدا ہوے ان خطابات سے
خارج ہو جائیں اور تکالیف شرعیہ اونپر سے مرتفع ہو جائیں اور جو شخص اس قول کا قائل ہو وہ یقیناً باتفاق فریقین
کافر ہے علاوہ اسکے نواب صدیق حسن خانصاحب پہلے ہی آپ کے اس قول کی رد لکھ چکے ہیں چنانچہ تفسیر فتح البیان
کی صفحہ ۲۴۳ میں لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر میں فرماتے ہیں بدلا عن الکفار وہو وعد یعم جمیع الامۃ وقیل خاص بالصحابۃ

ولا وجہ لذلک یعنی خلیفہ کرنیکا حق سبحانہ وتعالی اونہین اہل اسلام کو عوض مین کفار کے اور یہ ایسا وعدہ ہے کہ عام
جمیع امت کو اور کہا گیا کہ وہ خاص ہے ساتھ صحابہ کے اور اسکی کوئی وجہ نہین ہے انتہی و نیز اوسی صفحہ مین بعد تین
سطرون کے فرماتے ہین و قوله بعد سطر قال انما مختصۃ بالخلفاء الاربعۃ او بالمہاجرین یعنی اور تحقیق کہ بہت دور گیا ہے
حق سے وہ شخص کہ جس نے گمان کیا کہ وہ خلافت مخصوص ہے ساتھ خلفاے اربعہ کے یا ساتھ مہاجرین کے انتہی اب
کہیے واعظ صاحب آپ کہان جائینگے اور کیا کہینگے اور کونسا رستہ چلینگے میری دانست مین خلفاے ثلثہ کی محبت مین اس
شعر کو انشاد فرمایئے شعر فقی حبکم ضاقت علی المذاہب ۔ فو اللہ لا ادری الی این اذہب یعنی آپ لوگونکی محبت مین مجھپر
اور سب رستے بند ہو گئے ہین پس واللہ مین نہین جانتا کہ کس طرف جاؤن لیکن ہان کہیے آپکے دل کی بات ہم کہدین کیونکہ
عداوت خاندان رسالت آپکے دل مین مضمر و مستتر ہے لہذا ان دونون فرقون کو کہ جنکو آپ کہ علماے اعلام کے
کلام سے تعداد خلفاے اثنا عشر مین نقل کی ہین اونکو آپ پس پشت نہ ڈالینگے اگرچہ انمین حضرت علی داماد رسول کا نام
بھی ہے لیکن ہم کہینگے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کی فہرست کو چاہیے اس بنا پر مانیگے کہ اوسمین یزید بن معاویہ کا نام نہین ہے
لیکن قاضی عیاض کا قول اور اپنے شیخ الاسلام ابن حجر کی شرح تو آپکو ضرور مان لینا چاہیے اس سبب سے کہ انھون نے
داد نصب و عداوت جیسا کہ چاہیے دی ہے اور آپکی طرح اخفا و استتار نہین کیا حضرت علی کو بیشک چوتھا خلیفہ شمار
کیا ہے مگر شیخین تک بعد اوسکے تو خلافت کو اونسے منتزع سمجھا ہے اور یزید معاویہ کے خلیفۃ الرشید کو تو بارہ خلیفون مین
خلیفہ مان لیا ہے اور یہ بھی کہدیا ہے کہ حسین کے لیے کسی بات کا انتظام نہین ہوا وہ پہلے ہی قتل ہو گئے اب اس سے زیادہ
اور نصب کیا ہوگا اور یہ کلام اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب یزید کی خلافت حق تھی تو معاذ اللہ حضرت امام حسین کا اوسپر
خروج کرنا ناحق ہوا اور آپکی شہادت صحیح نہ ہوئی ہمارے قصے سے تو زیادہ نہین نکل سکتا محبت خاندان رسول سے
بعید ہے آپ جو چاہیے اپنے مطلب کے موافق اسکے معنی سمجھ لیجیے اس سبب سے کہ اسکے بہت سے معانی موافق مذاق نواصب
و خوارج کی پیدا ہو سکتے ہین اور اگر اتنی بات پر آپکا دل خوش نہو تو دیکھیے ہم تفسیر موضح القرآن سے ایک عبارت نقل
کرتے ہین جب اوسکو اس فہرست خلفا کے ساتھ ضم کیجیے گا تو آپکے بہت سے مقصد حاصل ہو جائینگے چنانچہ قرآن مجید مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی مترجم بزبان فارسی و اردو کہ جسکے حاشیہ پر تفسیر شاہ عبد القادر صاحب کہ جو شاہ عبد العزیز صاحب کے عزیز و برادر
مین چھپی ہوئی ہے اور کوئی سنی صاحب اس تفسیر سے عدول نہین کر سکتے اوسکے صفحہ ۱۱۹ مین تفسیر آیہ ولقد اخذ اللہ میثاق

بنی اسرائیل وبعثنا منهم اثنی عشر نقیبا الخ کے ذیل مین بعد ترجمہ کے بنا کر لکھا ہی ف یہ بیان فرمایا ہی بنی
اسرائیل سے عہد لینا حضرت موسی کی آخر عمر مین یہ اقرار لیئے ہین یہ سورت حضرت کی آخر عمر مین نازل ہوئی شاید یہ
ہمکو سنایا اسواسطے کہ ہمکو بھی یہی تقید ہی ایک عہد اوس امت سے تھا کہ رسول جو بعد پیدا ہون اونکی مدد کرو اور اوسکے
بدل ہمسے یہ ہی کہ خلفا کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سردار اونکا یہان فرمایا اسی شمار پر کیونکہ حضرت نے بتایا ہی میری
امت مین بارہ خلیفہ ہونگے قوم قریش سے اور فرمایا ہی کہ جو خرابی ہوئی پہلی امت مین سو ہوگی تم مین سے جیسے وہ خراب
ہوئی پیغمبرونکی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کر کر انتہی اب فرمائیے کہ جب یزید خلیفہ برحق ٹہرا تو
بنا بر آپ کی علما کے اقوال کی حضرت امام حسین کا کیا نتیجہ ہوگا اب کیا اسسے بھی آپکا دل خوش ہوا ہوگا اور آپ
بھی اس فہرست کو نہ مانیے گا لیکن شاید آپ اپنے دلمین یہ کہین کہ جب تک فہرست خلفا سے حضرت علی کا نام خارج نکیا جاے
ہم کسیطرح خوش نہ ہونگے تو خیر ہم ایک فہرست خلفا کی اور پیش کرتے ہین اگر شاہ ولی اللہ اور قاضی عیاض اور ابن حجر
صاحب کی فہرست کو آپنے نہ مانین تو اب اسکے ماننے مین آپکو کیا عذر ہو سکتا ہی کنز العمال مولفہ ملا علی متقی جلد ششم کتاب الفتن
مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدر آباد کی صفحہ ۲۱۲ مین لکھا ہی عن عبد اللہ بن عمر قال تکون ہذہ الامۃ اثنا عشر خلیفۃ ابو بکر الصدیق
اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ عثمان بن عفان ذو النورین قتل مظلوما اوتی کفلین من الرحمۃ
ملک الارض المقدسۃ معاویۃ وابنہ ثم یکون السفاح ومنصور وجابر والامین والسلام وامیر العصب لا یری مثلہ ولا یدری
مثلہ کلہم من بنی کعب بن لوی فیہم رجل من قحطان - اس حدیث مین بارہوان خلیفہ قحطانی کو قرار دیا ہی اب مین اسی
مضمون کی دوسری حدیث کو تاریخ الخلفای سیوطی کی صفحہ ۱۳۳ سے لکھتا ہون واخرج ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر قال
ابو بکر الصدیق اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ ابن عفان ذو النورین قتل مظلوما اوتی کفلین من الرحمۃ
معاویۃ وابنہ ملکا الارض المقدسۃ والسفاح والسلام والمنصور وجابر والمہدی والامین وامیر العصب کلہم من بنی کعب بن
لوی کلہم صالح لا یوجد مثلہ قال الذہبی لہ طرق عن ابن عمر ولم یرفعہ احد انتہی اور انکا اس حدیث کو ابن عساکر نے عبد اللہ
ابن عمر سے کہ کہا اونسے کہ پہلا ابو بکر صدیق ہی پا گئے تم اوسکو دوسرے کا نام عمر فاروق ہی کہ جو ایک سینگ ہی
لوہے کا پا گئے تم اوسکو تیسرے کا نام عثمان بن عفان ہی کہ جو صاحب دو نور والا ہی قتل کیا گیا مظلوم دیا جائیگا دو حصہ

ا؎ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲ منہ

رحمت سے چوتھا معاویہ ہی پانچوان اوسکا بیٹا (یعنی یزید) یہ دونون بادشاہ ہین زمین مقدس کے (یعنی شام)
چھٹا سفاح ساتوان سلام آٹھوان منصور نوان جابر دسوان مہدی گیارہوان امین بارہوان امیر العصب کل
یہ خلفا اولاد سے کعب بن لوی کی ہونگے کل کیسے صالح ہین کہ انکا مثل نہین پایا جاتا کہا ہی ذہبی کہ اس
حدیث کی بہت سے طرق ہین ابن عمرو اور کسی نی رفع نہین کیا انتہی یہان ایک امر قابل ملاحظہ و غور یہ کہ
بانیان خلافت خلفا و اہل سنت نی صحت خلافت کی لیئی چار قاعدے مقرر فرمائی ہین کہ اگر اونمین سے ایک بھی
متحقق ہو جاویگا تو پھر صحت خلافت مین کسیطرح کا شک و شبہہ نہین ہو سکتا اول اجماع کہ جو خلیفہ اول
کیلئی اونکی نزدیک محقق ہوا اور اونکی خلافت جس سے قائم ہوئی حالانکہ وہ بھی ناقص و ناتمام تھا دوم استخلاف کہ جو
خلیفہ ثانی کیلئی ہوا یعنی بڑے صاحب اونکو سند خلافت وقت لکھ گئی سوم شوری کہ جسکی سبب سے حسب تدبیر حضرت ثانی
ثالث صاحب خلیفہ ہوے چہارم قہر و غلبہ کہ جو باعث امیر معاویہ خال المومنین کی صحت خلافت کا ہوا اب
انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ ان حضرات اربعہ کیلیے تو انمین سے ایک ایک امر ثابت کرتی ہین اور یزید بن معاویہ کی لیے
چارون یا تین مجتمع ہین استخلاف تو ظاہر ہی کہ خال المومنین اپنی سامنے اونکو خلیفہ مقرر کر گئے تھی اور اجماع
امت ہونے مین بھی کچھ شک نہین کہ سوا حضرت امام حسین اور چند آدمیونکی اور کسینے خلاف نہین کیا اور ان دونون
باتون کی محقق ہونیکی بعد شوری کی تو کچھ ضرورت ہی نہی اور قہر و غلبہ اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ اپنی
دانست مین اوسنے خاندان رسالت کا استیصال کلی ہی کر دیا اور کسی اہل اسلام نی دم نہ مارا پس
ثابت ہو گیا کہ یزید کی خلافت خلافت ثلثہ و نیز اوسکے باپ معاویہ سے زیادہ مستحکم تھی اور یہی حال
اوسکی مابعد کے خلفا کا ہی خصوصاً عبد الملک بن مروان سے ولید بن یزید بن عبد الملک تک کہ جو بقول شیخ الاسلام
ابن حجر سنیونکا بارہوان خلیفہ اور خاتم الخلفا ہے پس اب ان لوگونکی خلافت کی صحت مین شک کرنیوالا دائرہ مذہب
اہل سنت و جماعت سے بالیقین خارج ہی اب حضرت واعظ صاحب اور اونکی اہل مذہب کو سوا اسکی کچھ چارہ
نہین ہی کہ شق اخیر کو اختیار کرین یعنی خلفای مابعد کو داخل موعود لہم آیہ استخلاف سمجھین اور اونکی خلافت
کو صحیح جانین لیکن اس شق اخیر کے اختیار کرنے مین کہ جس سے اونکو کچھ چارہ نہین ہی دو امر اونکے اوپر لازم ہو
جاینگے اول عداوت خاندان رسالت جو اونکے دل مین مضمر ہے اوسکا اظہار کرنا پڑیگا دوم دائرہ اسلام سے

خارج ہونا اونکا ضروری ہوگا بیان امر اول یہ کہ فہرستہائے مذکورہ بالا مین اکثر خلفائے بنی امیہ ہین اور اونھون نے
جو کچھ سلوک اہلبیت سے کیا وہ ظاہر ہے پس اونکی خلافت کا صحیح جاننے والا ضرور ہے کہ العیاذ باللہ حضرت امام حسین کو
خارجی سمجھے کہ آپ نے یزید خلیفہ برحق اہل سنت پر خروج کیا اور شہادت آپکی صحیح نہ جانے اور زید شہید بن علی بن حسین
کو بھی خارجی سمجھے کہ اونھون نے بھی خلفائے بنی امیہ پر خروج کیا تھا پس ایسے شخص کو سوا اظہار عداوت اہلبیت رسالت
کے کیا چارہ ہی اور بنا بر مذہب اہل سنت وجماعت کے اسمین کچھ قباحت بھی نہین معلوم ہوتی چنانچہ اونکی تکفیر علمائے
اعلام وصوفیہ صافیہ کے اسطرح کی اقوال منقول ومشہور ہین چنانچہ نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب
حجج الکرامہ کے ص ۲۰۸ مین لکھتے ہین کہ ابن العربی مالکی گفت کشت یزید حسین را بہ سیف جد وی یعنی بیعت برائے
یزید گرویدہ بود پس حسین بروی باغی باشد زیرا کہ کسان بسیار اقدام بہ بیعت وے کردند و استخلاف پدر او برائے
وی اختیار کردند وبا وجود استخلاف این بغی شرط نباشد وشک نیست کہ پدرش معاویہ خلیفہ حق بود پس قول امام حسن
از برائے وے واجماع مردم بر وے انتہی اب فرمائیے کہ اس سے زیادہ اظہار عداوت اہلبیت اور کیا ہو سکتا ہے
کہ یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسین کو باغی کہے اور بیان امر ثانی کا یہ ہے کہ خلفائے بنی امیہ کے فسق وفجور
وکفر وزندقہ کا کوئی سنی بھی انکار نہین کر سکتا پس جو شخص کہ باوجود ان سب باتون کے اونکو خلیفہ برحق سمجھے
وہ ہرگز دائرہ اسلام مین نہین رہ سکتا تفصیل مین بہت طول ہے مگر بعض خلفا کی حالات لکھتا ہون ولید بن
عبد الملک جنکی کثرت فتوحات تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی سے مین نقل کر چکا ہون اونکے باب مین اسی کتاب کے
ص ۱۵۰ مین لکھا ہی کان الولید جبارا ظالما غشوما یعنی ولید جبار اور ظالم تھا انتہی نیز اوسی کتاب کے ص ۱۶۵ مین سلیمان
بن عبد الملک کی زبانی کہ وہ بھی خلفائے اثنا عشر اہلسنت مین محسوب ہے لکھا ہی کہ کان الولید جبارا وانا الملک
الشاب یعنی ولید جبار تھا اور مین جوان بادشاہ ہون انتہی اور نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب نے
اپنی کتاب حجج الکرامہ مین خلفائے بنی امیہ کے بہت سے قبائح وشنائع لکھے ہین منجملہ اونکے صفحہ ۱۹۲ مین لکھتے ہین کہ
دیگر آنکہ اعتقاد داشتند کہ ہرکہ متولی خلافت گشت از حساب عقاب وثواب وعذاب رست ہشام بن عبد الملک روزی
در خطبہ خواند الحمد للہ الذی انقذنا من النار بہذا المقام یعنی تمام حمد ثابت ہین واسطے ایسے اللہ کے جسنے بچایا ہمکو آتش
جہنم سے بسبب اس مقام کے انتہی نیز اوسی صفحہ مین لکھا ہی کہ یزید بن عبد الملک کہ بعد از عمر بن عبد العزیز خلیفہ شد

نیست کہ بسیرت عمر زندگانی کند جہل کس از پیران آن روزگار کہ از انصار آن ظالمان فجار بودند آمدہ ادای
شہادت نمودند کہ بر خلفا حساب و عذاب نیست لہذا باز بتبعیت اسلاف خود رفت انتہی واضح ہو کہ یزید بھی خلفاے
اثنا عشر اہل سنت و جماعت میں موافق فہرست ابن حجر داخل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہوگا پھر اونکو
کبھی گناہ و معصیت کی کرنے میں کیا باک ہوگی و نیز اوسی صفحہ میں لکھا ہے و ولید بن یزید بن عبد الملک ارادہ کردہ بود کہ
منظرہ بر بام کعبہ بسازد و شراب خورد و شقاوت خود را از آنچہ بود روشن تر سازد تا پیش از وقوع آن عزم علیہ السلام
بحکم جبار شدید الانتقام بقبض روحش پرداخت و بدرک الاسفل روانہ ساخت انتہی واضح ہو کہ یہ ولید بن یزید
بموجب فہرست شیخ الاسلام ابن حجر سنیون کے بارہوین خلیفہ یعنی تمام الخلفا ہین و نیز اسی صفحہ مین لکھا ہے کہ در
مسند امام احمد حدیثے آمدہ لیکونن فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ یعنی البتہ
ہوگا اس امت مین ایک مرد کہ نام ہوگا اوسکا ولید البتہ وہ زیادہ شدید ہوگا اس امت پر فرعون سے واسطے اوسکے قوم کے
انتہی بعد اوسکے نواب صاحب موصوف فرماتے ہین کہ سید حسن بن علی شدقم المدنی در تاریخ خود مسمی بزہر الریاض
بعد ذکر ولید و ایراد این حدیث مع الزیادہ بروایت سعید بن مسیب گفتہ کہ مردم گمان میکردند کہ آن ولید بن عبد الملک است
پس معلوم شد کہ مراد ولید بن یزید است انتہی یہ بندۂ ضعیف کہتا ہے کہ ان دونون مین سے کوئی ولید مراد ہو ہمارا
مطلب حاصل ہے کہ دونون سنیون کے خلفاے اثنا عشر مین محسوب ہین و نیز اسی صفحہ مین لکھا ہے کہ ذکر الذہبی
باسنادہ عن عمر رضی اللہ عنہ قال ولد لاخی ام سلمۃ ولد فسموہ الولید فقال رسول اللہ صلعم سمیتموہ باسم فراعنتکم لیکونن فی ہذہ
الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد لہذہ الامۃ من فرعون لقومہ یعنی ذکر کیا ذہبی نے ساتھ اپنی اسناد کے عمر سے کہ
کہا اونھون نے کہ پیدا ہوا واسطے میرے بھائی سلمہ کے ایک لڑکا کہ نام رکھا لوگون نے اوسکا ولید پس فرمایا جناب
رسول خدا نے کہ تم لوگون نے اوسکا اپنے فرعنہ کے نام پر نام رکھا البتہ ہوگا اس امت مین ایک ایسا شخص کہ نام اوسکا
ولید ہوگا البتہ وہ زیادہ شدید ہوگا واسطے اس امت کے فرعون سے واسطے اوسکی قوم کے انتہی یہ بندۂ ضعیف کہتا
ہے کہ ولید کی فرعونیت احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کچھ انھین ایک دو حدیثون پر موقوف و منحصر نہین ہے اور وہ سب
صحاح اہل سنت و جماعت مین موجود ہین لیکن مین بخوف طوالت اسی مضمون کی فقط ایک حدیث کنز العمال جزو
سادس کتاب الفتن صفحہ ۳۰ مطبوعہ حیدرآباد سے بھی نقل کرتا ہون عن ابن المسیب قال ولد لاخی ام سلمۃ غلام فسموہ الولید

فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سمیتموہ باسماء فراعنتکم لیکونن فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید ہو شر علی ہذہ الامۃ من فرعون علی قومہ قال (الزہری) ان استخلف الولید بن یزید فہو ہو والا فالولید بن عبد الملک (نعیم) ترجمہ ابن مسیب سے منقول ہی کہ میرے بھائی سلمہ کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا لوگون نے اوسکا نام ولید رکھا بعد اوسکے ذکر کیا اس بات کا رسول خدا سے پس آپنے فرمایا کہ تم لوگون نے اس لڑکیکا نام اپنے فرعونون کے نام پر رکھا ہی البتہ ہوگا اس امت مین ایک شخص کہ وہ ولید کہا جائیگا وہ بدتر ہی اس امت پر فرعون سے اوسکی زہری نے کہا ہی کہ اگر خلیفہ ہوا ولید بن یزید تو وہ یہ فرعون ہے ورنہ پس ولید بن عبد الملک ہی انتہی یہ بندۂ ضعیف کہتا ہی کہ ظاہر لفظ حدیث اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ولید بن یزید و ولید بن عبد الملک دونون مراد ہین اس سبب سے کہ حدیث مین فراعنہ بصیغہ جمع واقع ہی اور تثنیہ پر اطلاق جمع کا کرنا زبان عرب مین شائع ہی کما لا یخفی علی المتتبع الخبیر ونیز حجج الکرامہ مین ص ۱۹۲ سے صفحہ ۱۹۶ تک لکھا ہے و مصطفے افندی رومی در تاریخ خود گوید منقول است از ولید بن یزید فسق و کفریات بسیار از انجملہ این است کہ روزی در مجلس در آمد دختر خود را دید کہ نزد دایۂ خود نشستہ است برجست و بکارت او را زائل کرد دایہ گفت این دین مجوس است این بیت برخواند شعر من راقب الناس مات غما و فاز باللذۃ الجسور یعنی جو شخص کہ خیال کرے آدمیونکی ملامت کا مر جاتا ہی غم مین اور پاتا ہی لذت کو جو شخص کہ دلیر ہو انتہی ونیز اسی صفحہ ۱۹۶ مین لکھا ہی و روزی مصحف را کشود این آیت بر آمد وخاب کل جبار عنید گفت مرا می ترسانی مصحف را بند کرد و تیرے کہ در دست داشت بدان قرآن را زدن و پارہ کردن گرفت تا آنکہ دریدہ شد بعدہ این ابیات بخواند اشعار اتوعد کل جبار عنید۔ فہا انا ذاک جبار عنید۔ اذا لاقیت ربک یوم حشر۔ فقل یا رب مزقنی الولید۔ ترجمہ اشعار کیا ڈراتا ہی تو ہر جبار سرکش کو پس آگاہ ہو کہ مین جبار سرکش ہون جسوقت کہ ملاقات کرے تو اپنے پروردگار سے حشر کے دن تو کہدینا کہ ای میرے پروردگار پھاڑ ڈالا مجکو ولید نے انتہی ونیز اسی صفحہ مین لکھا ہی کہ روزی اذان شنید در پیش جاریۂ بود کہ با وی شراب میخورد و برآوازان برخاست و او را وطی کرد و سوگند خورد کہ جز آن جاریۂ دیگرے این وقت با مردم نماز نگذارد پس آن جاریہ ہمچنان بدمست برخاست و لباس آن ناپاک بر خود پوشیدہ

لہ کنیزک از رشیدی و برہان ۱۲ غیاث۔

وتبدیل صورت نمودہ باز دو نماز کردہ وہمچنین با امہات اولاد پدر خود وطی میکرد و اکثر این شنائع مع شیئے
زائد در طبقات محمود شاہی مذکور ست از انجملہ دران نقل کردہ کہ می گفت من بہ نیابت خالق ارض وسما وصنع
جہان را نظم و نسق میدہم ومحمد رسول حضرت و نائب از رسول اعلیٰ ست و در روضۃ الصفا گفتہ کہ این
دو بیت نسبت بآنحضرت صلعم گفتہ بود شعر تلعب بالخلافۃ ہاشمی ؛؛ بلا وحی اتاہ ولا کتاب ؛؛ فقل للّٰہ
یمنعنی طعامی ؛؛ وقل للّٰہ یمنعنی شرابی ؛؛ در ہمان چند روز کہ این ابیات گفت کشتہ شد انتہی ترجمہ
اشعار کھیلا ساتھ خلافت کے ایک ہاشمی (یعنی جناب رسول خدا) بغیر کسی حق کے کہ آیا ہو اوسکے پاس
اور بغیر کتاب کے پس کہہ واسطے اللہ کے کہ روک دے مجھکو میرے کھانے سے اور کہہ واسطے اللہ کے کہ روک
دے مجھکو میری شراب سے انتہی اب بعد اسکے نواب موصوف جو تقریر مصنفانہ فرماتے ہیں وہ بھی قابل ملاحظہ ہے
القصہ افسانہاے این ناپاکان بسیار و دراز ست اینقدر کہ مذکور شد برائے اعتبار و تنبیہ اہل دل کافی ست و
سبیل اہل اسلام ہمان ست کہ در اثنائے گفتہ کہ طریق سلامت و ورع سکوت ست از ایشان و اشتغال بعیوب
نفس خویش و ذکر خدا زیرا کہ اشتغال بایشان باب عظیم ست از ابواب شیطان ولقد حسن من قال اشعار
لعمرک ان فی ذہنی لشغلا ؛؛ بنفسی عن ذنوب بنی امیہ ؛؛ علی ربی حسابہم تناہی ؛؛ الیہ علم ذلک لا الیہ ؛؛ و
لیس بضائری ما قد محوہ ؛؛ اذا ما اللّٰہ یغفر ما لدیہ ؛؛ ترجمہ اشعار یعنی قسم ہے تیرے جان کی تحقیق میرے ذہن میں
البتہ شغل ہے اپنے نفس کے ساتھ گناہوں سے بنی امیہ کے اوپر پروردگار میرے کی حساب ونکا منتہی ہوتا ہے
طرف اوسکی علم اسکا نہ طرف میرے اور یقین ہے ضرر پہونچانے والا مجھکو جو کچھ کہ پہلے کیا اون لوگون نے جسوقت
کہ اللہ بخشدے جو کچھ کہ میرے پاس ہے (یعنی گناہ) انتہی ای منصفو براے خدا انصاف کرو کہ خود ہی تو نواب
صاحب یہ سب کچھ فسق و فجور و کفر و الحاد بنی امیہ کا بیان کریں اور پھر اس کتاب کی صفحہ ۲۰۵ میں لکھیں کہ عمال وے
در خطبہ روز جمعہ عثمان را دعا و علی را سب میکردند و نام او نمی بردند بلکہ ابوتراب می گفتند انتہی اور ص ۲۰۵ میں
تحریر فرماتے ہیں کہ ہشتم عمر بن عبد العزیز ست مادرش دختر عاصم بن عمر بن خطاب بود و بحسب وصیت سلیمان بجاے
او خلیفہ شد تا زمان او یعنی تا اول سنہ تسع و تسعین واہم سب علی جاری بود وے بمجرد جلوس بنواب و عمال
خود حکم بابطال سب نوشت و در خطبہ بجاے آن قولہ تعالیٰ ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان الآیہ بخواند۔

ازان باز دشنام دہی علی موقوف و قرات این آیہ کریمہ معمول خطباء عمالک گردید جزاہ اللہ خیرا انتہی اور صفحہ ۱۹۵
مین ہے ذکر شہادت حضرت یحیی بن زید ارقام فرمایند کہ این بود شرح آنچہ در زمان تسلط بنی امیہ بر عترت مصطفویہ
واقع شد باختصار و ایجاز و ازین قبیل فتنہا و بدعتہا در زمان تسلط ازان جماعت بسیار بوقوع آمدہ سر ہمہ بدعتہا لعن
کبرائے دین و ملت است کہ تا شصت و چند سال در جمعات و اعیاد بعمل می آمد و عمر بن عبد العزیز بہ رفع این بدعت
موفق گردید انتہی و نیز ص ۱۹۷ این فرمایند کہ و گذشت ذکر لعن ایشان بر لسان نبی ایشان انتہی اور پھر خود بھی
ان ملاعنہ کی لعن و طعن سے سکوت کرنے کو طریق سلامت و ورع قرار دیتے اور فرماتے کہ اشتغال بایشان باب
عظیم است از ابواب شیطان الخ جیسا کہ ابھی مذکور ہو چکا عجب مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا اور عجب حال ہے انکے
علما کا فاعترفوا بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر لیکن وہ کیا کرین اپنے مذہب کے اصول سے مجبور ہین چنانچہ نواب صاحب نے
جو لکھا ہے کہ اشتغال بایشان باب عظیم است از ابواب شیطان اسکا یہ مطلب ہے کہ جب ان لوگون پر لعن طعن کا دروازہ کھلیگا تو رفتہ رفتہ لوگون کو انکے
اساتذہ کے باب مین بھی گستاخی کرنیکی جرأت ہوگی اسلیے کہ بانی مبانی انکے قصر خلافت کے دار الامارۃ کے وہی بزرگوار ہین کیا انہون نے
کہ پھر شیعہ بیچارون پر کیون لعن و طعن کرتے ہین انکا سوا اسکے اور کیا قصور ہے کہ جن لوگون کو وہ دشمن اہلبیت
رسالت و غاصب خلافت حقہ سمجھتے ہین انکو برا کہتے ہین اگر علمائے اہلسنت کے نزدیک انکی ایسے خطا پر
تو پھر انکی خطائے اجتہادی کیون نہین قائل ہو جاتے باب اجتہاد تو انکے یہان وسیع ہے بڑے ظلم و ستم
کی بات ہے کہ بنی امیہ کفر و الحاد کرین فسق و فجور کو پہونچا دین کہ علانیہ شراب پئین اور اپنی مان بیٹی تک
کو نہ چھوڑین اور خاندان رسالت کے قتل و غارت مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھین اور اوپر جمعہ و اعیاد وغیرہ مین
علانیہ منبرون پر سب و شتم و لعن و طعن کرین لیکن انکا برا کہنا ممنوع اور وہ خطائے اجتہادی مین محسوب و معدود
اور جو کوئی ان لوگون کو اور انکے اساتذہ کو برا کہے وہ رافضی ملعون کا خطاب پائے ربنا افتح بیننا و بین
قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین نواب صاحب نے تو بہت کم لکھا ہے اور علمائے اعلام
اہل سنت تو یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسین کو معاذ اللہ خارجی و باغی قرار دیتے ہین چنانچہ ابن عربی کا
قول انہین نواب صاحب کی کتاب سے نقل ہو چکا ہے قاتلہم اللہ انی یؤفکون اب مین یہ کہتا ہون کہ اگر سنیون کو
اسقدر قبائح و فضائح بنی امیہ کے جو نقل ہوئے کافی نہ ہون تو اس آیہ وافی ہدایہ کو ملاحظہ کرین کہ حق سبحانہ و تعالی

اپنے حبیب کو مخاطب کرکے کیا ارشاد فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ترجمہ

اور نہین گردانا ہمنے اوس خواب کو کہ دکھلایا ہمنے تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگون کے اور درخت لعنت کیا ہوا قرآن مین اور ڈراتے ہین ہم اونکو پس نہین زیادہ کرتا اونکو یہ ڈرانا مگر سرکشی بزرگ کو انتہی اس آیۂ کریمہ مین خواب سے مراد وہ خواب ہے کہ جناب رسول خدا نے خلافت بنی امیہ کے باب مین دیکھا تھا اور شجرۂ ملعونہ سے مراد شجرۂ نسب بنی امیہ ہے چنانچہ تاریخ الخلفا سے علامۂ سیوطی کے صفحہ ۹ مین بحوالۂ تفسیر ابن جریر یہ عبارت منقول ہوئی ہے رأى رسول الله صلعم بني الحكم بن الحكم بن أبي العاص ينزون على منبره نزو القردة فساءه ذلك فما استجمع ضاحكا حتى مات وأنزل الله في ذلك وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنة للناس یعنی دیکھا رسول خدا صلعم نے اولاد حکم بن ابی العاص کو (یعنی بنی مروان کو) کہ اوچھلتے ہین آپ کے منبر پر مانند اوچھلنے بندرون کے پس برا معلوم ہوا یہ آپ کو پس نہ ہنسے وقت وفات تک پھر آپ کبھی نہین ہنسے اور نازل کی اللہ عز و جل نے اس باب مین یہ آیت وما جعلنا الرؤيا التي الخ انتہی ونیز تفسیر بیضاوی کے صفحہ ۲۴۲ مین اسی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے وقیل رآى قوما من بني أمية يرقون منبره وينزون عليه نزو القردة یعنی اور کہا گیا ہے کہ خواب مین دیکھا جناب رسول خدا نے ایک قوم کو بنی امیہ مین سے کہ چڑھتے ہین آپ کے منبر پر اور اوچھلتے ہین اوسپر مانند اوچھلنے بندرون کے انتہی اب ملاحظہ کیجیے کہ قاضی صاحب اسکے بعد کیا خوب تاویل فرماتے ہین اور رسول خدا پر جھوٹ بناتے ہین چنانچہ لکھتے ہین کہ فقال هو حظهم في الدنيا يعطونه باسلامهم یعنی پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ وہی مرد یعنی صعود منبر کہ جس سے مراد خلافت ہی حق انھین بنی امیہ کا ہے دنیا مین کہ عطا کیے جائینگے وہ لوگ بسبب اونکے اسلام کے انتہی مین کہتا ہون کہ غنیمت ہی کہ قاضی صاحب نے دنیا ہی مین اونکا حق اسلام خلافت کو تجویز کیا اور آخرت مین کوئی حق نہین قرار دیا اور پھر بعد اوسکے فرماتے ہین وعلى هذا كان المراد بقوله إلا فتنة للناس ما حدث في أيامهم یعنی اور بنا بر اسکے ہونگے مراد ساتھ قول اللہ تعالی إلا فتنة للناس کے وہ فتن کہ جو انھین بنی امیہ کے زمانۂ خلافت

---

۱ جزو پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع پنجم ۱۲ ۲ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲ ۳ مطبوع مطبع نولکشور واقع لکھنؤ جلد اول ۱۲ منہ

مین حادث ہوے انتہی ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست ٭ و نیز تفسیر کشاف[1] جلد اول صفحہ ١١ھ مین اس
آیت کی تفسیر مین لکھا ہے وقیل رأی فی المنام ان ولد الحکم یتداولون منبرہ کما یتداول الصبیان الکرۃ یعنی اور کہا
گیا ہے کہ دیکھا جناب رسول خدا نے خواب مین تحقیق کہ اولاد حکم کھیلتے ہین اونکے منبر سے جیسے کہ کھیلتے ہین لڑکے
گیند سے انتہی ان تفاسیر مین علماے اہل سنت کی رویا بازی قابل ملاحظہ ہے کہ فتنۃ للناس تک تو یہ
آیت باب بنی امیہ مین لکھتے ہین اور شجرہ ملعونہ کہ جو اوسکے بعد بلا فاصلہ واقع ہے اور اوسی پر معطوف ہے اور اسی
عطف کی سبب سے منسوب ہے اوسکو علیحدہ کیے دیتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے مراد شجرہ زقوم جو منہم ہے مثل تارکان
صلوۃ کی کہ لاتقربوا الصلوۃ پر عمل کرتے ہین وانتم سکاری کو الگ کر دیتے ہین علاوہ اسکے یہ بھی نہین سمجھتے کہ درخت کا
کیا قصور ہے کہ مستحق لعنت قرار پاے اور ملعونہ کہا جاے جو مکلف ہوگا وہی افعال حسنہ پر مستحق رحمت اور افعال
قبیحہ پر مورد لعنت ہو سکتا ہے پس سیاق آیت و نیز اس دلیل قطعی سے ثابت ہو گیا کہ شجرہ ملعونہ سے شجرہ نسب
بنی امیہ مراد ہے اور ہم لوگون کو مثل واعظ صاحب کے خصم کے مقابلے مین اپنی کتابون سے لکھنے کی تو عادت
نہین ورنہ اس مقام پر بہت کچھ لکھ سکتے تھے اب جناب واعظ صاحب آپکو سخت مشکل پیش آئی کہ کوئی مفر بھی
آپکے لیے باقی نرہا لیکن شاید اس مقام پر آپ یہ کہیے کہ آیہ استخلاف مین عملوا الصالحات کی قید ہے اور چونکہ خلفاے
بنی امیہ فاجر و فاسق تھے لہذا اس آیت کی موعودلہم مین داخل نہین ہو سکتے لیکن اگر یہ ارشاد فرمائیگا تو اور بھی
اشکال بڑہ جائیگا اور آپسے سخت مواخذہ کیا جائیگا چند وجوہ سے اول یہ کہ آپ اپنے خلفاے ثلاثہ کے اعمال
صالحہ کہان ثابت کیجیے اس آیہ کریمہ مین کچھ اون لوگون کا نام تو ہی نہین اور یہ آپ ہی کی کتابون سے محقق ہو چکا
کہ اس آیت کے مواعد عہد کرامت عہد جناب رسول خدا مین وفا ہو چکے پس آپکو چاہیے کہ پہلے اون حضرات کے
اعمال صالحہ دلائل خارجیہ سے ثابت کیجیے بعد اوسکے جناب رسول خدا کے بعد اونکے زمانے کو اس آیت کا مصداق
قرار دیجیے اور یہ امر موقوف ہے اونکی خلافت کے حق ہونے کے ثبوت پر اسلیے کہ غاصب خلافت حقہ کا کوئی عمل صالح
قابل قبول نہین ہو سکتا اگرچہ وہ عبادت و ریاضت مین بلعم باعور سے بھی زیادہ ہو جاے پس یہ بحث منجر ہو جائیگا
بحث خلافت کیطرف اور آپکو لازم ہو جائیگا کہ پہلے انکی خلافت ثابت کیجیے بعد اسکے اس آیت کو اونکے فضائل مین

[1] مطبوع مطبع محمد مصطفے افندی ١٢ منہ

پیش کیجیے اور محال ہے دوم جب آپکے علماے اعلام نے اس بات کو مان لیا کہ مصداق حدیث خلفاے
اثنا عشر خلفاے بنی امیہ ہین تو اب آپکو بیشک چون و چرا نکرنا چاہیے اور مطلق دم نہ مارنا چاہیے اور اگر آپ کو انکی
خلافت کی قبول کرنے مین کسی طرح کا عذر و حجت ہو تو اپنے علما کے سامنے پیش کیجیے اور انکو کاذب و مفتری
قرار دیجیے ورنہ آپکی تکذیب کرین اور فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیٰمۃ کے مصداق ہو جایئے وکفی اللہ
المؤمنین القتال سوم یہ کہ اگر آپ نے اپنے علما کو کاذب و مفتری بھی قرار دیا اور اس بحث مین آپ انکے اوپر غالب
بھی آگئے تو پھر آخر حدیث خلفاے اثنا عشر کا مصداق آپ کس کو قرار دیجیے گا اسلیے کہ سوا خلفاے بنی امیہ و بنی عباس
کے اور کون ہے اور بغیر ان خلفا کے شامل کیے ہوے بارہ خلیفہ کہان سے پورے ہونگے زیادہ برین نیست کہ آپ بعض بنی امیہ
کو نکال کے بعض بنی عباس کو اس فہرست مین داخل کیجیے گا پس اس سے کیا ہوگا بنی عباس بنی امیہ سے کس بات مین کم ہین
فسق و فجور مین یا عداوت خاندان رسول مین بنی عباس مین سے تو کوئی ایک خلیفہ بھی ایسا نہ پایئگا کہ جو عمر بن عبد العزیز
کے سے بھی صلاحیت رکھتا ہو اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو ہم ان لوگون کے فسق و فجور کو بھی تفصیل بیان کرتے اور
عداوت خاندان رسول تو ظاہر ہے کہ بنی امیہ کے وقت سے بھی زیادہ ان لوگون کے وقت مین قتل سادات و بنی فاطمہ
واقع ہوا تمام عالم اسکو جانتا ہے آپ خود اپنے کتب تواریخ مین ملاحظہ کر لیجیے اور اگر آپ تیسری فہرست کو مانیے گا جو
کہ ہمنے تاریخ الخلفاے سیوطی سے بحوالہ ابن عساکر و ذہبی لکھی ہے تو اوس مین اول تو جناب امیر کا نام مندرج نہین ہے
اور دوسرے معاویہ اور یزید یہ دونون محسوب و معدود ہین پھر اسکا ماننا پہلی فہرستون سے بھی زیادہ آپکے
اور آپکے مذہب کے حق مین مضر ہوگا اس سبب سے کہ عداوت خاندان رسالت کی قبول کر لینے مین پھر آپ کو کوئی
عذر نہین ہو سکتا اور یزید سے زیادہ کون فاسق و فاجر ہو سکتا ہے بھلا ایسے شخص کو جو شخص خلیفہ برحق سمجھے وہ دائرہ
اسلام مین کیونکر داخل رہ سکتا ہے اب آپ یہ کیجیے گا کہ کوئی چوتھی فہرست تیار کیجیے گا اور جنکو کہ اپنے نزدیک خلفاے بنی امیہ
و بنی عباس مین سے صالح و لائق سمجھیے گا انکو اوسمین داخل کیجیے گا ہم کہینگے کہ اول تو ان دونون سلسلون
مین کسی ایسے شخص کا کہ جو صالح ہو ملنا محال ہے دوسرے یہ کہ آپکے بعض علما نے اس مسلک کو بھی اختیار کیا ہے
اور بہت سی فہرستین اس بنا پر بھی تیار کی ہین کہ آپس مین ایک دوسرے سے مختلف ہین پھر کوئی ایک کیونکر محقق ہوگا اور یہ
بارہ خلیفہ کیونکر معین ہونگے اگر ہمکو خوف طوالت نہ ہوتا تو ہم بہت سی فہرستین آپ کے علما کی بنائی ہوئی پیش کر سکتے

اور کون اہل انصاف اس بات کو مان سکتا ہے کہ جناب رسول خدا ایسے بارہ خلیفہ مقرر فرما جائیں کہ جنکو اونکی امت ہرگز
نہ پہچان سکے اور قیامت تک معین او مشخص نہ کر سکے کہ وہ کون لوگ ہیں شاید آپ یہ کہیے کہ ان بارہ خلفا میں سے ہم
چار پانچ کی خلافت کو راشدہ سمجھتے ہیں اور باقی کو غیر راشدہ تو اول جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ اگر خلافت
خلفاے ثلاثہ داخل آیۂ استخلاف ہے تو خلفاے مابعد بھی اوس سے خارج نہیں ہو سکتے تو یہ تفریق کہانسے نکلیگی کہ بعضون
کی خلافت راشدہ ہو اور بعض کی غیر راشدہ دوسرے الفاظ حدیث بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائیے کہ بعض میں آیا ہے
کہ لایزال ہذا الامر عزیزا اور بعض میں لایزال ہذا الامر صالحا اور بعض میں ان ہذا الامر لا ینقضی اور بعض میں لایزال الاسلام
عزیزا اور بعض میں لایزال ہذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم تجتمع الامۃ علیہ اور بعض میں لا تہلک ہذہ الامۃ
حتی یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی و دین الحق اور یہ اختلافات میں نے فقط تاریخ الخلفاے سیوطی کے
ص ۷ و ۸ سے تلخیص کر کے لکھے ہیں اور اگر اور کتب کی طرف رجوع کیا جاے تو اور بہت سے الفاظ بیچ خلفاے اثنا عشر
میں نکل سکتے ہیں پس یہ فرمائیے کہ جن خلفا کے ایسے اوصاف ہوں کہ انکے سبب سے اسلام کی عزت ہوگی اور یہ دین
قائم رہیگا اور یہ امت ہلاک نہوگی اور وہ سب ہدایت و دین حق پر عمل کرینگے اور سوا انکے اور فضائل کے جو ان علامات
مختلفہ سے نکلتے ہیں ایسے خلفا کی خلافت غیر راشدہ کیونکر ہو سکتی ہے علاوہ اسکے جو تفسیری فہرست ہمنے تاریخ الخلفاے سے
بحوالہ ابن عساکر نقل کی ہے اور اوس میں معاویہ اور یزید کا نام نامی بھی مندرج ہے خود اوسکے اخیر میں یہ عبارت موجود ہے
کہ کلہم صالح لا یوجد مثلہم یعنی وہ سب صالح ہونگے اور کوئی اونکا مثل نہیں پایا جائیگا انتہی اب آپ صالح اور
غیر صالح اور راشد و غیر راشد کا فرق کہان سے نکالیگا اب ہم کل سنیون سے خطاب کر کے کہتے ہیں کہ اے حضرات
اہل سنت و جماعت اگر تم خدا اور رسول اور قرآن پر سچا ایمان لائے ہو تو پھر تمکو اوس رسول کے فرمان سے کہ جسکا
کلمہ پڑھتے ہو کیا عذر ہے جبکہ اس حدیث خلفاے اثنا عشر کی ہزار ہزار طرح سے اونکے دشمنون پر اور قاتلون پر
تطبیق کرتے ہو اور کسیطرح نہیں ہو سکتی ای مسلمانو اگر تم اپنے اسلام میں سچے ہو اور محبت رسول و آل رسول کا
دعوی ہے تو اس حدیث سے وہ ائمہ اثنا عشر کیون نہیں مراد لیتے کہ جنکے اول برادر و داماد رسول زوج بتول
اور باقی سب گیارہ ائمہ جگر گوشہ جناب محمد مصطفی اور قرۃ العین فاطمہ زہرا و حضرت علی مرتضی ہیں کہ آخر
اونکے حضرت مہدی دین قائم آل عبا ہیں جنکے سب طیب و طاہر اور پاک پاکیزہ ہیں اور اول عمر سے آخر

عمر تک ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہیں اور ہر عیب اور نقص سے پاک ہیں صلوات اللہ علیہم اجمعین الی یوم
الدین اگر تم کہوگے کہ وہ تو خود خوف و تقیہ میں بسر کرتے تھے پھر اس آیہ استخلاف کی تطبیق اونپر کیونکر ہوگی تو ہم کہینگے
کہ ہم کب اہل سنت کے مقابلے میں اس آیہ کریمہ سے اون سب کی امامت و خلافت پر استدلال کرتے ہیں ہم تو کتب
اہل سنت ہی سے ثابت کر چکے کہ فی الجملہ یہ وعدہ جناب سید الشہدا و حضرت علی مرتضی کے زمانے میں وفا ہوئے اور
اتمام و اکمال اسکا حضرت صاحب الزمان مہدی دین کے زمانے میں ہوگا کہ جو ہمارے بارہویں امام ہیں حضرات
ائمہ اثنا عشر کی اثبات امامت و خلافت پر اور بہت سی ادلہ قطعیہ ہیں کہ انھیں میں سے ایک یہ حدیث خلفا
اثنا عشر بھی ہے اگر تم کہوگے کہ خدا و نبی امت نے احلال کیا نہ اونکی بیعت واقع ہوئی پھر اونکی خلافت کیونکر متحقق ہوگی
اور ہم کیونکر اونکو خلیفہ سمجھیں تو ہم کہینگے کہ دیکھو اسکے جواب کو اچھی طرح سمجھ لو اور ہم جانتے ہیں کہ یہی بہت بڑا شبہہ
کہ جو تمکو عارض ہوتا ہے اور حق کیطرف رجوع نہیں کرنے دیتا اور سبب اسکا یہ ہے کہ تم اچھی طرح خدا کو پہچانتے ہو نہ رسول
کو نہ دنیا کو نہ آخرت کو اور امام کو تو بالکل ہی نہیں جانتے اس سبب سے یہ شبہہ تمکو عارض ہوتا ہے پس ہم تمکو ایک
مختصر تقریر میں سب باتیں سمجھائے دیتے ہیں پہلے یہ سمجھو کہ حق سبحانہ و تعالی خالق ہے جمیع مخلوقات و ممکنات
کا اور غنی بالذات ہے وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں پس اگر تمام عالم کافر اور گمراہ ہو جائے اور اسکی خدائی سے
انکار کرے تو اوسکی خدائی میں کیونکر فرق آسکتا ہے اور اوسکے ملک و سلطنت میں کیا نقص وارد ہوسکتا ہے اگر کتب
تواریخ و احادیث کو دیکھو تو تمکو معلوم ہو جائے کہ بہت سے زمانے اس دنیا کے ایسے گذر چکے ہیں کہ سوا
معدودے چند کے اور کوئی خدا کو پہچانتا بھی نہیں تھا اور نہ اوسکی عبادت کرتا تھا ابلیس پرست تھے معاذ اللہ کیا اوسکی
خدائی میں فرق آگیا دوسرے یہ سمجھو کہ نبی نائب ہوتا ہے خدا کا اور بھیجا جاتا ہے اوسکی طرف سے تمام خلق یا بعض خلق
کی ہدایت کے لیے پس اگر کوئی اوسکا کہنا نہ مانے اور اوسکی اطاعت نکرے تو اوسکی شان نبوت میں کچھ فرق نہیں آسکتا
اور وہ ہر حال میں نبی ہے خواہ اوسپر کوئی ایمان لائے یا نہ لائے تیسرے یہ سمجھو کہ امام نائب اور خلیفہ ہوتا ہے
رسول کا اور منصوب اور منصوص ہوتا ہے خدا و رسول کیجانب سے پس اگر کوئی اوسکی اطاعت نکرے اور اوسکا
کہنا نمانے تو کچھ اوسکی امامت و خلافت میں فرق نہیں آسکتا وہ ہر حال میں امام و خلیفہ رسول ہی ہوتے ہیں چوتھے یہ سمجھو کہ یہ
دنیا نا پائدار ایسی بے مقدار اور ذلیل و خوار ہے حق سبحانہ و تعالی کے لاتعد و لاتحصی فرشتے ہیں کہ جو ازل سے

ابتک اوسکی عبادت و تقدیس و تہلیل و تمجید و تحمید میں مشغول ہیں بعض قیام میں ہیں اور بعض قعود میں اور بعض رکوع
میں اور بعض سجود میں پس اہل زمین کی عبادت کی اونکی عبادت کے سامنے کیا وقعت و مقدار ہے حالانکہ حق
سبحانہ و تعالی بے نیاز ہے اور عبادت اہل آسمان و زمین کسی کی اوسکو پروا نہیں ہے اسلیے کہ وہ غنی بالذات ہے
جو بندہ عبادت کرتا ہے وہ اپنے واسطے جو اطاعت کرتا ہے وہ اپنے واسطے کہ اوسکا نفع اسی عبد کیطرف راجع ہوتا ہے
نہ معبود کیطرف چنانچہ وہ خود فرماتا ہے ومن کفر فان ربی غنی کریم اسی طرح اوسنے اپنے انبیا اور اولیا اور اپنے
انبیا کے نواب اور خلفا کے لیے جو مراتب و مدارج آخرت میں معین فرمائے ہیں اور جنکی بابت کہ فرماتا ہے واذا رایت
ثم رایت نعیما و ملکا کبیرا اونکو آگے اس دنیاے ناپائدار کی کیا حقیقت اور یہاں کے ملک و سلطنت و بادشاہت کی
کیا وقعت ہو سکتی ہے اگر تمام دنیا اونسے برخلاف ہوجاے تو اون حضرات کو کیا غم ہے اور اگر کوئی اونکی اطاعت
نکرے تو اونکی نبوت و امامت و خلافت میں کیا نقص وارد ہو سکتا ہے بلکہ جسقدر منکرین و مدبرین سے اس دنیاے
فانیہ میں ان حضرات کی ذوات مقدسہ کو ایذا و زحمت و تکلیف پہونچتی ہے اوسیقدر اونکے لیے اعلاے مراتب
اخرویہ ہوتا ہے اسلیے کہ حق سبحانہ و تعالی نے محض اپنے لطف و رحمت سے کہ جسکو اوسنے خود ہی اپنے اوپر واجب
فرمایا ہے بدلیل آیہ وافی ہدایہ کتب علی نفسہ الرحمۃ انبیا و رسل کو اپنے خلق کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور بعد اونکے
امام اور خلیفہ مقرر کیے کہ خلق ہدایت پائے اور عبادت حق سبحانہ و تعالی بجا لائے اور خود ہی اوسکا نفع اوٹھائے
اور نعمات اخرویہ کے کہ جو بے فنا اور بلا زوال اور غیر منقطع ہیں مستحق ہو پس جو کام حق سبحانہ و تعالی کا تھا وہ اوسنے
پورا کر دیا اور اطاعت کرنا اور نکرنا اور ایمان لانا اور نہ لانا یہ خلق کا کام ہے حق سبحانہ و تعالی کسی پر جبر و ظلم
نہیں کرتا چنانچہ خود فرماتا ہے کہ من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر اور نیز فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد
تبین الرشد من الغی پس عدم اطاعت خلق کا ضرر خود اوسی خلق کیطرف متوجہ ہوگا نہ خدا کی خدائی میں
اس سے کچھ حرج نہ نبی و امام کی نبوت و امامت میں اس سے کچھ نقص وارد ہو سکتا ہے ای حضرات اہل سنت
و جماعت بہت سے نبی دنیا میں ایسے گذرے ہیں کہ جنکی نبوت کو کسی ایک نے بھی نہیں تسلیم کیا اور تم خود بھی
اونکو نبی سمجھتے ہو پھر کیا اس سے اونکی نبوت میں کچھ فرق آگیا اگر تم کہو گے کہ امم سابقہ نے جو انبیا کا کہنا نہ مانا
و اونپر ایمان نہ لائے تو اونپر عذاب الہی نازل ہوا اور سب کے سب ہلاک ہوگئے مثل قوم نوح و ہود و صالح

ولوط وشعیب وغیرہم کے کہ اونکے قصے خود قرآن مین مذکور ہین اس امت مین ائمہ معصومین کی تکذیب کا نتیجہ تو کچھ بھی نہ ہوا
تو ہم کہینگے کہ اولاً تو اپنے مقام پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس امت سے برکت جناب رسول خدا ایسا عذاب مرتفع
ہو چکا ہے اور یہین بیان بھی ایک حدیث کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد جلد ششم کتاب الفتن صفحہ ۹۰ سے نقل کرتا ہون
انہا صلوٰۃ رغبۃ ورہبۃ سالت اللہ فیہا ثلث خصال فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سالتہ ان لا یصیبکم بعذاب اصاب
من کان قبلکم فاعطانیہا وسالتہ ان لا یسلط علی بیضتکم عدوا فیجتاحہا فاعطانیہا وسالتہ ان لا یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم
باس بعض فمنعنیہا (طب والضیاء عن خالد الخزاعی) (حم ن حب والضیاء عن خباب) ترجمہ تحقیق نماز مین
جو رغبت اور خوف کی ساتھ تھی مین نے اللہ تعالی سے تین چیزونکا سوال کیا پس دو مجھے عطا فرمائین اور ایک نہین عطا
فرمائی سوال کیا مین نے کہ تمکو ایسے عذاب سے نہ ہلاک کرے کہ جو تمھارے قبل کے لوگون پر نازل ہوا ہے پس میری
یہ دعا قبول فرمائی اور سوال کیا مین نے کہ تمھارے ملک کے اوپر کسی دشمن کو مسلط نکرے کہ اوسکو برباد کردے
پس میری یہ دعا بھی قبول فرمائی اور سوال کیا مین نے کہ نکردے تمکو گروہ گروہ اور نہ چکھاوے تمھارے
بعض کو لڑائی بعض کی یہ دعا میری نہین قبول فرمائی انتہی وثانیاً انبیائے موصوفین پر کچھ موقوف نہین
بہت سے ایسے انبیا بھی گذرے ہین کہ اونکی امتون نے اونکی تکذیب کی یہانتک کہ اونکو شہید کیا اور پھر اونپر
کچھ عذاب دنیا مین نازل نہین ہوا اور خصوصاً یہ واقعات بنی اسرائیل مین اکثر ہوئے ہین کہ جیسے اس امت کی مشابہت
حذو النعل بالنعل ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی اپنی کتاب حمید مین مقام متعددہ مین خبر دیتا ہے سورہ آل عمران جزو چہارم
مین یہود سے خطاب کرکے فرماتا ہے فلم تقتلوہم ان کنتم صادقین[1] ونیز اوسی سورے مین فرماتا ہے سنکتب[2]
ما قالوا وقتلہم الانبیاء بغیر حق اسمین بھی ہم کی ضمیر یہود ہی کیطرف پھرتی ہے کہ جو بنی اسرائیل تھے ونیز
سورہ محصنات جزو ششم مین فرماتا ہے فبما نقضہم میثاقہم وکفرہم بایات اللہ وقتلہم الانبیاء بغیر حق[3]
اس آیہ مین بھی مراد یہود سے ہے ونیز سورہ ال عمران جزو چہارم مین فرماتا ہے یقتلون الانبیاء بغیر حق[4]

---

[1] پس کیون قتل کیا تمنے اون انبیا کو اگر تم سچے تھے ۱۲ [2] عنقریب لکھینگے ہم جو کچھ کہ وہ یہود کہتے تھے اور اونکے قتل کرنے کو انبیا
کے بغیر حق ۱۲ [3] پس بسبب اون یہود کے عہد توڑنے کے اور کفر اونکے کے ساتھ آیات خدا کے اور قتل کرنے اونکے کے
انبیا کو ناحق ۱۲ [4] اور قتل کرتے تھے وہی یہود انبیا کو ناحق ۱۲

مین نے بخوف طوالت یہ آیتین پوری نہین لکھین جن سنی صاحب کا جی چاہے اپنی ہی تفاسیر مین ملاحظہ کرلین کہ ان
آیتون مین صراحتاً قتل انبیا سے بنی اسرائیل مین پایا نہین اور اس طرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین اوسپر
اس مشابہت کو دیکھنا چاہیے کہ وہ لوگ بھی خدا اور اوسکے رسول موسی اور اونکی کتاب توریت پر ایمان لانے کا
دعوی کرتے تھے کہ جو انبیا کو قتل کرتے تھے اور اس امت مین بھی جو لوگ خدا اور اوسکے رسول جناب محمد مصطفی اور اونکی
کتاب قرآن پر ایمان لانے کا دعوی کرتے تھے اونھین نے ذریت سید المرسلین ائمہ معصومین کو قتل کیا کہ جو علماے امتی
کانبیاے بنی اسرائیل کے مصداق ہین جیسے بنی اسرائیل اون انبیا پر ایمان نہ لائے ویسے ہی یہ لوگ ان ائمہ پر ایمان
نہ لائے طابق النعل بالنعل یہین سمجھا و کونسا ہے اگر تم کہوگے کہ انبیاے بنی اسرائیل نے تقیہ نہین کیا یہانتک کہ وہ
شہید ہوے ائمہ معصومین نے کیون تقیہ کیا تو ہم کہینگے کہ ہم جانتے ہین کہ تم اپنے اس شبہہ کو بھی نہایت قوی
سمجھتے ہو اسکے جواب کو اچھی طرح غور کرکے ملاحظہ کرو تاکہ یہ شبہہ تمھارا رفع ہوجاے واللہ یہدی من یشاء الی صراط
مستقیم اب ہم اسکے چند جواب دیتے ہین کہ ہر ایک اونمین سے حق و صدق و درست و درست ہے اول یہ کہ ہم اس بات
کو تسلیم نہین کرتے کہ انبیا نے کسی وقت تقیہ نہین کیا بلکہ حق یہ ہے کہ بعض اوقات مین وہ حضرات تقیہ کرتے تھے
اور بعض مین نہین کرتے تھے اور یہ بموجب حکم آلہی کے تھا کہ جس وقت جو حکم ہوتا تھا وہ بجا لاتے تھے اور حضرت موسی اور
حضرت ابراہیم وغیرہ کا بعض اوقات مین تقیہ کرنا خود اہل سنت وجماعت کی کتابون سے ثابت ہے اسی طرح جناب رسول خدا
بھی ابتداے اسلام مین تقیہ فرماتے تھے اور خود واعظ صاحب نے باب نہم فصل نہم صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے کہ تقیہ کا حکم اول
زمانہ اسلام مین تھا مگر وہ بھی چند ماہ تک رہا اور حق یہ ہے کہ آپ ابتداے بعثت سے کئی برس تک تقیہ فرماتے تھے اور لوگون کو
خفیہ اسلام کیطرف دعوت کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوا فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین
یعنی پس ظاہر کرتو اوس چیز کو کہ ساتھ اوسکے حکم کیا جاتا ہے تو اور اعراض کر مشرکون سے انتہی (جزو چہاردہم سورہ
حجر) اور بعد اس آیت کے نازل ہونے کے آپ نے اظہار دعوت اسلام کیا اور اوسی حالت تقیہ مین حضرت
ابوبکر نے جو آپ کے حکم کے خلاف اظہار کیا تو کفار نے جیسی اونکی زد و کوب کی سب ہی جانتے ہین چنانچہ سیوطی نے
تاریخ الخلفا سیوطی مذکور کے صفحہ ۲۲ مین یہ کیفیت لکھی ہے اور باقی اور کتب تواریخ مین مفصل لکھا ہوا ہے جسکا جی
چاہے ملاحظہ کرے پس جس وقت تک حکم خدا رہا آپ نے تقیہ فرمایا اور جب حکم خدا ہوا آپ نے اظہار کیا اور جب

حکم خدا جہاد کے لیے آیا تو آپ نے جہاد شروع فرمایا اسی طرح بعض ائمہ معصومین نے بموجب حکم خدا و رسول تقیہ
کیا اور بعض نے بعض اوقات میں نہیں کیا اور فعل معصوم پر غیر معصوم اعتراض نہیں کر سکتا اس سبب سے کہ اونکے
سب اقوال و افعال موافق حکم خدا کے ہوتے ہیں اور جواز تقیہ اور بعض اوقات میں وجوب تقیہ آیات متعددہ
اور خود اہل سنت و جماعت کی کتابوں کی احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اور مبحث باب پنجم اور باب نہم فصل
پنجم کے جواب میں آئیگا یہ مقام اسکی تفصیل کا نہیں ہے فانتظرہ اگر تم کہو گے کہ انبیا اگر تقیہ کرتے تو پھر شہید
کیوں ہوتے تو ہم کہینگے کہ ائمہ معصومین دشمنوں کے ہاتھ سے کب بچ سکے جناب امیر اور حضرت امام حسن
تلوار سے شہید ہوئے اور نو امام زہر سے شہید کیے گئے اور بارہویں امام موجود ہیں مگر غائب و مستور بحکم خدا
ہونگے تو ظاہر ہونگے پس اس سے معلوم ہوا کہ شہادت دلیل عدم تقیہ نہیں ہے اگر تم کہو گے کہ جب جان ہی کی
حفاظت نہ ہوئی تو پھر تقیہ سے کیا فائدہ ہوا تو ہم کہینگے کہ ایک مدت تک ہوئی اور بعض اوقات میں نہ ہوئی
اور اگر اظہار کرتے تو اول امامت ہی میں شہید کیے جاتے اور باب ہدایت مسدود ہو جاتا اسی طرح ممکن ہے
کہ جو انبیا بنی اسرائیل کے ہاتھ سے شہید ہوئے اونھوں نے بعض اوقات میں تقیہ کیا ہو اور بعض میں
نہ کیا ہو یہانتک کہ نوبت شہادت آئی ہو اور یہی ممکن ہے کہ خود اونھوں نے اظہار حق نہ کیا ہو اور منافقین
باعث افشائے اسرار ہوئے ہوں اور یہ افشا موجب شہادت ہوا ہو اور یہی شق اخیر احادیث اہل بیت سے
ثابت ہوتی ہے مگر ہم اپنے یہاں کی احادیث مخالفین کے مقابلے میں پیش نہیں کرتے اس مقام پر اتنا کافی
ہے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال یعنی جب یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اونھوں نے قبل شہادت بعض اوقات
میں تقیہ کیا ہو اور وقت شہادت حکم خدا اظہار کے لیے ہوا ہو و نیز یہ احتمال کہ وہ حضرات حالت تقیہ ہی میں
بسبب افشائے اسرار منافقین شہید ہوئے ہوں تو اب شہادت سے اون حضرات کی عدم تقیہ پر استدلال
نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ انبیا کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے اظہار حق کی بہ نسبت ائمہ کے اور سبب اسکا یہ ہے
کہ نبی مبعوث ہوتا ہے حق سبحانہ و تعالی کی جانب سے پس جبتک کہ وہ اپنی نبوت کا اظہار نہ کرے امت پر
اتمام حجت نہیں ہو سکتا اور امام منصوب من اللہ و من الرسول ہوتا ہے اور نبی اوسکو اپنے سامنے امت پر
اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کر جاتا ہے پس نبی کے سامنے امام کے باب میں اتمام حجت ہو جاتا ہے لہذا بسبب تقیہ

امام کا نبی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے سوم یہ کہ حضرت موسیٰ خاتم الانبیا نہ تھے اور ایک زمانے مین بہت سے نبی مبعوث ہوتے تھے کہ جو تابع اونھین کی شریعت کے ہوتے تھے پس شہادت بعض اگر بسبب عدم تقیہ بھی ہو تو بسبب وجود بعض دیگر باب ہدایت بالکل مسدود نہین ہو سکتا تھا اور ہمارے رسول خاتم الانبیا تھے اور تمام عالم پر مبعوث پس آپ کا خلیفہ اور جانشین بھی ایک ہی شخص ہوتا تھا کہ جو ہدایت کا فرد تام ہوتا تھا پس اگر اوسکی شہادت بسبب عدم تقیہ قبل وقت ابتدا آگر واقع ہوتی تو باب ہدایت بالکلیہ مسدود ہو جاتا اگر تم اعتقاد پر کہو گے کہ جب حضرت ائمہ تقیہ کرتے تھے تو باب ہدایت کا کھلنا کہاں ثابت ہوا بلکہ وہ تو خود ہی تقیہ سے مسدود ہو گیا تو ہم کہینگے کہ یہ اعتراض بھی ناشی ہے تمھاری نافہمی اور عدم تدبر سے ائمہ معصومین کلیۃً امر حق کا اخفا اور استتار نہین فرماتے تھے بلکہ اپنے خواص اصحاب سے کہ جو عہد رسول خدا پر کہ جو باب خلافت وحمایت امیر المومنین و ائمہ معصومین مین واقع ہوا تھا قائم تھے و نیز ایسے لوگون پر کہ جن مین قابلیت قبول حق کی پاتے تھے اپنی امامت کا اظہار کرتے تھے اور اسی سبب سے لوگ ہدایت پاتے تھے جیسا کہ رسول خدا ابتدا ے اسلام مین بعض لوگون پر جنہین قابلیت قبول اسلام کی پاتے تھے خفیہ و پوشیدہ عرض اسلام کرتے تھے اور لوگون کی ہدایت بعض ائمہ کے وقت مین کم اور بعض مین زیادہ ہوئی جیسا کہ بعض زمنہ عہد رسول خدا مین لوگ کم ایمان لائے اور بعض مین زیادہ چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے وقت مین ہزارون آدمیون کا ہدایت پانا ثابت ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے وقت مین تو اسقدر اس مذہب کا شایع ہوا کہ آپکے معتقدین امامت کی تعداد آلاف الوف کو پہونچ گئی اور اسی سبب سے یہ مذہب جعفری کہلاتا اور آپ کی طرف منسوب ہے جیسے کہ اہل سنت وجماعت کا مذہب اصول دین مین ابو الحسن اشعری کیطرف منسوب ہے اور یہ لوگ اشاعرہ کہلاتے ہین اور فروع یعنی فقہیات مین اونکے ائمہ اربعہ کیطرف اور یہ لوگ حنفی اور مالکی اور حنبلی اور شافعی کہلاتے ہین اگر تم اعتقاد پر کہو گے کہ جب تمھارے ہی بیان سے ثابت ہو گیا کہ بعض ائمہ کے ہزارون آدمی تابع تھے تو پھر اونکو تقیہ کیونکر جائز ہوا بلکہ خروج وظہور وجہاد کرنا چاہیے تھا تو ہم کہینگے کہ یہ شبہ تمھارا قوی ہے مگر باطل محض اور بالکل مشابہ ہے تمھارے رئیس المحدثین شاہ ولی اللہ ... قاضی ثناء اللہ ... کے شک و شبہ کے کہ جو اونکو صلح حدیبیہ مین واقع ہوا تھا بلکہ حقیقت مین یہ دو نون

شبہہ ایک ہی تھین اور جناب رسول خدا کی یہ صلح بالکل مشابہ تھی تقیہ حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے کہ آپ کے ساتھ باوصف اسکے کہ چودہ سو آدمی تھے لیکن آپ نے کفار سے ایسی صلح کی کہ جس سے ظاہر مین معلوم ہوتا تھا کہ صحابہ اور آپ اونسے دب گئے خصوصاً اس شرط صلحنامہ سے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہو کے حضرت کے پاس آئے تو آپ اوسکو واپس کر دین اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کے کافرونکے پاس جائے تو وہ اوسکو نہ پھیرین چنانچہ مدارج النبوۃ مطبوعہ مطبع نولکشور جلد دوم کے ص ۲۰۴ و معارج النبوۃ مطبوعہ مطبع مذکور رکن چہارم ص ۱۰۹ مین اس شرط کا مفصل بیان ہے اور ابو جندل کا قبل تکمیل صلحنامہ مسلمان ہو کے آنا اور حضرت کا اوسکو مشرکون کے حوالہ کر دینا لکھا ہوا ہے و نیز اور بہت سی کتب سیر و تواریخ مین لکھا ہے پس ایسی ہی باتون سے خلیفہ موصوف کو نبوت ہی مین شبہہ پڑ گیا اور اوسکو نہایت آب و تاب سے تلمیع و تذہیب کر کے اپنے اقوال و امثال سے بیان کرتے تھے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا

اور جواب حق و صدق اسکا یہ ہے کہ غرض بعثت انبیاء و ائمہ سے یہ ہے کہ خلق ہدایت پاوے اور یہ غرض کبھی اظہار حق سے حاصل ہوتی ہے اور کبھی تقیہ سے اور انکے مواقع کو سوا خدا اور رسول و ائمہ کے اور کوئی نہین جان سکتا ظاہر ہے کہ صلح حدیبیہ سے اسلام کی اسقدر ترقی ہوئی کہ قبل اوسکے کسی لڑائی سے اوسکا عشر عشیر بھی نہ ہوئی تھی چنانچہ کتاب معارج النبوۃ ملا معین مطبوعہ مطبع نولکشور کے رکن چہارم صفحہ ۱۰۹ مین یہ عبارت لکھی ہے نقلست کہ در مدت صلح حدیبیہ چندان کس مسلمان شدند کہ برابر بیکرو از ابتداے بعثت تا حین این مصالحہ و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گفت کہ ہیچ فتحے در اسلام برابر صلح حدیبیہ نبود اما ادراک عقل با آن نمیرسید و آن سرے بود میان او و پروردگار او لیکن بندگان تعجیل مینمودند و خدا تعجیل و علا از عجلت منزہ و مبراست انتہی و نیز کتاب مدارج النبوۃ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۰۴ مین سطر ۱۰ سے ۱۳ تک یہی عبارت بعینہ بتفاوت بعض الفاظ لکھی ہوئی ہے اور بعد اسکے اور بہت سے فوائد اس صلح کے لکھے ہین یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ یہ قول صدیق اکبر کا رد اکبر ہے شک اکبر فاروق اکبر کے کہ جو اکبر الکبائر تھا اور مین انھین دونون کتابون سے قبل کے نقل کر چکا ہون و نیز کتاب معارج النبوۃ مذکور کے صفحہ ۱۹۲ مین سورہ انا فتحنا کے باب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ در شان اہل تفسیر گفتہ اند کہ مراد از فتح مبین

صلح حدیبیہ ہست چہ این فتح مقدمہ فتوحات کثیرہ بود انتہی ونیز ظاہر ہے کہ ابتدائے بعثت جناب رسولخدا سے صلح حدیبیہ تک قریب انیس ۱۹ برس کے ہوتے ہین اس مدت قلیل مین اسقدر کثرت اسلام ہوئی کہ جب آپنے حدیبیہ کو روانگی فرمائی تو قریب بارہ ہزار آدمیون کے آپکے ہمراہ رکاب تھے اسی طرح ائمہ معصومین کے تقیہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ روز بروز مذہب حقہ اہلبیت کی ترقی ہوتی گئی ہزارون سے لاکھون کی نوبت آئی اور لاکھون سے کرورون کی کثرہم اللہ فی البریہ اور انشاء اللہ العزیز عنقریب ایسا زمانہ آتا ہے کہ سوا اہل حق کے تمام دنیا مین اور کوئی نہوگا اسلام سے ونبینا الا ذرۃ تریبا اگر تم کہو گے کہ یہ کہان سے ثابت ہوا کہ اگر حضرات ائمہ دعوی امامت و خلافت کرتے تو کوئی اسکا تابع نہوتا اور یہ بالکل خلاف عقل ہے کہ لوگ خلفاے بنی امیہ و بنی عباس کی خلافت کو تو تسلیم کرین اور اولاد رسول مین سے جو کوئی دعوی امامت و خلافت کرے تو اوسکو قبول نکرین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان حضرات نے کبھی دعوی امامت و خلافت کیا ہی نہین تو ہم کہینگے کہ اس شبہہ کو جس شجاعت و استقلال کے ساتھ حضرت امام حسین نے رفع کیا ہی تمام عالم اوسکو جانتا ہے حالانکہ یزید کے برابر کوئی فاسق و فاجر کبھی اہل اسلام مین پیدا ہی نہین ہوا اور مثل حضرت امام حسین کے کوئی ائمہ بعد مین جناب رسول خدا سے اقرب نتھا پس جب یزید کے مقابلے مین حضرت امام حسین کی کسی نے اطاعت نکی حالانکہ بعض مہاجرین و انصار بھی موجود تھے اور اکثر تابعین مگر کسی سے اتنا نہو سکا کہ سبط رسول قرۃ العین بتول اور آپکے سب احباب اصحاب و عزیز و اقارب کو قتل سے اور آپکے حرم محترم کو کہ جو حقیقت مین حرمت رسول تھے غارت و اسیری سے بچالتے پھر کیونکر امید ہو سکتی تھی کہ اور ائمہ معصومین کا اور خلفا کے مقابلے مین ساتھ دیتے چونکہ حسین مظلوم شہید علیہ السلام کا یہان ذکر آگیا لہذا مجھے مناسب معلوم ہوا کہ آپ کی مشابہت جو حضرت یحیی علیہ السلام کے ساتھ ہے اوسکو کسیقدر بیان کرون کہ ذکر عباد مخلصین رب العالمین باعث تنویر قلوب مومنین و اکثر سبب ہدایت منحرفین ہوتا ہے واضح ہو کہ ان دونون بزرگون مین مشابہت تامہ ہے اور مین بعض وجوہ مشابہت کو بیان کرتا ہون اوّل یہ کہ حضرت یحیی کی مدت حمل چھ مہینے تھی اور حضرت امام حسین کی مدت حمل بھی چھ مہینے تھی اور بعض روایات سے حضرت عیسی کی بھی مدت حمل اسیقدر معلوم ہوتی ہے اور سوا ان تین بزرگون کے معلوم نہین ہوتا کہ کوئی لڑکا چھ مہینے کا پیدا ہوا ہو اور پھر زندہ رہا ہو دوم یہ کہ عبادت و ریاضت و زہد و ورع مین بھی یہ دونو

بزرگ بہت مشابہ ہین چنانچہ خود اہل سنت وجماعت کی کتابون مین لکھا ہی کہ لوگون نے حضرت امام زین العابدین سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ آپ کے والد ماجد کی اولاد بہت کم ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اسی کا تعجب ہے کہ ہم لوگ کیونکر پیدا ہوے اس سبب سے کہ حضرت امام حسین کو نماز سے کب فرصت ملتی تھی کہ وہ عورتون کے پاس جاتے تھے منقول وماثور ہی کہ آپ علاوہ صلوٰۃ مکتوبہ کے ہزار رکعت نماز ہر روز پڑھتے تھے تفصیل مین طول ہے لہٰذا اسیقدر پر اکتفا کی گئی سوم حضرت یحییٰ بھی ابن نبی ومعصوم ابن معصوم تھے اور حضرت امام حسین بھی امام ابن امام معصوم ابن معصوم تھے چہارم عجیب وغریب مشابہت ہی کہ حضرت یحییٰ کے والد بزرگوار حضرت زکریا کے فرق مقدس پر آرہ ظلم وستم چلا اور حضرت امام حسین کے والد ماجد علی بن ابیطالب کے سر مبارک پر بھی شمشیر بغی وعناد لگی کہ اوسی سے آپ کی شہادت واقع ہوئی پنجم حضرت یحییٰ کا سر مبارک جسم مقدس سے جدا کرکے ایک بادشاہ جبار کے سامنے کہ جو شاہان بنی اسرائیل مین سے تھا طشت مین رکھا گیا اور حضرت امام حسین کا سر مبارک بھی یزید پلید کے سامنے طشت مین رکھا گیا ششم حضرت یحییٰ کا سر مبارک جسم مطہر سے جدا ہونے کے بعد گویا ہوا اور بادشاہ بنی اسرائیل نے جس عورت کے لیے آپ کو شہید کیا تھا کہی دفعہ اوس سر سے آواز آئی کہ یہ عورت تیرے اوپر حلال نہین ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک بھی نیزے پر آیات سورۂ کہف پڑھتا تھا ہفتم حضرت یحییٰ کے قاتل بھی دعوی اسلام کرتے تھے اور حضرت موسیٰ کی نبوت کے قائل تھے اور حضرت امام حسین کے قاتل بھی دعوی اسلام کرتے تھے اور جناب رسالت مآب کی نبوت کے قائل تھے ہشتم حق سبحانہ وتعالی نے بعد شہادت حضرت یحییٰ ایک بادشاہ مجوس کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ آپ کے خون کے عوض مین اوسنے قریب ستر ہزار کے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور حضرت امام حسین کی شہادت کے بعد حق سبحانہ وتعالی نے مختار بن ابو عبید ثقفی وغیرہ کو اون لوگون پر جو آپ کے قتل مین شریک تھے مسلط فرمایا کہ اونھون نے بھی قریب ستر ہزار آدمیون کے اہل کوفہ وشام مین سے قتل کیے نہم بادشاہ بنی اسرائیل قاتل حضرت یحییٰ قبل تسلط شاہ فارس وقتل بنی اسرائیل عذاب الٰہی مین گرفتار ہوکے واصل جہنم ہوا اور یزید پلید بھی قبل تسلط مختار وغیرہ بعد شہادت امام حسین تھوڑے ہی دنون کے بعد عذاب الٰہی مین گرفتار ہوکے داخل دار البوار ہوا دہم حضرت یحییٰ اولاد اسباط بنی اسرائیل سے تھے اور حضرت امام حسین خود سبط رسول تھے بخوف طوالت مین نے اسیقدر پر اکتفا کی ورنہ اور بہت سی مشابہتین ہین ومن لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر سبحان اللہ کیا ظہور ہے کلام صدق انجام مخبر صادق کا انتہیٰ۔

الامم بنی اسرائیل کا اور کیا تطبیق ہے حذو النعل بالنعل کی چنانچہ مین اس مضمون کی بعض احادیث اول کتاب مین
لکھ چکا ہون اب اگر اس مقام پر تم کہوگے کہ حضرت امام حسین نے تقیہ کیون نہ کیا تو ہم جواب دینگے کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے
ہین کہ معصوم پر غیر معصوم کو اعتراض نکرنا چاہیے اس سبب سے کہ جمیع اقوال و افعال اونکے بحکم خدا واقع ہوتی ہین
اور ہر قول و فعل اونکا مصالح و حکم کثیرہ پر مشتمل ہوتا ہے ولیکن عقل ناقص انسان ہر مصلحت کو دریافت نہین کرسکتی
لیکن ہمارا اسقدر کہدینا مخالفین خصوصاً معاندین کو کافی نہوگا لہذا ہم بعض مصالح و اسباب کو تقیہ نکرنے کے فہم
و تدبر کی گنجائش اس مقام کے کہتے ہین پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جو حق سبحانہ و تعالی کے عباد مخلصین ہین خواہ انبیا ہون خواہ
ائمہ اونکا تقیہ کچھ اس سبب سے نہین ہوتا کہ وہ حیات کو دوست رکھتے ہین اور موت کو مکروہ سمجھتے ہون اگر اون
حضرات کے لیے ہزار جان گردی ہون تو راہ رضاے مولا و آقا مین اونکو فدا کرنے مین کچھ دریغ نہو اور جس شخص نے
ان حضرات کا تتبع آثار و اخبار کیا ہے وہ اسکو بخوبی سمجھتا ہے اور جانتا ہے اون حضرات کا تو بڑا مرتبہ ہے اون کے
غلامون سے کہ جو مومن کامل تھے ایسے اقوال و آثار منقول و ماثور ہین چنانچہ جب کربلاے معلی مین شب شہادت حضرت
امام حسین آئی تو آپنے اصحاب سے فرمایا کہ میری شہادت ضرور واقع ہوگی لہذا مین تم کو اجازت دیتا ہون کہ میرے اہلبیت
کو لیکے تم کسی طرف چلے جاؤ اس سبب سے کہ اس قوم کو فقط مجھسے مطلب ہے اگر مجھکو پاجاینگے تو اور کسی سے تعرض نکرینگے
پس اسکے جواب مین جو کچھ اون مومنین کاملین نے کہا ہے وہ کتب تواریخ و مقاتل مین لکھا ہوا ہے مثل قول زہیر بن
قین کے کہ واللہ یا ابن رسول اللہ لوددت انی قتلت ثم نشرت الف مرۃ یعنی واللہ ای فرزند رسول خدا مین آرزو [illegible]
دوست رکھتا ہون کہ مین قتل کیا جاؤن بعد اوسکے زندہ کیا جاؤن ہزار مرتبہ انتہی اور مثل قول حبیب بن [illegible]
کے کہ [illegible] یعنی کہا جاوین مجھکو درندے زندہ اگر مین آپسے جدا ہون انتہی مین [illegible]
طوالت اسیقدر تلخیص کرکے لکھدیا ہے جس شخص کا ان اقوال پر تفصیلاً مطلع ہونیکو جی چاہے وہ کتب تواریخ خصوصاً مقاتل
کیطرف رجوع کرے پس ظاہر ہے کہ حضرات ائمہ معصومین کا تقیہ بنابر تعمیل حکم رب العزت و تشیید دین و ملت تھا جب
یہ معلوم ہوچکا تو اب ہم بعض مصالح عدم تقیہ کو بیان کرتے ہین اول تو ہم یہ کہتے ہین کہ حضرت امام حسین کو موقع تقیہ کا نہین
[illegible] مختصر یہ کہ سب جانتے ہین کہ ہزارون خطوط و رسالے کوفہ کے آپکے نام اس مضمون کے آئے کہ ہمارا کوئی امام
و ہادی نہین ہے اور یزید فاسق و فاجر ہمارا بادشاہ ہے لہذا آپ تشریف لائیے تو ہم آپکے ہمراہ رکاب مین جہاد کرین [illegible]

یا یمن بعد ان خطوط کی آنے کے حضرت خود نہیں تشریف لیگئے بلکہ مسلم بن عقیل کو بھیجا اور ہزارون آدمیون نے کوفے مین اونکے ہاتھ پر بیعت کی جب انھون نے آپ کو یہ حالات لکھے تو کیونکر ممکن تھا کہ باوصف اظہار اطاعت خلق کثیر آپ اوسوقت تقیہ فرماتے اور اقامت دین حق کے لیے تشریف نہ لیجاتے لہذا آپ نے عزم سفر فرمایا اور راستے مین کوفیونکی بیوفائی اور شہادت مسلم بن عقیل کے حالات آپ کو معلوم ہوئے مگر حر بن یزید بن ریاحی نے بحکم ابن زیاد راستے مین آپ کو آگے گھیر لیا اور پھر جانیکا راستہ بند کردیا اور جب کربلا کے جنگل مین آپ پہونچے تو افواج کثیرہ نے کہ جنکا سردار عمر سعد تھا آکے آپکا احاطہ کرلیا حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانیکی اجازت دو یا میرے ساتھ نیچلو مگر کسی نے آپ کا کہنا نہ مانا پس اوسوقت مین سوا جہاد کے آپ کو چارہ کیا تھا اسلیے کہ پہلے سے تقیہ کرنے کی اور بات تھی لیکن جب میدان جنگ مین آپ تشریف لیچکے تو پھر اوسوقت تقیہ کرنا موجب وہن دینکی کا تھا کہ معاندین کی زبان طعن آپکی طرف دراز ہوتی اور نہایت مشابہ ہے آپکا یہ حال آپکے جد امجد جناب رسول خدا سے کہ مکہ معظمہ مین باوصف اسکے کہ بہت سے لوگ اسلام لاچکے تھے اور آپ کی ذات مقدس و نیز آپ کے اصحاب کو انواع و اقسام کی ایذا و تکلیف پہونچاتے تھے لیکن آپ نے جہاد نہ کیا اور جب میدان جنگ مین مقابلہ کفار مین تشریف لائے تو بعض معارک مین مثل احد و حنین سب صحابہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور آپ اور جناب امیر دونون بھائی تنہا رہگئے لیکن اوسوقت مین کیونکر آپ جہاد سے باز رہ سکتے تھے چنانچہ احد مین جو صدمات آپکو پہونچے وہ سب جانتے ہین یہانتک کہ آپکے دندان مبارک شہید ہوگئے اگر یہ کہو گے کہ حضرت امام حسن کے ساتھ بھی تو خلق کثیر تھی پھر آپ نے کیون تقیہ کیا اور معاویہ کے ساتھ صلح کی تو ہم کہینگے کہ اول تو بعد شہادت جناب امیر اکثر امرا اور رؤسا فوج معاویہ سے جا ملگئے اور جو باقی تھے اونکی بھی بیوفائی کا یقین آثار و اطوار سے تھا دوسرے آپ علم امامت و نیز اخبار جناب رسول خدا سے بھی جانتے تھے کہ غلبہ بنی امیہ کو ہوگا چنانچہ تاریخ الخلفاء[1] علامہ سیوطی کے صفحہ نہم مین یہ حدیث ترمذی سے لکھی ہوئی ہے کہ قام رجل الی الحسن بن علی بعد ما بایع معاویۃ فقال سودت وجوہ المؤمنین فقال لا تؤنبنی رحمک اللہ فان النبی صلعم رای بنی امیۃ علی منبرہ فساءہ ذلک فنزلت انا اعطیناک الکوثر ونزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر یملکہا بعدک بنو امیۃ یا محمد قال القاسم فعددنا

[1] مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور [illegible]

تا ذاہی الف شہر لاتزید ولا تنقص یعنی اوٹھا ایک شخص طرف حسن بن علی علیہ السلام کے جب کہ آپ معاویہ سے بیعت کر چکے تھے پس کہا کہ آپنے مومنون کو روسیاہ کر دیا پس آپ نے فرمایا کہ تو مجھکو ملامت نکر خدا تیرے اوپر رحم کرے اس سبب سے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے خواب مین دیکھا بنی امیہ کو اپنے منبر پر پس آپ کو یہ امر برا معلوم ہوا اسپر نازل ہوا سورہ انا اعطیناک الکوثر اور نازل ہوا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس سورہ مبارکہ مین جو یہ ہے کہ شب قدر ہزار مہینون سے بہتر ہے تو اون ہزار مہینون سے مراد ہے سلطنت بنی امیہ کی کہ جو بعد رسول خدا کی ہونگی قاسم راوی حدیث کہتا ہے پس ہم نے شمار کیا تو سلطنت بنی امیہ ہزار مہینے تھی نہ کچھ کم نہ کچھ زیادہ انتہی اگر تم کہو گے کہ کیا حضرت امام حسین جانتے تھے تو ہم کہینگے کہ بیشک جانتے تھے اور اوسکی ساتھ یہ بھی جانتے تھے کہ میری شہادت بھی ضروری ہے اور جناب رسول خدا آپ کو اور آپکے بھائی حضرت امام حسن کو اور آپ کی والدہ ماجدہ جناب سیدہ اور آپکے والد ماجد جناب امیر کو پہلے ہی اس بات کی خبر دیچکے تھے اور یہ سب حضرت امام حسین کی زندگی ہی مین رو چکے تھے اور حضرت ام سلمہ کو کربلا کے معلے کی مٹی اعجاز سے منگا کر دیگئے تھے اور یہ فرما گئے تھے کہ جس روز یہ مٹی خون تازہ ہو جاوے اوس روز تم جاننا کہ حسین شہید ہوا اور نیز اور اصحاب کو بھی آپ نے اس واقعہ کی خبر دی تھی اور یہ واقعہ آپ ہی کے زمانے سے مشہور تھا اور خود اہل سنت و جماعت کی کتابین اس طرح کی احادیث سے مملو ہین اب ہم اون مصالح کو بیان کرتے ہین کہ جنکے سبب سے آپ کی شہادت واقع ہوئی اور آپنے جان مبارک اپنی جد امجد کے دین و ملت کی حمایت مین ابتغاء لمرضات اللہ دیدی اور جس کا وعدہ ہم پہلے کر چکے ہین اوّل یہ کہ یزید پلید فاسق و فاجر معلن تھا یعنی انواع و اقسام کے فسق و فجور و کفر و الحاد کا کہ جنکی تفصیل مین طول ہے علانیہ مرتکب ہوتا تھا کوئی اہل اسلام اسکا انکار نہین کر سکتا پس اگر حضرت امام حسین تقیۃً اوسکی اطاعت منظور کر لیتے تو پھر کسی شخص کو مسلمین مین سے یہ جرأت و جسارت باقی نرہتی کہ اوسکی افعال کا انکار کر سکے اور اسمین کمال وہن و سستی و ہتک حرمت اسلام تھی اور رفتہ رفتہ فسق و فجور و کفر و الحاد معمول و معتاد تمام اہل اسلام کا ہو جاتا کہ الناس علی دین ملوکہم اور آخر کو یہ انجام ہوتا کہ اسلام نام کو بھی باقی نرہجاتا اور طرق کفار مکہ و سنن اہل جاہلیت پھر زندہ ہو جاتے اور معاندین اسلام مثل یہود و نصاریٰ کے یہ کہنے کا موقع ملجاتا کہ دین اسلام مین یہ سب باتین جائز ہین جب ہی تو اونکی خلفاء و سلاطین اونکی مرتکب ہوے اور اہل اسلام مین کوئی اونکا انکار نکر سکا اور مخالف تو ضد ذرا سی باتون کو دیکھا کرتے ہین چنانچہ خلیفہ

ثانی نے جو کتب خانہ اسکندریہ جلا دیا تھا اوسپر آج تک نصاری معترض ہین اگر تم کہوگے کہ اور بنی امیہ بھی فسق و فجور
بالاعلان کرتے تھے پھر ائمہ نے کیون نہ اونپر خروج کیا تو ہم کہینگے کہ اول تو حضرت امام حسینؑ کی شہادت سے اونکا
عذر واضح ہوگیا کہ اگر خروج کرتے تو وہ حضرات بھی شہید کیے جاتے اور باب ہدایت بالکل مسدود ہوجاتا اور
ائمہ معصومین کی تعداد بارہ کو نہ پہونچتی یعنی جب ائمہ اولین شہید ہوجاتے تو پھر ائمہ آخرین کیونکر پیدا ہوتے
تفصیل مختصر ہے تمھارے سمجھانے کیواسطے بیان کرتا ہون کہ چونکہ حق سبحانہ وتعالی کو منظور تھا کہ بعد شہادت حضرت
امام حسینؑ باب ہدایت بالکل مسدود نہ ہوجاوے اور سلسلہ ائمہ طاہرین اہلبیت باقی رہے لہذا آپ کی شہادت
کے وقت حضرت امام زین العابدینؑ سخت علیل ہوگئے کہ جہاد اونپر سے رفع ہوگیا ورنہ لا محالہ وہ بھی شہید ہوجاتے
اور سلسلہ ہدایت بھی منقطع ہوجاتا اسیطرح جو امام کہ خروج کرتا پھر اوسکی اولاد کیونکر باقی رہ سکتی تھی کہ باقی
ائمہ معصومین پیدا ہوتے اور یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہر شخص کو مثل علالت حضرت زین العابدینؑ کے واقعہ پیش
آتا اس سبب سے کہ یہ مصالح و حکم خالق علیم و حکیم و کریم و رحیم کے ہین جسوقت جسطرح پر چاہتا ہے اوسی طریق
اپنے بندون کے حق مین اپنے لطف و احسان کو قائم رکھتا ہے نہ یہ سنیت کی عقل ناقص کو اسمین کیا
دخل ہوسکتا ہے دوسرے یہ کہ اگر تم تواریخ و آثار کو دیکھو تو تم کو بخوبی معلوم ہوجاے کہ خلفاے بنی امیہ
و بنی عباس مین سے اکثر خلفا کے زمانے مین بنی فاطمہ نے اونپر خروج کیا مثل زید شہید و یحیی بن زید وغیرہ کے
پس کوئی نہین کہہ سکتا کہ بنی امیہ و بنی عباس کے فسق و فجور کو کل اہل اسلام نے مان لیا اور کوئی اسکا انکار
نکرسکا دوسرے یہ کہ جو موانع عدم خروج جناب امیر و حضرت امام حسنؑ کے تھے وہ حضرت امام حسینؑ کے
وقت مین مرتفع ہوگئے تھے تفصیل مختصر اسکی یہ ہے کہ جناب امیر کے وقت مین ابتداے اسلام تھی اور بعد وفات
جناب رسول خدا تمام عرب مین ارتداد پھیل گیا تھا اور سلاطین و ملوک اطراف عرب بھی انہدام ارکان
اسلام پر ہمہ تن مستعد تھے پس جناب امیر نے اپنے حق کا دعوی تو بیشک کیا جیساکہ سنیون کی کتابون مین
بھی لکھا ہوا ہے تاکہ اتمام حجت ہوجاوے لیکن جب آپنے دیکھا کہ اگر مین اسپر اصرار کرونگا تو امر خلافت جنگ
جدال کیطرف منجر ہوجاویگی تو آپنے سکوت اختیار فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ بعد وفات جناب رسول خدا اگر
اہل اسلام کے آپس ہی مین لڑائی شروع ہوجاتی تو کفار و مرتدین غالب آجاتے اور بعض حضرات کا

بنای اسلام یعنی خلافت و امارت و حکومت پر تھی جب وہ اس سے مایوس ہوئی تو پھر اظہار اسلام کی اونکو ضرورت نہی کیا تھی وہ بھی مرتدین سے علے اعقابہم مین ظاہر ظاہر جا کر ملجاتے اور انجام اسکا یہ ہوتا کہ اسلام کا نام بھی دنیا مین باقی نرہتا اور نماز پنجگانہ کے وقت جو اذان و اقامت مین نام خدا و رسول سننے مین آتا تھا یہ بھی نہ سنائی دیتا اور یہ وجہ جو جناب امیر کے کلام معجز نظام سے ثابت ہے وہی جناب رسول خدا کی اسی سبب سے آپ کو صبر کرنیکی وصیت فرمائی تھی چنانچہ خود کتب اہل سنت و جماعت مین لکھا ہوا ہے اور ایک حدیث اسی مضمون کی مین کنز العمال سے اسی رسالہ کے اول مین نقل بھی کر چکا ہون اور جناب امام حسین کے وقت مین یہ معاملہ بالعکس ہوگیا تھی چونکہ اکثر اقطار عالم مین اسلام مستقل و مستقر ہوگیا تھا لہذا آپکے خروج سے اوسکے زوال کا خوف نہ تھا بلکہ بسبب فسق و فجور و کفر و الحاد یزید کے عدم خروج مین البتہ اوسکے زوال کا خوف تھا پس ظاہر ہوگیا کہ جناب امیر کا تقیہ باعث بقاے اسلام تھا اور جناب امام حسین کا خروج و شہادت اور ثابت ہوگیا کہ حضرات معصومین مین سے جس شخص نے تقیہ کیا ہے ابقاے دین و ملت و افضل باب ہدایت کے لیے کیا ہے اور جسنے جہاد کیا ہے اسیواسطے کیا ہے اور بر سبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ اگر بفرض محال نام اسلام باقی بھی رہتا تو ایک دوسرا فساد پیدا ہوتا کہ جو قریب اول کی تھا اور وہ یہ ہے کہ حضرات اہل سنت و جماعت مین سے اولین آخرین خلفاے ثلاثہ کو صحاب کبار اور اول کو یار غار اور ثانی کو ایسا مجتہد سمجھتے ہین کہ جناب رسول خدا کی راے اونکی اجتہاد کو ترجیح دیتے ہین چنانچہ خود واعظ صاحب نے اس رسالہ کے ابواب آئندہ مین بکرات و مرات اسکو لکھا ہے اور ثالث صاحب کو بھی ذو النورین کہتے ہین اور چونکہ ظاہر مین جناب امیر کی خلافت اون تینون خلافتون سے موخر ہے لہذا محض اسی بنا پر خلفاے ثلاثہ کو آپ پر تفضیل و ترجیح دیتے ہین ورنہ اور کوئی وجہ نہین کہ نفس رسول پر غیر کو ترجیح ہو مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک * پس اگر آپ خلفاے ثلثہ مین سے کسی پر خصوصا اول پر خروج کرتے اور لڑتے تو بسبب قلت اعوان و انصار ظاہر و یہ تھا کہ آپ شہید ہو جاتے پس اول تو سلسلہ ہدایت اول ہی سے منقطع ہو جاتا اور دوسرے ممکن نہ تھا کہ اونکی اتباع و اشیاع پھر آپ کی حقیت کے قائل رہتے اور مثل معاویہ اور اوسکے مقلدین کے خاندان رسول پر لعن و طعن کرتے پس حق بالکل مضمحل بلکہ کالعدم ہو جاتا یعنی کوئی اہل حق کا نام لینے والا بھی دنیا مین باقی نرہتا کیا

نہین دیکھتے ہو تم کہ اسی بنا پر بعض علماے اہل سنت نی یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسین کو معاذ اللہ باغی قرار
دیا ہی چنانچہ بعض کا قول نقل بھی کیا گیا لیکن اکثر اہل سنت و جماعت کو بسبب کفر و فسق یزید کے یہ جرأت نہوئی
کہ حضرت امام حسین کے مقابلے مین اوسکو حق پر سمجھین پس ثابت ہو گیا کہ یہ سبب بھی عدم خروج کا حضرت امام
حسین کے وقت مین مرتفع تھا اور حضرت امام حسن اگر معاویہ سے صلح نہ کرتے تو ضرور تھا کہ شہید ہوتی اس
سبب سے کہ بنی امیہ کو سلطنت کا پہونچنا لابدی تھا جیسا کہ حدیث قردہ اور آیت شجرہ ملعونہ سے ظاہر ہو گیا
اور جب امام حسن شہید ہوتی تو ضرور تھا کہ حضرت امام حسین بھی اونکے ساتھ شہید ہوتے پس قبل تولد بھی
کہ حضرت امام حسین کے لیے امامت متحقق ہوتی اور تعداد خلفاے اثنا عشر پوری ہوتی دوسرے سلسلہ
ہدایت بھی منقطع ہو جاتا اور ممکن تھا کہ اہل سنت و جماعت خال المومنین کے مقابلے مین خاندان رسالت
کا کچھ ادب و پاس نکرتے اور سب و شتم مین شیعیان معاویہ کے تابع ہو جاتے اور ان سب باتون کا نتیجہ
یہی کہ باب ہدایت مسدود ہو جاتا اور یہ شبہہ استعمام پیدا نہین ہو سکتا کہ جس طرح حضرت امام زین العابدین کو
بوجہ علالت حق سبحانہ و تعالی نے بچا لیا اوسی طرح حضرت امام حسین کو بھی بچا لیتا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا دوسرے
اگر بالفرض کسی وجہ سے حضرت امام حسین کی شہادت واقع ہوتی تو چونکہ اہل سنت کی یہان قہر و غلبہ دلیل حقیت ہے
لہذا حضرت امام حسن کی شہادت کی بعد معاویہ کی حقیت تو ثابت ہی ہو جاتی جیسا کہ اب بھی اوسکو امیر حق سمجھتے
ہین پس حضرت امام حسین کی خروج پر بھی کہ جو یزید پر ہوا کوئی ثمرہ مترتب نہوتا اس سبب سے کہ لوگ یہی کہتی کہ اس خاندان کا
دستور یہی ہے کہ خلیفہ برحق پر خروج کیا کرتے ہین اور یزید کی حقیت کے بھی قائل ہو جاتے و کذا من المصالح التی
لا یعلمہا الا اللہ والراسخون فی العلم سوم اگر کسی کو کچھ بھی چشم بصیرت ہو تو اوسکو سمجھ لینی معلوم ہو سکتا ہی کہ شہادت
امام حسین دلیل واضح ہی ابطال خلافت و سلطنت جمہوری و احقاق خلافت منصوصہ من اللہ و من الرسول بیان
اسکا یہ ہی کہ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ جو چار قاعدے اہلسنت و جماعت نی ثبوت خلافت کی لیے مقرر کیے ہین چارون
یزید مین محقق تھے استخلاف اس سبب سے کہ خود خال المومنین امیر معاویہ صاحب اونکو اپنے سامنے خلیفہ مقرر کر گئے
تھے اور اجماع اوسکے بعد محقق ہو گیا کہ جسقدر لوگ خلفاے ثلاثہ پر مجتمع تھے اوسکے اضعاف مضاعف یزید پر مجتمع ہو گئے
اور بعض کا اختلاف بنا بر مذہب اہل سنت و جماعت قادح نہین ہو سکتا جسطرح کہ خلافت اولے مین بعض کا خلاف قادح

کی بعد اوسکے ضرورت نرہی اور قہر و غلبہ خود ثابت ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سبط رسول اور اکثر اولاد
رسول کو قتل کیا اور حرم محترم کو غارت و اسیر کیا اور کوئی مسلمان دم نہ مار سکا لیکن با وصف ان سب باتونکے
بعد شہادت حضرت امام حسین اکثر اہل اسلام کو یہ جرأت نہین ہو سکتی کہ یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسین کو
باغی سمجھین پس شہادت حضرت امام حسین ہی سے یزید کی خلافت کا بطلان ثابت ہوگیا اور فساد اجماع
و استخلاف وغیرہ کہ جو بلا حکم خدا و رسول ہو ظاہر ہوگیا اور جب یزید کی خلافت باطل ہوئی حالانکہ یہ اوصاف
اربعہ اوسمین محقق تھے تو خلافت خلیفہ اول کہ جو محض اجماع ناقص کی بنا پر تھی اور خلافت ثانی کہ جو محض استخلاف
طبعی کی سند پر تھی اور خلافت ثالث کہ جو محض شوریٰ سے تدبیر خلیفہ ثانی و نصب عبد الرحمن بن عوف کی سبب سے
ہوئی بدرجہ اولے باطل ہو گئی اور جب یہ سب خلافتین باطل ہوگئین تو مذہب اہل سنت و جماعت کی حقیقت
بھی تشریف لیگئی اور جب یہ سب باطل ہوگیا تو ثابت ہوگیا کہ خلیفہ برحق وہی ہے کہ جو منصوص من اللہ و من
الرسول ہو پس واضح ہوگئی حقیت مذہب فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریۃ اور ثابت ہوگیا کہ خلفاے
اثنا عشر سے مراد ائمہ اثنا عشر ہین نہ خلفاے جور فاما الزبد فیذهب جفاء ۵ واما ما ینفع
الناس فیمکث فی الارض ۵ کذلک یضرب اللہ الامثال ۵ اگر تم کہوگے کہ اس
حدیث کی بعض الفاظ ایسے ہین کہ کسیطرح اوسکی تطبیق ائمہ معصومین پر نہین ہوتی پھر ہم کیونکر مان لین کہ خلفاے
اثنا عشر سے مراد وہی حضرات ہین تو ہم کہینگے کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ بعض طرق حدیث مین بعض الفاظ
اسیواسطے بڑھاے گئے ہین کہ اوسکی تطبیق اون حضرات پر نہو لیکن اتنا ہمارا کہنا تمھارے لیے کافی نہوگا
لہذا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تم اس حدیث کی کل الفاظ مختلفہ کو کہ جو طرق متعددہ سے وارد ہین صحیح جانتے ہو یا بعض
کو اگر کہوگے کہ ہم کل کو صحیح جانتے ہین تو یہ قول تمھارا بالبداہتہ غلط ہوگا اس سبب سے کہ بعض احادیث کی کل الفاظ
کی صحیح جانتے مین تم سنی کیا بلکہ مسلمان ہی نہین رہ سکتے چنانچہ جو حدیث کہ ہمنے کنز العمال صفحہ ۲۲ و نیز تاریخ الخلفا
سیوطی کی صفحہ ۳۴ سے نقل کی ہے اول تو اوسمین حضرت علی کا نام نہین ہے پس جب تم اوسکو تسلیم کروگے تو خواہ
مخواہ خوارج مین شامل ہونا پڑیگا دوسرے یہ کہ یزید کا نام اوسمین مندرج ہے اور آخر مین لکھا ہے کہ کلہم صالح لا یوجد
مثلہ پس تمکو یزید کو خلیفہ بھی ماننا پڑیگا اور صالح بھی جاننا پڑیگا اور یہ اعتقاد تمھین مذہب خوارج سے نکال کے

بالکل احاطۂ اسلامیت سے باہر کردیگا اس سبب سے کہ اگر تم اپنے اصول و قواعد مذہب کی بنا پر حضرت امام حسین کے
شہید کرنے کو یزید کے کفر و فسق کے لیے کافی نہ سمجھو گے تو واقعہ حرّہ کو کیا کرو گے کہ اس واقعہ میں جو ظلم و ستم و فسق و فجور
فوج یزید نے مدینۂ طیبہ میں کیا ہے اور جو ہتک حرمت روضۂ مبارک کی کی ہے اوس سے زیادہ کفار سے بھی ممکن
نہیں تفصیل میں اسکے بہت طول ہے اور اکثر تواریخ میں یہ واقعہ مفصل لکھا ہوا ہے مگر میں تاریخ الخلفاء سیوطی
مذکور کے صفحہ ۲۳۲ سے ایک مختصر عبارت نقل کرتا ہوں کانت واقعۃ الحرۃ علی باب طیبۃ وما ادریک ما وقعۃ
الحرۃ ذکرہا الحسن مرۃ فقال واللہ ما کاد ینجو منہم احد قتل فیہا خلق من الصحابۃ ومن غیرہم ونہبت المدینۃ وافتض فیہا
الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون قال صلعم من اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس
اجمعین رواہ مسلم یعنی ہوا تھا واقعہ حرہ مدینہ طیبہ کے دروازے پر اور کیا جانے تو کہ کیا ہے واقعہ حرہ ذکر کیا اوسکا حسن
نے ایک مرتبہ پس کہا کہ واللہ قریب تھا کہ نجات پائی اون اہل مدینہ میں سے کوئی شخص قتل کی گئی اوس میں بہت
سی لوگ صحابہ میں سے اور غیر صحابہ میں سے اور لوٹا گیا مدینہ اور ازالہ بکارت کیا گیا اوس میں ہزار زنان باکرہ
کا فانا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص ڈراوے اہل مدینہ کو ڈراویگا اوسکو اللہ اور
اوسکے اوپر لعنت ہے خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سبکی روایت کی اسکو مسلم نے انتہی عجب حال ہے سنیوں کا
کہ بعض سنیوں سے تو یزید کو خلفائے برحق میں شمار کرتے ہیں اور بعض سنیوں سے اوسکو مستحق لعنت
خدا و ملائکہ و مردم قرار دیتے ہیں اور یہ لکھا وہیں اور اوسکے امثال بیعت کرنے سے منع کرتے ہیں نیز اوسی
صفحہ میں عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ سے بحوالہ واقدی مروی ہے کہ وہ کہتے یزید کے باب میں کہ ان رجلا
ینکح امہات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ یعنی یزید ایسا شخص تھا کہ اپنے باپ
کی ازواج کے ساتھ کہ جو امہات اولاد تھیں اور بیٹیوں کے ساتھ اور بہنوں کے ساتھ نکاح کرتا تھا اور شراب
پیتا تھا اور نماز کو ترک کرتا تھا انتہی نیز ہتک حرمت بیت اللہ کو کیا کرو گے کہ جو یزید کی ہاتھ سے واقع
ہوئی چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی کے اوسی صفحہ میں لکھا ہے کہ وسار جیش الحرۃ الی مکۃ لقتال ابن الزبیر فمات
امیر الجیش بالطریق فاستخلف علیہم امیرا واتوا مکۃ فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوہ ورموہ بالمنجنیق وذلک فی صفر
سنۃ اربع وستین واحترقت من شرارۃ نیرانہم استار الکعبۃ وسقفہا وقرنا الکبش الذی فدی بہ اسمعیل فکانا

فی السقف یعنی اور گیا لشکر جرہ طرف مکہ کے واسطے قتال ابن زبیر کے پس راستے مین مسلم سردار لشکر مر گیا پس حاکم کیا
یزید نے اوس لشکر پر دوسرے امیر کو اور آئے وہ لوگ مکہ مین پس گھیر لیا عبد اللہ بن زبیر کو اور لڑے
اوس سے اور مارا اوسکو ساتھ سنگہاے فلاخن کے اور یہ واقعہ ماہ صفر مین ہوا ۶۴ھ سنہ مین اور اون لوگون کی آگ کی
چنگاریون کے سبب کعبے کے پردے جل گئے اور اوسکی چھت جل گئی اور دونون سینگ گوسپند کے جو حضرت
اسماعیل کے عوض مین ذبح ہوا تھا اور وہ دونون کعبے کی چھت مین تھے وہ بھی جل گئے انتہی کیون حضرات اہل سنت
وجماعت یہ تو تمھارے خلیفہ صاحب یزید کفار مکہ سے بھی بڑھ گئے کہ وہ لوگ بھی کعبے کا ادب کرتے تھے اور اوسکی
حرمت کو نگاہ رکھتے تھے پھر کیا اب بھی تم اوسکو خلیفہ اور صالح سمجھوگے اور پھر اسلام کا دعوی کروگے اور
اگر خلیفہ وصالح نہ سمجھوگے تو پھر تمکو اس حدیث اور اوسکے امثال کو وضعی سمجھنے کے سوا چارہ کیا ہے اسی طرح اور
بہت سے الفاظ حدیث کے ہین کہ جو ایک دوسرے سے مخالف ہین اور سب کے صحیح جاننے مین اجتماع نقیضین لازم
آتا ہے اپنی کتب احادیث کیطرف رجوع کرو تو معلوم ہو لہذا تمکو ضرور ہے کہ بعض الفاظ کو صحیح سمجھو اور بعض کو
غیر صحیح پس تمکو اہلبیت رسالت سے کیا عداوت ہے کہ جو الفاظ تمھارے نزدیک ان احادیث مین اونکی امامت کے
منافی ہون اونکو غیر صحیح نہ سمجھو حالانکہ بہت کم الفاظ ایسے نکلینگے کہ جنکی تطبیق ہمارے ائمہ معصومین پر نہوتی ہو
وہ بھی ظاہر الفاظ ورنہ تاویل کرنے سے وہ بھی مطابق ہو سکتے ہین مثلاً بعض احادیث مین ایسے الفاظ ہین کہ جو
مشعر ہین غلبہ خلفاے اثنا عشر پر جنکی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے کہ اہل حق اگرچہ فوج ولشکر سے اہل باطل پر
کسی وقت مین غالب نہ ہون لیکن حجت وبرہان کی راہ سے ہمیشہ غالب ہین چنانچہ قرآن مین بھی حق سبحانہ
وتعالی فرماتا ہے کہ ان جندنا لہم الغالبون یعنی تحقیق کہ لشکر ہمارا پس وہی لوگ غالب ہین انتہی اور یہ ظاہر ہے
کہ لشکر خدا سے مراد اہل حق ومومنین ہین اور یہ امر اول کتاب مین قرآن وحدیث سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے
ونیز جس شخص نے تتبع تواریخ وآثار کیا ہوگا وہ بخوبی اس بات کو جانتا ہے کہ ابتداے آدم سے تا این دم اکثر
ازمنہ مین اہل حق مخذول ومغلوب اور اہل باطل قاہر وغالب رہے ہین پھر اون اوقات مین اس آیت کی اہل
سوا اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ گو ظاہر مین مغلوب تھے مگر حقیقت مین حجت اور برہان کی راہ سے غالب تھے
اور یہ جو بعض احادیث مین آیا ہے کہ کلہم تجتمع الامۃ علیہ یہ فقرہ صریحاً وضعی ہے اسکی تاویل کرنے کی نہین

کوئی ضرورت نہین ہے اگر یہ فقرہ صحیح مانا جاے تو بنا بر اصول اہل سنت وجماعت جناب امیر کی خلافت کیونکہ
صحیح ہو سکتی ہے اس سبب سے کہ کل امت نے تو آپ پر اجماع نہین کیا پس اس فقرہ کو صحیح ماننے مین سنی
دو بلاؤن مین مبتلا ہو جاینگے یعنی یا تو جناب امیر کی خلافت کو صحیح نجانینگے اور فرقہ خوارج مین ملجاینگے یا
حضرت عایشہ ام المومنین اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور عمرو عاص وکل عساکر جمل وصفین کو کہ جنھون نے
جناب امیر پر اجماع نہین کیا اور آپکی خلافت کو صحیح نہین مانا امت مین داخل نہ سمجھینگے اور جو امت محمدی
مین داخل نہو وہ یقیناً کافر ہے پس سنیون کو کبھی سوا اسکے چارہ نہین ہے کہ وہ بھی اس فقرہ کو [illegible]
اور اسطرح کی الفاظ کہ جو خلفاے اثنا عشر تک اس دین و ملت کی بقا اور اس امت کی عدم ہلاکت پر دلالت
کرتے ہین انمین کوئی منافات نہین اسواسطے کہ ہمین شک نہین ہے کہ اس امت بلکہ اس دنیا کی بقا وجود
فیض آمود حجت حق پر موقوف ومنحصر ہے اور جب کوئی امام حق خلیفہ صدق باقی نرہیگا تو قیامت
قائم ہو جائیگی اور تمام دنیا فنا ہو جائیگی اور اوسکے ساتھ یہ امت بھی ہلاک ہو جائیگی اور چونکہ ہمارے
رسول خدا خاتم النبیین ہین اور اونکا دین قیامت تک قائم ہے اور اونکی امت کلیۃً فنا نہین ہو سکتی
جب تک کہ قیامت نہ قائم ہو اور قیامت نہین قائم ہو سکتی جب تک کہ حجت حق زمین پر باقی ہے
اور بعض احادیث خلفاے اثنا عشر مین جو حتے تقوم الساعۃ کی قید ہے وہ صریح اس بات پر دلالت کرتی ہے
کہ زوال دین متین سید المرسلین وانقراض خلفاے اثنا عشر وقیام قیامت ان تینون باتونکا ایک ہی زمانہ ہے
اور ہم اس بات کو دلائل عقلی ونقلی سے ثابت کرسکتے ہین اور تفصیل مین طول ہے لہذا ہم بالاجمال والاختصار
کہتے ہین کہ دلیل عقلی یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی فیاض علی الاطلاق ہے اوسکے یہان کچھ بخل نہین ہے لیکن مادہ
مین قابلیت کا ہونا ضرور ہے کہ اوسکے لیے فیضان رحمت ہو پس یہ آسمان کسکے لیے بلند کیے گئے ہین اور زمین
کسکے لیے بچھائی گئی اور جبال کسکے لیے نصب کیے گئے اور آسمان کسکے لیے مینہ برساتا ہے اور زمین کسکے لیے
دانہ اوگاتی ہے کیا بندگان باغی وطاغی وعاصی کے لیے ہرگز کوئی عاقل اسکو قبول نہین کرسکتا اسلیے
کہ یہ وضع الشی فی غیر محلہ ہے کہ جو خلاف عدالت وحکمت ہوا اور حق سبحانہ وتعالی عادل وحکیم ہے ایسا فعل اوس سے
کیونکر سرزد ہو سکتا ہے پس یہ سب خوان رحمت والوان نعمت نہین مہیا کیے گئے ہین مگر اون ذوات

مقایسه کے لیے کہ جو عباد مکرمون ہین اور ہر امر جزئی وکلی مین مطیع ومنقاد خالق عالم اور اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہین ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ سے اور مصروف ہین عبادت واطاعت حق سبحانہ وتعالی مین اور بلا شک وشبہہ وہ انبیا ومرسلین اور اونکے اوصیا اور نائبین ہین خصوصاً سرور کائنات علت غائی ممکنات جناب سید المرسلین اور اونکی اولاد طیبین کہ جو ائمہ معصومین ہین پس جب تک کہ اون حضرات مین سے کوئی ایک شخص بھی باقی ہے جب تک یہ زمین وآسمان ومافیہا ومابینہما بھی باقی ہین اور جب اونمین سے کوئی باقی نہ رہیگا تو خواہ مخواہ قیامت قایم ہوجائیگی اور سب موجودات معرض فنا وزوال مین آجائینگی اور یہ امت بھی ہلاک ہوجائیگی کہ اسکا باقی رہنا قیامت تک ضروری ہی اور دلیل نقلی یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے حبیب کو خطاب کرکے فرماتا ہے کہ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنی اور نہین بھیجا ہے ہمنے تجھکو مگر واسطے رحمت کے تمام عالمون پر انتہی اس سے ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا رحمت ہین حق سبحانہ وتعالی کی تمام اہل عالم پر یعنی آپ ہی کے وسیلہ اور ذریعہ کی سبب سے سب پر فیضان رحمت ہوتا ہے اور اوسکے عموم مین مومن وکافر سب داخل ہین مومنونکا داخل ہونا تو ظاہر ہے اور کافر اس سبب سے ہین کہ قیام آسمان وزمین آپ ہی کے وجود کی سبب سے ہی اور اونہی زندگی مین وہ لوگ بھی نعمات دنیا سے متنعم ہوتے ہین علاوہ اسکے آپ ہی کے وجود مبارک کی سبب سے جو عذاب کہ امم سابقہ پر ہوتے تھے وہ اس امت سے مرتفع ہوگئے پس کفار کو بھی اسکا نفع پہونچا کہ آپ کی سبب سے باوصف کثرت کفر وعصیان عذاب دنیا سے محفوظ رہے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی اور نہ عذاب کریگا اللہ اون لوگون کو جب تک کہ تو اونمین ہے انتہی اور بعد آپکے آپکے جانشین قایم مقام اور خلیفہ ائمہ معصومین ہین پس جب تک کہ اون حضرات کا قدم درمیان مین ہے اس امت پر عذاب نہین نازل ہوسکتا اور یہ امت ہلاک نہین ہوسکتی اور قیامت کا برپا ہونا یہ بھی عذاب الٰہی ہے بلکہ عذاب اکبر اور عام ہے جمیع خلق پر چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی نے اول سورہ حج مین قیامت پر عذاب اللہ شدید کا اطلاق فرمایا ہے پس اون حضرات کی موجودگی مین قیامت نہین قایم ہوسکتی اور یہ مضمون اکثر صحاح اہل سنت مین بھی موجود ہی اور مین یہان ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہون کہ جو شیخ احمد حسین خانصاحب اور تعلقہ دار

---

[1] جزو ہفدہم سورہ انبیا رکوع ششم ۱۲ [2] جزو نہم سورہ انفال رکوع ہفدہم ۱۲

پرپانوان ضلع پرتاب گڑھ نے اپنی ایک رسالہ موسومہ بانوار المطالب مطبوعہ مطبع گلشن محمدی واقع پرتاب گڑھ کے صفحہ
۵۲ مین نقل کی ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلعم النجوم امان لاہل السماء اذا ذہبت النجوم ذہبوا واہل بیتی امان لاہل الارض
فاذا ذہب اہل بیتی ذہب اہل الارض ترجمہ حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نجوم (ستارے)
اہل آسمان کے لیے امان ہین جب ستارے جاتے رہینگے وہ بھی جاتے رہینگے (یعنی نہ رہینگے) اور میرے اہل بیت امان
ہین اہل زمین کیواسطے پس جب میرے اہل بیت جاتے رہینگے اہل زمین بھی جاتے رہینگے (یعنی نہ رہینگے) انتہی
کلامہ یہ احمد حسین خانصاحب سنی المذہب لیکن منصف مزاج آدمی ہین شاید اہل سنت وجماعت اونکا اعتبار
نکرین اس سبب سے کہ اونکی تصانیف سے ثابت ہوتا ہے کہ اونپر محبت اہل بیت غالب ہے لہذا مین کہتا ہون کہ انھون نے
اسی صفحہ کی حاشیہ پر ۱ کا ہندسہ بنا کر اون کتابونکا حوالہ دیدیا ہے کہ جنمین یہ حدیث بالفاظ مختلفہ موجود ہے اور وہ یہ ہین
مسند احمد حنبل و حاکم و نوادر الاصول و ابو یعلی و طبرانی و سیوطی در احیاء المیت پس اس حدیث سے ہمارا یہ مطلب
بخوبی ثابت ہوگیا اور چند مطالب اور ثابت ہوے اول یہ کہ اہل بیت سے مراد عترت طاہرہ رسول ہے نہ ازواج جیساکہ
واعظ صاحب نے اس رسالے کے بعض مقامات پر لکھا ہے اسواسطے کہ ازواج جناب رسول خدا کی چند روز کے بعد ختم ہوگئین
پس وہ کیونکر امان اہل ارض ہوسکتی ہین دوسرے یہ کہ اس حدیث مین جو اہل بیت کا لفظ ہے اوس سے مراد ائمہ معصومین
ہین نہ کل سادات بنی فاطمہ اس سبب سے کہ بدیہی ہے کہ سادات مین سے اکثر فاسق و فاجر ہین اور معصوم تو سوا امام
کی کوئی ایک بھی نہین ہے پس غیر معصوم کو کیونکر یہ قابلیت ولیاقت ہوسکتی ہے کہ امان اہل ارض ہو اور اوسکے
وجود کے ساتھ وجود خلق وابستہ ہو تیسرے اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ بعد جناب رسول خدا کے کوئی زمانہ امام
معصوم سے خالی نہونا چاہیے ورنہ ذہاب اہل ارض لازم ہوجائیگا چوتھے سنی جو اس بات کے قائل ہین کہ مہدی
آخر الزمان ابھی تک پیدا نہین ہوے یہ مذہب اونکا باطل ہوگیا اور شیعون کا مذہب ثابت ہوگیا کہ وہ
حضرت امام حسن عسکری گیارہوین امام کے صاحبزادے ہین اور اسی زمین پر موجود مگر غائب و مستور ہین جب حکم خدا
ہوگا تو ظاہر ہونگے اور دشمنان خدا و رسول کو ہلاک کرینگے اور زمین کو عدل وداد سے بھر دینگے اور حضرت عیسی

---

۱ وغیرہ حدیث جزو سادس کتاب کنز العمال مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۲۱۶ مین کتب متعددہ سے
بالفاظ مختلفہ مرقوم ہے ۱۲ منہ

روح اللہ او مخبین کی پیچھے نماز پڑھینگے اس سبب سی کہ اگر وہ حضرت موجود نہوتی تو پھر گیارہ امام گذر چکے تھے
اب اولاد جناب رسول خدا مین سے اور کسکو ایسی لیاقت و قابلیت باقی رہگئی تھی کہ جسکے سبب سی یہ دنیا قائم رہتی
پس ہماری اس تقریر سے ثابت ہو گیا کہ اس حدیث اثنا عشر کے اکثر طرق مین جو اسطرح کی الفاظ آئے ہین کہ لایزال
ہذا الدین قائما و لا تہلک ہذہ الامۃ حتی یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ اسکا مصداق سوا ائمہ معصومین کے اور کوئی نہین
ہوسکتا اور کون عاقل تجویز کر سکتا ہی کہ طغاۃ بنی امیہ و عصاۃ بنی عباس باعث بقاے دین و ملت و عدم ہلاک امت ہونگے
حالانکہ وہ بھی سب منقرض ہو گئے اور اپنے اپنے مقام مناسب مین چلے گئے و نیز بعض احادیث مین یہ الفاظ ہین کلھم
یعمل بالھدی و دین الحق پس اسکی تطبیق تو جیسی ہمارے ائمہ معصومین پر ہوتی ہے اوسمین کسیکو مجال گفتگو نہین
ہوسکتی اور خلفاے بنی امیہ و بنی عباس مین سے کسی پر بھی اسکی تطبیق نہین ہوسکتی **قولہ** شیعہ نے منہج الانصاف
کی صفحہ ۳۰ و ۳۴ پر عبارت طویل لکھا ہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ صحیح مسلم و مسند احمد اور تفسیر ثعلبی وغیرہ کتب صحاح مین مروی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین تم مین دو شئی نفیس چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن دوسرے اہل بیت جب تک تم
تابع قرآن و اہل بیت دونون کی رہوگے گمراہ نہوگے پس باتفاق اجماع امت بحدیث ثقلین ثابت ہوا کہ اصحاب
وغیرہ کل امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تابع و محکوم اہلبیت کا کیا ہی نہ اہل بیت کو تابع کسی اصحابی
کا پس اہلبیت رسول علیہ السلام بعد رسول حاکم علی الکل ہوے۔ انتہی ملخصاً **اقول** منہج الانصاف ایک بہت
چھوٹا سا رسالہ ۱۲ صفحہ کا ہی اور تقطیع بھی بہت چھوٹی ہے اور واعظ صاحب اوسکی عبارت کو طویل بتاتے
ہین کوئی اونسے پوچھے کہ جب ایسی چھوٹے سے رسالے کی بھی آپنے تلخیص کی تو پھر آپ کو اوسکا جواب ہی لکھنے
کی کیا ضرورت تھی لیکن غرض واعظ صاحب کی تو اس تلخیص سے یہ ہی کہ جو اوس مین دلائل قویہ تھے اون کو حذف
کر دیا ہی اور اپنے مطلب کے موافق کمی و بیشی کر کے لکھا ہے تاکہ جواب مین آسانی ہو لیکن پھر بھی اوسکی ایک حرف کا
جواب واعظ صاحب سے نہین ہوسکا اور اختصار کا عذر پیش کرتے ہین حالانکہ واعظ صاحب کی تطویل بالطائل
دلائل و یہی کہ اونھون نے اپنے رسالے مجمع الاوصاف کو اپنی ہی کتابون کی روایتون اور حدیثون سے
بھر دیا ہے کہ اون سبکے جواب مین شیعون کو اتنا کہدینا کافی ہے کہ سب یہ روایتین جھوٹی اور حدیثین
وضعی ہین اور پھر ایک بڑی چالاکی یہ کی ہے کہ منہج الانصاف کی جو کچھ تھوڑی سی عبارت نقل کی ہے کمی بیشی کر کے لکھی

بھی ہے وہ ابواب و فصول مین متفرق کردی ہے تاکہ ناظر ایک سلسلے مین وسکو نہ دیکھ سکے اس خوف سے کہ ایسا نہو
کہ کلام حق کا کسی پر اثر ہو جاے اور کوئی ہدایت پاے ورنہ کل مناظرین کا دستور یہی ہے کہ جس کتاب کا جواب
لکھتے ہین اونکی پوری عبارت نقل کرتے ہین اور جس ترتیب و سلسلے سے کہ وہ کتاب ہوتی ہے اوسی
ترتیب و سلسلے سے اوسکا جواب بھی لکھتے ہین تاکہ ناظرین کو اصل کتاب اور اوسکے جواب کا حسن و قبح بخوبی
معلوم ہو جاے اور وہ اس بات مین انصاف کر سکین جیسا کہ ہمنے کیا ہے کہ باوجود واعظ صاحب کی
تطویل بیفائدہ کے کل عبارت اونکی نقل کر دی ہے اور ترتیب مین بھی فرق نہین کیا قولہ الجواب دیکھو شیعہ
کیسا چالاک آدمی ہے روایات اظہر من الشمس کو کیسا اولٹا بیان کرتا ہے اقول یہ فقط واعظ صاحب کی
سمجھ کا پھیر ہے ورنہ منہج الانصاف مین تو کوئی بات اولٹی نہین ہے یہ کیسی ظلم کی بات ہے کہ واعظ صاحب
سیدھی بات کو اولٹی کہتے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] قولہ حالانکہ حدیث
مسندلہ مخالف جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ مین مروی ہے یون ہے قال رسول اللہ انی تارک فیکم ثقلین اولہما
کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی یعنی مین
تمہارے درمیان دو چیزین چھوڑنے والا ہون جو اوّل اونمین سے قرآن ہے اوسمین راہ رہنے کا بیان ہے
اور اوسمین نور ہے پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسائل کرو اوس سے اور یاد کرو اوسکو اور عمل
کرو اوسکے ساتھ اور دوسری چیز میرے گھر کے لوگ ہین یاد دلاتا ہون تمکو خدا کے لیے اور ڈراتا ہون
تمھین اوسکے عذاب سے بیچ قصور کرنے میرے گھر والونکی محبت کے اقول چونکہ واعظ صاحب نے اس حدیث کے
الفاظ مین خیانت کی ہے اسلیے ہم بحث غدیر خم مین بیان کرینگے لیکن یہان جو اونہون نے انہی الفاظ منقولہ کے ترجمہ مین
تحریف کی ہے اوسکو اہل انصاف ملاحظہ کرین اور واعظ جی کو زمرۂ یحرفون الکلم عن مواضعہ مین داخل سمجھین
پہلے قال رسول اللہ کا ترجمہ حذف کر دیا دوسرے ترجمہ مین (اور یاد کرو اوسکو) اپنی طرف سے بڑھایا ہے
حالانکہ حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکا یہ ترجمہ ہو ہرچند کہ شیعون کے نزدیک بھی قرآن کے
یاد کرنے کی بڑی فضیلت ہے اس مین کسیکو کچھ کلام نہین مگر گفتگو تو اسمین ہے کہ جو مضمون اصل حدیث مین

[1] جزو نوزدہم سورۂ شعرا ۱۲

نہو اوسکو ترجمہ مین اپنی طرف سے بڑہا دیا معنی و غرض واعظ صاحب کی اس تحریف سے یہ ہے کہ عوام کو فریب دین کہ دیکھو ہمارے یہان حافظ اکثر ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ چند اندھے سنی جو طوطی کیطرح قرآن یاد کر لیتے ہین اس سے کیا ہوتا ہے اصل فضیلت قرآن کی حفظ کرنے کی تو یہ ہے کہ اوسکے معانی سمجھین اور اوسپر عمل کرین ورنہ مثل یہود کی اس آیت کے مصداق ہونگے مثل الذین حملوا التوریۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور اکثر سنیون کی حافظ ایک حرف بھی قرآن کا نہین سمجھتے اور جو بات سمجھتے بھی ہین تو اوسپر عمل نہین کرتے اس سبب سے کہ اصل مذہب اونکا قرآن کے مخالف ہی تفصیل مین نوبت طول ہی اور اسکے بیان مین کتب ضخیمہ تیار ہو سکتی ہین مگر مین انشاء اللہ ابھی بعد اس بحث کے تمام ہونے کے چند آیات کا ذکر کرونگا کہ اوس سے بطور مشتے نمونہ از خروارے ثابت ہو جائیگا کہ سنی اپنے اصول و فروع مین قرآن سے بالکل مخالف ہین تیسرے چونکہ اہل ہند کے محاورے مین زوجہ کو گھر کے لوگ کہتے ہین لہذا واعظ صاحب نے اہل بیت کا ترجمہ (گھر کے لوگ) کیا ہے تاکہ عوام بیچارے دھوکا کھائین اور دام فریب مین آجائین اور سمجھین کہ اہل بیت سے مراد ازواج جناب رسول خدا ہین و اتی لہم التناوش من مکان بعید چوتھے اذکرکم اللہ فی اہل بیتی کے ترجمہ مین محبت کی لفظ بڑہائی ہے حالانکہ حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکے یہ معنی ہون اور غرض واعظ صاحب کی اس سے یہ ہے کہ عوام بیچارون کو یہ معلوم ہو کہ اہلبیت رسالت سے فقط محبت کرنیکا حکم ہے کچھ اونکی اطاعت کرنے کی ضرورت نہین اور یہ ظاہر ہے کہ واعظ صاحب نے یہ سب تحریفات مثل اپنے اساتذہ کی بمقتضائے چندین تیسکل ہے اکل کی ہین فویل لہم مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون قولہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ترجمہ واعظ صاحب بر حاشیہ یعنی مین تمہارے درمیان دو چیزین گران اور نفیس چھوڑنے والا ہون جب تک تم اونکے ساتھ متمسک ہوگے تو بعد میرے گمراہ نہوگے ایک اون دونون سے اعظم ہے دوسرے سے وہ قرآن ہے اور عترت میری اہل گھر میرے کے ہین جدا نہونگے یہ دونون آپس مین سے اوسوقت تک کہ دونون میری طرف حوض پر پہونچینگے منہ **اقول** اس حدیث کے ترجمے مین بھی واعظ صاحب کی چالاکی قابل غور ہے کہ چونکہ اس مین قرآن و اہلبیت دونون کی تمسک پر عدم ضلالت منحصر ہے لہذا واعظ صاحب بہت گھبرائے اور کچھ بن نہ پڑا لیکن تمسک کی معنی یہان جنگل مارنے کے نہ لکھے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے

کہ انکی اطاعت کرنیکا حکم ہی بلکہ تمسک لکھدیا اسلیے کہ عوام اس لفظ کو نہ سمجھین اور اس ترجمے کو حاشیہ پر لکھدیا تاکہ اگر کوئی اوسے نہ دیکھے تو اور بھی اچھا ہے اور عترتی اہلبیتی کا ترجمہ لکھا ہے (اور عترت میری اہل گھر میرے کی ہین) اگر غور کیا جاسے تو یہ ترجمہ کفر صریح ہی اس سبب سے کہ عترت کی معنی لغت مین اولاد و عزیز و اقارب کے ہین اور واعظ صاحب نے جو (اہل گھر میرے کے ہین) لکھا ہی یہ صریح ترجمہ اہل خانہ کا ہے اور اہل خانہ ہندوستان مین زوجہ کو کہتے ہین پس عزیز و اقارب رسول خدا پر ازواج رسول کا اطلاق کرنا سوا سے کفر شنیع اور بیحیائی و بیغیرتی کے اور کیا ہے اور اسی خوف سے واعظ صاحب نے عترت کا ترجمہ نہین لکھا کہ کوئی اونکا منہ نہ توڑے اور بحث اسکی ابھی آتی ہے

قولہ یہ روایت بھی من جمیع الوجوہ پہلی ہی روایت کی مطابق ہے **اقول** کہان مطابق ہے اوسمین تمسکوا بہ ہے کہ اوسکی ضمیر فقط قرآن کیطرف پھرتی ہے اور اسمین ان تمسکتم بہما ہے اور بہما کی ضمیر ثقلین کیطرف پھرتی ہے اسمین لن تضلوا بعدی ہے اوسمین نہین ہے اسمین عترتی کا لفظ ہی اوسمین نہین ہے اسمین لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ہے اوسمین اذکرکم اللہ فی اہلبیتی ہے اسمین نہین ہے اور ان سب الفاظ کی معنی مختلف ہین اور ہر لفظ انمین کا فوائد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے **قولہ** کیونکہ دونون ثقلین آپسمین موافق ہین نہ مخالف اور قرآن اعظم ہے اہلبیت سے اور دونون کا جدا ہونا بھی غیر ممکن ہے بسبب ارشاد آنحضرت کی پس تمسک کرنا باعظم الثقلین لازم ہوگیا **اقول** یہ عجب مہمل تقریر ہے کہ جسکا کچھ مطلب سمجھ ہی مین نہین آتا خود ہی تو اس تقریر سے ثابت کرتے ہین کہ ثقلین آپسمین موافق ہین اور دونون کا جدا ہونا بھی غیر ممکن ہے اور نتیجہ اوسکا یہ نکالتے ہین کہ تمسک کرنا باعظم الثقلین لازم ہوگیا چونکہ اعظم الثقلین قرآن ہے لہذا اسکے یہ معنی ہوے کہ فقط قرآن سے تمسک لازم ہی اور اہلبیت سے کچھ مطلب نہین پس اونہین کی تقریر سے قرآن و اہلبیت مین جدائی لازم آتی ہے کیون منصفو بتاؤ ایسا شخص مہمل کہ مجذوب کی سی بڑ ہانکے اوسکا کوئی کیا جواب دے یہ تو ایسی تقریر ہے کہ کوئی کہے کہ زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے پس اس سے لازم ہوگیا کہ زید حیوان نہین ہے **قولہ** اور ان احادیث مین آنحضرت نے واسطے دوستی و محبت اہلبیت کی بطور مبالغہ و تاکید کے بیان فرمایا **اقول** دوستی و محبت اہلبیت کی ہمارا دین و ایمان ہے مگر ان دونون حدیثون مین تو دوستی اور محبت کا بیان نہین ہے بلکہ انکے ساتھ تمسک کرنیکا بیان ہے کہ سوا اسکے اور کوئی صورت نجات کی نہین ہو سکتی اور قرآن کے ساتھ تمسک کرنا منحصر ہے اہلبیت کے ساتھ

تمسک کرنے مین چنانچہ اسکا بیان آگے آتا ہے **قولہ** اور اس سے تخصیص کرنا ایک کسی کو اہلبیت مین سے ناجائز ہے بلکہ کل ازواج مطہرات و اقربا و اولاد رسول کی دوستی مراد ہے جسکا مفصل ذکر انشاء اللہ باب تعریف اہلبیت مین آویگا **اقول** ہم اہلبیت سے مراد خود جناب رسول خدا اور جناب علی مرتضی اور جناب فاطمہ زہرا خیر النسا اور جناب حسن مجتبیٰ اور جناب حسین شہید کربلا لیتے ہین اور اون مین سے کسیکی تخصیص نہین کرتے بلکہ سب کو ہادی اور مہدی جانتے ہین نبوت کی تخصیص البتہ جناب رسول خدا کی ساتھ ہے کہ اونپر ختم ہوگئی بعد ان حضرات کے انکی اولاد مین سے اون حضرات کو آیہ تطہیر اور ان احادیث کا مصداق سمجھتے ہین کہ جو معصوم ہین اس سبب سے کہ غیر معصوم جو ہے گناہون کی نجاست مین مبتلا ہوتا ہے لہذا اوس سے ذہاب رجس کا اطلاق ہو سکتا ہے نہ اوسکی ساتھ تمسک واجب ہو سکتا ہے اور نہ یہ تمسک گمراہی سے بچا سکتا ہے رہین ازواج وہ ہرگز اہلبیت مین داخل نہین ہو سکتین اور اگر بفرض محال داخل بھی ہوئین تو اون مین سے جنھون نے مخالفت خدا و رسول کی وہ مثل زن نوح و زن لوط و پسر نوح کے خارج ہو جاینگے اور ہم یہان چند دلائل قویہ قطعیہ سے کہ جو ان دونون حدیثون سے پیدا ہوتی ہین ثابت کیے دیتے ہین کہ اہلبیت مین ازواج ہرگز داخل نہین ہو سکتین باقی مفصل ذکر اسکا انشاء اللہ العزیز باب پنجم کی جواب مین آئیگا کہ جو باب تعریف اہلبیت ہے اور وہان ہم سنیونکی کتابون سے بتفصیل اس بات کو ثابت کرینگے **بیان دلائل**۔ **اول** خود جناب رسول خدا نے اس حدیث مین اپنی عترت کو اپنا اہلبیت فرمایا ہے اور عترت کے معنی اولاد و عزیز و اقارب کی ہین پس کون ایسا بیحیا شخص ہوگا کہ معاذ اللہ عترت کو ازواج مین یا ازواج کو عترت مین داخل کرے یہ تو حماقت کی علاوہ صریحی کفر ہے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا **دوم** حضرت نے قرآن و اہلبیت کی باب مین فرمایا ہے کہ لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض یعنی یہ دونون آپس مین ایک دوسرے سے جدا نہونگے یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر انتہی اس سے ظاہر ہے کہ قرآن و اہل بیت کا قیامت تک ساتھ ہے اور ازواج جناب رسول خدا چند روز کی بعد سب تمام ہوگئین **سوم** یہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی یعنی جب تک کہ تمسک کروگے ساتھ انھین دونون کی ہرگز نہ گمراہ ہوگے میرے بعد انتہی اس سے بھی بقا اہل بیت کی اور معیت اونکی قرآن کے ساتھ قیامت تک ثابت ہوتی ہے اس سبب سے کہ احکام خدا و رسول عام امت کے لیے ہین قیامت تک پس جب تھوڑے ہی دنون مین ازواج جناب رسول خدا مستغرق ہوگئین تو پھر

اونکے بعد کسکے ساتھ تمسک کرنیکے سبب سی امت گمراہی سی بچ سکتی ہی اور خود تضلوا پر جو لن داخل ہی وہ دلالت
کرتا ہی نفی ضلالت ابدی پر خصوصاً جبکہ اوسکے بعد لفظ بعدی بھی لاحق ہے اس سبب سی کہ بعد وفات جناب سول خدا
سی قیامت تک کا زمانہ سب آپ کی مابعد مین داخل ہے چہارم آیۂ تطہیر و نیز احادیث دلالت کرتی ہین
عصمت اہلبیت پر اور ازواج بالاتفاق معصوم نتھین پس اہلبیت مین کیونکر داخل ہوسکتی ہین اور بیان اسکا انشاء
اللہ عنقریب آتا ہے **قولہ** اب معلوم ہوا کہ تارک دوستی اہلبیت ایمان سی خارج ہوگا **اقول** آپ کو اب معلوم ہوا
اور ہمکو ابتدا ہی سے معلوم ہی جب سے کہ آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نازل ہوا ہی اور اسکے سوا اور بہت
سی آیات اور احادیث اسپر دلالت کرتی ہین لیکن یہان دوستی کا ذکر کرنا آپ کی محض حماقت ہی کہ ان دونون
حدیثون مین کہین دوستی کا ذکر نہین ہے بلکہ تمسک کا بیان ہے کہ جس سے مراد اطاعت ہے **قولہ** جیسا شیعہ
لوگ کہتے ہین کہ بعض اہلبیت کی محب اور بعض کے دشمن ہین **اقول** ان ہذا الا بہتان عظیم شیعہ تو اہل بیت کی دوستی کو
اپنا دین و ایمان سمجھتے ہین سہے ازواج وہ ہرگز اہل بیت مین داخل نہین لہذا جو اونمین سے محب اہل بیت
تھین اونکی شیعہ بھی محب ہین اور جو اونمین سے دشمن اہلبیت تھین اونکی شیعہ بھی دشمن ہین سنی البتہ کل اہلبیت کے
دشمن ہین اور اگر دشمن نہوتے تو جن حضرات نی خلافت کو خاندان رسول سی غصب کرلیا اونسی دوستی نہ رکھتے
اور خلفای بنی امیہ و بنی عباس کو داخل خلفاے اثنا عشر نجانتے اور یزید پلید کو خلیفہ برحق اور جناب امام حسین کو
(معاذ اللہ) باغی نہ کہتے کما مر **قولہ** ان روایات سی خلافت ہرگز ثابت نہین ہوتی کیونکہ خلافت کچھ اور چیز ہے
دوستی و محبت کچھ اور **اقول** منبع الانصاف مین تو اس مقام پر کہین خلافت کا ذکر نہین ہے مگر اب ہم کہتے ہین
کہ ان روایات سی بیشک خلافت ثابت ہوتی ہے اور تھوڑا صبر کیجیے کہ ہم آپ ہی کا قول آپ پر وارد کرتے ہین اور
دوستی و محبت کو آپ کیا رٹے جاتے ہین ہم تو مکرر کہہ چکے کہ ان دونون حدیثون مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے کہ جسکے
یہ معنی ہون **قولہ** مخالف نے لکھا ہی کہ ان احادیث مین آنحضرت نی جملہ صحابہ کو تابع و محکوم حضرت علی کا کیا ہی سو اوسکا
یہ بیان مفہوم روایات کے بالکل مخالف ہی کیونکہ ان روایات مین سے کسی ایک کو تخصیص کرنا یا دوستی سی خلافت
مراد لینا خلاف ظاہر ہے **اقول** واعظ صاحب نے جو عبارت منبع الانصاف کی نقل کی ہے اوسمین یہ کہان ہے
کہ ان احادیث مین آنحضرت نی جملہ صحابہ کو تابع و محکوم حضرت علی کا کیا ہے بلکہ اوسمین تو یہ ہی کہ بحدیث ثقلین

ثابت ہوا کہ اصحاب وغیرہ کل امت کو رسول اللہ نے تابع و محکوم اہل بیت کا کیا ہے نہ اہل بیت کو تابع کسی
صحابی کا پس اہلبیت رسول بعد رسول حاکم علی الکل ہوے پس باطل ہو گیا یہ قول واعظ صاحب کا کہ سوا اسکا
یہ بیان مفہوم روایات کی بالکل مخالف ہی اس سبب سی کہ اہلبیت کی تمسک کو ان روایات مین باعث عدم
ضلالت قرار دیا ہی اور منیع الانصاف مین بھی اہلبیت ہی کی بابت گفتگو ہی پس یہ بیان مفہوم روایات کے
بالکل موافق ہے نہ مخالف اور یہ قول واعظ صاحب کہ کیونکہ ان روایات مین سے کسی ایک کو تخصیص کرنا
یہ بھی باطل ہو گیا کہ منیع الانصاف مین حضرت علیؑ کی تخصیص نہین کی ہے یہ شخص عجب مہمل ہے کہ جو عبارت منیع الانصاف
کی اسنے نقل کی ہی اوسکا اور ہی کچھ مطلب ہے البتہ جو عبارت منیع الانصاف کی نقل نہین کی اوسکا یہ مفہوم ہی کہ خود اہل سنت
وجماعت کی تفاسیر و کتب احادیث سی ثابت ہی کہ ازواج و خلفاے ثلاثہ داخل اہل بیت نہین ہین اور جناب امیر المومنین
علیؑ ابن ابیطالبؑ کہ نفس رسول ہین روز مباہلہ داخل اہلبیت محمدؐ بلکہ افضل آل محمد ہین پس جب اہل بیت کی ساتھ تمسک
کرنیکا حکم ہی تو جناب امیر کے ساتھ بدرجہ اولی ہوا انتہی اور مین کہتا ہون کہ بعد رسول خدا کی انحصار تھا اہلبیت کا حضرت
علیؑ و حضرت فاطمہ و حسنینؑ مین حسنین صغیر سن تھے اور حضرت فاطمہؑ عورت تھین پس تمسک سی جب ہم خلافت ثابت
کرینگے تو ثابت ہو جائیگی خلافت بلافصل علیؑ ابن ابیطالبؑ در واعظ صاحب فی منیع الانصاف کی عبارت مذکورہ
بالا اس سبب سی نقل نہین کی کہ وہ ایسا دعوی تھا کہ اوسکی دلیل اوسکے ساتھ موجود تھی لیکن یہ اونکی اور بھی زیادہ حماقت
ہی کہ جو مضمون عبارت منقولہ مین موجود نہوا اوسپر اعتراض کرین اور یہ جو واعظ صاحب کہتی ہین کہ دوستی سے خلافت مراد
لینا خلاف ظاہر ہی تو ہم بھی کہتی ہین کہ محض دوستی سی خلافت مراد لینا خلاف ظاہر ہے لیکن واعظ صاحب سی کہتی ہین کہ ای
شخص مہمل عقل کے دشمن ان روایات مین دوستی کا ذکر کہان ہے کہ تو بار بار اوسی کو بکے جاتا ہی بل سولت لکم انفسکم
امرا اس حدیث مین تو ثقلین کے ساتھ تمسک کرنے کو باعث ہدایت یعنی عدم ضلالت قرار دیا ہی پس تمسک کی معنی دوستی
کیونکر ہو سکتی ہین تمام دنیا مین جتنی لغت کی کتابین ہین اونمین سے کسی ایک مین بھی تمسک کی معنی دوستی کی ہمکو واعظ صاحب
دکھاوینگے اور پھر خود ہی پہلی حدیث مین تمسک کی معنی چنگل مارنے کی لکھتے ہین اور پھر یہان دوستی بکار لی ہین یہ عجیب خبط و
جنون ہی بھلا وہ اسکے ثقلین کے ساتھ تمسک کرنے کا حکم ہے کہ جس مین قرآن بھی داخل ہے پس کیا اسکے یہ معنی ہونگے
کہ قرآن کے ساتھ فقط دوستی رکھو اور اوسکے اوامر و نواہی کی اطاعت نکرو علاوہ اسکے قرآن مین آیا ہے کہ

فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لن فصام لہا

یعنی پس جو شخص کہ کافر ہوا ساتھ طاغوت (یعنی بت و شیطان و ائمہ کفر و ضلالت) کے اور ایمان لایا ساتھ اللہ کے پس تحقیق تمسک کیا اوسنے ساتھ مضبوط رسّی کے کہ اوسکے واسطے ٹوٹنا نہین ہے انتہی کیا واعظ صاحب اپنے مذاق کے موافق اسکے یہ معنی کہینگے کہ عروۃ الوثقی کے ساتھ فقط دوستی رکھنا چاہیے لاحول ولاقوۃ الا باللہ مین بھی کس شخص مہمل کے مباحثہ و مناظرہ مین مبتلا ہوا ہون آخر مجبور ہوکر واعظ صاحب سے خطاب کرکے مرزا جعفر علی صاحب فصیح مرحوم و مغفور کے یہ دو شعر پڑھتا ہون ؎ نہ تھا تو گفتگو کرنیکے قابل ٭ نہ ہوتا مین کبھی تیرے مقابل ٭ مگر یہ دل مین میرے دھیان آیا ٭ لڑے تھے ابن بوسفیان سے مولا ٭ قولہ چنانچہ ہم ابھی شیعہ کی دو معتبر تفاسیر مجمع البیان اور عمدۃ البیان سے ہر سہ خلفا کی خلافت ثابت کر چکے ہین اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین قولہ اذا عرفت ہذا فنقول فی سنن الترمذی المطبوعۃ فی المطبع الاحمدی جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ باسنادہ عن حذیفۃ قال کنا جلوساً عند النبی فقال لا ادری مابقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر یعنی ترمذی مین حذیفہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ تمھارے درمیان میری کتنی حیاتی ہے پس پیروی کرو تم میرے پیچھے ابو بکر اور عمر کی یعنی بعد میرے انکو خلیفہ میرا جانو اور انھین سے اقتدا کرو اقول معلوم ہوتا ہے کہ واعظ صاحب کو اپنے محدثین سے بھی عداوت ہے کہ اونکی کتابون سے شیعون کے مقابلے مین جھوٹی حدیثین نقل کرتے ہین کہ شیعہ اونکو سچ کہین لیکن ہم تو یہان ایک حدیث کے لکھنے پر اکتفا کرتے ہین کہ جو صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۲۰ مین جناب رسول خدا سے منقول ہے من کذب علیّ فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو شخص کہ جھوٹ باندھے میرے اوپر پس چاہیے کہ مہیا رکھے اپنے مقام کو آتش جہنم مین سے انتہی ہرچند جو حدیثین کہ واعظ صاحب اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین ہمکو اونکی تکذیب کافی ہے مگر تبرّعاً اتنا اور کہتے ہین کہ یہ حدیث خود بقول واعظ صاحب ابو بکر و عمر کی خلافت پر دلالت کرتی ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے حضرت خود اپنی زندگی مین بقول سنیون کے ایک چھوڑ دو خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور خود سنیون کا مذہب ہے کہ حضرت نے استخلاف نہین کیا یعنی کسیکو اپنا خلیفہ مقرر نہین فرمایا جیسا کہ آیہ استخلاف کی بحث مین ثابت ہو چکا ہے پس ثابت ہو گیا کہ یا سنیون کا اصل مذہب باطل ہے یا یہ حدیث بنائی گئی ہے اور مخبر صادق پر جھوٹ باندھا گیا ہے اور جو شخص

کہ اس طرح کی جھوٹی حدیثین بناے یا اپنی کتابون مین لکھی یا اونکی روایت کرے وہ فلیتبوا مقعدہ من النار کا
مصداق ہی اب ہم واعظ صاحب سی پوچھتے ہین کہ آپ کی اس جھوٹی حدیث مین جو اقتدا کا لفظ ہی اوس سے
تو آپ خلافت مراد لیتے ہین پس اگر شیعہ حدیث ثقلین مین تمسک سی مراد خلافت لین تو آپ کیون خفا ہوتے
ہین حالانکہ اقتدا سے تمسک کی لفظ ابلغ و اعم ہے اور دلالت اوسکی خلافت پر اوضح و اظہر چنانچہ ہم بیان اب
اس بات کو کہ یہ لفظ تمسک خلافت پر بابلغ وجوہ دلالت کرتی ہے بیان کرتے ہین واضح ہو کہ تمسک کے معنی
خود بقول واعظ صاحب چنگل مارنے کے ہین اور ظاہر ہے کہ کسی چیز کے ساتھ چنگل مارنے سے مراد یہ ہے
کہ اوسکو مضبوط پکڑے اور ثقلین کے مضبوط پکڑنے سے یہ مراد ہے کہ اونکی طاعت کرین پس اب ہم سنیون کو مخاطب
کرکے پوچھتے ہین کہ اہلبیت کے ساتھ بموجب اس حدیث کے اونکی بعض اقوال و افعال مین تمسک کرنا چاہیے یا کل مین
اگر کہوگے کہ بعض مین تو ہم کہینگے کہ مخبر صادق نے قرآن و اہلبیت دونون کی تمسک مین اہلبیت کو مستقر فرمایا ہے
پس تمہارے اس قول سے لازم آئیگا کہ قرآن کے بھی بعض احکام پر عمل کرنیکا حکم ہوا اور بعض پر نہو پس اگر تم اسکے
قائل ہوگے تو زمرہ تؤمنون بالکتاب کلہ سے نکل کر افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض مین داخل ہو جاوگے
اور اگر تم کہوگے کہ اون سے کل اقوال و افعال مین تمسک کرنا چاہیے تو ہم کہینگے کہ پس عصمت اہلبیت ثابت ہوئی
اس سبب سے کہ سوا معصوم کے اور کسی شخص مین یہ صلاحیت نہین ہو سکتی کہ کل اقوال و افعال مین اوس سے
تمسک کیا جاے اور جو دلیل کہ تفسیر کبیر سے آیہ کریمہ لاینال عہدی الظالمین کی ذیل تفسیر مین عصمت امام کی بابت ہمنے
نقل کی ہے وہی بعینہ یہان جاری ہو سکتی ہے اگر تم یون نہ سمجھو تو ہم ایک مثال سمجھاے دیتے ہین کہ جب ام المؤمنین
عائشہ نے جناب امیر پر خروج کیا اور اون سے لڑین تو تمہارے نزدیک بھی حق حضرت علی کیطرف تھا پس کیونکر ممکن ہے
کہ ام المؤمنین کے اس فعل کے ساتھ تمسک کرنا موجب ہدایت و عدم ضلالت ہو اور اگر تم اس مثال سے بھی نہ سمجھو تو ہم ایک
دوسری مثال دیتے ہین کہ حضرت ام المؤمنین حفصہ نے افشاے اسرار رسول کیا اور اسکے سبب دونون بی بیان
مورد عتاب الٰہی ہوئین جیسا کہ سورہ تحریم سے ظاہر ہے پس کیونکر ممکن ہے کہ جو ام المؤمنین کے اس فعل سے تمسک کرکے بعینہٖ
خدا و رسول کے اسرار کو افشا کرے وہ ضلالت سے بچے اور ہدایت پاے اور اس بات کا قائل ہونا کفر صریح ہے پس اس
تقریر سے دو مطلب بخوبی ثابت ہو گئے اول عصمت اہلبیت دوم خارج ہونا غیر معصوم کا ان اہلبیت سے کہ جنکی شان مین

آپ پتطہیر وحدیث ثقلین ہے اور جب عصمت اہلبیت ثابت ہوگئی تو اونکی خلافت بھی ثابت ہوگئی اس سبب سے
کہ معصوم کی موجودگی میں غیر معصوم کو خلیفہ برحق سمجھنا تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح ہے اب رہی خلافت
بلا فصل امیر المومنینؑ پس ظاہر ہے کہ بعد جناب رسول خداؐ کی انحصار معصومیت کا علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ میں
منحصر تھے اور جناب سیدہ خیر النسا پس بعد جناب رسول خداؐ منحصر ہوگئی خلافت جناب امیرؑ اور یہ دلیل ہمیشہ
جاری ہوتی ہے خلافت و امامت ائمہ معصومینؑ کے باب میں اسطرح کہ بعد جناب امیر کے دو معصوم موجود تھے
مگر ایک وقت میں دو امام و خلیفہ نہیں ہوسکتے لہذا ترجیح ایک کی ضروری تھی اور وہ ثابت ہوگئی استخلاف
امیر المومنینؑ سے حضرت امام حسنؑ کے باب میں اور بعد حضرت امام حسنؑ کے خود انحصار معصومیت تھا حضرت
امام حسینؑ میں اسیطرح بعد آپکے انحصار معصومیت تھا علی بن الحسینؑ زین العابدینؑ میں اور بعد آپکے آپ کے
صاحبزادے حضرت امام محمد باقرؑ میں اور بعد آپ کے آپ کے صاحبزادے امام جعفر صادقؑ میں اور بعد آپ کے آپکے
صاحبزادے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ میں اور بعد آپ کے آپکے صاحبزادے حضرت امام علی رضاؑ میں اور بعد آپکے
آپکے صاحبزادے حضرت امام محمد تقیؑ میں اور بعد آپ کے آپکے صاحبزادے حضرت امام علی نقیؑ میں اور بعد آپکے
آپکے صاحبزادے حضرت امام حسن عسکریؑ میں اور بعد آپ کے آپکے صاحبزادے حضرت صاحب الزمان مہدی
دین میں کہ جو موجود مگر غائب و مستور ہیں اور جب حکم قادر مطلق ہوگا تو ظاہر ہونگے اور دنیا کو عدل و داد سے
بھر دینگے اور یہ دلیل عصمت عام ہے ائمہ اثنا عشر کی امامت کے باب میں موافق و مخالف سب کے لیے اس سبب سے
کہ بعد رسول خداؐ کی سوا ان حضرات کے اور کسی کی نسبت کسی شخص نے دعویٰ عصمت اصلاً و مطلقاً نہیں کیا اسکے
سوا یہ کہ ثابت ہونا یا نہونا علاوہ اسکے ایک امام کا اپنی حیات میں دوسرے امام کو اپنا وصی و خلیفہ کرجانا
علی التواتر مثل استخلاف جناب رسولخداؐ امیر المومنینؑ کو شیعوں کے یہاں ثابت و محقق ہے پس اگر اہل سنت
ان حضرات کی امامت کے منکر اور اونکی اطاعت سے منحرف ہوں تو پھر ہم کو دوسرے کسی ایک ہی شخص کا نام بتاوین
کہ اوسکے کل افعال و اقوال قابل تمسک ہوں اور عدم ضلالت اس تمسک کے ساتھ وابستہ ہو اگر تم کہو گے کہ قرآن
جو اعظم الثقلین ہے وہ تمسک کرنے کے لیے کیا کم ہے کہ ہر زمانہ میں موجود ہے اور جب ہم اوسکے ساتھ تمسک کرینگے تو
اہلبیت کے ساتھ بھی تمسک کرنا ثابت ہوجائیگا اس سبب سے کہ ثقلین ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتی تو ہم کہینگے

کہ یہ امر مسلم ہی کہ نجات و ہدایت منحصر ہے قرآن و اہلبیت کی ساتھ تمسک کرنے پر اور تمسک سے مراد اطاعت ہی اور یہ بھی
مسلم ہی کہ ایک کی اطاعت مستلزم ہی دوسرے کی اطاعت کو مگر گفتگو اس مین ہے کہ کوئی شخص بغیر وسیلہ و ذریعہ
اہلبیت قرآن کی اطاعت کر سکتا ہی یا نہین پس اگر تم کہو گی کہ کر سکتا ہی تو ہم کہینگے کہ قرآن کی اطاعت موقوف ہے
اوسکے معانی و مراد کی صحیح سمجھنے پر یا نہین اگر تم کہو گے کہ نہین تو کفر کے ساتھ حماقت کی بھی تمہاری طرف نسبت ہوگی
اسلیے کہ جس کتاب کے معانی آدمی صحیح نہ سمجھے گا اوسپر عمل کیونکر کریگا اور اگر شق اول کو اختیار کرو گی تو ہم پوچھینگے کہ تم
قرآن کی معنی صحیح سمجھے ہو یا غلط اگر کہو گی کہ غلط تو پھر تمہارا مذہب ہی غلط ہو جایگا اور اگر کہو گے کہ صحیح تو ہم کہینگے کہ
اسلام مین بہتر فرقے ہین اور سب قرآن کو مانتے ہین لیکن اوسکی معنی و مراد کی سمجھنے مین ایک دوسرے سے مختلف ہے
اور پھر ہر فرقہ یہی کہتا ہی کہ جو کچھ ہم سمجھے ہین صحیح ہی لہذا اس پر کون سی دلیل مسکت و مفحم ہی کہ جو معنی تم سمجھے ہو وہی
صحیح ہین جسقدر دلیلین کہ تم پیش کرو گی اوس سے زیادہ دوسرا فرقہ اپنے فہم کی صحت پر پیش کر سکتا ہی اور اگر تم ہمسے
یہی سوال کرو گی تو ہم اوسکا یہ جواب دینگی کہ جو معانی کہ ہم سمجھے ہین وہ ماخوذ ہین قول معصوم سے لہذا اونکی صحت مین
کچھ شبہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ معصوم خطا سے مبرا ہوتا ہی اور تمھارے یہان کوئی معصوم نہین کہ تم اوسکی قول کی ساتھ
متمسک ہو پس ثابت ہو گیا کہ تمسک بقرآن منحصر ہے تمسک باہلبیت مین اور اسکا عکس بھی صحیح ہے یعنی اگر کوئی تمام
قرآن کی معنی صحیح سمجھے تو خواہ مخواہ وہ اہلبیت کی حقیت کا قائل ہوگا اور اون کے ساتھ متمسک ہوگا لیکن بغیر عصمت
کی یہ محال ہے اور عصمت بعد رسول خدا کی منحصر ہے اہلبیت مین پس منحصر ہو گیا فہم معنی قرآن متابعت اہلبیت مین اگر تم
کہو گی کہ اس سے معلوم ہوا کہ معاذ اللہ قرآن مین نقص ہے اور وہ ہدایت کے لیے کافی نہین کہ دوسرے کا محتاج ہی تو ہم کہینگے
کہ یہ تمھاری نافہمی ہی اس سے قرآن مین نقص نہین لازم آتا بلکہ خلق کی فہم کا نقص ثابت ہوتا ہی کہ بغیر معلم کامل وہ
اوسکے سمجھنے مین معذور ہین اور اگر تم بنظر غور و تامل دیکھو اور چشم بصیرت سے ملاحظہ کرو تو اس حدیث سے تمکو معلوم ہو جائے
کہ جناب خاتم النبیین کہ جو اپنی امت پر رؤف و رحیم تھی اپنے بعد وہ کتاب اللہ کو بھی چھوڑ گئی اور اوسکی معلمین بھی مقرر
فرما گئی تاکہ یہ امت اپنی عقل ناقص پر اعتماد کرکے اور ہواے نفسانی مین مبتلا ہو کی فہم معنی قرآن مین غلطی نہ کرے
اور گمراہ نہ ہو جاے پس اگر اس پر بھی تم اون معلمین کاملین پر ایمان نہ لاؤ اور اونکے کلام کیطرف نہ رجوع کرو اور قرآن
کو چاہو کہ خود ہی سمجھ لین اور پھر نہ سمجھو اور گمراہ ہو جاؤ تو اس مین خدا و رسول کا کیا قصور ہے ہمارے حضرت تو ابو

ہدایت کو کشادہ کر گئے ہیں اور انوار حق وصدق کو روشن فرما گئے ہیں لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ اور
تمہاری مزید بصیرت کے لیے ہم اسقدر اور بیان کرتے ہیں کہ بالبداہت ثابت ہو کہ بنی نوع انسان کی طبیعت مجبور و مجبول
اختلاف پر ہے پس ضرور ہے کہ اونکی آرا آپس میں مختلف ہوں از سلف تا خلف و از آدم تا ایندم کون سی الہی کتاب یا کوئی ایسا
مسئلہ ہے کہ جو محل نظر ہو و فکر عقلا ہوا ہو اور پھر اوسکے فہم میں اختلاف نہ واقع ہوا ہو اور ہرگز وہ اختلاف مرتفع نہیں ہو سکتا
بغیر اسکے کہ کسی معصوم نے اگر اوسکو رفع کیا ہو جب نبی سابق کی امت آپس میں مختلف ہوئی ہے تو ہرگز وہ اختلاف نہیں رفع ہو
جبتک کہ دوسرا نبی مبعوث نہ ہوا ہو پس ابتدا ہی سے ہر نبی لاحق نے نبی سابق کے اختلاف امت کو رفع کیا ہے اور امر
مختلف فیہا میں سے امر حق کو بتا دیا ہے وہ امت تسلیم کرے یا نہ کرے اور اوس نبی پر ایمان لائے یا نہ لائے اس سبب سے
کہ حق سبحانہ وتعالی اتمام حجت کر دیتا ہے من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر ہمارے حضرت خاتم النبیین تھے اور کوئی نبی اونکے
بعد مبعوث ہونے والا نہ تھا اور فہم معنی قرآن میں مثل کتب سابقہ اختلاف امت بھی ضروری تھا پس اس سبب سے جناب
رسول خدا اپنے اہلبیت کو اس کتاب عزیز کا معلم اور اس کنز مختوم کا خازن مقرر فرما گئے ہیں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا
تعلمون اے عزیز دنیا میں بہت سے علوم متداول ہیں اور اونکی کتب موجود و مشہور ہیں خواہ مخواہ اونکی فہم و اکتساب میں
معلم کامل کیطرف رجوع کرنیکی ضرورت ہوتی ہے مثلا علم طب ہے کہ کتابیں اوسکی موجود ہیں پس کیا ممکن ہے کہ کوئی
شخص بغیر طبیب حاذق کیطرف رجوع کیے ہوے اون کتابوں کی مطالعہ سے خود طبیب ہو جاے اور علاج کرنے لگے
اور اوسکے مطالب کے فہم میں غلطی نکرے لیکن چونکہ یہ کتب انسان کی وضع کی ہوئی ہیں لہذا اونکے اکتساب و فہم کے
لیے علماے انسانی کیطرف رجوع کی ضرورت ہوتی ہے اور قرآن چونکہ حق سبحانہ وتعالی نے نازل فرمایا ہے
لہذا خواہ مخواہ اوسکے فہم و اکتساب و رفع اختلاف کے لیے علماے ربانی کیطرف رجوع کرنے کی ضرورت ہوگی
اور وہ اپنے زمانے میں جناب رسول خدا تھے کہ جن پر یہ کتاب عزیز نازل ہوئی اور بعد آپ کے آپکے اہلبیت
ہیں اور اس تقریر سے کسی کو یہ شبہہ نہ ہو کہ قرآن کیا کوئی چیستان ہے یا پہیلی ہے کہ جو کسی کی سمجھ میں نہ آئے
یہ بات نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ بعض آیات قرآن میں محکمات ہیں کہ جو ہر عالم کی سمجھ میں آجاتی ہیں اور اومیں
کچھ اختلاف بھی امت میں نہیں ہوا مثل آیات وجوب نماز و روزہ و حج و زکوۃ و حرمت زنا و شرب خمر و اکل لحم
خنزیر وغیرہ کے اور بعض آیات متشابہات ہیں اور انہیں میں اختلاف واقع ہے پس اسکے رفع کے لیے کوئی

معلم ربانی ضرور ہے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے هو الذی انزل علیک الکتاب منه ایات محکمات
هن ام الکتاب واخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء
الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والراسخون
فی العلم ترجمہ وہی اللہ ہے جسنے کہ نازل کی تیرے اوپر کتاب اوسمین سے بعض
آیتین محکم ہین وہ اصل ہین کتاب کی اور بعض دوسری آیتین متشابہ ہین پس لیکن وہ لوگ کہ اونکے دلون مین کجی
ہے پس پیروی کرتے ہین اون آیتون کی کہ متشابہ ہین وسی قرآن مین سے واسطے طلب فتنہ کے اور واسطے طلب
کرنے اوسکی تاویل کے اور نہین جانتا ہے اوسکی تاویل کو مگر اللہ اور وہ لوگ کہ ثابت قدم ہین علم مین انتہی اس
آیہ وافی ہدایہ سے ثابت ہو گیا کہ قرآن مجید مین بعض آیتین محکم ہین کہ اونکے معنی ظاہر ہین اور بعض آیتین متشابہ ہین کہ
اونکی تاویل یعنی معنی صحیح کو سوا حق سبحانہ وتعالی اور راسخون فی العلم کے کوئی نہین جانتا اور اس مین کچھ شک نہین ہے
کہ راسخون فی العلم بعد ہمارے رسول کے ائمہ اہلبیتؑ ہین اور اسی سبب سے جناب رسول خدا نے اونکو قرآن سے قرین کیا ہے
کہ جس آیت کی معنی کو امت نہ سمجھ سکے یا اوس مین اختلاف کرے اوسکو ان حضرات سے پوچھ لے اور جو لوگ کہ بغیر وسیلہ و ذریعہ
عالم ربانی تاویل متشابہات کے درپے ہوتے ہین اونکی کیفیت کو بھی اس آیت مین بیان فرما دیا ہے کہ اونکے دلو نمین کجی ہے
اور کچھ شک نہین ہے کہ یہ وہی لوگ ہین کہ جو تمسک عترت سے منحرف اور سفینہ اہلبیت سے متخلف ہین اور یہ حدیث ثقلین و دیگر
احادیث جو اسی مفہوم و مضمون کی ہین گویا اسی آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر ہین یعنی اونسے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ راسخون فی
العلم سے مراد اہلبیتؑ ہین کہ اونکا اور قرآن کا ساتھ ہے اس آیت مین بنا بر عداوت اہلبیت سنیون نے یہ چالاکی کی ہے
کہ الا اللہ پر وقف لازم بنا دیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ والراسخون فی العلم مبتدا ہے اور واو استیناف کے لیے اور جملہ مابعد
یعنی یقولون امنا به کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب اوسکی خبر ہے اور یہ اسم و خبر ملکر جملہ مستانفہ ہوا جسکے معنی یہ ہونگے
کہ متشابہات کی تاویل کو سوا خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور یہ معنی بالبداہتہ صحیح نہین ہو سکتی اسواسطے کہ یہ
کیونکر ممکن ہے کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے رسول پر ایسی آیات قرآنی نازل فرمائے کہ خود رسول ہی اوسکی معنی نہ سمجھے
پس یہ تنزیل عبث ہو گی اور حق سبحانہ وتعالی حکیم ہے اور فعل عبث اوس سے روا نہین اور حق یہ ہے کہ الا اللہ معطوف

سلہ جزو سوم سورۂ آل عمران رکوع ہشتم ۱۲

علیہ ہے اور واو عطف کا ہے اور راسخون فی العلم معطوف اور وہ الحال ہے اور جملہ یا بعد اوس سے حال ہے اور
معنی اسکے وہی ہین کہ جو ہم پہلے بیان کر چکے یعنی متشابہات کی تاویل کو سوا خدا اور راسخون فی العلم کے
کوئی نہین جانتا اور آیہ مابعد کا یہ ترجمہ ہے کہ کہتے ہین وہی راسخون فی العلم کہ ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے کل
قرآن نزدیک سے ہی ہمارے پروردگار کے اور نہین نصیحت قبول کرتے ہین مگر صاحبان عقل انتہی اور چونکہ
اہل سنت و جماعت تمسک اہلبیت سے منحرف ہین اور تاویل متشابہات قرآن کے درپے لہذا اونکے مذہب کے
اصول و فروع محکمات قرآن کے بھی مخالف ہو گئے ہین اس سبب سے کہ اونھون نے اپنی عقل ناقص پر اعتماد
کیا اور متشابہات کو نہ سمجھا اور کسی معلم ربانی کیطرف رجوع نہ کی پس خواہ مخواہ گمراہی مین مبتلا ہو گئے اور اس
مخالفت کی بیان کے لیے تو کتب ضخیمہ بھی کافی نہین ہو سکتین لیکن مین یہان بطور مشتی نمونہ از خروارے
چند مسائل اصول و فروع کو باجمال و اختصار عبرۃ للناظرین بیان کرتا ہون اول توحید ہے کہ اصل بناے اسلام ہے
اور تمام انبیا اسی واسطے مبعوث ہوے ہین کہ خلق کو توحید کیطرف دعوت کرین اور شرک و کفر سے منع فرماوین
لیکن حضرات صوفیہ کہ جو سنیون کے پیر و مرشد ہین وحدت وجود کے قائل ہین یعنی سب موجودات کو عین ذات
باری تعالی سمجھتے ہین اور ہمہ اوست کہتے ہین چنانچہ محی الدین ابن العربی کتاب فتوحات مکیہ مین لکھتے ہین کہ سبحان
من اظہر الاشیاء وہو عینہا یعنی پاک ہے وہ کہ جسنے ظاہر کیا اشیاء کو حالانکہ وہ عین انہین اشیاء کا ہے اور مفہوم اوسکا
یہی ہے کہ انسان و حیوان اور کتا اور بلی تک معاذ اللہ سب خدا ہین اور یہ بدترین اقسام شرک ہے بلکہ اس سے زیادہ
کوئی شرک ہو ہی نہین سکتا اور اسی بنا پر یہ لوگ خود اپنے تئین بھی خدا کہتے ہین کوئی باک نہین کرتے چنانچہ بایزید
بسطامی کا قول مشہور ہے کہ لیس فی جبتی سوی اللہ یعنی میرے جبہ مین سوا خدا کے اور کوئی نہین ہے مطلب یہ ہے
کہ مین خود خدا ہون اور مولوی روم صاحب اونکے قول کی یون حکایت کرتے ہین کہ ے با مریدان آن فقیر محتشم
بایزید آمد کہ نک یزدان منم ٭ گفت مستانہ عیان آن ذوفنون ٭ لا الہ الا انا ہا فاعبدون ٭ ترجمہ مصرعہ آخر یہ
ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہین ہے پس میری عبادت کرو اور منصور حلاج کا انا الحق کہنا تو سبھی واقف ہین

لہ چنانچہ مثنوی مولوی روم مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۳۵ مین انہین بایزید بسطامی کے قول کا ترجمہ یون لکھا ہے شعر نیست اندر
جبہ ام الا اللہ ٭ چند جوئی در زمین و در سما ۱۲ منہ سلمہ مثنوی جلد ... مذکورہ صفحہ ۳۳۶ و ۳۵ ... ۱۲ منہ

حالانکہ کلام مجید مین کوئی آیت متشابہ بھی ایسی نہین ہے کہ جسکا ظاہر لفظ بھی اس کلمہ کفر اور قول واہی پر دلالت
کرتا ہو دوم تقدیس و تنزیہ ہے یعنی حق سبحانہ و تعالی کو صفات مخلوق سے پاک و مبرا سمجھنا اور اہل سنت وجماعت
جسم و صورت و اعضا و جوارح کے قائل ہین شاید کوئی سنی صاحب اس سے انکار کرین لہذا مین شاہ عبد القادر
صاحب موضح القرآن کی ایک عبارت نقل کرتا ہون کہ جو انھون نے سورہ نون و القلم کی آیت یوم یکشف
عن ساق و یدعون الی السجود کی ذیل تفسیر مین لکھی ہے ف حشر کے دن امت جسکو پوجتی تھی اوسکے ساتھ ہوجاویگی
مسلمان کھڑے رہجاوینگے پروردگار آویگا جس صورت مین نہ پہچانین فرماویگا مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ
آو کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا کچھ اوسکا نشان جانتے ہو کہینگے جانتے ہین پھر ظاہر
ہوگا انکی پہچان موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدے مین گرینگے انتہی موضح الحاجۃ سنیون نے معاذ اللہ
خدا کو بہروپیا قرار دیا ہے کہ کبھی کوئی صورت بنکے آویگا اور کبھی کوئی اور پھر جب اوسکے لیے پنڈلی ثابت کی
تو اور اعضا و جوارح کیون نہونگے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر
اکتفا کی ہے جس شخص کا مفصل ان اعتقادات کی ملاحظہ کرنے کو جی چاہے وہ اور کتب سنیہ کیطرف رجوع کرے اور
اسمین کچھ شک نہین ہے کہ ترک تمسک اہلبیت و پیروی آیات و احادیث متشابہات کی سبب سے انکو عقاید مین اسطرح
کا فساد پیدا ہوا ہے ورنہ کلام مجید مین آیات محکمات بکثرت موجود ہین کہ جو حق سبحانہ و تعالی کی تقدیس و تنزیہ پر
دلالت کرتی ہین مگر شیطان اونکو اونکی طرف نہین رجوع کرنے دیتا چنانچہ اونھین آیات بینات مین سے ایک
یہ آیہ محکم بھی ہے لیس کمثلہ شی وہو السمیع البصیر یعنی نہین ہے مثل اوسکے کوئی شے اور وہ سمیع و بصیر ہے انتہی
سوم رویت بصر کے قائل ہین اور اسپر کوئی سند لکھنے کی حاجت نہین اسلیے کہ عام سنی جانتے ہین کہ ہمکو
دیدار خدا حاصل ہوگا اور یہ بھی پیروی متشابہات کا باعث ہے اور یہ ظاہر ہے کہ رویت بصر مستلزم ہے جسم و صورت
و مکان و جہت وغیرہ کو اور بغیر انکے ممکن نہین اور یہ سب باتین صفات مخلوقات مین سے ہین اور آیات محکمات
نفی رویت پر دلالت کرتے ہین چنانچہ اونھین مین سے ایک آیہ وافی ہدایہ یہ ہے کہ لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار
وہو اللطیف الخبیر یعنی نہین دریافت کرسکتی ہین اوسکو آنکھین اور وہ دریافت کرلیتا ہے آنکھون کو اور وہ لطیف
و خبیر ہے انتہی چہارم حق سبحانہ و تعالی کو عادل نہین جانتے یعنی خیر و شر سب خدا کی جانب سے سمجھتے ہین

اور کہتے ہین کیا افعال عباد کا فاعل خود معبود ہی اور اس سے زیادہ کوئی ظلم نہین ہے کہ خود ہی بندون سے افعال خیر و شر کرا لے اور خود ہی اونکو جزا و سزا دے اور یہ عقیدہ فاسدہ بھی پیروی متشابہات سے پیدا ہوا ہے ورنہ آیات محکمات کثیرہ نفی جبر و ظلم پر دلالت کرتے ہین چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر یعنی جو شخص کہ چاہے پس ایمان لائے اور جو شخص کہ چاہے پس کافر ہو جائے انتہی و نیز فرماتا ہے من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا یعنی جو شخص کہ عمل صالح کرے پس واسطے نفس اپنے کی ہے اور جو شخص کہ برائی کرے پس ضرر اوسکا اوسی کے نفس کے لیے ہے انتہی و نیز فرماتا ہے ذالک بما قدمت ایدیکم وان اللہ لیس بظلام للعبید یعنی یہ عذاب قیامت بدلے مین اوس چیز کے ہے کہ جو تمھارے ہاتھون نے پہلے ہی بھیجی ہے اور تحقیق اللہ نہین ظلم کرنیوالا ہے بندون کا انتہی و نیز فرماتا ہے وما ظلمہم اللہ ولکن کانوا انفسہم یظلمون یعنی اور اونپر اللہ نے ظلم نہین کیا و لیکن وہ خود اپنے نفسون پر ظلم کرتے تھے انتہی اور اسطرح کی آیات کلام مجید مین بہت ہین اور سیکڑون جگہ کسب و اکتساب کی نسبت حق سبحانہ و تعالی نے بندون کی طرف کی ہے پنجم انبیا کو معصوم نہین سمجھتے اور یہ بحث طویل ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خود ہمارے حضرت کو کہ جو خاتم النبیین ہین ایک مجتہد سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ آپکا اجتہاد کبھی صواب پڑتا تھا اور کبھی خطا چنانچہ خود واعظ صاحب نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ آن افضل مخلوقات کا اجتہاد کئی بار صواب کو نہین پہونچا اور اسکے سوا بہت سے اعتراض ابواب آئندہ مین آپ کی اقوال و افعال پر کیے ہین کہ اونکی تفصیل انشاء اللہ العزیز جوابات مین معلوم ہوگی حالانکہ حق سبحانہ و تعالی حضرت کی شان مین فرماتا ہے[1] وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی اور نہین کلام کرتا ہے وہی رسول خواہش نفس سے نہین ہے اوسکا کلام مگر وحی کہ جو بھیجی جاتی ہے انتہی اور یہ عقاید فاسدہ سنیون نے اسواسطے اختیار کیے ہین کہ اگر شیعہ اونکے خلفا پر اعتراض کرین تو اوسکے جواب مین وہ ان بنائی ہوئی باتون کو پیش کردین ششم امامت و خلافت کو امت کی اختیار مین سمجھتے ہین کہ جسکو چاہین امام و خلیفہ بنا دین حالانکہ خود حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے[2] وربک یخلق ما یشاء و یختار

[1] جزو بست و ہفتم سورہ والنجم [2] جزو بستم سورہ قصص رکوع ہفتم ۱۲

ماکان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالیٰ عما یشرکون و ربک یعلم ما تکن صدورہم
وما یعلنون یعنی اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اختیار کرتا ہے جسکو چاہتا ہے نہیں واسطے انکے اختیار کرنا نبی یا امام
مقرر کرلینا پاک ہے اللہ اور برتر اس چیز سے کہ وہ شریک کرتے ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا نبی یا امام بنانا اپنے
اپنے اختیار میں سمجھنا شرک ہے) اور پروردگار تیرا جانتا ہے اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھتی ہیں دل ان آدمیوں کے اور اوس چیز کو
کہ ظاہر کرتے ہیں یعنی انسان کے ظاہر اور باطن سے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کون نبوت کے قابل ہے اور کون امامت
کی آدمی کیا جانیں اسلیے کہ بعض لوگوں کا ظاہر اچھا ہوتا ہے اور باطن برا انتہی یہ مجمل حال ونکے اصول عقاید کا ہے اور
فروع کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ کل تکالیف شرعیہ دو قسم پر ہیں اول عبادات دوم معاملات عبادات میں ظاہر ہے کہ سب سے
افضل نماز ہے اور صحت نماز موقوف ہے طہارت پر اور یہ دو طرح پر ہے اول خبث یعنی نجاست کا پانی وغیرہ سے
دفع کرنا دوم حدث کا غسل و وضو سے رفع کرنا اول کا انکے یہاں یہ حال ہے کہ مشرکین و کفار کو پاک سمجھتے ہیں اور
اونکی نجاست سے کیوں احتراز کرنے لگے حالانکہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے انما المشرکون نجس یعنی سوا اسکے نہیں ہے
کہ مشرک نجس ہیں انتہی اور انکے امام اعظم صاحب تو کتے کو نجس نہیں جانتے چنانچہ اونکے مذہب میں کتے کو ذبح کرکے
پر چڑھا کر اور اوسکی کھال کو پہن کے نماز پڑھنا جائز ہے و نیز اوسکے چمڑے کا مصلیٰ اور ڈول بنانا جائز ہے اور ثبوت
بیان اسکا عنقریب آتا ہے اور دوسری قسم کی طہارت کا یہ حال ہے کہ کلام مجید میں تو وضو میں پاؤں کے مسح کرنے کا حکم ہے
اور یہ خواہ مخواہ اس حکم کو ترک کرکے اونکو دھوتے ہیں اور آیہ وضو یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم
الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم
وارجلکم الی الکعبین [1] یعنی اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو جس وقت کہ اوٹھو تم طرف نماز کے
تو دھوؤ تم مونھوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو کہنیوں تک (یعنی کہنیوں سے تجاوز نکرو) اور مسح کرو تم سروں اپنے
کا اور پاؤں اپنے کا گٹوں تک انتہی اغسلوا امسحوا امر ہے اور اوسکے بعد دو چیزوں کا ذکر ہے وجوہ اور ایدی پس ثابت ہوا
کہ انکے مسح کرنیکا حکم ہے اور ارجلکم کا عطف وجوہکم وایدیکم پر لینا اور بیچ کے الفاظ چھوڑ دینا صریح تحریف کرنا ہے معنی قرآن
میں اور اسکے سوا ترتیب جو اس آیت میں ہے اوسکو وضو میں یہ واجب نہیں سمجھتے اور نیت کرنا بھی واجب نہیں سمجھتے

[1] جزو ششم سورہ مائدہ رکوع پنجم ۱۲

اور نبیذ شراب سے وضو کرنا جائز سمجھتے ہین اور نماز کا انکی یہ حال ہے کہ فقط ایک چھوٹی سی آیت کا وہ بھی فارسی مین
ترجمہ کر کے پڑھ لینا کافی سمجھتے ہین اور رکوع مین طمانینت اور قیام بعد رکوع مین استوا و اعتدال اور جلسہ بین السجدتین
و طمانینت فی السجدتین کچھ واجب نہین جانتے اور بعد تشہد سلام کی جگہ فقط حدث کرنا کافی سمجھتے ہین چنانچہ
حضرت ابوحنیفہ کہ حنفیون کی امام اعظم ہین اور ہندوستان مین اکثر سنی بلکہ قریب قریب کل کے انھین
کی مقلد ہین انکی نماز کا حال لکھتا ہون کتاب وفیات الاعیان تاریخ ابن خلکان ترجمہ سلطان محمود جلد ثانی چاپ
مصر مطبوعہ مطبع میمنیہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری کے صفحہ ۸۶ مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ذکر امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک
الجوینی الفقیہ فی کتابہ الذی سماہ مغیث الخلق فی اختیار الاحق ان السلطان محمود المذکور کان علی مذہب
ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ وکان مولعا بعلم الحدیث وکانوا یسمعون الحدیث من الشیوخ بین یدیہ وہو یسمع وکان یستفسر
الاحادیث فوجد اکثرہا موافقا لمذہب الشافعی رضی اللہ عنہ فوقع فی خلدہ حکۃ فجمع الفقہاء من الفریقین فی مرو
والتمس منہم الکلام فی ترجیح احد المذہبین علی الآخر فوقع الاتفاق علی ان یصلوا بین یدیہ رکعتین علی مذہب الامام
الشافعی رضی اللہ عنہ وعلی مذہب ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ لینظر فیہ السلطان ویتفکر ویختار ما ہو احسنہما فصلی القفال
المروزی وقد تقدم ذکرہ بطہارۃ مسبغۃ وشرائط معتبرۃ من الطہارۃ والسترۃ واستقبال القبلۃ واتی بالارکان
والہیئات والسنن والآداب والفرائض علی وجہ الکمال والتمام وقال ہذہ صلاۃ لا یجوز الامام الشافعی دونہا رضی
اللہ تعالی عنہ ثم صلی رکعتین علی ما یجوز ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فلبس جلد کلب مدبوغا ثم لطخ ربعہ بالنجاسۃ وتوضا
بنبیذ التمر وکان فی صمیم الصیف فی المفازۃ واجتمع الذباب والبعوض وکان وضوءہ منکسا منعکسا ثم استقبل
القبلۃ واحرم بالصلاۃ من غیر نیۃ فی الوضوء وکبر بالفارسیۃ ثم قرا آیۃ بالفارسیۃ دو برگ سبز ثم نقر نقرتین کنقرات
الدیک من غیر فصل ومن غیر رکوع وتشہد وضرط فی آخرہ من غیر نیۃ السلام وقال ایہا السلطان ہذہ صلاۃ
ابی حنیفہ فقال السلطان لو لم تکن ہذہ الصلاۃ صلاۃ ابی حنیفہ لقتلتک لان مثل ہذہ الصلاۃ لا یجوزہا ذو دین
فانکرت الحنفیۃ ان تکون ہذہ صلوۃ ابی حنیفہ فامر القفال باحضار کتب ابی حنیفہ وامر السلطان نصرانیا کاتبا
یقرا المذہبین جمیعا فوجدت الصلوۃ علی مذہب ابی حنیفہ علی ما حکاہ القفال فاعرض السلطان عن مذہب
ابی حنیفہ وتمسک بمذہب الشافعی رضی اللہ عنہ ترجمہ اور ذکر کیا ہے امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک جوینی فقیہ نے

کہ اونکا ذکر پہلے ہوچکا ہے اپنی ایک کتاب مین کہ اوسکا نام اونھون نے مغیث الخلق فی اختیار الاحق رکھا ہے
اس بات کو کہ سلطان محمود مذہب ابوحنیفہ پر تھا اور وہ علم حدیث کا شائق تھا اور لوگ اوسکے سامنے شیخون سے
حدیث سنتے تھے اور وہ خود بھی سنتا تھا اور وہ حدیثون کو دریافت کیا کرتا تھا اکثر کو مذہب شافعی کے موافق
پاتا تھا پس حکم شافعی کا اوسکو دل سے پسند آیا پس جمع کیا اوسنے فقیہون کو فریقین مین سے (یعنی شافعیہ و
حنفیہ مین سے) مقام مرو مین اور سوال کیا اون لوگون سے بحث کرنیکا ترجیح دینے مین ایک مذہب پر سب نے
اس بات پر اتفاق کیا کہ دو رکعت نماز پڑھین سامنے سلطان محمود کے مذہب امام شافعی کی بنا پر و نیز مذہب
ابوحنیفہ کی بنا پر تاکہ سلطان اوسمین نظر کرے اور فکر کرے اور اختیار کرلے اوس مذہب کو کہ جو دونون مین اچھا
ہو پس نماز پڑھی قفال مروزی نے کہ جس شخص کا ذکر پہلے آچکا ہے ساتھ طہارت کاملہ کے اور شرائط
معتبرہ کے طہارت سے اور ستر عورتین سے اور قبلہ کیطرف منھ کرنے سے اور بجالایا ارکان کو اور وضو کو تمام
نماز کو اور سنتون کو اور آداب کو اور فرضون کو اوپر وجہ کمال اور تمام کے اور کہا کہ ایسی نماز ہے کہ امام
شافعی سوا اسکے جائز نہین سمجھتے بعد اوسکے دو رکعتین پڑھین اوس بنا پر کہ جسکو ابوحنیفہ جائز سمجھتا ہے
پس پہن لیا چمڑا کتے کا دباغت کیا ہوا بعد اوسکے چوتھائی مین نجاست بھرلی اور وضو کیا ساتھ شراب
خرما کے اور تھا ایسکہ عین گرمی مین میدان مین تھا اوس پر جمع ہوگئین مکھیان اور مچھر اور وضو اوسکا الٹا تھا
برعکس ترتیب کے بعد اوسکے قبلہ کیطرف منھ کیا اور احرام باندھا واسطے نماز کے بغیر نیت کے وضو مین اور تکبیر
کہی فارسی مین بعد اوسکے ایک آیت پڑھی فارسی مین دو برگ سبز (یہ ترجمہ مدھامتان کا ہے) بعد اوسکے دو سجدے
کیے مانند چونچ مارنے مرغ خانگی کے بغیر فصل کے اور بغیر رکوع کے اور تشہد پڑھا اور ایک گوز کیا اوسکے آخر مین
بغیر نیت سلام کے اور کہا کہ ای بادشاہ یہ نماز ہے ابوحنیفہ کی پس کہا بادشاہ نے کہ اگر نہوگی یہ نماز ابوحنیفہ کی تو
البتہ مین تجھکو قتل کرونگا اس سبب سے کہ مثل اس نماز کے کوئی اہل دین جائز نہین کرسکتا پس گروہ حنفیہ نے انکار
کیا اس بات سے کہ یہ نماز ابوحنیفہ کی ہو پس قفال نے کتب ابوحنیفہ منگوائین اور حکم دیا بادشاہ نے ایک نصرانی کو
کہ جو پڑھے لکھے تھا کہ دونون مذہبون کو پڑھے پس پائی گئی نماز بنا بر مذہب ابوحنیفہ کے موافق اوسکے کہ جو قفال نے
نقل کی تھی پس اعراض کیا بادشاہ نے مذہب ابوحنیفہ سے اور تمسک کیا ساتھ مذہب شافعی کے انتہی کیون حضرت

حنفیہ آپنے اپنے امام اعظم صاحب کی نماز کا حال سنا جس مذہب مین کہ اس طرح کی نماز جائز ہووے اوسکو ہمارا
سلام ہے اور اہل مذہب کے اسلام مین کلام ہے اور ابن خلکان فرقہ سنیہ مین ایسے مشہور مورخ و محدث ہین کہ کوئی
سنی اونکی عظمت و جلالت و صداقت مین گفتگو نہین کر سکتا اور کچھ اسی کتاب پر موقوف و منحصر نہین ہے بلکہ یہ سب
ارکان طہارت و نماز امام اعظم کی تمام کتب فقہ حضرات سنیہ مین مذکور و مسطور ہین اور کوئی اہل علم اسکا انکار نہین کر سکتا
مگر مین امام اعظم صاحب اور اونکی اتباع کی رفع جہالت کے لیے ان ارکان کو دیگر کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے بھی
ثابت کیے دیتا ہون رکن اول کتے کے چمڑے مین نماز کا جائز ہونا پس کتاب ہدایہ جلد اول
صفحہ المطبوع مطبع شیخ یحیی مین یہ عبارت ہے وکل اہاب دبغ فقد طہر وجازت الصلاۃ فیہ والوضوء منہ الا جلد الخنزیر
والآدمی ترجمہ جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پس تحقیق کہ پاک ہو گیا اور جائز ہوئی نماز پڑھنی اوسمین اور وضو اوس سے
مگر چمڑا سور اور آدمی کا انتہی اس سے معلوم ہوا کہ سوا سے سور اور آدمی کے سب جانورون کا چمڑا دباغت سے
پاک ہو جاتا ہے اور اوسے پہنکے نماز پڑھنا جائز ہے خواہ کتے کا ہو خواہ بھیڑیے کا خواہ ریچھ وغیرہ کا اب ایک اور
لطیفہ سنیے کہ امام محمد جو شاگرد رشید امام اعظم صاحب کے ہین وہ بغیر دباغت کی بھی کتے اور بھیڑیے کے چمڑے پر
نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہین چنانچہ فتاوے قاضی خان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱ مین یہ عبارت ہے
وذکر الناطفی عن محمد اذا صلی علی جلد کلب او ذیب قد ذبح جازت صلاتہ ترجمہ اور ذکر کیا ناطفی نے کہ منقول ہے
امام محمد سے کہ جسوقت نماز پڑھے کوئی شخص کتے یا بھیڑیے کے چمڑے پر کہ جو ذبح کیا گیا ہو تو نماز اوسکی جائز ہے
انتہی سبحان اللہ کیا خوب جا سے نماز تجویز کی ہے اور اسپر طرہ یہ ہے کہ امام ابو یوسف صاحب جو امام اعظم ابو حنیفہ
کے دوسرے شاگرد رشید ہین سور کے چمڑے کو بھی دباغت سے پاک سمجھتے ہین اور اوسکی بیع کو بھی جائز جانتے ہین
چنانچہ کتاب منیۃ المصلی المطبوع مطبع ہاشمی واقع میرٹھ سنہ ۱۲۳ کی صفحہ ۴۶ و ۴۷ مین یہ عبارت لکھی ہے اما النجاسۃ
الغلیظۃ کالعذرۃ والبول والدم والخمر ونحو الکلب ولحم الخنزیر وجمیع اجزائہ ولحم ما لا یوکل لحمہ اذا لم یکن مذبوحا بالتسمیۃ
اما اذا ذبح بالتسمیۃ وصلی مع لحمہ او جلدہ قبل الدباغۃ تجوز الا جلد الخنزیر فانہ اذا ذبح بالتسمیۃ لا یطہر ولو دبغ جلدہ فی
ظاہر الروایۃ عن اصحابنا لا یطہر وعلیہ عامۃ المشائخ وروی عن ابی یوسف رح انہ یطہر ویجوز بیعہ ترجمہ لیکن نجاست غلیظہ ہے
مانند فضلہ آدمی اور پیشاب اور خون اور شراب اور فضلہ کلب اور گوشت خنزیر اور اوسکے جمیع اجزا اور گوشت حرام

جانور کے جسوقت نہ ذبح کیا جاوے ساتھ بسم اللہ کے لیکن جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ بسم اللہ کے اور نماز بھی
جاوے اوسکے گوشت مین یا چمڑے سمیت قبل دباغت کے جائز ہے مگر چمڑا سور کا کہ وہ بسم اللہ کے ساتھ ذبح کیے
جانے سے بھی نہین پاک ہوتا اور اگر دباغت کیا جاوے چمڑا اوسکا تو ہمارے اصحاب کی ظاہر روایت مین یہ ہے کہ
نہین طاہر ہوتا اور اسی پر بنا ہے عام مشائخ کی اور روایت کی گئی ہے ابو یوسف سے کہ پاک ہوجاتا ہی اور اوسکا بیچنا
بھی جائز ہے انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ گوشت اور چمڑا غیر ماکول اللحم کا مثل کتے وغیرہ کے
بغیر دباغت کے بھی پاک ہی اور نماز اوسمین جائز ہے فقط سور کو مستثنے کیا ہے اور ابو یوسف کے قول پر سور
کا اوسکا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہوجاتا ہے اور صاحب درمختار نے تو صاف صاف لکھدیا ہے کہ کتا
امام اعظم صاحب کے نزدیک اصل ہی مین نجس نہین ہے اور اونکی عبارت اور تفصیل قابل ملاحظہ ہے
چنانچہ درمختار مطبوعہ سنہ ۱۲۸۳ مطبع ہاشمی کے صفحہ ۲۸ مین یہ عبارت ہی واعلم انہ لیس الکلب بنجس العین عند الامام
وعلیہ الفتوی وان رجح بعضھم النجاسۃ کما بسطہ ابن الشحنۃ فیباع ویؤجر ویضمن ویتخذ جلدہ مصلی ودلوا ولو اخرج
حیا ولم یصب فمہ الماء لا یفسد یا والبیر ولا الثوب بانتفاضہ ولا بعضہ ما لم تر ریقہ ولا صلوۃ حاملہ ولو کبیرا وشرط
اور آگاہ ہو کہ تحقیق کتا نجس العین نہین ہے نزدیک امام کے اور اوسی پر فتویٰ ہے اگرچہ بعض لوگون نے
نجاست کو ترجیح دی ہے جیسا کہ تفصیل بیان کی ہے اوسکی ابن شحنہ نے پس بیچ کیا جاویگا وہی کتا اور اجارہ
مین دیا جاویگا اور ضمانت مین لیا جاویگا اور اوسکے چمڑے کا مصلی نماز پڑھنے کے لیے اور ڈول بنایا جاویگا
اور اگر زندہ نکالا جاویگا اور منھ اوسکا پانی تک نہ پہونچیگا تو آب چاہ نجس نہوگا اور نہ کپڑا نجس ہوگا اوسکی چھینٹون سے
اور نہ اوسکے چبانے سے جبتک کہ اوسکا آب دہن نہ دکھائی دے اور نہ فاسد ہوگی نماز اوسکے حامل کی اگرچہ
بڑا کتا ہو (یعنی اگر کتے کو کندھے پر چڑھا کر یا بغل مین دبا کر نماز پڑھے تو صحیح ہی) انتہی کہیے حضرات شیعہ
اب آپ خوش ہوئے قفال بیچارے نے تو کتے کی کھال دباغت کی ہوئی پہنکے نماز پڑھی تھی اور یہان تو
علاوہ اوسکے اصل کتے کا طاہر ہونا اور اوسکی کھال پر بغیر دباغت کے بھی نماز کا جائز ہونا اور اوسکو کندھے پر چڑھا
کر نماز پڑھنا اور پھر نماز کا صحیح ہونا یہ سب باتین آپکی ایسی کتب معتبرہ سے ثابت ہوگئین کہ آپ اوسمین
کچھ چون وچرا نہین کرسکتے اب دوسرے رکن کو ملاحظہ کیجیے یعنی اگر چوتھائی کپڑے مین نجاست بھری ہو

تو آپکے امام اعظم کے نزدیک نماز صحیح ہے جلد اول کتاب ہدایہ مطبوع مطبع شیخ یحیی کے ص ۴۲ مین یہ
عبارت ہے وان کانت مخففۃ کبول ما یوکل لحمہ جازت الصلوۃ معہ حتی یبلغ ربع الثوب یروی ذلک عن
ابی حنیفۃ ترجمہ اور اگر ہوگی وہی نجاست خفیفہ مانند پیشاب اون جانورون کی کہ جنکا گوشت کھایا جاتا ہے
تو اوسکے ساتھ نماز جائز ہوگی یہانتک کہ چوتھائی کپڑے تک پہونچ گئی ہو مروی ہے یہ جواز ابوحنیفہ سے انتہی
ونیز شرح وقایہ کتاب الطہارۃ مطبوع مطبع نولکشور کہ جو پانچوین مرتبہ لکھنؤ مین چھپی ہے اوسکے صفحہ ۱۰۴ مین یہ
عبارت متن کی ہے فما دون ربع الثوب مما خفف کبول فرس وما یوکل لحمہ وخرء طیر لا یوکل لحمہ عفو وان زاد لا
ترجمہ پس جو نجاست کہ چوتھائی کپڑے سے کم مین ہوگی اون قبیل سے کہ جو خفیف ہو مانند گھوڑے کے پیشاب کے
اور اون جانورون کے پیشاب کے کہ جنکا گوشت کھایا جاتا ہے اور اون طائرونکی بیٹ کی کہ جنکا گوشت نہین
کھایا جاتا ہے معاف ہے اور اگر چوتھائی کپڑے سے زیادہ مین ہو تو معاف نہین انتہی ونیز کتاب درمختار مطبوع
بمبئی ۱۲۸۶ کے ص ۴۴ مین یہ عبارت ہے وعفی دون ربع جمیع بدن وثوب یعنی معاف ہے وہ نجاست کہ جو
کم چوتھائی سے ہو کل بدن مین اور کپڑے مین انتہی لیجیے اس فقرے سے درمختار کے تو ثابت ہوگیا کہ اگر
چوتھائی بدن مین بھی نجاست بھری ہوگی تو معاف ہے کپڑے کو کون پوچھتا ہے ونیز فتاوی عالمگیری مطبوعہ مطبع نولکشور کے
جلد اول ص ۴۴ مین یہ عبارت ہے والثانی المخففۃ وعفی منہا ما دون ربع الثوب کذا فی اکثر المتون ترجمہ اور دوسری قسم
نجاست مخففہ ہے اور معاف ہے اوس نجاست سے اوسقدر کہ چوتھائی کپڑے سے کم ہو جیسا کہ اکثر متون مین لکھا ہوا ہے
انتہی تیسرا رکن نماز امام اعظم صاحب حضرات سنیہ کا وضو کرنا ہے شراب خرما سے اب اسکا ثبوت سنیے کتاب
منیۃ المصلی مطبوع مطبع ہاشمی میرٹھ کے صفحہ ۲۰ مین یہ عبارت ہے من لم یجد الا نبیذ التمر فعند ابی حنیفۃ یتوضا بہ یعنی
جو شخص نہ پاوے کوئی پانی سوا شراب خرما کی تو نزدیک ابوحنیفہ کے اوسی سے وضو کریگا انتہی اور فتاوی
عالمگیری جلد اول مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کے ص ۱۲ مین یہ عبارت ہے ولو قدر علی ماء مکروہ یتوضا بنبیذ التمر ولو قدر
علی ماء مشکوک وعلی نبیذ التمر عند ابی حنیفۃ رح ترجمہ اور اگر قادر ہو اوپر آب مکروہ کی تو وضو کریگا ساتھ شراب خرما کے
اور اگر قادر ہو اوپر آب مشکوک کی اور اوپر شراب خرما کی اوسی کے تو وضو کریگا ساتھ شراب خرما کی نزدیک ابوحنیفہ کے
انتہی یعنی آب مشکوک سے وضو کریگا نہ مٹی سے تیمم کریگا شراب خرما ہی سے وضو کریگا ونیز کتاب ہدایہ چھاپہ

نبیذ التمر

اُنہی مطبوع مطبع شیخ یحیی کے ص ۷ مین یہ عبارت ہی فان لم یجد الا نبیذ التمر قال ابو حنیفہ رح یتوضا بہ ولا یتیمم لحدیث
لیلۃ الجن فان النبی علیہ السلام توضا بہ حین لم یجد الماء ترجمہ پس اگر نہ پاوے کوئی پانی سوا شراب خرما کے
کہا ہے ابو حنیفہ نے کہ وضو کریگا ساتھ اوسکے اور تیمم نہ کریگا بسبب حدیث لیلۃ الجن کے (یعنی جس رات کو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم جنون کی دعوت کو تشریف لیگئے تھے) اس سبب کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے
وضو کیا ہے ساتھ اوسی شراب خرما کی جسوقت کہ نہین پایا ہے پانی کو انتہی معاذ اللہ اس جھوٹ کی بھی کچھ
حد و انتہا ہی ان سنیون کو کسقدر جرأت و جسارت ہی کہ جناب سرور کائنات علت غائی تکوین ممکنات پر ایسا صریح
افترا و بہتان کرتے ہین کہ آپنے شراب خرما سے وضو کیا فقط اسواسطے کہ اونکے امام اعظم پر کوئی طعن نکرے لیکن
میرا تو یہ گمان ہے کہ خود امام اعظم صاحب نے یہ حدیث بنائی ہے اور افضل المرسلین و خاتم النبیین پر افترا کیا ہی معلوم
ہوتا ہے کہ حضرات سنیہ کے امام اعظم کو شراب کا نہایت ذوق تھا اسی سبب وہ اوسکی حلت کا بھی فتوی دیتے تھے
چنانچہ اسی کتاب ہدایہ مذکورہ کے ص ۷ کی سطر ۱۲ سے ۱۴ تک یہ عبارت ہی وان اشتد فعلی قول ابی حنیفہ یجوز التوضی
بہ لانہ یحل شربہ عندہ و عند محمد لا یتوضا بہ لحرمۃ شربہ عندہ ترجمہ اور اگر غلیان آجاوے وہی شراب خرما تو نزدیک
ابو حنیفہ کے جائز ہے وضو کرنا ساتھ اوسکے اس سبب کہ حلال ہے پینا اوسکا نزدیک اوسی ابو حنیفہ کے اور نزدیک
محمد کے نہ وضو کیا جائیگا ساتھ اوسکے اس سبب کہ اوسکے نزدیک پینا اوسکا حرام ہے انتہی یہ بندہ ضعیف سمجھتا تھا
کہ اس سے قبل جو عبارتین کہ مین نے نقل کی ہین اون کو شاید کوئی سنی صاحب کہینگے کہ نبیذ سے
شراب خرما نہین بلکہ آب خرما مراد ہے لیکن اب اپنے امام اعظم صاحب کے اس فتوے کو کیا کہینگے کہ وہ اشتداد کی
حالت مین بھی وضو اوس سے جائز اور پینا اوسکا حلال تجویز فرماتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ امام محمد صاحب کو کچھ شراب کا
شوق نتھا لہذا وہ اس مسئلے مین اپنے استاد کی تقلید نکر سکے اس سبب کہ یہ ظاہر ہے کہ شراب خرما کا شیرہ غلیان مین
آنے سے ضرور نشہ بھی پیدا ہو جائیگا اور جس چیز مین کہ نشہ ہو وہ بالاتفاق اہل اسلام حرام ہے لیکن شاید حضرات سنیہ
حنفیہ اسکا انکار کرین اور یہ فرماوین کہ غلیان کے لیے نشہ لازم نہین ہے اور امام اعظم صاحب مسکر کو حلال نہین
جانتے لہذا مین بھی حضرات سنیہ کے افہام و الزام کے لیے بھی صاف صاف ثابت کیے دیتا ہون کہ نبیذ
خرما اگر نشہ لاوے جب بھی امام اعظم صاحب کے نزدیک حلال ہے چنانچہ کتاب الظفر المبین حصہ دوم مطبوع

مطبع محمدی واقع لاہور کے ص ۱۱ مین یہ عبارت ہے کہ مسئلہ ششم امام اعظم صاحب یہ مانتے ہین کہ نبیذ انگور
وغیرہ کا اگرچہ اس مین نشہ بھی پیدا ہو جاوے اور نشہ بھی لاوے حرام نہین ہے سو یہ مسئلہ انکا مخالف جمہور علما
کی ہے چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے واختلف العلماء فی من شرب النبیذ وہو ما سوی عصیر العنب من الانبذة
المسکرة فقال الشافعی ومالک واحمد رحمہم اللہ تعالی وجماہیر العلماء من السلف والخلف ہو حرام یحد فیہ شاربہ
الذی ہو غیر العنب سواء کان یعتقد اباحتہ او تحریمہ وقال ابو حنیفة والکوفیون لا یحرم ولا یحد شاربہ انتہی اختلاف
کیا ہے علما نے بیچ اوس شخص کے حق مین جو انگوری شراب کے سوا اور نشہ دار نچوڑ پیوے کہتے ہین کہ امام شافعی
اور مالک اور احمد اور جمہور علماے سلف و خلف نے کہ وہ حرام ہے کوڑے مارا جاویگا اوس پینے والے کو جو سواے
جاتا ہے انگوری شراب کے پیوے والا اوسکی اباحت کا اعتقاد رکھے یا اوسکی حرمت کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ وہ
حرام نہین اور اوسکے پینے والے کو حد نہ ماری جاوے انتہی کلامہ اب اس عبارت سے صاف صاف ثابت
ہوگیا کہ سوے شراب انگوری کے اور سب شرابین حلال ہین اس سبب سے کہ یہ کوئی بات نہین ہے کہ نشہ دار نچوڑ
اور شراب مین کچھ فرق کیا جاے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ ہندوستان مین انگور کہان ہین مہوہ وغیرہ
کی نچوڑ کی شراب بنتی ہے پس کوئی وجہ نہین ہے کہ حضرات حنفیہ اوسکو نوش نہ فرماتے ہون گویا ایک
شاعر نے علماے حنفیہ ہی کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے ؎ رفتم از مدرسہ بیرون ہمہ جا حرمت می
در ہمہ کیش بود ہیچ و دو العقل بود ؛ اگر کوئی حنفی صاحب اس مقام پر یہ فرماوین کہ صاحب الظفر المبین شاگرد
نذیر حسین اور غیر مقلد ہین اونکی بات کا امام اعظم صاحب کے باب مین کچھ اعتبار نہین ہے تو ہم کہینگے
کہ بھلا اونکی بات کا اعتبار نہ کیجیے لیکن اونھون نے کچھ اپنی طرف سے تو کہا نہین بلکہ آپکے امام نووی صاحب
کی عبارت نقل کر دی ہے اور حاشیہ صحیح مسلم مطبوعہ انصاری کے ج ص کا پتہ بھی لکھ دیا ہے اسکو دیکھ
لیجیے گا اور اس بندہ نحیف نے خود اس عبارت کا اصل کتاب منقول عنہ سے مقابلہ کر لیا ہے ایک حرف کا فرق
نہین ہے اور ایک لطیفہ سنیے کہ امام اعظم صاحب شراب کی تجارت کو بھی جائز سمجھتے ہین چنانچہ کتاب الظفر المبین
مذکور کے ص ۲۲ مین لکھا ہے مسئلہ صد و چہارم اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف آیت قرآن کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے واذا امر المسلم نصرانیا ببیع خمر او بشرائہا ففعل ذلک جاز عند ابی حنیفة

یعنی اور اگر مسلمان کسی نصرانی کو شراب کے بیچنے یا خریدنے کا حکم کرے اور وہ نصرانی اوسکے حکم سے شراب خرید کر لیوے یا بیچ ڈالے تو امام اعظم کے نزدیک جائز ہے مطلب اوسکا یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی نصرانی وغیرہ کو وکیل بنا کر شراب کی تجارت کر لیوے تو اس حیلہ سے شراب کی تجارت جائز ہے انتہی رکن چہارم نماز امام اعظم صاحب یہ ہے کہ وضو مین نیت واجب نہین ہے اب اوسکا ثبوت ملاحظہ کیجئے ہدایہ مذکورہ المصدر کے ص ۴ مین یہ عبارت متن کی لکھی ہے قال ویستحب للمتوضی ان ینوی الطہارۃ یعنی اور کہا ہے متن نے کہ مستحب ہے واسطے متوضی کے یہ کہ نیت کرے طہارت کی اور اوسکی شرح مین صاحب ہدایہ فرماتے ہین کہ فالنیۃ فی الوضوء سنۃ عندنا وعند الشافعی رح فرض یعنی پس نیت وضو مین سنت ہی ہمارے نزدیک (یعنی ابوحنیفہ کی نزدیک) اور نزدیک شافعی کے فرض ہے انتہی اور شرح وقایہ مذکور الصدر کے ص ۶ و ۷ مین یہ عبارت متن کی لکھی ہے وسنتہ للمستیقظ غسل یدیہ الی رسغیہ ثلاثا قبل ادخالہما الاناء وتسمیۃ اللہ تعالی ابتداء والسواک والمضمضۃ والاستنشاق بمیاہ والنیۃ والترتیب الذی نص علیہ ترجمہ اور سنت اوسی وضو کو واسطے نیند سے جاگنے والے کے دھونا ہے دونون ہاتھ کا دونون گٹون تک قبل داخل کرنے دونون ہاتھون کے ظرف مین اور بسم اللہ کہنا ابتدا مین اور مسواک کرنا اور کلی کرنا ساتھ کئی پانی کے اور ناک مین پانی ڈالنا کئی مرتبہ اور نیت کرنا اور ایسی ترتیب جس پر نص ہے آیت وضو مین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ وضو مین نیت اور ترتیب واجب نہین ہے بلکہ مثل اور مستحبات کے ہی اور بغیر ان دونون کے وضو صحیح ہے جسطرح کہ اور مستحبات کے ترک کرنے سے وضو مین خلل نہین ہوتا اسی طرح نیت اور ترتیب کے ترک کرنے سے خلل نہین ہوتا اور صاحب شرح وقایہ نے اسکی شرح نہایت بسط سے لکھی ہے اور بیچارے شافعی وغیرہ جو نیت اور ترتیب کو فرض سمجھتے ہین اونکے مذہب کی رد بہت دلیلون سے کی ہے مین نے بخوف طوالت فقط متن کی عبارت تلخیص کر کے لکھدی ہے من شاء فلیرجع الی الشرح لیکن اسقدر عبارت شرح وقایہ کی بھی لکھے دیتا ہون کہ جو صفحہ ۶ مین ہے کما فی سائر الشرائط کتطہیر الثوب والمکان وستر العورۃ فانہا لا تشترط النیۃ فی شئ منہا یعنی وضو مین نیت شرط نہین ہے جیسا کہ اور شرائط نماز مین ہے مانند پاک کرنے کپڑے کے اور مکان کے یا ستر عورت کی اس سبب سے کہ ان مین سے کسی چیز مین نیت شرط نہین ہے انتہی اور بعد اس عبارت کی بلا فاصلہ ترتیب کے واجب ہونے پر شافعی کی دلیل بیان کی ہے اور اوسکو رد کرکے

اپنے نزدیک ثابت کیا ہے کہ ترتیب وضو مین ہرگز واجب نہین ہے **رکن پنجم نماز امام اعظم صاحب**
عدم وجوب ترتیب ہی وضو مین اور یہ امر شرح وقایہ کی عبارت سی بخوبی ثابت ہوگیا و نیز منیۃ المصلی مذکورۃ الصدر
مین صفحہ ۵ سے وضو کی سنتون کا بیان ہے او نیت اور ترتیب کو اوسمین مین محسوب کیا ہے چنانچہ ص ۶ مین
لکھا ہے والنیۃ والترتیب یعنی نیت اور ترتیب سنن وضو مین سے ہے اور لفظ ترتیب پر جو کا ہندسہ بنا ہوا ہے
اور حاشیہ پر یہ عبارت لکھی ہے کہ ای الترتیب المذکور فی آیۃ الوضوء سنۃ ولیس بفرض لان فیہا العطف بالواو وہی
لمطلق الجمع من غیر تعرض للترتیب ترجمہ یعنی ترتیب جو آیت وضو مین مذکور ہے سنت ہے فرض نہین ہے اس سبب
کہ اوسی آیت مین عطف ہے ساتھ واو کے اور یہ واو مطلق جمع کے لیے ہے ترتیب سی کچھ واسطہ نہین ہے و نیز کتاب ہدایہ
مذکور کے صفحہ ۴ مین یہ عبارت ہے والترتیب فی الوضوء سنۃ عندنا وعند الشافعی فرض لقولہ تعالی فاغسلوا
وجوہکم الایۃ والفاء للتعقیب ولنا ان المذکور فیہا حرف الواو وہی لمطلق الجمع باجماع اہل اللغۃ ترجمہ اور ترتیب
وضو مین ہمارے نزدیک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فا آیہ وضو مین تعقیب
کے لیے ہے اور ہماری یہ دلیل ہے کہ اوس آیت مین حرف واو مذکور ہے اور یہ باجماع اہل لغت مطلق جمع کے لیے ہے
انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ جب ترتیب وضو مین واجب نہ ہوئی تو اگر وضو کرنیوالا پہلے پاؤن دھوے
بعد اوسکے ہاتھ بعد اوسکے منھ تو جب بھی ابو حنیفہ اور اونکے اتباع کے نزدیک وضو اوسکا صحیح ہوگا اسی بنا پر
قفال نے اولٹا وضو کیا تھا **رکن ششم نماز امام اعظم صاحب** تکبیر کہنا اور نماز پڑھنا ہے تو زبان
فارسی مین اور اسکی بابت کتاب ہدایہ جلد اول مطبوع مطبع مذکور کے ص ۹۴ مین لکھا ہوا ہے فان افتتح الصلوۃ
بالفارسیۃ او قرأ فیہا بالفارسیۃ او ذبح وسمی بالفارسیۃ وہو یحسن العربیۃ اجزاہ ترجمہ پس اگر شروع کرے
نماز کو ساتھ زبان فارسی کے (یعنی تکبیرۃ الاحرام کو فارسی مین کہے) یا قرأت کرے اوسے نماز مین ساتھ فارسی
(یعنی فارسی مین نماز پڑھے) یا ذبح کرے کسی جانور کو اور فارسی مین خدا کا نام لے اگرچہ عربی اچھی طرح جانتا ہو
تو بھی اوسکو کافی ہے انتہی و نیز درمختار مطبوع مطبع مذکور کے ص ۶۵ مین ہے کہ قرأ بالفارسیۃ او التوراۃ او الانجیل
ان قصصا تفسد وان ذکرا لا یعنی نماز پڑھے ساتھ فارسی کے یا ساتھ توراۃ کے یا ساتھ انجیل کے اگر قصہ ہے تو نماز
فاسد ہو جائیگی اور اگر ذکر خدا ہے تو نہ فاسد ہوگی انتہی اور اس سے قبل ص ۴۴ مین بھی صاحب درمختار

پڑھ رہا چکے ہین کہ کچھ فارسی کی تخصیص نہین ہے جس زبان مین چاہے نماز پڑھے صحیح ہے چنانچہ اوسی تحفہ مین یہ
عبارت ہی صح لو شرع بغیر عربیة ای لسان کان وخصہ البردعی بالفارسیة یعنی صحیح ہے اگر شروع کرے
نماز کو بغیر زبان عربی کے یعنی جس زبان مین چاہے شروع کرے اور تخصیص کی ہے اوسکی بردعی نے ساتھ زبان
فارسی کے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ فقط بردعی نے فارسی کی تخصیص کی ہے ورنہ ترکی پشتو انگریزی اردو پنجابی
وغیرہ سب زبانون مین حنفیہ کے نزدیک نماز پڑھنا صحیح ہے وفی کتاب فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع
نولکشور مین یہ عبارت ہے ولو کبر بالفارسیة جاز کذا فی المتون سواء کان یحسن العربیة اولا الا اذا کان یحسنہا یکرہ
وعلی قول ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ لا یجوز اذا کان یحسن العربیة کذا فی المحیط وعلی ہذا الخلاف جمیع اذکار الصلوٰة من
التشہد والقنوت والدعاء وتسبیحات الرکوع والسجود وکذا کل ما لیس بعربیة کالترکیة والزنجیة والحبشیة والنبطیة
کذا فی فتاوی قاضیخان ترجمہ اور تکبیر کہے فارسی مین تو جائز ہے اسیطرح بہت سے متنون مین ہے برابر ہے کہ نماز پڑھنے
والا اچھی طرح سے عربی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو مگر یہ کہ جب وہ اچھی طرح عربی جانتا ہو تو فارسی مین نماز پڑھنا مکروہ ہے
اور اوپر قول ابو یوسف اور محمد کے فارسی مین نماز پڑھنا جائز نہین ہے جبکہ اچھی طرح عربی جانتا ہو اسیطرح محیط مین
لکھا ہوا ہے اور اوپر اسی اختلاف کے کل اذکار ہین نماز کے تشہد اور قنوت اور دعا اور تسبیحات رکوع و سجود اور اسی
طرح ہر ایسی زبان ہے کہ جو عربی نہو مثل ترکی اور زنجی اور حبشی اور نبطی کے اسیطرح فتاوی قاضیخان مین ہے انتہی
رکن ہفتم نماز امام اعظم صاحب اختصار کرنا ہے نماز مین ایک آیت پر اگرچہ وہ چھوٹی ہی ہو کتاب فتاوی
عالمگیری جلد اول مذکور کے ص ۶۹ مین یہ عبارت لکھی ہے ومنہا القراءة وفرضہا عند ابی حنیفہ رح تادی بآیة
واحدة وان کانت قصیرة کذا فی المحیط وفی الخلاصة وہو الاصح کذا فی التاتارخانیة ترجمہ اور فرض نماز مین سے
قراءت ہی اور فرض اوسکا ابو حنیفہ کے نزدیک اسقدر ہے کہ ایک آیت پڑھی جاے اگرچہ چھوٹی ہی ہو جیسا کہ
محیط مین ہے اور خلاصہ مین ہے اور یہ اصح ہے جیسا کہ تاتارخانیہ مین ہے انتہی ونیز منیة المصلی چھاپہ مذکورہ
کے ص ۲۹ مین ہے واما تقدیرہا فی الفرض قراءة آیة واحدة وان قصیرة نحو قولہ تعالی ثم نظر عند ابی حنیفہ ترجمہ ولیکن مقدار
اوسی قراءت کی فرض مین پڑھنا ایک آیت کا ہے اگرچہ چھوٹی سی ہو مثل قول اللہ تعالی ثم نظر کے نزدیک ابو حنیفہ کے
انتہی سبحان اللہ یہ تو امام اعظم صاحب نے مدہامتان سے بھی زیادہ اختصار کر دیا لیکن اسقدر وقت ہی کہ ثم نظر کا

فارسی یا اردو میں منتقل ہوی ہے جیسا کہ قفال مروزی نے دو برگ سبز مدہامتان کا ترجمہ پڑھا تھا لیکن یہ ترجمہ بھی صحیح نہوا
اگر دو بوستان سبز یا دو گلستان سبز یا دو باغ سبز پڑھتا تو اس سے بہتر ہوتا اور نیز صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی
کہ جسپر نووی کی شرح چھپی ہوی ہے اوسکی جلد اول ص ۱۷۰ کے حاشیہ میں یہ عبارت شرح کی ہے قال ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ وطائفۃ قلیلۃ لا تجب الفاتحۃ بل الواجب آیۃ من القرآن یعنی ابو حنیفہ اور چند لوگوں نے کہا ہے کہ سورہ
فاتحہ نماز میں پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ واجب ایک آیت ہے قرآن میں سے انتہی رکن ششم نماز امام
اعظم صاحب رکوع و سجود میں طمانینت کا فرض ہونا اور قعدہ دونوں سجدوں میں مثل مرغ مانگی کے دو چونچ
مارلینا کافی ہے ہدایہ جلد اول چھاپہ مذکورہ کے صفحہ ۹۳ میں یہ عبارت ہے واما الاستواء قائما فلیس بفرض وکذا الجلسۃ
بین السجدتین والطمانینۃ فی الرکوع والسجود وہذا عند ابی حنیفۃ ومحمد یعنی لیکن برابر کھڑا ہونا بعد رکوع کے فرض
نہیں ہے اور اسیطرح بیٹھنا درمیان دونوں سجدوں کے اور طمانینت رکوع اور سجود میں بھی فرض نہیں ہے اور یہ نزدیک
ابو حنیفہ اور محمد کے ہے انتہی پس ظاہر ہے کہ جب نہ رکوع میں طمانینت فرض ہوئی نہ بعد رکوع کے کھڑا ہونا تو پھر رکوع و
سجود میں کوئی فاصل باقی رہا اور درمیان دونوں سجدوں کے نہ بیٹھنا واجب ہوا نہ سجدوں میں طمانینت تو
پھر کیا باقی رہا فقط وہی مرغ کیطرح دو چونچین یا کوے کیطرح دو ٹھونگین مارنا رہگیا اور نیز فتاوی عالمگیری جلد
اول مذکور کے صفحہ ۷۰ میں یہ عبارت ہے الاعتدال فی قومۃ الرکوع لیس بواجب عند ابی حنیفۃ
ومحمد رحمہما اللہ کذا فی الظہیریۃ وکذا الطمانینۃ فی الجلسۃ کذا فی الکافی یعنی اجماع کیا ہے بیچ اس بات کے
کہ اعتدال قیام بعد رکوع میں واجب نہیں ہے ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اسیطرح ظہیریہ میں ہے اور اسیطرح
طمانینت جلسہ بین السجدتین میں واجب نہیں ہے اسیطرح ہے کتاب کافی میں انتہی کافی حنفیہ کے ہاں کی
بھی ایک بہت معتبر کتاب ہے ونیز اسی فتاوی عالمگیری کے صفحہ ۹۹ میں سجدہ کرنیکا ایک عجیب مقام لکھا ہوا ہے
کہ لو سجد علی ظہر رجل ہو فی الصلوۃ یجوز یعنی اگر سجدہ کرے ایسے شخص کی پیٹھ پر کہ جو نماز میں ہو تو جائز ہے اور یہ لطیفہ
سنیے کہ امام اعظم صاحب کے نزدیک فقط ناک سے سجدہ کرنا کافی ہے کچھ پیشانی لگانے کی بھی ضرورت نہیں ہے
چنانچہ شرح وقایہ مذکورہ کے صفحہ ۱۴۴ میں یہ عبارت ہے کہ یجوز عند ابی حنیفۃ رح الاکتفاء بالانف عند عدم العذر یعنی
جائز ہے نزدیک ابو حنیفہ کے اکتفا کرنا ساتھ ناک کے نزدیک عدم عذر کے انتہی لیکن نہ ہم امام اعظم صاحب کا

کوزکرنا نماز مین بجاے سلام کے شرح وقایہ چھاپہ مذکور کے ص ۲۰ مین ہے ولو احدث عمداً بعد التشہد وعمل عملاً ینافی الصلوٰۃ تمت صلوتہ اور اگر حدث کرے عمداً بعد تشہد کے یا کوئی ایسا عمل کرے جو خلاف ہی نماز کے تو نماز پوری ہوجاویگی انتہی یہ نہ صعیف کہتا ہو کہ قفال بیچارے نے تو سلام کی جگہ فقط گوز ہی کیا تھا مگر اس عبارت سے تو معلوم ہوا کہ بول و براز کرنے سے بھی نماز پوری ہوجاتی ہے اس سبب سے کہ لفظ حدث عام ہے اور ان سب چیزون پر دلالت کرتی ہے و نیز ہدایہ چھاپہ مذکورہ کے ص ۳۰ مین بھی اسی طرح لکھا ہے وان تعمد الحدث فی ہذہ الحالۃ او تکلم او عمل عملاً ینافی الصلوٰۃ تمت صلوتہ یعنی اگر عمداً حدث کرے اس حالت مین (یعنی بعد تشہد و قبل سلام) یا کلام کرے یا کوئی ایسا عمل کرے کہ جو خلاف نماز کے ہو تو اوسکی نماز پوری ہوجاتی ہے انتہی یہ ہے مختصر ثبوت اجزاے نماز امام اعظم کا کہ جسکی نقل قفال مروزی نے سلطان محمود کے سامنے کی تھی اور اسیقدر اونکی مقلدین کے رونے کیلیے اور غیر مقلدین کے ہنسنے کیلیے کافی ہے اور کسی سنی صاحب سے ممکن نہین ہے کہ اسکی رد کرسکین اور ظاہر ہے کہ جس مذہب مین نماز کی یہ کیفیت ہوگی کہ جو افضل عبادات ہے تو اور عبادات کا کیا حال ہوگا

ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۔ اور معاملات مین سب سے اول و اہم نکاح ہے کہ باعث بقاے نوع انسانی ہے اس باب مین حضرات سنیہ کا یہ حال ہے کہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ یعنی پس جو عورتین کہ متعہ کیا ہے تم نے ساتھ اونکے اونھین عورتون مین سے کہ جو حلال ہین پس دو تم اونکو مہر اونکا در انحالیکہ فرض ہے انتہی ظاہر ہے کہ اس آیت سے جواز متاع ثابت ہے مگر یہ لوگ قول حضرت عمر کو اس آیت کا ناسخ سمجھتے ہین اور متعہ کو حرام جانتے ہین اور جو کچھ کلام مجید مین ہے وہ حق ہے فماذا بعد الحق الا الضلال یہ تو اس باب مین ان لوگون کی تفریط ہے اور افراط کو ملاحظہ کیجیے کہ انکے امام صاحب کا یہ فتوی ہے کہ جو شخص محرمات سے مثل مان بہن بیٹی وغیرہ کے نکاح کرکے ہم بستری کرے تو اوسپر حد شرع جاری نکرنا چاہیے چنانچہ ہدایہ چھاپہ مذکورہ کے ص ۱۸۳ مین لکھا ہے و من تزوج امراۃ لا یحل لہ نکاحہا فوطیہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ رح یعنی اور جو شخص کہ نکاح کرے ایسی عورت سے کہ اوسکا نکاح اوسکے واسطے حلال نہین ہے بعد اوسکے اوسسے ہم بستری کرے تو اوسکے اوپر حد جاری کرنا ابو حنیفہ کے نزدیک واجب نہین ہے انتہی ظاہر ہے کہ جن عورتون کا نکاح حلال نہین ہے اون مین مان بہن

بیٹی دادی نانی خالہ پھوپھی سب محرمات میں داخل ہیں بدلیل آیہ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم الایۃ اس فتوی امام
اعظم صاحب کی دلیل سنیئے کہ ہدایہ مذکورہ کی صفحہ مسطورہ میں اس طرح لکھی ہوئی ہے ولابی حنیفۃ ان العقد صادف
محلہ لان محل التصرف ما یقبل مقصودہ والانثی من بنات بنی آدم قابلۃ للتوالد وہو المقصود یعنی دلیل ابو حنیفہ کی
یہ ہی کہ تحقیق عقد محرمات کا محل صادق ہے اس سبب سے کہ محل تصرف کا وہ ہی کہ قبول کرے مقصود نکاح کو اور
عورت لڑکیوں میں سے بنی آدم کے قابل ہے واسطے اولاد کے اور یہ ہی اولاد کا ہونا مقصود ہی نکاح کا انتہی
مطلب امام اعظم صاحب کا یہ ہی کہ ان میں بیٹی خالہ پھوپھی وغیرہ کے ساتھ بھی نکاح اور ہم بستری کرنے سے اولاد پیدا
ہو سکتی ہے اور مقصود نکاح کا حاصل ہو سکتا ہی شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر جہالت یا کج بحثی کے سبب
کہیں کہ لا محل لہ کہا ہے ماں بہن وغیرہ نہیں بلکہ اور محرمات مراد ہیں تو وہ اور بھی سخت مصیبت میں مبتلا ہونگے
اس سبب سے کہ جن عورتوں کا نکاح حلال نہیں ہے اگر ماں بہن اونمیں داخل نہ ہوں میں خارج ہوئیں تو چاہیے
العیاذ باللہ ان سے نکاح حلال ہو جاوے اور اس بات پر کوئی سنی راضی نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ دین اسلام کو چھوڑ کے
دین مجوس اختیار کرے بالجملہ اس دلیل میں کہ چونکہ مجکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہی لہذا میں انکے امام اکبر
کی تفسیر کبیر جلد ثالث مطبوعہ مطبع عالیہ مصر طبع اولی کے صفحہ ۱۸۲ سطر ۲۵ و ۲۶ سے یہ عبارت نقل کرتا ہوں جو
آیہ حرمت علیکم امہاتکم کی ذیل تفسیر میں ہی المسئلۃ الثالثۃ قال الشافعی رحمہ اللہ اذا تزوج الرجل بامہ و دخل بہا
یلزمہ الحد وقال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ لا یلزمہ ترجمہ مسئلہ تیسرا کہا شافعی نے کہ جس وقت بیاہ کرے کوئی شخص
اپنی ماں کے ساتھ اور ہم بستری کرے اوسکے ساتھ لازم ہے اوس پر حد جاری کرنا اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ نہیں لازم ہے
اوس پر حد انتہی کیوں حضرات سنیہ اب آپ خوش ہوئے اور ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے امام اعظم صاحب نے آپ لوگوں کے
لیے کسقدر تسہیل کر دی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک اور لطیفہ سنیے کہ حضرت امام اعظم صاحب فتوی
دیتے ہیں کہ اگر مرد مشرق میں ہو اور عورت مغرب میں اور مرد وہیں سے بیٹھے بیٹھے اوس عورت کے ساتھ نکاح کرلے
اور یہاں عورت کے اولاد ہو تو وہ اولاد اوس مرد کی ثابت ہوگی اگرچہ کبھی اون دونوں میں ملاقات کی نوبت
نہ آئی ہو چنانچہ تفسیر کبیر مذکور کے صفحہ ۱۰۳ میں یہ عبارت فخر الدین رازی صاحب کی ہے ان المشرقی اذا تزوج
بالمغربیۃ وحصل ہناک ولد فابو حنیفۃ اثبت النسب ہنا مع القطع بانہ غیر مخلوق من مائہ ترجمہ تحقیق مرد مشرقی

جسوقت نکاح کرے ساتھ عورت مغربیہ کے اور اوس عورت کے یہان لڑکا پیدا ہو تو ابو حنیفہ صاحب نسب کو یہان ثابت کرتے ہین (یعنی اوس لڑکے کو اوسی مرد ناکح کا بیٹا سمجھتے ہین) باوصف یقین کے ساتھ اس بات کے کہ وہ لڑکا اوس مرد کے نطفہ سے پیدا نہین ہوا انتہی سبحان اللہ کیا خوب اجتہاد کا ثمرہ پیدا ہوا امام اعظم صاحب نے صدہا آیات و احادیث کو اپنے قیاس فاسد الاساس کے بنا پر رد کردیا عقل کو حیرت ہے کہ اس مسئلہ مین اونھون نے اسقدر بلند پروازی کس علت سے فرمائی اور اونکی دقت نظر نے مرد مشرقی کے نطفے کو زن مغربیہ تک کس طرح پہونچا دیا تار برقی کی بھی صنعت سے زیادہ صناعی کر دکھائی رسائی قیاس کا نتیجہ کس خوبی سے ظاہر فرمایا ذہن ایسا چاہیے تب مجتہدی کے مقابلہ پر کمر باندھی جاسکتی ہے الحاصل یہ چند مسائل انکے امام اعظم صاحب کے عبادات و معاملات کی بابت بطور مشتے نمونہ از خروارے مین نے یہان لکھدیے ہین اور استیعاب کل کے لیے تو کتب مبسوطہ بھی کافی نہین ہوسکتین چنانچہ صاحب الظفر المبین نے کہ جو غیر مقلد ہین کتاب مذکور کے حصہ دوم مین ایک سو پانچ مسئلہ امام اعظم صاحب کے ایسے لکھے ہین کہ جو آیات قرآنی و احادیث نبوی سے بالکل مخالف ہین اور اون احادیث کو بھی لکھدیا ہے اور ایک سو ایک مسئلے ایسے لکھے ہین کہ جو جمہور علماے سنیہ کے مخالف ہین اور پھر بھی اونھون نے استیعاب کا دعوی نہین کیا و نیز چونکہ وہ خود سنی المذہب ہین لہذا اونھون نے وہی مسائل لکھے ہین کہ جو اونکے نزدیک بھی خلاف ہین اور جو اصل مین مخالف قرآن و حدیث ہین لیکن مذہب اہل سنت و جماعت کی بناپر صحیح و درست ہین اور حد سے زیادہ قبیح و شنیع ہین اونکو وہ کاہے کو لکھنے لگے کہ اونکا اصل مذہب اوس سے باطل ہوتا ہے مثلاً کتے کی کھال امام اعظم صاحب کے نزدیک دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اسپر غیر مقلدین کیونکر اعتراض کرسکتے ہین اسلیے کہ اونکے اصل مذہب کا مقتضا یہ ہے کہ سور کی کھال کو بھی دباغت سے پاک سمجھین اور ان باتون کی تفصیل مین طول ہے مجھکو تو یہان فقط امام اعظم صاحب کے بعض فتاوی لکھنا منظور تھے لیکن جو مسائل کہ مین نے یہان لکھے ہین شاید کوئی سنی صاحب اونکو ملاحظہ کرکے یہ خیال فرمائین کہ شافعی صاحب بہت اچھے امام ہین کہ ان فتاوی مین امام اعظم صاحب سے مخالف ہین لہذا مجھکو

---

[1] صحیح مسلم جلد اول مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کے ص ۱۵۹ کے تحت مین شرح نووی کی یہ عبارت ہے السادس یطہر الجمیع و الکلب و الخنزیر ظاہراً و باطناً و ہو مذہب داود و اہل الظاہر و حکی عن ابی یوسف ۲ منہ

ضرور ہوا کہ چند فتاوی انکے بھی یہان ثبت کرون واضح ہو کہ امام شافعی صاحب ایسی لڑکی کو کہ جو زنا سے پیدا
ہوئی ہو اوسکے باپ کو اوپر حلال سمجھتے ہین شوق سے اوسکے ساتھ نکاح کرے اور اپنی جورو بنا لے چنانچہ تفسیر کبیر
مذکور مجلد مسطور کی صفحہ ۱۰۲ سطر ۳۴ مین امام فخر رازی کی یہ عبارت ہے (المسئلة الثانية) قال الشافعي رحمه الله البنت المخلوقة
من ماء الزنا لا تحرم على الزاني وقال ابو حنيفة تحرم ترجمہ مسئلہ دوسرا کہا ہے شافعی نے کہ جو بیٹی نطفہ زنا سے پیدا ہوگی
وہ زنا کرنے والے پر حرام نہین ہے اور کہا ہے ابو حنیفہ نے کہ حرام ہے انتہی اب آگے فخر رازی نے امام شافعی کے
صحت فتوی پر کچھ دلیلین طول و طویل لکھی ہین ہر چند کہ اونکا ملاحظہ خالی لطف سے نہ تھا لیکن بخوف طوالت مین نے
اونکو نقل نہین کیا کیون حضرات شافعیہ اب آپ حنفیہ پر کیا ہنسیے گا اگر اونکے امام نے مان کے ساتھ نکاح کر کے
ہمبستری کر نیوالے پر سے حد شرعی کو ساقط کر دیا تو آپ کے امام صاحب نے باپ کو بیٹی کے ساتھ عقد و ہمبستری کرنا جب
حلال و مباح کر دیا و نیز یہی امام شافعی صاحب شطرنج کھیلنا حرام نہین سمجھتے چنانچہ اونکے شاگرد رشید امام نووی صاحب
صحیح مسلم جلد دوم مین تحریر فرماتے ہین اور کتاب مذکور مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی کے ص ۲۴۰ کے تحت مین
یہ عبارت شرح کی ہے واما الشطرنج فمذهبنا انه مكروه ليس بحرام وهو مروي عن جماعة من التابعين ترجمہ لیکن شطرنج پس
ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہ عدم حرمت روایت کی گئی ہے ایک ایسی گروہ سے جو تابعین
مین سے تھی انتہی لیجیے امام نووی صاحب نے اپنی استاد کی برئیت کے لیے بیچارے تابعین کے اوپر بھی یہ الزام
رکھدیا کہ وہ شطرنج کو حرام نہین جانتے تھے و نیز یہی امام شافعی صاحب منی کو طاہر سمجھتے ہین چنانچہ شرح مسلم مذکور
جلد اول صفحہ ۱۴۰ کے تحت مین یہ عبارت نووی صاحب کی ہے وذهب كثيرون الى ان المني طاهر روي ذلك
عن علي بن ابي طالب وسعد بن ابي وقاص وابن عمر وعائشة وداؤد واحمد في اصح الروايتين وهو مذهب
الشافعي واصحاب الحديث وقد غلط من اوهم ان الشافعي رحمه الله تعالى منفرد بطهارته ترجمہ اور گئے ہین اکثر
لوگ اس بات کیطرف کہ منی طاہر ہے مروی ہے یہ علی بن ابیطالب اور سعد بن وقاص اور عبد اللہ بن عمر اور عائیشہ
اور داؤد اور احمد سے بیچ صحیح تر کے دونون روایتون سے اور یہی ہے مذہب شافعی اور اصحاب حدیث کا او
بیشک غلطی کی ہے اوس شخص نے کہ جسنے وہم کیا ہے اس بات کا کہ فقط شافعی اوسکی طہارت کا قائل ہے
انتہی یہ بند ضعیف کہتا ہے کہ عذر بدتر از گناہ اسی کو کہتے ہین کہ اس شخص نے اپنے امام کی برئیت کے لیے صحابہ

وتابعین ونیز امیر المومنین کیطرف اس قول شنیع کی نسبت کردی ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند *
لیکن خاک بدہان نسبت امام معصوم باب العلم پر بھی افترا و بہتان کیا ہے تاکہ شیعہ بھی اوسکے امام پر اعتراض نکر سکین
جیساکہ حنفیہ نے اپنے امام پر سے اعتراض کے دفع کرنے کے لیے جناب مدینۃ العلم سید المرسلین پر تہمت کی تھی کہ آپنے
بھی نشہ کر کے شراب پاسی وضو کیا تھا بڑے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ خدا و رسول و امام کسی پر تہمت و افترا کرنے سے نہین ڈرتے
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ونیز کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ مطبوع مطبع میمنیہ مصر کہ جو شعرانی کی میزان
الکبریٰ کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے اوسکی جلد اول ص ۱۲ کے حاشیے کی پہلی سطر مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے والاصح من
مذہب الشافعی طہارۃ المنی مطلقا الا من الکلب والخنزیر والاصح من مذہب احمد انہ طاہر من الآدمی ترجمہ اور صحیح
مذہب شافعی سے طہارت ہے منی کی مطلقا (یعنی آدمی اور جانور سب کی منی طاہر ہے) سوا کتے اور سور کے اور
اصح مذہب احمد حنبل سے یہ ہے کہ آدمی کی منی طاہر ہے انتہی واضح ہو کہ مصنف کتاب رحمۃ الامہ بھی شافعی المذہب
ہین ایک عجیب لطیفہ ہوا کہ مجھے تو فقط امام شافعی صاحب کے چند فتاوی لکھنا منظور تھے لیکن اوسی کی ضمن مین
یہ بھی معلوم ہوگیا کہ امام احمد حنبل صاحب بھی منی کو طاہر جانتے ہین چونکہ تین اماموں کا ذکر آگیا لہذا اب مجھے
مناسب معلوم ہوا کہ امام مالک کا بھی ایک فتوی لکھدون تاکہ کسی سنی صاحب کو محل شکایت نہ ہو کہ ہمارے
ائمہ اربعہ مین سے ایک امام کا کیون نہ ذکر کیا واضح ہو کہ امام مالک صاحب کل جانورون کو مع حشرات
الارض حلال سمجھتے ہین اور تفصیل اسکی کتاب رحمۃ الامہ مذکورسے قابل دید ہے حاشیہ جلد اول ص ۱۴۸
واتفق الائمۃ الثلاثۃ ابوحنیفۃ والشافعی واحمد علی تحریم کل ذی مخلب من الطیر یصید بہ علی غیرہ کالعقاب والصقر
والبازی والشاہین وکذا ما لا مخلب لہ الا انہ یاکل الجیف کالنسر والرخم والغراب الابقع والاسود واباح ذلک
مالک علی الاطلاق ترجمہ اور متفق ہین تینون امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل اوپر حرام کرنے ہر پنجہ کش
کی طیور کے کہ وہ دوسرے جانور پر دوڑتا ہے مانند عقاب اور چرغ اور باز اور شاہین کے اور اسی طرح ہر ایسا
جانور کہ جسکے پنجے شکار کے لائق نہون مگر وہ مردار خوار ہو مانند گدھ اور کرگس اور کوے کے خواہ وہ سفید پیٹ والا
ہو خواہ سیاہ ہو اور حلال کیے ہین یہ سب جانور امام مالک نے مطلقا (یعنی کسیکو اسمین سے مستثنی نہین کیا) انتہی
دفعہ اسی صفحہ مین ہے (فصل) واتفقوا ایضا علی تحریم کل ذی ناب من السباع یعدو بہ علی غیرہ کالاسد والنمر

والضبع والثعلب والدب والهرة وتفضیل لا ماکانا فیہ باح ذالک مع الکراهة ترجمہ و نیز اتفاق کیا ہے انہیں تینوں اماموں نے
اور حرام کرنے ہر ایسے جانور کے کہ جو دندان تیز رکھتا ہو درندوں سے کہ دوڑے دوسرے جانور پر جیسے شیر اور چیتا اور تیندوا
اور بھیڑیا اور ریچھ اور بلی اور ہاتھی مگر مالک نے اونکو حلال کہا ہے کراہت کے ساتھ انتہی واورے شیر و نیز اوسی کتاب کے صفحہ
۹۴ میں ہے (فصل) ویحرم اکل حشرات الارض کالفار عند الثلاثة وقال مالک یکره من غیر تحریم ترجمہ اور حرام ہے
کھانا حشرات الارض کا مانند چوہے کے تینوں اماموں کے نزدیک اور مالک اوسکی کراہت کے قائل ہیں مگر حرام نہیں کہتے ہیں
انتہی و نیز اوسی صفحہ میں ہے ومنها القنفذ وهو حلال عند مالک والشافعی ترجمہ اور انہیں جانوروں میں سے خارپشت یعنی
ساہی ہے اور وہی حلال ہے نزدیک مالک و شافعی کے انتہی و نیز اوسی صفحہ میں ہے وقال مالک لاباس باکل الخارد و
الحیات اذا ذکیت ترجمہ اور کہا ہے مالک نے کچھ قباحت نہیں ہے کھانے میں گھونگھے کے اور ہر قسم کے سانپ کی جبکہ وہ
کہ ذبح کیے جائیں انتہی و نیز اوسی صفحہ میں ہے واختلفوا فی ابن آوی فقال ابوحنیفه واحمد هو حرام وهو الاصح
من مذهب الشافعی وقال مالک هو مکروه ترجمہ و اختلاف کیا ہے ائمہ اربعہ نے شغال یعنی سیار کے باب میں پس ابوحنیفہ
اور احمد نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور یہی اصح ہے مذہب شافعی سے اور کہا ہے مالک نے کہ وہ مکروہ ہے انتہی
و نیز اوسی صفحہ میں ہے (فصل) حیوان البحر السمک منه حلال بالاتفاق واما غیره فقال ابوحنیفه لا یوکل من حیوان
البحر الا السمک وما کان من جنسه خاصة وقال مالک یوکل السمک وغیره حتی السرطان والضفدع وکلب الماء وخنزیره
لکنه کره الخنزیر وحکی انه توقف فیه وقال احمد یوکل ما فی البحر الا التمساح والضفدع والکوسج[1] ویفتقر عنده غیر السمک الی
الذکاة وخنزیر البحر وکلبه والسلحفاة ترجمہ دریائی جانوروں میں سے مچھلی حلال ہے بالاتفاق ولیکن اوسکے سوا میں ابو حنیفہ
نے کہا ہے کہ نہ کھائی جاویگی دریائی جانوروں میں سے کوئی چیز سوا مچھلی کے اور جو جانور کہ اوسکی جنس سے ہو خاص کر
اور مالک نے کہا ہے کہ مچھلی وغیرہ سب چیزیں کھائی جاوینگی یہانتک کہ کیکڑا اور مینڈک اور کتا آبی اور سور آبی لیکن
اونسے آبی سور کو مکروہ سمجھا ہے اور یہ بھی حکایت ہے کہ اونے آبی سور کے کھانے میں توقف کیا ہے اور امام
احمد صاحب فرماتے ہیں کہ سب دریائی جانور کھائے جاوینگے سوا گھڑیال اور مینڈک اور کوسج کے اور اونکے نزدیک

[1] کوسج بجیم و بفتح کوسه فارسی ست معرب و نوعی از ماهی که بینی وی مانند اره باشد و آنکه دندانش کم
باشد ١٢ منتهی الارب

سوا مچھلی کے اور سب جانوروں مین تذکیہ یعنی ذبح کرنے کی ضرورت ہوگی مانند خوک آبی و سگ آبی و انسان آبی کے انتہی
بیہنہ۔ مضعیف کہتا ہی کہ ہندوستان مین جو لوگ کہ ہر چیز کو کہاتے ہین مثل کنجر وغیرہ کے معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ سب
امام مالک صاحب کے مقلد ہین ملاحظہ کیجیے کہ باز اور بہری اور کوا اور گدہ اور ہاتھی اور شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور ریچھ
اور سیار اور بلی اور چوہا اور چھچھوندر اور سانپ اور کیکڑا اور مینڈک اور سگ آبی اور خوک آبی وغیرہ کون سا ایسا جانور
باقی ہے کہ جو امام مالک صاحب نے حلال نکر دیا ہو لیکن امام احمد حنبل صاحب ایک فتوی مین تو اون سے بھی
بڑھ گئے کہ امام مالک صاحب نے تو آبی سور کے کھانے مین توقف کیا ہے یا اوسکو مکروہ سمجھا ہے اور اونھون نے تو
دریائی کتے کے ساتھ دریائی سور اور دریائی آدمی کو بھی حلال کر کے بلا تکلف کھانا جائز کر دیا ہے ع این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ع وہ تو مرشد تھے یہ ولی نکلے ٭ یہی مختصر حال اون حضرات کے ائمہ اربعہ کا کہ جو متمسک عترت سے منحرف
اور سفینہ اہلبیت سے متخلف ہین ہر ظاہر ہے کہ دار و مدار مذہب اہل سنت و جماعت کا انھین چارون اامون کے اوپر ہے
افسوس کہ اول تو مجھکو فرصت بہت کم ہے دوم یہ مقام زیادہ طوالت کا نہین سوم مجھکو اس بات کا بھی خوف ہے
کہ غیر اہل اسلام پر ہنسینگے کہ اس دین مین اسطرح کے قبایح و شنایع ہین وہ لوگ سنی اور شیعہ کیا جانین
وہ تو سبکو مسلمان سمجھتے ہین اس سبب سے مین نے نہایت کراہت کے ساتھ ان چند مسائل و فتاوی پر اکتفا کی کہ
جو سو مین سے ایک اور ہزار مین سے دس کے برابر بھی نہین ہین لیکن اگر کسی سنی صاحب کو ان مسائل کے
ملاحظہ و مطالعہ کا شوق ہو تو مجھکو مطلع کرین مین اونکی طلب اور درخواست پر اس باب مین ایک کتاب ضخیم
اونکی کتب معتبرہ سے انتخاب کر کے تیار کر سکتا ہون بشرطیکہ وہ حضرت مذہب حق اختیار کرنیکا بھی وعدہ محکم
و اقرار واثق کرین ورنہ ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت ٭ **قولہ** سوال شیعہ جب رسول خدا حجۃ الوداع سے
واپس تشریف لائے تو خم غدیر مین جو ایک بستی کا نام ہے نازل ہوے اور وہان آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم الخ جو سورہ مائدہ مین ہے نازل ہوئی اور سید المرسلین نے مولانا علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
یعنی جسکا مین مولا ہون اوسکا حضرت علی بھی مولا ہے پس حضرت علی کی خلافت نص جلی اور حدیث صریح سے
ثابت ہوئی **اقول** واعظ صاحب اوس کتاب مین کہتے ہین کہ مین نے کتاب منہج الانصاف اور کتاب قطع
اہل سنت ان دونون کتابون کی تردید مین یہ رسالہ لکھا ہے اور یہان حدیث غدیر کے جواب کے درپے ہوے ہین

مین کہتا ہون کہ واعظ صاحب ان دونون چھوٹے چھوٹے رسالون کے ایک حرف کی تردید تو کر نہین
سکے اس حدیث کا وہ بیچارے کیا جواب لکھینگے کہ جو مثل آفتاب کے روشن ہے اور سوال شیعہ جو لکھا ہے
تو اس باب مین شیعون کی عبارت تو کچھ نقل نہین کی کہ اوسکا جواب محال تھا اپنی طرف سے کچھ عبارت
لکھی بیشی کر کے لکھدی ہے چنانچہ اسکا بیان عنقریب آتا ہے **قولہ** جواب اللہ اکبر شیعہ اس استدلال مین بڑے
جوش و خروش مین ہین اور اصل مین بات کچھ بھی نہین **اقول** ان سنیون کو مطلق حیا و شرم نہین ہے
کہ مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار مین احادیث کے باب مین چھپکر شائع ہو گئی ہین اونکا پھر ذکر کرتے
ہین اور رد و قدح کے درپے ہوتے ہین حالانکہ کسی علماء سنیہ سے ممکن نہین ہے کہ اوسکا جواب ابتک قیامت
تک لکھ سکے چنانچہ فقط اس حدیث غدیر کے باب مین دو ہزار دو سو انسٹھ صفحہ لکھے گئے ہین اور چار حصہ
کر کے چھپے ہین اور مشتہر و شائع ہو کر عرب و ایران و توران تک پہونچ چکے ہین اور تمام دنیا مین کوئی ایسا
اہل علم نہین ہے کہ جو ان سے واقف نہو پھر اب بغیر ان مجلدات غدیر کے جواب لکھی ہوے کہ جو محال ہے
اس حدیث مین کلام کرنا سنیون ہی کا کام ہے کوئی غیرت دار تو ایسا نہین کر سکتا **قولہ** کیونکہ اس آیت کا نزول
بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد حجۃ الوداع مین عرفات پر ہوا جسکا خلاصہ باب وفات النبی علیہ السلام مین انشاء اللہ
آویگا **اقول** بڑے افسوس کی بات ہے کہ واعظ صاحب آپ اسقدر نہین سمجھتے کہ جب کوئی شخص خصم کے مقابلے
مین کوئی دعوی کرتا ہے تو اوسکو لازم ہوتا ہے کہ اوسی کے مسلمات سے کوئی دلیل بھی پیش کرے ورنہ مجرد دعوی
کیونکر کافی ہو سکتا ہے ع باطل است آنچہ مدعی گوید ٭ آپنے جو یہان دعوی کیا کہ اس آیت کا نزول بعد
حجۃ الوداع عرفات پر ہوا تو آپ کو شیعون کی کتابون سے ثابت کرنا چاہیے تھا جیسا کہ شیعہ سنیون کی سیکڑون
کتابون سے اپنے دعاوی کو ثابت کرتے ہین ورنہ آپ کی مجرد دعوی کو کون تسلیم کریگا اور سولے کاذب کے
آپ کو کیا کہیگا اگر اسکے جواب مین آپ یہ کہیے گا کہ ہم کیا کرین مجبور ہین کہ شیعون کی کسی کتاب مین ہمارے دعوی
کا ثبوت مل ہی نہین سکتا تو یہ عذر آپ کا بدتر از گناہ ہوگا ہم کہینگے کہ پھر آپ میدان مناظرہ مین کیون قدم رکھتے
ہین بلکہ اوس مذہب کو کیون نہین اختیار کر لیتے کہ جسکے اصول و فروع کی صحت و حقیت اور اوسکے مذہب
مخالف کی بطالت و ضلالت خود اوسکے مخالفون کی سیکڑون ہزارون کتابون سے کالشمس فی رابعۃ النہار روشن

وثابت ہی اور جو آپ نے فرمایا کہ جسکا خلاصہ باب وفات النبی علیہ السلام مین آویگا ہم خوب سمجھتے ہین کہ اس بات مین آپکے
دو مطلب ہین اوّل یہ کہ پورا بحث خم غدیر ایک جگہ نہو تا کہ شیعہ جو جواب لکھین اونکی تقریر بھی پریشان اور متفرق
ہو جاوے اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ ایک جگہ اس بحث کے دیکھنے سے کسی کے قلب پر زیادہ اثر ہو جاوے اور وہ
ایمان لاوے اور ہدایت پاوے اور اکثر عوام کا قاعدہ ہی کہ پوری کتاب کو نہین دیکھتے لیکن ہم آپکے اس فریب مین
کب آنیوالے ہین اس بحث کو اسی جگہ انشاء اللہ العزیز اس طرح لکھے دیتے ہین کہ جس شخص مین کچھ بھی قابلیت ہوگی
وہ امامت وخلافت بلا فاصلہ امیر المومنین کو تسلیم کریگا اور دل اوسکا نور ایمان ویقین سے منور ہو جائیگا ومن
لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور دوسرا آپکا یہ مطلب ہے کہ عوام اس بات کو نہ سمجھین کہ احمد الدین اغلط (بر عکس نہند نام
زنگی کافور) نے یہ دعوی بادلیل لکھا ہے بلکہ یہ جانین کہ جس باب مین اس بحث کے لکھنے کا وعدہ کیا ہے وہان عمدہ
عمدہ دلیلین چھانٹ کر لکھی ہونگی لیکن یہ آپ کا قول مقتضاے الغریق یتشبث بکل حشیش حالت اضطرار مین واقع
ہوا ہے ورنہ جسکو کچھ بھی آپکے کشف استار کا شوق ہوگا وہ آپکے اوس مقام کو بھی لاحظہ کریگا پھر فرماتے ہے
کہ وہان سوا ڈھاک کے دو پتون کے اور کیا ہے آپ نے جس باب کا حوالہ کیا ہے وہان صفحہ ۱۲۷ مین اپنے
اس دعوی پر کہ یہ آیہ جبل عرفات پر نازل ہوا ہے روضۃ الصفا وتفسیر کبیر سے آپ سند لاے ہین پھر اس سے کیا ہوگا
یہان ہم فقط آپکی تکذیب کرتے ہین وہان آپکی اور صاحب روضۃ الصفا اور آپکے امام فخر رازی تینون کی
تکذیب کرینگے ہماری کسی کتاب معتبر سے اگر کوئی دلیل لاتے تو البتہ ہم جانتے کہ آپ مرد میدان ہین یہان آپکو
سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ کہیےگا کہ میرا اس مین کیا قصور ہے ہمیشہ سے میرے اساتذہ کا یہی دستور رہا ہے
کہ بسبب عجز و بیچارگی کے شیعون کے مقابلے ومناظرے مین اپنی ہی کتابون سے سند لاتے ہین اس سبب سے
کہ شیعون کی تو کسی ایک کتاب معتبر سے بھی سنیونکا مطلب ثابت نہین ہو سکتا پھر آخر کرین کیا آپ دور کیون جایے
تحفۂ اثنا عشریہ کو دیکھ لیجیے کہ شاہ صاحب اس چھوٹی سی کتاب مین اپنی ہی سیکڑون کتابون اور حدیثون سے
سند لاے ہین تو ہم اسکے جواب مین کہینگے کہ بہت بہتر آپ آخرت مین خدا کے سامنے بھی یہی فرمایئے گا کہ ربنا
انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ربنا اٰتھم ضعفین من العذاب والعنھم لعنا کبیرا اب ملاحظہ کیجیے کہ باوجود
اسکے کہ آپ نے اپنے دعوی پر کوئی دلیل نہین لکھی اور ہمکو فقط اوسکا انکار اور آپکی تکذیب کافی ہے مگر جب بھی

ہم آپ ہی کے علمای اعلام کے کلام سے کسطرح ثابت کیے دیتے ہین کہ یہ آیہ وافی ہدایہ الیوم اکملت لکم دینکم
غدیر خم مین نازل ہوا ہی جبکہ جناب رسولخدا نے جناب امیر علیہ السّلام کے باب مین حدیث من کنت مولاہ
ارشاد فرمائی ہی چنانچہ روایت کی ہی اس مضمون کی احمد بن موسی بن مردویہ اصفہانی نے اور ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی نے
اور ابوالحسن علی بن محمد جلابی نے کہ جو معروف با بن المغازلی ہین اور موفق بن احمد نے کہ معروف با خطب
خوارزم ہین اور محمد بن علی بن ابراہیم نطنزی نے اور ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحیی صالحانی نے
اور ابراہیم بن محمد بن المؤید الحموینی نے اور ان سب علما کے نام اور اونکی عبارتین اور اونکی کتابون کے نام
یہ عبارتین موجود ہین کتاب عبقات الانوار مجلد دوم حدیث غدیر کے حصہ اول مطبوعہ مطبع مطلع الانوار لکھنؤ کے
صفحہ ۵۴۸ سے ۵۵۳ تک منقول ہین ان لوگون کا علماے جلیل الشان و محدثین اعیان اہل سنت و جماعت
سے ہونا اور اونکی جلالت و اعتبار و ثقاہت کا بیان دیگر مشاہیر علماے حضرات سنیہ کے کلام سے اس خوبی کے
ساتھ ثابت کیا ہی کہ کوئی سُنّی انکے باب مین کسیطرح کی قدح نہین کرسکتا اس مقام پر ان سبکی عبارتین نقل کرنے مین بہت
طول ہی لہذا نقل عبارت بعض پر مین اکتفا کرتا ہون مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی نے کتاب مفتاح النجا مین
لکھا ہی اخرج عبدالرزاق الرسعنی عن ابن عباس رض قال لما نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰہم وال من والاہ و عاد من
عاداہ و اخرج ابن مردویہ عن ابی سعید الخدری رض مثلہ و فی آخرہ فنزلت الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ فقال النبی
اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضی الرب برسالتی والولایۃ لعلی بن ابیطالب ترجمہ روایت کی
عبدالرزاق رسعنی نے ابن عباس سے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
پکڑا حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہاتھ علی کا پس فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰہم وال من والاہ
و عاد من عاداہ اور روایت کی ہی ابن مردویہ نے ابوسعید خدری سے اسطرح اور اوسکے آخر مین
یہ ہی کہ پس نازل ہوا آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ پس فرمایا نبی نے اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین اور تمام
کرنے نعمت اور راضی ہونے رب کے ساتھ رسالت میری اور ولایت علی ابن ابیطالب کے انتہی

سلہ صفحہ ۵۴۹ مجلد مذکور عبقات ۱۲ منہ

اس روایت کی نقل سے چند فوائد حاصل ہوئے اول یہ کہ معلوم ہوا کہ مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی نے بھی اس روایت ابن مردویہ کی تصدیق کی اور راویوں کو ثقہ اور معتبر سمجھا کہ اپنی کتاب میں اونکی روایت کو لکھا دوسرے یہ کہ جناب رسولخدا نے جس کلام معجز نظام پر تکبیر کہی اوس سے صاف ثابت ہو گیا کہ اکمال دین اور اتمام نعمت اور رضاے رب رسالت جناب رسولخدا اور ولایت علی مرتضیٰ سے حاصل ہوئی اور ولایت سے مراد صریح خلافت ہے اس سبب سے کہ بعد رسالت سوائے خلافت کے اور کوئی امر عظیم ایسا نہین ہو سکتا کہ جسکے سبب سے اکمال دین و اتمام نعمت ہوا اور ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی علیہ السلام مین اپنے اسناد سے نقل کی ہے عن قیس بن الربیع عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری ان الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا الناس الی علی فی غدیر خم و امر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم و ذلک فی یوم الخمیس فدعا علیًا فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ ثم لم تفرقوا حتی نزلت ہذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینًا فقال رسول اللہ اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضی الرب برسالتی و بالولایۃ لعلی من بعدی الخ[1]

ترجمہ روایت کی ہے ابو نعیم مذکور نے قیس بن ربیع سے اوسنے ابو ہارون عبدی سے اوسنے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لوگونکو طرف علی کے غدیر خم مین اور حکم کیا درخت کے نیچے سے کانٹونکے صاف کرنے کا پس صاف کئے گئے اور یہ روز پنجشنبہ کو ہوا پس بلایا علی کو پس پکڑے دونون بازو علی کے پس اوٹھایا یہانتک کہ دیکھا لوگون نے سفیدی کو زیر بغل رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لوگ نہین متفرق ہوئے تھے کہ نازل ہوئی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا پس فرمایا رسولخدا نے اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ رسالت میری کے اور ساتھ ولایت علی کے بعد میرے انتہیٰ

اب اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہوگا کہ حضرت رسولخدا نے خود تصریح فرما دی کہ میری رسالت اور میرے بعد علی کی ولایت سے دین کامل ہوا اور نعمت پوری ہوئی اور خدا راضی ہوا اب جو کوئی اسکا انکار کرے تو اوسنے خدا اور رسول کی تکذیب کی اگر کوئی سنی صاحب واعظجی کی طرح یہان بھی کہین کہ ولایت سے مراد دوستی اور محبت ہے تو یہ بات نامعقول ہے اس سبب سے کہ خود جناب رسول خدا نے من بعدی کی قید لگا دی ہے پس اسکے یہ معنے ہونگے کہ جناب

---

[1] صفحہ ۵۴۹ مجلد مذکور عبقات ۱۲ منہ

رسول خدا کے سامنے دوستی و محبت جناب امیر علیہ السلام کی کچھ ضروری نہ تھی کہ بعد آپ کے ضروری ہوئی او
یہ بات محل اور بے معنی ہے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ ولایت سے مراد خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن
ابراہیم النطنزی نے کتاب الخصائص میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور یہ وہی کتاب کی عبارت ہے
عن ابی ہریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وہو یوم غدیر خم لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی
فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب
بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مسلم فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا کتب لہ صیام ستین شہرا ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ذوالحجہ
کی اٹھارویں کا اور وہ روز غدیر خم ہے جس وقت کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ علی کا پکڑا اور
فرمایا کہ کیا میں مومنوں کی جانوں سے اولی نہیں ہوں سب نے کہا کہ ہاں یا رسول خدا آپ نے فرمایا کہ جس
شخص کا میں مولا ہوں پس علی اوسکا مولا ہے پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اے بیٹے ابو طالب کے آج ہوئے تم مولا
میرے اور مولا ہر مسلمان کے پس نازل کیا اللہ نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
دینا لکھے جاوینگے اوسکے واسطے روزے ساٹھ مہینے کے انتہی اے منصفو انصاف سے جواب دو کہ اٹھارویں
ذی الحجہ یعنی روز عید غدیر کا اسقدر شرف کہ اوسدن کا روزہ ساٹھ مہینے کے روزے کے برابر ہو کس سبب سے
ہو سکتا ہے اور اوسدن دین کیون کامل ہوا اور نعمت خدا کیون پوری ہوئی کیا فقط اسی سبب سے کہ جناب
رسول خدا نے جناب امیر کو سب مومنون کا دوست قرار دیا حاشا وکلا ایسے امور عظیم نہیں ہو سکتے مگر کسی امر عظیم
کے سبب سے اور وہ بعد رسالت کے اسلام میں سوای نصب امام وخلیفہ کے اور کون سا امر ہو سکتا ہے میں نے بخوف
طوالت فقط انہیں علماے اعلام اہل سنت وجماعت کی عبارت یہاں نقل کی ہے جس شخص کو اسقدر
کافی نہو وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے اور باقی اس آیت کی تحقیق شان نزول انشاء
اللہ تعالی ضمن دلائل قسم سوم میں بیان کیجاویگی قولہ اور حدیث کا مضمون جو شیعہ نے سمجھا ہے بالکل باطل ہے
کیونکہ مولی کا لفظ کئی معنی رکھتا ہے چنانچہ کتب لغت مثل لطائف وصراح وغیرہ میں مولی بفتح میم ولام بمعنی

لہ ص ۵۵ مجلد مذکور عبقات ۱۲ منہ

یار و غلام و پیسا ہونا ناصر یعنی خداوند و مہتر و معتِق و معتَق و یاری دہندہ و نعمت دادہ شدہ و صاحب و محب و مصادق
وغیرہ وغیرہ پایا گیا ہے پس اس حالت میں معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و
قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا جیسا کہ شیعہ نے لکھا ہے **اقول** واعظ صاحب نے اس عبارت میں مولی کے
بہت سے معنی کتب لغت سے لکھے مگر بسبب عناد خاندان رسالت اون معانی کے لکھے ہیں کہ جو اس حدیث
میں مقصود و مراد ہیں بہت کم ہی کئے لیکن چونکہ کلمہ حق زبان پر جاری ہو جاتا ہے لہذا اونکی عبارت اخیرہ سے
صاف ثابت ہو گیا کہ جو معنی کہ مقصود شیعہ ہیں اون پر بھی یہ لفظ حدیث دلالت کرتا ہے ورنہ وہ یہ نہ
کہتے کہ معنی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا
جیسا کہ شیعہ نے لکھا ہے اسواسطے کہ شیعون کی طرف سے جو عبارت کہ واعظ صاحب نے نقل کی ہے
اوسکے یہ اخیر الفاظ ہیں کہ پس حضرت علی کی خلافت بنص جلی اور حدیث صریح سے ثابت ہوئی پس خود
واعظ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ لفظ مولی خلافت پر دلالت کرتا ہے لیکن چونکہ کثیر المعنی ہے لہذا معنی
مشترکہ میں سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا لہذا ہمارے
ذمہ فقط یہ بات رہ گئی کہ ہم دلائل و قرائن سے ثابت کریں کہ لفظ مولی کے معنی مشترکہ میں سے اس حدیث غدیر
میں خلافت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام مراد ہے اب ہم واعظ صاحب سے کہتے ہیں کہ علمائے
سنت ہم بسر و چشم اس بات کو ثابت کرنیکے لئے بکثرت قرائن و عونہ موجود ہیں لیکن چونکہ آپ ایک مطلب کو متفرق
و مکرر بیان کرتے ہیں لہذا آپکی کل عبارت نقل کرنیکے بعد ہم اپنی ادلہ قاطعہ لکھنا شروع کرینگے تاکہ ہماری تقریر
متفرق و پریشان نہو واللہ المستعان وعلیہ التکلان **قولہ** اور اس حدیث کا اصل واقع جیسا کہ مشکوۃ مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی کے صفحہ ۵۶۵ میں منقول ہے اسطرح پر ہے کہ جب آنحضرت غدیر خم میں تشریف لائے تو حضرت
علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ھنیئا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولی کل مومن و
مومنۃ رواہ احمد مختصر اس کا یہ ہے یعنی فرمایا رسول خدا نے کیا نہیں جانتے ہو تم کہ میں قریب تر اور بہتر ہوں مومنوں کو
ساتھ اونکی جانوں کے صحابہ نے کہا کہ حق ہے آپ ویسے ہی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کہ اے خدا جس کو

ہین او سکا دوست و محب ہون پس حضرت علی بھی او سکا دوست و محب ہی خدا او نکا دوست رکھے او سکو جو دوست
رکھے حضرت علی کو اور دشمن رکھے او سکو جو دشمن رکھے حضرت علی کو اسکے بعد حضرت عمر حضرت علی سے ملے پس کہا
عمر نے کہ اسے بیٹے ابیطالب کے جیتے رہو خوش آپ ہو گئے صبح و شام یعنی ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت
مسلمان کا **اقول** اس عبارت مین واعظ صاحب نے یہہ چالاکی کی ہو کہ مولی کے معنی دوست و محب کے
لکھے ہین تا کہ عوام سمجھین کہ حدیث کا بھی مطلب ہو اس سبب سے کہ وہ بیچارے عربی نہین جانتے واعظ صاحب کو
چاہیے تھا کہ جس لفظ کے معنون مین نزاع تھا او سکو بعینہ لکھدیتے یعنی اسطرح لکھتے کہ جس شخص کا مین اوسکا
مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے تا کہ عوام فریب سمجھا تو اور دوام کید و مکر مین نہ آتی لیکن اس سے کیا ہوتا
ان کید الشیطان کان ضعیفا یہان حضرت عمر کا قول جو اوس مضمون نے نقل کیا ہے اوسی سے اونکی قلعی کھلگئی اور معلوم
ہوگیا کہ مولی سے مراد اس حدیث مین فقط دوست نہین ہی ورنہ عمر صاحب کا کلام مہمل و بیمعنی و بیموقع ہوجاتا
اول اس سبب سے کہ اگر جناب رسولخدا نے جناب امیر سے فقط دوستی کرنیکا حکم دیا تھا تو اوسکی بابت حضرت
عمر کو مبارکباد دینے کی کیا ضرورت تھی یہہ کونسا ایسا امر عظیم و عجیب تھا ہر مومن آپس مین ایک
دوسرے کا دوست ہی اور حضرت عمر کے قول مین تہنئا ہو اوسکا ترجمہ واعظ صاحب نے عوام کے فریب دینے کیلئے
جیتے رہو خوش لکھا ہے لیکن یہہ جب مثل مشہور کہ دروغ گو را حافظہ نباشد خود اپنے اس کید کو بھولگئے
اور صفحہ سوا مین جہان روضۃ الصفا کی عبارت کچھ کمی بیشی کرکے نقل کی ہو اوسکے ترجمہ مین لکھدیا کہ حضرت عمر نے
فرمایا کہ مبارک باد آپکو اسے ابن ابیطالب اور یہہ امر پیدا ہر ہی کہ مبارکباد ایسی ہی مقام پر کسیکو دیجاتی ہی
کہ وہ کسی مرتبہ عالی پر فائز ہوا ہو پس یہان فقط دوستی کیونکر مراد ہو سکتی ہی جو مومنین کی آپس مین ایک
معمولی بات ہی دوسرے اس سبب سے کہ ہر چند واعظ صاحب نے حضرت عمر کے قول کے معنی صحیح نہین لکھے مگر
تاہم اونھین کے لکھے ہوئے معنون سے ہم استدلال کرتے ہین اسکے کیا معنی کہ آپ ہوئے صبح و شام یعنی ہر وقت
مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے کیا پہلے دشمن تھے جو اب یہی کہ دن دوست ہوئے علاوہ اسکے کون عاقل
اسکو تسلیم کریگا کہ اسقدر اہتمام اور مجمع عام جناب رسولخدا نے فقط اس بات کی فرمانے کے لیئے کیا تھا
کہ لوگ علی کو اپنا دوست سمجھین حالانکہ احکام دین مین سے کسی حکم کی تبلیغ کیلئے معلوم نہین ہوا کہ آپنے یہہ اہتمام

بلیغ فرمایا ہو پس ظاہر ہو گیا کہ یہ امر اہم سوائے خلافت اور وصایت کے اور کوئی دوسرا نہین ہو سکتا اب یہان
ایک اور لطیفہ سنیئے کہ وغظ صاحب نے شیعون کے اس قول سے کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی سے مراد فقط دوست
اور محب نہین ہے ص ۱۳۰ مذکور مین کچھ تعرض کیا ہے لہذا مجھکو یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ مین اونکے اقوال کو بیان
نقل کرکے اوسکا جواب لکھدون تاکہ ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ وغظ صاحب کو کیا خوب طریقہ استدلال
معلوم ہے **قولہ** یہان شیعون کو ایک اور تخیل پیدا ہو گیا ہے کہتے ہین کہ اہل سنت جو حدیث مذکور مین لے
کے معنی دوست اور محب کے لیتے ہین تو ہم اونسے پوچھتے ہین کہ کیا غدیر خم سے پہلے جناب علی امیر المومنین کے عدو تھے
جو اوس دن ہی دوست قرار دیئے گئے کیا وہ آگے کسی کے دوست نہین بنتے تھے الخ اس حقیر پر تو قول کی جواب
تو بہت ہین مگر بعدم گنجایش سے صرف چند فقرات نہایت اختصار سے لکھتا ہون (۱) پارہ لا یحب اللہ کے
سورۃ المائدہ مین آیت ذیل کو دیکھو جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۱ کے حاشیہ پر لکھی گئی ہے انما ولیکم اللہ ورسولہ و
الذین امنوا الآیہ یعنی سوا اسکے نہین کہ دوست تمہارا ہے اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یعنی
حضرت علی پھر شیعہ بتائین کہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے بزعم شیعہ معاذ اللہ حق تعالے اور نبی صلعم حضرت
علی مومنین کے دشمن تھے یا کیا **اقول** تمام دنیا بھر کے سنیون مین سے جو مثل وغظ صاحب کے جاہل اور نافہم
اور سفیہ نہ ہوگا وہ اس بات کو جانتا ہوگا کہ شیعہ اس آیہ وافی ہدایہ سے جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب کی
امامت پر استدلال کرتے ہین اور ولی کے معنی اولی بالتصرف کے سمجھتے ہین جس طرح کہ حدیث غدیر مین مولی
کے معنی ہین اب ہم وغظ صاحب سے پوچھتے ہین کہ آپ ذرا اس آیت مین ولی کے معنی دوست کے کہلانے لگے اگر
اہل سنت کی تفاسیر و تراجم کی بنا پر لکھے ہین تو شیعہ اوسی کا ہمکو [illegible] اور اگر اپنے زعم ناقص مین شیعون کے
یہان سے لکھے ہین تو آپ کو چاہیے تھا کہ پہلے اونکے یہان کی کتب معتبرہ سے اس بات کو ثابت کرتے کہ اس
آیت مین ولی سے مراد دوست ہی ہے بعد اوسکے یہ جواب مہمل دیتے اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ اس آیت مین اگر
ولی کے معنی دوست کے لیے جائین تو ہرگز صحیح و درست نہین ہو سکتی پس شیعون کی کتابون سے اس بات کا
ثابت ہونا غیر ممکن ہے کہ اس آیہ کریمہ مین لفظ ولی بمعنی دوست متعین ہے تو آپ کا یہ جواب بالکل لغو اور بحر
اور باد ہوا ہے مگر مجھے اس بات کا یقین ہے کہ وغظ صاحب بھی ایسے جاہل نہین ہین کہ اسکو نہ سمجھتے ہون بلکہ

تجاہل کرتے ہین اور عوام کو فریب دینے کے لیے ولی کے معنی دوست کر لکھدیے ہین اور باقی یہ بحث صلا
پر جو واعظ صاحب کا حاشیہ ہے اوسکے جواب مین لکھا جائیگا فانتظر قولہ (۲) حق سبحانہ و تعالی پارۂ اول
مااوحی کی سورۃ الاحزاب مین فرماتا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم الآیہ تفسیر رؤفی مطبوعہ بمبی کی جلد ۲ مین
صفحہ ۲۳۵ پر اس آیت کا ترجمہ یون لکھا ہے کہ پیغمبر بہت شفقت والا ہے مسلمانون پر جانون اونکے سے
نسب کامون مین پس ہم شیعہ سے مستفسر ہین کہ اس آیت سے پہلی جناب سید المرسلین مسلمانون پر بہ اودکھی کرنیوالے
تھی یا کیا استغفر اللہ **اقول** یہ جواب پہلے جواب سے بھی زیادہ عجیب ہے کہ لفظ اولی جو اس آیہ کریمہ مین ہے وہی بعینہ
حدیث غدیر مین بھی ہے بلکہ اسی آیت کی بنا پر جناب رسول خدا نے مسلمانون سے خطاب کرکے فرمایا
کہ الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم جیسا کہ واعظ صاحب نے ص ۹ کی سطر ۱۱ مین حدیث غدیر کے شروع
مین لکھا ہے اور بظاہر ہے کہ شیعہ اولی کے معنی اولی بالتصرف کے سمجھتے ہین اور مراد اس سے یہ ہے کہ جو خود شاہ
عبدالقادر صاحب موضح القرآن نے اس آیت کی ذیل تفسیر مین لکھی ہے **ف** نبی نایب ہے اللہ کا اپنی جان و مال
مین اپنا تصرف نہین چلتا جیتا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ مین ڈالنی روا نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہے
انتہی الفضل ماشہدت بہ الاعداء دیکھو سنیو شیعہ اسطرح اپنے مذہب حق کو تمھاری معتبر کتابون سے ثابت
کرسکتے ہین کہ جو اولی کے معنی وہ خود لیتے تھے وہی شاہ عبدالقادر صاحب کے کلام سے بخوبی ثابت ہوگئی اور اسوقت
یہ تفسیر موضح القرآن تمام ہندوستان مین مشہور و متداول ہے اور کوئی قرآن با ترجمہ سنیون کے یہان اس
زمانے مین نہین چھپتا ہے کہ جسپر یہ تفسیر نہ چڑھائی جاتی ہو مگر شاذ و نادر اور تمام ہندوستان کی سنی اسپر ایمان
لائے ہین اور کوئی اس تفسیر کے ایک حرف کا انکار نہین کرسکتا پس جو معنی اولی کے اس آیت مین ہین کوئی
وجہ نہین ہے کہ وہی معنی حدیث غدیر مین نہون اور جو معنی کہ اولی کے ہونگے وہی معنی خواہ مخواہ مولی کے
بھی ہونگے ورنہ جناب رسول خدا حدیث کی تمہید مین اس لفظ کو نہ لاتے اور اس آیت کی طرف اشارہ
نفرماتے پس جب ثابت ہوگیا کہ مولی اس حدیث مین بمعنی اولی بالتصرف ہے جیسے کہ اولی ابتداے حدیث
و آیہ مشار الیہا مین ہے تو امامت جناب امیر علیہ السلام کی بھی بالیقین ثابت ہوگئی اس سبب سے
کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس کا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس جس طرح کہ جناب

نہیں آتا ہے کہ سابق میں وہ صفت آپ میں موجود نہ تھی ہو تو ہم جواب دینگے کہ قیاس حدیث غدیر کا اور آیات و
احادیث پر قیاس مع الفارق ہے اور فارق انمیں اہتمام جناب خیر البشر و تہنیت حضرت عمر و دیگر قرائن واضحہ و
دلائل ظاہرہ ہیں کما مر انفا و سیجئی بالتفصیل انشاء اللہ تعالی **قولہ** ص ۳ ہم جملہ دلائل سے درگذرے **اقول** آپکے دلائل ہی
ایسے مہمل ہیں سوا اوس سے درگذرنیکے اور آپکو چارہ ہی کیا ہے **قولہ** اہل شیعہ آیہ تطہیر کی حقیقت کو دیکھیں جو
اس کتاب کے صفحہ ۵ پر گذری ہے پھر فرمائیں کہ اہلبیت پاک بزعم شیعہ آیت تطہیر کے نازل ہونیسے پہلے معاذ اللہ
پلید تھے یا کیا نعوذ باللہ من ذلک **اقول** اے شخص عقل کے دشمن یہ آیت تطہیر سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ قبل
اس آیت کے نازل ہونیکے اہلبیت علیہم السلام پاک نہ تھے اور حدیث غدیر سے تو یہ ہوتا اور حضرت عمر کے کلام سے خصوصا
تجدید ہی ثابت ہے کہ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کو اوس روز بارگاہ صمدیت و پیشگاہ رسالت سے نعمت تازہ عطا ہوئی
تھی یعنی خلافت و امامت ورنہ جناب رسول خدا اسقدر اہتمام اس حکم محکم کی تبلیغ میں نکرتے اور حضرت عمر مبارکباد
نہ دیتے اور ظاہر ہے کہ کسی نئی بات پر کہ جو انسان کو حاصل ہو مبارکباد دیجاتی ہے اسی سبب سے شیعہ کہتے ہیں کہ کیا
روز خم غدیر سے پہلے سب مومنین جناب امیر کو دوست نہ تھے اور اسی روز یہ نئی بات ہوئی تھی کہ جسکے واسطے جناب
رسول خدا نے اسقدر اہتمام کیا اور حضرت عمر نے مبارکباد دی اور سنیوں کو اسکا جواب کچھ نہیں آتا سوا اسے ایسی ہی مہمل
باتوں کے کہ جو یہاں واعظ صاحب نے کی ہیں **قولہ** یا اللہ اس فرقہ دور از راہ راست افتادہ کو راہ راست
پر لا **اقول** یہ ویسی ہی دعا ہے کہ جیسے ابو جہل نے روز جنگ بدر اپنے اور مسلمانوں کے باب میں کی
تھی چونکہ مجادلہ یہاں اوسکے لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی لہذا اوس سے اعراض کرتا ہوں اگر سننا ہوگا
ہی چاہیے تو اپنی کتابوں میں دیکھ لیں اب اس مقام پر جوابات واعظ صاحب کہ جو ص ۱۲ سے ۱۳ تک تھے
ختم ہوگئے اور ناظرین نے وہ بھی سب نے ملاحظہ کرلی لہذا پھر میں اپنی بحث اول کیطرف رجوع کرتا ہوں واضح
ہو کہ واعظ صاحب نے صفحہ ۹ میں سطر ۲ تک جو کچھ مہمل و بلا دلیل تقریر کی تھی اوسکا جواب مختصر میں لکھ چکا
ہوں اور اوسکے مابعد میں دو دلیلیں مختصر او مضمون تحفہ اثنا عشریہ سے سرقہ کرکے لکھی ہیں اور بعد اوسکے پھر اور کچھ کلام
مہمل کیا ہے لہذا اب میں بعون اللہ تعالی مقدمات اثبات خلافت و وصایت و امامت شاہ ولایت کو شروع
کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالی بعد اتمام مقصود مرام واعظ صاحب کے باقی کلام نافرجام کے نقض و ابرام

کی طرف متوجہ ہوگا جسکے کان ہوں وہ اس صحبت کو سنے اور جسکی آنکھیں ہوں وہ بامعان نظر ملاحظہ کرے ساقی نامہ

از مولف کتاب غفر اللہ لہ ولوالدیہ

چہ جامے کہ چون مہر معمور نور — چہ آبی کہ نامش شراب طہور
صلا دہ بہر مومن متقی — کہ دارد بدل مہر و حب علیؑ
پیاپے بدہ جام خورشید رنگ — کہ زر وا بد از شیشۂ قلب زنگ
گہ از خمر[4] انہار خلد برین — کہ باشد در و لذت شاربین
کہ ظاہر بہ او ز باطن بود — ہمہ آب او غیر آسن[5] بود
کہ از بادہ باز استد از زبان — تغیر نیاید[6] بگہے طعم آن
بدہ جرعہ از کمال کرم — کہ چسپید لبم از حلاوت بہم
کہ نوشم یکے را بیاد نبیؑ — خورم دیگرے را بنام علیؑ
چو از شراب این ہر شوم تر دماغ — در راہ دین برفروزم چراغ
کہ از نور حق باشد او را قبس — نہ از نار دنیا بود مقتبس
فروزان شد از نور او این چراغ — کہ از پرتوش راغ شد رشک باغ
سویدائے شان گشت مثل سپند — کہ سوزند از بہر دفع گزند
زمین و زمان ہر دو از نور شد — ہمہ ظلمت کفر کافور شد
دران روز فرخ کہ نوروز بود — بہ برج شرف عالم افروز بود

بیا ساقیا جام زرین بیار — دران جام خوش آب نوشین بیار
نخواہم کہ تنہا خورم این شراب — کہ دارم ز اخوان پنجتن خود آب
شراب مصفی[7] مے لعل گون — ولا غول[1] فیہا ولا ینزفون
گہ از مزج کافور[2] گہ زنجبیل[3] — گہ از کوثر و گاہ از سلسبیل
اگر تشنگی سوزدت را بتاب — بیامیز از نہر با آب تاب
لیکن اقتصار ای فدائی تو من — بدہ ساغری ہم ز نہر لبن
ز نہرے کہ باشد در و شہد ناب — فروزان تر از چشمۂ آفتاب
رحیقے[8] کہ او مسک دارد ختام — بدہ زان مئی ساقیا دو جام
نبی آنکہ او سرور انبیاست — علی آنکہ او سرور اصفیاست
چراغے کہ نورش چو پیدا شود — رہ حق ز باطل ہویدا شود
بود نور حق آن بشیر و نذیر — کہ خواندش حق او سراج منیر[9]
ز روئی کہ این نور افروختہ — دل دشمنان از غضب سوختہ
بگویم از ایشان کہ موتوا بغیظ[10] — کہ شد مہر طالع در ایام قیظ
گذشتہ بد از ماہ حج ہشت و دہ — کہ خورشید آمد بہ برج برہ
خدا کرد اکمال[11] دین مبین — ہم اتمام نعمت پی مومنین

---

[1] لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون ۲۳ جزو ۲۳ سورۃ والصافات [2] ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا ۱۲ جزو ۲۹ سورۃ الدہر [3] یسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا عینا فیہا تسمی سلسبیلا ۱۲ جزو ۲۹ سورۃ الدہر [4] وانہار من خمر لذۃ للشاربین جزو ۲۶ سورۃ محمد [5] فیہا انہار من ماء غیر آسن ۱۲ جزو ۲۶ سورۃ محمد [6] وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ جزو ۲۶ سورۃ محمد [7] وانہار من عسل مصفی جزو ۲۶ سورۃ محمد [8] یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک ۱۲ جزو ۳۰ سورۃ المطففین [9] یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا ۱۲ جزو ۲۲ سورۃ الاحزاب [10] قل موتوا بغیظکم جزو ۴ سورہ آل عمران
[11] الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۱۲ جزو ۶ سورۃ المائدہ

رضا مند از دین اسلام شد ۔ همه کار امت سرانجام شد ۔ گر نشست[1] هادی بجای نذیر ۔ بحکم خدای علیم و خبیر

که داند محل رسالت[2] جز او ۔ که داند مقر امامت جز او ۔ که او هست عالم بما فی الصدور ۔ نه غیرش بود واقف این امور

کند هر کرا خواهد او اختیار[3] ۔ جز او را این برگزیدن چه کار ۔ ز درگاه او جبرئیل امین ۔ بیاید بر سید المرسلین

بیاورد آن آیه دل فروز ۔ که شب گشت از نور او مثل روز ۔ نبی را به تبلیغ[4] مامور کرد ۔ دل اهل ایمان پر از نور کرد

حدیث پیمبر بیان می کنم ۔ سخنهای حق را عیان می کنم ۔ که چون کرد سید بخم غدیر ۔ علی را بر امت امام و امیر

نترسم ز بسیاره دشمنان ۔ اگر یار باشد خدای جهان ۔ همین هست آن نور افشان چراغ ۔ گزو شد دل دشمنان داغ داغ

واضح ہو کہ حضرت آدم کے وقت سے سب انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا یہی دستور رہا ہے کہ اپنی حیات میں بہ سبب وفات اپنی اولاد یا عزیز و اقارب میں سے ایک شخص کو اپنا وصی و خلیفہ و جانشین مقرر فرما دیتے تھے تاکہ بعد انکی امت اضلال و اغوائے شیاطین جن و انس کے سبب سے ضلالت و گمراہی میں مبتلا نہو چنانچہ

اول حضرت آدم صفی اللہ نے حضرت شیث ہبۃ اللہ اپنے فرزند ارجمند کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا چنانچہ کتاب روضۃ الصفا جلد اول چھاپہ نولکشور کی صفحہ ۱۲ میں ہے کہ و شیث را کہ اعقل و اجل فرزندان بود وصی و ولیعہد خویش ساختہ بر ایشان والی گردانید و نیز تاریخ کامل علامہ ابن اثیر جلد اول مطبوعہ مطبع ذات التحریر مصر کی ص ۲۷ میں ہے وہو وصی آدم یعنی وہی شیث وصی آدم کے تھے و تاریخ علامہ ابن الوردی مطبوعہ مطبع وہبیہ مصر جلد اول کی ص ۹ میں ہے و بعد قتل ہابیل ولد لآدم شیث لمضی مائتین و ثلاثین سنۃ من عمر آدم و ہو وصی آدم و تفسیر شیث ہبۃ اللہ یعنی بعد قتل ہابیل کے پیدا ہوئے واسطے حضرت آدم کے شیث بعد گذرنے دو سو تیس برس کے عمر سے آدم کے اور وہی شیث وصی ہیں آدم کے اور تفسیر شیث کی ہبۃ اللہ ہے انتہی

دوم حضرت شیث نے اپنے صاحبزادے حضرت انوش کو اپنا خلیفہ و ولیعہد کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کی جلد اول ص ۱۹ میں ہے ان شیثا لما مرض اوصی الی ابنہ انوش و مات یعنی تحقیق شیث جس وقت بیمار ہوئے

---

[1] انما انت منذر و لکل قوم ہاد ۱۲ سورہ رعد [2] اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ جزو ۸ سورہ انعام [3] و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ و تعالی عما یشرکون ۰ و ربک یعلم ما تکن صدورہم و ما یعلنون ۱۲ جزو ۲۰ سورۃ القصص

[4] یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ و اللہ یعصمک من الناس ۱۲ جزو ۶ سورۃ المائدہ

تو وصی کیا اپنے بیٹے انوش کو اور انتقال فرمایا و نیز روضۃ الصفا مذکور کی جلد اول ص ۱۵ مین ہے
و چون شیث را ہنگام رحلت نزدیک امد انوش را وصی کردانیدہ زمام حل و عقد امور بنی ادم را
در قبضہ کفایت او نہاد سوم حضرت انوش نے اپنے صاحبزادے قینان کو اپنا وصی و خلیفہ
کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص ۲۰ مین ہے والیہ الوصیۃ یعنی طرف اونہین قینان کی وصیت تھی
ہے و نیز کتاب روضۃ الصفا مذکور کے ص ۱۵ مین ہے کہ قینان بن انوش بنا بر وصیت پدر
ریاست بنی ادم تعلق بدو گرفت چہارم حضرت قینان نے اپنے صاحبزادے مہلائیل
کو وصی و خلیفہ کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص سطور مین ہے وولد قینان مہلائیل
ونفر اکثیر امعہ والیہ الوصیۃ یعنی قینان کے بیٹے مہلائیل تھے اور اونکے ساتھ بہت سی اولاد تھی اور وصیت
اونہین مہلائیل کیطرف تھی و نیز روضۃ الصفا کو صفحہ سطور مین ہے ذکر مہلائیل بن قینان بموجب اشارت
پدر حکومت عالمیان بدو قرار گرفت پنجم مہلائیل نے اپنے صاحبزادے یرد کو اپنا وصی کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص
سطور مین ہے وولد مہلائیل یرد وہو الیارد ونفر امعہ والیہ الوصیۃ یعنی مہلائیل کے بیٹے یرد تھے اور اونکو یارد بھی
کہتے ہین اور اور بھی بیٹے تھے اور وصیت انہین یرد کیطرف تھی ششم یرد نے حضرت ادریس کو اپنا وصی و خلیفہ
مقرر کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے صفحہ سطور مین ہے فولد یرد حنوخ وہو ادریس النبی ونفر امعہ والیہ الوصیۃ
یعنی یرد کے بیٹے حنوخ تھے اور یہہ ادریس پیغمبر کا نام ہے اور اور بھی بیٹے تھے اور وصیت ادریس ہی کیطرف
تھی ہفتم حضرت ادریس نے اپنے صاحبزادے متوشلخ کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص سطور
مین ہے وولد حنوخ متوشلخ ونفرا معہ والیہ الوصیۃ یعنی اور حنوخ یعنی ادریس کے بیٹے متوشلخ تھے اور اور بھی بیٹے
تھے اور اونھین متوشلخ کیطرف وصیت تھی و نیز اسی کتاب کے ص مین ہے وعاش بعد ما ولد متوشلخ ثلثمائۃ
سنۃ ثم رفع واستخلفہ حنوخ علی امر ولدہ وامر اہلہ یعنی پس دنیا مین رہے حضرت ادریس بعد پیدائش متوشلخ کے
تین سو برس بعد اوسکے اوٹھا لئے گئے آسمان پر اور خلیفہ کیا اونھین متوشلخ کو حنوخ یعنی ادریس نے اپنی اولاد کے
امور مین اور خدا کے امور مین ہشتم متوشلخ نے اپنے صاحبزادے لمک کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے
صفحہ سطور مین ہے فکان کل ما عاش متوشلخ تسعمائۃ سنۃ وسبعا وعشرین سنۃ ثم مات واوصی الی ابنہ لمک

فکان لمک ابنہ فاوصی الیہ یعنی حضرت متوشلخ کی عمر نوسو ستائیس برس کی ہوئی بعد اوسکی انتقال
کیا اور اپنے بیٹے لمک کو وصی کیا پس لمک اپنی قوم کو وعظ کرتے تھے واضح ہو کہ یہ لمک حضرت
نوح علیہ السلام کے والد ہیں اور انکو لامک اور لامخ بھی کہتے ہیں پھر حضرت نوح نے حضرت سام
اپنے بڑے صاحبزادے کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے صفحہ ۲۰ میں یہ عبارت
ہے ولما حضرت نوحا الوفاۃ قیل لہ کیف رایت الدنیا قال کبیت لہ بابان دخلت من احدہما وخرجت
من الآخر واوصی الی ابنہ سام وکان اکبر ولدہ یعنی جس وقت حضرت نوح وفات فرمانے لگے تو کسی نے پوچھا
کہ اپنے دنیا کو کیسا دیکھا فرمایا کہ مانند ایک ایسے گھر کے کہ اوسمیں دو دروازے ہوں داخل ہوا میں ایک
دروازے سے اور نکل گیا دوسرے دروازے سے اور وصی کیا آپنے اپنے صاحبزادے حضرت سام کو
اور وہ آپکی سب اولاد میں بڑے تھے ونیز روضۃ الصفا چھاپہ نولکشور کے ص ۲۲ میں ہے کہ سام بن نوح
از کبار انبیائے مرسل است و حضرت نوح چون اورا از دیگر فرزندان بوفور خردمندی وکمال
ارجمندی وکثرت دانش وفراست تمام وصلاحیت نفس ونجابت ذات مستثنی وممتاز یافت
منصب ولیعہدی وخلافت بدو تفویض فرمود واسرار نبوت وغوامض رسالت باوی درمیان نہاد
وسایر اولاد را بمتابعت او وصیت کرد وہم حضرت ابراہیم نے حضرت اسحاق اپنے صاحبزادے کو اپنا ولیعہد
وخلیفہ کیا چنانچہ کتاب روضۃ الصفا مذکور کے ص ۱۴۰ میں ہے چون باری تعالی نعمتہای دینی ودنیوی
برابراہیم تمام کرد وجزائل انعام وافضال دربارہ او بتکمیل رسانید قابض ارواح را بخدمتش فرستادہ گفت
اگر اجابت فرماید روح پاکش او را قبض کن والا بمقام خود باز گرد ملک الموت بمقتضی فرمان بمجلس او حاضر
گشت وصورت واقعہ معروض داشت ابراہیم مہلتی درمیان نہاد ومیعادی تعیین فرمود وبکفایت بعضی
مہمات دینی ودنیوی کہ سرانجام آن در نظر بصیرت از ضروریات بود مشغول شد واسحاق را در دیار شام ولیعہد
وخلیفہ گردانید یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ دیار شام کی تخصیص خلافت حضرت اسحاق میں اس سبب سے
ہے کہ عرب میں حضرت ابراہیم کے ولیعہد وخلیفہ حضرت اسماعیل انکے بڑے صاحبزادے تھے یا وہم حضرت
اسماعیل نے اپنے صاحبزادے قیدار کو اپنا وصی خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا کے صفحہ ۱۴۳ میں ہے چون اسماعیل

درآخر ایام حیات خویش آثار شیب وضعف مشاهده فرمود قیدار را وصی وولیعهد خویش گردانید
دوازدہم حضرت اسحق نے حضرت یعقوب کو اپنا وصی وخلیفہ کیا اور اس وصایت کی بابت سنیون نے
عجیب وغریب قصہ اپنی کتب تواریخ مین درج کیا ہے اور مین یہان روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کے
ص ۴۵ سے نقل کرتا ہون اسحق عیص را دوست ترمیداشت ورفقا یعقوب را واسحاق درکبر سن بعارضہ
رمد مبتلا شده دیده ظاهرش از ملاحظه مبصرات عاطل ماند ودرخلال این احوال روزے اسحاق بافرزند
خود عیص که بشکار شغفے تمام داشت گفت مرا گوشت صید آرزو ست وطعمه آنکه بشکار بدست آری
وبریان کرده بمن رسانی تا دعا کنم که باری تعالی دربارهٔ تو یمن وبرکت ارزانی دارد وعیص تیر وکمان برداشته
بجانب کوه وصحرا شتافت ورفقا صورت حال را معلوم فرموده بنا بر وفور محبتے که با یعقوب
داشت به فور با او گفت که ای فرزند اسحاق با برادر تو عیص چنین وچنان گفت اکنون باید که همین لحظه
بزغاله که چند گاه است که آن را پرورده کشته وبریان کرده پیش اسحاق بری وچون اعضاے
عیص بغایت پر موے بود رفقا اشارت کرده که یعقوب پوست بزغاله را بر ساعد کشد ودر حین تکلم با پدر
آواز خود را تغییر داده در سخن گفتن تقلید عیص نماید ویعقوب بفرموده مادر مهربان عمل نموده بزغاله بریان را
پیش اسحاق برد واسحاق یعقوب را پیش خود طلبیده دست بر ساعد او نهاد وچون با یعقوب در سخن
آمده او نیز تکلم فرمود اسحاق گفت عجب حالتے ست که ساعد عیص مساس میکنم ونغمه یعقوب می شنوم
انگاه اسحاق بریان را خورده موافق مزاج شریف او افتاده فرمود که بارک الله فی ولدک وجعل فیهم النبوة
والکتاب ارباب تاریخ آورده اند که هفتاد هزار کس از ذریه یعقوب بمرتبه شریف نبوت فایز شدند
وچون عیص از شکار مراجعت نمود واز گوشت نخچیر طعامے ترتیب داده پیش پدر برد وگفت انچه از من
طلبداشتی آورده ام اسحق دانست که دران باب حیله واقع شده **انتهی** یہ بندہ ضعیف ونحیف کہتا ہے
کہ سنیون نے بہت سے جھوٹے قصے انبیا علیہم السلام کی نسبت اپنی کتابون مین درج کیے ہین ازانجملہ
ایک یہی ہے اور کچھ روضۃ الصفا پہ موقوف نہین ہے بلکہ ان حضرات کی اکثر کتب تواریخ وغیرہ
مین یہ قصہ مندرج ہے افسوس کہ یہ لوگ اسقدر نہین سمجھتے ہین کہ اس مین انبیا کی طرف کید ومکر کی نسبت

ہوتی ہے کون مسلم و دیندار اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ جو حق عیص کا تھا وہ حضرت یعقوب نے کید و مکر کرکے
خود لیلیا اور کچھ حضرت یعقوب اور حضرت اسحاق پہ موقوف نہیں ہے بلکہ جناب باری تعالی عز اسمہ
کیطرف نسبت جہل کی ہوتی ہے اس سبب سے کہ بفرض محال اگر سنیون کے مذہب کی بناپر حضرت اسحق حضرت
یعقوب اور اونکی والدہ کی دھوکہ مین آگئی تو معاذ اللہ حق سبحانہ و تعالے کو کیونکر مغالطہ ہوا وہ تو عالم الغیب
اور ہر شخص کے دلکے حال کو جانتا ہے وہ تو اس بات کو جانتا تھا کہ حضرت اسحاق عیص کے باب مین
دعا فرما رہے ہین پھر یہ دعا اوسنے حضرت یعقوب کے باب مین کیونکر قبول فرمائی تعالی اللہ عما یصفون
اور سبب اہل سنت و جماعت کی ان اکاذیب کا یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ سفینۂ اہلبیت سے متخلف اور اونکے
ساتھ تمسک کرنے سے منحرف ہین لہذا اس طرح کی قصہ ہائے باطلہ کتب یہود و نصارے سے ان لوگون
نے اخذ کرکے اپنی کتابون مین جمع کیے ہین اور چونکہ عصمت انبیا علیہم السلام کے قائل نہین ہین لہذا ایسے
افترا و بہتان سے پرہیز نہین کرتے اور مطلق نہین ڈرتے اور کتاب خدا کی طرف بھی تامل و امعان نظر
نہین کرتے تاکہ کو جا فقط یہ لیتے ہین کمثل الحمار یحمل اسفارا ورنہ خود قرآن مجید و فرقان حمید اس قصہ باطلہ کا مکذب
ہے چنانچہ کئی جگہ اوسمین ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے حضرت اسحاق کے ساتھ حضرت یعقوب کی بشارت
بھی حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو دی تھی چنانچہ سورہ ہود مین ہے وامراتہ قائمۃ فضحکت فبشرناہا
باسحق ومن وراء اسحق یعقوب یعنی اور زوجہ حضرت ابراہیم کی (یعنی حضرت سارہ) کھڑی ہوئی تھی
پس ہنسی (قوم لوط کی عذاب کا حال سنکے) پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ اسحاق کے اور بعد اسحاق کے
ساتھ یعقوب کے انتہی ونیز سورہ انبیا مین ہے ووہبنا لہ اسحق ویعقوب نافلۃ یعنی اور عطا کیا ہمنے او
ابراہیم کو اسحاق اور عطا کیا ہمنے اوسکو یعقوب زیادہ (یعنی آرزو بیٹے کی تھی حق سبحانہ و تعالی نے اوسکے
ساتھ پوتا بھی عطا کیا) انتہی ونیز سورۂ ابراہیم مین ہے کہ وہبنا لہ اسحق ویعقوب یعنی عطا کیے ہمنے
اوسی ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب انتہی ونیز سورہ مریم مین بھی اسیطرح ہے ونیز سورہ عنکبوت مین بھی اسیطرح ہے
پس ان آیات بینات سے ثابت ہوگیا کہ حضرت ابراہیم کو معلوم تھا کہ میرے یہان اسحاق اور اسحاق کے یہان
یعقوب پیدا ہونگے اور یہ دونون پیغمبر ہونگے اس سبب سے کہ عیص کا ذکر کہین قرآن مین نہین ہے حالانکہ وہ بڑے

بیٹے حضرت اسحاق کے تھے یعنی حضرت یعقوب سے پہلے پیدا ہوے تھے پس حق سبحانہ تعالی نے حضرت
اسحاق کے ساتھ جو فقط حضرت یعقوب کی بشارت حضرت ابراہیم کو دی تو وجہ تخصیص سوای نبوت کی اور کیا
ہے پس جب حضرت ابراہیم کو معلوم تھا تو ممکن نہین ہے کہ اپنے حضرت اسحاق کو نہ بتلایا ہو پس جب
حضرت اسحق جانتے تھے کہ یعقوب کو شرف نبوّت حاصل ہوگا اور عیص اوس سے محروم رہینگے تو پھر
کیونکر عیص کو زیادہ چاہتے تھے اور حضرت یعقوب کو چھوڑ کے عیص کیواسطے دعا کرنیکا ارادہ کیا
سنیون کے نزدیک گویا آپکی زوجہ رفقا آپ سے اعلم تھین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
سیزدہم حضرت یعقوب نے اپنے صاحبزادے حضرت یوسف کو اپنا خلیفہ و وصی کیا چنانچہ روضۃ الصفا
مذکور کے ص ۹۰ مین ہے چون اسرائیل دانست کہ از دست عزرائیل پای فرار و مجال قرار متصور نیست فرزندان
خود را خواند و شرائط وصیت بجا آورد و یوسف را وصی و ولیعہد خود گردانید چہاردہم حضرت ایوب صابر
نے اپنے صاحبزادے حومل کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا چنانچہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر کے ص ۸۷ مین ہے ان
عمر ایوب کان ثلاثا وتسعین سنۃ وانہ اوصی عند موتہ الی ابنہ حومل یعنی عمر حضرت ایوب کی ترانوے
برس کی ہوے اور اپنے وفات کیوقت اپنے صاحبزادے حومل کو اپنا وصی کیا و نیز روضۃ الصفا مطبوعہ
مطبع نولکشور کے صفحہ ۹۰ مین حضرت ایوب کے اخر قصے مین لکھا ہے و در اخر ایام حیات و قریب وفات حومل را
کہ ارشد اولاد او بود وصی و ولی عہد خویش گردانید و مہمات تجہیز و تکفین وصیت فرمود پانزدہم
حضرت موسی نے حضرت ہارون اپنے بھائی کو خلیفہ و جانشین مقرر کیا اور بعد حضرت ہارون کے اونکی اولاد مین
امامت و خلافت قائم کر دی چونکہ حضرت موسی مین اور ہمارے رسولخدا مین اور حضرت ہارون مین اور جناب
علی مرتضی علیہ السلام مین مشابہت تامہ ہے اور اس خلافت و وصایت کی لئے کسیقدر تفصیل کی ضرورت
ہے لہذا مین اسکو انشاء اللہ العزیز بعد اسکے عنقریب بیان کرونگا شانزدہم چونکہ حضرت ہارون کا انتقال
سامنے حضرت موسی کے ہوگیا لہذا حضرت موسی نے حضرت یوشع ابن نون اپنے عزیز کو قریب وفات
اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا چنانچہ کتاب روضۃ الصفا جلد اول مطبوع نولکشور کے صفحہ ۹۳ مین
ہے کہ موسی در آخر عمر از قوم را احضار کردہ مجلس عظیم ساخت و یوشع را خلیفہ و وصی گردانید

و بنی اسرائیل را بعد از حوالۂ ضمان حفظ الٰہی بوے سپرد و تدبیر و رعایت مہمات ایشان وصیت کرد و سبا ط
را بطاعت و انقیاد او تحریص فرمود و گفت امروز ہفتم ماہ اذر است و سن من یکصد و بست سال رسیدہ
و زمان رحلت نزدیک شدہ اکنون بندہ از بندگان خدا کہ بخلوص نیت از شما ممتاز است برشما خلیفہ
ساختم و خداوند تعالیٰ و فرشتگان زمین و آسمان را برین معنی گواہ گرفتم باید کہ در متابعت من
تقصیر ننمائید مختصراً یعنی ہم حضرت یوشع نے حضرت کالب بن یوقنا کو اپنا خلیفہ و وصی مقرر کیا
چنانچہ کتاب روضۃ الصفا مذکور کے ص ۹۷ مین ہے وچون یوشع بنا بر استیلائے مرض بحرب نمی توانست
رفت بمعتدان دعائے عقوبت کرد و کالوب بن یوقنا را طلبیدہ منشور خلافت داد و او را وصی و ولیعہد
گردانیدہ از جہان رحلت کرد و نیز تاریخ کامل مذکور کے ص ۷۷ مین ہے ثم توفاہ اللہ فاستخلف علی بنی اسرائیل
کالب بن یوقنا و کان عمر یوشع مأۃ و ستا و عشرین سنۃ یعنی پس وفات دی اللہ نے یوشع کو پس خلیفہ کیا انہون
نے بنی اسرائیل پر کالب بن یوقنا کو اور حضرت یوشع کی عمر ایک سو چھبیس برس کی تھی بعد ہم حضرت کالب
بن یوقنا نے اپنے صاحبزادے یوسا موس کو اپنا خلیفہ و وصی کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے ص ۹۷
مین ہے و کالوب بمراسم اعمال نبوت و ریاست اشتغال نمود تا زمانے کہ وقت مفارقت از دنیا
نزدیک آمد و چون امارات ارتحال مشاہدہ فرمود یوساموس پسر خود را خلافت دادہ و ودیعت حیات بمتقاضی
اجل سپردہ گوہر زندگانی تسلیم قابض ارواح نمود نوز دہم حضرت الیاسؑ نے حضرت الیسع کو اپنا وصی
و خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے ص ۱۰۰ مین ہے کہ در متقارب آن اوقات با الیسع بکوہ رفت و در آنجا
اسپے با آلات رکوب مجموع از آتش ہراق ظاہر شد و الیاس پاے در رکاب آوردہ الیسع را بخلافت خود
وصیت کرد و جبہ صوف خود در وے پوشانیدہ ہمان لحظہ شہوات نفسانی از ان حضرت منقطع گشت
و تعلق او باعراض جسمانی فانی شد و حضرت الٰہی الیاس را در قباب غیرت از نظر خلق محجوب گردانید بستم
حضرت الیسع نے حضرت ذو الکفل کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے صفحہ ۱۰۱ مین حضرت
الیسع کے حالات مین لکھا ہے چون گاہے بنی اسرائیل متابعت وے بجا می آوردند گاہے مخالفت می نمودند
خاطر عاطرش ازین سبب ملول می بود و آخر الامر بحضرت عزت مناجات کردہ در نہضت رفیق اعلیٰ مصاحبت

سعقد انبیا مسلسلت نمودیم از نقین اجابت ذی الکفل را الطلب فرمودہ خلافت داد و روح ناز نین بحضرت رب العالمین فرستاد ۔ نسبت داؤد حضرت داؤد نے اپنی صاحبزادے حضرت سلیمان کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا اور اسپر خود کلام الٰہی شاہد ہی کہ ورث سلیمان داؤد پس کچھ ضرورت کسی کتاب سے سند لانے کی نہین ہی نسبت وو حضرت عیسیٰ نے حضرت شمعون کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا نذکور کے ص ۱۳۲ مین لکھا ہی واز جملہ وصایا عیسیٰ یکی آن بود کہ خدای تعالیٰ مرا امر فرمودہ است کہ شمعون را بعد از خود خلیفہ گردانم و حواریان خلافت وی را قبول کردند انتہی مین نے یہان فقط دو تین کتابون پر بخوف طوالت اکتفا کی ہی ورنہ کتب احادیث و تواریخ و سیر معتمدہ و کثیرہ اہلسنت و جماعت سے یہہ امر ثابت ہی کہ انبیا و مرسلین کا ہمیشہ سے یہی دستور و طریقہ رہا ہی کہ اپنی زندگی مین اپنا خلیفہ و ولی عہد مقرر فرما جاتے تھی تا کہ امت اونکے بعد گمراہی مین مبتلا نہو حالانکہ وہ حضرات جانتے تھے کہ ہمارے بعد کوئی دوسرا نبی مبعوث ہوگا پس کیونکر سنیون کی زبردستی سے یہہ امر تسلیم کر لیا جائے کہ جناب سید المرسلین و خاتم النبیین نے خلاف طریقہ انبیا و سلف اپنا کوئی وصی و خلیفہ مقرر نہین فرمایا حالانکہ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ سے خطاب کر کے فرماتا ہی کہ قل ما کنت بدعا من الرسل یعنی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ مین کچھہ نیا رسولون مین سے نہین ہون انتہی ای حضرات اہلسنت و جماعت ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی کہ تم کیون کر اس بات کے قائل ہو کہ رحمۃ للعالمین نے اپنا کوئی خلیفہ و جانشین اپنی حیات مین مقرر نہین فرمایا کہ حافظ و حامی شریعت و مانع بدعت و رافع نزاع و اختلاف امت ہوا اور اپنی رافت و رحمت کو امت پر سے اوٹھا لیا اور کچھہ ترحم نفرمایا اور اپنی بعد اونکو ضلالت و گمراہی مین چھوڑ گئے باوجودیکہ اسکو جانتے تھے کہ میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہوگا حاشا و کلا ہرگز کوئی منصف مزاج اسکو قبول نکریگا ذرا تم بنظر غور و انصاف ملاحظہ تو کرو کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے حبیب کے بابت مین کیا فرماتا ہے اور کسطرح اوسکی محبت و شفقت و رافت و رحمت سے مسلمانون کو آگاہ کرتا ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ترجمہ البتہ بتحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول تمہین مین سے دشوار ہے اوسپر رنج تمہارا حرص کرنیوالا ہے تمہاری ہدایت پر مومنون کے واسطے شفقت

کرنیوالا ہی مہربان ہی انتہی اب مین حضرت ہارون کی امامت وخلافت ووصایت کو بیان کرتا ہون جسکا
مین نے وعدہ کیا تھا کتاب روضۃ الصفا جلد اول مطبع نولکشور کے ص ۷۰ مین ہی وچون صباح روز ہشتم کہ غرہ
نیسان بود طالع شد حضرت موسے ہارون را طلب کردہ امامت وخلافت خود را بدو تفویض فرمود وآن
شغل را بحسب وصایت در نسل او ابدًا بعد بطن مقرر گردانیدہ وانارۃ قنادیل وتجمیر بخور وتولیت قربان ہا بدستہ
مفوضہ جہت اصحاب مناصب وغیر ذالک برای او مفوض ساخت وتمامت بنی اسرائیل را برین معنی گواہ گرفتہ
مخالفت او و اولاد وشیعہ او را بر ایشان حرام کردہ خون کسانی کہ خلاف ہارون وفرزندان او نمایند مباح گردانید
وبعد ازانکہ قربانی نمودند آتشی از آسمان فرود آمدہ ہمہ را بسوخت یہود این روز را تعظیم کنند وفضائل بسیار
گویند چہ روز یکشنبہ است کہ ابتدای خلقت عالم درین روز بودہ واول ہفتہ وغرہ ماہ اول سال است و
اول روزی است کہ مردم اجتماع نمودہ بزیارت بیت المقدس حاضر آمدند واول روزیست کہ جہت ولایت
وخلافت ہارون قربانی کردند وآتش فرود آمدہ بر ہمہ قربانی ہا احاطہ کرد انتہی موضع الحاجۃ بندہ
ضعیف اول کتاب مین مشابہت جناب سید المرسلین کی حضرت موسے کیساتھ اور مشابہت حضرت ہارون
کی حضرت علی ابن ابیطالب کیساتھ بتفصیل تمام لکھ چکا ہی اور یہہ حدیث شریف بھی نقل کی ہی کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنی ای علی تو مجھسے بمنزلہ
ہارون کے ہی موسے سے مگر یہہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین انتہی اور یہہ حدیث اسقدر مشہور و
معروف ہے کہ کوئی شخص اہلسنت وجماعت مین سے انکار نہین کرسکتا اور انکے کتب صحاح
مین مذکور ہے اور اس حدیث کے بیان مین ایک جلد ضخیم کتاب مستطاب عبقات الانوار کی
مطبوع ومشہور ہوچکی ہے کہ اوسکے نوسو چہتر صفحے ہین اور یہان اس عبارت روضۃ الصفا
سے علاوہ امامت وخلافت حضرت ہارون کی یہہ امر بھی ثابت ہوا کہ خلافت وامامت اونکی نسل
مین ابدًا بعد بطن مقرر ہوئی جیساکہ بنابر مذہب حقہ جناب امیر کی اولاد مین مقرر ہوئی اور یہہ بھی معلوم ہوا
کہ جسدن حضرت موسے نے ہارون کو خلیفہ کیا وہ اول سال تھا اور اوسیکو نوروز کہتے ہین اور احادیث صحیحہ
سے ثابت ہے کہ جسدن جناب رسولخدا نے جناب امیر علیہ السلام کو غدیر خم مین اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمایا وہ بھی نوروز تھا

ہجری اٹھارہوین تاریخ ذوالحجہ کی تھی اور بحساب سال شمسی روز نوروز تھا چونکہ مین نے اس مبحث مین اکثر عبارتین روضۃ الصفا سے نقل کی ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اوسکی توثیق بھی کر دون پس واضح ہو کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین بعد نقل قصہ تجہیز جیش اسامہ بن زید فرمایا ہے اور کتاب مذکور مطبوع مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۲۱ مین یہ عبارت موجود ہے این ست آنچہ در روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و معارج النبوۃ و معاعین و دیگر تواریخ معتبرہ شیعہ و سنی موجود ست اور خود واعظ صاحب نے اسی کتاب مجمع الاوصاف کے ص ۱۲۹ و ۱۳۳ مین لکھا ہے کہ تاریخ روضۃ الصفا مسلمہ فریقین ہے مین کہتا ہون کہ شیعون کے نزدیک اس کتاب کا معتبر و مسلم ہونا یہ تو شاہ صاحب اور اونکے مرید واعظ صاحب کا افتراے محض دروغ بےفروغ ہے اس سبب سے کہ صاحب روضۃ الصفا سنی المذہب ہین اور شیعہ سنیون کی تصانیف کو کب معتبر و مسلم سمجھتے ہین لیکن سنیون کے اوس کتاب کا معتبر سمجھنا اور جو کچھ اوسمین لکھا ہے اوسکا تسلیم کرنا بشہادت پیر و مرید لازم ہو گیا کہ خواہ مخواہ بنا بر اونکے مذہب کے یہ دو گواہ عادل ہین اور ہمکو اب زیادہ توثیق کی ضرورت باقی نرہی اب ہم بعون اللہ تعالی وحسن توفیقہ شروع کرتے ہین بیان امامت و خلافت امیرالمومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب ہین واضح ہو کہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین ابتداے بعثت و نبوت سے ہر موقع و مقام پر کنایۃً و صراحۃً جناب امیر کی خلافت و امامت کو اکثر بیان فرمایا کرتے تھے اور مسلمانون کو اس امر سے آگاہ کیا کرتے تھے و نیز اقوال کے سوا آپکے افعال بھی اس امر پر شاہد تھے اور آیات متعددہ بھی اس باب مین نازل ہوے ہین چنانچہ سنیون کی کتابون سے یہ سب باتین بخوبی ثابت ہین لیکن جب آپنے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور مقام غدیر خم مین پہونچے تو وہان آپ کو بحکم خداے عزوجل موافق طریقہ انبیاے سلف اپنا خلیفہ و جانشین و امام خلق بمجمع عام مین مقرر فرمایا اور کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہین رکھا اور ایک خطبہ فصیح و بلیغ و طویل و عریض ارشاد فرمایا اس باب مین ائمہ معصومین علیہم السلام سے کتب شیعہ ما کثرہم اللہ فی البریہ مین اسقدر احادیث و آثار منقول ہین کہ اگر وہ سب لکھی جائین تو ایک کتاب ضخیم ہو جائے اور مین یہان ایک روایت کی نقل مع ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون کہ جو حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے اور وہ خطبہ مبارکہ غدیر خم بھی کہ جو جناب رسالتمآب نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا ہے اوس مین

مندرج ہے اور اس نقل کی چند وجوہ ہین **وجہ اول** یہ ہے کہ علمائے شیعہ کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے کہ مخالفین کے مقابلے مین انہین کی کتابون سے اپنے مذہب اور مطلب کو ثابت کرتے ہین چنانچہ مین نے بھی اس کتاب مین یہی بات کا التزام کیا ہے اور داب مناظرہ بھی یہی ہے اور علمائے اہلسنت وجماعت کا بسبب عجیب وبیچارگی کے یہ طریقہ ہے کہ اپنی ہی کتابون کی حدیثین اور روایتین شیعون کے مقابلے مین نقل کرتے ہین جیسا کہ واعظ صاحب نے بھی اس رسالہ مجمع الاوصاف مین کیا ہے پس عوام بلکہ متوسطین شیعہ جو کتب مناظرہ کو ملاحظہ کرتے ہین تو انہیے یہان کی روایات واحادیث پر کہ جو عربی زبان مین ہین مطلع نہین ہوتے لہذا مین نے چاہا کہ اوس خطبہ مبارکہ کے مضمون ہدایت مشحون سے وہ لوگ بھی مطلع ہوجائین اور حضرات سنیہ بھی جسطرح اپنے یہان کی احادیث وروایات کو دیکھتے ہین اوسیطرح ہمارے یہانکی بھی بعض احادیث کو اس باب مین ملاحظہ کرین ہرچند کہ اردو مین کہ جو نہایت مختصر اور غیر فصیح زبان ہے ایسے کلام فصیح وبلیغ وجامع ونافع کا کہ جو منقول ہے مہبط وحی ومعدن رسالت سے اس طور پر ترجمہ کرنا کہ مفہوم ومراد کلام بعینہ ناظر کے فہم مین آجاوے قوت بشری سے خارج ہے لیکن حتی الامکان مین نے اس امر کی بہت رعایت کی ہے ولا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا **وجہ دوم** یہ ہے کہ یہ خطبہ مبارکہ چونکہ کلام معجز نظام مخبر صادق ہے لہذا بسبب فصاحت وبلاغت کے خود اپنی حقیقت پر دلیل بین وروشن ہے لہذا ممکن ہے کہ کوئی راہ گم کردہ اسکے مطالعہ وملاحظے سے ہدایت پاوے اور راہ راست پر آجاوے اس سبب سے کہ کلام حق مین بڑا اثر ہوتا ہے چنانچہ کفار مکہ اگرچہ حقیت قرآن کے منکر تھے لیکن اکثر اونمین سے اوسکی فصاحت وبلاغت کے سبب سے ایمان لاے **وجہ سوم** یہ ہے کہ اس روایت صحیح اور خطبہ بلیغہ جامعہ کے اکثر اجزا کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت مین موجود ہین لہذا مین نے چاہا کہ پہلے اسکو اپنی کتابون سے لکھون بعد اوسکے اسکے اجزا کو سنیون کی کتابون سے ثابت کرون تا کہ اتمام حجت بابلغ وجوہ واکمل طرق ہوجاوے ہرچند کہ اکثر کتب شیعہ مین یہ روایت مع خطبہ موجود ہے مگر مین یہان کتاب احتجاج علامہ طبرسی مطبوع طہران کے صفحہ ۴۰ سے نقل کرتا ہون حدثنی السید العالم العابد ابوجعفر مہدی ابن ابی حرب الحسینی رضی اللہ عنہ قال اخبرنا الشیخ ابوعلی الحسن بن الشیخ السعید ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ عنہم

قال اخبرنی الشیخ السعید الوالد ابو جعفر قدس اللہ روحہ قال اخبرنی جماعۃ عن ابی محمد ہارون بن موسی
التلعکبری قال اخبرنا ابو علی محمد بن ہمام قال اخبرنا علی السوری قال اخبرنا ابو محمد العلوی من ولد الافطس
وکان من عباد اللہ الصالحین قال حدثنا محمد بن موسی الہمدانی قال حدثنا محمد بن خالد الطیالسی قال
حدثنا سیف بن عمیرہ وصالح بن عقبۃ جمیعا عن قیس بن سمعان عن علقمۃ بن محمد الحضرمی عن ابی جعفر
محمد بن علی علیہما السلام انہ قال حج رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ من المدینۃ وقد بلغ جمیع الشرائع
قومہ غیر الحج والولایۃ فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ جل اسمہ یقرئک السلام ویقول لک
انی لم اقبض نبیا من انبیائے ولا رسولا من رسلی الا بعد اکمال دینی وتاکید حجتی وقد بقی علیک من ذالک
فریضتان مما یحتاج ان تبلغہما قومک فریضۃ الحج وفریضۃ الولایۃ والخلافۃ من بعدک فانی لم اخل ارضی
من حجۃ ولن اخلیہا ابدا فان اللہ جل ثناءہ یامرک ان تبلغ قومک الحج تحج ویحج معک من استطاع الیہ سبیلا
من اہل الحضر والاطراف والاعراب وتعلمہم من معالم حجہم مثل ما علمتہم من صلواتہم وزکوتہم وصیامہم
وتوقفہم من ذلک علی مثال الذی وقفتہم علیہ من جمیع ما بلغتہم من الشرائع فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ فی الناس الا ان رسول اللہ یرید الحج وان یعلمکم من ذلک مثل الذی علمکم من شرائع دینکم ویوقفکم من
ذلک علی ما اوقفکم علیہ من غیرہ فخرج وخرج معہ الناس واصغوا الیہ لینظروا ما یصنع فیصنعوا مثلہ فحج بہم
وبلغ من حج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من اہل المدینۃ واہل الاطراف والاعراب سبعین الف انسان
او یزیدون علی نحو عدد اصحاب موسی السبعین الف الذین اخذ علیہم بیعۃ ہارون فنکثوا واتبعوا العجل
والسامری وکذلک اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ البیعۃ لعلی بالخلافۃ علی عدد اصحاب موسی
فنکثوا واتبعوا العجل والسامری سنۃ بسنۃ ومثلا بمثل واتصلت التلبیۃ ما بین مکۃ والمدینۃ فلما وقف بالموقف
اتاہ جبرئیل عن اللہ عز وجل فقال یا محمد ان اللہ عز وجل یقرئک السلام ویقول لک انہ قد دنی
اجلک ومدتک وانا مستقدمک علی ما لا بد منہ ولا عنہ محیص فاعہد عہدک وتقدم وصیتک
واعمد الی ما عندک من العلم ومیراث علوم الانبیاء من قبلک والسلاح والتابوت وجمیع
ما عندک من آیات الانبیاء فسلمہ الی وصیک وخلیفتک من بعدک حجتی البالغۃ علی خلقی علی

بن ابی طالب فاقم للناس علما وجدد عهده ومیثاقه وبیعته وذکرهم ما اخذت علیهم من بیعتی ومیثاقی الذی واثقتهم
به وعهدی الذی عهدت الیهم من ولایة ولیی ومولاهم ومولی کل مومن ومومنة علی بن ابی طالب فانی
لم اقبض نبیا من الانبیاء الا من بعد اکمال حجتی ودینی واتمام نعمتی بولایة اولیائی ومعاداة اعدائی وذلک
کمال توحیدی ودینی واتمام نعمتی علی خلقی باتباع ولیی وطاعته وذلک انی لا اترک ارضی بغیر ولی
ولا قیم لیکون حجة لی علی خلقی فالیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی بولی مولی کل مومن ومومنة
علی عبدی ووصی نبیی والخلیفة من بعده وحجتی البالغة علی خلقی مقرون طاعته بطاعة محمد نبیی و
مقرون طاعته مع طاعة محمد بطاعتی من اطاعه فقد اطاعنی ومن عصاه فقد عصانی جعلته علما بینی
وبین خلقی مقرون طاعته بطاعة محمد من عرفه کان مومنا ومن انکره کان کافرا ومن اشرک ببیعته
کان مشرکا ومن لقینی بولایته دخل الجنة ومن لقینی بعداوته دخل النار فاقم یا محمد علیا علما وخذ علیهم البیعة
وجدد عهدی ومیثاقی لهم الذی واثقتهم علیه فانی قابضک الی ومستقدمک علی فخشی رسول الله صلی الله
علیه وآله من قومه واهل النفاق والشقاق ان یتفرقوا ویرجعوا جاهلیة لما عرف من عداوتهم ولما ینطوی
علیه انفسهم لعلی من العداوة والبغضاء فسأل جبرئیل علیه السلام ان یسئل ربه العصمة من الناس وانتظر
ان یاتیه جبرئیل بالعصمة من الناس من الله جل اسمه فاخر ذلک الی ان بلغ مسجد الخیف فاتاه جبرئیل علیه السلام
فی مسجد الخیف فامره بان یعهد عهده ویقیم علیا علما للناس ولم یاته بالعصمة من الله جل جلاله بالذی
اراد حتی بلغ کراع الغمیم بین مکة والمدینة فاتاه جبرئیل وامره بالذی اتاه فیه من قبل الله ولم یاته بالعصمة
فقال یا جبرئیل انی اخشی قومی ان یکذبونی ولا یقبلوا قولی فی علی فرحل فلما بلغ غدیر خم قبل الجحفة
بثلثة امیال اتاه جبرئیل علیه السلام علی خمس ساعات مضت من النهار بالزجر والانتهار والعصمة من الناس
فقال یا محمد ان الله عز وجل یقرئک السلام ویقول لک یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی
وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس وکان اوائلهم قریبة من الجحفة فامره بان یرد من تقدم منهم و
یحبس من تاخر عنهم فی ذلک المکان لیقیم علیا للناس ویبلغهم ما انزل الله تعالی فی علی واخبره بان الله عز وجل قد عصمه
من الناس فامر رسول الله صلی الله علیه وآله عندما جاءته العصمة منادیا ینادی فی الناس بالصلاة جامعة ویرد من تقدم منهم ویحبس من تاخر

عن یمین الطریق الی جنب مسجد الغدیر امرہ بذلک جبرئیل علیہ السلام عن اللہ عز و جل و کان فی الموضع سلمات فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ان یقم ما تحتھن و ینصب لہ حجارۃ کھیئۃ المنبر لیشرف علی الناس فتراجع الناس و احتبس و اخرھم فی ذلک المکان لا یزالون فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فوق تلک الاحجار ثم حمد اللہ تعالی و اثنی علیہ فقال ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے باسناد مذکورہ میں منقول ہی کہ آپنے فرمایا کہ قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے حج کا مدینے سے ایسی حالت مین کہ پہونچا چکے تھے آپ کل احکام اپنی قوم کو سوا حج کے اور ولایت کے پس آئے آپکے پاس جبرئیل اور کہا کہ ای محمد تحقیق اللہ جل اسمہ آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ مین نے کسی نبی کی روح قبض نہین کی انبیا مین سے اور نہ کسی رسول کی اپنے رسولون مین سے مگر بعد کامل کرنے اپنے دین کے اور مستحکم کرنے اپنی حجت کے اور تحقیق باقی رہگئی ہین تیرے اوپر اس دین مین سے دو فریضے اس قبیل سے کہ ضرورت ہے اس بات کی کہ پہونچادے تو وہ دونون اپنی قوم کو ایک فریضہ حج کا ہی اور ایک فریضہ ولایت و خلافت کا ہے تیرے بعد اس سبب سے کہ مین نے اپنی زمین کو کبھی خالی نہین رکھا حجت سے اور ہرگز خالی نہ رکھونگا اوسکو تا قیامت تک پس تحقیق اللہ جل ثناء و حکم کرتا ہے آپکو اس بات کا کہ پہونچا دین آپ اپنی قوم کو احکام حج کے اسطرح کہ آپ خود حج کیجیے اور حج کرین آپکے ساتھ وہ لوگ کہ جنکو استطاعت ہو حج مین جانیکی خواہ وہ لوگ شہر کے رہنے والے ہون خواہ اطراف کے خواہ بادیہ نشین اور سکھلا دیجیے اون لوگون کو احکام اونکے حج کے مثل اون احکام کے کہ سکھلاے ہین آپنے اونکو اونکی نماز سے اور زکوۃ سے اور روزے سے اور حد مقرر کر دیجیے اون لوگون کیواسطے اس حج سے مثل اون باتون کے کہ جنکے اوپر آپنے اون لوگون کے لیے حد مقرر کر دی ہے کل اون احکام سے کہ جو آپنے اونکو پہونچائے ہین پس ندا کی منادی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے لوگون مین کہ آگاہ ہو کہ تحقیق رسول خدا ارادہ کرتے ہین حج کا اور اس بات کا کہ سکھلا دین تمکو حج کرنا جسطرح کہ سکھلائے ہین تمکو تمھارے دین کے دیگر احکام اور حد مقرر کر دین تمھارے لیے احکام حج سے موافق اوسکے کہ حد مقرر کر دی ہے تمھارے لیے اور احکام کی پس نکلے مدینے سے باہر رسول خدا اور باہر نکلے آپکے ساتھ سب لوگ اور متوجہ رہتے وہ لوگ

آپ کی طرف تاکہ دیکھیں کہ آپ کیا کرتے ہیں کہ وہ لوگ بھی مثل آپکے کریں پس حج کیا آپنے اون لوگون کے
ساتھ ایسی حالت مین کہ پہنچ گئے تھے تعداد اون کی کہ جنھون نے آپکے ساتھ حج کیا اہل مدینہ اور اہل اطراف
اور بادیہ نشینون سے ستر ہزار آدمی بلکہ زیادہ کہ موافق ہے تعداد اصحاب موسیٰ کی کہ جو ستر ہزار تھے جن لوگون سے کہ حضرت
موسیٰ نے بیعت حضرت ہارون کی لی تھی پس توڑ ڈالی اون لوگون نے بیعت اور پیروی کی گوسالہ وسامری
کی اسی طرح رسول خدا نے بیعت لی واسطے علی علیہ السلام کے خلافت کی موافق تعداد اصحاب موسیٰ کے پس
توڑ ڈالی اون لوگون نے بھی بیعت اور پیروی کی گوسالہ وسامری یعنی فلان وفلان کی کہ ان لوگونکا یہ طریقہ بھی موافق
اصحاب موسیٰ کی تھا کہ اونکی مثال بھی اوتھین لوگون کے مثال تھی اور پھر گئی خلق درمیان مکہ اور مدینہ کے جس وقت
وقوف کیا حضرت نے موقف یعنی عرفات مین آئے آپکے پاس جبرئیل اللہ عزوجل کی طرف سے اور کہا کہ ای محمد تحقیق
اللہ عزوجل آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تحقیق نزدیک ہوگئی اجل اور مدت تیری اور تحقیق مین سامنے
لانے والاہون تیرے ایسی چیز کو کہ جس سے کچھ چارہ نہین ہے اور نہ اوس سے مفر ہے یعنی موت کو پس محکم کر تو اپنے
عہد کو اور مقدم کر اپنی وصیت کو اور متوجہ ہو طرف اون چیزون کے کہ جو تیرے پاس ہین علم الٰہی سے اور میراث علوم
انبیاے سابق سے اور سلاح اور تابوت اور جو کچھ کہ تیرے پاس ہے علامات ومعجزات انبیاے پس ودیعت رکھ سب
چیزین اپنے وصی اور خلیفہ کو کہ جو تیرے بعد ہوگا کہ وہ حجت بالغہ میری ہے میری خلق پر وہ کون ہے کہ علی بن ابی طالب ہے
پس برپا کر تو اوسکو واسطے آدمیون کے نشان راہ ہدایت اور تازہ کر تو اوسکے عہد وپیمان اور بیعت کو اور یاد دلوا تو
اون لوگون کو وہ عہد کہ جو مین نے اون لوگون سے لیا تھا یعنی روز الست اپنی بیعت سے اور اپنے عہد وپیمان سے
کہ جو محکم کیا تھا مین نے اونکے لیے اور میرے اوس عہد سے کہ جو مین نے اونسے لیا تھا ولایت سے اپنے ولی کے اور
اونکے مولی کے اور ہر مومن ومومنہ کے مولی علی بن ابیطالب کے اس سبب سے کہ تحقیق مین نے کسی نبی کی اپنے انبیا سے
روح قبض نہین کی ہے مگر بعد کامل کرنے اپنی حجت کی اور دین کے اور تمام کرنے اپنی نعمت کے ساتھ ولایت اولیاء
اپنے کے اور عداوت اعدا اپنے کے اور یہ کمال میری توحید کا ہے اور میرے دین کا ہے اور اتمام میری نعمت کا ہے
میری خلق پر بسبب پیروی کرنے میرے ولی کے اور اوسکی اطاعت کے اور یہ اس سبب سے کہ نہین چھوڑتا ہون مین

لہ اس مطلب کے اثبات مین مقاع السنتم وغیرہ قابل دید ہے ۱۲

اپنی زمین کو بغیر ولی اور قائم رکھنے والے دین کے تاکہ وہ حجت میری ہو میری خلق پر پس آج کامل کیا مین نے
تمھارے اوپر اپنے دین کو اور تمام کیا مین نے تمھارے اوپر اپنی نعمت کو سبب ایسے ولی کے کہ جو مولی ہر
مومن اور مومنہ کا ہی وہ علیؑ ہے کہ میرا بندہ ہی اور میرے نبی کا وصی ہے اور خلیفہ ہے اوسکے بعد اور حجت بالغہ ہے
میری میری خلق پر مقرون ہے طاعت اوسکی ساتھ طاعت محمدؐ میرے نبی کے اور مقرون ہے طاعت اوسکی
ہمراہ طاعت محمدؐ کے ساتھ میری طاعت کی جو شخص کہ اطاعت کرے اوسکی پس تحقیق کہ اطاعت کی اوسنے میری
اور جو شخص کہ نافرمانی کرے اوسکی پس تحقیق کہ نافرمانی کی اوسنے میری گردانا ہے مین نے اوسکو نشان درمیان
اپنے اور درمیان اپنی خلق کے کہ مقرون ہے طاعت اوسکی ساتھ طاعت محمدؐ کے جو شخص کہ پہچانے اوسکو
یعنی امام جانے اوسکو وہ مومن ہے اور جو شخص انکار کرے اوسکا (یعنی اوسکی امامت کا) وہ کافر ہے اور جو شخص
کہ شریک کرے اوسکی بیعت مین دوسرے شخص کو وہ مشرک ہے اور جو شخص کہ ملاقات کرے مجھسے ساتھ اوسکی
ولایت کے داخل ہو بہشت مین اور جو شخص کہ ملاقات کرے مجھسے ساتھ اوسکی عداوت کے داخل ہو دوزخ مین پس
برپا کر تو اے محمدؐ علیؑ کو نشان ہدایت اور لے تو اون لوگون سے بیعت اور تازہ کر تو میرے عہد و پیمان کو اون
لوگون کے واسطے کہ جسپر مین نے استحکام کیا ہے اون لوگون سے اس سبب سے کہ تحقیق مین تجھکو اوٹھانے والا ہون
اپنی طرف اور بلانے والا ہون اپنے پاس پس خوف کیا رسول خدا صلعم نے اپنی قوم سے اور اہل
نفاق اور شقاوت سے اس بات کا کہ متفرق ہو جاینگے وہ لوگ اور پھر جاینگے طرف زمانہ جاہلیت کے
(یعنی کافر ہو جاینگے) اس سبب سے کہ وہ حضرت خوب جانتے تھے اونکی عداوت کو اور جو کچھ کہ اونکے
دلون مین تھا علیؑ سے از قبیل عداوت و بغض اور سوال کیا آپنے جبرئیل سے اس بات کا کہ
سوال کرے پروردگار سے حفاظت کا لوگون سے اور انتظار کیا اس بات کا کہ آوین آپکے پاس
جبرئیل ساتھ خبر حفاظت کے لوگون سے اللہ جل اسمہ کی جانب سے پس تاخیر کی آپ نے اس بات مین یہانتک
کہ پہونچے آپ مسجد خیف مین پس آئے آپکے پاس جبرئیل مسجد خیف مین اور حکم کیا آپکو ساتھ اس
بات کی کہ عہد لین اپنا اور قائم کرین علیؑ کو نشان ہدایت واسطے آدمیون کے اور نہین لائے
حضرت جبرئیل خبر حفاظت کی اللہ جل جلالہ کی جانب سے جسکا کہ آپ ارادہ کرتے تھے یہانتک کہ پہونچے

آپ مقام کراع الغمیم مین کہ جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے پس آئے جبرئیل اور حکم دیا آپکو اوس بات کا
کہ جو لائے تھے اللہ کی جانب سے اور نہین لائے خبر حفاظت کو پس فرمایا آپنے کہ اے جبرئیل مین ڈرتا ہون
اپنی قوم کو کہ میری تکذیب کرینگے اور میرے قول کو علی کی باب مین قبول نکرینگے پھر کوچ کیا آپنے پس جسوقت
کہ پہونچے آپ غدیر خم مین کہ جحفہ سے تین میل ہے آئے آپکے پاس جبرئیل پانچ گھڑی دن چڑھے
ساتھہ تاکید بقدر مقرون بعتاب کے اور ضمانت حفاظت کی لوگون کی شر سے پس کہا کہ اے محمد تحقیق اللہ عز و جل
آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے ترجمہ آیت اے رسول پہونچا دے تو اوس حکم کو کہ جو نازل کیا گیا ہے تیری
طرف تیرے پروردگار کی جانب سے علی کے باب مین اور اگر نہ کیا تو نے تو اوسکی رسالت ہی نہین پہونچائی
اور اللہ حفاظت کریگا تیری شر سے آدمیون کے انتہی اور تھا اوائل آپکے لشکر کا قریب جحفہ کے پس
حکم دیا آپکو حضرت جبرئیل نے کہ پھیر لیے جاوین وہ لوگ کہ جو آگے بڑھ گئے ہین اور روک دیے جائین وہ
لوگ کہ جو پیچھے ہین اسمقام مین تاکہ قائم کرین آپ علی کو واسطے آدمیون کے اور پہونچا دین اون لوگون کو
جو کچھ کہ نازل کیا ہے اللہ تعالی نے علی کے باب مین اور خبر دی آپکو اس بات کی کہ تحقیق اللہ عز و جل
نے محفوظ کیا ہے آپکو شر مردم سے اور حکم دیا رسول خدا نے جسوقت کہ آئی آپکے پاس ضمانت حفاظت
منادی کو کہ ندا کرے لوگون مین کہ الصلوۃ جامعۃ اور پھیر لیے جاوین وہ لوگ کہ آگے بڑھ گئے ہین اور روک
دیے جاوین وہ لوگ کہ پیچھے رہگئے ہین اور متوجہ ہوئے آپ داہنی طرف سے راستے کی طرف مسجد غدیر خم
اس بات کا ہوا آپکو جبرئیل نے اللہ عز و جل کی جانب سے حکم کیا تھا اور اوسوقت آپ مقام سخت[1]
مین تھے پس حکم کیا رسول خدا نے کہ صاف کیا جاوے جو کچھ کہ نیچے درختون کے ہے اور نصب کیے جاوین کہ آپ
کیواسطے پتھر بشکل منبر تاکہ مشرف ہون آپ لوگون پر پس پھر آئے لوگ جو آگے بڑھ گئے تھے اور ٹھہر گئے وہ
لوگ کہ جو پیچھے تھے اسی مقام مین ایک حالت پر پس کھڑے ہوے رسول خدا اون پتھرون پر بعد
اوسکے حمد و ثنائے اللہ تعالی بجالائے اسطور پر کہ فرمایا الحمد للہ الذی علا فی توحدہ ودنی
فی تفردہ وجل فی سلطانہ وعظم فی ارکانہ ترجمہ حمد اللہ ہی کے

[1] یعنی ایسے مقام مین تھے کہ وہان درخت خار دار تھے ۱۲ منہ

لیے ہے کہ جو برجستہ اپنی وحدانیت مین اور نزدیک ہر خلق سے باوصف اپنی یکتائی کے اور بزرگ ہے
اپنی حکومت و سلطنت مین اور عظیم ہے اپنے ارکان مین یعنی جو اوسکے ارکان دین ہین مثل ملائکہ و انبیا و ائمہ
علیہم السلام کے وہ سب اوسکی عظمت و جلالت کے آگے خاضع و خاشع ہین **حدیث** واحاط بکل شیء
علماً وهو فی مکانه ترجمہ اور احاطہ کیا ہے اوسنے ہر چیز کو از روے علم کے حالانکہ وہ اپنے مرتبہ قدس
مین ہے یعنی اس احاطہ کرنے مین حرکت و سکون و نزول و صعود و اتحاد و حلول و قبض و بسط و قرب و بعد
وغیرہ یہ امور اوسکی ذات پاک کو عارض نہین ہوتے اس سبب سے کہ یہ سب عوارض مخلوقات مین سے ہین
اور وہ سب کا خالق و باری ہے جسطرح قبل خلقت اشیا منزہ و مقدس تھا اوسی طرح اب بھی ہے اور بعد
فناے اشیا بھی اسی طرح ہمیشہ رہیگا رگ گردن سے زیادہ قریب ہے مگر کوئی جانتا اوسکا احساس نہین
کرسکتا تعالی شانہ و عظم برہانہ **حدیث** وقهر جميع الخلق بقدرته وبرهانه ترجمہ اور غالب ہے تمام
خلق پر ساتھ اپنی قدرت کے اور برہان کے **حدیث** مجيد المزيل محمود الافعال ترجمہ ایسا صاحب بزرگی
ہے کہ کبھی اوسکو زوال نہین ایسا محمود ہے کہ کبھی اوسکو فنا نہین **حدیث** باري المسموكات وداحي
المدحوات وجبار الارض والسموات ترجمہ پیدا کرنے والا ہے آسمانون کا اور بچھانے
والا ہے زمینونکا اور بادشاہ ہے زمینون اور آسمانون کا **حدیث** قدوس سبوح رب الملائكة
والروح ترجمہ پاک ہے منزہ ہے پروردگار ہے فرشتونکا اور روح کا **حدیث** متفضل على جميع
من براه متطول على من ادناه يلحظ كل عين والعيون لا تراه ترجمہ تفضل کرنے والا
اپنی کل مخلوقات پر احسان کرنے والا ہے اون لوگون پر کہ جن کو مرتبہ قرب عطا فرمایا دیکھتا ہے سب
آنکھون کو اور آنکھین اوسکو نہین دیکھ سکتین **حدیث** کریم حلیم ذو اناة قد وسع كل شيء
برحمته ومن عليهم بنعمته لا يعجل بانتقامه ولا يبادر اليهم
بما استحقوا من عذابه ترجمہ کریم ہے حلیم ہے دیر کرنے والا ہے گناہگارون کو سزا دینے مین
جلدی نہین کی ہے اوسنے کسی چیز پر سبب اپنی رحمت کے اور احسان کیا ہے اونھین بندون پر ساتھ اپنی
نعمت کے نہین تعجیل کرتا ہے ساتھ انتقام اپنے کے اور نہین مبادرت کرتا ہے طرف اونھین بندون کے

ساتھ اوس چیز کے کہ مستحق ہوئے ہین وہی بسبب اوسکے عذاب کے حدیث قد فہم السرائر وعلم الضمائر ولم یخف علیہ المکنونات ولا اشتبہت علیہ الخفیات ترجمہ تحقیق سمجھتا ہے وہ اسرار کو اور جانتا ہے وہ دلون کی بات اور نہین پوشیدہ ہین اوسکے اوپر چھپی ہوئی چیزین اور نہین مشتبہ ہوتی ہین اوسکے اوپر پوشیدہ باتین حدیث لہ الاحاطۃ بکل شئ والغلبۃ لکل شئ والقوۃ فی کل شئ والقدرۃ علی کل شئ لیس مثلہ شئ وھو منشئ الشئ حین لا شئ دائم قائم بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ترجمہ واسطے اوسکے احاطہ ہے ساتھ ہر شے کے اور غلبہ ہے واسطے ہر شے کے اور قوت ہے بیچ ہر شے کے اور قدرت ہے اوپر ہر شے کے نہین ہے مثل اوسکے کوئی شے اور وہی پیدا کرنیوالا ہے شے کا جس وقت کہ کوئی شے نہ تھی ہمیشہ ہی قائم ہے ساتھ عدل کے نہین ہے کوئی معبود سوا اوسی غالب و حکیم کے حدیث جل عن ان تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر ترجمہ بزرگ ہے اس سے کہ دریافت کرسکین اوسکو آنکھین اور وہ جانتا ہے آنکھون کو اور وہ لطیف و خبیر ہے حدیث لا یلحق احد وصفہ من معاینتہ ولا یجد احد کیف ھو من سر وعلانیۃ الا بما دل عز وجل علی نفسہ ترجمہ نہین پہونچ سکتا ہے کوئی شخص اوسکے وصف کو دیکھنے سے یعنی کوئی اوسکو دیکھ نہین سکتا اور نہین دریافت کرسکتا ہے کوئی شخص کہ کیسا ہے وہ باطن اور ظاہر سے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ دلالت کی ہے اللہ عز وجل نے اوپر نفس اپنے کے حدیث واشھد انہ اللہ الذی ملأ الدھر قدسہ والذی یغشی الابد نورہ والذی ینفذ امرہ بلا مشاورۃ مشیر ولا معہ شریک فی تقدیرہ ولا تفاوت فی تدبیرہ صور ما ابدع علی غیر مثال وخلق ما خلق بلا معونۃ من احد ولا تکلف ولا احتیال انشاھا فکانت وبراھا فبانت ترجمہ اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ بھر دیا ہے جہان کو اوسکے قدس نے اور گھیر لیا ہے ابد کو اوسکے نور نے اور وہ ایسا اللہ ہے کہ جاری کرتا ہے اپنے حکم کو بغیر مشورہ کرنے کے کسی مشیر سے اور نہین ہے اوسکے ساتھ کوئی شریک حکم کرنے مین

اور اندازہ مقرر فرمانے مین اور نہین ہے کچھ فرق اوسکی تدبیر مین صورت بنانی ہے اوسنے
ہر چیز کی کہ جسکو پیدا کیا ہے بغیر کسی نمونہ و مثال کے اور خلق کیا ہے ہر چیز کو کہ خلق کیا ہے بغیر مدد اونکے
کسی شخص سے اور بلا تکلف اور بغیر حیلے کے بلکہ جس چیز کو کہ اوسنے پیدا کیا پس فوراً موجود ہوگئی اور
جس چیز کو کہ اوسنے بنایا پس فوراً ظاہر ہوئی **حدیث** فھو اللّٰہ الّذی لا الہ الّا ھو المتقن
الصنعۃ الحسن الصنیعۃ العدل الّذی لا یجوز والاکرم الّذی ترجع الیہ الامور
ترجمہ پس وہ ایسا اللہ ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے محکم کرنیوالا ہے اپنے کام کا اور عمدہ و
بہتر کرنیوالا ہے اپنے صنائع و بدائع کا ایسا عادل ہے کہ ظلم نہین کرتا ہے اور ایسا صاحب کرم ہے
کہ اوسی کی طرف سب امور کی بازگشت ہے **حدیث** واشھد انّہ الّذی تواضع کلّ شئ لقدرتہ
وخضع کل شئ لھیبتہ مالک الاملاک ومفلک الافلاک ومسخّر الشّمس والقمر
کلّ یجری لاجل مسمی یکوّر اللّیل علی النّھار ویکوّر النّھار علی اللیل یطلبہ حثیثا قاصم
کلّ جبّار عنید ومھلک کلّ شیطان مرید لم یکن معہ ضدّ ولا ندّ احدٌ صمدٌ لم یلد
ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد الہٌ واحدٌ وربٌّ ماجدٌ یشاء فیمضی ویرید فیقضی
ویعلم ویحصی ویمیت ویحیی ویفقر ویغنی ویضحک ویبکی ویمنع ویعطی
لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کلّ شئ قدیر یولج اللّیل فی النّھار
ویولج النّھار فی اللّیل لا الہ الّا ھو العزیز الغفّار مستجیب الدّعاء
ومجزی العطاء محصی الانفاس وربّ الجنّۃ والنّاس لا یشکل علیہ
شئ ولا یضجرہ صراخ المستصرخین ولا یبرمہ الحاح الملحّین
العاصم للصّالحین والموفّق للمفلحین ومولی العالمین الّذی
استحقّ من کلّ خلق ان یشکرہ ویحمدہ علی السّرّاء
والضّرّاء والشّدّۃ والرّخاء + + + + + + + + ترجمہ اور گواہی دیتا ہون
مین اس بات کی کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ متواضع ہے ہر شئے بسبب اوسکی قدرت کے اور خاضع ہے ہر شئے

بسبب اوسکی ہیبت کے مالک ہے بادشاہونکا اور گول بنانے والا ہے آسمانون کا اور مسخر کرنیوالا ہے
آفتاب و ماہتاب کا ہر ایک گردش مین ہے ایک وقت معین تک ڈھانپ دیتا ہے رات کو
دن پر اور ڈھانپ دیتا ہے دنکو رات پر یعنی کبھی رات کو بڑھا دیتا ہے اور دنکو گھٹا دیتا ہے اور
کبھی دنکو بڑھا دیتا ہے رات کو گھٹا دیتا ہے طلب کرتا ہے ایک دوسرے کو جلد جلد یعنی رات دن کے
تعاقب مین ہے اور دن رات کی شکست دینے والا ہے ہر جبار سرکش کو اور ہلاک کرنیوالا ہے
ہر شیطان متمرد کا نہین ہے اوسکے ساتھ کوئی اوسکا ضد اور نہ کوئی اوسکا مثل یکتا ہے ذات
لم یلد و لم یولد ہے یعنی نہ کوئی چیز اوس سے خارج ہوئی ہے مثل اولاد و فضلات و رطوبات
وغیرہ کے کہ جو انسان و حیوان و دیگر اجسام سے خارج ہوتے ہین اور نہ وہ کسی چیز سے خارج
ہوا ہے مثل اولاد کے کہ جو صلب پدر و رحم مادر سے خارج ہوتی ہے نہ مثل رطوبات وغیرہ کے
کہ جو اور چیزون سے خارج ہوتی ہین اور نہین ہے برابر اوسکا کوئی معبود یکتا ہے اور پروردگار بزرگ
ہے اپنی مشیت کو جاری کر دیتا ہے اور اپنے ارادے کے موافق حکم کرتا ہے اور جانتا ہے ہر چیز کو اور احصا
کرتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے اور فقیر کر دیتا ہے اور غنی کر دیتا ہے اور ہنساتا ہے اور رولاتا ہے اور منع
کرتا ہے اور عطا کرتا ہے اوسی کے واسطے ملک ہے اور اوسی کے واسطے حمد ہے اوسی کے دست قدرت
مین نیکی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے داخل کرتا ہے رات کو دن مین اور داخل کرتا ہے دنکو رات مین
نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے غالب ہے بخشنے والا ہے قبول کرنیوالا ہے دعا کا اور کامل کرنے والا ہے
عطا کا احصا کرنیوالا ہے انفاس کا یعنی انسان اور حیوان جو سانس لیتے ہین اونکی تعداد بھی وہ جانتا ہے
اور پروردگار ہے جنون کا اور آدمیونکا نہین دشوار ہے اوسپر کوئی شے اور نہین ملول کرتی ہے اوسکو
آواز فریاد کرنے والون کی اور نہین تھکاتا ہے اوسکو اصرار کرنا سوال کرنے والونکا بچانے والا ہے
نیکون کا برائی سے اور توفیق دینے والا ہے رستگاری پانے والونکا اور مولی ہے تمام عالم کا وہ ایسا ہے
کہ مستحق ہے تمام خلق سے اس بات کا کہ اوسکا شکر کرین اور اوسکی حمد کرین خوشی کی حالت مین اور رنج کی
حالت مین اور شدت کی حالت مین اور آسانی کی حالت مین حدیث و اومن به و بملٰئکته

وکتبه ورسله اسمع امره واطیع وابادر الی کل ما یرضاه واستسلم لقضائه
رغبة فی طاعته وخوفا من عقوبته لانه الله الذی لا یؤمن مکره ولا یخاف
جوره اقر له علی نفسی بالعبودیة واشهد له بالربوبیة واؤدی ما اوحی
الی حذرا من ان لا افعل فتحل بی منه قارعة لا یدفعها عنی احد وان عظمت
حیلته لا اله الا هو لانه قد اعلمنی انی ان لم ابلغ ما انزل الی فما بلغت رسالته
وقد ضمن لی تبارک وتعالی العصمة وهو الله الکافی الکریم فاوحی الی
بسم الله الرحمن الرحیم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی
علی وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس

ترجمہ اور ایمان لایا ہون مین ساتھ اوسکے اور اوسکے فرشتون کے اور اوسکی کتابون کے اور اوسکے
رسولونکی سنتا ہون مین اوسکے حکم کو اور اطاعت کرتا ہون مین اور سبقت کرتا ہون مین طرف ہر ایسی چیز کے
کہ جو اوسکو راضی کرے اور فرمان برداری کرتا ہون مین اوسکے حکم کی بسبب رغبت کی اوسکی طاعت مین
اور بسبب خوف کے اوسکے عذاب سے اس سبب سے کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ نہ بےخوف ہونا چاہیے اوسکے عذاب سے
اور نہین ڈرنا چاہیے اوسکے ظلم سے یعنی وہ عادل ہے کسی پر ظلم نہین کرتا اقرار کرتا ہون مین اوسکے واسطے
اپنے نفس پر ساتھ بندگی کے اور گواہی دیتا ہون مین اوسکے واسطے ساتھ پروردگار ہونے کے اور ادا
کرتا ہون مین اوس چیز کو کہ وحی کی ہے اوسنے طرف میرے بسبب خوف کے اس بات سے کہ اگر نہ بجا لاون
مین تو نازل ہو میرے اوپر اوسکی جانب سے ایسی بلا کہ نہین دفع کر سکتا ہے اوسکو مجھسے کوئی شخص اگرچہ عظیم ہو
تدبیر اوسکی نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے پس مین اس سبب سے کہتا ہون کہ تحقیق آگاہ کیا ہے اوسنے مجھکو اس بات سے
کہ اگر نہ پہونچاؤن مین اوس چیز کو کہ نازل کی ہے اوسنے طرف میرے تو نہین پہونچائی مین نے رسالت اوسکی اور تحقیق
ضامن ہوا ہے میرے واسطے اللہ تبارک وتعالی حفاظت کو اور وہ ایسا اللہ ہے کہ کافی ہے کریم ہے پس
وحی کی اوسنے طرف میرے بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ آیت ای رسول پہونچا دے تو اوس چیز کو کہ
نازل کی گئی ہے تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے علی کے باب مین اور اگر نہ کریگا تو تو نہین پہونچایا

تونے اوسکی رسالت کو اور اللہ بچا ئیگا تجکو آدمیون کے شر سے **حدیث** معاشر الناس ما قصرت فی تبلیغ ما انزل اللہ تعالی الیّ وانا مبین لکم سبب نزول ھذہ الآیۃ انّ جبرئیل ھبط الیّ مرارا ثلثا یامرنی عن السلام ربی وھو السلام ان اقوم فی ھذا المشھد فاعلم کل ابیض واسود ان علی بن ابیطالب اخی ووصیی وخلیفتی والامام من بعدی الذی محلہ منی محل ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وھو ولیکم من بعد اللہ ورسولہ وقد انزل اللہ تبارک وتعالی علیّ بذلک آیۃ من کتابہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون وعلی بن ابیطالب اقام الصلوۃ واتی الزکوۃ وھو راکع یرید اللہ عز وجل فیکل حال وسئلت جبرئیل ان یستعفی لی عن تبلیغ ذلک الیکم ایھا الناس لعلمی بقلۃ المتقین وکثرۃ المنافقین وادغال الآثمین وختل المستھزئین بالاسلام الذین وصفھم اللہ فی کتابہ بانھم یقولون بالسنتھم مالیس فی قلوبھم و یحسبونہ ھیناً وھو عند اللہ عظیم وکثرۃ اذاھم لی فی غیر مرۃ حتی سمونی اذناً وزعموا انی کذلک لکثرۃ ملازمتہ ایای واقبالی علیہ حتی انزل اللہ عز وجل فی ذلک قرآناً ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن قل اذن علی الذین یزعمون انہ اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمومنین ولو شئت ان اسمی باسمائھم لسمیت وان اومی الیھم باعیانھم لاومات وان ادل علیھم لدللت ولکنی واللہ فی امورھم قد تکرمت وکل ذلک لا یرضی اللہ منی الا ان ابلغ ما انزل اللہ الیّ ثم تلی علیہ السلام یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس فاعلموا یا معاشر الناس انّ اللہ قد نصبہ لکم ولیاً واماماً مفترضاً طاعتہ علی المھاجرین والانصار وعلی التابعین لھم باحسان وعلی البادی

والحاضر و علی الاعجمی والعربی والحر والمملوک والصغیر والکبیر و علی الابیض والاسود و علی کل موحد ماض حکمہ جایز قولہ نافذ امرہ ملعون من خالفہ مرحوم من تبعہ مومن من صدقہ فقد غفر اللہ لہ ولمن سمع منہ واطاع لہ

ترجمہ ای گروہ مردم نہین قصور کیا ہے مین نے پہونچانے مین اوسکے کہ جو اللہ تعالی نے میری طرف نازل کیا ہے اور مین بیان کرتا ہون تم سے سبب اس آیت کی نازل ہونیکا اور وہ یہ ہے کہ جبرئیل تین مرتبہ میرے پاس آئے اور ہر مرتبہ بعد سلام کی میرے پروردگار کیجانب سے کہ وہ ہمیشہ زندہ و سلامت ہی مجھکو حکم کرتے تھے کہ مین اس مجمع مین کھڑا ہون اور آگاہ کرون ہر ایک گورے اور کالے کو یعنی سب آدمیون کو اس بات سے کہ علی ابن ابیطالب میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے میرے بعد امام ہے ایسا امام کہ مرتبہ اوسکا مجھسے مثل ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا اور وہ تمھارا ولی ہے بعد اللہ کے اور بعد اوسکے رسول کے اور تحقیق نازل کی ہے اللہ تبارک و تعالی نے میرے اوپر اسکی بابت ایک آیت اپنی کتاب مین سے ترجمہ آیت سوا اسکے نہین ہے کہ ولی تمھارا اللہ اور اوسکا رسول ہے اور وہ مومن ہین کہ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو حالت رکوع مین انتہی اور علی بن ابیطالب نے قائم رکھا نماز کو اور دی زکوۃ درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والا تھا چاہتا تھا اللہ عز و جل کی خوشنودی کو ہر حال مین اور مین نے سوال کیا جبرئیل سے اس بات کا کہ معاف رکھی مجھکو اللہ پہونچانے سے اس حکم کے تمھاری طرف ای لوگو اس سبب سے کہ مین واقف تھا ساتھ قلت متقین کے اور کثرت منافقین کے اور مخالفت کرنے گنہگارون کے اور فریب دینے مضحکہ کرنے والون کے ساتھ اسلام کے کہ جنکی کیفیت اللہ نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے اس طرح پر کہ ترجمہ آیت کہتے ہین وہ لوگ ساتھ اپنی زبانون کے جو کچھ کہ اونکی دلون مین نہین ہے انتہی اور جانتے ہین وہ لوگ اس بات کو آسان حالانکہ وہ خدا کے نزدیک گناہ عظیم ہے اور ان لوگون نے اکثر مجھکو اذیت دی ہے یہانتک کہ میرا نام اذن رکھا اور گمان کیا کہ مین ایسا ہون بسبب کثرت ملازمت علی کے میرے ساتھ اور میرے متوجہ ہونے کے اوسکی طرف یہانتک کہ

نازل کیا اللہ تعالی نے اس باب مین قرآن ترجمہ آیت اور بعضے اونمین منافقون مین سے اذیت
دیتے ہین نبیؐ کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہے یعنی لوگون کا کہنا مان لیتا ہے کہہ ای محمد اذن بناپر اون لوگون کے
کہ گمان کرتے ہین کہ وہ اذن ہے بہتر ہے واسطے تمہارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور یقین کرتا ہے
مومنون کی بات کا انتہی اور اگر مین چاہتا کہ اون لوگونکا نام بتادون تو البتہ بتا دیتا اور اگر مین چاہتا کہ اون
اشخاص کیطرف اشارہ کرون تو البتہ اشارہ کرتا اور اگر مین چاہتا کہ اون لوگون سے آگاہ کرون تو البتہ آگاہ
کرتا واللہ اون لوگون کے کام مین مین نے بزرگی کی یعنی اون لوگون کے نام کا اظہار نہین کیا اور بحال
اللہ مجھسے راضی نہ ہوگا سوا اس بات کی کہ پہونچادون مین اوس حکم کو کہ نازل کیا ہے اللہ نے طرف
میرے بعد اوسکے حضرت نے یہ آیت پڑھی ترجمہ آیت ای رسول پہونچا دے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہے
تیری طرف تیرے پروردگار کیجانب سے علیؑ کے باب مین اور اگر نہ کریگا تو نہین پہونچائی ہے تو نے رسالت
اوسکی اور اللہ بچا لیگا تجھکو لوگون کے شر سے انتہی پس آگاہ ہوا ای گروہ مردم کہ تحقیق اللہ نے نصب
کیا ہے اوسکو واسطے تمہارے ولی اور امام کہ فرض ہے طاعت اوسکی اوپر مہاجرین کے اور انصار کے اور
اوپر تابعین کے واسطے اونکے ساتھ احسان کے اور اوپر بادیہ نشین کے اور حاضر کے اور اوپر عجمی کے اور
عربی کے اور اوپر آزاد کے اور غلام کے اور اوپر چھوٹے کے اور بڑے کے اور اوپر گورے کے اور کالے کے
اور اوپر ہر موحد کے جاری ہے حکم اوسکا جائز ہے قول اوسکا نافذ ہے امر اوسکا لعنت کیا گیا ہے وہ
شخص کہ اوسکی مخالفت کرے رحم کیا گیا ہے وہ شخص کہ جو اوسکی متابعت کرے مومن ہے وہ شخص کہ اوسکی
تصدیق کرے پس تحقیق بخشدیا اللہ نے اوسکو اور اوس شخص کو کہ جو اوسکی بات سنے اور اوسکی اطاعت
کرے حدیث معاشر الناس انہ اخر مقام اقومہ فی ھذا المشھد فاسمعوا واطیعوا وانقادوا
لامر ربکم فان اللہ عز وجل ھو مولیکم والھکم ثم من دونہ رسولہ محمد ولیکم
القائم المخاطب لکم ثم من بعدی علی ولیکم وامامکم بامر ربکم ثم الامامۃ فی ذریتی
من ولدہ الی یوم تلقون اللہ ورسولہ لا حلال الا ما احل اللہ ولا حرام الا ما حرمہ اللہ
عرفنی الحلال والحرام وانا افضیت بما علمنی ربی من کتابہ وحلالہ وحرامہ الیہ

ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق یہ اخیر کھڑا ہوتا ہے کہ کھڑا ہوا ہون مین اس مجمع مین پس سنو تم اور اطاعت کرو
تم اور انقیاد کرو تم واسطے اپنے پروردگار کے حکم کے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ عزوجل تمھارا مولی ہے اور تمھارا
معبود ہے پھر اوسکے بعد رسول اوسکا محمد تمھارا ولی ہے کہ قائم ہو خطاب کرنیوالا ہے واسطے تمھارے
پھر میرے بعد علی تمھارا ولی ہے اور امام ہے تمھارے پروردگار کے حکم سے بعد اوسکے امامت میری ذریت
مین ہے کہ جو اولاد سے علی کے ہے اوسدن تک کہ ملاقات کروگے تم اللہ کو اور اوسکے رسول کو یعنی قیامت
تک نہین ہے کوئی حلال مگر جو کچھ کہ حلال کیا ہے اوسکو اللہ نے اور نہین ہے کوئی حرام مگر جو کچھ کہ
حرام کیا ہے اوسکو اللہ نے بتا دیا ہے مجھکو اللہ نے حلال اور حرام اور مین نے پہونچا دیا جو کچھ کہ سکھلایا
تھا مجھکو میرے پروردگار نے اپنی کتاب سے اور حلال اور حرام سے طرف اوسی علی کے حدیث
معاشر الناس ما من علم الا وقد احصاہ اللہ فی وکل علم علمت فقد احصیتہ فی امام
المتقین وما من علم الا علمتہ علیا وھو الامام المبین ترجمہ ای گروہ مردم نہین ہے کوئی علم مگر یہ کہ تحقیق
احاطہ کیا ہے اوسکو اللہ نے مجھمین اور ہر علم کہ مین سکھلایا گیا ہون پس تحقیق احاطہ کر دیا ہے مین نے
اوسکو بیچ امام متقین کے اور نہین ہے کوئی علم مگر سکھلا دیا ہے مین نے وہ علی کو اور وہی علی امام مبین ہے
حدیث معاشر الناس لا تضلوا عنہ ولا تنفروا منہ ولا تستنکفوا من ولایتہ
فھو الذی یھدی الی الحق ویعمل بہ ویزھق الباطل وینھی عنہ ولا تاخذہ فی اللہ لومۃ
لائم ثم انہ اول من امن باللہ ورسولہ وھو الذی فدی رسولہ بنفسہ وھو الذی
کان مع رسول اللہ ولا احد یعبد اللہ مع رسولہ من الرجال غیرہ
ترجمہ ای گروہ مردم نہ بہکو اوس سے اور نہ بھاگو اوس سے اور نہ سرکشی کرو تم اوسکی ولایت سے
پس وہ ایسا ہی کہ ہدایت کریگا طرف حق کے اور عمل کریگا ساتھ اوسکے اور دفع کریگا باطل کو اور منع
کریگا اوس سے اور نہ روکے گی اوسکو اللہ کے باب مین ملامت ملامت کرنے والے کی پھر اوسکی آگاہ ہو
کہ علی پہلے سب سے ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور وہی ایسا ہے کہ فدا
کیا اوسنے رسول پر اپنے نفس کو یعنی شب ہجرت اور وہی ایسا ہے کہ رسولخدا کے ساتھ تھا جب کہ

کوئی نہ تھا کہ عبادت کرتا اللہ کی ساتھ اوسکے رسول کے مردون سے سوا اوسی علی کے حدیث
معاشر الناس فضلوہ فقد فضله الله واقبلوہ فقد نصبه الله ترجمہ اے گروہ مردم فضیلت
دو اوسکو پس تحقیق فضیلت دی ہے اوسکو اللہ نے اور قبول کرو تم اوسکو پس تحقیق نصب کیا ہے
اوسکو اللہ نے حدیث معاشر الناس انه امام من الله ولن یتوب الله علی احد
انکر ولایته ولن یغفر الله حتما علی الله ان یفعل ذلک بمن خالف امره
فیه وان یعذبه عذابا نکرا ابدا لابد الاباد ودهر الدهور فاحذروا ان تخالفوا
فتصلوا نارا وقودها الناس والحجارة اعدت للکافرین ترجمہ اے گروہ مردم
تحقیق وہ امام ہے اللہ کیجانب سے اور ہرگز نہ توبہ قبول کریگا اللہ کسی شخص کی کہ جو اوسکی ولایت کا
انکار کرے اور نہ بخشیگا اللہ اوس انکار کرنے والے کو حتماً واجب ہے اللہ پر کرنا اوسکا واسطے اوس
شخص کے کہ جو اوسکے حکم کی مخالفت کرے علی کے باب مین اور یہ کہ عذاب کرے اوس مخالفت کرنیوالیکو
عذاب سخت ہمیشہ اور ہمیشہ پس ڈرو تم لوگ اس بات سے کہ مخالفت کرو تم اوسکی پس داخل ہوگے
تم ایسی آگ مین کہ ایندھن اوسکا آدمی ہین اور پتھر ہین مہیا کی گئی ہے وہ آگ واسطے کافرون کے
حدیث ایها الناس بی والله بشر الاولون من النبیین والمرسلین وانا خاتم الانبیاء
والمرسلین والحجة علی جمیع المخلوقین من اهل السموات والارضین ومن شک
فی ذلک فهو کافر کفر الجاهلیة الاولی ومن شک فی شیء من قولی فقد شک فی کل منه والشاک فی
ذلک فله النار ترجمہ اے لوگو میرے ساتھ واللہ بشارت دیے گئے ہین پہلے لوگ
نبیون سے اور رسولون سے اور مین خاتم الانبیاء والمرسلین ہون اور حجت ہون تمام مخلوقات پر
خواہ آسمانون کے رہنے والے ہون خواہ زمینون کے اور جو شخص کہ شک کرے اس باب مین
پس وہ کافر ہے مثل کفر زمانہ جاہلیت کی کہ جو پہلے تھا اور جو شخص کہ شک کرے کسی شے مین
میرے اس قول سے پس تحقیق شک کیا اوسنے کل مین اوسی امر نبوت سے اور شک کرنیوالا
اسمین جو ہے اوسکے لیے آتش دوزخ ہے حدیث معاشر الناس حبانی الله بهذه

الفضیلۃ منا منہ علیّ واحسانا منہ الیّ ولا الٰہ الا ہو لہ الحمد منی ابدا لابدین ودہر الداہرین
علی کل حال ترجمہ اے گروہ مردم عطا فرمائی ہے مجھکو اللہ نے یہ فضیلت واسطے اسکے منت ہے اوسکی جانب سے
اوپر میرے اور احسان ہے اوسکی جانب سے میری طرف اور نہیں ہے کوئی معبود سوا اوسکے اوسی کے واسطے
حمد ہے میری جانب سے ہمیشہ اور ہمیشہ اوپر ہر حال کے **حدیث** معاشر الناس فضلوا علیا فانہ
افضل الناس بعدی من ذکر وانثی بنا انزل اللہ الرزق وبقی الخلق ملعون
ملعون مغضوب مغضوب علی من ردّ قولی ہذا وان لم یوافقہ الا انّ جبرئیل خبرنی
عن اللہ تعالی بذلک ویقول من عادی علیا ولم یتولہ فعلیہ لعنتی وغضبی فلتنظر
نفس ما قدّمت لغد واتقوا اللہ ان تخالفوہ فتزلّ قدم بعد ثبوتہا
ان اللہ خبیر بما تعملون [1] ترجمہ اے گروہ مردم فضیلت دو تم علی کو اس سبب سے کہ
وہ افضل ہے سب آدمیوں سے میرے بعد خواہ مرد ہوں خواہ عورت ہمارے ہی سبب سے نازل کرتا ہے
اللہ رزق کو اور ہمارے ہی سبب سے باقی ہے خلق لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی ہے غضب کیا گیا ہے
غضب کیا گیا ہے اوس شخص پر کہ جو میرے اس قول کو رد کرے اور اوس سے موافقت نکرے آگاہ ہو
تحقیق جبرئیل نے خبر دی ہے مجھکو اللہ تعالی کیطرف سے ساتھ اس بات کے کہ اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص
دشمن رکھیگا علی کو اور نہ دوست رکھیگا اوسکو پس اوسکے اوپر لعنت میری ہے اور غضب میرا ہے
پس چاہیے کہ نظر کرے ہر نفس یعنی ہر شخص کہ کیا آگے بھیجا ہے واسطے کل کے یعنی واسطے روز قیامت کے
اور ڈرو تم اللہ کو اس بات سے کہ مخالفت کرو تم اوسکی پس لغزش کھائیگا قدم بعد اوسکے ثابت ہونے
کی تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو **حدیث** معاشر الناس انہ جنب اللہ الذی ذکر
فی کتابہ فقال تعالی ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق وہی علی
جنب اللہ ہے کہ جسکا ذکر کیا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں پس فرمایا ہے ترجمہ ایسا نہو کہ کہے کوئی
نفس کہ کیا افسوس ہے اس بات پر کہ تقصیر کی میں نے جنب اللہ میں **حدیث** معاشر الناس

---

[1] جزو بیست و چہارم سورۃ زمر ۱۲ منہ

تدبروا القران و افهموا ایاته و انظروا الی محکماته و لا تتبعوا متشابهه
فواللہ لن یبین لکم زواجره و لا یوضح لکم تفسیره الا الذی انا
اخذ بیده و مصعده الی و شائل بعضده و معلمکم ان و من کنت
من کنت مولاه فهذا علی مولاه و هو علی بن ابیطالب اخی و وصیی و موالاته
من اللہ عز و جل انزلها علی ترجمہ ای گروہ مردم غور سے دیکھو قرآن کو اور سمجھو اوسکی آیتوں کو
اور نظر کرو اوسکے محکمات کی طرف اور نہ پیروی کرو اوسکے متشابہات کی پس واللہ نہ بیان کریگا
واسطے تمہارے اوسکے حکموں کو اور نہ واضح کریگا واسطے تمہارے اوسکی تفسیر کو مگر یہ شخص کہ میں
اوسکے ہاتھ کو پکڑے ہوے ہوں اور اوسکو بلند کیے ہوے ہوں اپنی طرف اور اوسکے بازو کو
اوٹھائے ہوے ہوں اور تم کو اس بات کا بتانے والا ہوں کہ میں جسکا مولی ہوں پس یہ علی بھی
اوسکا مولی ہے اور یہ علی بن ابیطالب میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور ولایت اوسکی اللہ عز و جل
کیطرف سے ہے کہ اوسنے میرے اوپر نازل کی ہے حدیث معاشر الناس ان علیا و
الطیبین من ولدی هم الثقل الاصغر و القران الثقل الاکبر فکل واحد منهم منبئ
عن صاحبه موافق له لن یفترقا حتی یردا علی الحوض هم امناء اللہ فی خلقه و
حکمائه فی ارضه الا و قد ادیت الا و قد بلغت الا و قد اسمعت الا و قد اوضحت الا و
ان اللہ عز و جل قال و انا قلت عن اللہ عز و جل الا انه لیس امیر المومنین
غیر اخی هذا و لا تحل امرة المومنین بعدی لاحد غیره ثم ضرب بیده الی
عضده فرفعه و کان منذ اول ما صعد رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله
و سلم ثم قال معاشر الناس هذا علی اخی و وصیی و واعی علمی
و خلیفتی علی امتی و علی تفسیر کتاب اللہ عز و جل و الداعی
الیه و العامل بما یرضاه و المحارب لاعدائه و الموالی علی طاعته

والناهی عن معصیته خلیفة رسول الله وامیر المومنین وامام الهادی وقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین بامر الله اقول ما یبدل القول لدی بامر ربی اقول اللهم وال من والاه وعاد من عاداه والعن من انکره واغضب علی من جحد حقه اللهم انک انزلت علی ان الامامة بعدی لعلی ولیک عند تبیانی ذلک ونصبی ایاه بما اکملت لعبادک من دینهم واتممت علیهم بنعمتک ورضیت لهم الاسلام دینا فقلت ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین اللهم انی اشهدک وکفی بک شهیدا انی قد بلغت

ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق علیؑ اور پاکیزہ لوگ میری اولاد میں سے وہی ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے پس ہر ایک خبر دینے والا ہے اپنے ساتھی سے موافق ہے واسطے اوسکے یعنی قرآن اہلبیت کی خبر دینے والا ہے اور اہلبیت قرآن کے معنی بیان کرنے والے اور یہ دونون ایک دوسرے سے موافق ہیں ہرگز نہ جدا ہونگے یہ دونون یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر یہ لوگ امین ہین خدا کے اوسکی خلق مین اور حکیم ہین اوسکی طرف سے اوسکی زمین مین آگاہ ہو کہ تحقیق ادا کیا مین نے رسالت کو آگاہ ہو کہ تحقیق پہونچا دیا مین نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا دیا مین نے آگاہ ہو کہ تحقیق واضح کر دیا مین نے آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ عز وجل نے فرمایا ہے اور مین کہتا ہون اللہ عز وجل کیجانب سے کہ آگاہ ہو کہ تحقیق نہین ہے کوئی امیر المومنین سوا میرے اس بھائی کے اور نہین حلال ہے امارت مومنون کی بعد میرے واسطے کسی شخص کے سوا اوسکے حضرت امام محمد باقر فرماتے ہین کہ بعد اوسکے رسولخدا نے اپنے ہاتھ سے علی علیہ السلام کا بازو پکڑا پھر اوسکو بلند کیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب کہ منبر پر تشریف لیگئے تھے علیؑ کو اوٹھائے ہوئے تھے یہانتک کہ آپکے پاؤن رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زانو کے برابر ہوگئے بعد اوسکے فرمایا رسول خدا نے کہ

۱؎ ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر وغیرہ ہین کہ جنھون نے شکست بیعت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے کیا اور آپسے لڑے اور قاسطین سے مراد معاویہ پسر ہند اور اوسکا لشکر ہے اور مارقین سے مراد خوارج ہین اور یہ سنیون کی کتابون مین لکھا ہوا ہے ۱۲ منہ

ای گروہ مردم یہ علیؑ ہے میرا بھائی اور میرا وصی اور یاد رکھنے والا میرے علم کا اور خلیفہ میرا میری امت پر
اور تفسیر کتاب اللہ عزوجل پر اور بلانے والا طرف اوسکے اور عمل کرنے والا ساتھ اوس چیز کے
کہ اللہ کو راضی رکھے اور لڑنے والا دشمنان خدا سے اور یاری کرنے والا طاعت خدا پر اور منع کرنیوالا
اوسکی معصیت سے خلیفہ رسول خدا کا اور امیر مومنون کا اور امام ہدایت کرنے والا اور قتل کرنیوالا
ناکثین و قاسطین و مارقین کا بحکم خدا کہتا ہون مین کہ نہین بدلی جاتی ہے بات میرے پاس ساتھ
حکم پروردگار میرے کے کہتا ہون مین کہ ای اللہ دوست رکھ اوسکو کہ جو دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن
رکھ اوسکو کہ جو دشمن رکھے علیؑ کو اور لعنت کر اوس شخص پر جو انکار کرے اوسکا اور غضب نازل کر اوس شخص پر
کہ جو انکار کرے اوسکے حق کا ای اللہ تحقیق تو نے نازل کیا اوپر میرے یہ امر کہ امامت بعد میرے واسطے
علیؑ کے ہے کہ جو تیرا ولی ہے قریب بیان کرنے میرے کے اس بات کو اور نصب کرنے میرے کے اسکو
پہ سبب اسکے کہ کامل کیا تو نے واسطے اپنے بندون کے اونکے دین کو اور تمام کیا تو نے اونپر اپنی نعمت کو
اور راضی ہوا تو واسطے اونکے دین اسلام کے پس فرمایا تو نے ترجمہ آیت اور جو شخص کہ طلب کرے
سوا اسلام کے کوئی دین تو نہ قبول کیا جائیگا اوس سے اور وہ شخص آخرت مین ہے نقصان پانے
والون مین سے ای میرے اللہ مین تجھکو گواہ کرتا ہون اور تو کافی گواہ ہے کہ تحقیق پہونچا دیا مین نے
تیری رسالت کو حدیث معاشر الناس انما اکمل اللہ عزوجل دینکم بامامتہ فمن لم
یأتم بہ وبمن یقوم مقامہ من ولدی من صلبہ الی یوم القیمۃ والعرض علی اللہ
عزوجل فاولئک الذین حبطت اعمالھم وفی النار ھم فیھا خالدون لا یخفف
عنھم العذاب ولا ھم ینظرون ترجمہ ای گروہ مردم سوا اسکے نہین ہے کہ کامل کیا ہے
اللہ عزوجل نے تمھارے دین کو بسبب اوسکی امامت کے پس جو شخص کہ نہ امام سمجھے اوسکو اور
اوس شخص کو کہ جو اوسکا قائم مقام ہو میری اولاد مین سے کہ جو علیؑ کی پشت سے ہونگی قیامت تک اور
اوس دن تک کہ سامنے ہونگے لوگ اللہ عزوجل کے پس یہ لوگ کہ جو علیؑ اور اوسکی اولاد کو امام نہ سمجھیں ایسے
لوگ ہین کہ برباد ہوگئے اعمال اونکے اور آتش جہنم مین وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہین نہ کم کیا جائیگا او

عذاب اور نہ وہ لوگ مہلت دیے جائینگے حدیث معاشر الناس هذا علی انصرکم لی
واحقکم بی واقربکم الی واعزکم علی واللہ عزوجل وانا عنه راضیان وما نزلت
آیة رضی الا فیه وما خاطب اللہ الذین امنوا الا بدأ به ولا نزلت آیة المدح
فی القرآن الا فیه ولا شهد اللہ بالجنة فی هل اتی علی الانسان الا له ولا انزلها
فی سواه ولا مدح بها غیره ترجمہ اے گروہ مردم یہ علی ہے کہ تم سے زیادہ میری مدد کرنیوالا ہے
اور تمسے زیادہ میرا اور اوسکا حق ہے اور تمسے زیادہ میرا قریب ہے اور تمسے زیادہ مجھکو عزیز ہے اور اللہ عزوجل اور میں دونوں اوس سے
راضی ہیں اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت رضامندی کی مگر اوسکے باب میں اور نہیں خطاب کیا اللہ نے مومنوں سے مگر ابتدا
کی ساتھ اوسکے اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت مدح کی قرآن میں مگر اوسی کے باب میں اور نہیں گواہی دی اللہ نے ساتھ
جنت کے بیچ سورہ ہل اتی علی الانسان کے مگر واسطے اوسکے اور نہیں نازل کیا اللہ نے اس سورہ کو
سوا اوسکے اور کسی کے باب میں اور نہیں مدح کی اللہ نے ساتھ اس سورہ کے اوسکے غیر کی حدیث
معاشر الناس هو ناصر دین اللہ والمجادل عن رسول اللہ وهو التقی النقی الهادی
المهدی نبیکم خیر نبی ووصیکم خیر وصی وبنوه خیر الاوصیاء ترجمہ
اے گروہ مردم وہ مدد کرنیوالا ہے دین خدا کا اور لڑنے والا ہے رسول خدا کی طرف سے اور وہ پاک
وپاکیزہ ہے ہدایت کرنے والا ہے ہدایت پانے والا ہے نبی تمھارا اچھا نبی ہے اور وصی تمھارا
اچھا وصی ہے اور اولاد اوسکی اچھی اوصیا ہیں حدیث معاشر الناس ذریة کل نبی من
صلبه وذریتی من صلب علی ترجمہ اے گروہ مردم ذریت ہر نبی کی اوسکی نسل سے ہے اور ذریت
میری علی کی نسل سے ہے حدیث معاشر الناس ان ابلیس اخرج آدم من الجنة با
لحسد فلا تحسدوہ فتحبط اعمالکم وتزل اقدامکم فان آدم اهبط الی الارض
بخطیئة واحدة وهو صفوة اللہ عزوجل فکیف بکم وانتم انتم ومنکم اعداء
اللہ الا انه لا یبغض علیا الا شقی ولا یتوالی علیا الا تقی ولا یومن
به الا مومن مخلص فی علی واللہ نزلت سورة والعصر بسم اللہ الرحمن الرحیم والعصر ان الانسان لفی خسر الخ

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق ابلیس نے نکلوا دیا آدم کو جنت سے بسبب حسد کے پس حسد کرو تم لوگ
علیؑ سے پس برباد ہو جاینگے اعمال تمہارے اور لغزش کھا جاینگے قدم تمہارے اس سبب سے کہ
تحقیق آدم اوتارے گئے طرف زمین کے ساتھ ایک خطا کے حالانکہ وہ برگزیدہ تھے اللہ عز وجل کے
پس کیا حال ہوگا تمہارا حالانکہ تم تم ہی ہو اور تم مین سے دشمنان خدا بھی ہین آگاہ ہو کہ نہین بغض
رکھتا ہے علیؑ سے مگر شقی اور نہین دوست رکھتا ہے علیؑ کو مگر پرہیزگار اور نہین ایمان لاتا ہے
ساتھ اوسی علیؑ کے مگر مومن مخلص اور علیؑ ہی کے باب مین واللہ نازل ہوا ہے سورہ والعصر حدیث

معاشر الناس قد استشهدت الله وبلغتکم رسالتی وما على الرسول الا البلاغ
المبین ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق گواہ کیا ہے مین نے اللہ کو اور پہونچادی مین نے تمکو
اپنی رسالت اور نہین ہے اوپر رسول کے مگر پہونچا دینا ظاہر حدیث معاشر الناس اتقوا الله حق
تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون ترجمہ اے گروہ مردم ڈرو تم اللہ سے جو حق ڈرنے کا اوسکے ہے
اور نہ مرو تم مگر ایسی حالت مین کہ تم مسلمان ہو حدیث معاشر الناس آمنوا بالله ورسوله
والنور الذی انزل معه من قبل ان نطمس وجوها فنردها على ادبارها
معاشر الناس النور من الله عز وجل فی ثم مسلوک فی علی ثم فی النسل منه الی القائم
المهدی الذی یاخذ بحق الله وبكل حق هو لنا لان الله عز وجل قد
جعلنا حجة على المقصرین والمعاندین والمخالفین والخائنین والآثمین
والظالمین من جمیع العالمین ترجمہ اے گروہ مردم ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور
اوسکے رسول کے اور ساتھ ایسے نور کے کہ نازل کیا گیا ہے ساتھ اوسی رسول کے قبل اسکے
کہ بگاڑ دین ہم موہون کو پس پھیر دین ہم اونکو پشتونکی طرف اے گروہ مردم نور اللہ عز وجل کی طرف سے
مجھمین ہے اور بعد اوسکے جاری کیا جائیگا علیؑ مین پھر اوسکی نسل مین قائم مہدی تک وہ ایسا
ہوگا کہ عوض لیگا حق اللہ کا اور ہر ایسے حق کا کہ وہ ہمارے لیے ہے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ عز وجل
نے گردانا ہے ہمکو حجت تقصیر کرنے والون پر اور عناد کرنے والون پر اور مخالفت کرنیوالون پر

اور خیانت کرنے والون پر اور گناہ کرنے والون پر اور ظلم کرنے والون پر تمام عالم مین سے
حدیث معاشر الناس انذرتکم انی رسول قد خلت من قبلی الرسل افان مت
او قتلت انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ
الشاکرین الا وان علیا ھو الموصوف بالصبر والشکر ثم من بعدہ ولدی من صلبہ
ترجمہ ای گروہ مردم ڈرایا ہے مین نے تمکو کہ مین رسول ہون تحقیق آچکے ہین مجھسے پیشتر بہت سے
رسول کیا اگر مر جاؤن مین یا قتل کیا جاؤن مین تو پھر جاؤگے تم اولٹے اور جو شخص کہ پھر جاسے
اولٹا یعنی کافر ہو جاسے پس نہ ضرر پہونچا سکیگا وہ شخص اللہ کو کچھ بھی اور عنقریب جزا دیگا اللہ شکر
کرنے والون کو آگاہ ہو کہ تحقیق علی جو ہے وہی موصوف ہے ساتھ صبر کے اور شکر کے پھر
اوسکے بعد میری اولاد ہے کہ جو اوسکی پشت سے ہوگی **حدیث** معاشر الناس لا تمنوا علی
اللہ تعالی اسلامکم فیسخط علیکم ویصیبکم بعذاب من عندہ انہ لبالمرصاد **ترجمہ**
ای گروہ مردم نہ احسان رکھو تم اللہ پر اپنے اسلام لانے کا پس غضب نازل کریگا اللہ تمھارے اوپر
اور پہونچائیگا تمکو عذاب اپنی طرف سے تحقیق کہ وہ گھات مین ہے **حدیث** معاشر الناس
سیکون من بعدی ائمۃ یدعون الی النار ویوم القیامۃ لا ینصرون معاشر الناس ان اللہ وانا
بریئان منھم **ترجمہ** ای گروہ مردم عنقریب ہونگے میرے بعد ایسے امام کہ بلائینگے طرف
آتش دوزخ کے اور روز قیامت نہ مدد کیے جائینگے وہ لوگ اسے گروہ مردم تحقیق اللہ اور مین
اون لوگون سے دونون بری ہین **حدیث** معاشر الناس انھم وانصارھم واتباعھم
واشیاعھم فی الدرک الاسفل من النار ولبئس مثوی المتکبرین
الا انھم اصحاب الصحیفۃ[1] فلینظر احدکم فی صحیفۃ قال فذھب علی الناس
الا شرذمۃ منھم امر الصحیفۃ **ترجمہ** ای گروہ مردم تحقیق کہ وہ امام کہ جو آتش دوزخ کیطرف بلاتے ہین
اور اونکے مددگار اور اونکی پیروی کرنے والے اور اونکی اطاعت کرنے والے سب نیچے کے

[1] بعض کتابون مین ہر مقام مین الصحیفہ کی جگہ الصحیفۃ کی لفظ ہے ١٢ منہ

طبقے مین آتش جہنم مین سے اور البتہ بر انتقام ہے تکبر کرنے والونکا آگاہ ہو کہ تحقیق وہ لوگ اصحاب صحیفہ مین پس
چاہیے کہ نظر کرے تم مین سے کوئی شخص صحیفے مین فرمایا حضرت امام محمد باقر نے کہ پس گذرا سب لوگون پر
باستثنای بعض کے اونمین سے امر صحیفہ کا حدیث معاشر الناس انی ادعہا امامة و وراثة
فی عقبی الی یوم القیمة وقد بلغت ما امرت بتبلیغه حجة علی کل حاضر و
غائب وعلی کل احد ممن شهد او لم یشهد ولد او لم یولد فلیبلغ الحاضر
الغائب والوالد الولد الی یوم القیامة وسیجعلونها ملکا اغتصابا الا لعن الله
الغاصبین والمغتصبین وعندها سنفرغ لکم ایها الثقلان فیرسل علیکما
شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق کہ مین چھوڑتا ہون اوسکو امامت
اور وراثت اپنی اولاد مین روز قیامت تک اور تحقیق پہونچا دیا مین نے اوس چیز کو کہ مامور ہوا تھا مین اوسکے
پہونچانے کے لیے یہ حجت ہے ہر حاضر پر اور غائب پر اور ہر شخص پر اون لوگون مین سے کہ جو موجود ہین یا نہین موجود
ہین پیدا ہوئے ہین یا نہین پیدا ہوئے ہین پس چاہیے کہ پہونچا وے حاضر غائب کو اور باپ بیٹے کو قیامت تک
اور عنقریب گردانینگے لوگ اوسی امامت کو ملک از روے غصب کے آگاہ ہو کہ لعنت کی ہے اللہ نے غصب
کرنے والون پر اور چھین لینے والون پر اور اوسوقت اس آیت کا مضمون صادق ہوگا ترجمہ آیت
عنقریب فارغ ہونگے ہم تمھارے واسطے ای گروہ جن وانس پس بھیجا جائیگا اوپر تم دونون کے شعلہ
آگ کا اور دھوان پس نہ بدلا لے سکوگے تم دونون حدیث معاشر الناس ان الله عز وجل لم
یکن یذرکم علی ما انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان الله لیطلعکم علی الغیب
ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق اللہ عز وجل نہ چھوڑیگا تمکو اوس حالت پر کہ جسپر تم ہو یہانتک کہ جدا کرے
ناپاک کو پاک سے اور نہین مطلع کرتا ہے تمکو اللہ اوپر غیب کے حدیث معاشر الناس انه ما من قریة
الا والله مهلکها بتکذیبها وکذلک یهلک القری وهی ظالمة کما ذکر الله تعالے و
هذا علی امامکم وولیکم وهو مواعید الله والله یصدق ما وعده ترجمہ ای گروہ مردم
تحقیق کوئی قریہ ایسا نہین ہے کہ اللہ بسبب اوسکی تکذیب کے اوسکا ہلاک کرنیوالا نہو اور اسی طرح ہلاک کرتا ہے

اللہ قریبون کو ور انکا لیکہ وہ ظلم کرنے والے ہون جیسا کہ ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے اور یہ علی تمھارا امام ہے
اور تمھارا ولی ہے اور وہی کے باب مین وعدے اللہ کے پورے ہوئے ہین اور اللہ اپنے وعدے کو
سچ کرتا ہے **حدیث** معاشر الناس قد ضل قبلکم اکثر الاولین واللہ لقد اهلک الاولین
وهو مهلك الاخرين كذلك نفعل بالمجرمين ويل يومئذ للمكذبين
ترجمہ اے گروہ مردم بتحقیق گمراہ ہوگئے تم سے پیشتر اکثر لوگ کہ جو پہلے تھے اور اللہ نے تحقیق ہلاک
کیا اگلون کو اور وہ ہلاک کرنیوالا ہے پچھلون کا اسی طرح کرتا ہے اللہ ساتھ گنہگارون کے نداہے
قیامت کو دن واسطے تکذیب کرنے والون کے **حدیث** معاشر الناس ان الله قد امرني ونهاني
وقد امرت عليا ونهيته فعلم الامر والنهي من ربه عز وجل فاسمعوا لامره تسلموا
واطيعوه تهتدوا وانتهوا لنهيه ترشدوا وصيروا الى مراده ولا تتفرق بكم
السبل عن سبيله انا الصراط المستقيم الذي امركم باتباعه ثم علي من بعدي
ثم ولدي من صلبه ائمة يهدون الى الحق وبه يعدلون ثم قرء الحمد لله رب العالمين
الى اخرها وقال فيّ نزلت وفيهم نزلت ولهم عمت واياهم خصت اولئك اولياء الله
لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الا ان حزب الله هم الغالبون ٥ الا ان
اعداء علي هم اهل الشقاق والنفاق وهم العادون والحادون
واخوان الشياطين الذين يوحي بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا
الا ان اولياءهم الذين ذكرهم الله في كتابه فقال عز وجل لا تجد قوما
يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله الى اخر الاية الا ان
اولياءهم الذين وصفهم الله عز وجل فقال الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم
اولئك لهم الامن وهم مهتدون الا ان اولياءهم الذين وصفهم الله عز وجل
فقال الذين يدخلون الجنة امنين وتتلقاهم الملئكة بالتسليم ان طبتم فادخلوها
خالدين الا ان اولياءهم الذين قال الله عز وجل لهم يدخلون الجنة

بغیر حساب الا ان اعدائهم یصلون سعیرا الا ان اعداهم الذین یسمعون
لجهنم شهیقا وهی تفور وهازفیر کلما ادخلت امة لعنت اختها الاٰیة الا
ان اعدائهم الذین قال الله عزّ وجلّ کلما القی فیها فوج سالهم خزنتها الم یاتکم نذیر الاٰیة الا ان
اولیائهم الذین یخشون ربهم بالغیب لهم مغفرة واجر کبیر ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق اللہ نے محمکو امر فرمایا اور
فرمائی اور مین نے علی کو امر کیا اور نہی کی پس جان لیا اوسنے امر و نہی کو اپنے پروردگار عزّ وجلّ کی طرف سے
پس سنو تم لوگ اوسکے حکم کو تاکہ سالم رہو تم اور اطاعت کرو تم اوسکی تاکہ ہدایت پاؤ تم اور باز رہو تم بسبب
اوسکے منع کرنے کے پس رشد پاؤ تم اور جاؤ تم طرف اوسکی مراد کی اور نہ متفرق کردین تمکو راستے اوسی علی کی
راہ سے مین صراط مستقیم ہون کہ حکم کیا ہے اللہ نے میری پیروی کرنے کا پھر علی میرے بعد صراط مستقیم ہے
پھر میری اولاد ہے کہ جو علی کی پشت سے ہے وہ لوگ ایسے امام ہین کہ ہدایت کرینگے ساتھ حق کے اور ساتھ اوسی
حق کے عدل کرینگے بعد اوسکے پڑھا حضرت نے الحمد للہ رب العالمین آخر سورہ تک اور فرمایا کہ میرے
باب مین یہ سورہ نازل ہوئی ہے اور اونھین ائمہ کے باب مین نازل ہوا ہے اور اونکے واسطے عام ہے
اور اونھین کے لیے مخصوص ہے وہ لوگ دوست ہین خدا کے کہ نہ خوف ہے اونپر اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے
یعنی قیامت مین آگاہ ہو کہ تحقیق گروہ اللہ کا جو ہے وہی لوگ غالب ہین یعنی حجت و برہان کی راہ سے
آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علی کے وہی لوگ اہل شقاوت ہین اور اہل نفاق ہین اور وہی لوگ دشمنان خدا اور رسول
ہین اور بھائی ہین شیطانون کی کہ القا کرتے ہین بعض اونکی طرف بعض کی فرخرفات باتون کو جو فریب
دینے والے ہین آگاہ ہو کہ دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ ذکر کیا ہے اونکا اللہ نے اپنی کتاب
مین پس فرمایا ہے اللہ عزّ وجلّ نے ترجمہ آیت نہ پائیگا تو ایسے لوگون کو کہ ایمان لاتے ہین ساتھ
اللہ کے اور روز قیامت کی کہ دوست رکھتے ہون وہ لوگ اوس شخص کو کہ دشمن رکھتا ہو اللہ کو اور اوسکے
رسول کو آخر آیت تک آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ وصف کیا ہے اون کا
اللہ عزّ وجلّ نے پس فرمایا ہے ترجمہ آیت جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور نہین ملایا ہے اون لوگون نے
اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے اونھین لوگون کے واسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہین

آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علیؑ و ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ وصف کیا ہے اونکا اللہ عزوجل نے پس فرمایا ہے
ترجمہ آیت کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ داخل ہونگے جنت مین درانحالیکہ بیخوف ہونگے اور ملاقات کرینگے
اون سے فرشتے ساتھ سلام کے اور کہینگے کہ پاک و پاکیزہ ہوے تم پس داخل ہو تم اوسی جنت مین
درانحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہو تم آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علیؑ اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ فرمایا ہے اللہ
عزوجل نے اونکے لیے کہ ترجمہ آیت داخل ہونگے وہ لوگ جنت مین بغیر حساب کے آگاہ ہو کہ تحقیق
دشمن علیؑ اور ائمہ کے داخل ہونگے آتش دوزخ مین آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علیؑ اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ
سنینگے واسطے دوزخ کے آواز سخت درانحالیکہ وہی دوزخ جوش کہاتی ہوگی اور واسطے اوسکے آواز
تند ہوگی جسوقت کہ داخل کی جائیگی ایک جماعت لعنت کریگی اپنی بہن کو یعنی مثل اپنے دوسری جماعت کو
آخر آیہ تک آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علیؑ اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ فرمایا ہے اللہ عزوجل نے ترجمہ آیت
جسوقت ڈالی جائیگی بیچ اوسی دوزخ کے کوئی فوج تو پوچھینگے اون لوگون سے کلید بردار اوسی دوزخ کے
کہ کیا نہین آیا تھا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا یعنی پیغمبر آخر آیت تک آگاہ ہو کہ تحقیق دوست
علیؑ اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے غائبانہ اونکے واسطے بخشش ہے اور اجر
عظیم ہے حدیث معاشر الناس شتان ما بین الجنۃ والسعیر عدونا من ذمہ اللہ ولعنہ و
ولینا من مدح اللہ واحبہ ترجمہ اے گروہ مردم بہت فرق ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے
دشمن ہمارا وہ شخص ہے کہ مذمت کی ہے اوسکی اللہ نے اور لعنت کی ہے اوسپر اور دوست ہمارا وہ شخص ہے
کہ مدح کی ہے اوسکی اللہ نے اور دوست رکھا ہے اوسکو حدیث معاشر الناس الا انی منذر و
علی ہاد ترجمہ اے گروہ مردم آگاہ ہو کہ مین ڈرانے والا ہون اور علیؑ ہدایت کرنے والا ہے حدیث
معاشر الناس انی نبی و علی وصی الا ان خاتم الائمۃ منا القائم المہدی الا انہ
الظاہر علی الدین الا انہ المنتقم من الظالمین الا انہ فاتح الحصون وھادمھا الا انہ قاتل
کل قبیلۃ من اھل الشرک الا انہ مدرک بکل ثار لاولیاء اللہ الا انہ الناصر لدین اللہ
الا انہ الغراف من بحر عمیق الا انہ یسم من کل فضل بفضلہ وکل ذی جہل بجہلہ

الا انہ خیرۃ اللہ ومختارہ الا انہ وارث کل علم والمحیط بہ الا انہ المخبر عن ربہ
عز وجل والمنبہ بامر ایمانہ الا انہ الرشید السدید الا انہ المفوض الیہ الا انہ قد بشر
بہ من سلف بین یدیہ الا انہ الباقی حجۃ ولا حجۃ بعدہ ولا حق الا معہ ولا نور الا عندہ الا انہ لا
غالب لہ ولا منصور علیہ الا انہ ولی اللہ فی ارضہ وحکمہ فی خلقہ وامینہ فی سرہ وعلانیتہ

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق مین نبی ہون اور علی وصی ہے آگاہ ہو کہ خاتم الائمہ ہم مین سے قائم مہدی ہے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ غالب ہونے والا ہے سب دینون پر آگاہ ہو کہ تحقیق وہ بدلا لینے والا ہے ظالمون سے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ فتح کرنے والا ہے قلعون کا اور منہدم کرنے والا ہے اونکا آگاہ ہو کہ تحقیق وہ قتل کرنے والا ہے
ہر قبیلہ کا اہل شرک سے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ بدلا لینے والا ہے ہر خون ناحق کا واسطے دوستان خدا کے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ مدد کرنیوالا ہے دین خدا کی آگاہ ہو کہ وہ چلو بھرنے والا ہے دریائے عمیق (علم و معرفت) سے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ نشان کردیگا ہر صاحب فضل کو ساتھ اوسکے فضل کی اور ہر صاحب جہل کو ساتھ
اوسکی جہالت کے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ برگزیدہ ہے اللہ کا اور اختیار دیا ہوا ہے اسکی جانب سے آگاہ ہو کہ تحقیق
وہ وارث ہے ہر علم کا اور احاطہ کیے ہوئے ہے ساتھ اوسکے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ خبر دینے والا ہے اپنے پروردگار
عز وجل کی جانب سے اور آگاہ کرنے والا ہے امر ایمان کو اوسکے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ رہنما ہے مستحکم آگاہ ہو کہ تحقیق
سپرد کیا گیا ہے طرف اوسکی امر ہدایت آگاہ ہو کہ تحقیق بشارت دی ہے ساتھ اوسکے اون لوگون نے کہ جو اوس سے
پہلے گذرے ہین آگاہ ہو کہ تحقیق وہ باقی ہے ازروے حجت کے اور کوئی حجت اوسکی بعد نہین ہے اور نہین ہے
حق مگر اوسکے ساتھ اور نہین ہے نور مگر اوسکے پاس آگاہ ہو کہ تحقیق نہین ہے کوئی غالب اوسپر اور نہ
نصرت دیا ہوا اوسپر آگاہ ہو تحقیق کہ وہ ولی اللہ کا ہے اوسکی زمین مین اور حاکم ہے اوسکی جانب سے اوسکی
خلق مین اور امین اوسکا ہے باطن اور ظاہر مین حدیث معاشر الناس قد بینت لکم وافہمتکم

وھذا علی یفھمکم بعدی الا وان عند انقضاء خطبتی ادعوکم الی مصافقتی علی
بیعتہ والاقرار بہ ثم مصافقتہ بعدی الا وانی قد بایعت اللہ وعلی
قد بایعنی وانا اخذکم بالبیعۃ لہ عن اللہ عز وجل ومن

نکث فانما ینکث علی نفسه الآیۃ ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق کہ بیان کردیا مین نے
واسطے تمہارے اور سمجھادیا تمکو اور یہ علیؑ ہے کہ سمجھایگا تمکو میرے بعد آگاہ ہو کہ تحقیق بعد ختم ہونے اپنے
اس خطبہ کے دعوت کرونگا مین تمہاری طرف اپنی مصافحہ کے اوپر بیعت علیؑ کے اور اوپر اقرار کے ساتھ اوسکے
پھر طرف اوسکے مصافحہ کے بعد اپنے آگاہ ہو کہ تحقیق بیعت کی ہے مین نے اللہ کی یعنی اوسکی متابعت قبول
کی ہے اور علیؑ نے میری بیعت کی ہے اور مین تم سے علیؑ کیواسطے بیعت لیتا ہون اللہ عز وجل کیجانب سے
اور جو شخص کہ توڑیگا پس سوا اسکے نہین ہے کہ توڑیگا اپنے نفس کی ضرر کے لیے الآیہ حدیث
معاشر الناس ان الحج والعمرة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح
عليه ان يطوف بهما الآية معاشر الناس حجوا البيت فما ورده اهل البيت الا
استغنوا ولا تخلفوا عنه الا افتقروا معاشر الناس ما وقف بالموقف مومن
الا غفر الله له ما سلف من ذنبه الى وقته فاذا انقضت حجته استونف عمله معاشر
الناس الحجاج معانون ونفقاتهم مخلفة والله لا يضيع اجر المحسنين معاشر
الناس حجوا البيت بكمال الدين والتفقه ولا تنصرفوا عن المشاهد الا بتوبة واقلاع
ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق حج اور عمرہ نشانیون سے ہین اللہ کے پس جو شخص کہ حج کرے خانہ کعبہ کا
یا عمرہ بجالاے تو نہین ہے کوئی گناہ اوپر اوسکے یہ کہ طواف کرے اون دونون مین یعنی درمیان
صفا و مروہ کے اے گروہ مردم حج کرو خانہ کعبہ کا پس نہین وارد ہوتے ہین اوسمین کوئی اہل خاندان
مگر یہ کہ تونگر ہو جاتے ہین وہ لوگ اور نہین باز رہتے ہین اوس سے کوئی اہل خاندان مگر یہ کہ فقیر
ہو جاتے ہین وہ لوگ ای گروہ مردم نہین کھڑا ہوتا ہے موقف حج مین کوئی مومن مگر بخش دیتا ہے
اللہ اوسکے واسطے جو کچھ کہ گذر چکا ہے اوسکے گناہون سے اوسوقت تک پس جسوقت کہ کامل ہوجاے
حج اوسکا تو نیا ہو جاتا ہے عمل اوسکا یعنی پہلے گناہ سب بخشدیے جاتے ہین اور نئے سرے سے اوسکے
گناہونکا حساب ہوتا ہے ای گروہ مردم حج کرنے والے مدد کیے جاتے ہین اور روزی اونکی باقی رکھی
جاتی ہے اور اللہ نہین ضایع کرتا ہے ثواب نیکوکارونکا اے گروہ مردم حج کرو خانہ کعبہ کا ساتھ

کمال دین کے اور عقل کے اور نہ پھرو تم مشاہدے مگر ساتھ توبہ کے اور گناہوں سے باز رہنے کے
حدیث معاشر النّاس اقیموا الصّلوٰۃ واتوا الزّکوٰۃ کما امرکم اللہ عزّ وجلّ لئن
طال علیکم الامد فقصرتم او نسیتم فعلیّ ولیّکم ومبیّن لکم الّذی نصبہ اللہ عزّ وجلّ
بعدی ومن خلقہ اللہ منّی ومنہ یخبرکم بما تسئلون عنہ ویبیّن لکم ما لا تعلمون
الا انّ الحلال والحرام اکثر من ان احصیھما واعرفھما فامر بالحلال وانھی عن الحرام فی مقام واحد
فامرت ان اخذ البیعۃ منکم والصفقۃ لکم بقبول ما جئت بہ عن اللہ عزّ وجلّ فی
علیّ امیر المومنین والائمۃ بعدہ الّذین ہم منّی ومنہ امّۃ قائمۃ منہم
المہدی الی یوم القیامۃ الّذی یقضی بالحقّ ترجمہ اے گروہ
مردم قائم رکھو تم نماز کو اور ادا کرو تم زکوٰۃ کو جس طرح کہ حکم کیا ہے تمکو اللہ عزّ وجلّ نے البتہ اگر طولانی
ہوگی تمہارے اوپر مدت تو قصور کروگے تم یا بھول جاؤگے تم پس علیؑ تمہارا ولی ہے اور بیان
کرنے والا ہے واسطے تمہارے ایسا ہے وہ کہ قائم کیا ہے اوسکو اللہ عزّ وجلّ نے میرے بعد
اور اون لوگوں کو کہ پیدا کیا ہے اونکو اللہ نے مجھسے اور اوسی علیؑ سے بتائیگا تمکو علیؑ جو کچھ کہ تم اوس سے
پوچھوگے اور بیان کریگا تمہارے واسطے اوسکو کہ جو تم نجانتے ہوگے آگاہ ہو کہ تحقیق حلال اور حرام
زیادہ ہیں اس سے کہ میں اونکا شمار کروں اور اونکو پہچنوا دوں اور حکم کروں میں ساتھ حلال کے اور
منع کروں میں حرام سے ایک مقام میں پس مامور ہوا ہوں میں کہ لوں میں بیعت تمسے اور مصافحہ
واسطے تمہارے فائدے کے واسطے قبول کرنے اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو اللہ عزّ وجلّ کیجانب سے
علیؑ کے باب میں کہ جو امیر المومنین ہے اور ائمہ کے باب میں کہ جو اوسکے بعد مجھسے اور اوس سے پیدا
ہونگے ایسے امام کہ جو قائم رہینگے قیامت تک اونھیں میں سے آویگا مہدی کہ جو حکم کریگا ساتھ حق کے
حدیث معاشر النّاس وکلّ حلال دللتکم علیہ او حرام نہیتکم عنہ فانّی لم ارجع
عن ذلک ولم ابدل الا فاذکروا ذلک واحفظوا وتواصوا بہ ولا تبدلوہ ولا
تغیّروا الا وانّی اجدّد القول الا فاقیموا الصّلوٰۃ واتوا الزّکوٰۃ وامروا بالمعروف

وانهوا عن المنكر الا وان راس الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ان تنتهوا الى
قولي وتبلغوه من لم يحضر وتامروه بقبوله وتنهوه عن مخالفته فانه امر من الله
عزوجل ومني ولا امر بمعروف ولا نهي عن المنكر الا مع امام ترجمہ اے گروہ مردم اور ہر حلال کہ
مین نے تمکو بتلایا ہے یا حرام کہ مین نے تمکو اوس سے منع کیا ہے پس تحقیق مین نے کبھی
اوس سے رجوع نہین کی ہے اور کبھی اوسکو بدلا نہین ہے یعنی اوسمین تغیر اور تبدل نہین ہو سکتا
آگاہ ہو کہ پس یاد رکھو اسکو اور حفظ کرو اسکو اور وصیت کرو ایک دوسرے کو ساتھ اوسکے اور نہ بدلو
اسکو اور نہ متغیر کرو اوسکو آگاہ ہو کہ مین اپنے قول کی تجدید کرتا ہون آگاہ ہو کہ پس بپا کرو نماز کو اور ادا کرو تم زکوۃ
کو اور حکم کرو تم ساتھ معروف کے اور نہی کرو تم منکر سے آگاہ ہو کہ تحقیق اصل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی یہ ہے
کہ تجاوز نکرو میرے اس قول سے اور پہونچا دو تم اسکو اوس شخص کو کہ جو موجود نہوا اور حکم کرو تم اوسکو ساتھ
اوسکے قبول کرنے کے اور نہی کرو تم اوسکو اوسکی مخالفت سے اس سبب سے کہ یہ حکم ہے اللہ عزوجل کی جانب سے
اور میری جانب سے اور نہین ہے کوئی امر ساتھ کسی معروف کے اور نہی کسی منکر سے مگر ساتھ امام کے

حديث معاشر الناس القران يعرفكم ان الائمة من بعده ولده وعرفتكم
انه مني وانا منه حيث يقول الله عزوجل وجعلها[1] كلمة باقية في عقبه وقلت لن تضلوا ما ان تمسكتم بهما
ترجمہ اے گروہ مردم قرآن بتاتا ہے تمکو کہ تحقیق ائمہ بعد اوسکے اوسکی اولاد سے ہونگے اور مین نے
بھی تمکو بتا دیا ہے کہ وہ یعنی علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون جسجگہ کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ گردانا
ابراہیم نے اوسکو ایسی بات کہ جو باقی رہنے والی ہے اوسکی اولاد مین اور کہہ چکا ہون مین کہ نہ گمراہ
ہوگے تم لوگ جبتک کہ تمسک کروگے تم ساتھ اون دونون کے یعنی ساتھ قرآن اور اہلبیت کے

حديث معاشر الناس التقوى التقوى احذروا الساعة كما قال الله عزوجل ان زلزلة الساعة
شيء عظيم اذكروا الممات والحساب والموازين والمحاسبة بين يدي رب
العالمين والثواب والعقاب فمن جاء بالحسنة اثيب عليها ومن جاء بالسيئة

---

[1] جزو بست و پنجم سورہ زخرف رکوع ششم ۱۲ منہ

فلیس لہ فی الجنان نصیب ترجمہ اے گروہ مردم پرہیزگاری کرو تم پرہیزگاری کرو تم ڈرو تم قیامت کو جیسا
کہ فرمایا ہے اللہ عزوجل نے کہ ترجمہ آیت زلزلہ قیامت کا ایک شے عظیم ہے یاد رکھو تم موت
کو اور حساب کو اور ترازوے اعمال کو اور محاسبہ کو سامنے پروردگار عالم کے اور ثواب کو اور عذاب
کو اس سبب سے کہ جو شخص آئیگا نیکی کے ساتھ تو اوسپر ثواب پائیگا اور جو شخص آئیگا بدی کے ساتھ تو اوسکے لیے
بہشت میں کچھ حصہ نہ ہوگا حدیث معاشر الناس انکم اکثر من ان تصافقونی بکف واحدۃ
وامرنی اللہ عزوجل ان اخذ من السنتکم الاقرار بما عقدت لعلی من امرۃ المومنین
ومن جاء بعدہ من الائمۃ منی ومنہ علی ما اعلمتکم ان ذریتی من صلبہ فقولوا
باجمعکم انا سامعون مطیعون راضون منقادون لما بلغت عن ربنا وربک فی امر علی
وامر ولدہ من صلبہ من الائمۃ نبایعک علی ذلک بقلوبنا وانفسنا والسنتنا وایدینا علی
ذلک نحیی ونموت ونبعث ولا نغیر ولا نبدل ولا نشک ولا نرتاب ولا نرجع من عہد
ولا ننقض المیثاق نطیع اللہ ونطیعک وعلیا امیر المومنین وولدہ الائمۃ الذین
ذکرتھم من ذریتک من صلبہ بعد الحسن والحسین الذین قد عرفتکم مکانھما
منی ومحلھما عندی ومنزلتھما من ربی عزوجل فقد ادیت ذلک الیکم وانھما
سیدا شباب اھل الجنۃ وانھما الامامان بعد ابیھما علی وانا ابوھما
قبلہ وقولوا اعطانا اللہ بذلک وایاک وعلیا والحسن والحسین والائمۃ
الذین ذکرت عہدا ومیثاقا ماخوذا لامیر المومنین من قلوبنا وانفسنا و
السنتنا ومصافقۃ ایدینا من ادرکھما بیدہ واقر بھما بلسانہ ولا نبغی بذلک
بدلا ولا نری من انفسنا عنہ حولا ابدا اشھدنا اللہ وکفی باللہ شھیدا وانت علینا بہ
شھید وکل من اطاع ممن ظھر واستتر وملائکۃ اللہ وجنودہ وعبیدہ
واللہ اکبر من کل شھید ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق تم لوگ اس سے بہت زیادہ ہو کہ مجھسے
ایک ہاتھ سے مصافحہ کرو اور مجھکو اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں تمھاری زبانوں سے اقرار لوں

ساتھ اوس چیز کے کہ منعقد کی ہے مین نے واسطے علیؑ کے یعنی امارت مومنون کی اور جو لوگ کہ بعد اوسکے آئین یعنی ائمہ کہ جو مجھسے ہونگے اور علیؑ سے ہونگے بنابر اوسکے کہ آگاہ کر دیا ہے مین نے تمکو کہ تحقیق ذریت میری علیؑ کی پشت سے ہے پس کہو تم سب ملکے کہ ہم سننے ولے ہین اطاعت کرنے ولے ہین راضی ہین تابعدار ہین واسطے اوس چیز کے کہ پہونچائی تو نے ہمارے اور اپنے پروردگار کیجانب سے علیؑ کے باب مین اور اوسکے اولاد کے باب مین کہ جو اوسکی پشت سی ہوگی یعنی ائمہ بیعت کرتے ہین ہم تیری اوپر اسکے اپنے دلون سے اور اپنی جانون سے اور اپنی زبانون سے اور اپنے ہاتھون سے اسی کے اوپر ہم زندہ رہینگے اور اسی پر مرینگے اور اسی پر محشور ہونگے اور نہ تغیر کرینگے ہم اور نہ بدلینگے ہم اور نہ شک کرینگے ہم اور نہ شبہہ کرینگے ہم اور نہ پھرینگے ہم عہد سے اور نہ توڑینگے ہم پیمان کو اطاعت کرینگے ہم اللہ کی اور اطاعت کرینگے ہم تیری اور علیؑ کی کہ جو امیرالمومنین ہے اور اوسکی اولاد کی کہ جو ائمہ ہین جنکا کہ تو نے ذکر کیا ہے اپنی ذریت سے جو علیؑ کی پشت سے ہوگی بعد حسنؑ اور حسینؑ کے ایسے ہین وہ دونون کہ مین نے بتلا دیا ہے تمکو اون دونون کا مرتبہ کہ جو مجھسے ہے اور مقام اون دونونکا کہ جو میرے نزدیک ہے اور رتبہ اون دونون کا کہ جو میرے پروردگار عزّوجل کی جانب سے ہے پس تحقیق پہونچا دیا مین نے اوسکو تمھاری طرف اور اس بات کو کہ تحقیق وہ دونون سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور تحقیق وہ دونون امام ہین بعد اپنے باپ علیؑ کے اور مین اون دونون کا باپ ہون قبل علیؑ کے اور کہو تم لوگ کہ دیا ہمنے اللہ کو ساتھ اسکے اور تجھکو اور علیؑ کو اور حسنؑ کو اور حسینؑ کو اور اون ائمہ کو کہ جنکا تو نے ذکر کیا ہے عہد و پیمان کہ جو لیا گیا ہے واسطے امیرالمومنین کے اپنے دلون سے اور اپنی جانون سے اور اپنی زبانون سے اور مصافحہ سے اپنے ہاتھون کے جو شخص کہ پاوے اون دونون کو مصافحہ کرے اپنے ہاتھ سے اور اقرار کرے ساتھ اونکے اپنی زبان سے اور نہین طلب کرتے ہین ہم ساتھ اسکے بدلا اور نہین دیکھتے ہین ہم اپنے نفسون مین اس امر سے کبھی ہمیشہ گواہ کرتے ہین ہم اللہ کو اور اللہ کافی گواہ ہے اور تو بھی ہمارے اوپر ساتھ اس امر کے گواہ ہے اور سب لوگ گواہ ہین کہ جنھون نے اطاعت کی خواہ وہ ظاہر ہون خواہ پوشیدہ ہون اور فرشتے اللہ کے اور لشکر اوسکا اور بندے اوسکے

سب گواہ ہین اور اللہ بزرگ ہے ہر گواہ سے **حدیث** معاشر الناس ما تقولون فان اللہ یعلم
کل صوت وخافیۃ کل نفس فمن اهتدی فلنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا و
من بایع فانما یبایع اللہ ید اللہ فوق ایدیھم الی اخرہ ترجمہ ای گروہ مردم
کیا کہتے ہو تم پس تحقیق اللہ جانتا ہے ہر آواز کو اور پوشیدہ بات کو ہر نفس کی پس جو شخص کہ ہدایت
پاوے تو اوسی کے لیے نفع ہے اور جو شخص کہ گمراہ ہوجاوے تو سوا اسکے نہین ہے کہ گمراہ ہوتا ہے وہ
اپنے نفس کے ضرر پہونچانے کو اور جو شخص بیعت کرتا ہے پس سوا اسکے نہین ہے کہ وہ بیعت
کرتا ہے اللہ کی دست قدرت اللہ کا اوپر ہے اونکے ہاتھون کے **حدیث** معاشر
الناس فاتقوا اللہ وبایعوا علیا امیر المومنین والحسن والحسین والائمۃ
کلمۃ طیبۃ باقیۃ یھلک اللہ من غدر ویرحم اللہ من وفی ومن نکث فانما
ینکث علی نفسہ ترجمہ اے گروہ مردم پس ڈرو تم اللہ کو اور بیعت کرو تم علی کی کہ جو امیر المومنین
ہے اور حسن کی اور حسین کی اور اماموں کی کہ جو کلمہ طیبہ ہین باقی رہنے والے ہین ہلاک کریگا اللہ اوس
شخص کو کہ جو غدر کرے اور رحم کریگا اللہ اوس شخص پر کہ جو وفا کرے اور جو شخص کہ توڑیگا بیعت کو
پس سوا اسکے نہین ہے کہ توڑیگا اپنے نفس کے ضرر کے لیے آخر آیہ تک **حدیث**
معاشر الناس قولوا الذی قلت لکم وسلموا علی علی بامرۃ المومنین وقولوا
سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر وقولوا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی
لولا ان ھدانا اللہ الخ ترجمہ اے گروہ مردم کہو تم لوگ اوس بات کو کہ جو مین نے کہی ہے واسطے تمھارے
اور سلام کرو اوپر علی کے ساتھ امیر ہونے مومنون کے اور کہو تم کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے
بخشش طلب کرتے ہین ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف بازگشت ہے اور کہو
تم لوگ کہ حمد اللہ ہی کے لیے ہے کہ جسنے ہدایت کی ہمارے واسطے اس امر کے اور نہین تھے
ہم کہ ہدایت پاتے اگر نہ ہدایت کرتا ہمارا ہی اللہ آخر آیہ تک **حدیث** معاشر الناس ان
فضائل علی بن ابیطالب عند اللہ عزوجل وقد انزلھا فی القرآن اکثر من ان احصیھا فی

مقام واحد فمن اتاکم بہا وعرفہا فصدقوہ ؟

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق کہ فضائل علی بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام کے نزدیک اللہ عز وجل کے ہین اور تحقیق نازل کیا ہے اللہ نے انھین فضائل کو قرآن مین زیادہ اس سے کہ مین شمار کرون اونکا ایک مقام مین پس جو شخص کہ خبر دے تمکو اون فضائل کی اور تعریف کرے اوسکی تو تصدیق کرو تم اوسکی حدیث معاشر الناس من یطع اللہ ورسولہ وعلیا والائمۃ الذین ذکرتہم فقد فاز فوزا عظیما ٥ ترجمہ اے گروہ مردم جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور علی کی اور اون اماموں کی کہ ذکر کیا ہے مین نے اونکا پس تحقیق رستگار ہوئی اوسنے رستگاری عظیم حدیث معاشر الناس السابقون السابقون الی مبایعتہ وموالاتہ والتسلیم علیہ بامرۃ المومنین اولئک ہم الفائزون فی جنات النعیم ترجمہ اے گروہ مردم سابقین وہ لوگ ہین کہ جو سبقت کرنے والے ہین طرف بیعت کرنے علی کے اور اوسکی ولایت کے اور سلام کرنے کے اوپر اوسکے بسبب امیر ہونے مومنون کے وہی لوگ پہونچنے والے ہین جنات نعیم مین حدیث معاشر الناس قولوا ما یرضی اللہ بہ عنکم من القول وان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فلن یضر اللہ شیئا اللہم اغفر للمومنین واغضب علی الکافرین والحمد للہ رب العالمین ترجمہ اے گروہ مردم کہو تم اوس بات کو کہ راضی ہو اللہ بسبب اوسکے تم لوگون سے تمہارے قول سے اور اگر کافر ہو جاؤ گے تم لوگ اور سب لوگ کہ جو زمین مین ہین تو نہ ضرر پہونچیگا اللہ کو کچھ بھی اے میرے اللہ بخشدے تو مومنون کو اور غضب کر تو کافرون پر اور حمد اللہ ہی کے لیے ثابت ہے کہ جو پروردگار ہے عالم کا حدیث فنادتہ القوم سمعنا واطعنا علی امر اللہ وامر رسولہ بقلوبنا والسنتنا وایدینا وتداکوا علی رسول اللہ وعلی علی علیہ السلام فصافقوا بایدیہم فکان اول من صافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ الاول والثانی والثالث والرابع والخامس وباقی

المهاجرون والانصار وباقی النّاس علی طبقاتهم وقد رمنا لهم
الی ان صلیت المغرب والعتمة فی وقت واحد ووا صلوا البیعة
والمصافقة ثلثا ورسول الله صلّی الله علیه واله یقول
کلّما بایع قوم الحمد لله الّذی فضّلنا علی جمیع العالمین
وصارت المصافقة سنة ورسمًا یستعملها من لیس له حق فیها انتهیٰ

ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ پس سب لوگون نے جناب رسولخداؐ کو پکار کے کہا کہ سنا ہمنے
اور اطاعت کی ہمنے خدا کے حکم کی اور اوسکے رسول کے حکم کی ساتھ اپنے دلون کے اور زبانون کے اور
ہاتھون کے اور ازدحام کیا اون لوگون نے اوپر رسول خدا کے اور اوپر علیؑ کے پس مصافحہ کیا اپنے ہاتھون سے
پس پہلے مصافحہ کیا رسول خدا سے پہلے نے پھر دوسرے نے پھر تیسرے نے پھر چوتھے نے پھر پانچوین نے پھر
باقی مہاجرین و انصار نے پھر باقی اور لوگون نے موافق اپنے گروہون کے اور موافق اپنے مراتب کے یہانتک
کہ پڑھی گئی نماز مغرب اور عشا کی ایک وقت مین اور پہونچایا اون لوگون نے بیعت اور مصافحہ کو ثلث تک
اور رسول خدا فرماتے تھے جبکہ لوگ بیعت کرتے تھے کہ حمد اللہ ہی کے لیے ثابت ہے کہ جسنے فضیلت دی ہمکو
تمام عالم پر اور ہوگیا مصافحہ سنت اور رسم کہ استعمال کرتا ہے اسکا وہ شخص بھی کہ جسکے لیے خلافت اور امامت
مین کوئی حق نہین ہے انتہی الحمد للہ رب العالمین کہ یہ خطبہ مبارکہ طیبہ مع ترجمہ ختم ہوا اب مین حضرات سنت
وجماعت سے عموماً اور وحید صاحب سے خصوصاً پوچھتا ہون کہ آپ لوگون کو اسپر ایمان لانے مین کیا عذر ہے
کیا آپ لوگ بغور و تامل و تدبر نہین فرماتے کہ ہر لفظ اسکی چراغ راہ ہدایت ہے اور ہر سطر اسکی صراط مستقیم ہے
اور خود اسکی فصاحت و بلاغت شاہد ہے کہ یہ قول رسول کریم ہے اگر آپ لوگ یہ عذر پیش کیجیے گا کہ یہ خطبہ
شیعون کی کتابون سے نقل کیا گیا ہے ہم اسکا اعتبار نہین کرسکتے تو پھر آپ کو اپنی ان حرکات سخیفہ سے
توبہ کرنا لازم ہوگا کہ کتب مناظرہ مین شیعون کے مقابلہ مین سیکڑون حدیثین آپ اپنی کتابون سے نقل
کرتے ہین حالانکہ ہمارے اور آپکے نقل مین زمین و آسمان کا فرق ہے اور اوسکے بعض وجوہ تو انشاء اللہ تعالی
وبتائید محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثناء روحی لہم الفدا جیسا مناسب مقام ہوگا بشرط حیات

اس باب اول کے آخر مین گفتگو کے لیکن یہان اسقدر کہتے ہین کہ جن حدیثون کو آپ فلان و فلان
کے فضائل مین اپنی کتابون سے نقل فرماتے ہین اونکا ہمین ہماری کتابون مین کچھ شائبہ بھی نہین ہے اور آپ ہی کی
کتابین اونکی رو سے معلوم ہین اور خطبہ جو اس خطبے کو روایت امام معصوم علیہ السلام سے نقل کیا ہے تو اسکے
بہت سے اجزا کہ جو اثبات امامت و خلافت و وصایت شاہ ولایت کے لیے کافی و وافی ہین آپ ہی
کی کتب معتبرہ مین موجود ہین اور یہ واقعہ غدیر خم معروف و مشہور ہے پس اس خطبہ مبارکہ کی مثال
آفتاب عالمتاب کی ہے کہ گو شپرہ اوسکو نہین دیکھ سکتے مگر اوسکا آشیانہ بھی اوسکی شعاع سے خالی
نہین رہتا پس اب مین اس خطبہ شریفہ کے اجزاے مبارکہ کو کتب تفاسیر و احادیث و تواریخ اہل سنت
و جماعت سے کچھ استخراج کرتا ہون اور اسکے ثبوت کے لیے چند شعاع مقرر کرتا ہون شعاع اول
اس بات کے اثبات مین کہ آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ جو اس روایت شریفہ
خطبہ مبارکہ مین مذکور ہے وہ اسی واقعہ غدیر خم کی بابت نازل ہوا ہے اور یہ کتب معتبرہ اہل سنت
سے ثابت ہے چنانچہ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین اس آیہ کریمہ کے اسباب نزول مین فرماتے ہین
اور تفسیر مذکور مطبوعہ مصر جلد ثالث کے ص ۶۳۶ مین یہ عبارت موجود ہے (العاشر) نزلت
الآیۃ فی فضل علی بن ابیطالب علیہ السلام ولما نزلت ہذہ الآیۃ اخذ بیدہ
وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر
رضی اللہ عنہ فقال ہنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی
کل مومن ومومنۃ وہو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی۔
ترجمہ دسوین نازل ہوئی یہ آیت فضیلت مین علی ابن ابیطالب کے اور جسوقت کہ نازل ہوئی یہ آیت
پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی کا اور فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہے یا خداوندا دوست
رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسی علی کو پس ملاقات
کی اونسے عمر نے پس کہا کہ گوارا ہو تمکو اے بیٹے ابوطالب کے کہ آج ہوے تم مولی میرے اور مولا ہر مومن
اور مومنہ کے اور یہ قول ابن عباس اور براء بن عازب اور محمد بن علی یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

کا ہے انتھی یہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ مین نے جو خطبہ مبارکہ غدیر خم نقل کیا ہے وہ بروایت
حضرت امام محمد باقرؑ منقول ہے اور فخر رازی کے قول سے بھی اس آیت کا واقعہ غدیر خم
مین نازل ہونا اونھین حضرت کے قول سے ثابت ہوگیا پس ان دونون روایتون مین کسقدر
موافقت ہی مزید بران یہ بھی ثابت ہوا کہ عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب بھی اس امر کے
قائل ہین کہ یہ آیہ مبارکہ اسی واقعہ غدیر خم مین نازل ہوا ہے اس سے زیادہ اور ثبوت کیا ہوگا
الفضل ما شہدت بہ الاعداء اب اسکے بعد امام فخر رازی صاحب نے بنا بر ناصبیت جو کچھ اس مین
گفتگو کی ہے وہ مع اوسکے جواب کے جو مین لکھتا ہون قابل ملاحظہ اہل انصاف ہے فخر الدین رازی
صاحب اس عبارت منقولہ کے بعد بلا فاصلہ فرماتے ہین اور صفحہ مذکورہ مین یہ عبارت بھی مسطور ہے
واعلم ان ہذہ الروایات وان کثرت الا ان الاولی حملہ علی انہ تعالی امنہ من
مکر الیہود والنصاری وامرہ باظہار التبلیغ من غیر مبالات منہ بہم
وذلک لان ما قبل ہذہ الایۃ بکثیر وما بعدہا بکثیر لما کان کلاما
مع الیہود والنصاری امتنع القاء ہذہ الایۃ الواحدۃ فی البین علی وجہ
تکون اجنبیۃ عما قبلہا وما بعدہا ترجمہ اور آگاہ ہو کہ یہ روایتین اگرچہ کثرت سے ہون
لیکن بہتر یہ ہے کہ حمل کرنا اوسکا اس بات پر کہ تحقیق اللہ تعالی نے بیخوف کیا رسول خداؐ کو مکر یہود و نصاری
سے اور حکم کیا اون حضرت کو واسطے اظہار تبلیغ کے بے پروائی سے ساتھ اونھین یہود و نصاری کے
اور یہ اس سبب سے ہی کہ ماقبل اس آیت کا بکثرت اور مابعد اس آیت کا بکثرت جبکہ کلام ہے ساتھ
یہود و نصاری کے تو ممتنع ہے حمل کرنا اس ایک آیت کا درمیان مین اسی وجہ پر کہ جو اجنبی ہو نسبت
ماقبل اور مابعد سے انتھی یہ بندہ ضعیف ونحیف کہتا ہے کہ جب سنیون کے امام فخر رازی صاحب نے
حتماً وجزماً لکھدیا کہ حضرت امام محمد باقرؑ اس بات کے قائل ہین کہ یہ آیت حضرت علی ابن ابیطالب کے باب مین
نازل ہوئی ہے تو پھر آپکے قول سے عدول کرکے کونسا ایسا مسلمان ہوگا کہ اونکی رائے سخیف پر
عمل کریگا حالانکہ عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب کا قول بھی اونھون نے مطابق قول امام

معصوم علیہ السلام کے نقل کیا کوئی سنی صاحب اس بات کے قائل ہوجائینگے کہ فخر الدین رازی حضرت امام محمد باقرؑ و عبداللہ بن عباسؓ براء بن عازب سے اعلم تھے اور تفسیر قرآن اور اسباب نزول کو اونسے زیادہ جانتے تھے اور اگر قائل ہونگے تو اظہار ناصبیت و عداوت اہلبیت رسالت کی ساتھ اونکو وفضیلت صحابہ سے بھی منکر ہونا پڑیگا اور فخر رازی نے جو اپنی اسے لکھی ہے وہ ناشی ہے اونکے عدم تدبر سے آیات قرآنیہ مین اسلیے کہ صدہا آیتین کلام مجید مین ایسی ہین کہ وہ کسی اور باب مین نازل ہوئی ہین اور اونکے ماقبل اور مابعد کی آیتین اور باب مین نازل ہوئی ہین افلا یتدبرون القران ام علی قلوب اقفالھا اور سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی قرآن شریف کو موافق تنزیل کے جمع نہین کرسکے اور اسکی ترتیب نہین دے سکے چنانچہ سورہ مکیہ مین آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ مین آیات مکیہ موجود ہین اور کوئی سنی صاحب بھی اسکا انکار نہین کرسکتے اور یہ بحث بہت طول و طویل ہے یہان اسکے لکھنے کی گنجایش نہین علاوہ اسکے کون عاقل و دیندار اس بات کو تسلیم کریگا کہ ابتداے اسلام مین جب جناب رسولخدا مکہ مین تشریف رکھتے تھے اور کفار قریش انواع اور اقسام کی ایذا آپکو دیتے تھے اور آپکے پاس اسقدر اعوان و انصار موجود نتھے کہ اونکے شر کو آپ سے دفع کرین اوسوقت اون لوگون کے شر سے آیت عصمت نازل ہوئی اور مدینہ منورہ مین یہود و نصاری کی مکر سے حفاظت کی باب مین یہ آیت نازل ہوئی حالانکہ ہزارون آدمی اسوقت مین مسلمان ہوچکے تھے اور یہود جو یثرب مین رہتے تھے اونکو یہ قوت و قدرت نتھی کہ آپ سے میدان جنگ مین مقابلہ کرسکین اسی سبب سے اون لوگون نے صلح کرلی تھی اور جب نقض عہد کیا تو جناب رسول خدا نے بعض کو اونمین سے یثرب سے نکالدیا اور بعض کو قتل فرمایا اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ آیت بعد استیصال یہود یثرب نازل ہوئی ہے اور نصاری تو کبھی یثرب کے قریب بھی نہین بستے تھے پس بعد ہجرت سوای اظہار امامت و خلافت علی ابن ابیطالب کوئی امر ایسا معلوم نہین ہوتا ہے کہ موجب خوف رہا ہو اور اوس سے آیۂ عصمت کی نازل ہونے کی ضرورت ہوئی ہو اس سبب سے کہ منافقین و معاندین جناب امیر المومنین بکثرت تھے اور ہر وقت مثل گرگ بغل و مار آستین کے جناب رسول خدا کے ہمراہ رہتے تھے پس ان لوگون کے شر سے محفوظ رہنا بغیر حفاظت حق سبحانہ وتعالی ممکن نہ تھا اور علامہ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین لکھتے ہین چھاپ آہنی

مطبع مصر مجلد ثانی ص ۲۹۸ سے مین یہ عبارت نقل کرتا ہون مگر مین اس سے مجبور ہون کہ کاتب نے غلطی سے ۲۹۸ کی جگہ ۲۹۳ لکھدیا ہے قوله تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الایۃ اخرج ابو الشیخ عن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی برسالۃ فضقت بہا ذرعا وعرفت ان الناس مکذبی فوعدنی لابلغن اولیعذبنی فانزل یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک واخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وابی الشیخ عن مجاہد قال لما نزلت بلغ ما انزل الیک من ربک قال یا رب انما انا واحد کیف اصنع یجتمع علی الناس فنزلت وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الایۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب واخرج ابن مردویہ عن ابن مسعود قال کنا نقرء علی عہد رسول اللہ صلعم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس

ترجمہ روایت کی ہے ابو الشیخ نے حسن سے کہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ تحقیق مبعوث کیا مجھکو اللہ نے ساتھ رسالت کے پس دل تنگ ہوا مین بسبب اوسکے اور جانا مین نے کہ لوگ میری تکذیب کرینگے پس ڈرایا مجھکو اللہ نے کہ ضرور تبلیغ رسالت کرون مین ورنہ البتہ عذاب کریگا مجھکو اللہ اور نازل کیا اللہ نے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور روایت کی ہے عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابو الشیخ نے مجاہد سے کہ اوس نے کہا کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت بلغ ما انزل الیک من ربک کہا رسول خدا نے کہ ای پروردگار میرے سوا اسکے نہین ہے کہ مین اکیلا ہون کیا کرونگا مین جمع ہوجاینگے لوگ میرے ضرر پہونچانے کو پس نازل ہوئی یہ آیت وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اور اگر نہ کریگا تو تو نہین پہونچائی تونے رسالت اوسکی اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے کہ اونہون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اوپر رسول خدا کے روز غدیر خم کے علی بن ابیطالب کے باب مین اور روایت کی ہے ابن مردویہ نے ابن مسعود سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم پڑھتے تھے رسول خدا

فرماتے ہین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ
یعصمک من الناس ترجمہ اے رسول پہونچا دے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہی تیری طرف تیرے پروردگار کی
جانب سے کہ تحقیق علی مولی مومنونکا ہی اور اگر نہ کریگا تو تو نہین پہونچائی تو نے رسالت اوسکی اور اللہ حفاظت کریگا تیری
لوگون سے انتہی دنیشور کے اس عبارت کی نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوے فائدہ اولی یہ ہے کہ
ممکن تھا کہ کوئی سنی صاحب ہمارے بیان کی حدیث ملاحظہ کرکے معترض ہوتے کہ حکم رب العزت و تبلیغ
رسالت مین جناب رسول خدا کا اسقدر تامل و تساہل کرنا کہ ایسی تاکید و تہدید کا موجب ہو بعید از عقل ہے
لیکن اب ان دونون پہلی روایتون کے مطالعہ کرنے کے بعد کہ جو علامہ سیوطی نے حسن اور مجاہد سے
نقل کی ہین یہ اعتراض شیعون پر نہین کرسکتے شاید کوئی صاحب یہ کہین کہ سنیون کی مذہب کی
بنا پر یہ اعتراض وارد نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ وہ عصمت انبیا کی قائل نہین اور جناب رسول خدا کو ایک
مجتہد سمجھتے ہین کہ کبھی اونکی راے خطا پر ہوتی تھی اور کبھی صواب پر چنانچہ واعظ صاحب نے بھی اسی کتاب
مجمع الاوصاف کی اکثر مقامات مین یہ لکھا ہے لیکن شیعون کے مذہب کی بنا پر یہ اعتراض مرتفع نہین
ہوسکتا اس سبب سے کہ وہ عصمت انبیا کی قائل ہین اور اول عمر سے آخر عمر تک سبکو گناہ و خطا سے مبرا سمجھتے
ہین پس جناب خاتم النبیین و افضل المرسلین کی نسبت کیونکر اسقدر تامل و تساہل حکم خدا مین تجویز کرینگے تو ہم یہ
جواب دینگے کہ یہ اعتراض و منشا ناشی ہوگا کمال نافہمی سے اس سبب سے کہ جو رسول خدا کو کچھ بھی پہچانتا ہوگا اور
قران و حدیث کو کسی قدر بھی پہچانتا ہوگا وہ اس بات کو تسلیم کریگا کہ تمام خلق کیلئے اعمال صالحہ و مکارم اخلاق کیطرف ترغیب
وارد ہوئی ہے اور اونکے نبجا لانے مین بالکل کہین تخویف و تہدید لیکن جناب رسول خدا مین یہ سب صفات
ایسی درجہ کمال پر تھے کہ آپ کو اونمین تخفیف کرنیکا حکم ہوا تھا اس سبب سے کہ جناب باری عز اسمہ کو اپنے
حبیب کا زیادہ محنت و مشقت مین پڑنا گوارا نہ تھا چنانچہ بسبب کثرت عبادت و ریاضت کی حق سبحانہ
وتعالی آپ کو خطاب کرکے فرماتا ہے طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی ۝ الا تذکرۃ لمن
یخشی ترجمہ اے طٰہٰ (طٰہٰ ہمارے حضرت کا نام ہے قرآن مین مثل مدثر و مزمل و یسین کے)
نہین نازل کیا ہے ہمنے تیرے اوپر قرآن کو اسواسطے کہ تو مشقت مین پڑے بلکہ اوس شخص کی نصیحت

کیواسطے نازل کیا ہی کہ جو ڈرتا ہی انتہی سنیون کی تفسیرونسے ثابت ہی کہ آپکی کثرت عبادت و ریاضت کے
سبب سی یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اوسمین تخفیف کرین اور زیادہ محنت و مشقت مین نہ پڑین اور اسی طرح اونکے مکارم
اخلاق مین مثلاً آپکی کثرت جود و سخاوت کے سبب سی یہ آیت نازل ہوئی ولا تجعل یدک مغلولۃ الی
عنقک ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا ترجمہ اور نہ رکھ تو اپنے ہاتھ کو بندھا
ہوا اپنی گردن کی طرف اور نہ کھول دے تو اوسکو بالکل کھول دینا پس تو بیٹھ رہیگا تو ملامت کیا ہوا محجور انتہی
یعنی جب بالکل آمدنی راہ خدا مین صرف کر ڈالیگا اور محتاجون کو دیدیگا اور کچھ باقی نہ رکھیگا تو پھر جب کوئی سوال
کریگا تو اوسکے دینے سے مجبور ہو جائیگا اور وہ سائل بسبب اپنی کثرت احتیاج و قلت عقل و فہم کے ملامت
کریگا اور سنیونکی تفاسیر مین بھی اسی طرح کے مضامین لکھے ہوئے ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپکی کثرت
جود و سخا کے باعث سی یہ آیت نازل ہوئی ہے اسے ناظر کتاب جب تجھکو یہ معلوم ہوگیا تو اب آگاہ
ہو کہ مذموم یہ امر ہے کہ کوئی شخص اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کے سبب سی اللہ تعالی کی تعمیل حکم مین تامل
و تساہل کرے اور ظاہر ہے کہ امر خلافت و وصایت و امامت علی بن ابیطالب اور آپکی اولاد امجاد
کا کہ جو بعین اولاد رسولخدا ہی باعث آپکی سرور قلب و نور چشم کا تھا پس معلوم ہوا کہ یہ تامل اتباع خواہش نفسانی کے
باعث سی نتھا بلکہ اور بہت سی مصالح و حکم پر مشتمل تھا کہ جنکو خدا و رسول بہتر جانتے ہین اور مین بعض وجوہ کو
کہ جو مستنبط ہین کلام خدا و رسول سی بقدر اپنے فہم و گنجایش مقام کے بیان کرتا ہون وجہ اول یہ ہے
کہ جسطرح اور مکارم اخلاق ذات قدسی صفات جناب سرورکائنات مین بدرجہ اتم و اکمل تھے اسی طرح شفقت
و رأفت و رحمت بھی نسبت اپنی امت کی حال پر یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی نے آخر سورہ توبہ مین آپکی نسبت
یون فرمایا کہ حریص علیکم یعنی رسول حرص کرنے والا ہے تمھاری ہدایت پر پس جب آپکے ارشاد و ہدایت و تبلیغ
سے جب لوگ ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ کو کمال رنج و تاسف ہوتا تھا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی آپسے خطاب
کرکے فرماتا ہے کہ فلعلک باخع نفسک علی آثارهم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفا
ترجمہ پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہے اپنی جان کو اونکے پیچھے اگر نہ ایمان لاوین وہ لوگ ساتھ اس بات کے

[1] جزو پانزدہم سورہ بنی اسرائیل ١٢ [2] جزو پانزدہم سورہ کہف ١٢

رنج و افسوس کے سبب سے انتہی و نیز فرماتا ہے فلا تذہب نفسک علیہم حسرات ان اللہ علیم بما یصنعون
ترجمہ پس نہ نکل جاوے جان تیری اون لوگون پر بسبب حسرتون کے تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ وہ کرتے ہین
یعنی اون لوگون کے ایمان لانے کی اور راستہ پانے کی تجھکو اسقدر کیون حسرت ہی کہ اپنی جان ہلاک کیے دیتا ہے
انتہی پس جب لوگون کے ایمان نہ لانے پر آپکو اسقدر رنج و افسوس ہوتا تھا کہ جو آیات قرآن سے ثابت ہے
تو پر ظاہر ہے کہ جو لوگ ایمان لائے تھے اونکے کافر و مرتد ہو جانے پر آپکو کسقدر زیادہ رنج و افسوس ہوگا گو وہ
لوگ منافق دست اعتقادہی ہون اسلیے کہ نام تو اسلام کا تھا اور کلمہ شہادتین تو زبان سے پڑھتے تھے پس چونکہ اکثر
لوگون کو جناب امیر علیہ السلام سے عداوت تھی اور وجوہ عداوت ہم اول کتاب مین بیان کر چکے ہین اور
گو وہ لوگ اس عداوت کو مخفی رکھتے تھے اور اسکا اظہار نہین کرتے تھے لیکن چونکہ جناب رسول خدا بعلم نبوت
و فراست اونکے سر امر پر مطلع تھے لہذا آپ کو اس امر کا خوف پیدا ہوا کہ اگر مین علی ابن ابیطالب کی امامت و
خلافت کو ظاہر کرونگا تو وہ لوگ کہ جو دل مین اسکے حکم کی تحمل نہونگے اور کافر و مرتد ہو جائینگے لہذا آپنے تامل فرمایا
یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی کیجانب سے اس حکم کے تبلیغ کی تاکید اکید ہوئی پس تامل کرنا جناب رسول خدا کا دلالت
کرتا ہے وفور رافت و رحمت پر اور یہ صفت کمال تھی نہ موجب نقص اور تاکید فرمانا حق سبحانہ و تعالی کا اوسی قبیل سے
ہی کہ جسطرح اور صفات حسنہ و اعمال صالحہ مین آپکو تخفیف کا مکرر حکم ہوا تھا اور ماحصل اسکا بھی یہی ہے کہ جو آیات
ماسبق کا تھا کہ تو کیون دشمنان علی ابن ابیطالب کے کفر و نفاق و ارتداد کا اندیشہ کرتا ہے جو خدا کا حکم ہے
وہ خلق کو پہونچا دے جو اوسکو مانیگا وہ نفع پائیگا اور جو نہ مانیگا وہ خود ضرر اوٹھائیگا چنانچہ خود حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے
وقال موسی ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا ان اللہ لغنی حمید ترجمہ اور کہا
موسی نے کہ اگر کافر ہو جاوو تم اور جو لوگ کہ زمین مین ہین سب تو تحقیق اللہ بے پرواہ حمد کیا ہوا ہے انتہی اور خود
جناب رسولخدا نے اس خطبہ مبارکہ کے آخر مین فرمایا ہے وان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا
فان یضر اللہ شیئا اور یہ وجہ جسکو ہم نے بیان کی لفظ حدیث مین موجود ہے کہ جناب رسولخدا کو اس
حکم کے پہونچانے میں اہل نفاق و شقاوت کے ارتداد کا خوف تھا وجہ دوم یہ ہے کہ جس طرح جناب

۱؎ جزو بست و دوم سورہ فاطر ۱۲ ۲؎ جزو سیزدہم سورہ ابراہیم ۱۲

رسول خدا کو لوگون کے ارتداد کا خوف تھا اوسی طرح آپکو اونکے ضرر پہونچانیکا بھی اندیشہ تھا چنانچہ قصہ اصحاب عقبہ سے سنی و شیعہ سب واقف ہین کہ اون لوگون نے آپ کی شہید کرنیمین کوتاہی نہین کی اور حیات نفس بھی لازم ہے پس آپ نے حق سبحانہ و تعالی سے استدعا کی کہ اون لوگون کے شر سے آپکی حفاظت کرے اور جب تک کہ یہ سوال آپکا پورا نہین ہوا آپ نے تبلیغ حکم مین تاخیر کی اور جب حضرت جبرئیل آیہ عصمت یعنی حفاظت لائے تو پھر آپ نے تبلیغ حکم مین ایک ساعت بھی توقف نہین فرمایا اور شان عبدیت یہی ہے کہ عبد گو کسی مرتبے پر فائز ہو مگر اپنے حول و قوت پر بھروسا نکرے اور درگاہ معبود مین اپنی حاجت کو عرض کرے اور دعا کرنا افضل عبادات ہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے کہ قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم ترجمہ کہہ اے محمد کہ نہ پروا کرتا تمھاری رب میرا اگر نہوتی دعا تمھاری انتہی اور نیز فرماتا ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ترجمہ اور کہا پروردگار تمھارے نے کہ دعا کرو تم مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت سے میری عنقریب داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر انتہی اور اہل سنت مین بھی اس مضمون کی حدیثین منقول و ماثور ہین کہ حضرت جبرئیل خزائن زمین کی کنجیان لیکے جناب رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ حق سبحانہ و تعالی نے بعد تحفہ درود و سلام کے آپکو فرمایا ہے کہ یہ کنجیان لے اور تمام خزائن کا مالک ہو اور تو کہے تو مین تیرے واسطے پہاڑون کو سونے کا بنادون اور جو کچھ آخرت مین تیرے لیے مقرر ہے اس عطا کے سبب سے اوسمین سرِ مو کمی بھی نہوگی آپ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل مجھکو دولت و ثروت دنیا منظور نہین ہے مجھے تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ایک روز گرسنہ ہون اور اپنے خالق و مالک و معبود سے طلب رزق کرون اور دوسرے دن سیر ہون تو اوسکا شکر بجالاؤن اور سنی بھی اس مضمون و مفہوم سے انکار نہین کرسکتے لہذا لفظ حدیث لکھنے کی اور اوسکو ثابت کرنیکی احتیاج نہین پس یہ صفت بھی موجب کمال ہے نہ باعث نقص رہا یہ امر کہ آپ کی دعا مقبول ہونے مین اسقدر عرصہ کیون ہوا اور حضرت جبرئیل کے مکرر صعود و نزول کی نوبت کیون آئی تو یہ راز و نیاز ہین رب عظیم اور اوسکی

ل پارہ نوزدہم آخر سورہ فرقان ۱۲ منہ ۲ جز و لسبت و کم سورہ مومن ۱۲ منہ

ایسے عہد کریم کے درمیان مین کہ جسکی شان مین خود اوسنے فرمایا ہے ثم دنا فتدلّٰی ○ فکان قاب قوسین
او ادنیٰ ○ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ○ پس ان اسرار پر کون مطلع ہو سکتا ہے لیکن بتوفیق الٰہی وبرکت
رسالت پناہی ایک مصلحت اسکی یہ عبد ضعیف و نحیف وجہ سوم مین بیان کرتا ہے وجہ سوم یہ ہے کہ تبلیغ حکم
خلافت و امامت علی ابن ابیطالب مین اسقدر آپ کا تامل فرمانا اور درگاہ جناب باری سے مکرر تاکید کا
نازل ہونا باعث اتمام حجت واسکات منافقین و معاندین ہے کہ مظنون بلکہ تیقن تھا کہ وہ لوگ جناب
رسول خدا پر زبان طعن دراز کرتے کہ آپ نے اپنے نبوت پر اکتفا نہ کی اور اپنے بھائی اور داماد کو امام اور خلیفہ مقرر
فرمایا چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ انھین لوگون کے باب مین ارشاد فرماتا ہی ومنھم الذین یؤذون النبیّ
ویقولون ھو اذن قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین ورحمۃ للذین
امنوا منکم والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ○ ترجمہ اور انھین
منافقون مین سے وہ لوگ ہین کہ اذیت دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہے (یعنی جو کوئی کچھ کہتا ہے
اوسکا یقین کرلیتا ہے) کہہ تو اے محمد کہ سننے والا انکی کا ہے واسطے تمہارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور یقین
کرتا ہے مومنون کی بات کا اور رحمت ہی واسطے اون لوگون کے کہ جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور جو لوگ کہ
اذیت دیتے ہین رسول خدا کو اونکے واسطے عذاب دردناک ہے انتہیٰ اور جناب رسول خدا نے بھی اس خطبہ
سیار کہ مین اس آیۂ کریمہ کا ذکر فرمایا ہے پس ظاہر ہے کہ جب ان منافقون کا یہ حال تھا تو باب خلافت و امامت علی ابن ابیطالب
مین جناب رسول خدا کو اذیت دینے سے اور طعن و تشنیع کرنے سے کب باز آتے ہر چند کہ بعض اونمین سے بعد اس
تاکید بلیغ و نزول آیۂ تبلیغ کے بھی باز نہ آسکے اور عذاب الٰہی مین مبتلا ہوئے چنانچہ حارث بن نعمان فہری کا قصہ
عنقریب بیان کیا جائیگا لیکن اتمام حجت بابلغ وجوہ و اکمل طرق ہوگیا من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر فائدہ ثانیہ
در منثور کی عبارت سے یہ حاصل ہوا کہ جو تاکید اکید شان نزول آیۂ تبلیغ مین ہمارے یہان کی حدیث مین منقول ہے وہ سنیون کی
یہان کی روایات صحیحہ سے بھی ثابت ہوگئی فنعم الوفاق شاید کوئی سنی صاحب یہ کہین کہ علامہ سیوطی نے جو دو تو
حدیثین حسن و مجاہد سے نقل کی ہین اونسے تاکید تو ثابت ہے مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ تاکید باب خلافت و امامت

له جزو بست و تفسیر سورۂ والنجم ۱۲ منه ○ جزو دہم سورۂ توبہ ۱۲

علی بن ابیطالب مین نازل ہوئی ہے تو ہم جواب دینگے کہ یہ قول بھی تمہارا ناشی ہے عدم غور و تدبر سے اسلیے کہ ان روایتون
کوئی مورد اس تاکید کا منقول نہین ہے اور بعض احادیث کاشف و مفسر ہوتی ہین بعض کی پس علامہ سیوطی نے بعد ان دونون
روایتون کے جو رد نہین کہ ابو سعید خدری اور ابن مردویہ سے نقل کی ہین اون سے ثابت ہوگیا کہ یہ آیہ کریمہ تبلیغ و تاکید
بلیغ حضرت علی ابن ابیطالب ہی کے باب مین نازل ہوئی ہے علاوہ اوسکے ہم کہینگے کہ اگر یہ نہین ہے تو تمھین بتاؤ کہ پھر
کس باب مین نازل ہوئی ہے اگر تم کہوگے کہ مطلق رسالت اور جمیع احکام کے باب مین تو یہ قول تمہارا مردود ہوگا اس سبب
کہ اگر ایسا ہوتا تو چاہیے تھا کہ ابتدائی بعثت مین نازل ہوتی حالانکہ سورہ مائدہ مدنیہ ہے اور خود تمہارے یہان کی تفاسیر
و احادیث اس بات پر شاہد ہین کہ یہ آیت سراپا ہدایت اواخر ایام رسالت مین نازل ہوئی ہے پس کون عاقل و دیندار
اس بات کو تسلیم کریگا کہ بعد بائیس یا تیئیس برس گذرنے کے ایام رسالت سے اسقدر تاکید مطلق رسالت کی تبلیغ کی بابت نازل
ہوئی اگر تم کہوگے کہ یہ امر مسلم ہے کہ بعض آیات مکیہ سورہاے مدنیہ مین درج ہین و بالعکس پس ممکن ہے کہ یہ آیت مکیہ
ہو گو سورہ مائدہ مدنیہ ہو تو ہم کہینگے کہ داب مناظرہ اور انصاف تو اسکا مقتضی ہے کہ تم اس امر کو شیعون کی کتابون سے
ثابت کرو لیکن ہمکو یہ کہان میسر لہذا بسبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ تم اپنے ہی یہان کی کتابون سے ثابت کرو کہ یہ آیت
مکیہ ہی ہر چند کہ یہ اثبات ہمارے اوپر حجت نہوگا لیکن ہمکو تو معلوم نہین ہوتا کہ تم اس بات کو اپنے یہان کی کتابون سے بھی ثابت
کر سکو جب یہ حال ہے تو پھر تمہارے اس قول واہی کو کون تسلیم کریگا اور اگر تم مورد و سبب نزول اس آیت کا کوئی امر جزئی
بیان کروگے تو یہ بھی قابل تسلیم نہین ہو سکتا کہ کسی سہل و خفیف معاملہ مین اسقدر تاکید وارد ہو اور حق سبحانہ و تعالی شر ناس سے
حفاظت کرنیکی ضمانت فرمائے پس ثابت ہوگیا کہ یہ امر عظیم امر خلافت و امامت علی ابن ابیطالب تھا کہ ہزارون آدمی جسکے
دشمن و معاند تھے اور یہ ظاہر ہے کہ امر امامت تالی ہے امر نبوت کا علاوہ اسکے یہ گفت و شنید اوسوقت تھی کہ جب
کتب اہلسنت و جماعت مین تصریح مورد آیت کی نہ تھی لیکن جب اکثر تفاسیر و احادیث سنیہ مین بسند و معتمد موجود
ہے کہ یہ آیت علی ابن ابیطالب کے باب مین نازل ہوئی ہے تو ہماری حجت تمہارے اوپر تمام ہے اور یہ احتمال تمہارا
کہ مورد اس آیت کا اور کچھ ہے ناشی ہے کمال تعصب و عناد اہلبیت رسالت و آل امجاد سے **فائدۂ ثالثہ** یہ ہے
کہ جو ہمارے یہان کی حدیث و خطبہ مبارکہ غدیر خم سے ثابت تھا کہ اس آیت سراپا ہدایت مین نام نامی و اسم گرامی
اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب موجود تھا وہ سنیون کی تفسیر معتبر سے بھی بروایت ابن مسعود ثابت ہوگیا فالحمد للہ

علی ذلک فائدہ رابعہ یہ ہے کہ علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری سے جو روایت لکھی ہے کہ آیت بروز غدیر خم
علی ابن ابیطالب کے باب میں نازل ہوئی ہے اور ابن مسعود سے جو روایت لکھی ہے کہ اس آیت میں ان علیاً مولی المومنین
موجود تھا ان دونوں روایتوں کی کسی نوع سے تضعیف نہیں کی اور مطلق اس باب میں کچھ گفتگو نہیں کی اور ذرا بھی
وہم نہیں پایا پس ثابت ہو گیا کہ ان دونوں روایتوں کی صحیح ہونے میں کچھ کلام نہیں ورنہ علامہ سیوطی ضرور کچھ
رد و قدح کرتے اسلئے کہ جس شخص نے تفسیر درمنثور کو بغور و تدبر دیکھا ہوگا وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہوگا کہ اونھون نے
اپنی دانست میں جن روایات کو ضعیف سمجھا ہے انکو بغیر نقص و جرح کے نہیں چھوڑا اور تفصیل میں اسکے
طول ہے پس شائقین رجوع الیہا اور نواب بھوپال **تفسیر فتح البیان جلد سوم** میں لکھتے ہیں اور جلد
مذکور مطبوعہ بولاق مصر کے ص ۹۰ میں یہ عبارت موجود ہے عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الآیۃ یوم غدیر خم فی
علی ابن ابیطالب وعن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ترجمہ ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ
اونھون نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت بروز غدیر خم علی ابن ابیطالب کے باب میں اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ اونھون نے
کہا کہ پڑھتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً
مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ انتہی اے حضرات اہل سنت و جماعت خواب خرگوش سے جاگو
اور بامعان نظر ملاحظہ کرو کہ جو دونوں روایتیں علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری اور ابن مسعود سے نقل کی تھیں وہی
بعینہ نواب بھوپال نے بھی نقل کی ہیں یا نہیں پس ثابت ہو گیا کہ ان روایتوں کی صحت میں کچھ کلام نہیں اور جب بقول
ابن مسعود کے جو سنیوں کے نزدیک اعلم صحابہ تھے علم قرآن میں ثابت ہو گیا کہ عہد کرامت مہد جناب رسول خدا میں اس آیہ تبلیغ
میں ان علیاً مولی المومنین موجود تھا تو ہمیں بتاؤ کہ بعد آپ کے کیوں نکال ڈالا گیا اور کسنے نکال ڈالا کیا سوای غاصبین
خلافت حقہ اور انکے اتباع و اشیاع کے اور کسکی یہ حرکت معلوم ہوتی ہے فافہموا و تدبروا و تعاونوا
علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ
شدید العقاب ۝ چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہے لہذا میں فقط اسیقدر پر بیان اس
باب میں اکتفا کرتا ہوں جس شخص کو کہ زیادہ تفصیل دیکھنی کو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار کے مجلدات حدیث غدیر

کیطرف رجوع کرے کہ جلد ثانی حدیث غدیر مطبوع مطبع مطلع نور لکھنؤ کے ص ۹۶ مین بیاسی علماے اعلام
ومحدثین عظام ومفسرین فخام اہل سنت وجماعت کے نام مذکور ہین کہ جنھون نے اس آیت یا ایہا کا روز
خم غدیر شان علی بن ابیطالب مین نازل ہونا اپنی کتابون مین لکھا ہے اور اس صفحہ سے صفحہ ۳۰۰ تک انکی
عبارتین منقول ہین اور اس خوبی سے انکی توثیق ہے کہ اب سے قیامت تک کسی سنی صاحب کو مجال انکار نہین
ہوسکتی

شعاع دوم ذکر تواتر وشہرت حدیث غدیر خم مین

واضح ہو کہ کتاب
مستطاب عبقات الانوار کہ جسکا ذکر مکرر ہوچکا ہے وہ المسک الاکبر بتقریع جواب ہے باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ کا
کہ جو مبحث امامت مین شاہ عبدالعزیز صاحب نے لکھا ہے اور اوسمین دو منہج ہین منہج اول مین آیات کا بیان ہے
اور اوسکی بہت سی مجلدات ہین اور منہج ثانی مین احادیث کا بیان ہے اور اوسکی بھی بہت سی مجلدات ہین
اور اکثر اونمین سے چھپکر عرب وعجم وایران وتوران تک شائع ہوگئی ہین اور ہر حدیث کے بیان مین ایک مجلد ضخیم
ہے کہ جو بجاے خود ایک کتاب کبیر وعظیم ہے چنانچہ یہ مجلد کہ جس مین حدیث غدیر کا بیان ہے منہج ثانی کی جلد اول ہے
اور اس جلد مین دو ہزار دو سو انسٹھ صفحے ہین اور اس جلد کے دو حصے ہین پہلا حصہ کہ جو بارہ سو اکاون صفحہ
کا ہے اوسمین چھ سو صفحے مطبع مجمع البحرین لودھیانہ مین مطبوع ہوے ہین اور چھ سو ایک سے باقی صفحات مطبع مجمع العلوم
لکھنؤ مین ۱۲۹۳ ہجری مین مطبوع ہوئے ہین اور دوسرا حصہ ایک ہزار آٹھ صفحے کا ہے اور مطبع مطلع نور لکھنؤ مین ۱۲۹۴ ہجری
مین دو حصہ کرکے مطبوع ہوا ہے پہلا حصہ چھ سو نو صفحے کا ہے اور دوسرا حصہ تین سو ننانوے صفحے کا ہے اب اہل انصاف
ملاحظہ کرین کہ بعد اسکے سر دفتر سنیون کا حدیث غدیر مین کچھ گفتگو کرنا کسقدر اونکی شرم وحیا وغیرت پر دلالت کرتا ہے
ہان البتہ اگر وہ مرد میدان ہین تو اونکو چاہیے کہ پہلے اس کتاب مستطاب کا جواب لکھین بعد اوسکے میدان مناظرہ مین قدم
رکھین اور علماے شیعہ مین سے بھی اب اس سے زیادہ اور کوئی شخص کیا لکھ سکتا ہے اس بندہ ضعیف ونحیف نے
اس مختصر مین جو کچھ کہ اس مبحث غدیر خم مین لکھا ہے بعض اوسمین سے بھی اسی کتاب مستطاب سے ماخوذ ہے اور جو کچھ کہ مین نے
اوس سے اخذ کیا ہے اوسکو بتلا بھی دیا ہے اور جو کچھ کہ اس کتاب کے علاوہ مین نے لکھا ہے اوسکی نسبت مین فقط اسقدر
کہہ سکتا ہون کہ ہر گلے را رنگ وبوے دیگر است - اور چونکہ جناب قدسی مآب مصنف کتاب لاجواب مذکور طاب
ثراہ نے اکثر روایات اہل سنت وجماعت کا کہ جو باب غدیر خم مین ہین استیعاب کرلیا ہے لہذا جو کچھ مین نے خود ڈھونڈھی

کتابون مین دیکھ کے لکھا ہی وہ بھی اوس مین موجود ہی الآنادر اجداً البتہ خطبہ غدیر خم جو مین نے حضرت امام محمد باقر کی
حدیث سے لکھا ہی وہ اوس کتاب مین نہین ہے اور اوسکے ہونیکی کوئی وجہ نہ تھی اس سبب سے کہ علماے اہل حق
کا ہمیشہ سے یہی دستور ہی کہ اہل خلاف کے مقابلے مین اپنے یہان کی کتابون سے کچھ نہین لکھتے اونھین کی کتب
معتبرہ سے اونکو قائل کر دیتے ہین اور مین نے بھی اسی امر کا التزام کیا ہے لیکن جن وجوہ سے کہ اس خطبہ مبارکہ کو
نقل کیا ہی اونکو قبل نقل بیان بھی کر دیا ہی اور چونکہ یہ خطبہ اوس کتاب مین نہین ہے لہذا بعض اجزا اوسکے کہ جو مین نے سنیونکی
کتابون سے ثابت کیے ہین وہ بھی نہین ہین مثل شان نزول آیہ انما ولیکم اللہ و دیگر آیات واحادیث کے اور جو اجزا کہ نفس حدیث
غدیر سے متعلق ہین وہ اکثر موجود ہین اس مجلد غدیر کا پہلا حصہ جو بارہ سو اکاون صفحے کا ہے وہ کل حصہ اثبات تواتر حدیث
غدیر مین لکھا گیا ہے اور محض متعصبین علما و محدثین اہل سنت نے اس حدیث مبارک مین جو شبہات و شکوک وارد کیے ہین اونکی
رد فضیح خود سنیونکی کتابون سے ایسے دلائل و براہین کے ساتھ لکھی ہے کہ کسی عالم سنی کو اب یہ جرأت و جسارت نہین ہو سکتی کہ اس
حدیث کی صحت و تواتر مین کچھ کلام کر سکے اور دم مار سکے مین نے پہلے چاہا تھا کہ اوسکی تلخیص کرکے اس مقام پر کچھ لکھون
مگر چند امور مجھکو مانع ہوئے **اول** یہ کہ طول بہت ہو جاتا **دوسرے** یہ کہ لطف تقریر و تحریر مولف خبیر و مصنف
نحریر باقی نرہتا اس سبب سے کہ بارہ سو اکاون صفحہ مین ایک ایسی مسلسل تقریر و تحریر ہے کہ اوسمین سے بعض مطالب کے
انتخاب کرنے مین دون بعض کچھ لطف نہین ہے **تیسرے** یہ کہ خود واعظ صاحب کہ جو اتفاقات زمانہ سے میرے
مخاطب قرار پائے ہین اونکو اس حدیث کی صحت مین کچھ کلام نہین لہذا جس شخص کے لیے میرا یہ رسالہ مجالہ کافی نہو وہ
اوس کتاب مستطاب لاجواب کیطرف رجوع کرے حالانکہ من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر البتہ بقدر لکھتا ہون کہ شاہ عبد العزیز
صاحب دہلوی نے اس حدیث شریف کی روایت کو تحفہ اثنا عشریہ مین فقط بریدہ بن الحصیب الاسلمی کیطرف منسوب
کیا ہے کہ جو ایک صحابی تھے اور جناب مصنف استقصاء الافحام و مولف عبقات الانوار نے اس مجلد کے اوائل مین اہل سنت و جماعت کے
علماے اعلام کے کلام سے ثابت کر دیا ہے کہ سو صحابہ سے زیادہ نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس مجلد
غدیر کا دوسرا حصہ کہ جو ایک ہزار آٹھ صفحے کا ہی اور مطبع مطلع نور لکھنؤ مین دو حصے کرکے چھپا ہے وہ مشتمل ہے
فوائد کثیرہ پر اور اوسمین سے بعض فوائد کو انشاء اللہ تعالی مین اس کتاب مین نقل کرونگا اس مقام مین فقط اس قدر
لکھتا ہون کہ اس حصہ کے نصف اول کے صفحہ ۲ سے صفحہ ۹۰ تک انکسو تر سٹھ علماے اعلام و محدثین عظام و محققین

محام اہلسنت وجماعت کے فقط نام مذکور ہین کہ جنھون نے اس حدیث شریف کی روایت کی ہے اور اپنی کتابون مین لکھا ہے اور انمین سے اکثر اشخاص کی تاریخ ولادت ووفات تک لکھی ہے ونیز اس امر کی تصریح کردی ہے کہ دوسری صدی مین اسقدر تھے اور تیسری مین اسقدر اسی طرح تیرہوین صدی تک بعد اوسکی صفحہ ۲ سے صفحہ ۴۴ تک ان علما کی عبارتین اونکی کتابون سے نقل کی ہین اور اونکی توثیق اور علماے اہل سنت کے کلام سے اسطرح کردی ہے کہ کوئی سنی انمین سے کسی ایک عالم کی بھی قدح نہین کرسکتا اور اگر کرے تو اسنے کل علما ومحدثین سنت کو مجروح بنا ان لوگونکی تعریفین لکھی ہین ثابت کرنا پڑے چونکہ واعظ صاحب ونیز اونکے دیگر امثال واقران واخوان کو اس حدیث کی صحت مین کچھ کلام نہین ہے اور خوف طوالت بھی مانع ہے لہذا مین ان علماسے بعض کی عبارتین بھی یہان نقل کرنا کچھ ضرور نہین سمجھتا ہون جسکا جی چاہے وہ اوس کتاب مستطاب کی طرف رجوع کرے

شعاع سوم
ذکر سبب اختلاف الفاظ حدیث غدیر مین کہ جو سنیون کی کتابون مین ہوگیا ہے

واضح ہو کہ ان حضرات نے اس آفتاب ہدایت کی اخفا مین اور اس نور ولایت کے اطفا مین بہت سعی نامشکور کی مگر آفتاب عالمتاب کہین چھپانے سے چھپتا ہے اور نور خدا کہین بجھانے سے بجھتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون اس امر کے متعلق جو واقعات ہین اونکا بالکلیہ انکار تو کر نہین سکتے تھے لہذا مجبوراً بعض کو اپنی کتب احادیث وتواریخ وغیرہ مین نقل کیا اور خطبہ مذکورہ کے بعض اجزا والفاظ کو کہ جنکو اپنے زعم فاسد مین باب امامت علی بن ابیطالب مین صریح نہین جانتے تھے اپنی کتابون مین لکھا ہے اور اسی سبب سے اونکے یہان اس حدیث کے الفاظ مین بہت اختلاف ہوگیا ہے کہ بعض علما ومحدثین نے اوس خطبہ کے کچھ الفاظ نقل کیے ہین اور بعض نے کچھ اور اور بعض نے ان الفاظ مبارکہ کا بیان فرمانا مقام غدیر خم مین لکھا ہے اور بعض نے دیگر مقامات مین حالانکہ یہ الفاظ بھی کہ جو اونکے یہان منقول ہین اتمام حجت واثبات امامت وخلافت شاہ ولایت کے لیے کافی ووافی ہین ولکنہم لایشعرون کل الفاظ مختارہ کا لکھنا تو نہایت دشوار ہے اور اس کتاب مین گنجایش بھی نہین لیکن بعض الفاظ کو مین چند شعاع مین نقل کرونگا اوس سے ناظرین کو معلوم ہوجائیگا کہ ان لوگون نے اس نور کے اطفا مین کیا کیا حیلہ سازیان کی ہین پس یہ شعاع سوم تو مطلعہ وتمہید ہے اشعۂ آتیہ لامعہ باہرہ کا

شعاع چہارم ذکر حدیث ثقلین مین

واضح ہو کہ جناب رسول خدا نے

یون تو کثیر مقامات مین اسی مضمون کا کلام معجز نظام ارشاد فرمایا ہے کہ مین تم لوگون کے درمیان مین دو چیزین گرانقدر اور نفیس چھوڑتا ہون کہ اگر تم اون دونون کے ساتھ تمسک کروگے تو ہرگز میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک اون مین سے کتاب خدا ہے اور دوسری میری اہلبیت کہ جو میری عترت ہین یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون - اور اسی کو حدیث ثقلین کہتے ہین لیکن اس خطبہ مبارکہ غدیر خم مین بھی اس حدیث کا ذکر فرمایا ہے اب بعض محدثین سنیہ نے یہ حرکت کی ہے کہ اس خطبۂ مبارکہ مذکورہ مین سے فقط حدیث ثقلین کو بالفاظ مختلفہ نقل کیا ہے اور باقی سب اوڑا دیا ہے فنسوا حظاً مما ذکروا از انجملہ ایک مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری ہین کہ جنکی صحیح کو اہلسنت وجماعت بہت صحیح سمجھتے ہین اور بعض انمین سے اسکو صحیح بخاری پر بھی ترجیح دیتے ہین انھون نے اس حدیث کو اسطرح لکھا ہے صحیح مسلم جلد دوم مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی ص ۲۷۹ حدثنی زهير بن حرب وشجاع بن مخلد جميعا عن ابن علية قال زهير حدثنا اسمعيل بن ابراهيم حدثني ابو حيان حدثني يزيد بن حيان قال انطلقت انا وحصين بن سبرة وعمرو بن مسلم الى يزيد بن ارقم فلما جلسنا اليه قال له حصين لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت حديثه وغزوت معه وصليت خلفه لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا حدثنا يا زيد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن اخي والله لقد كبرت سني وقدم عهدي ونسيت بعض الذي كنت اعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم فما حدثتكم فاقبلوه وما لا فلا تكلفونيه ثم قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فينا خطيبا بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال اما بعد الا ايها الناس فانما انا بشر يوشك ان ياتي رسول ربي فاجيب وانا تارك فيكم ثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه ثم قال واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم

اللہ فی اھلبیتی ترجمہ زید بن حیان سے باسناد مذکورہ تین روایت منقول ہے کہ مین اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گیا اور جسوقت کہ ہم لوگ اوسکے پاس بیٹھے تو حصین نے اوس سے کہا کہ اے زید تو نے بہت نیکی پائی کہ دیکھا تو نے رسول خدا صلعم کو اور سنا اونکی حدیث کو اور جہاد کیا اونکے ساتھ اور نماز پڑھی اونکے پیچھے اے زید تو نے بہت نیکی حاصل کی بیان کر ہمسے اے زید جو کچھ سنا تو نے رسول خدا سے زید نے کہا اے بھتیجے البتہ میری عمر بہت ہو گئی ہے اور میری ملاقات کو حضرت سے بہت زمانہ گذر گیا ہے اور بھول گیا ہون مین بعض باتون کو جو مینے یاد رکھی تہین رسول خدا سے پس جو کچھ کہ مین تم لوگون سے بیان کرون اوسکو قبول کرو تم اور جو کچھ نہ بیان کرون اوسکی تکلیف مجکو نہ دو بعد اسکے کہا کہ کھڑے ہوئے رسول خدا ایکدن ہم لوگون کے درمیان واسطے ایک خطبہ ارشاد فرمانے کے ایسے چشمہ آب پر کہ وہ خم کہلاتا تہا درمیان مکہ و مدینہ کے اور حمد و ثنای اللہ بجا لائے اور وعظ و نصیحت فرمائی بعد اسکے کہا کہ لیکن بعد حمد و نعت کے کہ آگاہ ہو تم ای لوگو کہ سوا اسکے نہین ہے کہ مین آدمی ہون قریب ہے کہ آوے میرے پاس رسول میرے پروردگار کا (یعنی ملک الموت) پس قبول کرون مین خدا کے حکم کو (یعنی دنیا سے جانا) اور مین چھوڑنیوالا ہون تم مین دو چیزین گران قدر کہ پہلی اون دو مین کتاب خدا ہی اوسمین ہدایت ہے اور نور ہے پس لو تم کتاب خدا کو اور تمسک کرو ساتھ اوسکے پس ترغیب دی اوپر کتاب خدا کے اور رغبت دلوائی اوسمین بعد اوسکے فرمایا کہ اور دوسری چیز اہلبیت میرے ہین یاد دلواتا ہون مین تمکو اللہ کو اور ڈراتا ہون مین تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب مین یاد دلواتا ہون مین تمکو اور ڈراتا ہون مین تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب مین یاد دلواتا ہون مین تمکو اللہ کو اور ڈراتا ہون مین تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب مین انتہی لفظہ اس مقام پر حضرات اہلسنت سے چند سوال ہین سوال اوّل باوصف اخفا و کتمان اور حق اس حدیث ناقص و ناتمام سے بھی اسقدر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا نے خم غدیر مین ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا کہ جو مشتمل تھا حمد و ثنا ے الہی و وعظ و نصیحت پر اور یہ سب باتین ہمارے بیان کئے خطبہ مبارکہ مین موجود ہین فنعم الوفاق لیکن حضرات سنیہ ہمکو بتا دین کہ اگر وہ یہ خطبہ نہین ہے تو پہر کونسا ہے اور مسلم صاحب نے اپنی صحیح مین کیون نہین نقل کیا اگر کہینگے کہ زید بن ارقم نے تو بیان ہی نہین کیا تہا پہر مسلم نا لیتے ناچار تو ہم کہینگے کہ خطبہ کی شان یہ ہے کہ مجمع عام مین پڑھا جاوے اور خود لفظ فینا اس روایت مین بتاتا ہے

کہ علاوہ زید بن ارقم کے اور بہت سے صحابی بھی وہان موجود تھے پھر اونمین سے کسی دوسرے شخص کی زبانی کیون نہ لکھا
کیا زید بن ارقم کیطرح سب یا اس خطبہ کو بھول گئے تھے **سوال دوم** یہہ کہ جناب رسول خدا نے
غدیر خم مین فقط حدیث ثقلین ارشاد فرمائی تھی یا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے باب مین بھی کچھ کہا تھا اگر
شق اول کو اختیار کرینگے تو صدہا محدثین و علماے سنیہ کی تکذیب لازم ہوگی کہ جنھون نے حدیث من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اور اوسکے امثال کی روایت کی ہے اور اپنے صحاح و مسانید و کتب مین اوسکو لکھا ہے بلکہ کثیر
صحابہ کی بھی تکذیب ہوگی کہ جنھون نے اس حدیث مبارک کی روایت کی ہے اور ہم لکھ چکے ہین کہ کتاب عبقات
الانوار کے مجلد غدیر کے پہلے حصے مین بارہ سو اکاون صفحہ اس حدیث کی متواتر ہونے مین لکھے گئے ہین اور دوسرے
حصے مین محدثین و علماے اہلسنت مین سے ایک سو ستر آدمیون کا نام لکھا ہے کہ جنھون نے اس حدیث
شریف کی روایت کی ہے اور اپنی اپنی کتابون مین نقل فرمایا ہے اور اسی کو حدیث غدیر کہتے ہین اور اگر شق
دوم کو اختیار کرینگے تو تعصب و عناد مسلم صاحب جناب ولایت مآب سے ثابت ہو جائیگا کہ اونھون نے
اپنی صحیح غیر صحیح مین مطلق اس حدیث شریف کا ذکر نہین فرمایا اور اگر اسقدر ہمارا کلام اثبات عصبیت و عناد
مسلم صاحب مین کافی نہو تو ہم اس بات کو ثابت کیے دیتے ہین کہ خود انھین زید بن ارقم سے احادیث کثیرہ طرق
متعددہ سے کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت مین مرقوم ہین کہ اونمین سے بعض مین اونھون نے فقط حدیث غدیر
کی روایت کی ہے اور بعض مین حدیث ثقلین و حدیث غدیر دونون کا ذکر فرمایا ہے غرض حسب مقام پر جو کچھ مناسب
معلوم ہوا ہے وہ کہدیا ہے پھر اونمین سے مسلم صاحب نے اپنی صحیح مین کسی روایت کو کیون نہین لکھا چنانچہ مسند
امام احمد بن حنبل کے جزو رابع مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر ذیل احادیث زید بن ارقم ص ۳۶۸ مین یہ حدیث ہے

حدثنا عبد الله حدثنى ابى ثنا ابن نمير ثنا عبد الملك اليمنى ابن ابى
سليمان عن عطية العوفى قال سئلت زيد بن ارقم فقلت له ان ختنا لى حدثنى
عنك بحديث فى شان علىّ رضى الله تعالى عنه يوم غدير خم فانا احبّ ان اسمعه
منك فقال انكم معشر اهل العراق فيكم ما فيكم فقلت له ليس عليك منى
باس قال نعم كنّا بالجحفة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الينا ظهرا

وھو اخذ بعضد علی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا ایھا الناس الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فقلت لہ ھل قال اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال انما اخبرک کما سمعت

ترجمہ عطیہ عوفی سے باسناد مذکورہ متن منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے زید بن ارقم سے سوال کیا اور اون سے کہا کہ تحقیق میرا ایک داماد ہے کہ اوس نے تیری زبانی ایک حدیث بیان کی ہے شان مین علیؑ کی روز غدیر خم مین پس مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ اوسکو خود تجھسے سنون پس کہا زید بن ارقم نے کہ اے گروہ عراق تم مین جو کچھ ہے وہ ہے (یعنی عداوت علی بن ابیطالب) پس مین نے اوس سے کہا کہ مجھسے کچھ خوف نکر پس زید نے کہا کہ ہم جحفہ مین تھے پس نکلے رسول خدا ہماری طرف ظہر کے وقت اور وہ بازو علیؑ کا پکڑے ہوے تھے پس فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا تم نہین جانتے ہو کہ مین اولی ہون ساتھ مومنون کے اونکی جانون سے سب نے کہا کہ ہان سچ ہے فرمایا رسول خدا نے کہ پس جس شخص کا مین مولی ہون وسکا علی بھی مولی ہے عطیہ کہتا ہے کہ مین نے زید سے کہا کہ کیا یہ بھی فرمایا تھا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ زید نے کہا کہ مین نے جو کچھ سنا تھا تجھے بتا دیا انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زید بن ارقم تقیہ بھی کرتے تھے یعنی بیان فضائل علی بن ابیطالب مین لوگون سے ڈرتے تھے کہ پہلے اس حدیث کے بیان کرنے مین تامل کیا پھر جب عطیہ نے کہا کہ مجھسے کچھ خوف نکرو تو بیان کی پس ممکن ہے کہ جو حدیث مسلم نے اپنے صحیح مین لکھی ہے اوسمین بھی لوگون کے خوف سے بڑھاپے کا اور اپنے نسیان کا عذر پیش کر دیا ہو اور فقط حدیث ثقلین پر اکتفا کی ہو لیکن معلوم نہین کہ عطیہ سے اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کے سننے کا کیون نہ اقبال کیا اسمین بھی کچھ مصلحت ہوگی حالانکہ اسی مسند کے اسی مجلد کے ص ۳۷۲ مین یہ حدیث انھین حضرت سے منقول ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا سفیان ثنا ابو عوانۃ عن المغیرۃ عن ابی عبید عن میمون ابی عبد اللہ قال قال زید بن ارقم وانا اسمع نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواد یقال لہ وادی خم فامر بالصلاۃ فصلاھا بھجیر قال فخطبنا وظلل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوب علی شجرۃ سمرۃ من الشمس فقال الستم تعلمون اولستم تشھدون انی

اولی بکل مومن من نفسه قالوا بلی قال فمن کنت مولاه فان علیا مولاه
اللهم عاد من عاداه و وال من والاه ترجمہ یہ ہی کہ
جسکی کنیت ابو عبد اللہ تھی باسناد مذکور متن منقول ہی کہ اوسنے کہا کہ زید بن ارقم کہتا تھا اور مین سنتا تھا
کہ اوترے ہم ساتھ رسول خدا کے ایسے میدان مین کہ وہ وادی خم کہلاتا تھا پس حکم کیا آپ نے واسطے نماز کے
اور نماز پڑھی آپ نے دوپہر کی گرمی مین زید نے کہا کہ بعد اوسکے خطبہ ارشاد کیا آپ نے ہم لوگونسے درحالیکہ
جناب رسول خدا کے سایہ کے لیے ایک کپڑا کیلے کے درخت پر ڈالدیا گیا تھا کہ دھوپ سے حفاظت ہو پس فرمایا
کہ کیا تم لوگ نہین جانتے ہو کیا تم لوگ نہین گواہی دیتے ہو کہ مین اولی ہون ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے
سب نے کہا کہ ہان سچ ہی فرمایا آپ نے کہ پس جس شخص کا کہ مین مولی ہون تحقیق علی بھی اوسکا مولی ہے بارخدایا
دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو یعنی علی کو اور دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو
انتہی اس حدیث کی نقل کرنے سے چند فائدے حاصل ہوئے **اول** یہ کہ زید بن ارقم نے پہلی حدیث مین جن الفاظ کے
سننے کا عطیہ سے اقبال نہین کیا تھا اونکو خود یہان اپنی زبان سے بیان کر دیا **دوم** یہ کہ ثابت ہو گیا کہ جب غدیر خم
مین جناب رسول خدا نے خطبہ ارشاد فرمایا ہی تو وہ دوپہر کا وقت اور شدت گرمی کی تھی اس سبب سے کہ قول زید بن ارقم مین
جو تہجیر کی لفظ ہی وہ ان دونون باتون پر دلالت کرتی ہے **سوم** یہ کہ ہمارے یہان کی روایت مین جو حضرت امام
محمد باقر سے منقول ہی مذکور تھا کہ جناب رسولخدا نے منادی کو حکم دیا کہ لوگون کو نماز جماعت کے لیے بلائے وہ قول
زید بن ارقم سے بھی ثابت ہو گیا و نیز اسی مسند کی اسی مجلد کے ص ۳۷۰ مین یہ حدیث منقول ہی **حدثنا**
عبد الله حدثنی ابی ثنا حسین بن محمد وابو نعیم المعنی قالا ثنا فطر عن ابی الطفیل
قال جمع علی رضی الله تعالی عنه الناس فی الرحبة ثم قال لهم انشد الله کل امرئ مسلم
سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم ما سمع لما
قام فقام ثلثون من الناس فقال ابو نعیم فقام ناس کثیر فشهدوا
حین اخذه بیده فقال للناس اتعلمون انی اولی بالمومنین
من انفسهم قالوا نعم یا رسول الله قال من کنت مولاه فهذا مولاه

اللّٰهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وکان فی نفسی شیئا فلقیت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا رضی الله تعالیٰ عنه یقول کذا وکذا قال فما تنکر قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذالک

ترجمہ ابو الطفیل سے باسناد مذکورین منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ جمع کیا لوگون کو علیؑ نے مقام رحبہ مین بعد اوسکے کہا اون لوگون سے کہ مین قسم دلواتا ہون اللہ کی ہر مرد مسلمان کو کہ جسنے رسول خدا کو روز غدیر خم کچھ کہتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو جاے پس کھڑے ہوے تیس آدمی اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بہت سے آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ جسوقت جناب رسول خدا نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا تھا تو فرمایا تھا لوگون سے کہ آیا جانتے ہو تم اس بات کو کہ مین اولے ہون ساتھ مومنون کے اونکی جانون سے سبنے کہا کہ ہان جانتے ہین اے رسول خدا فرمایا آپ نے کہ جس شخص کا مین مولی ہون پس یہی یعنی علیؑ اوسکا مولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو ابو الطفیل نے کہا پس مین باہر نکلا اور گویا میرے دل مین کچھ شک تھا پس ملاقات کی مین نے زید بن ارقم سے اور ذکر کیا کہ مین نے علیؑ کو ایسا ایسا کہتے ہوے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ پھر تو کیون انکار کرتا ہے مین نے خود رسول خدا کو یہ علیؑ کے باب مین کہتے ہوے سنا ہے انتہی اس حدیث کے نقل کرنے سے دو فائدے حاصل ہوے اول یہ کہ اکثر صحابہ اس حدیث شریف کو بخوبی جانتے تھے دوم یہ کہ زید بن ارقم نے لفظ اللّٰهم وال من والاه وعاد من عاداه کے سننے کا اقبال کیا جب یہ معلوم ہو گیا تو اب اون روایتون کو سنیے کہ جن مین انھین زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث غدیر کو ساتھ ہی بیان کیا ہے چنانچہ خصائص نسائی مطبوع مصر سنہ ۱۳۰۸ طبع اولی کے ص ۲۱ مین منقول ہے اخبرنا احمد بن المثنی قال حدثنا یحیی بن معاذ قال اخبرنا ابو عوانة عن سلیمان قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن الطفیل عن زید بن ارقم قال لما دفع النبی صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قال کانی دعیت فاجبت وانی تارك فیکم الثقلین احدهما اکبر من الآخر کتاب الله

وعترتي اهل بيتي فانظروا كيف تخلفوني فيهما فانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض ثم قال ان الله مولاي وانا ولي كل مومن ثم انه لخذ بيد علي رضي الله عنه فقال من كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقلت لزيد سمعت من رسول الله صلى الله عليه واله وانه ما كان في الدوحات احد الا راه بعينيه وسمعه باذنيه ۞

ترجمہ ابو الطفیل نے زید بن ارقم سے باسناد مذکورۂ متن روایت کی ہے کہ جب رجعت کی جناب رسول خدا نے حج وداع سے اور نازل ہوئے غدیر خم میں حکم دیا پس درختون کے نیچے صاف کیا گیا بعد اوسکے فرمایا کہ گویا مین بلایا گیا ہون پس مین نے جانا قبول کیا ہے اور مین تم مین دو چیزین گران قدر چھوڑنے والا ہون ایک اونمین کی بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی اور عترت میری کہ جو میرے اہلبیت ہین پس دیکھو تم کہ کیا کروگے تم میرے بعد اون دونون کے حق مین پس تحقیق وہ دونون ہرگز نہ جدا ہونگے ایک دوسرے سے یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق اللہ میرا مولا ہے اور مین ہر مومن کا ولی ہون بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون اوسکا یہ ولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو ابو الطفیل کہتا ہے کہ مین نے زید سے کہا کہ تو نے رسول خدا سے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ ہان اور کوئی شخص درختون مین ایسا نہین تھا کہ جسنے اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو اور اپنے کانون سے نہ سنا ہو انتہی اس عبارت مین مجھکو چند غلطیان کاتب کی معلوم ہوتین چونکہ تصانیف افضل المتکلمین جناب مولوی حامد حسین صاحب طاب ثراہ جامع ہوتی ہین لہذا کتاب عبقات الانوار مجلد حدیث الثقلین کہ جو مجلد ثانی عشر ہے منہج ثانی کا اور مطبع مطلع الانوار مین چھپا ہے اوسکی طرف مین نے رجوع کی اور اوسکے ص ۳۴۲ سے ۳۴۳ تک یہ حدیث نکلی معلوم ہوا کہ اسمین جو یحیی بن معاذ لکھا ہے وہ یحیی بن حماد ہے اور جو ابو الطفیل لکھا ہے وہ ابی الطفیل ہے اور دفع جو اسمین لکھا ہے وہ رجع ہے اور سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد لفظ قال نعم سہو کاتب سے رہ گئی ہے چونکہ نقل مطابق اصل کے ہونا چاہیے لہذا مین نے متن مین تو ان الفاظ کی تصحیح نہین کی لیکن ترجمہ صحیح لکھا ہے اسکے سوا اور بھی بعض

الفاظ مین اختلاف تھا لیکن چونکہ اونکے سبب سے ترجمے مین کچھ حرج متصور نہ تھا لہذا مین نے اوسے کچھ تعرض نہین کیا
خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب جاننا چاہیے کہ اس حدیث کو نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوئے فائدہ اول
یہ ہی کہ زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث غدیر کو ساتھ ہی بیان کیا ہی فائدہ ثانیہ یہ ہی کہ جناب رسول خدا
نے اپنے بعد جسطرح قرآن کے باب مین وصیت کی ہے اوسی طرح اپنی عترت کے باب مین بھی وصیت کی
ہی ایک دوسرے مین کچھ فرق نہین کیا فائدہ ثالثہ یہ ہی کہ عبارت حدیث سے معلوم ہوا کہ مولی اور ولی کے اس
حدیث مین ایک ہی معنی ہین جن معنون مین کہ اللہ جل شانہ جناب رسول خدا کا مولی ہی اونہین معنون مین جناب رسول خدا
ہر مومن کے ولی ہین اور جن معنون مین کہ جناب رسول خدا ہر مومن کے ولی ہین انہین معنون مین حضرت علی ہر مومن
کے ولی ہین اس سبب سے کہ لفظ حدیث مین کوئی فارق نہین ہے پس اس بات سے ثابت ہو گیا کہ سوای اولی بالتصرف
کی اور کوئی معنی لفظ مولی اور ولی کے اس حدیث مین مراد نہین ہو سکتی پس حق سبحانہ وتعالی کی جانب جو اس
لفظ کی نسبت ہی اوس سے مراد الوہیت ہی اور جناب رسول خدا کے اوپر جو اس لفظ کا اطلاق ہے اوس سے مراد نبوت
ہی اور حضرت علی کے اوپر جو اس لفظ کا اطلاق ہے اوس سے مراد امامت ہی اس سبب سے کہ سوا اللہ اور اوسکے رسول
اور امام کے کہ جو نائب رسول ہی اور کوئی شخص مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہین ہو سکتا فالحمد للہ علی ذلک
فائدہ رابعہ یہ ہی کہ اس حدیث مین لفظ مولی کی جگہ لفظ ولی ہے اور ہمارے بیان کئے خطبہ مین لفظ مولی و
ولی دونون موجود ہین پس اس حدیث سے ایک لفظ اوس خطبہ مبارک کی اور ثابت ہوئی فائدہ خامسہ
یہ ہی کہ زید بن ارقم نے جو روایت عطیہ عوفی مین لفظ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ کے کا اقبال نہین
کیا تھا اس حدیث مین اوسکو خود اپنے منہ سے بیان کر دیا فائدہ سادسہ یہ ہی کہ خود زید بن ارقم کے قول
سے معلوم ہوا کہ مقام غدیر خم مین جسقدر لوگ موجود تھے سب نے جناب رسول خدا اور جناب امیر کو اپنی آنکھ
سے دیکھا اور اس حدیث مبارک کو اپنے کانون سے سنا اور ظاہر ہے کہ جب جناب رسول خدا حج وداع سے
فارغ ہوئے ہین تو ہزارون آدمی آپکے ساتھ تھے اور بعض کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے معلوم
ہوتا ہے کہ اون لوگون کی تعداد لاکھ آدمیون سے زیادہ کی تھی اور یہ کثرت محل اختلاف فریقین نہین ہے
پس اس سے زیادہ شہرت کسی حدیث کی کیا ہو سکتی ہے کہ لاکھ سے زیادہ یا ہزارون آدمیون نے اوسکو

اپنے کان سے سنا ہے و نیز اسی کتاب خصایص نسائی کی صفحہ ۱۶ مین ہے (اخبرنا) قتیبۃ عن سعید قال حدثنا ابن عدی عن عوف عن میمون انبے عبد اللہ قال زید بن ارقم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنے علیہ ثم قال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلے نشہد لانت اولے بکل مومن من نفسہ قال فانی من کنت مولاہ فہذا مولاہ واخذ بید علے ترجمہ زید بن ارقم سے باسناد مذکور متن منقول ہے کہ کھڑے ہوے جناب رسول خدا پس حمد و ثناے الٰہی بجالاے بعد اوسکے فرمایا کہ تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین اولی ہون ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے سب نے کہا کہ ہان ہم گواہی دیتے ہین کہ تحقیق آپ اولی ہین ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے فرمایا کہ پس تحقیق جس شخص کا کہ مین مولی ہون پس یہ بھی اوسکا مولی ہے اور ہاتھ علی کا پکڑ لیا انتہی و نیز کتاب کنز العمال جلد ساوس کتاب الفضائل مطبوع مطبع نظامیہ حیدر آباد کے ص ۳۹۰ مین یہ حدیث ہے (مسند زید بن ارقم) عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ قال لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع فنزل غدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قام فقال کانی قد دعیت فاجبت انی قد ترکت فیکم الثقلین احدہما اکبر من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اہل بیتی فانظروا کیف تخلفونی فیہما فانہما لن یتفرقا حتے یردا علے الحوض ثم قال ان اللہ مولائی انا ولے کل مومن ثم اخذ بید علی فقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقلت لزید انت سمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ماکان فی الدوحات احد الا قد راہ بعینیہ وسمعہ باذنیہ (ابن جریر) ترجمہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ جب مراجعت کی رسول خدا نے حج وداع سے اور نازل ہوے غدیر خم مین تو حکم دیا پس درختون کے نیچے صاف کیا گیا بعد اوسکے کھڑے ہوئے اور فرمایا

اکہ گویا مین بلایا گیا ہون پس مین نے جانا قبول کیا ہے تحقیق مین نے چھوڑا ہے تم لوگون مین دو گران قدر چیزون کو
کہ ایک اون مین سے بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی ہے کہ جو ایک رسی ہے لٹکی ہوئی آسمان سے
زمین تک اور عترت میری کہ جو میرے اہلبیت مین پس دیکھو کہ کیا کروگے تم لوگ میرے بعد اون دونون کے
حق مین پس تحقیق وہ دونون ہرگز نہ جدا ہونگی ایک دوسری سے یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر
بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق اللہ میرا مولی ہے اور مین ہر مومن کا ولی ہون بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا
مین ولی ہون پس علی اوسکا ولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس
شخص کو کہ جو دشمن رکھے علی کو ابو الطفیل کہتا ہے کہ پس مین نے زید سے کہا کہ تو نے رسول خدا سے سنا ہے یعنی او
جواب دیا کہ کوئی شخص درختون مین ایسا نہین تھا کہ جسنے اپنی آنکھون سے نہ دیکھا ہو اور اپنے کانون سے نہ سنا ہو
انتہی یہ حدیث بہمہ وجوہ مطابق ہے اوس حدیث کے کہ جو مین نے خصایص نسائی مطبوع مصر کے صفحہ ۲۱ سے
نقل کی ہے بعض ایسے الفاظ کا البتہ فرق ہے کہ اوسنے معنی و مطلب مین کچھ فرق نہین ہو سکتا لہذا جو فوائد کہ اوس
حدیث کی نقل کرنے سے حاصل ہوے تھے اور مین نے بیان کیے تھے وہ اس سے بھی حاصل ہین فافہم بدا
و نیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین بعد ایک سطر کے فاصلے کے حدیث مذکور سے مرقوم ہے (ایضاً) عن

میمون ابی عبد اللہ قال کنت عند زید بن ارقم فجاء رجل فسأل عن علیؑ فقال
کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر بین مکۃ والمدینۃ فنزلنا
مکانا یقال لہ غدیر خم فاذن الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال یا ایہا الناس الست اولی بکل مومن من نفسہ قلنا بلے
یا رسول اللہ نحن نشہد انک اولی بکل مومن من نفسہ قال فانی من
کنت مولاہ فہذا مولاہ واخذ بید علیؑ ولا اعلمہ الا قال اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ (ابن جریر) ترجمہ میمون ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ مین زید
بن ارقم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور اوسنے علی کے باب مین سوال کیا پس زید نے کہا کہ ہم رسول خدا
کے ساتھ سفر مین تھے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس اوترے ہم ایسے مقام مین کہ وہ غدیر خم کہلاتا تھا پس منادی

کی گئی کہ الصلوۃ جامعۃ پس جمع ہوگئی لوگ پس جناب رسول خدا حمد و ثناے الٰہی بجالاے بعد اوسکے فرمایا کہ اے
گروہ مردم کیا مین نہین ہون اولی ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے سب نے کہا کہ ہان ای رسول خدا ہم گواہی دیتے
ہین اس بات کی کہ آپ اولی ہین ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے فرمایا رسول خدا نے کہ پس جس شخص کا مین مولا ہون
پس یہ بھی اوسکا مولی ہے اور پکڑ لیا ہاتھ علی کا زید بن ارقم کہتے ہین کہ اور مین نہین جانتا کہ جناب رسول خدا نے کیا کیا
کہا مگر کہا کہ بار خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو یعنی علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن
رکھے اوسکو یعنی علی کو انتہی اس روایت کے نقل کرنے سے بھی چند فوائد حاصل ہوئے **اول** یہ کہ ہماری بیان
جو روایت حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے اور مین نے اس مبحث کی شروع مین نقل کی ہے اوسمین یہ ہے کہ جناب
رسول خدا کی حکم سے منادی نے ندا کی کہ الصلوۃ جامعۃ یہی لفظ بعینہ اس مین بھی آئی **دوم** یہ کہ زید بن ارقم نے
جو کہا کہ لا اعلمہ الا قال اللّٰھم وال من والاہ الخ اس سے ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا نے بہت
کچھ فرمایا تھا مگر زید بن ارقم نے فقط اسیقدر بیان کیا اور یہ پتہ اور نشان ہے ہمارے بیان کی خطبۂ مبارکہ کا اور
دلیل ہے اس بات پر کہ بعض صحابہ مثل زید بن ارقم بخوف حکام جور یا بالطمع یا بسبب عداوت یا بسبب نفاق
کتمان حق امیر المومنین کرتے تھے اور پوری حدیث غدیر خم کی نہین بیان کرتے تھے اور یہی سبب ہے کہ اونکی بیان مین
اختلاف ہوتا تھا کبھی اوس خطبہ مبارکہ کی کچھ الفاظ بیان کرتے تھے اور کبھی کچھ چنانچہ چند حدیثین جو مین نے بیان
زید بن ارقم سے نقل کی ہین دیکھیے کہ اوسمین کسقدر اختلاف موجود ہے اب اس سے زیادہ اس مختصر مین گنجایش
نہین ہے جسکا زیادہ تفصیل کی ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلد اول کی طرف
کہ جو مجلد حدیث غدیر خم ہے اور اوسکا بیان مختصر مین کر چکا ہون اور مجلد ثانی عشر کتاب مذکور کیطرف کہ جو مجلد حدیث
ثقلین ہے اور ابھی تھوڑے دن ہوے یعنی سنہ ۱۳۱۴ ہجری مین مطبع مطلع الانوار لکھنؤ مین چھپکر شایع ہوا ہے رجوع
کرے اوسمین بہت سی حدیثین ایسی زید بن ارقم سے اسی مضمون کی نکلینگی اور کچھ زید بن ارقم پر موقوف اور منحصر نہین ہے
اکثر صحابہ نے ان دونون حدیثون کی روایت کی ہے اور اون دونون جلدون مین یہ دونون حدیثین جس تفصیل کے
ساتھ لکھی گئی ہین اب اس زمانے مین ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص اس سے زیادہ لکھ سکے **سوال سوم** یہ ہم پہلے ہی
لکھ چکے ہین کہ جناب رسول خدا نے حدیث ثقلین کو بہت سی مقامات مین ارشاد فرمایا ہے اور خطبۂ خم غدیر مین بھی ارشاد کیا

لکھا ہی پس جن صحابہ نے اور کسی مقام مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حدیث ثقلین کو ارشاد فرمانا بیان کیا ہی
اور علماء اہلسنت وجماعت نے اوسکو اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اس امر پر تو ہمکو کچھ اعتراض نہین ہے اعتراض تو
اسپر ہی کہ جن صحابہ نے حدیث ثقلین کا غدیر خم مین فرمانا بیان کیا انھون نے حدیث خم غدیر کا ذکر کیون نہین کیا کہ
جسکے بیان کے لیے یہ بہت اہتمام کیا گیا تھا اور جن علما و محدثین نے اسطرح کی روایتون کو اپنی کتابون مین نقل کیا ہی
انھون نے ان روایتون کا لکھنا کیون نہین کیا کہ جس مین حدیث غدیر کا بیان یا یہ حدیث اور حدیث ثقلین دونون
ساتھ ہی مذکور ہین لہذا اب ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ آپ کے جن علما و محدثین نے حدیث غدیر کو منفردا یا حدیث
ثقلین کے ساتھ اپنی کتابون مین لکھا ہی وہ لوگ یا وہ صحابہ کہ جن سے اسطرح کی روایتین کی ہین یہ سب صادق تھین
یا کاذب اگر کہینگے صادق تو یا مسلم بن الحجاج القشیری کی تکذیب لازم ہوگی اور یا اونکی تعصبیت و عداوت کا اتہام
اسکے ساتھ قائل ہونا پڑیگا کہ دین و دانستہ انھون نے اسطرح کی حدیثین اپنی صحیح مین درج نہین کین اور یا اس
بات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ ایسے جاہل و نا واقف تھے کہ ان احادیث پر مطلع نہ تھے اور اگر کہینگے کہ کاذب تھے تو پھر
نعوذ باللہ اپنے مسلم و بخاری اور اونکی امثال کو لیکے رہینگے اور باقی اپنے سب علما و محدثین و مفسرین سے ابرار عالم و تبرا
تمام کرنا پڑیگا علاوہ اسکے سنی جو کوئی ایک حدیث یا روایت ضعیف بھی شیعون کی کتابون سے اپنے مطلب کے
موافق پاتے ہین تو اوسپر کیسا اتراتے ہین اور مارے خوشی کے پھولے نہین سماتے اور جامے سے باہر ہو جاتے ہین
اور زمین پیر پاؤن نہین رکھتے حالانکہ عند التحقیق وہ بھی اونکے مطلب کے موافق نہین ٹھہرتی اور اوسکی نقل مین کیسی کیسی
کرتے ہین انواع اور اقسام کی تلمیع و تدلیس و تحریف لفظی و معنوی ثابت ہوتی ہے پھر خود ہی بتائین کہ جب یہ صدہا
محدثین اونکی کتب معتبرہ سے اپنے مذہب حق کی اثبات مین نقل کرینگے اور نقل اور منقول عنہما مین ایک لفظ و نقطے
کا بھی فرق نہوگا تو کیونکر اونکی حجت تمام نہوگی اور کسطرح اونکا مذہب حق ثابت نہو جائیگا اور بعض متعصبین معاندین
وجاحدین ناصبین کا ایسی احادیث کا نقل نہ کرنا کیونکر اونکے استدلال کا ناقض اور انکی حجت کا قادح ہوگا امید
ہم اہل عدل و انصاف سے کہ جنکی آنکھون پر تعصب و اعتساف کے پردے نہ پڑے ہون انصاف طلب ہین کہ مسلم
صاحب نے جو حدیث اپنی صحیح مین زید بن ارقم سے نکالی ہی خود اوسمین اونکا قول موجود ہے کہ واللہ مین بہت بڈھا ہوگیا
ہون اور زمانہ مفارقت جناب رسول خدا مجھسے بہت گذر گیا ہی اور جو کچھ مین یاد رکھتا تھا اوس مین سے بعض باتین

بھول گیا ہون اور ہمنے جو حدیثین کہ سنیون کی کتب معتبرہ سی انھین زید بن ارقم کی روایت سی لکھی ہین یا اور جو سنیونکی کتب معتبرہ مین موجود ہین اونہین ہمنے بسبب طوالت کر انکو نہین لکھا اور انمین زید بن ارقم نے کہین اپنے کبرسن و سہو و نسیان کا عذر نہین پیش کیا تو یہ زیادہ معتبر سمجھی جاینگی یا وہ کہ جو حدیث مسلم نے نقل کی ہے آدمی کا کلام حال صحت حواس و ثبات عقل مین زیادہ معتبر ہوتا ہے یا حالت اختلال حواس مین علاوہ اسکے ایک دلیل عناد و عداوت اہلبیت رسالت علیہم السلام کی بھی اس حدیث مسلم مین موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ زید بن ارقم نے بعد لفظ الثقلین کے کتاب اللہ کا ذکر کیا ہے اور بعد اوسکے وا استمسکو بہ کہا ہی اوسکے بعد ذکر حث و ترغیب کی اہلبیت کا علحدہ ذکر کیا ہی اور مسلم نے فقط اسی حدیث کو اسواسطے اپنی صحیح مین لکھا ہی تاکہ شبہہ ہو کہ استمساک فقط کتاب اللہ کی ساتھ مخصوص ہے اہلبیت کی ساتھ تمسک کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہر چند کہ عنوان حدیث کہ انا تارک فیکم الثقلین دونون کی ساتھ تمسک کرنا معاً ثابت کرتا ہے لیکن مسلم صاحب نے تو اپنے نزدیک وہ حدیث لکھی کہ جس سے ثقلین کے آپسمین جدائی لازم آئی اگرچہ یہ سعی اونکی نامشکور و نامقبول ہو چنانچہ اس حدیث مین یہ فقرہ بھی نہین ہے فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض و نیز اس حدیث مین لفظ عترت نہین ہے فقط لفظ اہلبیت ہی حالانکہ انھین زید بن ارقم سے بہت سی ایسی حدیثین منقول ہین کہ جن مین ذکر کتاب اللہ و اہلبیت علیہم السلام ساتھ ہی ہی اور دونون کی باب مین ایک طرح کی وصیت ہی اور عترت کا لفظ اور فقرہ فانہما لن یتفرقا الخ بھی موجود ہی دیکھو اوس حدیث کو کہ جو مین نے اسی شعاع چہارم مین خصایص نسائی مطبوعہ مصر کے ص ۱۵ سے نقل کی ہے و نیز اوس حدیث کو کہ جو مین نے ابھی کنز العمال جلد ۱ مطبوعہ مطبع نظامیہ کی ص ۴۸ سے نقل کی ہے اور اگر اسقدر کافی نہو تو تحفہ اثنا عشریہ کو ملاحظہ کرو کہ اوس مین شاہ عبد العزیز صاحب نے اس حدیث کو اسطرح نقل کیا ہے حدیث دوازدہم روایت زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الاخر کتاب اللہ و عترتی و نیز خود واعظ صاحب نے اسی کتاب تحبیر الاوصاف کی صفحہ ۷ مین پہلے تو اسی حدیث صحیح مسلم کو نقل کیا ہے اور اوسکی نقل مین بھی دو خیانتین کی ہین ایک یہ کہ اول حدیث کو اوڑا دیا ہے تاکہ یہ ثابت ہو کہ جناب رسول خدا نے مقام خم غدیر مین یہ حدیث فرمائی تھی اور زید بن ارقم کے اختلال حواس کی کیفیت بھی لوگون کو معلوم نہو اور اس امر پر بھی کوئی مطلع نہو کہ جناب رسول خدا نے اپنی آخر عمر مین جبکہ آپ کو دنیا سے رحلت کرنے کا یقین ہو گیا تھا یہ وصیت فرمائی تھی دوسرے یہ کہ لفظ اذکرکم اللہ

فی اہل بیتی آخر حدیث میں تین مرتبہ ہوا اور واعظ صاحب نے ایک ہی مرتبہ لکھا ہے تاکہ اس باب میں تکرار و تاکید ثابت
نہو بعد اوسکے اسی حدیث ثقلین کو دوسری روایت سے صفحہ ۸ میں اسطرح نقل کیا ہے کہ انی تارک فیکم الثقلین
ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ و عترتی
اہلبیتی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ہرچند کہ اسی قدر اثبات مدعا و رد تفاوت شاہ ولایت و اہلبیت
رسالت میں کافی و وافی ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت و اسکات الد الخصام منظور ہے لہذا بعد الانتہا
ہم اس بات کو سنیوں ہی کی بعض کتب معتبرہ سے ثابت کیے دیتے ہیں کہ شیخ مسلم صاحب نے دیدہ و دانستہ
اون روایتوں کو نقل نہیں کیا کہ جن میں مولائیت شاہ ولایت و حدیث ثقلین ساتھ ہی مذکور تھی چنانچہ حاکم
نے کتاب مستدرک علی الصحیحین میں مناقب جناب امیر میں لکھا ہے حدثنا ابو الحسین محمد بن احمد بن
تمیم الحنظلی ببغداد ثنا ابو قلابة عبد الملک بن محمد الرقاشی ثنا یحیی بن
حماد وحدثنی ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ وابو بکر احمد بن جعفر البزاز قالا ثنا عبد اللہ
بن احمد بن حنبل حدثنی ابی ثنا یحیی بن حماد وثنا ابو نصر احمد بن سہل
الفقیہ ببخارے ثنا صالح بن محمد الحافظ البغدادی ثنا خلف بن سالم
المخرمی ثنا یحیی بن حماد ثنا ابو عوانہ عن سلیمان الاعمش قال ثنا
حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال لما رجع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات
فقممن قال کانی قد دعیت فاجبت انی ترکت فیکم الثقلین احدہما اکبر من الآخر
کتاب اللہ تعالی وعترتی فانظروا کیف تخلفونی فیہما فانہما لن یتفرقا حتی
یردا علی الحوض ثم قال ان اللہ عز وجل مولای وانا ولی کل مومن ثم اخذ بید
علی رضی اللہ عنہ فقال من کنت ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد
من عاداہ وذکر الحدیث بطولہ ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ
بطولہ شاہدہ حدیث سلمة بن کہیل عن ابی الطفیل ایضا صحیح

علی شرطهما حدثناه ابو بکر بن اسحاق ودعلج بن احمد السنجری قالا انبا محمد بن ایوب ثنا الازرق بن علی ثنا حسان بن ابراهیم الکرمانی ثنا محمد بن سلمة بن کهیل عن ابیه عن ابی الطفیل عامر بن واثلة انه سمع زید بن ارقم رضی الله عنه قال نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم بین مکة والمدینة عند سمرات خمس دوحات عظام فکنس الناس ما تحت السمرات ثم راح رسول الله صلی الله علیه وسلم عشیة فصلی ثم قام خطیبا فحمد الله واثنی علیه وذکر ووعظ فقال ما شاء الله ان یقول ثم قال ایها الناس انی تارک فیکم امرین لن تضلوا ان اتبعتموهما وهما کتاب الله واهل بیتی عترتی ثم قال اتعلمون انی اولی بالمومنین من انفسهم ثلاث مرات قالوا نعم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه ثا چونکہ یہ کتاب یعنی مستدرک حاکم میرے علم مین کسی مطبع مین چھپی نہین ہے اور اسوقت میرے پاس موجود بھی نہین ہے لہذا مین نے مجلد حدیث الثقلین مطبوع مطلع الانوار کہ جو مجلد ثانی عشر ہے کتاب عبقات الانوار کا اوسکے ص ۱۹۹ سے یہ حدیث نقل کی ہے اور موافق اور مخالف سب اس بات کے قائل ہین کہ جناب فردوس مآب مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی نقل مین منقول عنہ سے ایک حرف اور نقطے کا فرق نہین ہوتا اب مین ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ عبارت مستدرک ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسا پوری نے اپنی اسنا دسے کہ جو کئی طریق سے متن مین مذکور ہین زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور غدیر خم مین نازل ہوے تو حکم دیا پس درختون کے نیچے صاف کیا گیا فرمایا کہ گویا مین بلایا گیا ہون پس مین نے جانا قبول کیا ہے تحقیق مین نے تم مین دو چیزین گرانقدر چھوڑی ہین ایک اونمین کی بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی اور عترت میری پس دیکھو کہ کیا کروگے تم میرے بعد دونون کے حق مین پس تحقیق وہ دونون ہرگز نہ جدا ہونگی ایک دوسری یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر بعد اسکے فرمایا کہ اللہ عز وجل میرا مولی ہے اور مین ولی ہون ہر مومن کا

بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑکے فرمایا کہ مین جسکا ولی ہون پس یہی اوسکا ولی ہی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص
کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور ذکر کیا حدیث کا راوی نے ساتھ طول اوسکے کے حاکم کہتے ہین کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط شیخین (یعنی مسلم و بخاری) پر اور نہین نکالا ہی اوسکو شیخین دونون نے اس حدیث کو (یعنی
مسلم و بخاری نے اس حدیث کی روایت نہین کی اپنی اپنی صحیح مین درج نہین کیا) ساتھ اسکے طول اسکے
شاہد اوسکی حدیث سلمہ بن کہیل کی ہے کہ اوسنے بھی ابو الطفیل سے روایت کی ہی اور وہ بھی صحیح ہے شرط پر
شیخین پر بعد اسکے حاکم نے اس حدیث کی کہ جو شہادت مین لایا ہے اسناد بیان کی ہے ابو الطفیل تک
اوسنے ابو الطفیل سے کہ جسکا نام عامر بن واثلہ تھا اوسنے زید بن ارقم سے سنا کہ اوسنے کہا کہ نازل ہوے
رسول خدا درمیان مکہ اور مدینہ کے کیکلے کے درختونکے پاس کہ جو پانچ تھے بڑے بڑے درخت تھے پس لوگون نے
جھاڑو دی کیکلے کے درختون کے نیچے پھر آرام کیا رسول خدا نے اوسی جگہ اور نماز پڑھی بعد اوسکے کھڑے
ہوے آپ درانحالیکہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے پس حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور نصیحت کی اور وعظ کی اور کہا کہ
جو کچھ کہ خدا نے چاہا کہ آپ کہین بعد اوسکے فرمایا کہ اے گروہ مردم مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو امر کہ ہرگز
نہ گمراہ ہوگے تم اگر پیروی کروگے اون دونون کی اور وہ دونون کتاب خدا اور میرے اہلبیت ہین کہ یعنی میری
عترت ہین بعد اوسکے تین مرتبہ فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم لوگ کہ تحقیق مین اولی ہون ساتھ مومنون کے اونکے
نفسون سے سب نے کہا کہ ہان جانتے ہین پس فرمایا رسول خدا نے کہ جس شخص کا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا
مولی ہی انتہی اس عبارت منقولہ مین جو پہلی روایت ہی وہ ہمہ وجوہ موافق ہے اوس روایت کے کہ جو مین نے
خصایص نسائی کے صفحہ ۵ سے نقل کی ہے یہانتک کہ رواۃ بھی اوسکے اور اوسکے ایک ہین ونیز اوس روایت کے
کہ جو جلد سادس کنز العمال کے صفحہ ۳۹۰ سے نقل کی ہی البتہ بعض الفاظ حدیث مین تھوڑا سا اختلاف ہی لیکن وہ
بھی ایسا ہے کہ مطلب و مقصود مین اوس سے کچھ فرق نہین ہوسکتا پس جو فوائد کہ اوس حدیث کی نقل کے بعد
مین نے لکھے ہین وہی اس سے بھی حاصل ہین اور اوسکے علاوہ چند فوائد اور اسکی نقل سے حاصل ہوتے
اول یہ کہ اوس روایت کی اس روایت سے تاکید و تشیید ہوگئی اور یہ دونون ایک دوسرے کی تصحیح کی
شاہد ہین دوم یہ کہ بعد اس حدیث کے جو حاکم کی عبارت ہی اوس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ حدیث صحیح ہے

اور جو شرائط کہ مسلم و بخاری نے اخراج حدیث کی مقرر کی ہین وہ سب اسمین موجود ہین پھر اب حضرات اہلسنت و جماعت ہمکو بتائین کہ اونکے شیخین نے اس حدیث کی کیون نہین روایت کی اور اپنی اپنی صحیح مین اسکو کیون نہین درج کیا پس ثابت ہوگا کہ سوا عناد و عداوت شاہ ولایت اور کوئی وجہ شیخین کی حدیث غدیر نقل نکرنے کی نہین ہی سوم یہ عجب لطیفہ ہی کہ حاکم نے اس حدیث کی طول کا تو ذکر کیا مگر کچھ عبارت طویلہ نقل کی بلکہ چند الفاظ حدیث پر اکتفا کی پس اہل انصاف بغور تامل ملاحظہ فرمائین کہ وہ کونسی عبارت اس حدیث کی ہی کہ سنی اپنی کتاب مین اوسکو درج کرتے ہوئے ڈرتا ہے اور فقط طول کا ذکر کرکے رہجاتا ہے پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ وہی خطبہ بسیار طویلہ غدیر خم ہی جو جناب رسالت پناہ نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا تھا اور حضرات سنیہ دیدہ و دانستہ اپنے مذہب کے باطل ہوجانے کے خوف سے اپنی کتابون مین درج نہین کرتے اور کچھ محدثین سنیہ پر موقوف نہین ہے بلکہ بعض صحابہ خصوصاً زید بن ارقم کا بھی یہی حال ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا چہارم حاکم نے فقط اس حدیث شریف کی تصحیح پر اکتفا نہین کی بلکہ اسکی صحت پر ایک دوسری بھی شاہد بھی لائے ہین اور اوسکی نسبت بھی کہا ہے کہ یہ بھی صحیح ہے شرط شیخین پر پنجم زید بن ارقم کا یہ قول کہ فقال ماشاء اللہ ان یقول اس بات پر شاہد ہے کہ جناب رسول خدا نے بہت کچھ فرمایا تھا مگر اونھون نے بسبب عداوت و عناد شاہ ولایت یا بخوف حکام جور اوسکو بیان نہین کیا اور یہ زید بن ارقم بھی جناب امیر المومنین کی ایذا دینے مین کچھ سانپ بچھو سے کم نہ تھے چنانچہ انکی ایک حکایت جو ملا عبد الرحمن جامی نے کتاب شواہد النبوۃ مین لکھی ہے وہ قابل دید ہے رکن سادس کتاب شواہد النبوۃ مطبوعہ مطبع فتح الکریم واقع بمبئی سنہ ۱۳۰۳ ہجری در ذیل معجزات امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام صفحہ ۲۰۸ و از آنجملہ آنست کہ روزے بر حاضران مجلس سوگند داد کہ ہر کہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ است کہ گفتہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ گواہی دہد دوازدہ تن از انصار حاضر بودند گواہی دادند یکے دیگر کہ آن را از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود حاضر بود اما گواہی نداد حضرت امیر کرم اللہ وجہہ فرمود کہ ای فلان تو چرا گواہی ندادی با آنکہ تو ہم شنیدہ گفت من پیر شدہ ام و فراموش کردہ ام امیر گفت خداوندا اگر این شخص دروغ می گوید سفیدی پیشہ وی ظاہر گردان کہ عمامہ آن را نپوشد راوی گوید کہ واللہ

من آن شخص را دیدم که سفیدی بر میان دو چشم وی در همان ساعت آمده بود و از انجمله آنست که زید بن ارقم
رضی الله عنه گفته است که من در همان مجلس یا مثل آن حاضر بودم و من نیز از انجمله بودم که شنیده بودم اما
گواهی ندادم و آن را پنهان داشتم خدای تعالی روشنائی چشم مرا ببرد و گویند که همیشه بر فوت آن شهادت اظهار
ندامت میکرد و از خدای تعالی امرزش میخواست انتهی اس عبارت ملا جامی کی نقل کرنے سے چند فوائد حاصل
ہوئے **اول** یہ کہ سنیون کا بنایا ہوا کلیہ کہ الصحابۃ کلہم عدول بالکلیہ ٹوٹ گیا اس سبب سے کہ کیا یہ بھی ممکن ہے
کہ کوئی شخص کتمان شہادت حقہ کرے اور تحذیر آیہ لا تکتموا الشہادۃ سے مطلق نہ ڈرے اور اس گناہ عظیم کے سبب
عذاب خدا مین بھی مبتلا ہو جاے یعنی کوڑھی یا اندھا ہو جاے اور پھر اوسکی عدالت قائم رہے اور یہہ
بھی خیال کرنا چاہیے کہ یہ کونسا کتمان ہے یہ کتمان ہے حدیث جناب رسالتمآب کا کہ جنکی شان مین
آیا ہے کہ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پس ظاہر ہے کہ جو حکم کہ حق سبحانہ
وتعالی نازل فرماتا تھا اوسی کی آپ تبلیغ کرتے تھے پس جو شخص کہ اوسکو چھپاے وہ لا محالہ اس آیہ وافی
ہدایہ کا مصداق ہوگا الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما
بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون[1]
ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ چھپاتے ہین اوسکو کہ نازل کیا ہے ہمنے روشن دلیلون سے اور ہدایت سے
بعد اوسکے کہ بیان کر دیا ہے ہمنے اوسکو واسطے لوگون کے کتاب مین یہ لوگ ایسے ہین کہ لعنت کرتا ہے
اونکو اللہ اور لعنت کرتے ہین اونکو لعنت کرنے والے **انتہی** اور شاہ عبد القادر دہلوی نے تفسیر موضح
القرآن مین اس آیت کے ترجمہ کے بعد یہ فائدہ لکھا ہے **ف** یہ اونکے حق مین ہے جنکو حکم خدا کا پہونچا
اور غرض دنیا کے واسطے چھپا رکھا **انتہی** اب ہمسے کوئی سنی صاحب بتائین کہ زید بن ارقم اور دوسرے
صحابی نے حکم رسول کو کہ جو عین حکم خدا ہے کسی غرض دنیا کے واسطے چھپایا تھا یا غرض آخرت کے لیے
شاید کوئی سنی صاحب از راہ مکابرہ کہین کہ یہ آیت اون لوگون کے باب مین نازل ہوئی ہے کہ جو لوگ
ایسے کسی امر اور حکم کو چھپائین کہ جسکی تصریح وتبیین کتاب خدا مین موجود ہو اور مضمون حدیث من کنت مولاہ

---

[1] جزو دوم سورہ بقر ۱۲

طمع امارت و خلافت و ریاست و حکومت و ملک و سلطنت و جاہ و حشمت بر بنائے کم ہمتی و نیز اظہار حق کی صورت میں لوگوں کی
یورش کا خوف بھی تھا تو اوس وقت جناب امیر المومنین و وصی و خلیفہ برحق جناب سید المرسلین کی کیا کیا حق پوشی
نہوئی ہوگی فافہم و تدبر پس ایسی حالت میں پورے خطبہ غدیر خم کا سننے والوں کی تا بیان میں منقول نہونا کیا محل
عجب ہوسکتا ہے فائدہ چہارم یہ ہے کہ زید بن ارقم کے کلام میں جو اختلاف ثابت ہوا ہے اوسکا سبب بھی معلوم
ہو گیا کہ ان حضرت میں کچھ کیفیت تدین اور خوف خدا کی نہ تھی اور عداوت جناب امیر و حسد زیادہ تھی پس
جس وقت جو مناسب معلوم ہوتا تھا وہ کہدیتے تھے چنانچہ جو حدیث کہ صحیح مسلم سے نقل کی ہے اوس میں
اونہوں نے باوصف ذکر غدیر خم حدیث من کنت مولاہ کو بالکل حذف کر دیا اور کتاب اللہ و اہلبیت
رسول اللہ میں نبی کی ذات سے نسبت میں تفرقہ کر دیا اور لفظ عترتی اور جملہ فانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض کو بھی اوڑا
دیا اور جو حدیث کہ مسند احمد بن حنبل کے ص ۳۷۰ سے نقل کی ہے اوسمیں اونہوں نے بالکل اللھم وال من والاہ
و عاد من عاداہ کے سننے سے انکار کیا اور بسبب شکایت حافظہ اوس حدیث میں کہ جو مسند احمد کے ص ۳۷۲
سے نقل کی ہے اوس بات کو خود اپنے منہ سے بیان کر دیا اور اسی طرح اوس حدیث میں کہ جو مسند احمد کے
ص ۳۶۸ سے نقل کی ہے اسکے سننے کا اقبال کیا اور ان تینوں حدیثوں میں فقط حدیث غدیر خم کو بیان
کیا اور حدیث ثقلین کا ذکر نہیں کیا اور جو حدیث کہ خصائص نسائی کے ص ۱۵ سے نقل کی ہے اوسمیں دونوں
حدیثوں کو ساتھ بیان کیا اور لفظ عترتی کا بھی ذکر کیا اور فانہما لن یفترقا الخ اور اللھم وال من والاہ الخ کو
بھی بیان کیا لیکن من کنت مولاہ کی جگہ من کنت ولیہ کہا اور اوس حدیث میں کہ جو خصائص نسائی کے
ص ۱۶ سے نقل کی ہے فقط حدیث غدیر کا ذکر کیا اور من کنت مولاہ کہا اور اول یہ [illegible]
جو اس حدیث میں زید بن ارقم سے منقول ہیں اکثر صحیح ہیں اور کلام جناب رسول خدا در خطبہ مبارکہ
غدیر خم میں تفاوت بسیار موجود ہیں مگر زید بن ارقم نے بسبب عدم اعتنا ایک مقام میں اور ایک کلام میں
سب کو نہیں بیان کیا فائدہ پنجم یہ ہے کہ جب ثابت ہو گیا کہ جناب [illegible] طلب مودت کو [illegible]
اوسکے اخفا میں کسی طرح کی طمع اور اوسکے بیان کرنے میں کسی کا کچھ خوف نہ تھا تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ [illegible]
فقط عداوت ذاتی اور خواہش نفسانی کے سبب حق کو چھپایا اور جب عداوت ثابت ہو گئی تو [illegible]

کلام زید بن ارقم کا جناب امیر کی فضیلت مین اور بیان حدیث غدیر مین پایا جاے اوسمین کسی طرح کا شک
شبہہ نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ الفضل ما شہدت بہ الاعداء اب کوئی سنی صاحب یہ نہین کہہ سکتے
کہ جسکے کلام مین تناقض و اختلاف ہو وہ قابل اعتبار نہین رہتا پس زید بن ارقم سے جو احادیث غدیر خم
منقول ہین اونکی صحت کا یقین نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ ہر دعوی مین اوسکے مثبت کا اختلاف مضر ہوتا ہے
نہ منکر کا اور زید بن ارقم کو ہم منکرین جاحدین خلافت حقہ بلا فاصلہ جناب امیر المومنین مین سے سمجھتے ہین
اور یہ امر اونکی اخفاے حق سے بخوبی ثابت ہوگیا پس جسقدر اونکا کلام کہ ہمارے دعوی کی ثبوت مین ملیگا
اوس سے ہمارا استدلال کامل و تمام ہوگا نہ ناقص و ناتمام گو وہ فی نفسہ کیسا ہی مختلف و متناقض ہو پس
اوسکا اختلاف مبطل انکار ہوگا نہ مضر قول اہل حق علاوہ اسکے چند حدیثین ہمنے زید بن ارقم کی روایت
سے فقط اسواسطے یہان لکھی ہین کہ عصبیت و عناد شیخ مسلم صاحب ثابت ہوجاے کہ باوصف اسکے کہ انھین
زید بن ارقم سے احادیث متعددہ طرق کثیرہ سے منقول ہین مگر شیخ صاحب نے سواے ایک حدیث ناقص و
ناتمام کے کہ جسمین باوصف ذکر خم غدیر مولائیت و ولایت علی بن ابیطالب کا ذکر نہین ہے اور زید بن
ارقم کا اختلال جو اس اسی روایت کی الفاظ سے ثابت ہے اور کوئی حدیث اپنی صحیح مین درج نہین فرمائی
ورنہ کچھ زید بن ارقم پر موقوف نہین ہے صدہا صحابہ سے حدیث غدیر اور حدیث ثقلین منقول ہے اور جو
شخص کہ مجلدات حدیث غدیر و مجلدات حدیث ثقلین کتاب عبقات الانوار ملاحظہ کرے اوسپر یہ بات
پوشیدہ نہین رہ سکتی اور اوسکا انکار نہین کرسکتا اس مختصر مین اسی قدر بہت ہے جو لکھا گیا زیادہ گنجایش کہان
اب ہمکو ضرور ہوا کہ بطور اختصار کچھ حال شیخ بخاری صاحب کا بھی بیان کرین واضح ہو کہ اونکو خاندان
نبوت و اہلبیت رسالت سے جو بغض و عناد تھا اوسکے اثبات کے لیے فقط اسی قدر اس مختصر مین کافی و وافی
ہے کہ شیخ صاحب امام بحق ناطق حضرت جعفر صادقؑ کی روایت کا اعتبار نہین کرتے تھے اور معاذ اللہ
اون حضرت سے شک و شبہہ رکھتے تھے چنانچہ اپنی کل صحیح غیر صحیح مین اوس جناب سے ایک روایت بھی
نقل نہین کی ہے اور اسکا کوئی سنی صاحب انکار نہین کرسکتے کہ صحیح بخاری موجود و متداول ہے
لہذا اس امر کی بابت کچھ ثبوت پیش کرنیکی ضرورت نہین لیکن اتنا گا لکھتے ہم جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول

مطبوع مطبع نولکشور کی ص ۸۲ سے عبارت ابن تیمیہ کہ جو علمائے اعلام و متکلمین فخام اہل سنت و جماعت مین سے ہین اور ان حضرات نے اونکو شیخ الاسلام کا خطاب دیا ہے نقل کرتے ہین قال فی المنھاج وبالجملة

فھؤلاء الائمة الاربعة لیس منھم من اخذ عن جعفر من قواعد الفقه لکن رووا عنه الاحادیث کما رووا عن غیرہ واحادیث غیرہ اضعاف احادیثه ولیس بین حدیث الزھری وحدیثه نسبة لا فی القوة ولا فی الکثرة وقد استراب البخاری فی بعض احادیثه لما بلغه عن یحیی بن سعید القطان فیه کلام فلم یخرج له ویمتنع ان یکون حفظه للحدیث کحفظ من یحتج بھم البخاری ٭

ترجمہ کہا ہے ابن تیمیہ نے کتاب منہاج مین کہ مختصر یہ ہے کہ یہ چارون امام (یعنی ابو حنیفہ و شافعی و مالک و احمد حنبل) جو ہین انمین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ اوسنے جعفر سے فقہ کے قاعدے سیکھے ہون لیکن روایت کی ہے ان لوگون نے اونسے احادیث کی جسطرح کہ روایت کی ہے اونکے غیر سے اور احادیث اونکے غیر کی بہت زیادہ ہین اونکی احادیث سے اور زہری کی حدیثین اور اونکی حدیثین مین کوئی نسبت نہین ہے نہ قوت مین نہ کثرت مین اور تحقیق شک و شبہہ کیا ہے بخاری نے اونکی بعض حدیثون مین جبکہ یحیی بن سعید القطان سے اوسکو اونکے باب مین کچھ کلام پہونچا اسی سبب سے نہین نکالی ہے بخاری نے اونسے کوئی حدیث اور ممتنع ہے یہ کہ ہووے حفظ اونکا واسطے حدیث کی مانند حفظ اون لوگون کے کہ احتجاج کیا ہے ساتھ اونکے بخاری نے یعنی اونکی روایتون کو اپنی صحیح مین لکھا ہے انتہی اب اہل اسلام شیخ الاسلام کے کلام کو ملاحظہ کرین کہ یہ شیخ کہتا ہے کہ زہری حضرت امام جعفر صادقؑ سے احادیث کا زیادہ حافظ تھا اور کہتا ہے کہ بخاری آپکی طرف سے شک و شبہہ رکھتا تھا یعنی آپکے کلام کو معتبر نہین سمجھتا تھا اور اسی سبب سے اوسنے اپنی صحیح مین آپسے کوئی حدیث نہین لکھی اور اوسکے رواة کو آپکے اوپر ترجیح دیتا ہے حالانکہ رواة بخاری مین سے بعض خوارج تھے کہ جنکے باب مین کلام مخبر صادقؑ سنیون ہی کی کتابون مین بکثرت موجود ہے کہ یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیه یعنی نکل جائینگے یہ لوگ دین سے

جس طرح کہ سمجھا تھا ہی کہاں سے چنانچہ اسی بخاری کے شیوخ میں سے ایک عمران بن حطان ملعون ہے
کہ رؤسا خوارج میں سے تھا اور ابن ملجم لعین کی مدح کرتا تھا کہ جسنے جناب امیر المومنین کے فرق مبارک پر
ماہ مبارک میں نماز پڑھنے کی حالت میں تلوار ماری اور اوسی ضرب سے آپ شہید ہوئے چنانچہ اوسی ملعون کا
قصیدے کے دو شعر ابن ملجم شقی کی مدح میں سنیوں کی کتابوں میں مشہور ہیں ہر چند کہ یہ امر محتاج بیان نہیں
ہے اور کوئی سنی اوسکا انکار نہیں کر سکتا مگر چاہتا ہوں یہ اتمام حجت کے لیے اسکا ثبوت مختصر لکھے دیتا ہوں

اصابہ ابن حجر مطبوعہ مطبع مدرسۃ الاسقف کلکتہ کے جلد ثالث ص ۲۴۵ میں

یہ عبارت ہے کہ عمران بن حطان بن ظبیان بن لوذان بن الحرث بن سدوس السدوسی ویقال الذہلی
یکنی ابا شہاب تابعی مشہور وکان من رؤس الخوارج ترجمہ عمران بن حطان جسکے آبا و اجداد کا نام متن میں ہے
اوسکی کنیت ابو شہاب تھی وہ تابعی ہے اور رؤسائے خوارج میں تھا انتہی اس عبارت سے ثابت ہوگیا
کہ یہ ملعون رؤسائے خوارج میں سے تھا اب اوسکے قصیدے کے شعر سنیے کہ جو اوس مردود نے ابن ملجم ملعون
کی تعریف میں کہے ہیں اسی کتاب کے ص ۲۵۵ میں یہ عبارت ہے لم یذکرہ احد فی الصحابہ الا ما وقع فی تعلیقۃ القاضی
حسین بن محمد الشافعی شیخ المراوزہ فانہ ذکر ابیات عمران ہذا التی رثی بہا عبدالرحمن بن ملجم قاتل علی یقول فیہا
یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا ۞ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا ۞ انی لاذکرہ یوما فاحسبہ ۞ اوفی البریۃ عند اللہ
میزانا ۞ قال فعارضہ الامام ابو الطیب الطبری فقال **شعرا** انی لابرأ مما انت تذکرہ ۞ عن ابن ملجم الملعون بہتانا
انی لاذکرہ یوما فالعنہ ۞ دینا والعن عمران بن حطانا ۞ قال القاضی حسین ہذا الذی قالہ القاضی ابو الطیب
خطأ فان عمران صحابی لا یجوز لعنہ کذا قرأت بخط القاضی تاج الدین السبکی ترجمہ نہیں ذکر کیا ہے اوسے
عمران بن حطان کو کسی شخص نے گروہ صحابہ میں مگر جو کچھ لکھا گیا ہے تعلیقۃ قاضی حسین بن محمد شافعی شیخ المراوزہ
میں اور وہ یہ ہے کہ اوسنے ذکر کیے ہیں اشعار عمران کے کہ جو اوسنے عبدالرحمن بن ملجم قاتل علی کے مرثیے
میں کہے ہیں اوسمیں وہ ملعون کہتا ہے کہ کیا اچھی ضربت تھی اوس شخص کی کہ جو پرہیزگار تھا (یعنی ابن ملجم) اور
نہیں ارادہ کیا تھا اوسنے اس ضربت سے مگر اس بات کا کہ صاحب عرش (یعنی حق سبحانہ وتعالی) کی خوشنودی
کو پہونچے تحقیق میں کسی روز اوسکو یاد کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ اوس شخص کی ترازوے اعمال تمام خلق سے

زیادہ بہتری ہے خدا کی نزدیک (یعنی اوسکے اعمال نیک تمام خلق سے افضل ہین) کہا ہے اوسی قاضی حسین نے
کہ ہین معارضہ کیا اوسکا امام ابو الطیب طبری نے اور کہا کہ تحقیق مین بری ہوتا ہون اوس سے کہ تو یاد کرتا ہے ابن ملجم
ملعون کو از روے بہتان کی تحقیق مین یاد کرتا ہون اوسکو کسی دن تو لعنت کرتا ہون اوسپر دین کی راہ سے اور
لعنت کرتا ہون عمران بن حطان پر کہا ہے قاضی حسین نے کہ جو کچھ قاضی ابو الطیب نے کہا ہو خطا ہے اس سبب سے
کہ عمران صحابی ہے اور اوسکو لعنت کرنا جائز نہین اسی طرح پڑھا ہے مین نے اوسمین جو قاضی تاج الدین سبکی کے خط سے
لکھا ہوا تھا انتہی پہلے تو اس عمران کا تابعی ہونا ثابت ہوا تھا لیکن قاضی حسین شافعی کے قول سے ثابت ہوا کہ وہ
صحابہ مین داخل ہے او بیچارے طبری کو جو کچھ حمیت اسلام ہوئی اور اوس ملعون پر اونھون نے لعنت کی تو قاضی
صاحب موصوف نے اونکو کیا آڑے ہاتھون لیا سبحان اللہ کیا تابعیت ہے اور کیا صحابیت اب بخاری کا اسی
خارجی سے روایت کرنیکا حال سنیے کہ اسی کتاب کے ص ۵۰۳ مین لکھا ہو قد اخرج البخاری وابوداود لعمران بن
حطان الخ ترجمہ او تحقیق روایت کی ہے بخاری اور ابو داود نے واسطے سے عمران بن حطان کے انتہی
اب اس ملعون کے وثوق وصدق و اعتبار کا حال سنیے کہ سنی کیسی اسکی تعریفین کرتے ہین اسی کتاب کے اسی صفحہ
۵۰۳ مین لکھا ہو واعتذر ابو داود عن التخریج لہ بان الخوارج اصح اہل الاہواء حدیثا ثم ذکر عمران وانظارہ ترجمہ اور عذر
کیا ہے ابو داود نے نکالنے سے حدیث کو اوسی ملعون کے واسطے سے ساتھ اسطرح کی کہ خوارج سب اہل مذاہب باطلہ سے
زیادہ صحیح حدیث بیان کرتے ہین بعد اوسکے ذکر کیا ہے عمران کا اور مثل اوسکے اور خارجیون کا انتہی سبحان اللہ عذر بدتر
از گناہ اسی کو کہتے ہین نیز اسی صفحہ مین بلا فاصلہ یہ عبارت ہے وروی عن التبوذکی عن ابان العطار
قال سمعت قتادہ یقول کان عمران لا یتہم فی الحدیث وقال
العجلی بصری تابعی ثقۃ ترجمہ اور روایت کی ہے اوسی ابو داود نے تبوذکی سے اوسنے
ابان عطار سے کہا اوسنے کہا مین نے قتادہ کو کہتے ہوے سنا ہو کہ عمران ایسا تھا کہ کوئی اوسپر حدیث کی باب مین اتہام
نہین کر سکتا اور عجلی نے کہا ہے کہ وہی عمران بصری تھا تابعی تھا ثقہ تھا انتہی واہ ری تابعیت وثقاہت کہ
ابن ملجم لعین قاتل امیر المومنین کو افضل خلق سمجھے کہا ہر لیکن اس ترکیب موقوف ہی ابو داود [illegible]
تعریفین کی ہے اور کیونکر کرین کیونکہ جسکا یہ لوگ اخفا کرتے ہین اوسکا خارجی اظہار کرتے ہین یعنی عداوت علی ابن ابیطالب

ونیز میزان الاعتدال ذہبی جلد دوم مطبوع مطبع انوار احمدی لکھنؤ کی صفحہ ۲۸۴ مین ہے
فان عمران صدوق فی نفسه قد روی عنه یحیی بن ابی کثیر وقتادة ومحارب
بن دثار قال العجلی تابعی ثقة وقال ابو داود ولیس فی اهل الاهواء اصح
حدیثا من الخوارج فذکر عمران بن حطان وابا حسان الاعرج وقال قتادة
کان لا یتهم فی الحدیث ترجمہ تحقیق عمران سچا ہی فی نفسہ تحقیق روایت کی ہی اوس سے
یحیی بن ابی کثیر اور قتادہ نے اور محارب بن دثار نے عجلی نے کہا ہے کہ وہ تابعی تھا ثقہ تھا اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ اہل مذاہب
باطلہ مین کوئی خوارج سے زیادہ صحیح حدیث نہین بیان کرتا بعد اوسکی ذکر کیا ہے عمران بن حطان اور ابو حسان اعرج
کا اور قتادہ نے کہا ہے کہ وہی عمران ایسا تھا کہ کوئی اوسپر حدیث مین اتہام نہین کر سکتا انتہی ونیز مقدمہ فتح الباری
شرح صحیح بخاری تالیف ابن حجر عسقلانی مطبوع مطبع فاروقی واقع دہلی کی صفحہ ۵۰۲
مین یہ عبارت ہی وکان عمران داعیة الی مذهبه وهو الذی رثی عبد الرحمن
بن ملجم قاتل علی رضی الله عنه بتلك الابیات السائرة وقد وثقه العجلی وقال
قتادة کان لا یتهم فی الحدیث وقال ابو داود ولیس فی اهل الاهواء
اصح حدیثا من الخوارج ثم ذکر عمران هذا وغیره ترجمہ اور عمران دعوت کرنے والا تھا لوگون کی
طرف اپنے مذہب کی اور وہ ایسا ہی کہ مرثیہ کہا ہی اوسنے عبد الرحمن بن ملجم قاتل علی کا ساتھ اون اشعار کے
کہ جو مشہور ہین اور تحقیق توثیق کی ہے اوسکی عجلی نے اور کہا ہے قتادہ نے کہ اوسپر کوئی شخص حدیث کے
باب مین اتہام نہین کر سکتا اور کہا ہے ابو داؤد نے کہ اہل مذاہب باطلہ مین کوئی خوارج سے زیادہ صحیح حدیث
نہین بیان کرتا بعد اوسکے اس عمران وغیرہ کا ذکر کیا ہے انتہی ونیز ترجمہ مشکوٰۃ جلد رابع مطبوع
مطبع نولکشور ص ۱۶ مین یہ عبارت ہی وعن عمران بن حطان بکسر حا و تشدید طاء مہملتین گفت او نوشہ اب
است تابعی ثقہ بصری ست و گویند کہ وے خارجی بود کہ مدح ابن ملجم میکرد و ابو داؤد گفت در اہل اہوا ہیچکس
صحیح تر در حدیث از خوارج نبود و قتادہ گفتہ وے متہم نیست در حدیث و ابن حبان اورا در ثقات ذکر کردہ
روایت میکند از عمر و ابی موسی و ابی ذر و روایت میکنند از وے قتادہ و محارب بن دثار و جمعے روایت

کردہ اند مر اور ابخاری وابو داود ونسائی انتہی ای مسلمانو برائے خدا انصاف کرو کہ اسلام اسی کا نام ہے کہ حضرت
امام جعفر صادق کو جو ثمرہ فواد رسول وقرۃ العین علی وبتول ہین اونکی روایت غیر معتبر سمجھی جاوے اور صحیح مین درج
نکیجاوے اور اوس خباثت کے اوپر خارجیونکو عموماً اور ایسے شخص کو خصوصاً ترجیح دیجاوے کہ جو قاتل امیر المومنین کو افضل خلق
سمجھے اور اوسکی ضرب کی کہ جو اوسنے فرق مبارک پر لگائی تھی اسقدر مدح کرے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ شاید کوئی سنی
صاحب کہین کہ ہمارے یہانکے اور محدثین بھی خوارج سے روایت کرتے ہین اور انکو ثقہ ومعتبر سمجھتے ہین پھر تخصیص
شیخ بخاری کی کیا ہے تو ہم کہینگے کہ سلمنا یہ بھی سنی ایک سے ہین تشابہت قلوبہم لیکن آپکے شیخ بخاری زیادہ تر
محل اعتراض اس سبب سے ہین کہ وہ حضرت امام جعفر صادق سے شک وشبہ رکھتے ہین اور اون سے روایت
نہین کرتے اور خارجیون کو اونپر ترجیح دیتے ہین بھلا آپ ہی فرمایئے کہ جس شخص کا تعصب عناد اس حد پر ہوگا وہ شخص
اگر حدیث غدیر کو کہ صدہا علما ومحدثین سنیہ نے اوسکی روایت کی ہے اکثر صحابہ سے اپنی صحیح مین درج نکریگا
تو اسکا کیا تعجب ہے اور سنی اس بات پر فخر فرمانا ترک کرین کہ بخاری کی کسی عالم یا محدث نے قدح نہین کی اس سبب سے
کہ بہت سے ایسے محدثین اہل سنت وجماعت ہین کہ جنہون نے بخاری کی قدح کی ہے چنانچہ اصابہ ابن حجر
مذکور کے ص ٧٠٣ مین یہ عبارت ہے ومن عاب علی البخاری اخراج حدیثہ الدارقطنی
فقال عمران متروک لسوء اعتقاده وخبث مذهبه ترجمہ اور اون لوگون مین سے کہ جنہون نے
عیب کیا ہے بخاری پر اوسی عمران سے اخراج حدیث کرنیکا ایک دارقطنی ہے پس وہ سنی کہتا ہے کہ عمران
متروک ہے بسبب اوسکے اعتقاد اور خباثت مذہب کے انتہی جس شخص کا زیادہ تفصیل دیکھنے کو جی چاہے وہ رجوع
کرے مجلدات حدیث غدیر عبقات الانوار کیطرف خصوصاً مجلد اول مطبوع مطبع مجمع البحرین لودھیانہ کیطرف
خصوصاً اوسکی ص ١٠٨ سے ملاحظہ کرنا شروع کرے پھر دیکھے کہ کیسی رد وقدح مسلم وبخاری دونون کی کلام
اعلام ومحدثین عظام اہلسنت وجماعت سے اور ان دونون کے قادحین کی مدح وثنا انہین کی کتب معتبرہ
موجود ہے شغل عجیب یہان سے ذکر بعض آیات بینات کا شروع ہوتا ہے کہ جنکا شان علی ابن
مین نازل ہونا جناب رسولخدا نے اس خطبہ مبارکہ مین بیان فرمایا ہے اور وہ بھی بہت ہین اور سب کے
بیان کے لیے ایک کتاب ضخیم چاہیے لہذا بعض کا مین اس مختصر مین ذکر کرتا ہون اور چونکہ اونمین سے

آیۂ تبلیغ کا بیان شعاع اوّل مین ہو چکا ہے لہذا اس شعاع مین آیہ ولایت کا ذکر کرتا ہون یعنی انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون ترجمہ سوا اسکے نہین ہے کہ ولی تمہارا اللہ ہے اور اوسکا رسول اور وہ مومن کہ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو حالت رکوع مین انتہی یہ آیہ وافی ہدایہ دلیل متین و برہان واضح ہے امامت و خلافت بلا فاصلہ امیر المومنین و امام المتقین پر اور بیان اسکا دو امر پر موقوف ہے اوّل نازل ہونا اسکا شان فیض نشان جناب امیر مین دوم وجوہ استدلال آنحضرت کی خلافت و وصایت پر بیان امر اوّل کے لیے مین چند کتب معتبرہ مخالفین کی عبارت نقل کرتا ہون تفسیر درمنثور جزو ثانی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۳ سے ۲۹۴ تک بہت سی روایتین منقول ہین کہ یہ آیت شان علی بن ابیطالب مین نازل ہوئی ہے بسبب طوالت اونمین سے بعض کو ص ۲۹۳ سے مین یہان نقل کرتا ہون اخرج الخطیب فی المتفق عن ابن عباس قال تصدق علیؓ بخاتمہ وھو راکع فقال النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم للسائل من اعطاک ھذا الخاتم قال ذاک الراکع فانزل اللہ انما ولیکم اللہ ورسولہ واخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن جریر وابو الشیخ وابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ انما ولیکم اللہ ورسولہ الایہ قال نزلت فی علیؑ بن ابیطالب واخرج الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ عن عمار بن یاسر قال فوقف بعلیؑ سائل وھو راکع فی صلوۃ تطوع فنزع خاتمہ فاعطاہ السائل فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلمہ ذلک فنزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الایۃ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون فقراھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخرج ابو الشیخ وابن مردویہ عن علیؑ بن ابیطالب قال نزلت ھذہ الایۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

بيته انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الى اخر الاية فخرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل المسجد وجاء الناس يصلون بين راكع و
ساجد وقائم يصلى فاذا سائل فقال يا سائل هل اعطاك احد شيئا قال لا
ذالك الراكع لعلى بن ابيطالب اعطانى خاتمه واخرج ابن ابى حاتم وابو الشيخ و
ابن عساكر عن سلمة بن كهيل قال تصدق على بخاتمه وهو راكع
فنزلت انما وليكم الله الاية واخرج ابن جرير عن مجاهد فى قوله انما
وليكم الله ورسوله الاية نزلت فى على بن ابيطالب تصدق وهو
راكع فاخرج ابن جرير عن السدى وعتبة بن حكيم مثله
ترجمہ روایت کی ہی خطیب نے متفق مین عبد اللہ بن عباس سے کہ اونھون نے کہا کہ صدقہ دیا علی نے
ساتھ اپنی انگوٹھی کے حالت رکوع مین پس پوچھا رسول خدا نے سائل سے کہ تجھکو یہ انگوٹھی کسنے دی ہے
اوسنے جواب دیا کہ اس رکوع کرنے والے نے پس نازل کی اللہ نے آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ
اور روایت کی ہی عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابو الشیخ نے اور ابن مردویہ نے عبد اللہ
عباس سے قول اللہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ الایہ مین کہ کہا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت
شان مین علی بن ابیطالب کے اور روایت کی ہے طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے عمار بن یاسر سے
کہ اونھون نے کہا کہ ایک سائل علی کے پاس آکر کھڑا ہوا جب کہ آپ رکوع مین تھے نماز نافلہ کے پس آپنے
اپنی انگوٹھی اوتار کی اوس سائل کو دیدی پس رسول خدا کے پاس آیا اور اس امر سے آپکو آگاہ کیا پس نازل
ہوئی اونپر یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون
پس پڑھا اوسکو رسول خدا نے اپنے اصحاب پر بعد اوسکے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ (یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث جناب رسول خدا نے
قبل معرکہ غدیر خم بھی ارشاد فرمائی تھی پھر آپ سنی ہی بتائین کہ غدیر خم مین اس حدیث کو دوبارہ سنانے
کی لیے اسقدر اہتمام و مجمع کرنیکی کیا ضرورت تھی تاوقتیکہ کوئی حکم جدید کہ جو اہم وضروری مو نہوتا پس

ثابت ہو گیا کہ وہ امر خلافت و امامت علی بن ابیطالب تھا کہ اور مقامات سے وہاں اسکی تصریح آپ نے زیادہ فرمائی اور اتمام حجت بالغ وجوہ عمل مین لائے اس سبب سے کہ اور کسی حکم تازہ و امر جدید کے اس مقام مین بیان فرمانیکا کوئی سنی بھی قائل نہین ہے) اور روایت کی ابو الشیخ نے اور ابن مردویہ نے علی بن ابیطالب سے کہ آپ نے فرمایا کہ نازل ہوئی یہ آیت جناب رسول خدا پر آپکے گھر مین انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا آخر آیت تک آپ باہر تشریف لائے اور مسجد مین داخل ہوئے اور لوگ آ گئے نماز پڑھنے لگے کوئی شخص رکوع کرتا تھا اور کوئی سجدہ کرتا تھا اور کوئی کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا پس ناگاہ ایک سائل آیا پس رسول خدا نے پوچھا کہ ای سائل کیا تجھکو کسی شخص نے کوئی چیز دی ہے اوسنے کہا کہ مجھکو کسی نے کچھ نہین دیا البتہ اس رکوع کرنیوالے نے کہ جو علی بن ابیطالب ہے اپنی انگوٹھی مجھکو دی ہے * اور روایت کی ہی ابن ابی حاتم نے اور ابو الشیخ نے اور ابن عساکر نے سلمہ بن کہیل سے کہ اونھون نے کہا کہ صدقہ دیا علی نے ساتھ اپنی انگوٹھی کے حالت رکوع مین پس نازل ہوئی آیت انما ولیکم اللہ الایہ * اور روایت کی ہے ابن جریر نے مجاہد سے قول اللہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ الایہ مین کہ نازل ہوئی یہ آیت شان مین علی بن ابیطالب کے کہ آپنے حالت رکوع مین صدقہ دیا * اور روایت کی ہے ابن جریر نے سدی سے اور عتبہ بن حکیم سے مثل اسی روایت کے و نیز تفسیر کبیر جزء ثالث مطبوع مطبع جمالیہ مصر سنہ ۱۳۲۸ ہجری کے ص ۴۳۱ مین لکھا ہے روے عن عطاء عن ابن عباس انہا نزلت فی علی بن ابیطالب روی ان عبد اللہ بن سلام قال لما نزلت ہذہ الایۃ قلت یا رسول اللہ انا رایت علیا تصدق بخاتمہ علی محتاج وہو راکع فنحن نتولاہ وروی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سئلت فی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فما اعطانی احد شیئا وعلی علیہ السلام کان راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان فیہا خاتم فاقبل السائل حتی اخذ

الخاتم بمرأى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اللهم ان اخي موسى سالك
فقال رب اشرح لي صدري الى قوله واشركه في امري فانزلت قرآناً ناطقاً
سنشد عضدك باخيك ونجعل لكما سلطانا اللهم وانا محمد نبيك وصفيك
فاشرح لي صدري ويسر لي امري واجعل لي وزيراً من اهلي علياً اشدد به
ظهري قال ابوذر رض فوالله ما اتم رسول الله هذه الكلمة حتى نزل جبرئيل فقال
يا محمد اقرأ انما وليكم الله ورسوله الى اخرها ترجمہ روایت کی ہی عطا نے
عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق نازل ہوئی آیت شان مین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی روایت کی گئی
ہی اس طرح پر کہ عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو مین نے کہا کہ یا رسول خدا
مین نے دیکھا ہے علی کو کہ اونھون نے اپنی انگوٹھی ایک محتاج کو حالت رکوع مین صدقہ دی ہے
پس ہم لوگ اوسی تولا کرتے ہین اور مروی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے ایکدن
رسول خدا کے ساتھ نماز ظہر پڑھی پس ایک سائل نے مسجد مین آکر سوال کیا اور اوسکو کسی نے کچھ نہ دیا پس
سائل نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھایا اور کہا کہ بار خدایا تو گواہ رہ کہ مین نے مسجد رسول مین سوال کیا
اور مجھکو کسی نے کچھ نہ دیا اور علی علیہ السلام رکوع مین تھے پس آپ نے اوس سائل کی طرف اپنی داہنی چھنگلیا سے
اشارہ کیا اور اوسمین ایک انگوٹھی تھی پس سائل آگے آیا اور وہ انگوٹھی لے لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
یعنی آپ دیکھ رہے تھے پس آپ نے فرمایا کہ بار خدایا تحقیق میرے بھائی موسی نے مجھسے سوال کیا اور کہا کہ
ای رب میرے کشادہ کر تو میرے لیے میرے سینے کو (بیچ کے الفاظ آیت کے فخر رازی صاحب نے نہین لکھے
اور یہ کہا کہ الی قولہ واشرکہ فی امری) اور شریک کر تو ہارون کو میرے کام مین پس نازل کیا تو نے قرآن ناطق
کہ عنقریب مستحکم کرینگے ہم تیرے بازو کو ساتھ تیرے بھائی کے اور گردانینگے ہم واسطے تم دونون کے غلبہ بار خدایا
اور مین محمد تیرا نبی ہون اور تیرا برگزیدہ ہون پس کشادہ کر تو واسطے میرے میرے سینے کو اور آسان کر تو
میرے لیے میرے کام کو اور گردان تو میرے واسطے ایک وزیر میرے اہل مین سے کہ وہ علی ہی مستحکم کر
تو ساتھ اوسکے میری پشت کو کہا ابوذر نے قسم ہے اللہ کی نہین تمام کیا رسول خدا نے اس کلمہ کو یہان تک کہ

نازل ہوئے جبرئیل اور کہا کہ ای محمد پڑھ تو انما ولیکم اللہ ورسولہ آخر آیت تک انتہی چونکہ سنیوں کے امام فخر رازی صاحب نے اس روایت کی عبارت مین کہ جو ابوذر رضی اللہ عنہ سے لکھی ہے کمی کی ہے لہذا مین اس روایت کو کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل رسول تالیف شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ قرشی شافعی مطبوع مطبع جعفری واقع لکھنؤ محلہ نخاس جدید کے ص ۱۰۵ و ۱۰۶ اسے نقل کرتا ہون

رواہ الامام ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی فی تفسیرہ یرفعہ فی سندہ قال بینا عبد اللہ بن عباس جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ الا قال الرجل قال رسول اللہ فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت قال فکشف العمامۃ عن وجھہ وقال یا ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی انا جندب بن جنادۃ البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی بھاتین والا فصمتا ورایتہ بھاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد رسول اللہ فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان متختما فیھا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بمرای من النبی وھو یصلی فلما فرغ النبی من صلوتہ رفع راسہ الی السماء وقال اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بآیاتنا اللھم وانا محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری

ویسّرلی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ظھری قال ابوذر فما
استتم رسول اللہ کلامہ حتی نزل علیہ جبرئیل من عند اللہ فقال یا
محمدؐ اقراء فقال وما اقراء فانزل اللہ علیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم
راکعون ۝ ترجمہ روایت کی ہے اوسنے نزول آیہ انما ولیکم اللہ کی امام ابو اسحاق احمد
بن ثعلبی نے اپنی تفسیر مین رفع کیا ہو اوسنے اپنی سند مین کہا ہے کہ اسی اثنا مین کہ عبد اللہ بن عباس زمزم کے کنارے
بیٹھے ہوے کہہ رہے تھے کہ قال رسول اللہ یعنی حدیث بیان کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص آیا کہ عمامہ پہنے
ہوے تھا پس جب ابن عباس قال رسول اللہ کہتے تھے وہ شخص بھی قال رسول اللہ کہتا تھا پس ابن عباس نے
کہا کہ خدا کے لیے مجھے بتلادے کہ تو کون ہے راوی کہتا ہے کہ پس کھول دیا اوس شخص نے عمامے کو اپنے منہہ سے
اور کہا کہ ای گروہ مردم جو شخص مجھکو پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہی ہے مین جندب بن جنادہ بدری ابو ذر غفاری ہون
مین نے سنا ہی نبیؐ سے ساتھ ان دونون کانون کے اور اگر نہ سنا ہو تو بہرے ہوجاوین اور دیکھا ہے
اون حضرت کو ساتھ ان دونون آنکھون کے اور اگر نہ دیکھا ہو تو پھوٹ جاوین فرماتے تھے وہ حضرت علیؑ ہے
کہ وہ جنت کیطرف کھینچنے والا ہے نیکون کا اور قتل کرنے والا ہے کافرون کا نصرت دیا جاویگا وہ شخص کہ اوسکی
نصرت کرے اور نہ مدد کیا جاویگا وہ شخص کہ اوسکی مدد نہ کرے آگاہ ہو کہ مین نے نماز پڑھی ساتھ رسول خدا کے
ایکدن ظہر کی پس سوال کیا ایک سائل نے مسجد مین پس کسی شخص نے اوسکو کچھ نہ دیا پس بلند کیا سائل نے اپنا
ہاتھ آسمان کی طرف اور کہا کہ بار خدایا گواہ رہ کہ مین نے سوال کیا مسجد رسول اللہ مین اور مجھکو کسی نے کچھ
نہ دیا اور علیؑ نماز مین تھے حالت رکوع مین پس اشارہ کیا آپنے اوسکی طرف اپنی دہنی چھنگلیا سے کہ اوسمین انگوٹھی
پہنے ہوے تھے پس آگے بڑھا سائل اور لیلی اوسنے انگوٹھی آپکی چھنگلیا سے اور یہ بات نبیؐ کے سامنے ہوئی
جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے پس جسوقت کہ فارغ ہوے نبیؐ اپنی نماز سے تو آپنے اپنے سر مبارک کو آسمان
کیطرف اوٹھایا اور کہا کہ بار خدایا تحقیق میرے بھائی موسیٰ نے تجھسے سوال کیا اور کہا کہ ای رب میرے کشادہ
کر تو میرے لیے میرے سینے کو اور آسان کر تو میرے لیے میرے کام کو اور کھول دے تو گرہ کو میری زبان سے

کہ لوگ میری بات سمجھین اور مقرر کر تو میرے واسطے ایک وزیر میرے اہل مین سے کہ وہ ہارون میرا بھائی ہے مستحکم کر تو ساتھ اوسکے میری پشت کو اور شریک کر تو اوسکو میرے کام مین پس نازل کیا تو نے اوسپر قرآن ناطق کہ عنقریب مستحکم کرینگے ہم تیرے بازو کو ساتھ تیرے بھائی کے اور کر دینگے ہم واسطے تم دونو نکے غلبہ پس نہ پہونچیگا فرعون اور اوسکا لشکر طرف تم دونو نکے بہ سبب میرے معجز و نکے (یعنی وہ لوگ تم دونون کو کچھ ضرر پہونچا سکینگے) بار خدایا مین بھی محمد تیرا نبی ہون اور تیرا برگزیدہ ہون بار خدایا پس کشادہ کر تو میرے لیے میرے سینے کو اور آسان کر میرے لیے میرے کام کو اور مقرر کر تو میرے لیے ایک وزیر میرے اہل مین سے علی کو مستحکم کر تو ساتھ اوسکے میری پشت کو کہا ابوذر نے کہ بس نہین تمام کیا رسول خدا نے اپنے کلام کو یہانتک کہ نازل ہوئی اون پر حضرت جبرئیل اللہ کیطرف سے اور کہا کہ اے محمدؐ پڑھ تو پس آپ نے کہا کہ کیا پڑھون پس نازل کیا اللہ نے اوسپر انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ انتہی اب اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ سنی جو دوستی دوستی پکارا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس آیت مین ولی کے معنی دوست کے ہین تو جناب رسول خدا نے تو یہ دعا فرمائی تھی کہ بار خدایا علی کو میرا وزیر مقرر کر پس کیا وزیر کے معنی بھی دوست کے ہین یا وزیر نایب ہوتا ہے بادشاہ کا پس ثابت ہو گیا کہ جناب امیر بموجب اس آیہ کریمہ کے جناب رسول خدا کے نائب مقرر ہوئے ورنہ کون عاقل منصف و دیندار اس بات کو تسلیم کریگا کہ جناب رسول خدا نے تو حضرت علیؑ کی وزارت کی استدعا کی اور حق سبحانہ وتعالی کے یہانسے یہ جواب آیا کہ علی فقط سب کا دوست ہے کسی کا دشمن نہین پس ثابت ہو گیا امر اول یعنی اس بات کے ثبوت مین کہ یہ آیت شان جناب امیر مین نازل ہوئی ہے امر دوم بھی یعنی نازل ہونا اس آیت کا دلالت کرتا ہے امامت وخلافت علی بن ابیطالب پر اس سبب سے کہ گو لفظ ولی مشترک ہے اور کئی معنون پر دلالت کرتی ہے مثل یاور ودوست وصاحب اختیار و اولی بالتصرف کی لیکن بقرینہ دعای جناب رسولخدا ثابت ہو گیا کہ اس آیت مین ولی سے دونون اخیر معنی مراد ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بعد نبی سوا امام کے اور کوئی امور امت مین صاحب اختیار و اولی بالتصرف نہین ہو سکتا اور سنی اپنے دعوی مین بھی صادق نہین ہین کیا دوستی علی بن ابیطالب کے یہی معنی ہین کہ انکے دشمن وقاتل ابن ملجم ملعون کی جو شخص کہ اسقدر مدح کرے کہ اوسکے اعمال کو تمام خلق سے افضل سمجھے اوسکو ثقہ اور صادق قرار دین اور اوسکی روایتون کو اپنی صحاح مین لکھین

اور صادق آل محمد کو کہ جو فرزند دلبند علیؑ و رسولؐ و لخت جگر بتولؑ تھے اونکے کلام کو غیر معتبر قرار دین اور
اونکی کسی روایت کو اپنی صحیح مین درج نفرماتین جیسا کہ ہم شعلۂ چہارم کے آخر مین بیان کرچکے ہین
تفسیر نیشاپوری مین بھی یہ روایت حضرت ابوذر کی منقول ہے مگر چونکہ اس مفسر نے فخر رازی کی نقل کی ہے
اور مین اونکی عبارت تفسیر کبیر سے لکھ چکا ہون لہذا مین نے اس تفسیر نیشاپوری کی عبارت عبث و بیکار سمجھکے نقل
نہین کی ونیز تفسیر فتح البیان جزء ثالث مطبوعہ مطبع بولاق مصر سنہ ۱۳۰۱ ہجری
کی ص ۴۰ مین بعد آیہ انما ولیکم اللہ الایہ کے لکھا ہے عن ابن عباس قال تصدق علی بخاتمہ
وھو راکع فانزل اللہ فیہ ھذہ الایۃ وعن علی نحوہ اخرجہ ابو الشیخ
وابن عساکر ترجمہ ابن عباس سے منقول ہے کہ صدقہ دیا علیؑ نے ساتھ انگوٹھی کے حالت
رکوع مین پس نازل کی اللہ نے اونکی شان مین یہ آیت اور منقول ہے علیؑ سے بھی مثل اوسکے روایت کی ہے
اسکی ابو الشیخ اور ابن عساکر نے ونیز تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی کی ص ۲۹۰ مین
بعد اس آیہ کریمہ کے لکھا ہے کہ اراد بہ علی بن ابیطالب مر بہ سائل وھو راکع فی
المسجد فاعطاہ خاتمہ ترجمہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اسکے علی بن ابیطالب کا کہ آیا آپکے پاس
ایک سائل درانحالیکہ آپ رکوع مین تھے مسجد مین پس عطا کی آپنے اوس سائل کو اپنی انگوٹھی ونیز تفسیر
بیضاوی مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۲۳۱ مین لکھا ہے انہا نزلت فی علی رضی اللہ
تعالی عنہ حین سالہ سائل وھو راکع فی صلوتہ فطرح لہ خاتمہ ترجمہ
تحقیق یہی آیت نازل ہوئی ہے شان مین علیؑ کی جسوقت کہ سوال کیا اونسے ایک سائل نے درانحالیکہ
وہ رکوع کررہے تھے اپنی نماز مین پس پھینکدی آپنے اوس سائل کے لیے اپنی انگوٹھی ونیز تفسیر
کشاف جزء اول مطبوعہ مطبع محمد افندی کے ص ۳۴۲ مین یہ عبارت ہے انہا
نزلت فی علی کرم اللہ وجہہ حین سالہ سائل وھو راکع فی صلوتہ
فطرح لہ خاتمہ کانہ کان مرجا فی خنصرہ فلم یتکلف بخلعہ
کثیر عمل تفسد بمثلہ صلوتہ (فان قلت) کیف صح ان یکون لعلی رضی

اللّٰہ عنہ واللفظ لفظ جماعۃ (قلت) جیئ بہ علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فی مثل فعلہ فینالوا مثل ثوابہ ولینبہ علی ان سجیۃ المؤمنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر والاحسان وتفقد الفقراء حتیٰ ان لزمھم امر لا یقبل التاخیر وھم فی الصلوٰۃ لم یؤخروہ الی الفراغ منھا

ترجمہ اور تحقیق وہی آیت نازل ہوئی شان مین علی کرم اللّٰہ وجہہ کی جسوقت کہ سوال کیا اونسے ایک سائل نے درانحالیکہ وہ اپنی نماز کے رکوع مین تھے پس پھینکدی اونھون نے واسطے اوس سائل کے اپنی انگوٹھی گویا کہ وہ ڈھیلی تھی اونکی چھنگلیا مین کہ اوسکے اوتارنے مین ایسے عمل کثیر کی تکلیف نہین کرنا پڑی کہ اوسکی سبب سے نماز فاسد ہو جاتی (پس اگر اعتراض کریگا تو) کہ کیونکر صحیح ہوگی یہ بات کہ یہ آیت علی کے لیے ہو حالانکہ اس مین لفظ جمع ہے یعنی صیغہ جمع کا اطلاق واحد پر کیونکر ہو سکتا ہی (تو مین جواب دونگا کہ اگرچہ یہ آیت ایک ہی شخص کے سبب سے نازل ہوئی ہے مگر لفظ جمع اسواسطے لائی گئی ہے کہ لوگ رغبت کرین مثل اونکے فعل کے تاکہ مثل اونکے ثواب پائین و نیز واسطے تنبیہ کرا دینے اس بات کی کہ خصلت مومنونکی واجب ہے کہ اسدرجہ پر ہونگی اور احسان کی حرص سے اور محتاجونکی جستجو سے یہانتک کہ اگر لاحق ہو اونکو کوئی ایسا امر کہ وہ قابل تاخیر کے نہو اور وہ حالت نماز مین ہون تو فارغ ہونے تک اوسمین تاخیر نکرین یعنی اثنا نماز ہی مین مثل علی کے انفاق کرین انتہیٰ علامہ زمخشری صاحب کشاف نے موافق اپنے فہم کے بعض معاندین کی اعتراض کا یہ جواب دیا ہے ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ۞ لیکن ہم اسکے دو جواب لکھتے ہین کہ ایک موجب بصیرت مومنین اور دوسرا باعث ہدایت مخالفین ہے بیان جواب اول کا یہ ہے کہ چونکہ کلام الٰہی جامع ہوتا ہے کہ علماے ربانی ہر ہر آیت قرآن سے انواع و اقسام کے علوم و معارف کا اخذ و استنباط کرتے ہین لہٰذا اس آیہ کریمہ مین لفظ جمع اسواسطے ارشاد فرمایا ہے کہ سب ائمہ معصومین علیہم السلام اس آیت کی تحت مین داخل ہون اور ہمارے یہانکی روایات صحیحہ سے ثابت ہی کہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام مین سے ہر امام معصوم نے تاسی جناب امیر المومنینؑ حالت رکوع مین صدقہ دیا ہے پس یہ اعتراض بنا بر ہمارے مذہب کے کسی طرح وارد ہی نہین ہو سکتا کہ ہم اس آیت مین اپنے ائمہ اثنا عشر کو داخل

سمجھتے ہین اگر کوئی سنی صاحب کہین کہ نزول آیت کے وقت بارہ امام کہان موجود تھے کہ جوا سمین داخل
ہونگے تو ہم کہینگے کہ اول تو اس آیت مین والذین امنوا سے آخر تک کوئی صیغہ حاضر کا نہین ہے دوم یہ
کہ ہم تھوڑی دیر مین تمکو اسکا جواب شافی دیتے ہین ذرا ٹھہرجاؤ فاصبروا ولا تعجبوا بیان جواب دوم یہ
کہ جس شخص نے تتبع کلام عرب کیا ہے وہ اس بات کو خوب جانتا ہے کہ اون کی زبان مین لفظ
جمع کا اطلاق واحد پر تعظیم و تکریم یا اور کسی سبب سے شائع ہے اور کچھ زبان عرب پر موقوف نہین ہے
فارسی اور اردو مین بھی ایسا ہی ہے اور قرآن مین بہت جگہ لفظ جمع کا اطلاق واحد پر موجود ہے کچھ اس آیت کی
تخصیص نہین ہے لیکن بخوف طوالت مین یہان فقط ایک آیت پر اکتفا کرتا ہون سورۂ مومنون مین ہے
وجعلنا ابن مریم وامه اية واويناهما الى ربوة ذات قرار ومعين ○ يا ايها
الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا انى بما تعملون عليم ○
ترجمہ اور کر دیا ہمنے ابن مریم (یعنی عیسی) اور اوسکی ماں کو معجزہ اور جگہ دی ہمنے اون دونون کو طرف
ایسی زمین بلند کی کہ جہان ٹھہرنے کی جگہ اور چشمہ صاف تھا کہا ہمنے کہ اے رسولو کھاؤ تم پاکیزہ چیزون کو
اور عمل کرو تم نیک تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم عالم ہون انتہی اب اس آیہ کریمہ مین مفسرین سنیہ کا
اضطراب اور اس عبد ذلیل کا مواخذہ اون لوگون سے بلا سبب نہیون ہے قابل دید ہے والحق یعلو ولا یعلی قاضی
صاحب تفسیر بیضاوی مین فرماتے ہین مطبوع مطبع نولکشور جلد ثانی ص ۵۹ يا ايها الرسل كلوا من
الطيبات نداء وخطاب لجميع الانبياء لا على انهم خوطبوا بذلك دفعة لانهم ارسلوا
فى ازمنة مختلفة بل على ان معناه ان كلا منهم خوطب به فى زمانه فيدخل تحته
عيسى دخولا اوليا ترجمہ یعنی آیت مین ندا اور خطاب ہے واسطے کل انبیا علیہم السلام کے نہ
بایں سبب کہ خطاب کیے گئے ہون وہ لوگ ساتھ اسکے ایک مرتبہ اس سبب سے کہ وہ لوگ بھیجے گئے ہین ازمنہ مختلفہ
مین بلکہ بنا بر ان معنون کی کہ تحقیق ہر رسول اونمین سے مخاطب ہے ساتھ اوسکے اپنی زمانے مین پس داخل ہوئے
اس آیت کی تحت مین عیسی بھی پہلا داخل ہونا کرکے انتہی پس دفع ہو گیا وہ اعتراض کہ جو ہمارے جواب
اول پر وارد ہوتا تھا اس سبب سے کہ ہم بھی یہی کہتے ہین کہ اس آیہ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ مین ہمارے سب

ائمہ معصومین ایک زمانہ مین مراد نہین ہین اس سبب سے کہ وہ لوگ ازمنہ مختلفہ مین منصوب ہوے ہین بلکہ بنا بر
ان معنون کے مراد ہین کہ ہر امام اپنے زمانے مین اس صفت کے ساتھ موصوف ہے کہ جو اس آیت مین ہے پس داخل ہین اس آیت کے
تحت مین جناب امیر المومنین پہلا داخل ہونا کرکے اور ظاہر ہے کہ جیسی ولیت جناب امیر کی بہ نسبت ائمہ معصومین
ثابت ہے ویسی ہی اولیت حضرت عیسیٰ کی بہ نسبت انبیا علیہم السلام نہین ثابت ہو سکتی کہ جناب امیر پہلے امام اور سب
اماموں کے والد ہین اور حضرت عیسیٰ اکثر انبیا سے موخر و نیز یہی قاضی صاحب اسی تفسیر مذکور کے ص ۴۶ مین اسی
آیت کے خطاب کے باب مین فرماتے ہین وقیل النداء لہ ولفظ الجمع للتعظیم یعنی اور کہا گیا ہے کہ خطاب
اس آیت مین واسطے انھین حضرت عیسیٰ کے ہے اور لفظ جمع واسطے تعظیم کے ہے انتہی پس ثابت ہو گیا
اس تقریر سے کہ ہمارا دوسرا جواب کہ جو سنیون کی ہدایت کے لیے تھا بلاشبہہ و شک صحیح ہے اور تفسیر
معالم التنزیل مطبوع مطبع بمبئی جلد دوم کے ص ۱۲۹ مین یا ایہا الرسول کی تفسیر مین یہ عبارت
لکھی ہے قال الحسن ومجاہد وقتادۃ والسدی والکلبی وجماعۃ اراد بہ محمدا
وحدہ علی مذہب العرب فی مخاطبۃ الواحد بلفظ الجماعۃ وقال
بعضہم اراد بہ عیسیٰ وقیل اراد بہ جمیع الرسل علیہم السلام ترجمہ کہا ہے حسن اور
مجاہد اور قتادہ اور سدی اور کلبی اور ایک جماعت نے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ ایسی ندا کے فقط محمد کا
اوپر مذہب عرب کے خطاب کرنے مین واحد کے ساتھ لفظ جمع کے اور کہا ہے بعض نے انھین مفسرین مین سے
کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اوسی ندا کے عیسیٰ کا اور کہا گیا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ
اوسی ندا کے سب رسولون کا انتہی لیجیے اس عبارت سے تو تین احتمال پیدا ہوے اور پہلے احتمال کو تو نہایت
قوت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ عرب کا مذہب یہی ہے کہ وہ لوگ واحد سے ساتھ لفظ جمع کے خطاب کرتے ہین
پس ظاہر ہے کہ ہمارے دوسرے جواب کی اس سے کیسی تصحیح کامل ہو گئی کہ زبان عرب مین واحد پر لفظ جمع کا
اطلاق کرنا شائع ہے اور دوسرا احتمال بھی اوسی کا معین ہے اور تیسرے احتمال سے ہمارے پہلے جواب پر جو
اعتراض ہوتا تھا وہ کیسا مندفع و مرتفع ہو گیا اور تفسیر نیشاپوری مین بھی یہی تینون احتمال لکھے ہین لیکن
چونکہ عبارت مین طول بہت تھا لہذا مین نے کل نقل نہین کی فقط اسقدر لکھتا ہون کہ پہلا احتمال یہان مفسر نے

یہ لکھا ہی کہ احدھا الاعلام بان کل رسول فی زمانہ نودی بذلک ترجمہ ایک ان تینوں وجہوں مین سے آگاہ کرنا ہی ساتھ اس بات کے کہ ہر رسول نبی زمانے مین ندا کیا گیا ہی ساتھ اس آیت کے انتہی اور دوسرے احتمال مین یہ لکھا ہی وثانیہا وہو قول محمد بن جریر ان المراد عیسی بن مریم وقد خاطب الواحد خطاب الجمع لشرفہ وکقولہ الذین قال لہم الناس المراد نعیم بن مسعود ترجمہ دوسری وجہ اور وہ قول ہی محمد بن جریر کا یہ ہے کہ تحقیق مراد ساتھ اوسی آیت کی عیسی بن مریم ہین اور تحقیق خطاب کیا ہی اللہ نے واحد کو خطاب جمع کا ہی بہ سبب اونکے شرف کے اور مانند قول اللہ تعالی الذین قال لہم الناس کے مراد نعیم بن مسعود ہی یعنی اس آیت مین نعیم بن مسعود پر صیغہ جمع کا اطلاق ہوا ہی انتہی اور تیسرے احتمال مین یہ لکھا ہی وثالثہا وہو الاظہر عندی ان المراد نبینا ترجمہ اور تیسری وجہ کہ وہی اظہر ہے نزدیک میرے یہ ہی کہ تحقیق مراد نبی ہمارے ہین انتہی اور ایسے اس قول پر مفسر اس آیت کو شاہد لایا ہے یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء یعنی جناب رسول خدا کو لفظ طلقتم کہ جو جمع مذکر حاضر ہے خطاب ہوا ہی اس تفسیر نیشاپوری کی عبارت سے بھی ثابت ہو گیا کہ پہلے احتمال سے ہماری پہلے جواب پر جو اعتراض وارد ہوتا تھا وہ بالکلیہ مندفع ہی اور دوسرے اور تیسرے احتمال سے ہمارے دوسرے جواب کا صحیح ہونا ثابت ہی کہ واحد پر لفظ جمع کا اطلاق ہوتا ہی اور اسی مفسر نے دو آیتین اور بھی اسکی شہادت مین لکھی ہین مجھکو نہایت تعجب ہوتا ہی کہ زمخشری سے علامہ نے کیون فقط ایک جواب ضعیف پر اکتفا کی اور یہ کیون نہ کہا کہ کلام عرب مین واحد پر جمع کا اطلاق شایع ہے واضح ہو کہ جسقدر کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے ہم نے یہان ثابت کر دیا کہ آیت انما ولیکم اللہ شان جناب امیر مین نازل ہوئی ہے کچھ انھین پر موقوف نہین ہے بلکہ اور بہت سی اونکی کتابون سے یہ امر ثابت ہی لیکن مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر اکتفا کی اور یہ بھی کچھ کم نہین اب اگر اسپر بھی حضرات سنیہ کو یقین نہ آوے تو یہ مرض نفسانی لاعلاج ہے فزادہم اللہ مرضا اب ہادوسرا امر یعنی اس آیت سے وجوہ استدلال اون حضرت کی خلافت وامامت پر پس ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ واقف صاحب نی مجمع الاوصاف کے ص الکے حاشیہ پر جو اس آیت سے تعرض کیا ہے اوسکو یہان نقل کرکے اوسکا جواب لکھدین تاکہ ہماری تقریر پریشان نہ ہو اور وہ قول اونکا یہ ہی علاوہ اسکے شبہہ خلافت مولا علی پر آیت انما

ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا سے بھی استدلال کرتے ہین جو پارہ ششم سورہ مائدہ مین ہے اور باتفاق
فریقین جناب علی کی شان مین نازل ہوئی ہے جو انکی امامت پر مصرح ہے لیکن مین کہتا ہون کہ شیعہ کی
مشہور کتاب تحفہ احمدیہ مطبوعہ مطبع بستان مرتضوی کی جلد ا صفحہ ۳۵ سطر مین لکھا ہے کہ ولی لغت مین چند
معنی پر مستعمل ہے یاور و دوست اور صاحب اختیار اور ولی تصرف انتہی جب یہ حالت ہے تو بس مخصوص
کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ سے بغیر دلیل و قرینہ کے غیر معتبر ہے کما مر فی المتن ۱۲ احمد الدین عفی عنہ وعن
والدیہ اقول عجب لطیفہ ہے کہ واعظ صاحب نے جس عبارت تحفہ احمدیہ کا حوالہ دیا ہے اوسی مین وانکے
قول کا جواب موجود ہے مگر اونھون نے بسبب اپنی حماقت مستمرہ کی خیانت کر کے فقط ایک فقرہ اوسکا
نقل کر دیا ہے اور وہ پوری عبارت بقدر حاجت یہ ہے اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونے کی امامت
امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہے کہ لفظ ولی لغت مین چند معنی پر مستعمل ہے یاور اور دوست اور صاحب
اختیار اور ولی تصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے سے قریب ہین اور دو معنی اول کے
پر ظاہر ہے کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین اسواسطے کہ یاور اور دوست مومنون کی مخصوص خدا ورسول اور
بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہون نہین ہین بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے
کے ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض انتہی یہ
عبد ضعیف کہتا ہے کہ اس تقریر سے ثابت ہو گیا کہ دونون پہلے معنی اس آیت مین مراد نہین ہو سکتی پس دوسرے
دونون معنی معین ہو گئی اس سے زیادہ دلیل و قرینہ اور کیا ہوگا اور امت مین صاحب اختیار اور ولی
تصرف ہونا مخصوص ہے نبی کے ساتھ اور اوسکی بعد امام کے ساتھ بس ثابت ہو گئی امامت علی بن ابیطالب
آیہ انما ولیکم اللہ سے اب بعد اس عبارت تحفہ احمدیہ کی ملاحظہ کرنے کی واعظ صاحب کی خیانت نقل ایسی
حماقت کے ساتھ اہل انصاف پر واضح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سنی چونکہ اپنے مذہب کے ثابت کرنے سے
من جمیع الوجوہ عاجز ہین لہذا بسبب عجز و بیچارگی کے اس طرح کے حرکات سخیفہ اون سے سرزد ہوتی ہین
لان الغریق یتشبث بکل حشیش چنانچہ واعظ صاحب دلیل اور قرینہ بہت طلب کیا کرتے ہین اور صاحب

له اور مومن مرد اور مومن عورتین بعض انکی دوست ہین بعض کی ۱۲ منہ مدظلہ

تحفہ احمدیہ نے برعایت اختصار فقط ایک ہی دلیل لکھی ہے اس سبب سے کہ وہ کتاب مناظرہ کی نہین ہے بلکہ
موضوع اوسکا اور ہی کچھ ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مین بیان چند ادلہ قطعیہ واضحہ بیان کرون کہ اوس سے
کالشمس فی نصف النہار ثابت ہوجاوے کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین لفظ ولی ہی سوا امام کے اور کوئی معنی مراد نہین
ہوسکتی دلیل اول یہی جو عبارت تفسیر کبیر اور مطالب السؤل سے نقل کی ہے اوسمین صاف لکھا ہوا ہے کہ جناب
رسول خدا نے یہ دعا فرمائی تھی کہ بار خدایا علی کو میرا وزیر مقرر کر اور آپ کی اس استدعا پر یہ آیت نازل
ہوئی پس ثابت ہوگیا کہ بموجب اس آیہ کریمہ کے جناب امیر جناب رسول خدا کے وزیر مقرر ہوئے اور وزارت
رسول وخلافت وامامت ایک ہی چیز ہے پس ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین ولی کے معنی دوست فقط
اور یاور کے نہین ہوسکتے اور معین ہوگیا کہ ایسے معنی مراد ہین کہ جو امامت وخلافت پر دلالت کرین یعنی صاحب
اختیار اور اولی بالتصرف اور ظاہر ہے کہ بعد نبی سوا امام کے اور کوئی امور امت مین صاحب اختیار اور اولی
بالتصرف نہین ہوسکتا اور اس دلیل کو ہم بعد نقل عبارت تفسیر کبیر ومطالب السؤل بتفصیل بیان کر چکے
ہین دلیل دوم لفظ انما جو اس آیت مین ہے وہ باتفاق اہل عربیت کلمہ حصر ہے پس خواہ مخواہ اس
آیت مین ولی کے وہ معنی مراد ہونگے کہ جو منحصر ہون اللہ اور اوسکے رسول اور علی ابن ابیطالب مین اور یہ معنی
سوا صاحب اختیار اور اولی بالتصرف کے اور کوئی نہین ہوسکتے پس ثابت ہوگیا کہ یاور اور دوست یہ معنی یہان
مراد نہین ہین اس سبب سے کہ سب مومن آپسمین ایک دوسرے کے یاور و دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ
وتعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یعنی اور مومنین اور مومنات
بعض انکے دوست ہین بعض کے انتہی اور یہ دلیل موافق ہے عبارت تحفہ احمدیہ کے دلیل سوم
یہ ہے کہ سوای علی ابن ابیطالب کے اور کسی کا صدقہ دینا حالت رکوع مین ثابت نہین ہے پس یہ عمل
صالح آپکے لیے مخصوص ہوا لہذا جو آیت کہ اسکی بابت نازل ہوئی ہے وہ بھی آپکے لیے مخصوص ہوگی
اور جب وہ آیت مخصوص ہوئی تو اوسمین جو لفظ ولی ہے اوسکی بھی وہی معنی مراد ہونگے جو ایک شخص کے لیے مخصوص
ہوسکین اور دوست اور یاور ہونا عام ہے ایک مومن کے ساتھ مخصوص نہین ہوسکتا اسلیے کہ سب مومنین آپسمین
ایک دوسرے کے دوست و یاور ہین پس ثابت ہوگیا کہ یہ معنی ولی کے اس آیت مین مراد نہین پس معین ہوگئے

معنی آخر یعنی صاحب اختیار و اولی بالتصرف کہ وہ ایک ہی شخص کے ساتھ بعد خدا و رسول مخصوص ہین اور وہ
امام اور حاکم اور سزاوار امامت کا ہی وہو المطلوب دلیل چہارم ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اس آیت مین
جو لفظ ولیکم ہے اوسمین ضمیر مضاف الیہ سے کل مومنین مراد ہین یا بعض اگر کہین کہ بعض تو بعض دیگر جو مراد ہونگے
اونکا کفر ثابت ہوجائیگا اس سببسے کہ اللہ و رسول جسکا ولی نہو وہ بالیقین کافر ہے اور یہ اجتماع نقیضین ہے
کہ جو محال ہے یعنی یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو مومن ہون وہی کافر بھی ہون اور اگر کہینگے کہ کل مومنین مراد ہین
تو ہم سوال کرینگے کہ والذین امنوا سے آخر آیت تک کل مومنین مراد ہین یا بعض اگر کہینگے کہ کل تو معنی آیت کی مستقیم
نہونگی اس سببسے کہ مضاف او رمضاف الیہ دونون ایک ہوجائینگے یعنی یہ معنی ہوجائینگے کہ بعد خدا و رسول کے
تم خود اپنے دوست ہو اور یہ معنی کسی طرح صحیح نہین ہوسکتی اور اگر کہینگے کہ بعض تو ہم پوچھینگے کہ وہ کون ہین اگر
کسی اور کا نام لینگے تو ہم ثابت کرچکے ہین کہ یہ آیت جناب امیر کے باب مین نازل ہوئی ہے اور واعظ
صاحب نے بھی اوس عبارت مین کہ جو ہمنے ص اسے نقل کی ہے اسکو تسلیم کرلیا ہی اور اگر آپ ہی کا نام لینگے
تو ہم کہینگے کہ فقط آپ ہی سب مومنون کی دوست و یاور تھے یا ہر مومن آپسمین ایک دوسرے کا دوست و یاور تھے
اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو فساد عظیم پیدا ہوگا یعنی ثابت ہوجائیگا کہ فقط علی ؑ بن ابیطالب سب مومنین کے
دوست و یاور تھے اور باقی سب آپسمین ایک دوسرے کی دشمن تھے اور اگر شق اخیر کو اختیار کرینگے یعنی
ہر مومن آپسمین ایک دوسرے کا دوست ہی تو کچھ تخصیص علی ؑ بن ابیطالب کے نرہجائیگی اور ثابت ہوجائیگا
کہ یہ آیت سب مومنون کے باب مین نازل ہوئی ہی اور یہ خلاف ہی اس سببسے کہ ثابت ہوچکا ہے
کہ فقط آپ ہی کی باب مین نازل ہوئی ہے علاوہ اسکے پھر وہی محذور لازم آئیگا کہ مضاف اور مضاف الیہ
دونون ایک ہوجائینگے پس ثابت ہوگیا کہ ولی کے معنی دوست اور یاور یہان مراد نہین ہوسکتی پس معین
ہوگئے معنی آخر یعنی صاحب اختیار و اولی بالتصرف وہو المقصود دلیل پنجم ہم سنیون سے سوال
کرتے ہین کہ تم اللہ تعالی کو فقط اپنا دوست و یاور سمجھتے ہو یا اپنے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف
بھی جانتے ہو اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو بالیقین کافر ہوجائینگے اور اگر شق ثانی کو اختیار کرینگے تو
پھر ہم پوچھینگے کہ اوسکے رسول کی باب مین کیا کہتے ہو اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو یہان بھی کافر

ہوجائینگے اسلیے کہ جو رسول کو اپنے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف نسمجھے وہ بھی بالیقین کافر ہے بدلیل النبیؐ اولی بالمومنین من انفسہم اور اگر شق اخیر کو اختیار کرینگے تو پھر ہم سوال کرینگے کہ تم علی بن ابیطالب کو کہ جو اس آیت مین والذین آمنوا سے آخر تک مراد ہین فقط اپنا دوست سمجھتے ہو یا اپنے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف بھی جانتے ہو اگر شق اول کو اختیار کروگے تو ہم کہینگے کہ آیت مین جسطرح ولی کا اطلاق اللہ تعالی پر ہے اوسی طرح بلا فاصلہ اوسکے رسول پر ہے اور اوسی طرح بلا فاصلہ علی بن ابیطالب پر ہے پس یہ فصل معنی مین تمنے کہان سے نکالا آیت مین تو کوئی فاصل نہین ہے بلکہ سیاق آیت اسپر شاہد ہے کہ جسطرح اللہ تعالی بنابر الوہیت کے سب مومنون کے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف ہے اوسیطرح اوسکا رسول بنابر رسالت کے ہے اور اوسیطرح بعد رسول کے اوسکا نائب جسکی وزارت کے لیے اون حضرت نے استدعا کی تھی بنابر امامت کے ہے اور اگر شق اخیر کو اختیار کروگے تو ہمارا مقصود ثابت ہوجائیگا اور تمکو سوا شق اخیر کے اختیار کرنے کے اور کچھ چارہ نہین فاین تذہبون **دلیل ششم** تفسیر درمنثور جزء ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۴ مین حدیث لکھی ہے

اخرج الطبرانی وابن مردویہ وابو نعیم عن ابی رافع قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو نائم یوحی الیہ فاذا حیۃ فی جانب البیت فکرھت ان اثب علیھا فاوقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و خفت ان یکون یوحی الیہ فاضطجعت بین الحیۃ وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم لئن کان منھا سوء کان فی دونہ فمکث فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون الحمد للہ الذی اتم لعلی نعمہ وھنیئا لعلی بفضل اللہ ایاہ ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے ابو رافع سے کہ اوسنے کہا کہ مین ایکدن رسول خدا کے پاس آیا ایسی حالت مین کہ وہ سو رہے تھے اور وحی اونکے اوپر نازل ہوتی تھی پس ناگاہ مین نے مکان کے کونے مین دیکھا کہ ایک سانپ ہے پس مجھے اس بات سے کراہت معلوم ہوئی کہ مین اوس سانپ کو مارون اور اوسکے سبب سے نبی جاگ اٹھین اور اسکا بھی

مجھکو خوف تھا کہ شاید آپکے اوپر وحی نازل ہوتی ہو لہذا مین سانپ کے اور نبی کے درمیان مین لیٹ رہا کہ اگر وہ کاٹے
تو مجھی کو کاٹے اور آپ تک نہ پہونچ سکے پس تھوڑی دیر کے بعد نبی بیدار ہوئے اور اس آیت کو پڑھتے تھے انما ولیکم اللہ
ورسوله والذین آمنوا الآیہ اور فرماتے تھے کہ جمیع حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے کہ اوسنے علی کے واسطے اپنی نعمتونکو
تمام کیا اور گوارا ہو واسطے علی کے بسبب فضل خدا کی یہ اتمام نعمت خاص کر کے انتہی اب سنی ہی ہمکو بتلائین
کہ جس نعمت کا کہ جناب امیر پر اتمام ہوا اور جناب رسول خدا نے شکر حمد الٰہی بجا لائے اور آپکو تہنیت دی وہ کونسی
نعمت تھی کیا فقط اتنی ہی بات کہ علی سب مومنون کے دوست ہین کسی کے دشمن نہین حاشا و کلا کوئی عاقل تو بعد
اسکو تسلیم نکریگا اور یقین کر لیگا کہ یہ نعمت عظمی و موہبت کبری سوا امامت و خلافت کے اور کوئی دوسری چیز
نہین پس ثابت ہو گیا کہ ولی کی معانی مشترکہ مین سے اس آیت مین یاور اور دوست مراد نہین ہین بلکہ صاحب اختیار
اور اولی بالتصرف مراد ہے کہ جو بعد خدا و رسول کے شان ہے امام و خلیفہ کی **فائدہ جلیلہ** یہ بندہ ضعیف کہتا ہے
کہ ہرچند نعمات الٰہی عام ہین اور کوئی ایسا بندہ نہین ہے کہ جس پر لا تعد و لا تحصی نہون لیکن جسقدر انبیا اور اوصیا
ہین اوسقدر دوسرے پر نہین ہو سکتین اسلیے کہ یہ حضرات اکمل افراد انسان ہین پس نعمات حق سبحانہ و تعالی بھی انکے
اوپر کامل اور تمام ہونگی اور اور بندونکو جو نعمتین عطا ہوئی ہین وہ سب انکے مقابلے مین ناقص و ناتمام اور یہ اکمال و تمام
نعمت دو طرح پر ہے اول خود انبیا اور اوصیا علیہم السلام پر اور دوم اونکے ذریعے سے تمام خلق پر لہذا حق سبحانہ
و تعالی نے اپنے کلام مجید مین جہان کہین اتمام نعمت کا اطلاق فرمایا ہے اوس سے مراد نبوت ہی یا امامت چنانچہ سورہ
یوسف مین ہے وكذلك يجتبيك ربك ويعلمك من تأويل الأحاديث ويتم نعمته
عليك وعلى آل يعقوب كما أتمها على أبويك من قبل إبراهيم وإسحق
إن ربك عليم حكيم ۝ یعنی حضرت یعقوب نے حضرت یوسف سے فرمایا کہ جسطرح تجھکو یہ خواب
دکھلایا ہے اوسی طرح برگزیدہ کریگا تجھکو تیرا پروردگار اور سکھلائیگا تجھکو تاویل باتون کی (یعنی علم تعبیر خواب) اور
تمام کریگا اپنی نعمت کو تجھپر اور اولاد یعقوب پر جس طرح کہ تمام کیا اوسکو تیرے دو جد امجد پر تجھسے پیشتر کہ وہ ابراہیم
و اسحاق ہین تحقیق پروردگار تیرا علیم اور حکیم ہے (یعنی اس بات کو وہی جانتا ہے کہ کون نبوت کی قابل ہے) انتہی
ظاہر ہے کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین اتمام نعمت سے مراد نبوت ہی ہے جو حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب کو عطا ہوئی تھی

اور بعد اوسکے موافق اخبار حضرت یعقوب حضرت یوسف کو عطا ہوئی اور آل یعقوب اسواسطے فرمایا ہی کہ بنی اسرائیل مین
اکثر انبیا علیہم السّلام گذرے ہین پس حضرت ابراہیم وحضرت اسحاق وحضرت یعقوب وحضرت یوسف و دیگر انبیا
بنی اسرائیل پرخود اونکی نبوّت کی سبب سے اتمام نعمت ہوا اور باقی بنی اسرائیل پر اونکے واسطے اور ذریعے سے
پس اس دلیل واضح و بین سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب پر جو اتمام نعمت ہوا اوس سے
مراد امامت وخلافت ہی اس سبب سے کہ نبوت جناب رسول خدا پر ختم ہو چکی تھی اور اسی طرح بروز غدیر خم
رسالت جناب رسول خدا وامامت جناب علی مرتضی کے سبب سے اکمال دین واتمام نعمت ہوا اور اوسکی
تفصیل شان نزول آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم مین بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالی اب سنیون کو لازم ہی کہ یا کلام مجید سے
ثابت کردین کہ اتمام نعمت کا اطلاق سوا نبوت وامامت کے کسی اور چیز پر بھی ہوا ہی ورنہ اس آیت پر
ایمان لائین کہ حق سبحانہ وتعالی نے جو علی بن ابیطالب پر اپنی نعمت کو تمام کیا اوس سے مراد امامت وخلافت ہے
هذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر ومن شکر فانما یشکر لنفسه و
من کفر فان ربی غنی کریم دلیل ہفتم آیت نا بدہ ہے کہ جو آیہ انما ولیکم اللہ سے بلا فاصلہ ہے
ومن یتول اللہ ورسوله والذین امنوا فان حزب اللہ هم الغالبون ○
ترجمہ اور جو شخص دوست رکھے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور مومنون کو پس تحقیق گروہ خدا وہی لوگ غالب ہین
انتہی وجہ استدلال یہ ہی کہ ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اس آیت مین من یتول سے مراد کافر ہین یا مومن اگر
کہینگے کہ کافر تو خود کافر ہوجائینگے اس سبب سے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ حق سبحانہ وتعالی کافرون کو اپنا اور اپنے
رسول کا دوست قرار دے اور اگر کہینگے کہ مومن مراد ہین تو ہم پوچھینگے کہ یہ مومن اور وہ مومن کہ بعد خدا ورسول کے
مذکور ہین ایک ہی ہین یا انمین کچھ فرق ہے اگر کہینگے کہ ایک ہی ہین تو معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جو مومن خدا ورسول
اور خود اپنے نفس کو دوست رکھین وہ گروہ خدا ہین اور غالب یہ معنی کسی طرح صحیح نہین ہوسکتے اس سبب سے
کہ جنکو دوستی کرنیکی ترغیب ہے اور جنسے دوستی کرنیکی ترغیب ہے یہ دونون ایک ہوے جاتے ہین اور اگر کہینگے
کہ فرق ہے تو ہم پوچھینگے کہ وہ فرق بھی بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہ کونسے مومن ہین کہ بعد خدا ورسول کے جنسے دوستی
رکھنے کی اسقدر رغبت وترغیب ہے اگر کسی اور کو بتائینگے تو ہم کہینگے کہ ہم ابھی ثابت کرچکے ہین کہ آیت انما ولیکم اللہ

باب مین نازل ہوئی ہے پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت مین وہ حضرت مراد ہوون اور صیغہ جمع کا جواب پہلے
ہی ہو چکا ہے اور اگر اسکو تسلیم کرینگے کہ جناب امیر مراد ہین تو ہم پوچھینگے کہ آپ مین اور دوسرے مومنون مین کہ
جنکو آپ سے دوستی رکھنی کا حکم ہے کیا فرق ہے اگر اپنی فطرت اصلی کی طرف رجوع کرکے عقل سلیم کو حکم کرینگے
تو خود اونکی نفوس و قلوب اس بات کی گواہی دینے لگینگے کہ سوا رعیت ہونے اور امام ہونیکے اور کوئی فرق نہین ہے
یعنی من یتول سے سب مومنین مراد ہین کہ جو خدا و رسول و امام سے تولا کرین اور اللہ و رسول کے بعد جو والذین
آمنوا ہے اوس سے مراد جناب امیر المومنین ہین کہ جو رسول کے خلیفہ اور سب امت کے امام ہین اور صیغہ جمع یا بنا بر تعظیم ہے
یا اس سبب سے کہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو شامل ہو کما مر شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر یہ کہین کہ اس تقریر سے
تو معلوم ہوا کہ ان حزب اللہ ہم الغلبون سے دوستان علی بن ابیطالب مراد ہین حالانکہ وہ ہمیشہ مغلوب رہے ہین جواب
تو ہم کہینگے کہ حق سبحانہ و تعالی نے حضرت عیسی اور اونکے تابعین کے باب مین آخر سورہ صف مین ارشاد فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی بن مریم للحواریین من انصاری
الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فآمنت طائفۃ من بنی اسرائیل
وکفرت طائفۃ فایدنا الذین آمنوا علی عدوہم فاصبحوا ظاہرین
ترجمہ اے مومنو ہو جاؤ تم نصرت دینے والے اللہ کے جیسا کہ کہا عیسی بن مریم نے حواریون سے کہ کون لوگ ہین
نصرت کرنے والے میری طرف اللہ کی کہا حواریون نے کہ ہم ہین انصار خدا کے پس ایمان لایا ایک گروہ بنی اسرائیل سے
اور کافر ہوا دوسرا گروہ پس مدد کی ہمنے مومنون کی اونکے دشمنون پر پس ہو گئے وہ مومن غالب انتہی تمام
تواریخ سے پیدا ہے کہ حضرت عیسی کے وقت مین فقط بارہ حواری اور چند لوگ اور ایمان لائے تھے اور مخالفین
و معاندین کے ہاتھ سے یہ لوگ ہمیشہ مغلوب و مظلوم رہے یہانتک کہ جب حضرت عیسی کو یہود نے سولی دینے
کے لیے گرفتار کیا تو مومنون سے اسقدر نہو سکا کہ اپنے پیغمبر کو دشمنون کے ہاتھ سے چھڑا سکین اور یہود نے
اپنی دانست مین سولی دے ہی دی مگر حق سبحانہ و تعالی نے ایک دوسرے شخص کو حضرت عیسی سے مشابہ
کر دیا کہ وہ دار پر کھینچا گیا اور حضرت عیسی کو آسمان پر اوٹھا لیا اب ہمکو سنی بتائین کہ اون مومنون کے باب مین
کہ جو حضرت عیسی پر ایمان لائے تھے حق سبحانہ و تعالے نے جو فرمایا کہ فاصبحوا ظاہرین یعنی ہو گئے وہ لوگ

غالب تو اسکے کیا معنی ہین حالانکہ جناب اسد اللہ الغالب جس لڑائی پر کہ تشریف لیگئی ہین اوسمین آپ اور آپکے اصحاب ہمیشہ غالب رہی ہین جناب رسول خدا کی عہد کرامت مہد مین بھی اور بعد آپکے بھی چنانچہ بصرے مین حضرت ام المومنین عایشہ کا شکست کھانا اور طلحہ اور زبیر کا مارا جانا اس سے کون واقف نہین ہے اور صفین مین بھی جتنی لڑائیان ہوئین اونمین بھی آپ اور آپکے تولا کرنے والے غالب ہے اور نہروان مین تو خوارج کا استیصال کلی ہو گیا کہ سوا نو آدمیونکے اونکے لشکر مین سے اور کوئی نہین بچا اور حضرت عیسی کبھی کسی سے لڑے نہ اپنی زندگی مین کسی لشکر کفار پر غالب آئے پس ہمکو معلوم نہین کہ سنی اسکا کیا جواب دینگے سوا اسکے کہ ہمارے کلام حق وصدق کی طرف رجوع کرین کہ جواب ہم بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ واضح ہو کہ اسد اللہ الغالب سے ہر لشکر کا شکست کھانا اور آپکا اوسپر غالب آنا یہ تو آپکے مخصوصات مین سے ہے اور فقط اسیقدر پر اس آیۂ وافی ہدایہ کا مضمون صادق آسکتا ہے کہ جب لوگون نے آپکے تولا کرکے دشمنون پر حملہ کیا تو غالب آئے اور اس آیت مین بھی غلبہ کی شرط یہی ہے کہ جو لوگ خدا اور رسول اور علی بن ابیطالب سے تولا کرین وہی غالب ہین لیکن اون لوگون مین کہ جو حضرت عیسی پر ایمان لائے تھے اور شیعیان علی بن ابیطالب مین مشابہت تامہ ہے اور مین اوسکو بطور اختصار بیان کرتا ہون واضح ہو کہ حضرت عیسی کے سامنے جو لوگ ایمان لائے تھے وہ نہایت ضعف کی حالت مین تھے اور کسی طرح کا غلبہ اونکو نہ تھا بعد آپکے حواریون نے باوجود خوف شدید و تقیہ چھپا چھپا کے لوگون کی دعوت کرنا شروع کی اور رفتہ رفتہ اونکی کوششون سے اوس دین کو ترقی ہوتی گئی اور آخرکو رفتہ رفتہ اسقدر ترقی ہوئی کہ قیصر روم دین حضرت عیسی مین آگیا نصاری یہود پر غالب ہوگئے اور یہ آیہ کریمہ من جمیع الوجوہ صادق ہوا فایدنا الذین امنوا علی عدوھم فاصبحوا ظاھرین ۝ اور ایک زمانہ ایسا آیا چاہتا ہے کہ تمام روے زمین پر کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ جو حضرت عیسی کی نبوت پر ایمان نہ لائے اور اوسوقت مین یہ آیت صادق ہوگی وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ[لہ] ترجمہ اور نہین ہے کوئی شخص اہل کتاب مین سے مگر یہ کہ البتہ ایمان لائیگا ساتھ اوسی عیسی کی قبل اوسکو مرنے کے اور اسی طرح شیعیان علی بن ابیطالب پہلی نہایت ضعیف تھی لیکن ائمہ معصومین علیہم السلام نے کہ جو وارث حضرت

لہ جزو ششم سورۃ النساء ۱۲

انتہی سے ہم عہد وہین خوف شدید وتقیہ کی حالت مین چھپا چھپا کی لوگون کی دین حق کیطرف دعوت کرنا شروع کی اور روز بروز شیعون کی ترقی ہونا شروع ہوئی یہانتک کہ خود حضرت امام جعفر صادقؑ کے وقت مین لاکھون آدمیون نے اس مذہب حق کو اختیار کیا اور بسبب اسکی کہ آپکے وقت مین اس مذہب کا شیاع بہت ہوا یہ مذہب آپکی طرف منسوب ہوا اور جعفری کہلایا اور روز بروز اسکی ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ لاکھون سی کرورونکی نوبت آئی اور سلطان الجائیتو خدابندہ نے مذہب حق اختیار کیا اور بعد اوسکی خاندان صفویہ مین کہ جو سب اولاد شیخ صفی تھے سلطنت قائم ہوگئی اور مدت تک تقیہ برطرف ہوگیا اور حجت اور برہان کی راہ سے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ اپنے مخالفین پر ہمیشہ غالب ور اس آیت کے مصداق ہین ان حزب اللہ ھم الغالبون چنانچہ ظاہر ہے کہ جب شیعہ اور سنیون سے مباحثہ ومناظرہ ہوا ہے تو شیعہ ہی غالب آئے ہین چنانچہ سنیونکی کوئی کتاب مناظرہ مین ایسی نہین ہے کہ شیعون نے جسکا مکرر وسہ کرر جواب نہ لکھا ہو اور شیعونکی صدہا کتابین ایسی ہین کہ صدہا برس سے شائع ہین اور آج تک کسی سنی صاحب کو اونکا جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی اور عنقریب ایسا زمانہ آیا چاہتا ہے کہ تمام روے زمین پر سوا شیعیان علی بن ابیطالب کے اور کوئی نہ ہوگا اور یہ آیت من جمیع الوجوہ صادق آئیگی کہ وھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون [۱] ترجمہ وہ اللہ ایسا ہے کہ بھیجا اوسنے اپنی رسول کو ساتھ ہدایت کی اور دین حق کی تاکہ غالب کردے اوس دین کو سب دینون پر اگرچہ ناخوش ہون مشرکین انتہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ وہ زمانہ کہ جب روے زمین پر کوئی نبوت حضرت عیسیٰ کا منکر نہ ہوگا اور وہ زمانہ کہ سواے شیعیان علی بن ابیطالب کے اور کوئی ہفت اقلیم مین نظر نہ آئیگا یہ دونون زمانے کونسے ہین اہل بصیرت یہ دونون زمانے ایک ہی ہین یعنی یہ وہ زمانہ ہے کہ جب قرۃ العین خاتم النبیین حضرت امام مہدیؑ دین ظہور فرمائینگے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر سے زمین پر تشریف لائینگے اور آپکے پیچھے نماز پڑھینگے اوسوقت تمام اہل زمین مین سے کوئی ایسا نہ باقی رہیگا کہ جو نبوت عیسیٰ کا اقرار نکرتا ہو اس سبب سے کہ یہ امر ضروری دین اسلام ہے اور شیعیان علی بن ابیطالب مین داخل نہوا ہو ہم پر یہ بعید

[۱] جزو بست وہشتم سورۃ الصف ۱۲

ونواه فتدبیا سبحان اللہ کیا مطابقت ہی اس امت کی امم سابقہ کے ساتھ بمصداق کلام مخبر صادق طابق النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ کی اور اس مضمون کی کئی حدیثین ہم کتب معتبرۂ اہل سنت وجماعت سے مبحث ارتداد صحابہ مین لکھ چکے ہین خلاتعید ہا کیون واعظ صاحب آپ کبھی شیعون سے دلیل او ر قرینہ طلب کیجیے گا تنبیہ چونکہ اس آیت سرا پا ہدایت اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ایک ہی مضمون اور مطلب ہے کہ لفظ مولی ولفظ ولی دونون کا ایک ہی مادہ ہی اور ایک ہی معنی ہوسکتے ہین و نیز اس حدیث غدیر مین اکثر طرق سے کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین لفظ ولی بھی موجود ہی لہذا اس آیہ کریمہ کے بیان مین بسبب مناسبت مقام کسیقدر طول ہو گیا شعاع ششم قول جناب رسول خدا کا اس خطبہ مبارکہ مین الا انی منذر وعلی ہادی یعنی آگاہ ہو کہ مین ڈرانے والا ہون اور علی ہدایت کرنے والا ہے انتھی صریح ہی اس باب مین کہ آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد ترجمہ سوا اسکے نہین ہے کہ تو اے محمد ڈرانے والا ہے اور واسطے کل قوم کے ایک ہادی ہے انتھی جناب رسول خدا وعلی مرتضی دونون بھائیون کی شان مین نازل ہوئی ہے اور یہ شان نزول خود اہل سنت وجماعت کی تفاسیر معتبرہ مین لکھی ہوئی ہے ولکنہم لایشعرون چنانچہ تفسیر درمنثور علامہ سیوطی جزو رابع مطبوع مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۱۴ کے ص ۴۵ مین یہ عبارت ہی واخرج ابن جریر وابن مردویہ وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی وابن عساکر وابن النجار قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم ہاد وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واومی بیدہ الی منکب علی رضی اللہ عنہ فقال انت الہادی یا علی بک یہتدی المہتدون من بعدی واخرج ابن مردویہ عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انت منذر ووضع یدہ علی صدر نفسہ ثم وضعہا علی صدر علی ویقول لکل قوم ہاد واخرج ابن مردویہ وایضا فی المختارۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی الآیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر والہادی علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند وابن ابی حاتم والطبرانی فی الاوسط والحاکم

وصححہ وابن مردویہ وابن عساکر عن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ فی قولہ انما انت منذر ولکل قوم ھاد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنذر وانا الھادی وفی لفظ والھادی رجل من بنی ھاشم یعنی نفسہ

ترجمہ اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن جریر نے اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم نے معرفہ مین اور دیلمی نے اور ابن عساکر نے اور ابن نجار نے کہا ہے اوسنے کہ جسوقت نازل ہوئی آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد رکھا رسول خدا نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر اور فرمایا کہ مین منذر ہون یعنی ڈرانے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف شانۂ علی کے اور کہا کہ تو ہادی ہے اے علی ساتھ تیرے ہدایت پائینگے ہدایت پانے والے میرے بعد اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے ابوبرزہ اسلمی سے اوسنے کہا کہ مین نے خود سنا ہے کہ رسول خدا فرماتے تھے کہ انما انت منذر اور ہاتھ اپنا اپنے سینے پر رکھتے تھے بعد اوسکے اپنے ہاتھ کو علی کے سینے پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ لکل قوم ہاد (مطلب اسکا واضح ہے کہ جناب رسول خدا اپنے تئین منذر قرار دیتے تھے اور علی کو ہادی) اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے اور ضیاء نے مختارہ مین عبداللہ ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین منذر ہون اور ہادی علی بن ابیطالب ہین اور نکالا ہے عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن ابی حاتم نے اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے یہ حدیث بھی لکھی ہے اور اوسکی تصحیح بھی کی ہے اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے علی بن ابیطالب سے قول اللہ تعالی انما انت منذر ولکل قوم ہاد مین کہ کہا آپ نے کہ رسول خدا منذر ہین اور مین ہادی ہون اور ایک روایت مین یہ لفظ ہے کہ اور ہادی ایک شخص ہے بنی ہاشم مین سے مراد لیتے تھے علی بن ابیطالب اپنے نفس کو انتہی ونیز تفسیر نیشاپوری جزء ثانی مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری کے ص ۳۴۷ مین اسی آیہ کریمہ کی ذیل تفسیر مین لکھا ہے روی عن ابن عباس ان رسول اللہ وضع یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واومی الی منکب علی فقال وانت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون من بعدی قالہ فی التفسیر الکبیر ترجمہ مروی ہے عبداللہ بن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا کہ مین منذر یعنی ڈرانے والا ہون

اور اشارہ کیا شانۂ علی کیطرف اور فرمایا کہ تو ہادی یعنی ہدایت کرنیوالا ہے اے علی ساتھ تیرے ہدایت پاینگے ہدایت
پانے والے میرے بعد بیان کیا ہے اس حدیث کو فخر رازی نے تفسیر کبیر میں انتہی اس عبارت نیشاپوری سے
معلوم ہوا کہ یہ حدیث تفسیر کبیر میں بھی موجود ہے لہذا اوسکی طرف رجوع کرنیکی ضرورت نہیں ہوئی اب ہم
واعظ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس آیت اور حدیث میں بھی ہادی کے معنی آپ دوست کرینگے کیا اب کوئی سنی
صاحب کو جواب دین کہ اس سے زیادہ صریح ثبوت امامت و خلافت علی ابن ابیطالب کا اور کیا ہوگا کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی تو ہادی ہے اور میرے بعد تیرے سبب لوگ ہدایت پاینگے پس بعد رسول خدا کے
سوا امام و خلیفہ کے اور کون شخص ایسا ہوسکتا ہے کہ جو ہادی قوم ہوا اور اوسکے سبب لوگ ہدایت پائین اور یہ امر تو ایسا ظاہر
کمال ظہور میں ہے کوئی ضرورت دلیل و برہان قائم کرنے کی اسپر نہیں ہے شغل ع ہفتم قول جناب رسول خدا کا
اس خطبہ مبارکہ میں ولا تشهد الله بالجنة فے هل اتى على الانسان الا له ولا
انزلها في سواه ولا مدح بها غيره یعنی اور نہیں گواہی دی ہے اللہ نے ساتھ جنت کے بیچ سورہ ہل اتی
علی الانسان کے مگر واسطے علی کے اور نہیں نازل کیا اللہ نے اس سورہ کو اوسکے سوا اور کسی کی شان میں اور
نہین مدح کی ہے اللہ نے ساتھ اس سورہ کے اوسکے غیر کی انتہی صریح ہے اس امر میں کہ یہ سورہ مبارکہ شان میں
جناب امیر کے نازل ہوا ہے اب ہم سنیون کی تفاسیر معتبرہ سے اسکا ثبوت لکھتے ہیں تفسیر در منثور جلد
سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۹ میں یہ حدیث ہے واخرج ابن مردویه عن
ابن عباس فی قوله ويطعمون الطعام على حبه الآية قال نزلت هذه
الآية في علي بن ابي طالب وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ اور نکالی ہے یہ حدیث ابن مردویہ نے عبداللہ ابن عباس سے تفسیر قول اللہ تعالی ویطعمون الطعام علی حبہ
الآیہ میں کہ کہا اونہین ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیت شان میں علی بن ابیطالب اور فاطمہ دختر رسول خدا کے
و نیز تفسیر معالم التنزیل مطبوع مطبع فتح الکریم واقع بمبئی جلد رابع کے ص ۲۰۴ میں یہ
عبارت ہے روی عن مجاهد وعطاء عن ابن عباس انها نزلت في علي بن
ابي طالب وذلك انه عمل ليهودي بشيء من شعير فقبض الشعير فطحن

ثلثه فجعلوا منه شيئا ليأكلوه فلما تم انضاجه اتى مسكين فسال فاخرجوا
اليه الطعام ثم عمل الثلث الثانی فلما تم انضاجه اتى يتيم فسئل فاطعموه ثم
عمل الثلث الباقی فلما تم انضاجه اتى اسير من المشركين فسال فاطعموه و
طووا يومهم ذلك وهذا قول الحسن وقتادة ترجمہ مروی ہے مجاہد اور عطا سے کہ انہوں نے عبداللہ
بن عباس سے روایت کی ہے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت شان میں علی بن ابی طالب کے اور اسکا سبب یہ ہوا کہ آپ نے
ایک یہودی کا کچھ کام کیا عوض میں جو کی اور اوس سے جو لیے اور اوسکے ثلث کو پیسا اور اوس سے کچھ پکایا تا کہ
کھائیں پس جس وقت کہ پک چکا ایک مسکین نے آکے سوال کیا پس دیدیا وہ کھانا اوسکو دیدیا بعد اوسکے دوسرا
ثلث پکایا اور جب پک چکا تو ایک یتیم نے آکے سوال کیا پس وہ اوسکو کھلا دیا بعد اوسکے جو ثلث کہ باقی رہگیا تھا
اوسکو پکایا پس جب پک چکا تو ایک اسیر کہ جو مشرکین میں سے تھا آکے سوال کیا پس اوسکو وہ کھلا دیا اور وہ لوگ
خود کچھ نہیں کھایا اور یہی قول ہے حسن اور قتادہ کا بھی انتہی و تفسیر بیضاوی مطبوع مطبع نولکشور
جلد ثانی کے ص ۳۰۹ میں عبارت ہے عن ابن عباس ان الحسن والحسين
مرضا فعادهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ناس فقالوا يا ابا الحسن لو
نذرت على ولدك فنذر على وفاطمة وفضة جارية لهما صوم ثلث ان برء
فشفيا وما معهم شیء فاستقرض علی رضی الله من شمعون الخيبری ثلث
اصوع من شعير فطحنت فاطمة صاعا واختبزت خمسة اقراص فوضعوا
بين ايديهم ليفطروا فوقف عليهم مسكين فاثروه وباتوا لم يذوقوا الا الماء
واصبحوا صياما فلما امسوا ووضعوا الطعام وقف عليهم يتيم فاثروه ثم
وقف عليهم فی الثالثة اسير ففعلوا مثل ذلك فنزل جبرئيل بهذه
السورة وقال خذ يا محمد هناك الله فی اهل بيتك ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
مروی ہے کہ حسن و حسین دونوں صاحبزادے بیمار ہوئے پس اونکی عیادت کیواسطے جناب رسول خدا چند
آدمیون کے ساتھ تشریف لائے پس لوگوں نے کہا کہ ای ابوالحسن اگر آپ نے صاحبزادوں کی صحت کیلیے

کچھ نذر کرتے تو بہتر تھا پس نذر کی علیؑ اور فاطمہؑ اور فضہ نے جو اونکی لونڈی تھین کہ اگر یہ دونون لڑکے اچھے
ہوجائینگے تو تین روزے رکھینگے پس دونون صاحبزادے اچھے ہوگئے اور اون حضرات کے پاس کچھ بھی
نتھا پس علیؑ نے شمعون خیبری سے تین صاع جو قرض لیے او حضرت فاطمہؑ نے ایک صاع اوسمین سے
پیسا اور پانچ روٹیان پکائین اور اپنے سامنے سب لیکے بیٹھے کہ افطار کرین پس ناگاہ ایک مسکین آکے
کھڑا ہوا پس پانچون اوسیون نے اپنی اپنی روٹی اوسکو دیدی اور آپ سب فاقہ کرکے سو رہے اور سوا
پانی کے کسی چیز کا مزہ نہین چکھا او صبح کو اونھون نے پھر روزہ رکھا جب شام ہوئی اور کھانا اپنے
آگے رکھ کے بیٹھے تو ایک یتیم آکے کھڑا ہوا پس اوس دن بھی سب روٹیان اوسکو دیدین بعد اوسکے
تیسرے دن ایک اسیر آکے کھڑا ہوا اور سب نے ایسا ہی کیا الغرض آپ کچھ نہ کھایا اور سب روٹیان اوسکو
دیدیا پس حضرت جبرئیل یہ سورہ لیکے نازل ہوے اور کہا لیجیے ای محمدؐ مبارکباد دی ہے آپکو اللہ نے
آپکے اہلبیت کے باب مین وتفسیر کشاف جزو ثانی مطبوعہ مطبع محمد مصطفی افندی کے ص ۵۱۱ سے
ص ۵۱۲ تک یہ عبارت ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان الحسن والحسینؑ
مرضا فعادهما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناس معه فقالوا یا ابا الحسن
لو نذرت علی ولدك فنذر علی و فاطمة و فضة جارية لهما ان برءا مما بهما
ان یصوموا ثلاثة ایام فشفیا وما معهم شیء فاستقرض علی من شمعون
الخیبری الیهودی ثلاث اصوع من شعیر فطحنت فاطمة صاعا فاختبزت خمسة
اقراص علی عددهم فوضعوها بین ایدیهم لیفطروا فوقف علیهم سائل فقال
السلام علیکم اهل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی
اطعمکم الله من موائد الجنة فآثروه وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا
صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیهم وقف علیهم یتیم فآثروه
ووقف علیهم اسیر فی الثالثة ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ
علی رضی الله عنه بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول الله صلی الله

علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معھم فرای فاطمۃ فی محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذالک فنزل جبرئیل وقال خذھا یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک وقرأ السورۃ

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ حسن حسین دونوں صاحبزادے بیمار ہوئے اور جناب رسول خدا چند آدمیونکو ہمراہ لیکر اونکی عیادت کے لیے تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اے ابوالحسن اگر آپ اپنے صاحبزادونکی صحت کے لیے کچھ نذر کرتے تو بہتر تھا پس نذر کی علی نے اور فاطمہ نے اور فضہ نے کہ جو اونکی لونڈی تھین کہ اگر یہ دونون بچے اپنی مرض سے صحت پاوینگے تو ہم تین روزے رکھینگے پس دونون صاحبزادون نے شفا پائی اور اون حضرات کے پاس کچھ خرچ نہ تھا پس قرض لیے علی علیہ السلام نے شمعون خیبری سے کہ جو یہودی تھا تین صاع جو اور فاطمہ نے ایک صاع جو پیس کے پانچ روٹیان پکائین موافق اون لوگون کی تعداد کے پس پانچون آدمیون نے وہ روٹیان اپنے سامنے رکھین کہ روزہ افطار کرین پس ایک سائل آکر کھڑا ہوا اور کہا کہ السلام علیکم اے اہلبیت محمدؐ مین ایک مسکین ہون مسلمانون کے مسکینون مین سے مجھکو تم لوگ کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ تمکو نعمات بہشت کے کھانا نصیب کرے پس سب نے اپنے نفس پر اوس مسکین کو اختیار کیا یعنی اپنے آگے کی سب روٹیان اوسکو دیدین اور بھوکے سو رہے کہ سوا پانی کے کسی چیز کا مزہ نہین چکھا اور صبح کو پھر روزہ رکھا پس جب شام ہوئی اور کھانا اپنے سامنے لیکے بیٹھے تو ایک یتیم آکر کھڑا ہوا پس اوسکو بھی سب نے اپنے نفس پر اختیار کیا یعنی سب کھانا دیدیا اور تیسرے دن ایک اسیر آکر کھڑا ہوا پس سب نے ویسا ہی کیا یعنی آپ بھوکے سو رہے اور اپنے سامنے کا کھانا اوسکو دیدیا پس جب چوتھے روز صبح کو اوٹھے تو علی نے حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا اور رسول خدا کے پاس آئے پس جسوقت آپ نے اون لوگون کو دیکھا کہ بھوک کی شدت سے مانند بچہ ہائے طائر کے کانپ رہے ہین تو فرمایا کہ تمھارا اس حالت مین دیکھنا مجھکو کسقدر ناگوار ہے اور کھڑے ہوگئے اور اونکے ہمراہ تشریف لیگئے پس فاطمہ کو دیکھا کہ اپنی محراب عبادت مین تھین اور پیٹ اونکا پیٹھ سے لگ گیا تھا اور آنکھوں مین گڑھے پڑگئے تھے پس یہ دیکھکر آپ کو کمال رنج و ملال ہوا پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ لیجیے

اسکو اہی محمد تعظیمت دی ہے آپ کو اللہ نے آپکے اہلبیت کی بابت ہین اور یہ سورہ پڑھا یعنی ہل اتی علی الانسان
انتہی مین نے بخوف طوالت اسی قدر شواہد پر اکتفا کی ورنہ سیکڑون کی اور بہت سی کتب معتبرہ مین اس سورہ
مبارکہ کی یہ شان نزول لکھی ہوئی ہے مثل تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری وغیرہ کا یہ ظاہر ہے کہ ایسا عمل خیر
اور اسطرح کی حالت احتیاج مین اپنے نفس پر ایثار غیر سوا ذوات مقدسہ حضرت معصومین کی اور کسی سے ہرگز ثابت
ممکن نہین اس سبب سے کہ جو شخص معاصی کا مرتکب ہوگا وہ ایسا نفس زکیہ و قلب سلیم کہان پائیگا کہ اس طرح کا اعمال خیر
بجالا سکیگا شاید کوئی معترض صاحب کہین کہ فضہ بھی اس اطعام و ایثار مین شریک تھین پس کیا وہ بھی معصوم تھین تو
ہم کہینگے کہ حضرت فضہ کا اس عمل خیر کو بجالانا بسبب برکت صحبت و ملازمت و خدمت اہلبیت رسالت پناہ کے
تھا نہ بالاصالۃ اور تابع و متبوع و خادم و مخدوم و حاکم و محکوم مین زمین و آسمان کا فرق ہے مثلاً معرکہ احد مین
بہت سے مومنین کاملین و مخلصین درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے مگر سید الشہدا کا خطاب حضرت حمزہ
عم رسول خدا نے پایا پس کیونکر ممکن ہے کہ کوئی دوسرا شہید حضرت حمزہ کے مرتبے کو پہونچ سکے اور سبط
مصطفے خامس آل عبا کے ساتھ کربلا کے معرکے مین بہت سے آدمی شہید ہوے لیکن کوئی دوسرا شہید مرتبہ
رفیعہ جناب سید الشہدا پر کیونکر فائز ہو سکتا ہے وعلی ہذا القیاس جناب رسول خدا کے ساتھ اکثر آدمی عموماً نماز پڑھتے
تھے اور بعض خلص صحابہ تو آپکے اکثر عبادات و ریاضات مین شریک رہتے تھے مثل اصحاب صفہ کے پھر
کیا ممکن ہے کہ کسیکی نماز و عبادت مثل رسول اللہ کے ہو سکے غیر معصوم کے لیے نفس زکیہ و قلب صافی
و نیت خالص و خضوع و خشوع و رجوع قلب و بصیرت و معرفت کہان ممکن ہے کہ جو معصوم کو حاصل ہے بلکہ
معصومین کے بھی مراتب و مدارج مین فرق ہے حتی کہ حق جل و علی نے رسولون کے باب مین فرمایا ہے کہ
تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض حالانکہ سب رسولونکا ایک ہی عہدہ اور ایک ہی کام تھا اس سے زیادہ
اس مطلب کے شرح و بسط کی یہان گنجایش نہین جو لوگ اہل معرفت و بصیرت ہین وہ اسی قدر سے سمجھ لینگے اور جو
شخص کہ من یعبد اللہ علی حرف کا مصداق ہوگا وہ کچھ بھی نہین سمجھیگا شاید کوئی صاحب یہ فرمانے لگین کہ اس
عمل خیر مین حضرت فاطمہ کی بھی تبعیت ثابت ہے تو ہم کہینگے کہ سلمنا لیکن یہ کہان سے معلوم ہوا کہ حضرت زہرا سے
بالاصالۃ ایسا عمل خیر ممکن نہ تھا اسلیے کہ جناب خیر النسا بھی مراتب عصمت و طہارت مین جناب علی مرتضی سے

کچھ کم تھین اور کچھ اسی عمل صالح پر منحصر نہین ہی اور بہت سے اعمال صالحہ بالاصالت آپ سے ایسے منقول و ماثور
ہین کہ انسان کو اونکے ملاحظہ کرنے سے حیرت ہوتی ہے مثل اسکے کہ ایکدن فضہ اپنی کنیز کو چکی پیسنے کا حکم دیتی
تھین تو دوسرے دن خود اپنے ہاتھ سے پیستی تھین یہانتک کہ آپکے دست مبارک زخمی ہو جاتے تھے کیا
دوسری بی بی سے بھی کہ جو غیر معصومہ ہو اپنی لونڈی کے ساتھ ایسی عدالت ممکن ہے حاشا وکلا سوا اہلبیت
عصمت وطہارت کے اور کسی سے ممکن نہین ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی اون لوگون سے کہ جو اسلام کے مدعی ہین اور
قرآن پر ایمان لانے کا اقرار کرتے ہین کسطرح وہ لوگ ایسی معصومہ صدیقہ صفیہ مصطفویہ زکیہ رضیہ مرضیہ زہرا
انسیہ طاہرہ مطہرہ پر اون بی بیون کو ترجیح وتفضیل دیتے ہین یا آپکے ساتھ داخل آیہ تطہیر سمجھتے ہین کہ جنکو
قرآن مین ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما کا خطاب ہوا اور اپنی جرأت وجسارت کے سبب سے ان تظاہرا علیہ الایہ
کی مصداق قرار پائین اور بحکم قرن فی بیوتکن کو کچھ دھیان مین نہ لائین کبھی اونٹ پر سوار ہو کے اپنے فرزندون بیٹون کے قتل کا
باعث ہوئین اور کبھی خچر پر سوار ہو کے نعش سبط اکبر خیر البشر پر باران تیر کیا تجملت تبغلت ولو عشت تفیلت

شعاع ہشتم ایہ الکلمات کلمہ وقیتم کیطرف بھی جناب رسول خدا نے اس خطبہ مبارکہ مین اشارہ فرمایا ہی
اور اسکا بیان ضمن دلائل مین کیا جائیگا فانتظر شعاع نہم قول رسول خدا ہی اس خطبہ مبارکہ مین کہ ما
خاطب اللہ الذین امنوا الا بدا بہ ولا انزلت آیة مدح فی القرآن الا فیہ
ترجمہ نہین خطاب کیا ہے اللہ نے مومنون کو مگر ابتدا کی ہے ساتھ اوسکے یعنی علی کے اور نہین نازل
ہوئی ہے کوئی آیت مدح کی قرآن مین مگر اوسی کی شان مین انتہی اسکے ثبوت مین تو بہت طول ہی مگر مختصر یہ ہے
کہ کتاب کنز العمال جلد سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد کے ص ۳۹۱ مین ہے
عن ابن عباس قال ما انزل اللہ سورة فی القرآن الا کان علی امیرہا وشریفہا
ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد وما قال لعلی الا خیرا (ابو نعیم)
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ نہین نازل کیا ہی اللہ نے کوئی سورہ قرآن مین مگر
علی اوسکا امیر اور اوسکا شریف ہی (یعنی مدح آپ ہی سے شروع ہی) اور البتہ تحقیق عتاب کیا ہی
اللہ نے اصحاب محمد کو اور علی کیواسطے سوا خیر کے اور کچھ نہین فرمایا انتہی اب مین بخوف طوالت

بیان آیات کو یہان ختم کرتا ہون اور شروع کرتا ہون بیان احادیث مین شعلۂ دہم ذکر حدیث
منزلت مین کہ اوسکی طرف بھی جناب رسول خدا نے اس خطبہ مبارکہ مین اشارہ فرمایا ہے اور وہ حدیث
کتب اہل سنت و جماعت مین بالفاظ مختلفہ اسطرح منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر سے فرمایا کہ
اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ترجمہ یعنی اے علی
کیا تو اس بات سے راضی نہین ہے کہ ہو تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے لیکن یہ کہ کوئی نبی میرے بعد نہین
ہو سکتا انتہی چونکہ سنیون کی کوئی صحیح اس حدیث سے خالی نہین ہے یہانتک کہ بخاری و مسلم نے بھی اسکو اپنی صحیح
مین باوجود عصبیت و عناد درج کیا ہے و نیز کتاب الفہیم کہ جو تیسویں صفحہ کا ہے اور مجلد ثانی ہے منہج ثانی کتاب
استقصاء عبقات الانوار کا مطبع مطلع نور لکھنؤ سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین مطبوع ہو کر شائع ہو چکا ہے اور اوس مین جناب
افضل المتکلمین آیۃ اللہ علی العالمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ نے اس حدیث شریف کو
بشرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے وہ قابل ملاحظہ اہل بصیرت ہے اور چالیس دلیلین عقلی و نقلی اس بات
پر قائم کی ہین کہ اس سے خلافت بلا فصل علی بن ابیطالب ثابت ہے اور ہر دلیل اونمین سے لاجواب ہے
لہذا مین اس مختصر مین اوسکے بیان کرنے کی ضرورت نہین سمجھتا ہون جسکا جی چاہے اوس مجلد کیطرف رجوع
کرے شعلۂ یازدہم قول جناب رسول خدا ہے اس خطبہ مبارکہ مین کہ هو اول من آمن بالله و رسوله
وهو الذی کان مع رسول الله ولا احد یعبد الله مع رسوله من
الرجال غیره یعنی وہی علی ہے جو پہلے ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور وہی ایسا ہے کہ رسول خدا
کے ساتھ تھا اور نہین تھا کوئی شخص کہ عبادت کرتا رہا ہو اللہ کی اوسکے رسول کے ساتھ مردون مین سے سوا اوسکے
انتہی اس کلام معجز نظام سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین امام المتقین مردون مین سب سے پہلے ایمان لائے
ہین اور یہ امر ثابت ہے عقلاً و نقلاً دلیل عقلی یہ ہے کہ باتفاق فریقین ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب
امیر کو صغر سن مین حضرت ابوطالب سے کہ عم نامدار تھے لے لیا تھا اور خود ہی اونکی پرورش فرماتے تھے اور جس وقت کہ
آپ کو بعثت ہوئی ہے اوس وقت جناب امیر آپ ہی کے پاس آپ ہی کے گھر مین موجود تھے پس ممکن نہیں
کہ پوشیدہ رہے ہونگے جب آپ گھر مین تشریف لائے ہون تو جناب امیر پر قبل یا بعد حضرت

خدیجۃ الکبریٰ کے عرض اسلام تو کیا ہوا اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ فوراً بعد قبل اسلام جناب امیر نے آپکی تصدیق کی ہو
اسواسطے کہ کوئی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ کبھی جناب امیر نے بت پرستی کی یا کوئی کلمہ کفر کہا پس
ثابت ہوگئی سبقت اسلام علی ابن ابیطالب سب مردوں پر رہا یہ امر کہ حضرت خدیجہ پہلے ایمان لائیں یا آپ
پس اس امر کی تحقیق کرنے کی ہمکو کچھ ضرورت نہیں ہے اس سبب سے کہ یہ ہمارے گھر کی بات ہے سنیوں کو کچھ اسمیں
دخل نہیں ہے ہمارا اونکا کچھ اجارہ ہے اگر حضرت خدیجہ کبری پہلے ایمان لائیں تو چشم ما روشن دل ما شاد
اور اگر جناب علی مرتضی پہلے ایمان لائے تو چشم ما روشن دل ما شاد اور یہ ظاہر ہے کہ جسپر رسول خدا نے
ان دونوں بزرگوں میں سے پہلے عرض اسلام کیا ہوگا وہی پہلے ایمان لایا ہوگا اسلیے کہ ساحت عزت
وجلالت قدر ان دونوں بزرگوں کے ایسے ارفع واعلے تھے کہ غبار تہمت انکار کسی طرح وہاں تک نہیں
پہنچ سکتا اور کون عاقل و ہوشیار اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ جناب رسول خدا جناب امیر کو گھر میں چھوڑ کے پہلے غیر شخص کو
دعوت اسلام کرنے کے لیے تشریف لے گئے ہوں حالانکہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے کہ انذر عشیرتک الاقربین اور
یہ ایسی دلیل ہے کہ کوئی معاند ومخالف اسکا جواب نہیں دے سکتا اور دلیل نقلی یہ ہے کہ اکثر علماء محدثین
اہل سنت وجماعت اس بات کے قائل ہیں کہ مردوں میں پہلے جناب امیر ایمان لائے ہیں اور بعض معاندین و
مخالفین یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے ہیں پس مخالفین کا قول تو ہمارے اوپر حجت ہو نہیں سکتا
اور اوسکے جواب میں ہمکو اسقدر کہدینا کافی ہے کہ باطل است آنچہ مدعی گوید لیکن جب سنیوں کی صدہا
کتب معتبرہ میں لکھا ہوا ہے کہ پہلے علی بن ابیطالب ایمان لائے ہیں تو کیونکر ہماری حجت اونپر تمام نہیں ہے
اور کسطرح وہ لوگ اس سے عدول وانکار کرسکتے ہیں اس مختصر میں استیعاب اقوال کل علماء سنیہ تو کہاں
ممکن ہے لیکن بعض کتب معتبرہ سے میں بعون اللہ تعالی اس امر کو ثابت کرتا ہوں ازانجملہ خصائص نسائی
مطبوعہ مصر ۱۳۰۸ ہجری کے صفحہ ۲ سے صفحہ ۳ تک یہ عبارت ہے (اخبرنا)

اخبرنا محمد بن عبید بن محمد الکوفی قال حدثنا سعید بن خثیم عن اسد
بن وداعه عن ابی یحیی بن عفیف عن ابیه عن جده عفیف قال جئت فی
الجاهلیة الی مکة وانا ارید ان ابتاع لاهلی من ثیابها وعطرها فاتیت العباس بن

وكان رجلاً تاجراً فانا عنده جالس حيث انظر الى الكعبة وقد حلقت الشمس في السماء فارتفعت وذهبت اذ جاء شاب فرمى ببصره الى السماء ثم قام مستقبل الكعبة ثم لم البث الا يسيرا حتى جاء غلام فقام على يمينه ثم لم البث الا يسيرا حتى جاءت امراة فقامت خلفهما فركع الشاب فركع الغلام والمراة فرفع الشاب فرفع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام والمراة فقلت يا عباس امر عظيم قال العباس امر عظيم تدري من هذا الشاب قلت لا قال هذا محمد بن عبد الله ابن اخي اتدري من هذا الغلام هذا علي بن اخي اتدري من هذه المراة هذه خديجة بنت خويلد زوجته ان ابن اخي هذا اخبرني ان رب السماء والارض امره بهذا الدين الذي هو عليه ولا والله ما على الارض كلها احد على هذا الدين غير هؤلاء الثلثة

ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ بن عفیف سے روایت کی ہے کہ اونسے کہا کہ مین ایکدن ایام جاہلیت مین مکہ مین آیا اور میرا ارادہ تھا کہ مین اپنی اہل کے لیے وہانکے کپڑے اور عطر مول لون پس مین عباس بن عبد المطلب کے پاس آیا کہ وہ ایک مرد تاجر تھے پس مین انکے پاس بیٹھا ہوا کعبے کیطرف دیکھ رہا تھا ایسی حالت مین کہ آفتاب نے آسمان مین حلقہ کر لیا تھا پس بلند ہو کر ڈھل گیا کہ ناگاہ ایک جوان آیا اور اوسنے آسمان کیطرف دیکھا بعد اوسکے کعبے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اوس جوان کے داہنی طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آئی اور اون دونون کے پیچھے کھڑی ہو گئی پس رکوع کیا جوان نے اور اوسکے ساتھ اوس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر جوان نے سر اوٹھایا تو لڑکے اور عورت نے بھی سر اوٹھایا پس جب جوان نے سجدہ کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس مین نے کہا کہ اے عباس یہ تو ایک امر عظیم ہے عباس نے کہا کہ بیشک امر عظیم ہے تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے مین نے کہا کہ نہین عباس نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی ہے میرے بھائی کا بیٹا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی زوجہ ہے تحقیق میرے اس بھتیجے نے مجھکو خبر دی ہے کہ تحقیق پروردگار اوسکا پروردگار آسمان و زمین کا ہے اور وہی پروردگار نے اوسکو اس دین کے

اختیار کرنے کا حکم دیا ہے کہ جس میں پیروہی اور قسم ہے اللہ کی کہ تمام روے زمین پر سوا ان تین آدمیون کے کوئی
شخص اس دین پر نہین ہے انتہی اس دلیل نقلی کے ساتھ دلیل عقلی بھی ہے یعنی بالیقین معلوم ہو گیا کہ سوا حضرت
خدیجہ الکبریٰ و علی مرتضیٰ کوئی شخص جناب رسول خدا کے ساتھ نہ تھا اور یہ بیان واقعی ہے و نیز اسی کتاب کے
اسی صفحہ مین عبارت مذکورہ کے بعد یہ عبارت ہے (حدثنا) احمد بن سلیمان الرھاوی
قال حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ قال حدثنا العلاء بن صالح عن المنھال
عن عمرو بن عباد بن عبد اللہ قال قال علی رضی اللہ عنہ انا
عبد اللہ واخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولھا بعدی
الا کاذب امنت قبل الناس بسبع سنین ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن عباد بن عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ اوسنے کہا کہ علیؑ نے فرمایا کہ مین بندہ ہون خدا کا اور بھائی ہون رسول خدا کا اور مین صدیق اکبر ہون
کوئی شخص میرے بعد اس بات کو نہین کہہ سکتا سوا جھوٹے کے ایمان لایا ہون مین سب آدمیون سے سات برس
پیشتر انتہی کیون سنیو اب بھی کسی دوسرے کو صدیق اکبر کہو گے و نیز اسی کتاب کے اسی
صفحہ مین بعد حدیث ماسبق کے ہے (اخبرنا) علی بن منذر الکوفی قال انا ابن فضیل
قال اخبرنا الاجلح عن عبد اللہ بن الھذیل عن علی رضی اللہ عنہ قال
ما اعرف احدا من ھذہ الامۃ عبد اللہ بعد نبینا غیری عبدت اللہ
قبل ان یعبدہ احد من ھذہ الامۃ تسع سنین ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن عبد اللہ بن ہذیل
سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ مین کسی شخص کو امت مین سے نہین پہچانتا ہون کہ جسنے ہمارے
نبی کے بعد سوا میرے خدا کی عبادت کی ہو مین خدا کی عبادت کرتا تھا قبل اسکے کہ عبادت کرتا رہا ہو اوسکی
کوئی شخص اس امت سے نو برس و نیز اسی کتاب کے صفحہ ۲ مین پہلی حدیث یہ ہے (اخبرنا)
محمد بن المثنیٰ قال انبانا عبد الرحمن اعنی ابن المھدی قال حدثنا شعبۃ
عن سلمۃ بن کھیل قال سمعت حبۃ العرنی قال سمعت علیا کرم اللہ وجہہ یقول
انا اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نسائی نے

باسناد مندرجۂ متن حبہ عرنی سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے علی کرم اللہ وجہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مین پہلا وہ شخص ہون کہ جسنے رسول خدا کے ساتھ نماز پڑہی ہے ونیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین بعد اس حدیث کی عبارت لکھی ہے (اخبرنا) محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ عن زید بن ارقم قال اول من صلے مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجۂ متن زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ پہلے جس شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی ہین ونیز اسی ص مین بعد اسکے بلا فاصلہ ہے (ذکر اختلاف الفاظ الناقلین) (اخبرنا) محمد بن المثنی قال اخبرنا محمد بن جعفر عن غندر قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ عن زید بن ارقم قال اول من اسلم مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ترجمہ نسائی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ زید بن ارقم نے کہا کہ پہلا جو شخص کہ اسلام لایا ہے رسول خدا کے ساتھ وہ علی بن ابیطالب ہین ونیز اسی صفحہ مین ایک حدیث اور اسی حدیث کے بعد زید بن ارقم سے اسی مضمون کی منقول ہے عبد ضعیف کہتا ہے کہ یہ وہی زید بن ارقم ہین کہ جنکی لا فرمانی وعداوت علی بن ابیطالب سے ہم ثابت کر چکے ہین والفضل ما شہدت بہ الاعداء ونیز تفسیر در منثور جز ششم مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے صفحہ ۹۵ مین تفسیر والسابقون السابقون مین لکھا ہے اخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ والسابقون السابقون قال یوشع بن نون سبق الی موسی ومومن آل یٰسین سبق الی عیسیٰ وعلی بن ابی طالب سبق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے عبداللہ بن عباس سے تفسیر قول حق سبحانہ وتعالی والسابقون السابقون مین کہ اونھون نے کہا کہ یوشع بن نون نے سبقت کی

موسی کیطرف اور مومن آل یٰسین نے سبقت کی عیسیٰ کیطرف اور علی بن ابیطالب نے سبقت کی رسول خدا کیطرف
وغیرہ اسی صفحے مین ہے اخرج ابن مردویه عن ابن عباس فی قوله والسابقون
السابقون قال نزلت فی حزقیل مومن ال فرعون وحبیب النجار الذی
ذکر فی یٰس وعلی بن ابی طالب وکل رجل منهم سابق امته وعلی
افضلهم سبقا ٭ ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے عبداللہ بن عباس سے
قول حق سبحانہ وتعالی والسابقون السابقون مین کہ کہا انھون نے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت شان مین
حزقیل مومن آل فرعون کے اور حبیب نجار کی کہ جو سورۂ یٰسین مین مذکور ہین اور علی بن ابیطالب کے اور ہر
شخص انمین سے سابق ہے اپنی امت کا اور علی افضل ہین اون لوگون سے سبقت مین و نیز علامہ
سیوطی نے کہ جو صاحب درمنثور ہین تاریخ الخلفا مین لکھا ہے مطبوعہ مطبع محمدی واقع
لاہور صفحہ ۱۱۳ وهو اول خلیفة من بنی هاشم وابو السبطین اسلم
قدیما بل قال ابن عباس وانس وزید بن ارقم وسلمان الفارسی و
جماعة انه اول من اسلم ونقل بعضهم الاجماع علیه واخرج ابو یعلی
عن علی قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین واسلمت
یوم الثلثاء وکان عمره حین اسلم عشر سنین وقیل تسع وقیل ثمان وقیل
دون ذلک وقال الحسن بن زید بن الحسن ولم یعبد الاوثان قط لصغره (اخرجه ابن سعد) ترجمہ اور وہی علی پہلے
خلیفہ ہین بنی ہاشم مین سے اور باپ ہین سبطین کے (یعنی حسنین کے) اسلام لائے پہلے بلکہ کہا ہے
ابن عباس نے اور انس نے اور زید بن ارقم نے اور سلمان فارسی نے اور ایک گروہ نے کہ تحقیق وہی
حضرت سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے اور نکالی ہے یہ حدیث
ابو یعلی نے علی سے کہ آپ نے فرمایا کہ مبعوث ہوئے رسول خدا دوشنبہ کے دن اور مین اسلام لایا
سہ شنبہ کے دن اور جس وقت کہ آپ اسلام لائے اوسوقت آپکی عمر دس برس کی تھی اور بعضون نے
کہا ہے کہ نو برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ آٹھ برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس سے

بھی کم تھی اور حسین بن زید بن حسن نے کہا ہی کہ آپ نے کبھی ہرگز بت پرستی نہین کی بسبب اپنی صغر سن کی نکالا ہے
اس حدیث کو ابن سعد نے انتہی اس نقل مین دلیل عقلی بھی موجود ہی یعنی جناب امیر نے جو فرمایا کہ رسول خدا
بروز دوشنبہ مبعوث ہوے اور مین بروز سہ شنبہ اسلام لایا یہ کلام موافق عقل کے ہے کہ بعد بعثت جناب رسول خدا کے
بالضرورۃ پہلے حضرت خدیجہ و جناب امیر پر عرض اسلام کیا ہوگا اور آپ کے انکار کی کوئی وجہ نہ تھی اسلیے کہ کوئی سنی
بھی اسکا قائل نہین ہوسکتا کہ آپ نے کبھی بت پرستی کی ہو اور قول حسن بن زید جو اس روایت مین موجود ہی وہ بھی اس
امر پر شاہد عادل ہی و نیز کتاب روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد دوم صفحہ ۲۷
مین یہ عبارت ہی باتفاق علماے است اول کسی کہ قامت قابلیت او بخلعت ایمان مشرف گشت خدیجہ بود و جمہور
اہل تحقیق برانند کہ بعد از خدیجہ علی بن ابیطالب بتشریف (?) ایمان استسعاد یافت آنگاہ زید بن حارثہ کہ آن مولاے
خواجہ کونین بود باحراز (?) این موہبت سرفراز شدہ بعد ازان ابوبکر قول نبی را تصدیق نمود انتہی لیجیے اس عبارت سے
تو معلوم ہوگیا حضرت ابوبکر زید بن حارثہ کی بعد اسلام لاے تھے پھر جناب امیر پر انکو اس باب مین مقدم
سمجھنا سوا اعادین کے اور کسکا کام ہے و نیز اسی کتاب کے اسی صفحے مین یہ عبارت ہے
ائمہ اخبار آوردہ اند کہ نوبتے در مکہ قحطے عظیم پیدا شد و درمیان قریش غلای غریب روی نمود دران زمان ابوطالب
را اندک مال بود و بسیار عیال لاجرم حضرت مقدس نبوی با عباس کہ بکثرت مال امتیاز از اقران داشت
فرمود کہ ابوطالب صاحب عیال و فقیر حال ست مصلحت آنست کہ درین قحط سال بتخفیف وی کوشیم و ہریک
فرزندے از فرزندان او بخانہ خود آوردہ نگاہ داریم عباس این سخن موافق افتادہ بخانہ ابوطالب آمدند و صورت
حال خود درباب اخذ اولاد باز نمودند ابوطالب گفت عقیل را بمن گذارید و باقی شما دانید چون ایشان درین باب
متخصص شدند حضرت ختمی پناہ علی را اختیار نمودہ بمنزل مقدس برد و عباس جعفر را بخانہ آورد و علی در کنف رعایت
سید کائنات نشو و نما یافت تا دہ سالہ شد و چون جبرئیل بران سرور نازل گشت و باداے صلوۃ دو رکعتی مامور
شد و در خلال این احوال روزے علی مرتضی دید کہ آن حضرت و خدیجہ نماز گذارند و تسبیح و تحمید در برابر ایشان در حین سجود نمود (?)
ازین معنی متعجب شدہ بعد از فراغ ایشان از اداے صلوۃ پرسید کہ ای محمد این چہ کار است کہ می کنی حضرت فرمود
کہ این دینیست کہ اللہ تعالی براے خود گزیدہ و می خوانم ترا بسوے خداے کہ شریک ندارد و تقرب علی در بیان

ایمان آورد و بروایتے گفت من مستعجل ہیچ امرے نمیشوم تا مشورت با ابوطالب نمایم و بنا بر آنکہ حضرت رسالت پناہ مکروہ داشت کہ دران روز این امر فاش شود فرمود یا علی ان لم تسلم فاکتم علی مکتتمے تلک اللیل فالقی اللہ فی قلبہ الاسلام ؛ وچون محبت اسلام در خاطر قدوۂ اہل عرفان جا کرد روز دیگر علی الصباح با سرور انبیا گفت ما ذا عرضت علی حضرت فرمود کہ گواہی دہدن بآنکہ خدا یکیست و بیزاری جستن از لات وعزی وابرامودن از انداد فاسلم مکانہ در فضائل اہلبیت مسطور ہست کہ حضرت مقدس نبوی در روز دوشنبہ مبعوث شد وعلی روز سہ شنبہ کہ دیگر روز بعثت بود بدولت ایمان استسعاد یافت انتہی اس عبارت روضۃ الصفا سے ثابت ہو گیا کہ جناب رسولخدا متکفل پرورش علی مرتضی تھے اور جب آپکو نبوت ہوئی تو جناب امیر آپ ہی کے گھر میں موجود تھے اور صاحب روضۃ الصفا نے ایک روایت یہ جو لکھی ہے کہ بعد عرض اسلام جناب امیر نے مشورت حضرت ابوطالب پر احالہ کیا اور ایک روز تامل فرمایا دوسرے روز ایمان لائے یہ شیعون کے یہان مسلم نہیں تاہم اس سے بھی بعد حضرت خدیجۃ الکبری جناب امیر کا ایمان لانا ثابت ہے اسیطرح اور باقی سب روایات ہیں کہ جو صاحب روضۃ الصفا نے لکھی ہیں یہ امر محقق ہے ونیز اسی کتاب کے ص ۷۲ میں یہ عبارت ہے وروایتے چنان است کہ روزے ابوطالب با پسر خویش جعفر در شعبے آمد ودید کہ حضرت رسالت پناہ وامیر المومنین علی نماز می گذارند ابوطالب جعفر را گفت کہ بوصل جناح ابن عم خود قیام نمائے وجعفر باشارت ابوطالب در پہلوے پیغمبر بایستاد وبا وے نماز گذارد وحضرت ختمی پناہ دربارۂ دعا فرمود وصل اللہ الیک جناحین فطیر بہما فی الجنۃ لاجرم حق جل وعلا دعاے حبیب خود را باجابت مقرون گردانید ودر غزاے موتہ او را بشہادت رسانیدہ دو بال باو ارزانی داشت تا بدان در فرادیس جنان طیران نماید وبواسطۂ ہمین آن سعادتمند را جعفر طیار میخوانند انتہی اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ حضرت ابوبکر بعد حضرت جعفر طیار کے بھی اسلام لائے ہیں ورنہ بتلاؤ اسوقت کہاں تشریف رکھتے تھے یہ معرکہ احد وحنین تھا کہ اور بچگان کیا پائے ونیز اسی صفحے میں یہ عبارت ہے ذکر اسلام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ودر مبادی حال ابن حجستہ مال کہ آفتاب عنایت ازلی بر باطن او پرتو افگند اقوال متعددہ بنظر رسیدہ از انجملہ یکے آنست کہ ابن حبان در تاریخ خویش آوردہ کہ بعد از اسلام زید بن حارث صدیق در راہ پیش رسول اللہ

آمده پرسید که آیا رسیدست آنچه از تو بما رسانیده اند که نفی الٰہ ما کردہ و عقلاے ما را از سفہا شمردہ و تکفیر آبا و اجداد و ما اشتغال نمودہ حضرت مقدس نبوی فرمود کہ یا ابابکر من رسول خدا ام و نبیے او مرا فرستادہ تا تبلیغ رسالت کنم من ترا بخوانم بخداے کہ یکیست و شریک ندارد و بخدا سوگند کہ این سخن حق است آنگاہ آیت چند از فرقان بزبان معجز بیان گذرانیدہ صدیق ایمان آورد انتھی اس روایت سے بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر بعد زید بن حارث کی مسلمان ہوئے تھے و نیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۲ مین یہ عبارت ہے (ایضاً) عن عبیدة قال کتب معاویة الی علی بن ابیطالب یا ابا الحسن ان لی فضائل کثیرة وکان ابی سیّداً فی الجاہلیة وصرت ملکاً فی الاسلام وانا صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخال المومنین وکاتب الوحی فقال علیّ ابا الفضائل تفخر علیّ ابن آکلة الاکباد ثم قال اکتب یا غلام ؏ محمدٌ النبی اخی وصہری ؏ وحمزة سید الشہداء عمی ؏ وجعفر الذی امسی واضحی ؏ یطیر مع الملائکة ابن امی ؏ وبنت محمد سکنی وعرسی ؏ منوط لحمہا بدمی ولحمی ؏ وسبطا احمد ولدای منہا ؏ فایکم لہ سہم کسہمی ؏ سبقتکم الی الاسلام طراً ؏ صغیراً ما بلغت اوان سلمی ؏ فقال معویة اخفوا ہذا الکتاب لا یقرأہ اہل الشام فیمیلون الی علی بن ابیطالب (کر) ترجمہ عبیدہ سے روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ معاویہ نے علی بن ابیطالب کو لکھا کہ ای ابو الحسن میرے لیے بہت سے فضائل ہین اور میرا باپ زمانہ جاہلیت مین سردار تھا اور مین اسلام مین بادشاہ ہوگیا اور مین سالا ہون رسول خدا کا اور ماموں ہون مومنون کا اور لکھنے والا ہون وحی کا پس فرمایا علیؑ نے کہ آیا فضائل کے ساتھ ہندہ جگرخوار کا بیٹا میرے اوپر فخر کرتا ہے بعد اوسکے فرمایا کہ لکھ اے غلام ترجمہ اشعار محمدؐ نبی میرے بھائی ہین اور میرے خسر ہین ؏ اور حمزہ سید الشہدا میرے چچا ہین ؏ اور جعفر کہ جو شام و صبح ؏ پرواز کرتے ہین فرشتون کے ساتھ میری مان کے بیٹے ہین (یعنی میرے حقیقی بھائی ہین) ؏ اور بیٹی محمدؐ کی میرے گھر مین رہنے والی اور میری عروس ہین ؏ کہ ملا ہوا ہے گوشت اونکا میرے خون اور گوشت مین ؏ اور دونون نواسے احمدؐ کے دونون بیٹے میرے ہین اونھین کے بطن سے ؏ پس کون شخص ہے کہ اوسکا

حصہ مانند میرے حصے کے ہو، سبقت کی ہے تم نے سب سے طرف اسلام کے، صغر سن میں جبکہ بلوغ کی زمانے کو نہیں پہونچا تھا، پس کہا معاویہ نے کہ پوشیدہ کر و اس خط کو کہ اہل شام نہ پڑھیں ورنہ ابن ابیطالب کیطرف مائل ہو جائینگے انتہی واہ رے اجتہاد بر لے خدا اہل انصاف ہمکو جواب دیں کہ یہ اجتہاد ہے یا صریح حق پوشی و ناحق کوشی واللہ بصیر بالعباد و نیز مسند احمد حنبل جزء رابع مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۳۶۸ میں ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا وکیع ثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ مولی الانصار عن زید بن ارقم قال اول من اسلم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ ترجمہ احمد بن حنبل نے اپنے استاد کے ساتھ زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے کہا کہ سب سے پہلے جو شخص رسول خدا کے ساتھ اسلام لایا وہ علی ابن ابیطالب ہیں انتہی و نیز کنز العمال جلد سادس مذکور کے ص ۳۹۵ میں ہے (مسند عمر) عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب کفوا عن ذکر علی بن ابیطالب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصائل لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابوبکر وابو عبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متکی علی علی بن ابیطالب حتی ضرب بیدہ علی منکبہ ثم قال انت یا علی اول المومنین ایمانا واولھم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی وکذب علی من زعم انہ یحبنی ویبغضک (الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار) ترجمہ ابن عباس سے منقول ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ علی ابن ابیطالب کا ذکر نہ کرو میں نے رسول خدا سے علی کے باب میں تین صفتیں ایسی سنی ہیں کہ اگر میرے واسطے اونمیں سے ایک ہوتی تو میں اوسکو ہر ایسی چیز سے کہ جسپر آفتاب طالع ہوتا ہے زیادہ دوست رکھتا (یعنی تمام دنیا سے) میں تھا اور ابوبکر اور عبیدہ بن الجراح اور چند آدمی اصحاب رسول خدا میں سے تھے اور نبی علی ابن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوئے تھے حتی کہ آپ نے اپنا ہاتھ علی کے شانے پر مارا اور کہا کہ اے علی تو اول ہے مومنوں کا ایمان میں اور اول

اونکا اسلام مین بعد اوسکے فرمایا کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور جھوٹ باندھا میرے اوپر جس شخص نے
کہ گمان کیا اس بات کا کہ وہ مجھکو دوست رکھتا ہے اور تجھکو دشمن رکھتا ہے (یعنی جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست ہے
اور جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے) انتہی کیا تعجب کی بات ہے کہ حضرت عمر از قول جناب رسول خدا علی ابن ابیطالب
کو سابق الایمان والاسلام سمجھین اور بعض حضرات سنیہ حضرت ابوبکر کو نیز تاریخ ابن الوردی مطبوعہ
مطبع مصر کے صفحہ ۱۳۰ مین ہے اوّل من اسلم خدیجۃ وقیل علی وھو ابن تسع وقیل
عشر وقیل احدی عشرۃ وکان قبل الاسلام فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابت
قریشا ازمۃ وکان ابوطالب کثیر العیال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ
العباس ان اخاک اباطالب کثیر العیال فانطلق بنا لناخذ من بنیہ ما نخفف عنہ بہ
فاتیاہ لذلک فقال ابوطالب اترکا لی عقیلا واصنعا ما شئتما فاخذ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علیا فضمہ الیہ واخذ العباس جعفرا فلم یزل
علیا معہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بعثہ اللہ فصدقہ ولم یزل
جعفرا مع العباس حتی اسلم ومن شعر علی فی سبقہ سبقتکم الی
الاسلام طرّا ۞ غلاما ما بلغت اوان حلمی ۞ ترجمہ پہلے جو شخص کہ اسلام لایا
وہ حضرت خدیجہ تھین اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت علی تھے اور وہ نو برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ دس
برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ گیارہ برس کے تھے اور وہ اسلام کے پیشتر سے جناب رسول خدا کی کنار تربیت
مین رہتے تھے ایک مرتبہ قریش مین قحط پڑا اور ابوطالب کثیر العیال تھے پس رسول خدا نے اپنے چچا عباس سے کہا کہ تحقیق تمہارے
بھائی ابوطالب کثیر العیال ہین پس ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اونکی اولاد مین سے بعض کو لے لین کہ اس سبب سے اونکو تخفیف ہو
پس حضرت ابوطالب کے پاس اسی واسطے آئے پس ابوطالب نے کہا کہ عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو اور جو کچھ تم دونون
آدمی چاہو کرو پس جناب رسول خدا نے علی کو لے لیا اور اپنے ساتھ ملا لیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا پس
ہمیشہ علی جناب رسول خدا کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالے نے آپ کو مبعوث کیا پس علی نے آپکی
تصدیق کی اور جعفر ہمیشہ عباس کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ اسلام لائے اور حضرت علی کا ایک شعر ہے جو آپ نے

اپنی سبقت اسلام کی بابت کہا ہے یہ ترجمہ شعر سبقت کی مین نے تم سب سے طرف اسلام کے لڑکپن مین جب کہ مین زمانہ بلوغ کو نہین پہونچا تھا ونیز اسی کتاب کے اسی صفحے مین بلا فاصلہ ہے وفی السیرۃ ان زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم بعد علیؑ اشتراہ واعتقہ ثم اسلم بعد زید ابو بکر ترجمہ اور سیرت مین ہے کہ تحقیق زید بن حارثہ کہ جو غلام تھے رسول خدا کے اسلام لائے بعد علیؑ کے مول لیا تھا آپ نے اونہین زید کو اور آزاد کر دیا تھا پھر اسلام لائے بعد زید کے ابو بکر انتہی اس عبارت کے نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوئے اول یہ کہ معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ اور حضرت علیؑ بن ابیطالب کی سابقیت مین بھی اختلاف ہے یعنی بعض کہتے ہین کہ حضرت خدیجہ پہلے اسلام لائین اور بعض کہتے ہین کہ حضرت علیؑ اور دونون طرح ہمارا مطلب حاصل ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہین دوم ثابت ہو گیا حضرت علیؑ کی پرورش جناب رسول خدا نے اپنے متعلق کر لی تھی اور قبل نبوت سے وہ آپ کے پاس رہتے تھے اور بعد بعثت فوراً آپکی تصدیق کی اور یہ دلیل نقلی دلیل عقلی بھی ہے اسلیے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جناب رسول خدا جناب امیر کو اپنے گھر مین چھوڑ کے پہلے حضرت ابو بکر کو دعوت اسلام کرنے کے لیے تشریف لیگئے ہون جیسا کہ ہم روضۃ الصفا کی عبارت سے بھی ثابت کر چکے ہین سوم ثابت ہو گیا کہ حضرت ابو بکر بعد زید بن حارثہ کے بھی اسلام لائے تھے پس جناب امیر پر اونکو مقدم کرنا ایک عجیب وغریب بات ہے ونیز کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مطبوع مطبع مصر کے ص ۱۶ مین علیؑ بن ابیطالب کے ترجمے مین لکھا ہے وھو اول الناس اسلاما فی قول کثیر من العلماء اور وہی علیؑ سب آدمیون سے پہلے ایمان لائے ہین اکثر علما کے نزدیک ونیز اسی کتاب کے ص ۱۷ مین ہے عن علیؑ قال لا اعلم احدا من ھذہ الامۃ عبد اللہ قبلی لقد عبدتہ قبل ان یعبدہ احد منہم خمس سنین او سبع سنین ترجمہ حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون کسی شخص کو اس امت مین سے کہ اوسنے مجھسے پیشتر خدا کی عبادت کی ہو البتہ تحقیق عبادت کی مین نے اوسکی قبل اسکے کہ عبادت کی ہو اوسکی کسی شخص نے اون لوگون مین سے پانچ برس یا سات برس انتہی مولف کہتا ہے کہ یہ شک راوی کی طرف سے ہے یعنی اوسکو یاد نہین رہا کہ آپ نے پانچ برس پیشتر فرمایا تھا یا سات برس ونیز اسی کتاب کے ص ۱۸ مین ہے عن

سلمان الفارسی قال اول ھذہ الامۃ ورودا علی نبیہا اولہا اسلاما علی
ابن ابی طالب ۔ ترجمہ حضرت سلمان فارسی سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ اس امت مین سے
پہلے وہی شخص نبی کے پاس وارد ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا ہے علی بن ابیطالب انتہی ونیز اسی صفحے
مین ہے عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد
صلت الملٰئکۃ علی وعلی علی سبع سنین وذالک انہ لم یصل معی رجل غیرہ ترجمہ
ابو ایوب انصاری سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ البتہ تحقیق فرشتے درود
بھیجتے تھے میرے اوپر اور علی کے اوپر سات برس تک اور یہ بات اس سبب سے تھی کہ میرے ساتھ سوا علی
کے کوئی مرد نماز نہین پڑھتا تھا ونیز اسی صفحہ مین ہے عن ابن بریدۃ عن ابیہ قال خدیجۃ اول
من اسلم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم علی وقال ابو ذر والمقداد وخباب و
جابر وابو سعید الخدری وغیرہم ان علیا اول من اسلم بعد خدیجۃ وفضلہ
ھؤلاء علی غیرہ قالہ ابو عمر وروی معمر عن قتادۃ عن الحسن
وغیرہ قال اول من اسلم علی بعد خدیجۃ وھو ابن خمس عشرۃ سنۃ وسئل محمد
بن کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابو بکر قال سبحان اللہ علی اولہما اسلاما ترجمہ ابن بریدہ نے
اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ حضرت خدیجہ سب سے پہلے نبی کے ساتھ اسلام لائی ہین
بعد اوسکے علی اور ابو ذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابو سعید خدری وغیرہ نے کہا ہے کہ تحقیق علی سب سے
پہلے اسلام لائے ہین بعد خدیجہ کے اور فضیلت دی ہے علی کو ان لوگون نے اونکے غیر پر کہا ہے اسکو ابو عمر نے
اور معمر نے قتادہ سے اوسنے حسن وغیرہ سے روایت کی کہ سب سے پہلے علی اسلام لائے ہین بعد خدیجہ
کے اور انکا سن اوسوقت پندرہ برس کے تھے اور سوال کیا گیا محمد بن کعب قرظی سے کہ پہلے کون اسلام لایا ہے
علی یا ابو بکر اونھون نے کہا کہ سبحان اللہ علی پہلے اسلام لائے ہین انتہی ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہے کہ عوام
کالانعام خواص صحابہ سے کہ جنکے نام عبارات سابق مین مذکور ہین کیونکر اعلم ہوگئے کہ حضرت ابو بکر کو سابق الاسلام
کہتے ہین کیون حضرات سنیان نے ملاحظہ کیا کہ شیعہ کسطرح اپنے مطالب کو آپ ہی کی کتب معتبرہ سے

ثابت کرتے ہین شعاع دوازدہم قول رسول خدا اس خطبۂ مبارکہ مین ہے وھو الذی فدیٰ
رسوله بنفسه یعنی وہ علی ایسا ہی کہ فدا کیا اوسنے خدا کے رسول پر اپنی جان کو انتہی یہ کلام معجز نظام
اشارہ ہی حکایت شب ہجرت کیطرف کہ جب کفار نے قتل جناب رسول خدا پر اجماع کیا تو جناب امیر آپ کی
جگہ آپکے بستر خواب پر سو رہے اور مطلق اپنی جان کو نہ ڈرے اور یہ قصہ کتاب اسد الغابہ مذکور سے
صں ۲۵ مین بروایت محمد بن ابراہیم الثعلبی اسطرح منقول ہے ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم لما اراد الهجرة خلف علی بن ابیطالب بمکة لقضاء دیونه
وردّ الودائع التی کانت عنده وامره لیلة خرج الی الغار وقد احاط المشرکون
بالدار ان ینام علی فراشه وقال له اتشح ببردی الحضرمی الاخضر فانه لا
یخلص الیك منهم مکروه ان شاء الله تعالی ففعل ذلك فاوحی الله الی جبریل
ومیکائیل علیهما السلام انی اخیت بینکما وجعلت عمر احدکما اطول من عمر
الاخر فایکما یوثر لصاحبه بالحیاة فاختار کلاهما الحیاة فاوحی الله عز وجل
الیهما افلا کنتما مثل علی بن ابی طالب اخیت بینه وبین نبی محمد فبات علی فراشه
یفدیه بنفسه ویؤثره بالحیاة اهبطا الی الارض فاحفظاه من عدوه فنزلا فکان جبرئیل
عند راس علی ومیکائیل عند رجلیه وجبرئیل ینادی بخ بخ من مثلك یا ابن ابی
طالب یباهی الله عز وجل به الملٰئکة فانزل الله عز وجل علی رسوله وهو متوجه الی المدینة فی شان علی
ومن الناس من یشری نفسه ترجمہ تحقیق رسول خدا نے جسوقت ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابیطالب کو مکہ مین چھوڑ دیا
تاکہ آپکا قرض ادا کرین اور جو امانتین کہ آپکے پاس تہین اونکو واپس کر دین اور جس رات کو کہ آپ غار کیطرف
تشریف لیگئے اوس رات کو جسوقت کہ مشرکین آپکے گھر کو گھیرے ہوئے تھے حضرت علی کو حکم دیا کہ آپکے بستر پر سو رہین
اور اونسے کہا کہ میری ردائے خضرمی کو جو سبز ہے اوسکو اوڑھ لیں تمکو انشاء الله تعالی مشرکون سے کچھ مکروہ نہ پہونچیگا پس
علی نے ایسا ہی کیا پس وحی کی الله نے طرف جبریل ومیکائیل علیہما السلام کے کہ مین نے تم دونون کو ایک دوسیرکا
بھائی قرار دیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر سے زیادہ طول عطا فرمایا ہے (یعنی دونون کو عمر طویل عطا فرمائی ہی

پس تم دونون مین سے کون ایسا ہے کہ اپنی حیات کو اپنے صاحب پر فدا کرے پس اون دونون فرشتون مین سے
ہر شخص نے اپنی ہی حیات کو اختیار کیا پس وحی کی اللہ عز و جل نے اون دونون فرشتون کیطرف کہ تم دونون
مثل علی بن ابیطالب کے کیون نہ ہوئے کہ مین نے اوسکو اور اپنے نبی محمد کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہی پس سوئے
علی محمد کے بستر پر تاکہ فدا کیا اوسنے اپنی جان کو اور اختیار کیا اوسکی زندگی کو اوترو تم دونون زمین کیطرف اور
حفاظت کرو تم دونون علی کی اوسکے دشمنون سے پس نازل ہوئے دونون فرشتے پس جبرئیل علی کے سرہانے
تھے اور میکائیل اوسکے پائنتی اور جبرئیل ندا کرتے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو کون ہے مثل تیرے ای ابن ابیطالب
کہ مباہات کرے اللہ عز و جل بسبب اوسکے ملائکہ پر اور نازل کی اللہ عز و جل نے اپنے رسول پر جسوقت کہ آپ
مدینے کیطرف متوجہ تھے شان مین علی کے یہ آیت ترجمہ آیت ای آدمیون مین سے بعض ایسے لوگ ہین کہ بیچ
کرتے ہین اپنی جان کو اللہ کی رضامندی کے لیے **وکتاب روضۃ الصفا مطبوع مطبع لکھنو**
جلد دوم کے صفحہ ۳۹۷ مین اسطرح لکھا ہے بعد از اتفاق معاندان جبرئیل امین نازل شدہ صورت
قضیہ کفار را شروع باحضرت در میان نہادہ پیغام باری تعالی رسانید کہ شب در محل معہود کہ باستراحت مشغول
میشدہ نخوابد و روز دیگر بہ تہیہ اسباب سفر پردازد متوجہ یثرب گردد و چون شب شد بدر سرای مصطفی بدستوری کہ قرار دادہ
بودند جمع آمدہ انتظار می بردند کہ آن حضرت در خواب شود تا ایشان بقتل و ہلاک آنحضرت پردازند گویند ابولہب گفت
امشب او را نگاہ میداریم چون صبح شود در روشنی او را بقتل رسانیم تا بنی ہاشم را معلوم شود کہ جماعات قبائل این
کار ساختہ ایم حضرت رسول کیفیت این قضیہ اطلاع بامیر علی بن ابیطالب را فرمود کہ مشرکان قصد قتل من دارند تو برد
و برد مرا بپوش و در خوابگاہ من بخسپ و دل قوی دار ہیچ گزندی بتو نخواہد رسید علی مرتضی بموجب فرمودہ عمل نمودہ بردی
کہ پیغمبر در خواب پوشیدہ بود بر دوش خود کشیدہ و در فراش خاص آنحضرت بفراغ بال تکیہ فرمود و من الناس من یشری نفس
نفیس خود را فدای ذات مقدس ساخت و آیہ من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد
ہمان واقعہ نازل شد گویند کہ دران شب کہ علی بن ابیطالب بجای آن دلیری نمود و از سر جان شیرین درگذشت باری تعالی بہ
جبرئیل و میکائیل وحی فرستاد کہ من در میان ہر دو شما عقد مواخات بستم و عمر یکی از شما را بیشتر از دیگری گردانیدم
کدام یک از شما حیات دیگری را بر خود و حیات خود ... ہر دو فرشتہ مقرب گفتند کہ ما حیات خود را دوست

میدا یعم و ختیار نمی کنی بر زندگانی خود پس آمد بر ایشان بار وحی آمد که چرا شما مثل علی بن ابیطالب نباشید که میان او و محمد عقد
مواخاة بستم و او جان خود را فدای نفس گرامی محمد ساخته حیات محمد را بر حیات خویش مقدم نموده اکنون از زمین
طارج شوید بر جانشین و بر علی را از شر اعدا نگاه دارید ایشان بفرمان خدای عز و جل از طارق نیلگون در پرواز آمده
بر جنب پیغمبر سکون اختیار نمودند میکائیل در پایین پاے حضرت مرتضیٰ قرار گرفت و جبرئیل در بالین او نشسته فرمود بخ بخ
کیست مثل تو اے علی بن ابیطالب که خداے تعالیٰ بتو مباہات فرمود بر ملائکه و لله در من قال ے سرکه در نشئه اخشم
بپاے تو ہمت با که شیشم سرو بگردن بپاے دیگر انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ عبارت روضۃ الصفا میں چند اغلاط صریحہ کاتب
کی ہیں اور ظاہر ہے کہ لکھنؤ کے چھاپہ کا چھاپہ اکثر غلط ہوتا ہے لیکن چونکہ نقل کا لا اصل ہونا چاہیے لہذا میں نے تصحیح ہی کی
اور نیز کتاب روضۃ الاحباب مطبوعہ مطبع انوار محمدی لکھنؤ سنہ ۱۲۹۷ ہجری جلد اول کے
صفحہ ۸۶ میں یہ عبارت ہے و روایت که دران شب که علی کرم اللہ وجہہ در جامہ خواب آنحضرت تکیہ نمود
و نفس خود را فدای وے ساخت حق تعالیٰ وحی کرد بجبرئیل و میکائیل که میان شما ہر دو عقد مواخاة بستم و عمر یکے
را بیش از عمر آن دیگر گردانیدم کدام از شما ایثار حیات دیگرے بر حیات خود می کنید ہر یکے از ایشان گفتند ما ایثار حیات خود
بر حیات کسی نمی کنیم زندگی خویش دوست می داریم اللہ تعالیٰ وحی کرد بایشان که چرا مثل علی بن ابیطالب نیستید که مواخات
بستم میان او و محمد او نفس خود را فدای محمد ساخت حیات او را بر حیات خویش ایثار نمود بروید بزمین و وی را از شر اعدا
محافظت نمائید ایشان بموجب امر خداوند تعالیٰ بزمین آمدند جبرئیل بر بالین علی نشست و میکائیل بر پائین وی جبرئیل گفت
بخ بخ کیست مثل تو ای علی بن ابیطالب حق جل جلالہ مباہات کرد بتو بر ملائکه و لنعم ما قیل ے ہر آنکه بہر خدا نفس
بر بندد و ہمہ ملک زمین بفرمان او کمر بندد و گویند آیت کریمہ ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات
اللہ واللہ رؤف بالعباد ○ دران باب نازل شد ترجمہ آیت اور آدمیوں میں سے بعض ایسے لوگ
ہیں کہ بیچ کرتے ہیں اپنی جان کو اللہ کی رضا مندی کے لیے اور اللہ مہربان ہے بندوں پر شعاع سیزدہم
قول رسول خدا ہے اس خطبہ مبارک میں قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین یعنی علی قتل
کرنیوالے ہیں بیعت توڑنے والوں کے اور ظالموں کے اور دین سے نکلجانیوالوں کے انتہی یہ حدیث
سنیوں کی صدہا کتابوں میں لکھی ہوئی ہے مگر میں بخوف طوالت فقط دو کتابوں کی نقل پر اکتفا کرتا ہوں کتاب

اسد الغابہ جزء رابع چھاپ مذکور کے ص ۳۳ مین ہے عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرتنا بقتال ہولاء فمع من فقال مع علی بن ابیطالب معہ یقتل عمار بن یاسر ترجمہ ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا نے واسطے قتال ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے پس ہمنے پوچھا کہ رسول خدا اپنے جو ہمکو ان لوگون سے لڑنے کا حکم دیا تو ہم کسکے ہمراہ ہو کے لڑینگے پس آپ نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب کے ہمراہ اور اسکی ہمراہی مین قتل کیا جائیگا عمار ابن یاسر انتہی ونیز اسی کتاب کے اسی ص مین ہے عن علی بن ربیعہ قال سمعت علیا علی منبرکم ہذا یقول عہد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین ترجمہ علی بن ربیعہ سے منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے علی کو تمہارے اس منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ عہد لیا ہے مجھسے رسول خدا نے کہ قتل کرون مین ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۱ مین ہے عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی منزل ام سلمہ فجاء علی فقال رسول اللہ صلعم یا ام سلمہ ہذا واللہ قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ ایکدن رسول خدا باہر تشریف لائے بعد اوسکی حضرت ام سلمہ کے گہر مین گئے پس علی آئے پس فرمایا رسول خدا نے کہ ام سلمہ یہ شخص ہے اللہ کہ قسم والاہی قاسطین و ناکثین و مارقین کا میرے بعد انتہی تمام دنیا سنی اس بات کو جانتے ہین کہ ان احادیث مین ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر وغیرہ ہین کہ نکث بیعت کر کے بصرہ مین جناب امیر سے لڑے تھے اور قاسطین سے مراد معاویہ اور اہل شام ہین کہ جو صفین مین لڑے اور قاسطین کے معنی ظالمین کے ہین اور پھر ان کی اصطلاح میں فائز ہین حالانکہ یہ بھی کہتے ہین جناب رسول خدا نے فرمایا کہ عمار یاسر کو لشکر باغی قتل کریگا تعجب کی بات ہے کیسا اسلام ہے اور کیسی تصدیق ہی قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی کہ جنکی شان مین آیا ہی ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور مارقین سے مراد خوارج ہین کہ جو نہروان مین لڑے تھے شجاع جہارم

قول رسول خدا ہی اس حدیث مبارکہ میں حسنینؑ کے باب میں انہما سیدا شباب اہل
الجنۃ ترجمہ یعنی حسن و حسین دونوں سردار ہیں اہل بہشت کے انتہی اور یہ حدیث سنیوں کی کتابوں میں
معروف و مشہور ہے چنانچہ ترجمہ مشکوۃ شاہ عبدالحق محدث دہلوی جلد رابع مطبوع مطبع نولکشور
کے صفحہ ۵۰۰ سے ۷۰۰ تک یہ عبارت ہے عن حذیفۃ قال قلت لامی دعینی آتی النبی
گفت حذیفہ بن الیمان گفتم مر مادر خود را بگذار مرا و اذن دہ کہ بیایم پیغمبر را یعنی بخدمت وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاصلی معہ المغرب پس بگذارم با آنحضرت نماز شام واسالہ ان یستغفر لی ولک وطلب کنم از وے
کہ طلب آمرزش کند از خدا برائے من و برائے تو پس اذن داد مرا فاتیت النبی پس آمدم من پیغمبر را صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فصلیت معہ المغرب پس گذاردم با آنحضرت نماز مغرب را فصلی حتی صلی العشاء
پس گذارد آنحضرت نوافل تا آنکہ گذارد نماز خفتن را و درین حدیث فضیلت شغل ما بین مغرب و عشا است بنماز
نفل و مشائخ این را احیاء ما بین العشائین میگویند ثم انفتل پس برگشت آنحضرت از نماز و بازگشت بجانب
خانہ فتبعتہ پس پیروی کردم آنحضرت را و رفتم دنبال وے فسمع صوتی پس شنید آنحضرت آواز مرا آواز
پائے نعلین مرا و ست یا شنید یا گفت حذیفہ کہ آنحضرت آنرا شنید فقال من ہذا حذیفۃ پس گفت کیست این
حذیفہ ہست یا تو حذیفہ قلت نعم گفتم آرے حضرت منم حذیفہ قال ما حاجتک گفت آنحضرت چیست حاجت
تو چہ میگوئی و چہ میخواہی غفر اللہ لک ولامک بیامرزد خدا ترا و مادر ترا ان ہذا ملک لم ینزل الی الارض
قط قبل ہذہ اللیلۃ بدرستیکہ این فرشتہ ایست کہ فرو نیامدہ است بسوئے زمین ہرگز پیش از این شب
استاذن ربہ ان یسلم علی دستوری خواستہ وے از پروردگار وے کہ بیاید و سلام کند بمن ویبشرنی
ان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ و مژدہ دہد مرا بآنکہ فاطمہ بہتر و بی بی زنان اہل بہشت است
وان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ و بآنکہ حسن و حسین بہتر و صاحب جوانان اہل بہشت اند انتہی
اس عبارت میں سیدۃ کا ترجمہ سردار لکھا ہے اور شاہ صاحب نے جیسا اشارہ کیا ہے کہ سیدۃ کا ترجمہ
بہتر اور بی بی لکھا ہے اور سید کے ترجمہ میں بھی دو لفظ لکھے ہیں یعنی بہتر و صاحب اب اہل انصاف ملاحظہ
فرمائیں کہ یہاں سید کا ترجمہ لکھا ہے وہ بہتر و صاحب ہے جو شاہ صاحب نے لکھا ہے بہتر کی جو لفظ ہے اس میں

یہ احتمال ہو سکتا ہی کہ کاتب کی غلطی کی ہو اور اصل مین مہتر ہو اور سید کا ترجمہ مہتر کچھ نامناسب نہین ہے
کہ مترادف ہی سردار کا لیکن تاہم سردار اوس سے بہتر ہے اور سید کا ترجمہ بی بی جو لکھا ہی معلوم نہین
کہ اس سے شاہ صاحب کا کیا مطلب ہی جب لونڈی کے مقابلے مین بی بی کہتے ہین تو زبان اردو کی موافق
اوس سے سردار اور مالک مراد ہو سکتی ہے اگر یہ مطلب شاہ صاحب کا ہی تو خیر چندان نامناسب نہین ہے
لیکن سید کا ترجمہ صاحب او مجنون نے نہین معلوم کس لغت سے لکھا ہی ہر چند کہ بعض مواقع مین صاحب کے
معنی بھی زبان اردو مین مراد ہو سکتے ہین مگر اسطرح کے الفاظ بعیدہ کا لکھنا اونکو کیا ضرور تھا معلوم نہین کہ علماے
اہل سنت و جماعت جب بمجبوری کوئی حدیث منجملہ فضائل اہلبیت علیہم السلام لکھتے ہین تو اسقدر کیون
گھبرا جاتے ہین و نیز کتاب کنز العمال جز سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدر آباد کے
صفحہ ۲۱۷ مین ہے عن ملک استاذن ان یسلم علی و یبشرنی ان فاطمۃ سیدۃ
نساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ (الرویانی حب
عن حذیفۃ) ترجمہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا کہ اوسنے اجازت طلب
کی تھی حق سبحانہ و تعالی سے اس بات کی کہ سلام کرے میرے اوپر اور بشارت دے مجھکو یہ بشارت
کہ تحقیق فاطمہ سردار ہے زنان اہل بہشت کی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین جوانان اہل بہشت کے انتہی
و نیز اسی کتاب کے ص ۲۲۸ مین یہ حدیث ہے ابنای ہذان الحسن والحسین سیدا
شباب اہل الجنۃ وابوہما خیر منہما (ابن عساکر عن علی وعن ابن عمر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ حسن و حسین یہ دونون میرے بیٹے سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور باپ ان دونون کا ان دونون سے
بہتر ہے انتہی اس حدیث کے ما قبل اور ما بعد اس کتاب مین بہت سی حدیثین اسی مضمون کی ہین مگر ہمنے
بخوف طوالت فقط اسیقدر پر اکتفا کی شعاع پانزدہم بیان قول رسول خدا این ما انقد
الناس ذریۃ کل نبی من صلبہ وذریتی من صلب علی ترجمہ ای گروہ مردم ذریت ہر نبی کی اوسکی پشت سے
ہے اور ذریت میری علی کی پشت سے ہے انتہی اور یہ ثابت ہے عقلاً و نقلاً دلیل عقلی یہ ہے کہ اور انبیا
علیہم السلام کی اولاد ذکور بھی تھی لہذا وہ اون حضرات کی ذریت کہلائی تھی اور جناب رسول خدا کے کوئی

اولاد ازقسم ذکور یا اناث سوا جناب سیدہ کے آپ کے بعد باقی نہین رہی بلکہ سب کا آپ کے سامنے انتقال
ہوگیا اور جناب امیر کی اولاد جو جناب سیدہ کے بطن سے تھی آپکی طرف منسوب ہوئی اور اون حضرات کو آپنے
اپنی اولاد فرمایا اور انھین سے آپکی ذریت قائم ہوئی **اور دلیل نقلی یہ ہے** کہ سنیون کی صدہا کتابون سے
ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے اولاد فاطمہ زہرا کو اپنی اولاد فرمایا ہے اور مین بخوف طوالت چند کتابون سے
نقل کرتا ہون **اول** جو حدیث کہ ابھی مین کتاب کنز العمال کے صفحہ ۲۲۰ سے نقل کرچکا ہون اوس سے ثابت ہے
دوم اوسی کتاب کے ص ۲۱۶ مین ہے ان لکل بنی اب عصبۃ ینتمون الیہا الا ولد
فاطمۃ فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی خلقوا من طینتی وویل
للمکذبین بفضلھم من احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ (ک ابن
عساکر عن جابر) **ترجمہ** فرمایا جناب رسولخدا نے کہ تحقیق واسطے ہر باپ کے اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے
کہ وہ اولاد اوسی کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہ کی پس تحقیق مین اونکا ولی ہون اور مین اونکا گروہ
ہون اور وہ میری عترت ہین پیدا کیے گئے ہین میری طینت سے عذاب ہے واسطے اون لوگون کے کہ جو
اونکے فضل کی تکذیب کرنے والے ہون جو شخص کہ اونکو دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ دوست رکھتا ہے اور جو
شخص کہ اونکو دشمن رکھتا ہے اوسکو اللہ دشمن رکھتا ہے **ونیز اسی کتاب کے ص ۲۲۰ مین ہے**
لکل بنی انثی عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وعصبتھم ؛
(طب عن فاطمۃ الزہراء) **ترجمہ** واسطے ہر عورت کی اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے (یعنی باپ کی طرف کا)
کہ وہ اولاد اوسکی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہ کی کہ مین اونکا ولی ہون اور اونکا گروہ ہون انتھی و
اسی کتاب مین اسی حدیث کے بعد یہ حدیث بلا فاصلہ ہے لکل بنی
ام عصبۃ ینتمون الیہ الا ابنی فاطمۃ فانا ولیھما وعصبتھما (ک عن جابر) **ترجمہ** فرمایا جناب رسولخدا نے کہ واسطے
ہر ماں کی اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے (یعنی باپ کی طرف کا) کہ وہ اولاد اوسی کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر
دونون بیٹے فاطمہ کے کہ مین ہی اون دونون کا ولی ہون اور اونکا گروہ ہون **ونیز بلا فاصلہ یہ حدیث**
ہے ھذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما (ت

حب عن جابر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ دونون (یعنی حسنؑ و حسینؑ) میرے بیٹے ہین اور
میری بیٹی کے بیٹے ہین بار خدایا مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی ان دونون کو دوست رکھ
اور جو شخص کہ ان دونون کو دوست رکھے اوسکو بھی دوست رکھ انتہی و نیز اسی صفحے مین چند
حدیثون کے بعد ہے کل بنی انثی فان عصبتہم لابیہم ما خلا ولد فاطمۃ فانی انا عصبتہم
وانا ابوھم (طب عن عمر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہر عورت کے اولاد کا گروہ اونکے
باپ کیطرف ہوتا ہے سوا اولاد فاطمہؑ کے کہ مین اونکا گروہ ہون اور اونکا باپ ہون و نیز اسی کتاب کے
ص ۲۲۱ مین ہے انی سمیت ابنی ھذین باسم ابنی ھارون شبر و شبیر (ش عن الاعمش عن سالم
مرسلا) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق نام رکھا ہے مین نے اپنے ان دونون بیٹون کا ہارون
کے دونون بیٹون کے نام پر شبر و شبیر و نیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے انے
سمیت بنی ھولاء بتسمیۃ ھارون بنیہ شبر و شبیر و مشبر (حم فط فی الافراد طب ک ق و ابن عساکر عن علی
البغوی طب عن سلمان) ترجمہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ مین نے نام رکھا ہے اپنے ان بیٹون کا ہارون کے
بیٹون کے نام پر شبر و شبیر و مشبر انتہی ظاہر ہے کہ اس حدیث مین شبر سے مراد حضرت امام حسنؑ اور شبیر سے
مراد حضرت امام حسینؑ اور مشبر سے مراد حضرت محسن ہین کہ جو شکم مبارک جناب سیدہ مین قبل زمان ولادت
شہید ہوے و نیز ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی مطبوع مطبع نولکشور کے صفحہ
۶۷۰ مین ہے وعن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ای اہل بیتک احب
الیک گفت انس پرسیدہ شد ان حضرت کہ کدام یکے از اہلبیت تو محبوب ترست بسوے تو قال گفت
الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی و بود انحضرت کہ می گفت مر فاطمہ را بخوان و طلب بر اے من ہر دو پسرم
فیشمہما ویضمہما الیہ پس می بوئید انحضرت حسن و حسینؑ را و گرد می آورد ایشان را بسوے خود و می چسپانید
بخود و شعاع شانزدہم اثبات قول رسول خدا مین انہ منی وانا منہ ترجمہ تحقیق وہ یعنی علیؑ
مجھسے ہے اور مین وس سے ہون انتہی اب اسکا ثبوت سنیئے ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق مذکور الصدر
کے ص ۶۷۰ مین ہے و ذکر حدیث البراء قال لعلی ذکر کردہ شد حدیث براء بن عازب کہ درو

گفتہ است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مر علی مرتضیٰ را انت منی وانا منک تو از منی ومن از تو فی باب بلوغ الصغیرۃ ؁ ونیز کنز العمال جز سادس مذکور الصدر کے ص ۴۰۰ مین یہ حدیث ہے بمسند رافع بن خدیج لما قتل علی یوم احد اصحاب الالویۃ قال جبریل یا رسول اللہ ان ہذہ لھی المواساۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ منی وانا منہ قال جبریل وانا منکما یا رسول اللہ (طب) ترجمہ جسوقت کہ قتل کیا علی نے احد کے دن کافرون کے علمدار کو تو کہا جبریل نے کہ ای رسول خدا تحقیق یہ مواساۃ ہے پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق وہ علی مجھسے ہی اور مین اوس سے ہون کہا جبریل نے کہ اور مین بھی تم دونون سے ہون ای رسول خدا انتہی کیون حضرات سنیہ کچھ تمھاری سمجھ مین آیا کہ یہ کون سا مرتبہ رفیعہ تھا کہ جسمین حضرت جبرئیل نے اپنے تئین داخل کیا ونیز جامع الترمذی مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی جلد ثانی کی صفحہ ۲۱۳ مین یہ حدیث ہے حدثنا اسمعیل بن موسی نا شریک عن ابی اسحق عن حبشی بن جنادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یودی عنی الا انا او علی ترجمہ ترمذی نے باسناد مندرجہ متن روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور نہ ادا کریگا کوئی حکم خدا کو میری طرف سے لیکن مین خود یا علی انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ جب جناب رسول خدا نے حضرت ابوبکر کو تبلیغ احکام سے معزول فرمایا تو یہ ارشاد کیا تھا چنانچہ اسی صفحہ جامع ترمذی کے حاشیے پر لفظ یودی پر پانچ کا ہندسہ بناکے جو کچھ لکھا ہے اوسمین اوسکی طرف اشارہ ہے اور دیگر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین یہ قصہ عزل حضرت ابوبکر ونصب علی بن ابیطالب کا مفصل لکھا ہوا ہے یہان بخوف طوالت مین نے اسکی بابت کچھ نہین لکھا اور باقی ثبوت اس شجاع کا شجاع ہفتم مین قابل ملاحظہ ہے شجاع ہشتم اثبات قول رسول خدا صلعم فعلی ولیکم ومبین لکم الذی نصبہ اللہ عز وجل بعدی ترجمہ پس علی ولی تمھارا ہے اور بیان کرنیوالا ہی واسطے تمھارے احکام دین کو ایسا علی کہ نصب کیا ہے اوسکو اللہ عز وجل نے بعد میرے انتہی اس کلام معجز نظام مین سے حضرات سنیہ نے بیچ کے الفاظ تو حذف کر دیے ہین لیکن علی ولیکم بعدی

اسطرح کے الفاظ اونکی کتب معتبرہ مین موجود ہین لیکن اس حذف سے کیا ہوتا ہے حق بات کہین چھپتی ہے خود لفظ بعدی اسپر شاہد ہے کہ اس حدیث شریف مین ولایت سے مراد امامت و خلافت ہے چنانچہ

کتاب کنز العمال جزء سادس مذکور کے ص ۳۹۹ سے ۴۰۰ تک یہ حدیث

مذکور ہے عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ واستعمل علیہم علیاً فغنموا فصنع علی شیئاً انکروہ ؛ وفی لفظ ؛ فاخذ علی من الغنیمۃ جاریۃ فتعاقد اربعۃ من الجیش اذا قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعلموہ وکانوا اذا قدموا من سفر بدأوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ونظروا الیہ ثم ینصرفون الی رحالہم فلما قدم السریۃ سلموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر ان علیاً قد اخذ من الغنیمۃ جاریۃ فاعرض عنہ ثم قام الثانیۃ فقال مثل ذلک ثم فاعرض عنہ ثم قام الرابعۃ فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف الغضب فی وجہہ فقال ما تریدون من علی علی منی وانا منہ

وعلی ولی کل مومن بعدی ؛ (ش وابن جریر) وصححہ ؛

ترجمہ عمران بن حصین سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ بھیجا رسول خدا نے ایک لشکر اور علی کو اوسپر امیر کیا پس بعد فتح کے اون لوگون نے غنیمت پائی (یعنی لوٹ کا اسباب) پس علی نے ایسا کچھ کیا کہ اون لوگون کے خلاف ہوا اور بعض روایت مین یہ لفظ ہے کہ علی نے مال غنیمت مین سے ایک لونڈی لے لی پس چار آدمیون نے اوس لشکر مین آپس مین اس بات کا عہد کر لیا کہ جب رسول خدا کے پاس جائینگے تو اونکو اس بات سے آگاہ کر دینگے اور لوگونکی یہ عادت تھی کہ جب سفر سے آتے تھے تو پہلے رسول خدا کے پاس جاتے تھے اور آپ کو سلام کرتے تھے اور آپکی طرف دیکھ لیتے تھے تو بعد اوسکے اپنے گھرون کو جاتے تھے پس جب لشکر پھر کے آیا تو سبنے رسول خدا کو سلام کیا پس ایک آدمی اونھین چار وین سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اے رسول خدا کیا آپنے نہین دیکھا کہ علی نے مال غنیمت مین سے ایک لونڈی لے لی پس آپنے اوس سے منھ اپنا پھیر لیا بعد اوسکے دوسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا بعد اوسکے تیسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا پس آپنے اوس سے بھی

منھ پھیر لیا بعد اوسکے چوتھا کھڑا ہوا ہس جناب رسول خدا اوسکی طرف متوجہ ہوے درانحالیکہ آپکے چہرہ مبارک سے آثار غضب کے معلوم ہوتے تھے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو علی سے علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور علی ولی ہے ہر مومن کا میرے بعد انتہی کیون حضرات سنیو اب اس حدیث مین بھی تم ولی کے معنی دوست کے کہوگے اور اگر کہوگے تو لفظ بعدی کو کیا کروگے کیا اس بات کے قائل ہوجاؤگے کہ علی بن ابیطالب بعد رسول خدا کے سب مومنون کے دوست ہوے اور آپکے سامنے نہین تھے و نیز خصائص نسائی مطبوع مطبع جمالیہ مصر کے ص ۱۶ مین یہ حدیث ہے اخبرنا احمد بن شعیب قال اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا جعفر یعنی ابن سلیمان عن یزید عن مطرف بن عبداللہ عن عمران قال جهز رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جیشا واستعمل علیهم علی بن ابیطالب فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه فتعاقد اربعة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا لقینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخبرناه بما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسلموا علیه فانصرفوا الی رحالهم فلما قدمت السریة فسلموا علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقام احد الاربعة فقال یا رسول اللہ الم تر ان علی بن ابیطالب صنع کذا وکذا فاعرض عنه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم الثالث فقال مقالته ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والغضب یبصر فی وجهه فقال ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منه وهو ولی کل مومن بعدی ترجمہ نسائی نے باسناد مذکورہ عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ جناب رسول خدا نے ایک لشکر کا سامان کیا اور علی بن ابیطالب کو اوسپر امیر کیا پس آپ اوس لشکر مین گئے اور وہان غنیمت مین سے ایک لونڈی کو لے لیا پس یہ بات اون لوگون کو خلاف ہوئی اور چار آدمیون نے اصحاب رسول خدا سے آپس مین اس بات کا عہد کر لیا کہ جس وقت ہم رسول خدا کے

پاس جائینگے تو جو کچھ علی نے کیا ہے وہ اونکو بتلا دینگے اور مسلمانون کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کسی سفر سے پھرتے تھے تو پہلے جناب رسول خدا کے پاس جا کے سلام کرتے تھے بعد اوسکے اپنے گھرونکو جاتے تھے پس جب لشکر آیا اور سب نے نبی صلعم کو سلام کیا تو ایک آدمی اون چارون مین سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اے رسول خدا کیا آپ نے نہین دیکھا کہ علی بن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا پس رسول خدا نے اوس سے منھ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا پھر تیسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا پھر چوتھا کھڑا ہوا اور جو کچھ اون لوگون نے کہا تھا اوسنے بھی کہا پس متوجہ ہوے اون لوگونکی طرف رسول خدا اور غضب آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتا تھا اور فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہے ہر مومن کا میرے بعد انتہی یہ حدیث بھی عمران بن حصین سے منقول ہے اور جو حدیث کہ ہمنے کنز العمال جزو سادس کے ص ۳۹۹ سے ابھی نقل کی ہے اوس سے بہمہ وجوہ مقصود و مفہوم مین مطابق ہے **ونیز اسی کتاب خصائص نسائی کے صفحہ ۷ مین یہ حدیث** ہے (اخبرنا) احمد بن شعیب قال اخبرنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی عن ابن فضیل عن الاجلح عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علی رضی اللہ عنہ علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی کرم اللہ وجہہ علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما علی جندۃ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظفر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ من السبی وکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ ونلت من علی رضی اللہ عنہ فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا تبغضن یا بریدۃ لی علیا فان علیا منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی ۵

ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن بریدہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ بھیجا ہمکو رسول خدا نے یمن کیطرف خالد بن ولید کے ساتھ اور بھیجا علی کو ایک دوسرے لشکر پر امیر کر کے اور فرمایا کہ اگر تم دونو لشکر وہان باہم ملاقات ہو جاے تو علی سب لوگون پر امیر ہے اور اگر دونون علیحدہ علیحدہ رہو تو ہر شخص تم

دونون مین سے اپنے لشکر پر امیر رہیگا پس ہم لوگون نے بنی زبید سے ملاقات کی کہ جو اہل یمن
مین سے تھے اور فتح پائی مسلمانون نے مشرکون پر اور غالب آئے ہم لڑائی مین اور قید کیا ہمنے کافرون کی
ذریت کو پس منتخب کر لی علیؑ نے ایک لونڈی اپنے لیے قیدیون مین سے اور اسکی بابت خالد بن ولید نے
نبیؐ کو خط لکھا اور مجھکو حکم دیا کہ مین علیؑ کی برائیان کرون بریدہ کہتا ہے کہ مین نے خط آپ کو دیا اور علیؑ کی
برائی بیان کی پس متغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول خدا کا اور فرمایا آپؐ نے کہ ہرگز نہ دشمن رکھ تو اے بریدہ علیؑ کو
اس سبب سے کہ تحقیق علیؑ مجھسے ہے اور مین وس سے ہون اور وہ ولی ہے تمہارا بعد میرے انتہی ان تینون
حدیثون مین لفظ انہ منی وانا منہ بھی موجود ہے اور لفظ بعدی بھی موجود ہے اور پہلی دونون حدیثون مین علیؑ
ولی کل مومن ہے اور تیسری حدیث مین ہو ولیکم ہے اب ایک لطیفہ ور سنیے **کشف الاستار**
وہتک الاسرار ترجمہ مشکوٰۃ شاہ عبد الحق مذکور الصدر کے ص ۶۷ مین ہے **الفصل الثانی** عن عمران
بن حصین بضم حا وفتح صاد از قدمائے صحابہ و فضلائے ایشان ست و ملائکہ بزیارت وے می آمدند
وبروے سلام میکردند ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان علیا منی وانا منہ روایت کردہ است
کہ آنحضرت گفت کہ علی از من است و من از علی کنایت است از کمال اتحاد و اتصال و اخلاص و یگانگی وھو ولی
کل مومن و علی ولی ہر مسلمان و دوست و محب و ناصر ست رواہ الترمذی ۰۲ انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے
کہ اس حدیث مین دونون طرح کی تحریف ہوئی ہے لفظی بھی اور معنوی بھی لفظی یہ ہے کہ وہو کل مومن کے بعد سے
لفظ من بعدی حذف کر دی ہے اور معنوی یہ ہے کہ شاہ صاحب نے ولی کے معنی دوست و محب و ناصر
کے لکھے ہین اور جو معنی کہ مقصود ہین یعنی اولی بالتصرف یا صاحب اختیار یا حاکم وہ نہین لکھے اور ظاہر ہے
کہ من بعدی کی لفظ اسی واسطے حذف کر دی ہے کہ اوسکے ساتھ یہ معنی کہ جو شاہ صاحب نے لکھے ہین وہ کسیطرح
درست نہین ہوسکتے تھے اسواسطے کہ کیونکر ممکن ہے کہ جناب امیرؑ جناب رسول خدا کے سامنے مومنون کے
دوست و محب و ناصر نہ ہون بعد آپکے ہوئے ہون اب تحریف لفظی کا ثبوت قابل ملاحظہ ہے کہ یہ حدیث
مشکوٰۃ مین جامع الترمذی جلد ثانی سے نقل کی گئی ہے چنانچہ آخر حدیث مین لکھا ہوا ہے کہ رواہ الترمذی ۰۲
اور کتاب مذکور مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی کے جلد ثانی ص ۲۱۲ سے ۲۱۳ تک

یہ حدیث اسطرح لکھی ہوئی ہے حدثنا قتیبۃ بن سعید نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن یزید الرشک عن مطرف بن عبد اللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا و استعمل علیہم علی بن ابیطالب فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ و تعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اذا لقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ بما صنع علی وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالھم فلما قدمت السریۃ سلموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر الی علی بن ابیطالب صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل مقالتہ فاعرض عنہ ثم قام الیہ الثالث فقال مثل مقالتہ فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وولی کل مومن بعدی

ترجمہ ترمذی نے باسناد مندرجۂ متن عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ بھیجا رسول خدا نے ایک لشکر کو اور امیر کیا اون لوگون پر علی بن ابیطالب کو پس آپ اوسی لشکر مین گئے اور مال غنیمت مین سے آپنے ایک لونڈی کو لے لیا پس یہ بات اون لوگون کے خلاف ہوئی اور چار آدمیون نے اصحاب رسول خدا مین سے آپس مین عہد کیا اور کہا کہ جسوقت ہم رسول خدا سے ملاقات کرینگے تو جو کچھ علی نے کیا ہے وہ اونکو بتلاوینگے اور مسلمانون کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کسی سفر سے پھرتے تھے تو پہلے جناب رسول خدا کے پاس جا کے سلام کرتے تھے بعد اوسکے اپنے گھرون کو جاتے تھے پس جب لشکر آیا اور سب نے نبی کو سلام کیا تو ایک آدمی اون چار ونمین سے کھڑا ہوا اور اوسنے کہا کہ ای رسول خدا کیا نہین دیکھا آپنے علی بن ابیطالب کی طرف کہ اونھون نے ایسا ایسا کیا پس رسولخدا نے اوس سے منھ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور جو کچھ اوسنے کہا تھا وہی اوسنے بھی کہا پس آپنے اوس سے بھی منھ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اوسنے بھی یہی کہا جو اون

پھیر منہ پھیر لیا بعد اوسکے چوتھا کھڑا ہوا اور جو کچھ اون لوگون نے کہا تھا وہی اوسنے بھی کہا پس متوجہ ہوے اوسکی طرف
رسول خدا اور غضب آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتا تھا اور فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ
علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہے ہر مومن کا میرے
بعد انتہی جو حدیث کہ کنز العمال کے ص ۳۹۹ سے اور جو حدیث کہ خصایص نسائی کے ص ۱۶ سے ہمنے نقل
کی ہے اون دونون حدیثون سے یہ حدیث من جمیع الوجوہ مطابق ہے حتے کہ ان تینون روایتون مین اس حدیث کی
اسناد بھی عمران بن حصین کیطرف منتہی ہوتی ہے اور جو حدیث کہ خصایص نسائی کے ص ۱۷ سے ہمنے نقل کی ہے
وہ بریدہ سے مروی ہے اور الفاظ مین کچھ فرق ہے لیکن مقصود و مفہوم اوسکا بھی یہی ہے کہ جو ان تینون حدیثون کا
ہے یعنی مطلوب اس امر کا ثبوت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی
اور یہ الفاظ ان چارون حدیثون مین موجود ہین لیکن جناب شیخ عبد الحق محدث دہلوی مترجم مشکوۃ نے باوجود
اسکے کہ اس حدیث کے لکھنے کے بعد یہ لکھدیا ہے کہ رواہ الترمذی ۲۰ ہمراہ فرید دیانت وامانت لفظ من بعدی
کو وہو ولی کل مومن کے بعد سے حذف کر دیا ہے حالانکہ جامع ترمذی مین یہ لفظ موجود ہے کیون حضرات اہل سنت
وجماعت تدین اسی کو کہتے ہین اور اسلام اسی کا نام ہے کہ محض اس خوف سے کہ جناب شاہ ولایت کی امامت
وخلافت ثابت نہ ہو جاے لفظ من بعدی کہ جو منقول عنہ مین موجود ہے وہ نقل سے حذف کر دی جاے
حالانکہ یہ وہ مشکوۃ ہے کہ تمام دنیا کے سنی اسپر ایمان لاے ہوے ہین اور شریف کہتے کہتے سب کا منہ
خشک ہوتا ہے جب اس طرح کی مشہور کتابون مین ایسی تحریفات صریحہ موجود ہین اور اکابر علماے اہل سنت وجماعت کا
یہ حال ہے کہ اپنی ہی صحاح سے نقل کرتے ہین ایسی تحریف اور خیانت کرتے ہین تو ہم بیچارے احمد الدین واعظ
اور اوسکے امثال کی تحریف وتبدیل وخیانت کی کیا شکایت کرین اگر جناب شاہ صاحب حق جل وعلے وخاتم
الانبیا وکلام خدا و روز جزا وسزا پر ایمان نہین لاسکتے اور اسکا اونکو یقین نہ تھا کہ ومن یغلل یات
بما غل یوم القیمۃ تو اسکا بھی اونھون نے خیال نکیا کہ ان اللہ لا یہدی کید الخائنین جامع الترمذی
موجود ہے اور تمام عالم مین معروف ومشہور ومتداول ہر شخص علماے شیعہ مین سے اوسکی طرف رجوع کرکے
نقل کا اصل سے مقابلہ کریگا اور یہ خیانت اوسپر ظاہر ہوگی تو وہ کیا کہیگا اور کیونکر کوئی شخص ایسے دام کید ومکر مین

کہ جو اوس میں بیت العنکبوت ہی گرفتار ہوگا و لکن اذا لم تستحی فاصنع ما شئت شاید کوئی صاحب کہیں کہ یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ مترجم کا قصور ہے شاید کہ جامع مشکوٰۃ نے یہ خیانت کی ہو تو ہم کہینگے کہ قرینہ تو اسی کا مقتضی ہے کہ شاہ صاحب نے اپنے ترجمے کی تصحیح کے لیے اصل متن میں سے لفظ من بعدی حذف کر دی ہے علاوہ اسکے شاہ صاحب ایسے نادان نہ تھے کہ جامع الترمذی پر مطلع نہ ہے ہوں محدث کہلاتے تھے لیکن خیر یوں ہی سہی ہم اسپر بھی راضی ہیں لیکن اگر ہم جامع مشکوٰۃ کو کچھ کہینگے تو آپ اوس سے بھی ناراض ہوجیے گا کہ وہ بھی آپکے یہاں کے علماے اعلام میں سے ہیں

شعاع ہجدہم اثبات قول جناب رسولخدا میں هذا علیّ اخی ووصیّ ووارث علمی و خلیفتی علی امتی یعنی یہ علیؑ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور پانیوالا ہے میرے علم کا اور میرا خلیفہ ہے میری امت پر انتہی اس کلام معجز نظام میں چار لفظین ہیں لہذا ہر لفظ کا ثبوت ہم علیحدہ بیان کرتے ہیں پہلے لفظ اخی کا ثبوت سنیے ترجمہ مشکوٰۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی مطبوع مطبع نولکشور کے جلد چہارم ص ۲۷۶ میں یہ عبارت ہے وعن ابن عمر قال آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین اصحابہ گفت ابن عمر برادری داد آنحضرت میان یاران خود و میان ہر کس بیکدیگر عقد مودت واخوت بست و این بعد از پنج ماہ از قدوم مدینہ بود فجاء علی تدمع عیناہ پس آمد علی رضی اللہ عنہ درحالیکہ اشک میریزد ہر دو چشم او فقال پس گفت علی آخیت بین اصحابک برادری دادی میان یاران خود ولم تواخ بینی وبین احد و برادری ندادی میان من و میان ہیچ یکے فقال رسول اللہ پس گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ تو برادر منی در دنیا و آخرت ترا اخوت چاہت و مناسبت کہ بدیگرے برادری دہم و نیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع حیدرآباد کے ص ۳۹۰ میں ہے (مسند زید بن ابی اوفی) لما آخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ قال علی لقد ذہب روحی وانقطع ظہری حین رایتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فان کان ہذا من سخط علیّ فلک العتبی والکرامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول اللہ

قال ماورث الانبیاء من قبلی قال ماورث الانبیاء من قبلک قال کتاب ربہم وسنۃ نبیہم وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی (حم فی کتاب مناقب علی)

ترجمہ جسوقت کہ مواخاۃ کی نبی نے اپنے اصحاب میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی قرار دیا) تو کہا علیؑ نے کہ تحقیق میری جان نکل گئی اور میری کمر ٹوٹ گئی جسوقت کہ مین نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کیا وہ میرے ساتھ نکیا پس اگر غضب کے سبب سے ہی میرے اوپر تو آپکے لیے عفو ہے اور بخشش ہے پس فرمایا رسول خدا نے قسم ہے اوسکی کہ جسنے مجھکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ مین نے نہین موخر کیا تجھکو مگر اپنے نفس کے لیے اور تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے سوا اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا اور تو میرا بھائی ہے اور میرا وارث ہے کہا علیؑ نے کہ کیا میراث مین لونگا مین آپ سے اے رسول خدا آپ نے جواب دیا کہ جو کچھ میراث مین لیا ہے انبیا نے مجھسے پیشتر کہا علیؑ نے کہ کیا میراث مین لیا ہے انبیا نے آپسے پیشتر فرمایا رسول خدا نے کہ کتاب اونکے پروردگار کی اور سنت اونکی نبی کی اور تو میرے ساتھ ہوگا میرے مکان مین بہشت مین ساتھ میری بیٹی فاطمہ کے اور تو میرا بھائی ہے اور میرا رفیق ہے انتہی جو حدیث کہ ہمنے اسی کنز العمال کے ص ۳۹۵ سے ثبوت سبقت اسلام مین نقل کی ہے و نیز اس حدیث سے ایک فائدہ جلیلہ یہ حاصل ہوا کہ سنی جو حدیث منزلت مین گفتگو کرتے تھے وہ منقطع ہوگئی یعنی وہ لوگ کہتے تھے کہ جناب رسول خدا جب معرکہ تبوک مین تشریف لیگئے تو حضرت علیؑ کے باب مین آپنے یہ ارشاد فرمایا پس آپ حضرت ہارون سے من جمیع الوجوہ مشابہ نہ تھے بلکہ ایک وقت خاص کے لیے یہ فرمایا تھا کہ حضرت علیؑ کو اپنے اہل وعیال مین اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا اب ہمسے حضرات سنیہ بتائین کہ اس حدیث مین کہ جو انکے خلیفہ ثانی صاحب سے منقول ہے توقیت کہان ہے پس ثابت ہوگیا کہ جناب امیر کی منزلت جناب رسول خدا سے من جمیع الوجوہ مثل حضرت ہارون کے تھی حضرت موسے سے البتہ امر نبوت ممکن نہ تھا کہ جناب رسول خدا خاتم الانبیا ہین اوسکو جو آپنے مستثنے فرمایا و نیز اسی کتاب کنز العمال کے ص ۳۹۸ سے ۳۹۹ تک ہے (ایضا) عن سلیمن بن الربیع ثنا کادح بن رحمۃ الزاھدی ثنا مسعر بن کدام عن عطیہ عن جابر

رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول رایت علی باب الجنة مکتوب
لا اله الا الله محمد رسول الله علی اخو رسول الله صلے الله علیه وسلم کر
ترجمہ جابر سے باسناد مذکور متن منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا کو کہتے ہوے سنا ہے
کہ مین نے بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے محمد رسول خدا کے
ہین علی بھائی رسول خدا کے ہین انتہی ہرچند کہ اس امر کا کوئی کافر بھی انکار نہین کرسکتا کہ حضرت علی مرتضے
جناب رسول خدا کے چچازاد بھائی تھے لیکن پیدا ظاہر ہے کہ جو فضیلت اونکے لیے ان احادیث سے ثابت
ہوتی ہے وہ جناب رسول خدا کے اور نہ امام کے لیے ثابت نہین ہے اور مین نے بخوف طوالت
یہان تین حدیثون پر اکتفا کی ہے ورنہ اور بہت سی حدیثین اس باب مین منقول و ماثور ہین اور سنیون کی
کتابون مین بکثرت موجود دوسری لفظ اس کلام معجز نظام مین وصی ہے اور یہ اس قدر مشہور ہے
کہ ارباب لغت وصی کے معنون مین حضرت علی کا نام لکھتے ہین چنانچہ غیاث اللغات مطبوع
مطبع نولکشور کے جلد دوم ص ۲۳۳ مین لفظ وصی کے معنون مین یہ لکھا ہے وصی آنکہ
باو وصیت کردہ باشد از منتخب و لقب باشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نیز کتاب مطالب السئول
فی مناقب آل رسول مصنفہ کمال الدین محمد بن طلحہ القرشی شافعی مطبوع مطبع
جعفری کے ص ۳۴ مین ہے روی الامام الحافظ ابو نعیم باسنادہ فی حلیته عن انس
بن مالک قال قال رسول الله یا انس اسکب لی وضوء ثم قام فصلی
رکعتین ثم قال یا انس اول من یدخل علیک فی هذا الباب امیر المومنین و سید المسلمین
وقائد الغر المحجلین قال انس قلت اللهم اجعله رجلا من الانصار و کتمته اذ جاء علی
فقال من هذا یا انس فقلت علی فقام مستبشرا فاعتنقه ثم جعل یمسح عرق
وجهه بوجهه ویمسح عرق وجه علی بوجهه فقال علی یا رسول الله لقد
رایتک صنعت شیئا ما صنعت بی من قبل قال وما یمنعنی وانت تودی عنی و تسمعهم
صوتی وتبین لهم ما اختلفوا فیه بعدی ؛ ترجمہ روایت کی ہے امام

حافظ مذکور (یعنی حافظ ابونعیم) نے اپنی سند سے کتاب حلیہ مین انس بن مالک سے کہ انہون نے کہا کہ فرمایا
رسول خدا نے کہ اے انس پانی دے مجھکو وضو کرنے کے لیے پھر آپ بعد وضو کرنے کے کھڑے ہوئے اور دو رکعت
نماز پڑھی بعد اوسکے فرمایا کہ اے انس پہلے جو شخص کہ تجھ پر داخل ہوگا اس دروازے سے وہ امیر المومنین
ہے اور سردار ہے مسلمانونکا اور پیشوا ہے اون لوگونکا کہ جنکے منہ اور ہاتھ اور پاؤن نورانی ہونگے بہشت کی
طرف اور خاتم ہے وصیونکا انس نے کہا کہ مین نے دعا کی کہ بار خدایا کر وان تو اوسکو کوئی مرد انصار مین سے اور
اس بات کو مین نے پوشیدہ کیا کہ ناگاہ علی آئے پس پوچھا رسول خدا نے کہ یہ کون ہے اے انس پس مین نے
کہا کہ علی ہین پس کھڑے ہوگئے جناب رسول خدا خوش ہوکے اور اونکو گلے سے لگالیا بعد اوسکے اپنے منہ کے
پسینے کو علی کے منہ پر ملتے تھے اور علی کے منہ کے پسینے کو اپنے منہ پر ملتے تھے (یعنی اپنا منہ علی کے منہ پر ملتے تھے)
پس کہا علی نے کہ اے رسول خدا تحقیق مین نے آپ کو دیکھا کہ جو کچھ اسوقت آپ نے میرے ساتھ کیا وہ
اس سے پیشتر کبھی نہین کیا تھا آپ نے جواب مین فرمایا کہ اس بات کے کرنے سے مجھکو کونسا امر مانع ہے حالانکہ تو
ادا کریگا احکام خدا کو میری طرف سے اور سنائیگا لوگون کو میری آواز اور بیان کریگا تو اون لوگون کو واسطے
اوس چیز کے کہ جسمین وہ لوگ اختلاف کرینگے میرے بعد انتہی اس حدیث کے نقل کرنے سے چند فوائد
حاصل ہوئے اول یہ کہ علامہ محمد بن طلحہ شافعی نے یہ حدیث کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابونعیم سے
نقل کی ہے پس سنیون کے دو عالمونکی تصدیق اس حدیث کی بابت ثابت ہوگئی اور مین نے کتاب
حلیۃ الاولیا سے مقابلہ کرلیا ہے نقل و منقول عنہ مین ایک حرف کا فرق نہین ہے چونکہ میرے پاس یہ
کتاب یعنی ایک نسخہ قلمی ہے لہذا مین نے صفحے کا نمبر نہین لکھا ترجمہ علی بن ابیطالب مین یہ حدیث بآسانی
ملسکتی ہے دوم یہ کہ لفظ امیر المومنین جو ہمارے بیان کے خطبہ خم غدیر مین ہے وہ اس حدیث سے بھی
ثابت ہوگئی اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب خود جناب رسول خدا نے دیا ہے مثل غیرونکو بہت سے
علی مرتضی نے یہ خطاب نہین پایا ہے سوم یہ کہ فقط لفظ وصی نہین بلکہ لفظ خاتم الوصیین ثابت ہوئی
اور اس سے یہی معلوم ہوگیا کہ ہر نبی نے اپنا وصی مقرر کیا ہے اور چونکہ جناب رسول خدا خاتم النبیین ہین لہذا
علی مرتضی خاتم الوصیین ہین چہارم یہ کہ لفظ سید المسلمین لفظ امیر المومنین دونون اس خطبے مین بولے گئے

اور اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جسکو خود جناب رسول خدا نے سب مومنون کا امیر اور سب کا مومنون کا سردار
فرمایا اسپر کوئی دوسرا امیر اور سردار نہین ہو سکتا پس ثابت ہو گئی خلافت بلافصل علی ابن ابیطالب اور
باطل ہو گئی امارت و خلافت غیر کی پنجم یہ کہ جو الفاظ کہ اس حدیث مبارک کے اخیر مین ہین وے
بھی خلافت اور امامت بلافصل شاہ ولایت پر بہین وجوہ ثابت ہے اس سبب سے کہ جو شخص کہ رسول
بعد احکام خدا کو اوسکی جانب سے لاکے اور لوگون کو رسول کی آواز سناوے اور امت کے اختلاف کی حالتمین
جو امر حق ہو اوسکو بیان کرے وہی بیشک و شبہہ خلیفہ برحق و امام معصوم ہے مگر اسکا حضرات سنیہ و ارباب
نواصب تم لوگ ہماری کس کس دلیل و بیان و حجت بالغہ کی تکذیب کروگے حالانکہ یہ سب بجانب اللہ و بجانب
اور رسول ہین فبای الاء ربکما تکذبان باقی ثبوت اس لفظ وصی کا اثبات لفظ چہارم یعنی خلیفتی مین
ہو چکی ہے ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا تیسری لفظ اس کلام معجز
نظام مین واعی علمی ہے یعنی علم یاد رکھنے والا میرے علم کا ہے اور اس لفظ کے ثبوت مین خود کلام الہی
ناطق ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے سورہ الحاقہ مین فرمایا ہے وتعیہا اذن واعیۃ یعنی تاکہ یاد
رکھین اوس نصیحت کو ایسے کان کہ جو سننے والے اور یاد رکھنے والے ہین انتہی اکثر تفاسیر اہل سنت و جماعت
سے ثابت ہے کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین اذن واعیہ سے مراد گوش مبارک علی ابن ابیطالب ہین چنانچہ تفسیر
در منثور جزو سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۶۰ مین ہے اخرج سعید
بن منصور وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن مکحول قال لما
نزلت وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی ان
یجعلہا اذن علی قال مکحول فکان علی یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم شیئا فنسیتہ واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم والواحدی وابن مردویہ
وابن عساکر وابن النجار عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی ان اللہ امرنی ان ادنیک ولا اقصیک وان اعلمک وان
تعی وحق لک ان تعی فنزلت ہذہ الایۃ وتعیہا

اذن واعیه واخرج ابو نعیم فی الحلیة عن علی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ امرنی ان ادنیک واعلمک لتعی
فانزلت هذه الآیة وتعیها اذن واعیة فانت اذن واعیة لعلمی

ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو سعید بن منصور نے اور ابن جریر نے اور ابن المنذر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے
مکحول سے کہ اونھون نے کہا کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت وتعیہا اذن واعیہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین نے
سوال کیا ہی اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ کردے اون کانون کو کہ جنکی صفت اس آیت مین ہے کان علی کے
مکحول نے کہا ہے کہ علی کہتے تھے کہ مین نے کوئی بات رسول خدا سے نہین سنی کہ جسکو بھول گیا ہون اور نکالا ہی اس
حدیث کو ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نے اور واحدی نے اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے اور ابن النجار نے
بریدہ سے کہ اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے علی سے کہ تحقیق اللہ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین تجھکو نزدیک کرون
اور دور نکرون اور تجھکو تعلیم کرون (یعنی ایسی باتین سکھلاؤن کہ اوس سے قرب حق سبحانہ وتعالی حاصل ہو) اور
تو یاد رکھے اور حق ہے تیرا یاد رکھنا پس نازل ہوئی یہ آیت وتعیہا اذن واعیہ اور نکالا ہے ابو نعیم نے کتاب
حلیۃ الاولیا مین علی سے کہ اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اے علی تحقیق اللہ نے حکم دیا ہے مجھکو کہ نزدیک
کرون مین تجھکو اور علم عطا کرون مین تجھکو تاکہ یاد رکھے تو پس نازل ہوئی یہ آیت وتعیہا اذن واعیہ پس
تیرے کان سننے والے ہین اور تو یاد رکھنے والا ہے میرے علم کا انتہیٰ تفسیر نیشاپوری[1] جلد
سوم مطبوعہ ۱۲[illegible]ھ مین اس آیہ کریمہ کے تحت تفسیر مین ہے عن النبی
انه قال لعلی عند نزول الآیة سئلت اللہ ان یجعلها اذنک یا علی قال علی فما
نسیت شیئا بعد ذلک وما کان لی ان انسی ترجمہ نبی سے منقول ہے کہ آپ نے اس آیت کے نازل ہونے
کے وقت علی سے فرمایا کہ سوال کیا ہے مین نے اللہ سے اس بات کا کہ کردے اون کانون کو کہ
جنکی صفت اس آیت مین ہے تیرے کان اے علی فرمایا علی نے کہ پس مین بعد اسکے کوئی بات نہین
بھولا اور مین بھول نہین سکتا ہون چوتھی لفظ اس کلام معجز نظام مین نافی ہے اب اسکا

[1] اس تفسیر کی اس جلد سوم مین صفحون کے شمار کا نشان نہین ہے اس سبب سے مجبوری نہین لکھا گیا اور مطبع کا نام بھی نہین لکھا ہے ۱۲

ثبوت گوش دل سے سنیئے اور پڑھا ہے کہ جب یہ ثابت ہو گیا تو کوئی امر مابہ النزاع باقی نرہا الا ان یکون فی اذانکم وقرا تفسیر معالم التنزیل جلد ثالث مطبوعہ مطبع فتح الکریم واقع بمبئی کے ص ۷۔ امین تفسیر آیہ وانذر عشیرتک الاقربین ۶ میں لکھا ہے روی محمد بن اسحٰق عن عبد الغفار بن القاسم عن المنہال بن عمرو عن عبید اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب عن عبد اللہ بن عباس عن علی بن ابی طالب قال لما نزلت ہذہ الایۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ ص فقال یا علی ان اللہ یامرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت بذالک ذرعا وعرفت انی متی اناد یہم بہذا الامر اذنی منہم ما اکرہ فصمت علیہا حتی جاءنی جبرئیل فقال لی یا محمد الا تفعل ما تومر یعذبک ربک فاصنع لنا صاعا من طعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملاء لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب حتی ابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم لہ وہم یومئذ اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونہ فیہم اعمامہ ابو طالب وحمزۃ والعباس رضی اللہ عنہما وابو لہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی صنعت فجئت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ ص حذیۃ من اللحم فشقہا باسنانہ ثم القاہا فی نواحی الصحفۃ ثم قال خذوا باسم اللہ فاکل القوم حتی ما لہم بشیء حاجۃ وایم اللہ ان کان الرجل الواحد منہم لیاکل مثل ما قدمت لجمیعہم ثم قال اسق القوم فجئتہم بذالک العس فشربوا حتی رووا جمیعا وایم اللہ ان کان

ملہ ظاہر اسطرح ہوتا ہے کہ یہ لفظ ادنی ہے کاتب نے غلطی سے اذنی لکھدیا ہے ۱۲ منہ ملہ حذیہ بالکسر پارہ گوشت دراز بریدہ و ایضا بالضم پارۂ گوشت ۱۲ منہ

الرجل الواحد منهم يشرب مثله فلما اراد رسول الله ان يكلمهم بدره ابو لهب
فقال سحركم صاحبكم فتفرق القوم ولم يكلمهم رسول الله فقال الغد يا علي ان
هذا الرجل قد سبقني الى ما سمعت من القوم[له] فتفرق القوم قبل ان اكلمهم فعد لنا من الطعام
مثل ما صنعت ثم اجمعهم ففعلت ثم جمعتهم فدعاني بالطعام فقربته ففعل كما فعل بالامس
فاكلوا وشربوا ثم تكلم رسول الله فقال يا بني عبد المطلب اني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة وقد امرني
الله تعالى ان ادعوكم اليه فايكم يوازرني على امري هذا وان يكون اخي ووصيي وخليفتي فيكم فاحجم القوم عنها
جميعا فقلت وانا اصغرهم سنا يا نبي الله انا وزيرك عليه قال فاخذ برقبتي فقال ان هذا اخي ووصيي وخليفتي
فيكم فاسمعوا له واطيعوا فقام القوم يضحكون ويقولون لابي طالب قد امرك ان تسمع لعلي وتطيع ترجمہ علی بن ابیطالب سے باسناد
مندرجہ متن مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جسوقت یہ آیت رسول خدا پر نازل ہوئی ترجمہ آیت اور ڈرا تو
اپنے عزیزون کو کہ جو قریب ترین انتہی بلایا مجھکو رسول خدا نے اور فرمایا کہ یا علی تحقیق اللہ مجھکو حکم دیتا ہے
کہ مین اپنے عزیز و اقارب کو ڈراؤن (یعنی اونکے اوپر تبلیغ رسالت کرون) پس مین اس سبب سے دل تنگ
ہوگیا اور مین نے جانا کہ جسوقت مین اون لوگون کو اس امر کیطرف بلاؤنگا تو ونسے ایسی بات دیکھونگا
کہ مجھکو ناگوار معلوم ہوگی پس مین نے سکوت اختیار کیا یہانتک کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھسے کہا
کہ یا محمد جو کچھ کہ تجھکو حکم ہوا ہے اگر تو اوسکو نہ بجا لائیگا تو تیرا پروردگار تجھکو عذاب کریگا پس تیار کر تو ای علی ہمارے
واسطے ایک صاع کھانے کا اور اوسکے اوپر بکری کی ایک ران اضافہ کر اور بھر لا تو واسطے ہمارے ایک
پیالہ دودھ کا بعد اوسکے جمع کر دے تو میرے پاس اولاد عبد المطلب کو تاکہ پہونچا دون مین اون لوگون کو
وہ امر کہ جسکے ساتھ مین مامور ہوا ہون پس کیا مین نے جو کچھ کہ مجھکو رسول خدا نے حکم دیا تھا بعد اوسکے اون لوگون کو
آپکے پاس بلایا اور وہ لوگ اوسدن چالیس مرد تھے ایک کم یا زیادہ انھین لوگون مین آپکے کئی چچا بھی تھے
ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب جسوقت کہ یہ لوگ آپکے پاس مجتمع ہوئے تو آپنے
مجھکو حکم دیا کہ جو کھانا مین نے تیار کیا ہے اوسکو لے آؤن پس مین اوسکو لایا پس جب مین نے رکھا تو

[له] ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ من القول ہے کاتب نے غلطی سے من القوم لکھدیا ہے ۱۲ منہ

رسول خدا نے ایک ٹکڑا گوشت کا لیکے اپنے دندان مبارک سے کاٹا بعد اوسکے پیالے مین ڈال دیا پھر فرمایا کہ
شروع کرو تم لوگ خدا کے نام کی برکت سے پس کھایا سب لوگون نے یہانتک کہ اونکو کسی چیز کی ضرورت
باقی نہی (یعنی سیر ہوگئے) اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اون لوگون مین سے کل کھانا کہ جو مین سب کے واسطے
لایا تھا کھا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ پلا تو سب لوگون کو پس مین دودھ کا پیالہ لایا اور لوگون نے پیا یہانتک کہ سیر
ہوگئے اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اون لوگون مین سے اوتنا دودھ پی سکتا تھا پس جس وقت کہ ارادہ کیا
رسول خدا نے کہ اون لوگون سے کلام کرین تو سبقت کی ابولہب نے اور کہا کہ تم لوگون پر تمہارے صاحب
(یعنی محمد) نے جادو کر دیا ہے پس متفرق ہوگئی قوم اور رسول خدا نے اون لوگون سے کچھ کلام نکیا پس
دوسرے دن صبح کو مجھسے فرمایا کہ ای علی اس شخص نے (یعنی ابولہب نے) میرے اوپر سبقت کی اوس بات کی
طرف کہ جو تو نے سنی پس متفرق ہوگئے لوگ قبل اسکے کہ مین اون سے کچھ کلام کرتا پس ہمارے واسطے تو ویسا ہی
کھانا پھر مہیا کر دے بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کر دے پس مین نے ایسا ہی کیا بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کر دیا
پس رسول خدا نے مجھسے کھانا طلب فرمایا پس مین وہ لایا اور رسول خدا نے جو کچھ کل کیا تھا وہی اوس روز بھی کیا
پس سب نے کھایا اور پیا بعد اوسکے رسول خدا نے کلام شروع کیا اور فرمایا کہ ای اولاد عبدالمطلب مین تمہارے پاس
دنیا و آخرت کی نیکی کو لایا ہون اور تحقیق مجھکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ مین تمکو اوسکی طرف بلاؤن پس کون شخص
تم لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے اور وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہوگا تم لوگون مین
پس اعراض کیا سب نے اس امر سے پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے چھوٹا تھا کہ ای رسول خدا مین آپ کا وزیر
ہون اس امر پر علی بن ابیطالب فرماتے ہین کہ پس رسول خدا نے میری گردن مین ہاتھ ڈالدیئے اور فرمایا کہ تحقیق یہ
میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس اسکا کہنا مانو اور اسکی اطاعت کرو پس سب لوگ
کھڑے ہوگئے ہنسی کرتے ہوئے اور ابوطالب سے کہتے تھے کہ تمکو محمد نے حکم دیا ہے کہ علی کا کہنا مانو اور اطاعت کرو

ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۹۳ مین

عن علی قال لما نزلت هذه الآية علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانذر
عشیرتك الاقربین دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا علی

ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت بذلک ذرعا وعرفت
انی مہما اناد یہم بہذا الامر اری منہم ما اکرہ فصمت علیہا حتی جاءنی
جبرئیل فقال یا محمد انک ان لم تفعل ما تومر بہ یعذبک ربک فاصنع لی صاعا
من طعام واجعل علیہ رجل شاۃ واجعل لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی
عبد المطلب حتی اکلمہم وابلغ ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم وھم
یومئذ اربعون رجلا الا رجلا یزیدون رجلا او ینقصونہ فیہم اعمامہ ابو طالب و
حمزۃ والعباس وابو لہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی صنعتہ
لہم فجئت بہ فلما وضعتہ تناول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبت جذبۃ من اللحم
فشقہا باسنانہ ثم القاہا فی نواحی الصحفۃ ثم قال کلوا بسم اللہ فاکل
القوم حتی نہلوا عنہ ما نری الا اثار اصابعہم واللہ ان کان الرجل الواحد
منہم لیاکل مثل ما قدمت لجمیعہم ثم قال اسق القوم یا علی فجئتہم بذلک
العس فشربوا منہ حتی رووا جمیعا وایم اللہ ان کان الرجل منہم لیشرب مثلہ
فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکلمہم بدرہ ابو لہب الی الکلام
فقال لقد سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فلما کان الغد فقال یا علی ان ہذا الرجل قد سبقنی الی ما سمعت من القول فتفرق
القوم قبل ان اکلمہم فعد لنا مثل الذی صنعت بالامس من الطعام والشراب
ثم اجمعہم لی ففعلت ثم جمعتہم ثم دعانی بالطعام فقربتہ ففعل بہ کما فعل
بالامس فاکلوا وشربوا حتی نہلوا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا بنی عبد المطلب انی واللہ ما اعلم شابا فی العرب جاء قومہ
بافضل مما جئتکم بہ انی قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرۃ

لہ جذبہ بکسر جاء معجمہ وذال معجمہ پارہ گوشت ودراز بریدہ وبضم نیز آمدہ

وقد امرنی اللّٰه ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علی امری هذا فقلت وانا احدثهم سناً وارمصهم عیناً واعظمهم بطناً واحمشهم ساقاً انا یا نبی اللّٰه اکون وزیرک علیه فاخذه برقبتی فقال ان هذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون لابی طالب قد امرک ان تسمع وتطیع بعلی ابن اسحاق وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویه وابونعیم هق معاً فی الدلائل ۱۲

ترجمہ علیؑ سے مروی ہے کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت رسول خدا پر وانذر عشیرتک الاقربین بلایا مجھکو رسولخدا نے اور فرمایا کہ ای علی تحقیق اللہ نے مجھکو حکم دیا ہے اس بات کا کہ ڈراؤن مین اپنے عزیزون کو جو قریب ترین پس اسکی سبب سے مین دل تنگ ہوا اور مین نے جانا کہ جسوقت مین اون لوگون کو بلاؤنگا واسطے اس امر کے (یعنی اسلام کی) تو اونسے ایسی بات دیکھونگا کہ جو مجھکو مکروہ معلوم ہوگی پس مین نے اس بات پر سکوت کیا یہانتک کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ ای محمد اگر تو نہ بجا لائیگا اوس امر کو کہ جسکے ساتھ مامور ہوا ہے تو تیرا پروردگار تجھکو عذاب کریگا پس لے علی میرے واسطے ایک صاع کھانے کا تیار کر اور اوسکے اوپر ایک ران بکری کی اضافہ کر اور ہمارے واسطے ایک پیالہ دودھ کا لا بعد اوسکے جمع کر دے میرے پاس اولاد عبدالمطلب کو کہ مین اونسے کلام کرون اور جس امر کے ساتھ کہ مین مامور ہوا ہون وہ پہونچا دون پس جو کچھ کہ مجھسے رسولخدا نے فرمایا وہ مین بجا لایا بعد اوسکے اون لوگون کو مین نے بلایا اور وہ لوگ اوسدن چالیس مرد تھے ایک زیادہ یا کم اونھین مین آپ کے کئی چچا بھی تھے ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب پس جسوقت کہ وہ لوگ آپ کے پاس مجتمع ہو تو آپ نے مجھسے وہ کھانا طلب کیا کہ جو مین نے اون لوگون کے لیے تیار کیا تھا پس مین اوسکو لایا پس جسوقت کہ مین نے وہ کھانا رکھا تو نبی نے ایک ٹکڑا گوشت کو لیا اور اوسکو اپنے دانتون سے کاٹا پھر اوسکو پیالے مین رکھدیا بعد اوسکے فرمایا کہ بسم اللہ کھاؤ تم پس کھایا قوم نے یہانتک کہ سب سیر ہو گئے ہم فقط اون لوگون کی اونگلیون کے نشان دیکھتے تھے واللہ جسقدر کھانا کہ مین نے سب کے

لیے لایا تھا وہ ایک مرد اون لوگون مین سے کھا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ پلاؤ ای علی قوم کو پس مین نے پیالہ دودہ کا لایا اور اون لوگون نے اوسمین سے پیا یہانتک کہ سب سیراب ہوگئے اور قسم ہے خدا کی کہ ایک مرد اوسمین سے اوتنا دودہ پی سکتا تھا پس جسوقت کہ ارادہ کیا نبیؐ نے اون لوگون سے کلام کرنیکا تو ابولہب نے کلام کرنے مین آپ کی اوپر سبقت کی اور کہا کہ تحقیق جادو کر دیا تمہیں تمہارے صاحب نے پس متفرق ہوگئے لوگ اور نبیؐ نے اونسے کلام نکیا پس جب دوسرے دن صبح ہوے تو آپنے فرمایا کہ یا علی اوس شخص نے میرے اوپر سبقت کی اوس بات کیطرف کہ جو تونے سُنی اور لوگ میرے کلام کرنیکے پیشتر متفرق ہوگئے پس جسقدر کھانا اور دودہ کہ تو کل لایا تھا اوسیقدر آج بھی لے آ بعد اوسکے لوگونکو میرے پاس جمع کردے پس مینے ایسا ہی کیا بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کر دیا بعد اوسکے آپنے مجھسے کھانا طلب فرمایا مین اوسکو نزدیک لایا پس آپنے جو کچھ کہ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا پس سبنے کھایا اور پیا یہانتک کہ سیر ہوگئے بعد اوسکے کلام کیا نبیؐ نے اور فرمایا کہ ای اولاد عبد المطلب تحقیق واللہ مین نہین جانتا ہون کسی جوان کو عرب مین کہ اپنی قوم کے پاس کوئی چیز اس سے بہتر لایا ہو کہ جو مین تمہارے پاس لایا ہون تحقیق مین تمہارے پاس نیکی دنیا و آخرت کی لایا ہون اور تحقیق مجھکو حکم دیا ہے اللہ نے اس بات کا کہ مین تمکو اوسکی طرف دعوت کرون پس کون تم مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون مین اون سب سے زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا ای رسول خدا آپکا وزیر اس امر پر پس آپنے میری گردن مین ہاتھ ڈالدیے اور فرمایا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہوگئے لوگ مضحکہ کرتے ہوئے اور ابوطالب سے کہتے تھے کہ تمکو محمدؐ نے حکم دیا ہے کہ علیؑ کی حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو ونیز تاریخ کامل علامہ ابن اثیر جزری مطبوعہ مطبع ذات التحریر مصر جلد دوم کے ص ۲۲ مین ہے

وقال علی بن ابیطالب لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت ذرعا و

وعلمت انی متی اباديهم بهذا الامر اری منهم ما اكره فصمت عليه حتی جاءنی
جبرئيل فقال يا محمد الا تفعل ما تؤمر به يعذبك ربك فاصنع لنا صاعا من
طعام واجعل عليه رجل شاة واملأ لنا عسا من لبن واجمع لی بنی عبد المطلب
حتی اكلمهم وابلغهم ما امرت به ففعلت ما امرنی به ثم دعوتهم وهم
يومئذ اربعون رجلا يزيدون رجلا او ينقصونه فيهم اعمامه ابو طالب
وحمزة والعباس وابو لهب فلما اجتمعوا اليه دعانی بالطعام الذی صنعته
لهم فلما وضعته تناول رسول الله صلی الله عليه وسلم جزية من اللحم فشقها
باسنانه ثم القاها فی نواحی الصحفة ثم قال خذوا باسم الله فاكل القوم
حتی ما لهم بشیء من حاجة وما اری الا مواضع ايديهم وايم الله الذی
نفس علی بيده ان كان الرجل الواحد منهم لياكل ما قدمت لجميعهم
ثم قال اسق القوم فجئتهم بذلك العس فشربوا منه حتی رووا
جميعا وايم الله ان كان الرجل الواحد ليشرب مثله فلما اراد رسول
الله صلی الله عليه وسلم ان يكلمهم بدره ابو لهب الی الكلام فقال لهدما
سحركم به صاحبكم فتفرق القوم ولم يكلمهم صلی الله عليه وسلم
فلما كان الغد قال يا علی ان هذا الرجل سبقنی الی ما سمعت من القول فتفرقوا
قبل ان اكلمهم فعد لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم اجمعهم الی ففعل
مثل ما فعل بالامس فاكلوا وسقيتهم ذلك العس فشربوا حتی رووا جميعا
وشبعوا ثم تكلم رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال يا بنی عبد المطلب انی والله ما
اعلم شابا فی العرب جاء قومه بافضل مما قد جئتكم به قد جئتكم بخير الدنيا والاخرة
وقد امرنی الله تعالی ان ادعوكم اليه فايكم يوازرنی علی هذا الامر علی ان يكون اخی ووصيی
وخليفتی فيكم فاحجم القوم عنها جميعا وقلت وانی لاحدثهم سنا وارمصهم عينا واعظمهم

بطنا واحسنتهم ساقا انا یا نبی الله اکون وزیرک علیه فاخذ برقبتی ثم قال
ان هذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوا قال فقام القوم
یضحکون فیقولون لابی طالب قد امرت ان تسمع لابنک وتطیع ؂

ترجمہ اور فرمایا ہے علیؑ نے کہ جسوقت نازل ہوئی آیت وانذر عشیرتک الاقربین بلایا مجھکو نبی نے اور فرمایا
کہ ای علی تحقیق اللہ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ ڈراؤن مین اپنے عزیزون کو کہ جو قریب تر ہین پس دلتنگ ہوا ہین
اور جانا مین نے کہ جسوقت مین اون لوگون کے سامنے یہ امر پیش کرونگا تو اونسے ایسی بات دیکھونگا کہ جو
مجھکو بکروہ معلوم ہوگی پس مین نے اس بات پر سکوت کیا یہانتک کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا
کہ ای محمدؐ اگر تو نہ بجا لائیگا اوس امر کو کہ جسکے ساتھ مامور ہوا ہے تو تیرا پروردگار تجھکو عذاب کریگا پس ہمارے واسطے
ایک صاع کھانا تیار کرا اور اوسکے اوپر ایک ران بکری کی اضافہ کر اور ہمارے واسطے ایک پیالہ دودھ کا بھر لا
اور اولاد عبد المطلب کو میرے پاس جمع کر دے کہ مین اونسے کلام کرون اور جس امر کے ساتھ مامور ہوا ہون وہ
اونکو پہونچا دون پس جو کچھ کہ مجھسے رسول خدا نے فرمایا وہ مین بجا لایا بعد اوسکے اون لوگون کو مین نے بلایا اور
وہ لوگ اوسدن چالیس مرد تھے ایک زیادہ یا کم اونھین مین آپکے کئی چچا بھی تھے ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور
ابو لہب پس جسوقت کہ وہ لوگ آپکے پاس مجتمع ہوئے تو آپنے مجھسے وہ کھانا طلب کیا جو مین نے اون کے
لیے تیار کیا تھا پس جسوقت کہ وہ کھانا مین نے رکھا تو رسول خدا نے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور اوسکو اپنے دانتونسے
کاٹا پھر اوسکو پیالے مین رکھدیا بعد اوسکے فرمایا کہ شروع کرو تم ساتھ برکت نام خدا کے پس کھایا قوم نے یہانتک
کہ اونکو کچھ حاجت باقی نرہی اور مین فقط اون لوگون کے ہاتھونکے پڑنے کا مقام دیکھتا تھا اور قسم ہے اپنے
اللہ کی کہ جان علی کی اوسکے دست قدرت مین ہے کہ جسقدر رکھا تھا مین اون سبکے لیے لایا تھا وہ ایک مرد
اون لوگون مین سے کھا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ پلا اے علیؑ قوم کو پس مین وہ پیالہ دودھ کا لایا اور اون لوگون نے
اوس مین سے پیا یہانتک کہ سب سیراب ہوگئے اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اوتنا دودھ پی سکتا تھا پس جسوقت
کہ ارادہ کیا رسول خدا نے اون لوگون سے کلام کرنیکا تو ابو لہب نے کلام کرنے مین آپکے اوپر سبقت کی اور کہا
کہ شاید جادو کر دیا ہے تمپر اس کھانے مین تمھارے صاحب نے پس متفرق ہوگئے لوگ اور نہ کلام کیا اونسے

اون حضرت نے پس جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یا علی اس شخص نے میرے اوپر سبقت کی
اوس بات کیطرف کہ جو تو نے سنی اور لوگ میرے کلام کرنے کے پیشتر متفرق ہو گئے پس جسقدر کھانا کہ تو نے کل پکایا
تھا اوسیقدر آج بھی ہمارے واسطے لے آ بعد اوسکے اون لوگون کو میرے پاس جمع کر دے پس جب سب ہو گیا
تو آپ نے جو کچھ کہ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا پس سب نے کھانا کھایا اور مین نے اون لوگون کو دودھ کا پیالہ پلایا
یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہو گئے اور سیر ہو گئے بعد اوسکے کلام کیا رسول خدا نے اور فرمایا کہ اے اولاد عبد المطلب تحقیق
مین نہین جانتا ہون کسی جوان کو عرب مین کہ اپنی قوم کے پاس کوئی چیز اس سے بہتر لایا ہو کہ جو مین تمہارے پاس لایا ہون
تحقیق مین تمہارے پاس لایا ہون نیکی دنیا و آخرت کی اور تحقیق مجھکو حکم دیا ہے اللہ تعالی نے اس بات کا کہ مین تمکو
اوسکی طرف دعوت کرون پس کون شخص تم مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے اس بنا پر کہ وہ
میرا بھائی ہو اور وصی ہو اور خلیفہ ہو تم لوگون مین پس اعراض کیا سب لوگون نے اس سے اور مین نے کہا
حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون مین اون سب سے زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا
اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا اے رسول خدا آپکا وزیر اس امر پر پس آپ نے میری گردن مین
ہاتھ ڈالدیے بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم
اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہو گئے لوگ مضحکہ کرتے ہوے اور کہتے تھے ابو طالب سے کہ تم کو محمد نے
حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کے حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو و نیز تاریخ ابو الفدا جلد ثانی مطبوع مطبع
لیڈن کے صفحہ ۳۲ سے ۳۴ تک یہ عبارت ہے چونکہ اس کتاب مین انگریزی عبارت بھی لکھی ہے
لہذا اسکے صفحون کا شمار بائین طرف سے ہے ناظر کو اسکا خیال رہے وَکَانَتْ دَعْوَۃُ رسول اللہ
الی الاسلام سرا ثلاث سنین ثم بعدها امر اللہ رسوله باظهار
الدعوة ولما نزل وانذر عشیرتك الاقربین دعا النبی ص علیا فقال
اصنع لنا صاعا من طعام واجعل علیه رجل شاة واملأ لنا عسا
من لبن واجمع لی بنی عبد المطلب حتی ابلغهم ما امرت به ففعل ما امره
فدعاهم وهم اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصون فیهم

اعمامه ابوطالب وحمزة والعباس واحضر علیٌ الطعام فاکلوا حتّٰی شبعوا وقال علی لقد کان الرجل لیاکل جمیع ماشبعوا کلّهم منه فلمّا فرغوا من الاکل واراد النبیّ ان یتکلم بدره ابولهب الی الکلام فقال لشدّ ما سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلّمهم رسول الله ص فقال رسول الله ص لعلیٍّ قد رأیتَ کیف سبقنی هذا الرجل الی الکلام فاصنع لنا فی غد کما صنعت الیوم واجمعهم ثانیا فصنع علیٌّ فی الغد کذلک فلمّا اکلوا وشربوا اللبن قال لهم رسول الله ما اعلم انسانا فی العرب جاء قومه بافضل ممّا جئتکم به قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرة فقد امرنی الله تعالی ان ادعوکم الیه فایّکم یوازرنی علی هذا الامر علی ان یکون اخی ووصیّی فیکم فاحجم القوم جمیعا فقال علیٌّ قلت وانّی لاحدثهم سنًّا وارمدهم عینًا[1] واعظمهم بطنًا واحمشهم ساقًا[2] انا یا نبیّ الله اکون وزیرک علیهم فاخذ رسول الله برقبة علیٍّ وقال انّ هذا اخی ووصیّی وخلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون لابی طالب قد امرک ان تسمع لابنک وتطیع

ترجمہ اور دعوت رسول خدا کی اسلام کیطرف تین برس تک پوشیدگی کے ساتھ تھی پھر بعد اوسکے اللہ نے اپنے رسول کو اظہار دعوت کا حکم دیا اور جسوقت کہ نازل ہوئی یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین بلایا نبی نے علیؑ کو اور فرمایا کہ ہمارے لیے ایک صاع کھانا تیار کر اور ایک ران بکری کی اوسپر اضافہ کر اور ایک پیالہ دودھ کا بھر لا اور اولاد عبدالمطلب کو میرے پاس جمع کر دے کہ مین اونسے کلام کرون اور جس امر کے ساتھ کہ مامور ہوا ہون وہ اونکو پہونچا دون پس جو کچھ کہ رسولخدا نے فرمایا وہ علیؑ بجا لائے اور اون لوگون کو بلا دیا اور وہ لوگ چالیس مرد تھے ایک زیادہ یا کم اونھین مین آپکے کئی چچا بھی تھے ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور علیؑ نے کھانا حاضر کیا پس سب نے کھایا یہانتک کہ سیر ہو گئے اور علیؑ نے کہا ہے کہ جسقدر کھانے سے کہ سب لوگ سیر ہو گئے اوسکو ایک شخص کھا سکتا تھا پس جسوقت کہ کھانے سے فرغت پائی اور نبی نے ارادہ کیا کہ کچھ کہین تو ابولہب نے کلام کیطرف سبقت کی اور کہا کہ تمہارے صاحب نے تمہارے اوپر سخت جادو کر دیا پس متفرق ہو گئے لوگ اور رسولخدا اون لوگون سے کچھ کہنے نپائے پس فرمایا رسولخدا نے علیؑ سے

[1] رمدہم عینا یعنی زیادہ آشوب چشم والا ازان ہر منہ [2] احمشہم یعنی باریک ساق والا و باریک ساق ۱۲ منہ

کہ تونے دیکھا کہ اس شخص نے کلام کرنے مین میرے اوپر کیسی سبقت کی پس تو میرے واسطے کل بھی اسی قدر کھانا تیار کر دینا کہ جتنا آج کیا تھا اور اون لوگون کو پھر دوبارہ جمع کر دینا پس دوسرے دن بھی علیؑ نے ایسا ہی کیا پس جسوقت کہ وہ لوگ کھانا کھا چکے اور دودھ پی چکے تو رسول خدا نے اون لوگون سے فرمایا کہ مین عرب مین کسی آدمی کو نہین جانتا ہون کہ اپنی قوم کے پاس جو کچھ کہ مین لایا ہون اوس سے بہتر کوئی چیز لایا ہو تحقیق لایا ہون مین تم لوگو کے پاس نیکی کو دنیا و آخرت کی اور تحقیق مجھکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ مین تم کو اوسکی طرف دعوت کرون پس کون شخص تم لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہی اس بنا پر کہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ ہو تم لوگون مین پس اعراض کیا سب لوگون نے علیؑ نے کہا ہے کہ پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون مین اون سب سے زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا اے رسولخدا آپکا وزیر اون لوگون پر پس رسولخدا نے علیؑ کی گردن مین ہاتھ ڈالدیے اور کہا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہوگئے لوگ مضحکہ کرتے ہوئے اور کہتے تھے ابوطالب سے کہ تمکو محمدؐ نے حکم دیا ہی کہ اپنے بیٹے کے حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو انتہی کیون واعظ صاحب اب تم ان حدیثون مین کہ جو ہمنے تمھاری کتب معتبرہ سے نقل کی ہین وصی و خلیفہ کے معنی بھی موافق اپنی عادت کے دوست کہوگے اب ہم تمام سنیان ہفت اقلیم سے عموماً اور ہندیون سے خصوصاً خطاب کر کے کہتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر جانکے اس شعاع ہیجدہم کو بغور و تامل ملاحظہ فرماؤ اور مکابرہ و مجادلہ باطلہ سے باز آؤ اور اسکا یقین کر لو کہ ایکدن سبکو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جانا ہے فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ معلوم نہین ہے کہ اب تم لوگون کو وصایت و خلافت شاہ ولایت کے تسلیم کر لینے مین کیا عذر ہو سکتا ہے اور کونسی حالت منتظرہ باقی ہے اے نام کے مسلمانو اگر تمکو اپنے یہانکی تفسیرون اور حدیثون اور تاریخون کا اعتبار نہین ہے تو دیکھو ہم اس بات کو ثابت کیے دیتے ہین کہ یہ حکایت خلافت و نیابت و وزارت شاہ ولایت اسقدر مشہور ہے کہ غیر اہل اسلام نے بھی اسکو اپنی کتابون مین لکھا ہے چنانچہ مسٹر جان ڈیون پورٹ صاحب باشندہ شہر لندن نے ایک کتاب زبان انگریزی مین بعض حالات جناب رسولخدا مین لکھی ہے اور اوسکا ترجمہ سید ابوالحسن صاحب ایک مسلمان انگریزی دان نے اردو مین کیا ہے اور اوس رسالہ کا نام

مظاہر الحق ہے اور مطبع حسینی اثنا عشری شہر لکھنؤ مین سنہ ۱۳۰۸ ہجری مین مطبوع
ہوا ہے اوسکے صفحہ ۲۹ سے ۳۱ تک یہ عبارت ہے اس مقابلہ اور مجادلہ سے حضرت نے
کچھ خوف نکیا اور پھر چند اشخاص کو جمع کیا جن مین اکثر آپ ہی کے قبیلے کے تھے اور اونکے سامنے تھوڑا سا
گوشت بزا اور ایک جام شیر رکھا اور اوسمین سے تھوڑا سا خود بھی تناول کرکے اوٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی
کیفیت اونسے بیان کی اور فرمایا کہ جو شخص مجھپر ایمان لائیگا اوسے خزائن ابدی عنایت کرونگا اور آخر مین ایک
خطبہ فرمایا جسکی فصاحت عرب مین مشہور ہے اور اوس خطبہ مین ارشاد کیا کہ کون شخص تم مین سے اس بوجھ
کے اوٹھانے مین میری مدد کریگا اور کون شخص میرا نائب اور وزیر ہوگا جسطرح ہارون موسے کا جانشین تھا تمام
محفل چپ اور ساکت ہوگئی اور کسی شخص کو جرأت نہوئی کہ اس عہدہ نازک کو قبول کرے یہانتک کہ وہ مرد جوان
اور شجاع یعنی علیؑ آپ کے چچازاد بھائی اوٹھ کھڑے ہوئے اور بآواز بلند عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ مین تمام حضار
مجلس مین صغیر السن ہون اور میری آنکھین ان سب کی آنکھون سے زیادہ پر آزردہ ہین اور میرا شکم ان سب کے
شکمون سے بزرگ تر ہے اور میری ساقین ان سب کی ساقون سے باریک تر ہین اور یا رسول اللہ مین آپکا
خلیفہ ان لوگون پر ہونگا جب یہ کلام آنحضرت نے سنا تو اپنی باہین اوس جوان صالح کی گردن مین ڈالدین اور
اوسے اپنے سینے سے لگالیا اور بآواز بلند فرمایا دیکھو میرے بھائی میرے وزیر کو انتہی شاید کوئی سنی صاحب
اسمقام پر کہین کہ یہ ترجمہ انگریزی کتاب کا شیعہ نے کیا ہے اور مطبع اثنا عشری مین چھپا ہے لہذا ہم اسکا اعتبار
نہین کرسکتے اس سبب سے کہ شاید مترجم یا کاتب نے اسمین اپنے مطلب کے موافق کچھ تحریف کی ہو تو ہم کہینگے کہ
شیعونکی تو یہ عادت نہین ہے لیکن ہر شخص جیسا آپ ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو بھی جانتا ہے ہمیشہ سے علماے اہل سنت
وجماعت کی یہی عادت ہے کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ دوسرون کی کتابین درکنار خود اپنی ہی کتابون سے
نقل کرنے مین بسبب بیچارگی کے تحریف و خیانت کرتے ہین چنانچہ تمہاری مشکوٰۃ شریف مین جامع الترمذی سے جو حدیث
ولایت کی نقل کرنے مین خیانت کی گئی ہے وہ ابھی ہم ثابت کرچکے ہین اور واعظ بیچارے کی تحریفون اور خیانتون کی تو
چند مثالین ہمنے پہلے بھی نقل کی ہین کہ ہم ثابت کرچکے ہین اور اکثر باقی ہین اونکا اثبات آئندہ کیا جائیگا لیکن ہم اس باب مین تم
لوگون کو معذور سمجھتے ہین اسلیے کہ یہ فعل تمہارا اضطراری ہے مذہب آبائی کا مقتضا ہے ان وجوہ نا بازنا الا یہ ترک کرنا بہت

مشکل ہے اور کوئی دلیل اپنے مذہب کی حقیت پر انکو ملتی نہیں ہے اور شیعون سے مقابلہ اور مناظرہ کرنا بھی ضروری ہے پھر آخر کیا کرو سوا تحریف و خیانت کے تمکو چارہ کیا ہی لیکن اہل حق کو اسکی کیا ضرورت ہے خیر یہ تجھ ابھی جو حدیث شان نزول آیہ وافی ہدایہ وانذر عشیرتک الاقربین مین ہم تفسیر معالم التنزیل علامہ بغوی و تفسیر ثعلبی شیخ علی متقی و تاریخ کامل ابن اثیر جزری و تاریخ ابو الفدا سے نقل کر چکے ہین اوسمین اخی و وصیی و خلیفتی تین لفظین موجود ہین اور لفظ وزیر بھی ہے پھر تمھین انصاف سے بتلاو کہ اس ترجمہ کتاب انگریزی مین اور کتنی کمی شیعون کے مذہب کے موافق ان الفاظ سے زیادہ ہے کہ جسکی اثبات کے لیے اونکو تحریف کرنے کی ضرورت ہوئی مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ مترجم نے جو کچھ اپنے ترجمے کی بابت اول کتاب مین لکھا ہے اوسمین سے بعض فقرات یہان نقل کر دون وہی ہذہ اگر کسی صاحب کو ترجمے مین کوئی اعتراض ہو تو امیدوار ہون کہ یا خود میرے غریب خانہ پر تکلیف فرمائین یا بذریعہ خط کے اوس اعتراض سے اطلاع دین کہ انشاء اللہ اونکی تسکین کر دیجائیگی انتہی شاید کوئی سنی صاحب یہ فرمانے لگین کہ ان روایات سے تو معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا علی بن ابی طالب کو اپنا وزیر مقرر کر چکے تھے پھر سائل کو انگوٹھی دینے کے وقت آپ کی وزارت کے لیے کیون دعا فرمائی کہ آیت انما ولیکم اللہ نازل ہوئی جیسا کہ شعاع پنجم مین اس آیت کی شان نزول مین ثابت ہو چکا ہی تو ہم جواب دینگے کہ اسیواسطے کہ اس باب مین قرآن ناطق نازل ہو اور قیامت تک پڑھا جائے اور مسلمانون کی زبان پر جاری رہے تاکہ اتمام حجت بخوبی ہو جائے شاید کوئی سنی صاحب اب یہ فرمائین کہ وصایت و خلافت و وزارت علی ابن ابیطالب تو ثابت ہو چکی تھی پھر غدیر خم مین آپکے وصی اور خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم کئی جواب دندان شکن دینگے اول یہ کہ یہ سب کچھ تمھاری کتب معتبرہ سے ثابت ہو چکا ہے پھر ہمسے کیون سوال کرتے ہو اپنے عالمون سے پوچھو دوم یہ کہ حق سبحانہ و تعالی نے کلام مجید مین بہت سے احکام کو مکرر و سہ کرر بیان فرمایا ہے مثلا اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ یعنی قائم رکھو تم نماز کو اور زکوۃ کو دو حالانکہ قرآن شریف مین آیا ہی پس دو حال سے خالی نہین یا تو تم اسکا کچھ جواب دوگے اور اس تکرار کا کوئی فائدہ بیان کروگے پس وہی جواب تکرار خلافت و وصایت علی مرتضی کی بابت ہماری طرف سے بھی سمجھ لو اور یا تم لوگ اس تکرار کو عبث اور بیفائدہ سمجھوگے اور اسلام سے ہاتھ اوٹھاؤگے اعوذ باللہ منہ اور نئی روشنی والون کی روش اختیار کروگے جو اس زمانہ مین نیچیر کہلاتے ہین جیسا کچھ اونکے

رئیس و رئیس و واضع مذہب سید احمد خان صاحب درسی بس آپ کی اس کلام سے واقف ہین کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر مسلمان راضی ہون تو ہم قرآن سے جو احکام و قصص و حکایات مکرر ہین اونکو نکال ڈالین تاکہ مختصر ہوجاوے تو ہم اس صورت مین یہ جواب دینگے کہ قرآن مجید مین کوئی حرف اور نقطہ بیکار اور عبث اور بیفائدہ نہین ہے اور انواع و اقسام کے فوائد و معارف و حقائق و دقائق پر مشتمل ہے کہ عقل انسانی اونکے ادراک سے بغیر معلم ربانی عاجز ہے اور ایک فائدہ جلیلہ کہ جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ تکرار موجب تاکید ہوتی ہے لہٰذا حق سبحانہ وتعالی نے بسبب اپنے لطف و رحمت کے اکثر احکام کو مکرر بیان فرمایا ہے تاکہ اس تاکید کے سبب سے لوگون کو زیادہ خوف پیدا ہوا اور ہر بات بخوبی اونکے ذہن نشین ہوجاوے تاکہ اوسپر عمل کرین اور مخالفت سے باز آئین اور یہی حال احادیث کا بھی ہے کہ رسول خدا نے بھی رافت و رحمت و شفقت کے سبب سے اکثر احکام کو مکرر و سہ کرر بیان فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ باوصف اس تکرار و تاکید کے تو لوگ احکام خدا و رسول پر کماحقہ عمل نہین کرتے ایک مرتبہ کہنے مین وہ کب ماننے والے تھے یہی حال امر خلافت و وصایت شاہ ولایت کا بھی ہے کہ باوجود اسقدر تاکید و تکرار کے بعض لوگ باوصف ادعاے اسلام اوسکے منکر ہین بل اکثرہم لایومنون اور دیکھو خود تمھارے خاتم المتکلمین شاہ عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ مین کیا فرماتے ہین چنانچہ کتاب مذکور مطبوع مطبع نولکشور واقع لکھنو کے صفحہ ۲۳۳ مین یہ عبارت اونکی ہے کہ پیغمبر خود ہمین است که تاکید مضامین قرآن وتذکیر آنہا می کردہ باشد خصوصاً ہرگاہ وہنے وسستی از مکلفین بودہ وعمل بموجب قرآن دریابد قوله تعالی وذکر فان الذکری تنفع المومنین وہیچ مضمون در قرآن نیامدہ الا کہ ہمان مضمون را در چند آیت تاکید فرمودہ اند بازاز زبان پیغمبر تاکید و تقریر آن کنانیدہ اند تا اتمام حجت واتمام نعمت کردہ باشد سوم یہ کہ نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کے بعد جو جناب رسول خدا نے خلافت و وصایت و وزارت جناب امیر کو بیان فرمایا تو وہ ابتداے اسلام تھی اور جن لوگون سے کہ آپ نے یہ فرمایا تھا اونمین سے اکثر لوگ ایمان نہین لائے اور کافر رہے ونیز اوسوقت عمرو وبکر و خالد کوئی بھی اسلام نہین لایا تھا اور وہان موجود نہین تھا لہٰذا یہ ضرور تھا کہ آخر ایام رسالت یعنی قریب زمانۂ وفات و رحلت بھی آپ اس حکم محکم کو مکرر بیان فرماتے اور مجمع اہل اسلام مین جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کرتے تاکہ اتمام حجت کا کوئی دقیقہ

باقی نہ رہجاے لہذا ایسا ہی آپ نے کیا شاید کوئی صاحب اس مقام پر یہ کہین کہ جب اوسوقت کوئی مسلمان ہی نتھا تو کافرون کے مجمع مین علی ابن ابیطالب کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر کرنا بیجا تھا تو ہم اسکے دو جواب دینگے اول یہ کہ چونکہ ہمارے رسول مبعوث ہین کافۃ انام پر لہذا آپکے احکام بھی عام ہین کچھ مومن اور کافر کی تخصیص نہین ہی من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر دوم یہ کہ اوس حالت مین جناب امیر المومنین کو وصی وخلیفہ مقرر فرمانا حجت بالغہ ہی جمیع اولین وآخرین اہل اسلام پر بیان اسکا یہ ہی کہ جب ایسی حالت مین کہ جناب رسول خدا نے اپنے تمام عزیز واقارب کو کہ ہم وہین بڑے بڑے شجاع ودلیر تھے بحکم حق سبحانہ وتعالی جمع کیا اور اونسے فرمایا کہ کون تم لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہی کہ وہ میرا وصی وخلیفہ ہو اور کسی شخص نے اس عہدہ جلیلہ کو قبول نکیا اور کوئی ایمان تک نہ لایا بلکہ اس بات کے اوپر مضحکہ کیا اور اون سب مین سے اوس جوانمرد نے کہ جو سب مین صغیر سن تھا اور آثار ضعف ونقاہت کے اوسکی ظاہر صورت سے نمود تھے آپکی تصدیق کی اور اس عہدہ جلیلہ وزارت ووصایت وخلافت کو ایسی مشکل وقت مین منظور کیا اور رسول خدا نے یہ بھی فرما دیا کہ یہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ ہے سب لوگ اسکی اطاعت کرین تو اب پھر کون سی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ شیر ولیر بلا وجہ اور بقصور بعد وفات جناب سرور کائنات اس عہدے سے معزول کر دیا جاے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ منتخب اور معین ہو پس اس حدیث شریف سے حکم رسول کی ساتھہ استحقاق اسد اللہ ویداللہ بھی خلافت ووصایت کے لیے ایسا ثابت ہے کہ دوسرے شخص کے لیے ہرگز ثابت نہین ہو سکتا وللہ الحجۃ البالغۃ واضح ہو کہ جو آثار ضعف ونقاہت کی جناب امیر نے بیان فرمائے وہ آپکے ظاہر جسم مین تھے یعنی شکم مبارک بھی بڑا تھا چنانچہ بطین آپکا لقب ہی اور پنڈلیان بھی آپکی پتلی تھین اور صغر سن کے سبب سے چشم مبارک بھی اوس زمانے مین پر آزردہ ہو گئی تھی لیکن قوت باطنی کہ باعث اوسکا قوت ایمان ویقین وفضل واحسان رب العالمین ہی ایسی تھی کہ سب جانتے ہین کہ آپنے قلعہ قموص یعنی خیبر کی دروازے کو اوکھاڑ لیا اور بائین ہاتھہ مین مثل سپر کے لے لیا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم شعاع نوزدہم ذکر قول جناب رسول خدا ان سیکون من بعدی ائمۃ یدعون الی النار ویوم القیمۃ لاینصرون یعنی عنقریب میرے بعد ایسے امام ہونگے کہ لوگون کو آتش جہنم کیطرف بلائینگے اور بروز قیامت اون لوگون کی مدد نکیجائیگی (یعنی کوئی شخص

اونکو عذاب جہنم سے بچا نہ سکیگا) واضح ہو کہ اس مضمون کی حدیثین کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ائمہ بارہ ہونگے صحاح ومسانید وکتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین عموماً اور ان کتابون مین سے ابواب فتن مین خصوصاً اسقدر منقول اور متواتر ہین کہ اونکی استیعاب کے لیے ایک مجلد ضخیم چاہیے اور مین نے ایک حدیث کتاب کنز العمال جلد سادس کے صفحہ ۲۵ سے بحث ارتداد مین اسی مضمون کی نقل کی ہے ونیز ایک حدیث صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی جلد ثانی کے ص ۱۲۷ سے بحث آیہ استخلاف مین نقل کی ہے اور اوسکی تطبیق زمانہ مابعد جناب رسول خدا پر اس خوبی سے کردی ہے کہ جس سنی نے دیکھا ہوگا اوسکا دل ہی جانتا ہوگا اور باقی بہت سی حدیثین اسی مضمون کی چوتھی باب کے جواب مین انشاء اللہ العزیز لکھی جاینگی فانتظرہ شعاع سیزدہم

اثبات قول جناب رسول خدا لیس امیر المومنین غیر اخی ہذا مین شعاع ہجدہم مین لفظ وصی کے ضمن مین جو حدیث کہ ہمنے کتاب مطالب السئول سے بحوالہ کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم نقل کی ہے اوس مین الفاظ سید المسلمین و قائد الغر المحجلین وخاتم الوصیین کے ساتھ لفظ امیر المومنین بھی موجود ہے ونیز یہ حدیث بہت فواید جلیلہ پر مشتمل ہے اون مین سے بعض کو ہم بیان کرچکے ہین ونیز کتاب مودۃ القربیٰ مطبوع مطبع مرزا محمد ملک الکتاب سنہ ۱۳۱۰ھ کے ص ۳۰ مودۃ رابعہ مین یہ حدیث ہے عن محمد بن الحسن بن علی عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلعم قال ان فی اللوح المحفوظ تحت العرش مکتوب علی بن ابی طالب امیر المومنین ترجمہ محمد بن حسن بن علی نے اپنے پدر بزرگوار سے اور انھون نے اپنے جد بزرگوار سے اور اونھون نے جناب رسول مختار سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ تحقیق لوح محفوظ مین عرش کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ علی ابن ابیطالب امیر المومنین ہے ونیز اسی کتاب کے صفحہ ۳۱ مین اسی مودۃ رابعہ مین ہے وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لو علم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین وآدم بین الروح والجسد ترجمہ حذیفہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اگر لوگ اس بات کو جانتے کہ کب علی کا نام امیر المومنین رکھا گیا ہے تو اوسکی فضیلت کا انکار نکرتے علی جب سے امیر المومنین کہلاتے ہین کہ آدم روح اور جسد کے درمیان تھے ونیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے وعن ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ

قال قبل ان یخلق آدم ونفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم

ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا سے پوچھا گیا کہ ای رسول خدا آپ کی نبوت کب واجب ہوئی آپنے جواب مین فرمایا کہ قبل اسکے کہ آدم پیدا کیے جائین اور روح اونمین پھونکی جاے اور فرمایا کہ اور جسوقت نکالا تیرے پروردگار نے بنی آدم کی پشتونسے اونکی ذریت کو اور گواہ کیا اون کو اونکے نفسون پر کہ مین تمھارا رب نہین ہون فرشتون نے کہا کہ ہان سچ ہے پس فرمایا خداوند تعالی نے کہ مین تمھارا رب ہون اور محمد تمھارا نبی ہے اور علی تمھارا امیر ہے انتھی کیون حضرات سنیہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ امارت مومنین اسطرح ثابت ہوتی ہے نہ یہ کہ چار آدمی ملکے جسکو چاہین اپنا امیر بنالین نہ خدا سے کچھ مطلب نہ رسول سے بل سولت لھم انفسہم امرا پہلی حدیث جو ہمنے لکھی چونکہ وہ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے لہذا ہمکو یہ خیال ہوا کہ شاید حضرات سنیہ بالمثل خلیفہ اول صاحب کے اونکی شہادت کو قبول نکرین یا مثل بخاری صاحب کے اونکی روایت کو معتبر نہ سمجھین لہذا ہمنے دوسری حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھی پھر ہمکو خیال ہوا کہ یہ بھی محبین مخلصین اہلبیت علیہم السلام مین سے ہین شاید انکی روایت کو بھی تسلیم نکرین لہذا تیسری حدیث ہمنے ابوہریرہ کی روایت سے لکھی اب اس مین حضرات سنیہ کیا کلام کرسکتے ہین اونھین کی روایات پر تو اکثر امور خصوصاً فضائل خلفاے ثلثہ وغیرہ مین اونکا دارومدار ہے اب رہا یہ امر کہ جناب رسول خدا نے خطبۂ مبارکہ غدیر خم مین فرمایا ہے کہ لیس امیر المومنین غیر اخی ہذا یعنی سوا میرے اس بھائی کے اور کوئی دوسرا شخص امیر المومنین نہین ہے پس ظاہر ہے کہ جب ہمنے اہل سنت وجماعت کی روایات واحادیث معتبرہ سے ثابت کردیا کہ حضرت علی بن ابیطالب کو جناب رسول خدا نے خود امیر المومنین فرمایا ہے اس طرح پر کہ لوح محفوظ مین آپ امیر المومنین لکھے ہوئے ہین اور قبل خلقت آدم آپ کا نام امیر المومنین رکھا گیا تھا اور حق سبحانہ وتعالی نے بروز الست اپنی ربوبیت اور اپنے حبیب کی رسالت کے ساتھ آپکی امارت کا بھی اقرار لیا تو اب سنیون کو چاہیے کہ اسی شد ومد کے ساتھ کسی غیر کی امارت شیعون کی کتابون سے اسکے معارضے مین ثابت کردین حالانکہ خود اونھین کی کتابون سے ثابت نہین ہے کہ

جناب رسول خدا نے کسی دوسرے کو امیر المومنین کا خطاب دیا ہو چنانچہ ہم مبحث آیۂ استخلاف میں ثابت کر چکے ہیں کہ خلیفہ ثانی کو لوگون نے یہ خطاب دیا تھا اور اونھین کے وقت سے خلفا کا یہ لقب قرار پایا ہے پس ثابت ہوگیا کہ سوا برادر رسول کے اور کوئی امیر المومنین بحکم خدا و رسول نہین ہے اور آدمیون کے بنا لینے کا کیا اعتبار ہے یون تو اکثر لوگون نے معبودان باطل بھی بنا لیے ہین فکیف الامام و الامیر

شعاع بست و یکم اثبات بعض اجزاے خطبۂ مبارکہ مین کہ جنکا بیان ابھی تک نہین

ہوا ہے مجلد حدیث غدیر جزو رابع کے صفحہ ۲۳۳ مین جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی یہ عبارت ہے **دلیل بست و ششم** آنکہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل برای صدر حدیث غدیر از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این خطبہ شریفہ نقل کردہ الحمد للہ علی آلائہ فی نفسی وبلائہ فی عترتی واھلبیتی استعینہ علی نکبات الدنیا وموبقات الاخرۃ واشہد ان لا الہ الا اللہ الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولا شریکا ولا عضدا وانی عبد من عبیدہ ارسلنی برسالتہ الی جمیع خلقہ لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ واصطفانی علی العالمین من الاولین والاخرین واعطانی مفاتیح خزائنہ ووکد علی بعز آئمہ واستودعنی سرہ وامدنی فابصرت لہ فانا الفاتح وانا الخاتم ولا قوۃ الا باللہ اتقوا اللہ ایہا الناس حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعلموا ان اللہ بکل شیٔ محیط وانہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی فیقبل منہم ومعاذ اللہ ان اقول علی اللہ الا الحق او انطق بامرہ الا الصدق وما امرکم الا ما امرنی بہ ولا ادعوکم الا الی اللہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فقام الیہ عبادۃ بن الصامت فقال فی متی ذالک یا رسول اللہ ومن ہؤلاء عرفناہم لنحذرہم قال اقوام قد استعدوا للنامن یومہم وسیظہرون لکم اذا بلغت النفس منی ھھنا واومی صلی اللہ علیہ وبارک وسلم الی حلقہ فقال عبادۃ

اذا کان ذلک فالی من یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ و بارک وسلم علیکم
بالسمع والطاعۃ للسابقین من عترتی والاخذین من نبوتی فانھم
یصدونکم عن الغی ویدعونکم الی الخیر وھم اھل الحق ومعادن الصدق
یحیون فیکم الکتاب والسنۃ ویجتبونکم الالحاد والبدعۃ ویقمعون بالحق اھل
الباطل لا یمیلون مع الجاھل ایھا الناس خلقنی وخلق اھل بیتی من طینۃ لم
یخلق منہا غیرھا کنا اول من ابتداء من خلقہ فلما خلقنا نور بنورنا کل
ظلمۃ واحیی بنا کل طینۃ ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم ھولاء خیار امتی
وحملۃ علمی وخزانۃ سرے وسادۃ اھل الارض الداعون الی الحق المخبرون
بالصدق غیر شاکین ولا مرتابین ولا ناکصین ولا ناکثین ھؤلاء الھداۃ
المھدیون والائمۃ الھداۃ الراشدون المھتدی من جاء نی بطاعتھم وولایتھم
والضال من عدل منھم وجاء نی بعداوتھم حبھم ایمان وبغضھم نفاق ھم الائمۃ
الھادیۃ وعری الاحکام الواثقۃ بھم یتم الاعمال الصالحۃ وھم وصیۃ اللہ فی
الاولین والاخرین والارحام التی اقسم کم اللہ بہا اذ یقول واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ثم ندبکم الی حبھم فقال قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ھم الذین اذھب اللہ عنھم الرجس
وطہرھم من النجس الصادقون اذا انطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما
استودعوا جمعت فیھم الخلال العشر لم یجمع الا فی عترتی واھل بیتی الحلم والعلم و
النبوۃ والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطھارۃ والعفاف والحکم فھم کلمۃ
التقوی ووسیلۃ الھدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ھم اولیائکم عن قول
ربکم وعن قول ربی ما امرتکم الا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

اوحی الی ربی فیه ثلثا انه سید المسلمین وامام الخیرة المتقین وقائد الغر المحجلین وقد بلغت عن ربی ما امرت واستودعهم الله فیکم واستغفر الله لی ولکم

چونکہ کتاب توضیح الدلائل میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے لہذا یہ عبارت مین نے عبقات الانوار سے نقل کی ہے اور مین اسکا ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ کے اوسکی نعمتون پر کہ جو میرے نفس مین ہین اور اوسکی بلاؤن پر کہ جو میری عترت اور اہلبیت مین ہونگی مدد طلب کرتا ہون مین اوس سے دنیا کے رنج اور سختیون پہ اور آخرت کی ہلاکتون پر اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے کہ جو واحد ہے احد ہی فرد ہی بے نیاز ہے نہین لی ہے اوسنے کوئی زوجہ اور نہ کوئی اولاد اور نہین لیا اوسنے کوئی شریک اور نہ کوئی مددگار اور مین ایک بندہ ہون اوسکے بندون مین سے کہ بھیجا ہی اوسنے مجھکو ساتھ اپنی رسالت کی طرف جمیع خلق اپنی کے تاکہ ہلاک ہو جو شخص کہ ہلاک ہو ساتھ دلیل سے اور حیات پاے جو شخص کہ حیات پاے دلیل سے اور برگزیدہ کیا ہی اوسنے مجھکو تمام اہل عالم پر اولین و آخرین سے اور عطا فرمائی ہین مجھکو کنجیان اپنے خزانون کی اور مستحکم کیا ہے میرے اوپر اپنے احکام کو اور سپرد کردیا ہے مجھکو اپنا راز اور مدد کی ہی میری پس بصیرت حاصل ہوئی ہی مجھکو اوسکے واسطے پس مین فاتح ہون اور خاتم ہون (یعنی ابتداے خلقت آپ ہی سے ہوئی ہے کہ سب سے پہلے آپ کا نور حق سبحانہ و تعالی نے پیدا کیا ہے اور آپ ہی پر نبوت ختم ہوئی ہے) اور نہین ہے قوت مگر ساتھ اللہ کے ڈرو تم لوگ اللہ سے اے گروہ مردم جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم لیکن ایسی حالت مین کہ تم مسلمان ہو اور آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ ہر چیز کو احاطہ کیے ہے (یعنی از روے علم کی) اور تحقیق عنقریب میرے بعد ایسے لوگ ہونگے کہ میرے اوپر جھوٹ باندھینگے اور وہ اونسے قبول کرلیا جائیگا اور پناہ خدا کی ہی اس بات سے کہ مین اللہ کے اوپر سوا حق کے اور کوئی بات کہون اور سوا اسکے کہ اوسکے حکم کو اور طرح بیان کرون اور نہین حکم کیا ہے مین نے تمکو مگر اوس بات کا کہ اللہ نے مجھکو اوسکے ساتھ حکم کیا ہی اور نہین بلاتا ہون مین تم کو مگر طرف اللہ کے اور عنقریب آگاہ ہونگے وہ لوگ کہ جنھون نے ظلم کیا ہے کہ کیسی مقام مین اون لوگون کی بازگشت ہوگی پس اوٹھکر کھڑے ہوے آپکی طرف عبادہ بن صامت اور کہا اونھون نے کہ یہ کب ہوگا اے رسول خدا اور کون ہونگے یہ لوگ ہمکو بتلا دیجیے تاکہ ہم اونسے پرہیز کرین آپنے فرمایا کہ ایسے لوگ ہین کہ آجکی دن ہماری اطاعت کے لیے مستعد ہین

اور عنقریب ظاہر ہونگے تم لوگون کے لیے جسوقت کہ پہونچیگی جان میری اسجگہ اور اشارہ کیا رسول خدا نے طرف اپنی حلق مبارک کے پس کہا عباد نے کہ جب ایسا ہوگا تو ہم کسکے پاس جائینگے ای رسول خدا پس فرمایا جناب رسولخدا نے کہ لازم ہے تمپر سننا اور اطاعت کرنا اون لوگون کا کہ جو سابقین ہین میری عترت مین سے اور علم حاصل کرنے والے ہین میری نبوت سے پس تحقیق وہ لوگ گمراہی سے تمکو باز رکھینگے اور خیر کی طرف تمکو لاوینگے اور وہی لوگ اہل حق ہین اور کان ہین صدق کی زندہ رکھینگے تم لوگون مین کتاب اور سنت کو (یعنی قائم رکھینگے) اور بچاوینگے تم لوگون کو کفر اور بدعت سے اور دفع کرینگے ساتھ حق کے اہل باطل کو نہ میل کرینگے ساتھ جاہل کے ای گروہ مردم پیدا کیا اللہ نے مجھکو اور میری اہلبیت کو ایک ایسی طینت سی کہ کسی دوسرے کو اوس سے پیدا نہین کیا ہم اوسکی سب خلقت سی پہلے پیدا ہوئے پس جسوقت کہ ہمکو پیدا کیا اللہ نے تو روشن کیا ساتھ ہمارے نور کے ظلمت کو اور زندہ کیا ساتھ ہمارے طینت کو بعد اوسکے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ لوگ (یعنی میری اہلبیت) برگزیدہ ہین میری امت کی اور یاد رکھنے والے ہین میرے علم کے اور خزانہ ہین میرے راز کے اور سردار ہین اہل زمین کے دعوت کرنے والے ہین طرف حق کے خبر دینے والے ہین ساتھ صدق کے نہ شک کرنے والے ہین اور نہ شبہہ کرنے والے ہین اور نہ پھرنے والے ہین حق سے اور نہ عہد و پیمان کے توڑنے والے ہین یہی لوگ ہدایت کرنیوالے ہین اور ہدایت پانے والے ہین اور ائمہ راشدین ہین ہدایت پانے والا وہ شخص ہے کہ جو میرے پاس اونکی اطاعت اور محبت کے ساتھ آوے اور گمراہ ہی وہ شخص کہ اون لوگون سے عدول کرے اور میرے پاس اونکی عداوت کی ساتھ آوے (یعنی بروز قیامت) محبت اون لوگون کی ایمان ہے اور بغض اون لوگون کا نفاق ہے وہی لوگ امام ہین ہدایت کرنے والے اور رسیان ہین خدا کے حکمون کی مستحکم اونھین لوگون کے سبب سی اعمال صالحہ پورے ہوتے ہین اور وہی لوگ وصیت ہین خدا کی اولین و آخرین مین اور ایسے ارحام (یعنی صاحب قرابت رسول) ہین کہ قسم دلوائی ہے تمکو اللہ نے ساتھ اونکے اس سبب سے کہ فرمایا ہے واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا[1] ترجمہ آیت یعنی ڈرو تم اللہ سے ایسا اللہ کہ سوال کرتے ہو تم آپسمین اوسکا نام لیکے اور ڈرو تم ارحام (یعنی قرابت والون سے) تحقیق اللہ تمھارے اوپر نگہبان ہے انتہی بعد اوسکے متوجہ کیا تمکو اونھین اہلبیت کی محبت کی طرف اور فرمایا قل لا[2] اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی

[1] جزو چہارم شروع سورۂ النساء ۱۲ منہ [2] جزو بست و پنجم سورۂ شوریٰ ۱۲ منہ

ترجمہ ایسا ہی کہ اے محمد تو نہین مانگتا ہون مین تم سے اسپر (یعنی خدا کے احکام پہونچانے پر اور ہدایت کرنے پر) کچھ مزدوری مگر
محبت کرنا قرابت مین انتہی وہ لوگ ایسے ہین کہ دور کر دیا ہی اللہ نے اونسے رجس کو اور پاک کیا ہی اونکو نجاست سے
صادق ہین جسوقت کہ کلام کرین عالم ہین جسوقت اونسے کوئی بات پوچھی جاے حافظ ہین جسوقت کہ کچھ اونکو سپرد کیا جاے
جمع کی گئی ہین اونمین وہ خصلتین کہ نہین جمع ہوئی ہین سوا میری اولاد اور اہلبیت کے اور کسی مین حلم اور علم اور
نبوت اور نجابت اور جوانمردی اور شجاعت اور صدق اور طہارت اور پارسائی اور حکمت پس وہی لوگ کلمہ ہین پرہیزگاری کا
اور وسیلہ ہین ہدایت کا اور حجت بزرگ ہین اور رسن مستحکم ہین وہی لوگ تمہارے اولیا ہین تمہارے پروردگار کے
قول سے اور جو کچھ مین نے تمکو حکم کیا ہے وہ میرے پروردگار کے قول سے ہے آگاہ ہو کہ جسکا مین مولا ہون اوسکا علی
مولا ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھی اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو جو دشمن رکھے اوسکو اور
مدد کر اوسکی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے اوسکو کہ جو چھوڑ دے اوسکو وحی کی ہے میری طرف میرے پروردگار نے
اوسی علی کے باب مین تین باتون کی کہ تحقیق وہی علی سردار ہی مسلمانون کا اور امام ہے نیکو کارونکا کہ جو پرہیزگار ہین اور لیجانے
والا ہی اون لوگونکا کہ جنکے منھ اور ہاتھ اور پانون نورانی ہون (یعنی طرف بہشت کے) اور تحقیق پہونچا دیا مین نے اپنے رب
کی جانب سے اوس امر کو کہ جسپر مامور ہوا تھا اور سپرد کرتا ہون مین و حفظ اہلبیت کو اللہ کو تم لوگون مین اور استغفار
کرتا ہون مین اللہ سے اپنے واسطے اور تمہارے واسطے انتہی بجذلیہ لاتزال کہ ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی اس بات کا
کہ اہل سنت وجماعت باوصف اسکے کہ اپنی ہی کتابون مین اسطرح کی احادیث مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نقل کرتے ہین اور پھر بمقتضاے انا وجدنا اباءنا الایہ اپنے مذہب آبائی کو نہین چھوڑتے اور مذہب حق کو اختیار نہین
کرتے ای منصفو برائے خدا ورسول انصاف کرو کہ اس خطبہ بلیغہ مین کونسا دقیقہ اثبات حقیت مذہب اہل حق کا باقی
رکھا ہے اور کسقدر فوائد جلیلہ اور مطالب عظیمہ پر مشتمل ہی اور علاوہ اوسکے کہ علماے سنیہ نے اوسکو اپنی کتابون مین
نقل کیا ہی خود اوسکی فصاحت وبلاغت اس بات پر شاہد ہی کہ یہ کلام صدق انجام جناب خیر الانام علیہ علی آلہ الصلوۃ والسلام
ہی اور جو خطبہ مبارکہ غدیر خم کہ ہمنے نقل کیا ہی اوس سے کسقدر مطابق وموافق ہے گو اسکے اور اوسکے الفاظ مین کچھ
فرق ہو مگر مطالب ومقاصد مین مطلق فرق نہین ہے کما لا یخفی اب جن فوائد جلیلہ پر کہ یہ الفاظ مبارکہ مشتمل ہین اونمین سے بعض
کا مین بیان ذکر کرتا ہون فائدہ اولے یہ ہی کہ جناب رسول خدا نے سوال عبادہ بن صامت کے جواب مین جو

ارشاد فرمایا ہی کہ آج جو لوگ ہماری اطاعت کے لیے موجود ہین وہ تم لوگون کے لیے ظاہر ہونگے جسوقت کہ میری جان میری حلق کو پہونچیگی یعنی بوقت رحلت و انتقال ان لوگون سے مراد سوا شیخین اور اونکے اتباع و اشیاع کی اور کوئی نہین ہوسکتا اور انھین لوگون کے باب مین قبل سوال عبادہ آپ فرما چکے ہین کہ یہ لوگ میرے بعد چھوٹہ باندھینگے اور اونسے قبول بھی کر لیا جائیگا و نیز فرما چکے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا **فائدہ ثانیہ** یہ ہے کہ اثبات امامت ائمہ اہلبیت عصمت و طہارت مین جناب رسول خدا نے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا **فائدہ ثالثہ** یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بعد دعا کے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرے پروردگار نے میرے اوپر وحی کی ہے کہ علیؑ مین تین امر محقق ہین ایک یہ کہ وہ سید المسلمین ہے دوسرے یہ کہ وہ امام المتقین ہے تیسرے یہ کہ وہ قائد الغر المحجلین ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک وصف ان اوصاف ثلاثہ مین سے ابطال خلافت ثلثہ اولین و اثبات امامت و خلافت حقہ جناب امیر المومنینؑ کے لیے کافی و وافی ہے خصوصاً وصف دوم کہ اوسمین اس امر کی تصریح ہے کہ علیؑ بن ابیطالب نیکوکارون اور پرہیزگارون کے امام ہین ہرچند کہ سید شہاب الدین احمد علمائے عالی شان حضرات سنیہ مین سے ہین حتے کہ مولوی سلامت اللہ صاحب بھی اونکی روایات کی تسلیم کر لینے مین مجبور ہین چنانچہ اونکی توثیق مجلد مذکور حدیث غدیر کتاب عبقات الانوار کے ص ۲۳۰ سے ص ۲۳۷ تک موجود ہی لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم اپنے ان مطالب کے اثبات مین فقط سید شہاب الدین موصوف کی نقل پر اکتفا نہین کرتے ہین ان تینون فائدون مین سے پہلا فائدہ متعلق ہے مبحث ارتداد صحابہ سے اور ہم اسکو بشرح و بسط تمام حسب وسعت مقام شروع کتاب مین بحمد اللہ تعالی لکھ چکے ہین اور شعاع نوزدہم مین بھی اسکا ذکر کر چکے ہین و نیز ابھی بہت سی احادیث کتب معتبرہ سنیہ سے ابواب آئندہ کے جواب مین انشاء اللہ العزیز لکھی جائینگی لہذا اس مقام مین اس فائدے کا لکھنا تکرار بیکار ہے باقی دو فائدون کو ہم دو شعاع کی ضمن مین لکھتے ہین فائدہ ثانیہ یعنی اثبات امامت اہلبیت عصمت و طہارت کو شعاع بست و سوم مین و فائدہ ثالثہ کو شعاع بست و دوم مین **شعاع بست و دوم** ذکر قول جناب رسول خدا اخی و وصیی و خلیفتی والامام من بعدی مین اس کلام معجز نظام مین چار الفاظ مبارکہ ہین اون مین سے اخی و وصیی و خلیفتی تین الفاظ کو ہم شعاع ہجدہم مین سنیون کی تفاسیر معتبرہ و تواریخ مشہورہ سے ثابت کر چکے ہین اور لفظ چہارم یعنی امام کا ثبوت عبارت سید شہاب الدین احمد صاحب مین کہ جو ہمنے ابھی شعاع بست و یکم مین نقل کی ہے باحسن وجوہ

موجود ہے ونیز سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربے کے مودت خامسہ مین یہ حدیث
نقل کی ہے ص ۱۷ و ۱۸ چھاپ مذکور شعاع بستم عن فاطمۃ علیہا الصلوٰۃ والسلام
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن
کنت امامہ فعلی امامہ ترجمہ جناب فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون پس اوسکا علیؑ ولی ہے اور جسکا مین امام ہون پس اوسکا علیؑ امام ہے انتہی واضح ہو کہ
کتاب عبقات الانوار مجلد غدیر کے جزء چہارم کے ص ۲۴۰ مین بھی یہ حدیث اسی کتاب مودۃ القربے سے منقول ہے
اور صفحہ ۲۴۱ سے ص ۲۴۴ تک سید علی ہمدانی مولف کتاب مذکور کی توثیق اس خوبی کے ساتھ لکھی ہوئی ہے کہ
کوئی سنی اونکے باب مین قدح نہین کرسکتا چنانچہ موثقین ومادحین سید مذکورین سے ایک شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی پدر شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ بھی ہین اور اونکی عبارت انکی مدح مین ص ۲۴۴ مین منقول ہے ونیز کتاب
کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدر آباد سنہ ۱۳۱۲ کے صفحہ ۴۰۸ مین یہ حدیث ہے
(ایضاً) عن الشعبی قال قال علی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین قیل لعلی فما کان شکرک قال حمدت اللہ علی
ما آتانی وسألتہ الشکر علی ما اولانی وان یزیدنی مما اعطانی حل ترجمہ شعبی سے منقول ہے کہ کہا علیؑ نے
کہ مجھکو رسول خدا نے فرمایا کہ مرحبا واسطے مسلمانون کے سردار کے اور پرہیزگارون کے امام کی علیؑ سے پوچھا گیا
کہ آپ کا شکر کسقدر تھا (یعنی اس نعمت عظمی پر) آپنے جواب مین فرمایا کہ حمد کی مین نے اللہ کی اوس نعمت پر کہ جو مجھکو
بخشی اور سوال کیا مین نے اوس سے توفیق شکر کا اوپر اوس چیز کے کہ مجھکو اوسنے اولے قرار دیا ونیز سوال کیا
اس بات کا کہ مجھکو زیادہ دے اوس چیز سے کہ جو مجھکو عطا فرمائی ہے ونیز اسی جزء سادس کے صفحہ ۱۵۳
مین ہے علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ ومخذول من خذلہ
لیعحا بی ترجمہ علیؑ امام ہے نیکون کا اور قتل کرنیوالا ہے فاسقون کا منصور ہے جو شخص کہ اوسکی نصرت کرے
اور چھوڑا ہوا ہے گمراہی مین جو شخص کہ اوسکی مدد کرنا چھوڑ دے ونیز کتاب حلیۃ الاولیا تالیف حافظ
ابو نعیم ترجمہ علیؑ بن ابیطالب مین باسناد مندرجہ یہ حدیث لکھی ہے ما ابا برزۃ ان

رب العالمین عهد الیّ عهداً فی علی بن ابیطالب فقال انه رایة الهدی ومنار الایمان
وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علیّ بن ابی طالب امینی غداً
فی القیمة وصاحب رایتی فی القیمة علی مفاتیح خزائن رحمة ربی

ترجمہ ای ابو برزہ تحقیق پروردگار عالم نے عہد کیا مجھسے علی بن ابیطالب کے باب مین اور فرمایا کہ تحقیق وہ نشان ہے ہدایت کا
اور مقام ہے نور ایمان کا اور امام ہے میرے دوستونکا اور نور ہے اون سب لوگون کا کہ جو میری اطاعت کرین ای ابو برزہ علی
بن ابیطالب میرا امین ہے کل کے دن قیامت مین اور صاحب ہے میرے رایت کا (یعنی لوائے حمد کا) قیامت مین علی کے
پاس کنجیان ہین میرے پروردگار کے رحمت کی خزانون کی انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خدا کے دوست ہین اونکے
علی بن ابیطالب امام ہین اور جو دشمن ہین وہ آپکی امامت کا ہیکو تسلیم کرین **ونیز اسی کتاب حلیة الاولیا مین**
بعد اوسکے بلا فاصلہ یہ دوسری حدیث باسناد مندرجہ منقول ہے عن ابی برزة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عهد الیّ فی علیٍّ عهداً فقلت یا رب
بینه لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال انّ علیاً رایة الهدی وامام اولیائی
ونور من اطاعنی وهو الکلمة التی الزمتها المتقین من احبه احبنی ومن
ابغضه ابغضنی فبشره بذلک فجاء علیّ فبشرته فقال یا رسول الله انا عبد الله
وفی قبضته فان یعذبنی فبذنبی وان یتمّ لی الذی بشرتنی به فالله اولی
قال قلت اللهم اجل قلبه واجعل ربیعه الایمان فقال الله قد فعلت به
ذلک ثم انه رفع الیّ انه مختصه من البلاء بشیء لم یخص به احد من
اصحابی فقلت یا رب اخی وصاحبی فقال انّ هذا شیء قد سبق
انه مبتلی ومبتلی به ترجمہ ابو برزہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ تحقیق عہد کیا اللہ نے
مجھسے علی کے باب مین پس مین نے کہا کہ ای میرے پروردگار بیان کر تو اوس عہد کو میرے واسطے پس فرمایا حق سبحانہ
وتعالی نے سن تو پس مین نے کہا کہ مین سنتا ہون پس فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے کہ تحقیق علی نشان ہے ہدایت کا اور امام ہے
میرے دوستون کا اور نور ہے اوس شخص کا کہ جو میری اطاعت کرے اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ لازم کر دیا ہے مین نے

اوسکو پرہیزگاروں پر جو شخص کہ اوسکو دوست رکھے وہ مجھکو دوست رکھتا ہی اور جو شخص کہ اوسکو دشمن رکھے وہ مجھکو دشمن رکھتا ہے
پس بشارت دے تو اوسکو ساتھ اس امر کے پس آئے علیؑ پس بشارت دی مین نے اونکو پس اونھون نے کہا کہ ای رسول خدا
مین بندہ ہون خدا کا اور اوسکے قبضہ قدرت مین ہون پس اگر مجھکو عذاب کرے تو میرے گناہ کے سبب سے ہی اور اگر پوری
کرے میرے واسطے یہ بشارت کہ جسکی مجھکو آپنے خبر دی ہی تو اللہ اولی ہی ساتھ میرے فرمایا رسول خداؐ نے کہ مین نے
کہا کہ بارخدایا روشن کر تو اوسکے دل کو اور گردان تو اوسکو بہار ایمان کی پس فرمایا اللہ تعالے نے کہ تحقیق کیا مین نے
اوسکے ساتھ ایسا ہی بعد اوسکے مجھکو اس بات کی خبر دی کہ تحقیق وہی علیؑ مختص ہے بلاؤن مین سے ساتھ ایسی چیز کے
کہ کوئی شخص میرے اصحاب مین سے اوسکے ساتھ مخصوص نہین ہوا پس مین نے کہا کہ ای میرے پروردگار یہ میرا بھائی
اور میرا صاحب ہے پس فرمایا حق سبحانہ و تعالی نے کہ تحقیق یہ ایسی چیز ہے کہ اسپر پہلے ہی حتم ہو چکا ہے کہ تحقیق وہی
علیؑ مبتلا ہوگا بلاؤن مین اور لوگون کا اوسکے سبب سے امتحان کیا جائیگا انتہی اس حدیث سے بھی ثابت ہو گیا کہ حق سبحانہ
و تعالی نے علیؑ بن ابیطالب کو اپنے دوستون کا امام قرار دیا ہی پس جو شخص کہ آپ کی امامت کو تسلیم نکریگا وہ بلاشبہ
و بلاشک دشمن خدا ہے چونکہ حلیۃ الاولیا میرے پاس قلمی ہے لہذا صفحون کا نشان مین نے نہین لکھا لیکن ترجمہ
علیؑ بن ابیطالب مین نہایت آسانی کے ساتھ یہ دونون حدیثین اس کتاب کے ہر نسخے مین مل سکتی ہین اور ظاہر ہے
کہ ان احادیث سے حق مثل آفتاب کے روشن ہی کچھ ضرورت تفصیل و تبیین کی نہین ہے **شعاع بست و سوم**
اثبات امامت ائمہ اہلبیت رسالت مین ہمارے یہانکے خطبہ مبارکہ غدیر خم مین بکرات و مرات
جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ بن ابیطالب کی اولاد مین سے ائمہ ہدایت ہونگے کہ اونکی اطاعت سب پر واجب ہے
اور تمام امت سے اس بات پر عہد و پیمان محکم لیا ہے کہ علیؑ بن ابیطالب اور اونکی اولاد سے جو امام ہونگے اون سبکو
امام واجب الاطاعت سمجھین اور اون سبکی اطاعت کرین لہذا اب ہم اس امر کو بھی یہان سنیون کی کتابون سے
ثابت کرتے ہین چنانچہ جو خطبہ بلیغہ کہ ہمنے شعاع بست و یکم مین کتاب توضیح الدلایل سید شہاب الدین احمد سے علی ما نقل فی
عبقات الانوار نقل کیا ہے اوسمین امامت اہلبیت عصمت و طہارت و عترت رسالت جس وضاحت کے ساتھ
لکھی ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہین اور قابل دید ہے **ونیز کتاب مودۃ القربی** چھاپہ مذکور کے
مودۃ ثانیہ صفحہ ۷ مین یہ حدیث لکھی ہے وعن محمد بن الحنفیہ عن ابیہ علی علیہ السلام قال

انی لنائم یوماً اذ دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فنظر الی فحرکنی برجلہ
وقال لی قم یفدی بک ابی وامی فان جبریل اتانی فقال بشر علیا بان اللہ تعالی
جعل الائمۃ من ولدہ وان اللہ تعالی یغفر لہ ولذریتہ ولشیعتہ ولمحبیہ وان من طعن
علیہ وبخس حقہ فی النار ترجمہ محمد حنفیہ نے اپنے والد ماجد علیؑ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ مین ایک دن سوتا
تھا ناگاہ رسول خدا تشریف لائے اور مجھکو دیکھا پس اپنے پانون سے مجھکو حرکت دی اور مجھسے فرمایا کہ اوٹھ میرے باپ
اور مان تجھپر فدا ہون تحقیق جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ بشارت دو علیؑ کو ساتھ اس بات کی کہ تحقیق اللہ تعالی نے
گردانا ہے اماموں کو اسکی اولاد سے اور تحقیق اللہ تعالی نے اسکو بخشدیا اور اسکی ذریت کو بخشدیا اور اسکے شیعون کو بخشدیا
اور اسکے دوستون کو بخشدیا اور تحقیق جو شخص کہ اسپر طعن کرے اور اسکا حق نہ دے وہ آتش جہنم
مین ہوگا انتہی اس حدیث سے ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی حقیت بھی بخوبی ثابت ہوگئی اور غاصبان حق جناب امیر المومنین
کا انجام بھی بخوبی اچھی طرح معلوم ہوگیا اور شیعون کا ناجی ہونا باحسن وجوہ ظاہر ہوگیا فالحمد للہ علی ذلک ونیز اسی
کتاب مودۃ ثالثہ صفحہ ا مین یہ حدیث ہے وعنہ ایضا علیہ السلام قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ اشرف علی الدنیا فاختارنی علی رجال العالمین ثم اطلع الثانیۃ
فاختارک علی رجال العالمین ثم اطلع الثالثۃ فاختار الائمۃ من ولدک علی رجال
العالمین ثم اطلع الرابعۃ فاختار فاطمۃ علی نساء العالمین ترجمہ اور انھین امیر المومنین علیؑ سے یہ حدیث
بھی منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پہلے مرتبہ تمام عالم کے مردون پر مجھکو اختیار کیا (یعنی منتخب و
برگزیدہ کیا اور فضیلت بخشی) بعد اوسکے دوسرے مرتبہ تمام عالم کے مردون پر تجھکو اختیار کیا بعد اوسکے تیسرے مرتبہ تمام عالم
کے مردون پر ان اماموں کو اختیار کیا جو تیری اولاد سے ہونگے بعد اوسکے پھر چوتھی مرتبہ تمام دنیا کی عورتون پر فاطمہ کو اختیار
کیا انتہی اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا تمام عالم سے افضل و منتخب و برگزیدہ ہین پس اس سے
آپکا افضل الاولین والآخرین و سید المرسلین و خاتم النبیین ہونا ثابت ہے اور بعد آپکے جناب امیرؑ مثل آپکے ہین پس
اس سے ثابت ہوگئی آپکی امامت و خلافت بلافصل اور بعد جناب امیرؑ کے ائمہ اہلبیت علیہم السلام منتخب و برگزیدہ و افضل
الخلق ہین پس اس سے ثابت ہوگئی امامت ان حضرات معصومین کی وہو المقصود اور جناب سیدہ علیہا السلام کا

تمام دنیا کی عورتون سے اسطرح منتخب وبرگزیدہ و افضل ہونا ثابت ہوا کہ کوئی اس سے مستثنے نہین یہانتک کہ حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت خدیجۃ الکبری آپکی والدہ ماجدہ بھی اور یہ علین مذہب ہے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ کا و نیز کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم کے مجلد اول ترجمہ علی بن ابیطالب کے اواخر مین یہ حدیث ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سرہ ان یحیی حیاتے ویموت مماتی ویسکن جنۃ عدن غرسہا ربی فلیوال علیا من بعدی ولیوال ولیہ ولیقتد بالائمۃ من بعدہ فانہم عترتی خلقوا من طینتی رزقوا فہما وعلما ویل للمکذبین بفضلہم من امتی القاطعین فیہم صلتی لا انالہم اللہ شفاعتی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ مثل میری حیات کے زندہ رہے اور مثل میری موت کی مرے اور ساکن ہو ایسی بہشت جاودان مین کہ اوسکے درختون کو میرے پروردگار نے نصب کیا ہے پس چاہیے کہ دوست رکھے علی کو میرے بعد اور چاہیے کہ دوست رکھے اوسکے دوست کو اور چاہیے کہ پیروی کرے امامون کی کہ بعد علی کے ہونگے پس وہ ائمہ میری عترت مین پیدا کیے گئے ہین میری طینت سے عطا کیا گیا ہے اونکو فہم اور علم عذاب ہے اونکی فضیلت کی تکذیب کرنے والون پر میری امت مین سے قطع کرنے والون پر ان امامون کے باب مین میرے صلہ رحم کو نہ پہونچایگا اونکو اللہ میری شفاعت انتہی ان احادیث سے جسطرح کہ حقیت مذہب امامیہ اثنا عشریہ ثابت ہے وہ محتاج بیان نہین البتہ حضرات سنیہ سے ہم اس مقام پر فقط اسقدر پوچھتے ہین کہ آپکے شیخ بخاری صاحب جو فضل ائمہ معصومین علیہم السلام کی عموماً اور حضرت امام بحق ناطق جعفر صادق کی خصوصاً منکر تھے حتے کہ اونکی طرف سے شک وریب رکھتے تھے اور کوئی حدیث اوس جناب کی روایت سے اپنی صحیح مین نہین لکھی وہ ویل للمکذبین بفضلہم سے کیونکر خارج ہوجائینگے و کذالک امثالہ اب باقی رہا اثبات تعداد ائمہ اثنا عشر علیہم السلام پس محتاج بیان نہین ہے اس سبب کہ اہل سنت وجماعت کی کل تواریخ مین اسمائے مبارکہ اونکے لکھے ہوئے ہین اور کسی سنی کو مجال انکار باقی نہین ہے اور ہم بحث آیۂ استخلاف کے ذیل مین ثابت کر چکے ہین کہ جو احادیث خلفا سے اثنا عشر صحاح اہل سنت وجماعت مین مشہور و معروف ہین

اونکے سوا ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے اور لوگ مراد نہین ہوسکتے اور خود سنی اونکی تطبیق مین حیران و پریشان
ہین اب یہان ہم بعون اللہ تعالی ایک حدیث ایسی لکھتے ہین کہ اوس مین تفصیل اسما مبارکہ ائمہ معصومین زبان معجز
بیان مخبر صادق سے منقول وارد ہے کتاب مودۃ القربے چھاپ مذکور الصدر کے صفحہ ۲۵ مین
یہ حدیث لکھی ہے الاعمش قال حدثنی الحارث وسعید بن البشیر عن علی بن ابی
طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انا نازلکم علی الحوض وانت یا علی
الساقی والحسن والحسین الامر وعلی بن الحسین الفاطر ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد
السائق وموسی بن جعفر محصی للمحبین والمبغضین قامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد
بن علی منزل اهل الجنۃ الی درجاتہم وعلی بن محمد خطیب نروجہم حور العین والحسن بن علی اهل
والهادی شفیع حیث لا یاذن الالمن اشارۃ فیرضی چونکہ یہ کتاب غلط بہت چھپی ہے
اور یہ حدیث تو اسقدر غلط تھی کہ اوسکا ترجمہ ممکن نہ تھا لہذا مین نے ایک نسخہ قلمی سے اسکی تصحیح کی اور یہ حدیث
صحیح یہ ہے الاعمش قال حدثنی ابو اسحق عن الحارث وسعد بن بشیر عن
علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ انا واردکم علی الحوض وانت یا علی
الساقی والحسن الذائد والحسین الامر وعلی بن الحسین الفاطر ومحمد بن علی
الناشر وجعفر بن محمد السائق وموسی بن جعفر محصی المحبین والمبغضین وقامع
المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد بن علی منزل اهل الجنۃ
فی درجاتہم وعلی بن محمد خطیب الشیعۃ یزوجہم الحور العین والحسن بن علی
سراج اهل الجنۃ یستضیئون بہ والهادی المهدی شفیعهم یوم القیمۃ
حیث لا یاذن الالمن یشاء ویرضی ترجمہ اعمش نے ابو اسحاق سے اوسنے حارث سے اور سعد بن بشیر سے
اونھون نے علی بن ابیطالب سے روایت کی ہے کہ آپنے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین پہلے تمسے وارد ہونگا
حوض کوثر پر اور تو اے علی ساقی ہوگا اور حسن دور کرنے والا ہوگا دشمنون کا اوس حوض سے اور حسین حکم کرنیوالا
ہوگا اور علی بن الحسین بشیر ہوگا اور محمد بن علی برانگیختہ کرنے والا ہوگا لوگون کا اور جعفر بن محمد لیجانے والا ہوگا

لوگون کا حوض پر اور موسیٰ بن جعفر شمار کرنیوالا ہوگا دوستونکا اور دشمنون کا اور مار کے نکال دینے والا ہوگا منافقونکا اور علی بن موسیٰ نے زینت دینے والا ہوگا مومنون کا اور محمد بن علی اوتارنے والا ہوگا اہل بہشت کا اونکے درجون مین اور علی بن محمد خطبہ پڑھنے والا ہوگا شیعون کا کہ نکاح کریگا اونکا حورعین کے ساتھ اور حسن بن علی چراغ ہوگا اہل بہشت کا کہ اوس سے روشنی پاینگے اور ہادی مہدی شفیع ہوگا اونکا یعنی مومنون کا) قیامت کے دن اس حیثیت سے کہ نہ اجازت دیگا وہ مگر جس شخص کو کہ چاہیگا اور اوس سے راضی ہوگا انتہی اس حدیث مبارک سے حقیت مذہب امامیہ اثنا عشریہ جسطرح پر ظاہر وعیان ہے اوسکے لیے حاجت بیان نہین عیان راچہ بیان ونیز اسکی شاہد اسی کتاب مین اور چند حدیثین ہین چنانچہ صفحہ ۴۴۳ مین یہ حدیث ہے وعن اصبغ بن نباتة عن عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول انا وعلي والحسن والحسين وتسعة من ولد الحسين مطهرون ومعصومون ترجمہ اصبغ بن نباتہ نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین اور علی اور حسن اور حسین اور نو اولاد حسین مین سے مطہر اور معصوم ہین انتہی ظاہر ہے کہ سوا امام منصوص کے اور کوئی بعد نبی معصوم نہین ہوسکتا ونیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے وعن عناية بن ربعي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا سيد النبيين وعلي سيد الوصيين ان اوصيائي بعدي اثنا عشر اولهم علي وآخرهم القائم ترجمہ عنایہ بن ربعی سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ مین سردار نبیون کا ہون اور علی سردار وصیون کا ہے تحقیق وصیامیرے بعد بارہ ہین اول اونکا علی ہے اور آخر اونکا قایم ہے (یعنی مہدی دین) ونیز بعد اوسکے بلا فاصلہ یہ حدیث ہے عن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من احب ان يركب سفينة النجاة ويتمسك بالعروة الوثقى ويعتصم بحبل الله المتين فليوال عليا بعدي وليعاد عدوه وليأتم بائمة الهداة من ولده فانهم خلفائي واوصيائي وحجج الله على خلقه بعدي وسادة امتي وقادة الاتقياء الى الجنة حزبهم حزبي وحزب اعدائهم حزب الشيطان ترجمہ اور علی علیہ السلام سے منقول ہے

کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص دوست رکھی اس بات کو کہ سوار ہو کشتی نجات پر اور تمسک کرے ساتھ عروۃ الوثقی کے اور چاہے ساتھ خدا کی رسی کے کہ جو مستحکم ہے پس چاہیے کہ دوست رکھے علی کو میرے بعد اور دشمن رکھے اوسکے دشمن کو اور چاہیے کہ امامت قبول کرے ایسے اماموں کی کہ جو ہدایت کرنے والے ہونگے اوسکی اولاد میں سے پس تحقیق وہی ائمہ میرے خلفا ہیں میرے بعد اور میرے اوصیا ہیں اور حجت ہیں خدا کی اوسکی خلق پر میرے بعد اور سردار ہیں میری امت کے اور لیجانے والے ہیں پرہیزگاروں کے طرف جنت کی گروہ اونکا میرا گروہ ہے اور گروہ اونکی دشمنونکا گروہ شیطان کا ہے انتہی

اور بہت سی حدیثیں اسی مضمون کی اس کتاب میں موجود ہیں مگر میں نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی جو حدیث کہ میں نے آخر میں لکھی ہے اوس سے ایک فائدہ جلیلہ یہ حاصل ہوا ہے کہ ثابت ہو گیا کہ حدیث خلفاے اثنا عشر جو سنیوں کے صحاح میں مشہور و معروف ہے اوس سے مراد ہمارے ہی ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں اس سبب سے کہ جناب رسولخدا نے صاف صاف فرمادیا ہے **فانھم خلفائی من بعدی** یعنی وہ لوگ میرے خلفا ہیں میرے بعد اب یہ عبد ذلیل بعون اللہ الملک الجلیل اس عدد مبارک اثنا عشر کے چند معارف و حقائق و دقائق بقدر اپنے فہم و وسعت مقام کے بیان کرتا ہے

اول کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں بارہ حرف ہیں **دوم** محمد رسول اللہ میں بارہ حرف ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ یہی دونوں کلمہ طیبہ بناے دین اسلام ہیں **سوم** الدین الاسلام میں بھی بارہ حرف ہیں اور ان دونوں لفظوں پر الف اور لام لانے میں ایک نکتہ لطیف یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے جو فرمایا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام اس آیہ کریمہ میں بھی لفظ دین و اسلام دونون معرف بالف و لام ہیں **چہارم** لفظ امیر المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں **پنجم** امام المسلمین بھی بارہ حرف ہیں و ائمۃ المسلمین میں بھی **ششم** امام المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں و ائمۃ المومنین میں بھی **ہفتم** حامل کتاب اللہ میں بارہ حرف ہیں اور حافظ کتاب اللہ میں بھی اور چونکہ حامل کی جمع حملۃ ہے اور حافظ کی جمع حفظۃ آتی ہے لہذا ممکن ہے کہ حملۃ کتاب اللہ اور حفظۃ کتاب اللہ کہا جاے اسلیے کہ ان الفاظ میں بھی بارہ حرف ہیں اور مفسر کتاب اللہ میں بھی بارہ حرف ہیں اور اس نکتہ میں اشارہ لطیف ہے طرف حدیث ثقلین کے پس یہی حضرات حامل و حافظ و مفسر کتاب اللہ ہیں **ہشتم** عترت رسول اللہ میں بارہ حرف ہیں اور یہ نکتہ مبین و مصدق و مکمل ہے نکتہ ہفتم کا **نہم** قائد المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں اور قائد کی جمع قادہ ہے اور قادۃ المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں **دہم** سادۃ المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں **یازدہم** شفیع المذنبین میں بھی بارہ حرف ہیں **دوازدہم** شفعاء یوم محشر میں بھی بارہ حرف ہیں **سیزدہم** حجج اللہ تعالی میں بارہ حرف ہیں **چہاردہم**

اسباط بنی اسرائیل بارہ ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطاً امما **یازدہم** نقبا بنی اسرائیل بارہ ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے سورہ مائدہ مین فرمایا ہی وبعثنا منہم اثنی عشر نقیبا **شانزدہم** سردار بنی اسمعیل بھی بارہ ہین چنانچہ سفر اول توریت کہ جو کتاب التولید کہلاتا ہی اوسکا ترجمہ جو مرزاپور مین زبان اردو سنہ ۱ عیسوی مین چھپا ہی اوسکے سترھوین باب مین یہ عبارت ہی **عبارت ترجمہ توریت** اور اسمعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے **انتہی** یہ خطاب ہے حق سبحانہ وتعالی کا حضرت ابراہیم سے **ہفدہم** حضرات حواریین حضرت عیسی بارہ ہین **ہیجدہم** اثنا عشر خلیفہ ہین اور اثنا عشر امیر ہین بھی بارہ حرف ہین اور صحاح اہل سنت مین یہ حدیث بالفاظ مختلفہ مشہور ومعروف ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ یا بارہ امیر ہونگے اور یہ عجیب مطابقت ہی کہ اثنا عشر نقیبا مین بھی بارہ حرف ہین **نوزدہم** احادیث اثنا عشر خلیفہ مین صحاح اہل سنت وجماعت مین منقول ہی کہ سب قریش مین سے ہونگے چنانچہ **صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی کی جلد ثانی ص ۱۱۹ مین یہ حدیث لکھی ہے** لایزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش **ترجمہ** ہمیشہ دین قائم رہیگا یہانتک کہ برپا ہو قیامت اور ہوئین تمھارے اوپر بارہ خلیفہ کہ وہ سب قریش مین سے ہوون **انتہی** اور اسکے سوا اور بھی بہت سی حدیثین اونکے صحاح مین موجود ہین اس مضمون کی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ خلفا وامرا وائمہ سوا قریش کی اور کسی قوم وقبیلہ سے نہین ہوسکتے چنانچہ **صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر جلد چہارم کے صفحہ ۱۴۴ مین یہ حدیث ہی** حدثنا احمد بن یونس حدثنا عاصم بن محمد سمعت ابی یقول قال ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منہم اثنان **ترجمہ** بخاری نے باسناد مندرجہ متن عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیگا یہ امر (یعنی امارت وخلافت وامامت) قریش مین جب تک کہ باقی رہینگے اونمین سے دو شخص بھی **انتہی** پس اسمین ایک عجیب وغریب نکتہ لطیف ودقیق ہے لعلکم تعقلون اور وہ یہ ہے کہ تواریخ وکتب معتبرہ اہل سنت وجماعت اس بات پر شاہد ہین کہ حضرت نضر بن کنانہ کی اولاد قریش کہلاتی ہی چنانچہ **تاریخ روضۃ الاحباب مطبوع مطبع انوار محمدی کے صفحہ ۱۳ مین**

منقول ہی و اما نضر گویند قریش لقب وی ست منقول است کہ سگان مکہ را زعم این بود کہ قریش ایشانند و سائر فرزندان نضر را قریش نمی گویند تا آنکہ نبرد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آمدند و ازان سرور سوال کردند کہ قریش کیانند گفت فرزندان نضر بن کنانہ انتہی موضع الحاجہ پس غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت نضر بن کنانہ کے بیٹے مالک تھے اور اونکے حضرت فہر اور اونکے حضرت غالب اور اونکے حضرت لوے اور اونکے حضرت کعب اور اونکے حضرت مرہ اور اونکے حضرت کلاب اور اونکے حضرت قصے اور اونکے حضرت عبد مناف اور اونکے حضرت ہاشم اور اونکے حضرت عبد المطلب اور اونکے حضرت عبد اللہ والد ماجد جناب رسول خدا پس حضرت مالک بن نضر سے حضرت عبد اللہ تک یہ بارہ بزرگ قبل جناب رسول خدا ہین اور بعد آپ کے بھی بارہ امام معصوم ہین پس دائرہ قریش کے لیے آپ مثل مرکز کے ہین اور جہت اعلی مین حضرت نضر بن کنانہ ہین اور جہت اسفل مین قیامت ہی اور یہ امر مسلم ہے کہ مرکز سے محیط تک جسقدر خطوط کھینچے جاتے ہین سب برابر ہوتے ہین لہذا اعلی و اسفل کی دونون خط برابر ہوگئے اب باقی رہا اثبات خلافت و وصایت بزرگان ماقبل پس شیعہ و سنی مین اس باب مین اختلاف ہی سنی کہتے ہین کہ جناب رسول خدا کے آبا و اجداد معاذ اللہ اکثر کافر و بت پرست تھے اور شیعہ کہتے ہین کہ معاذ اللہ منہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسا نور پاک اصلاب نجسہ مشرکین سے ارحام نجسہ مشرکات کی طرف منتقل ہو بلکہ حضرت آدم و حوا سے حضرت عبد اللہ و آمنہ تک سب آبا و اجداد و امہات جناب رسول خدا موحد و دین حق پر تھے اور ہمیشہ اس نور پاک کا مقر و ماویٰ اصلاب طاہرہ مین رہا ہے اور اونسے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوا ہے و نیز اون لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت آدم سے حضرت عبد المطلب تک امر خلافت و وصایت مستمر رہا ہے اور آپ کے آبائے طاہرین مین سے ہر شخص اپنے بزرگ ماقبل کا خلیفہ و وصی و جانشین ہوتا آیا ہے چونکہ حضرت عبد اللہ کا انتقال اپنے والد ماجد کے سامنے ہوا لہذا حضرت عبد المطلب سے یہ امر حضرت ابوطالب کیطرف منتقل ہوا اور حضرات سنیہ نہ خدا سے ڈرتے ہین نہ رسول سے شرم کرتے ہین بلکہ حضرت ابوطالب و حضرت عبد اللہ و حضرت عبد المطلب و حضرت ہاشم ان سب بزرگون کو کافر و مشرک و بت پرست سمجھتے ہین حالانکہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے کہ انما المشرکون نجس اور خود اون لوگون کی کتب معتبرہ و تواریخ و احادیث و تفاسیر مین جو ان بزرگون کے حالات لکھے ہوے ہین وہ صاف صاف اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ یہ حضرات سب موحد

خداپرست تھی اور حضرات سنیہ کے اس مغلطہ کے دو سبب ہین اول یہ کہ بسبب غلبہ کفار و مشرکین یہ حضرات اکثر تقیہ کرتے تھے اور چونکہ سنی تقیہ کے قائل نہین ہین لہذا یہ امر اون پر مشتبہ ہوگیا ہے دوم یہ کہ چونکہ اونکے خلفاے ثلثہ کے اکثر آبا و اجداد مشرک و بت پرست تھے لہذا تہمت اونھون نے ہمارے حضرت کی ابا ر طاہرین کے اوپر بھی لگائی ہے یہ مبحث بہت طویل ہی اور اس مقام مین اوسکے لکھنے کی گنجایش نہین ورنہ اونکے کتب معتبرہ سے اسکا اثبات باحسن وجوہ ممکن ہے چنانچہ حضرت ابوطالب نے جیسی حفاظت و حمایت و صیانت جناب رسول خدا کفار مکہ سے کی ہی وہ اظہر من الشمس ہی کہ اپنی جان تک دریغ نہین کی باوصف کفر و شرک یہ کیونکر ممکن تھا ابولہب ملعون بھی تو آپکا حقیقی چچا تھا پس ظاہر ہے کہ وہ شقی کسقدر آپسے عداوت کرتا تھا اور وہ اور اوسکے جورو حمالۃ الحطب کہ جسکا ام جمیل نام تھا یہ دونون کسقدر آپ کو ایذا دیتے تھے علاوہ اوسکی صدہا اشعار حضرت ابوطالب کے آپکی مدح و ثنا و تصدیق رسالت و نبوت اور آپکی حفاظت و حمایت و اعانت کرنیکی وصیت مین کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت مین موجود ہین لیکن حضرات سنیہ بسبب تقلید مذہب آبائی ان دلائل واضحہ کیطرف مطلق توجہ نہین کرتے پس جب اونکا یہ حال ہے تو امر خلافت و وصایت اونکے یہان کیون محفوظ رہنے لگا اور اوسکے اثبات کا وہ کیون اہتمام کرنے لگے تاہم حق سبحانہ وتعالی نے اتماما للحجۃ کلمہ حق کو اونکی زبان پر بھی جاری کردیا ہے چنانچہ اسی مبحث غدیر کے شروع مین اونکی چند کتب معتبرہ سے اس امر کو ہم ثابت کرچکے ہین کہ انبیای سلف کا یہ طریقہ اور دستور مستمرہ رہا ہی کہ اپنی زندگی مین کسی شخص کو اپنی اولاد یا اپنے باپ کی اولاد مین سے اپنا ولیعہد و خلیفہ و وصی و جانشین مقرر فرما دیتے تھے اور اس سلسلہ مبارکہ مین اکثر ہمارے حضرت کے آبای طاہرین ہین اور یہان ہم ایک عجیب و غریب بات لکھتے ہین اور وہ یہ ہی کہ تاریخ کامل ابن اثیر مطبوعہ مطبع ذات التحریر مصر کے حاشیہ پر تاریخ مروج الذہب مسعودی چڑھی ہوئی ہی اوسکے ص ۱۴۴ مین یہ عبارت ہی وان شیثا واقع امراتہ فحملت بانوش فانتقل النور الیہا حتی اذا وضعتہ لاح النور علیہ فلما بلغ الوصاۃ اوعز الیہ شیث فی شان الودیعۃ وعرفہ شانہا وانہا شرفہم وکرمہم واوعز الیہ ان ینبہ ولدہ علی حقیقۃ ہذا الشرف وکبر محلہ وان ینبہوا اولادہم علیہ ویجعل ذلک فیہم وصیۃ منتقلۃ ما دام النسل فکانت الوصیۃ جاریۃ تنتقل من قرن الی قرن الی ان

أدّی اللہ النور الی عبد المطلب وولدہ عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ **ترجمہ** اور تحقیق شیث نے اپنی زوجہ سے صحبت کی پس وہ حاملہ ہوئین ساتھ انوش کے پس منتقل ہوا نور محمدی اونکی طرف پس جسوقت کہ انوش پیدا ہوے تو یہ نور اونمین روشن ہوا پس جسوقت کہ وصیت کرنے کے وقت کو پہونچے تو مبالغہ کیا اون سے شیث نے ودیعت (یعنی نور محمدی) کے باب مین اور اوسکا مرتبہ اور شان اونکو بتلادیا اور اونکو سمجھادیا کہ یہ ودیعت باعث اونکے شرف وکرم کا ہے اور تاکید کی اونسے اس بات کی کہ اپنی اولاد کو اس شرف اور اس محل کی بزرگی سے آگاہ کردین اور وہ لوگ اپنی اولاد کو اسپر مطلع کرین اور قرار دیا حضرت شیث نے اس امر کو اون لوگون مین ایسی وصیت کہ وہ ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہو آگے جب تک کہ نسل باقی رہے پس وصیت جاری رہی اور منتقل ہوا کی ایک قرن سے طرف دوسرے قرن کے یہانتک کہ پہونچادیا اللہ نے نور کو عبد المطلب اور بعد اوسکے اونکے بیٹے عبد اللہ تک کہ جو والد ہین جناب رسول خدا کے انتہی پس اے اہل انصاف برائے خدا انصاف کرو کہ جو لوگ آباء عن جد انبیا علیہم السلام کے اوصیا ہون اور نور محمدی کی حقیقت سے بھی واقف ہون پس وہ لوگ کافر و مشرک و بت پرست کیونکر ہوسکتے ہین اور نبوت جناب خاتم النبیین و سید المرسلین کا کیونکر انکار کرسکتے ہین اور اقرار نبوت جناب رسالتمآب کے ساتھ انکار وحدانیت حق سبحانہ وتعالی کیونکر جمع ہوسکتا ہے پس ثابت ہوگیا کہ سب آبا و اجداد کرام حضرت خیر الانام موحد و خدا پرست و قائل نبوت علت غائی ممکنات جناب سرور کائنات تھے اور وصایت بھی ایک کے دوسرے کو بالاستمرار ثابت ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ آبا و اجداد جناب رسالتمآب مین سے بعض انبیاء اللہ اور بعض اولیاء اللہ تھے اس سبب سے کہ وصی نبی کا سوا نبی یا ولی کے اور کوئی دوسرا شخص نہین ہوسکتا ہے چہ جائکہ کافر و مشرک و بت پرست کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا پس ہرچند کہ مالک بن نضر سے کہ جو پہلے قریشی ہین حضرت عبد اللہ تک کسیکی نبوت ثابت نہین ہے مگر یہ امر بالیقین معلوم ہوگیا کہ یہ حضرات نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن اوصیاے انبیاء علیہم السلام تھے اور وصایت وخلافت ایک ہی چیز ہے البتہ چونکہ حضرت عبد اللہ کا انتقال اپنے والد ماجد کے سامنے ہوا لہذا اونکی وصایت ثابت نہین بلکہ اونکی جگہ اونکے برادر حقیقی حضرت ابوطالب حضرت عبد المطلب کے وصی وخلیفہ ہوے لہذا تعداد خلفاے اثنا عشر کہ جو قریش مین سے قبل جناب رسول خدا تھے ہر طرح پوری ہوگئی **لطیفہ** برج آسمان بارہ ہین اور اسمین یہ ایک عجیب نکتہ لطیفہ ہے کہ پہلا برج

حمل ہی اور وہ برج شرف ہی اور پہلے امام جناب اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین اور وہ حضرت افضل ائمہ مابعد ہین چنانچہ خود اہل سنت وجماعت کی کتب وصحاح معتبرہ مین یہ حدیث منقول ہی کہ ان حسنا و حسینا سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہما خیر منہما پس جب جناب علی مرتضی حسنین سے افضل ہوے تو ائمہ مابعد سے بدرجہ اولی آپکی فضیلت ثابت ہوگئی پس جب آفتاب برج حمل مین آتا ہے کہ جو پہلا برج ہے تو اوسکو شرف حاصل ہوتا ہے اسی طرح شمس امامت کو پہلے امام کی سبب سے کہ جو ابو الائمہ ہین شرف حاصل ہوا اور بارھوان برج حوت ہی اور حوت کی معنی مچھلی کے ہین اور احادیث معتبرہ کتب اہل سنت وجماعت سی بھی ثابت ہی کہ حوت کے اوپر تمام دنیا و مافیہا قائم ہے اسی طرح بارھوین امام جناب مہدی دین علیہ السلام ہین اور آپ ہی کے وجود مبارک ومسعود کے سبب سے تمام دنیا قائم ہے اور جب آپکا قدم درمیان مین نرہیگا تو دنیا بھی نرہیگی اور قیامت قائم ہوجائیگی بست ویکم سال کے مہینے بارہ ہین اور انھین پر زمانے کا دار ومدار ہے اسی طرح ہمارے ائمہ اثنا عشر پر بھی زمانے کا دار ومدار ہی بست ودوم ہر شب وروز کی ساعتین بارہ ہین یعنی بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات ہوتی ہے اور اسمین ایک عجیب نکتہ دقیق ہے کہ کبھی دن بڑا ہوجاتا ہے اور کبھی رات پس جو زمانہ کہ رات کی درازی کا ہی اوس سے غیبت امام اور جو زمانہ کہ دن کی درازی کا ہی اوس سے ظہور امام معصوم کے ساتھ تعبیر ہوسکتی ہے بست وسوم بنی اسرائیل مین سے جن لوگون نے گوسالہ کی پرستش نہین کی وہ بارہ ہزار تھے بست وچہارم جب حضرت موسی نے بحکم خدا پتھر پر اپنا عصا مارا تو اوس سے بارہ چشمے جاری ہوے بست وپنجم جب حضرت موسی نے دریا پر اپنا عصا مارا تو اوس مین بارہ راستے ہوگئے اور یہ دونون باتین اخیر کی موافق عدد اسباط بنی اسرائیل کے ہوئی تھین کہ جو ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے ہمعدد ہین بست وششم یہ عجیب نکتہ باریک ولطیف ہی کہ چونکہ حضرت امام حسین کی اولاد مین سے نو امام معصوم ہوے ہین لہذا اولاد حسین مین نو حرف ہین اور اگر اسکو عربی کی ترکیب کی موافق ولد الحسین کہین تو اسمین بھی نو حرف ہین ہرچند کہ طول بہت ہوگیا ہے لیکن مجھکو مناسب یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر سنیونکی کتابون سے اپنے ائمہ معصومین علیہم السلام کی تفصیل بھی لکھدون واضح ہو کہ اہل سنت وجماعت

فی افضلیت

کی تواریخ معتبرہ ذکر ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے مملو ہین اور اسقدر معجزات اور خرق عادات اون حضرات کے اونمین لکھے ہوے ہین کہ اونکے استیعاب کے لیے دفاتر مبسوطہ بھی کافی نہین ہو سکتے اور مین یہان بخوف طوالت فقط کتاب شواہد النبوۃ ملا عبد الرحمن جامی سے ہر امام کے اسم مبارک اور ایک یا دو معجزون پر اکتفا کرتا ہون

اول ائمہ اثنا عشر و ابو الائمہ جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین اور ایکا ذکر کتاب شواہد النبوۃ ملا جامی مطبوعہ مطبع فتح الکریم واقع بمبئی کے رکن سادس کی ۱۹۰ مین اسطرح پر ہے **امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ** امام اول است از ائمہ اثنا عشر و کنیت وی رضی اللہ عنہ ابو الحسن و ابو تراب است **انتہی** واضح ہو کہ فقط آپکے معجزات و خرق عادات سنیونکی کتابون مین اسقدر لکھے ہوے ہین کہ اونکے استیعاب کے لیے ایک کتاب ضخیم چاہیے اور کتاب مذکور کے صفحہ ۱۹۰ سے صفحہ ۲۰۱ تک بھی بہت سے معجزات لکھے ہوے ہین لیکن بخوف طوالت مین یہان صرف فقط دو معجزون پر جو پہلے ہی سے لکھے ہین اکتفا کرتا ہون **عبارت ملا جامی** وی را کرامت بسیار است **از انجملہ** آنست که بروایات صحیحہ ثابت شدہ است کہ چون پاے مبارک بر رکاب می نہاد افتتاح تلاوت قرآن می کرد و چون پاے دیگر بر رکاب می رسید و بروایتی بر بالاے ستور راست می ایستاد ختم تمام میکرد **و از انجملہ آنست** کہ اسما بنت عمیس از فاطمہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ گفت در شبے کہ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ با من زفاف کرد از و بترسیدم زیرا کہ شنیدم کہ زمین با وے سخن می گفت بامداد آن را با رسول صلی اللہ علیہ وسلم حکایت کردم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ دراز کرد و پس سر برآورد و گفت ای فاطمہ بشارت باد ترا بپاکیزگی نسل بدرستیکہ خدای تعالی فضیلت نہاد شوہر ترا بر سائر خلائق و زمین را فرمود کہ با وی بگو اخبار خود را و آنچہ بر روے زمین خواہد گذشت از مشرق تا مغرب **انتہی** کیون حضرات سنیہ سواے امام واجب الاطاعت منصوب من اللہ و من الرسول کے اور کسی کو یہ قدرت و قوت و معجزہ و کرامت حاصل ہو سکتی ہے کہ قرآن مجید کو اسقدر جلد تمام کرے پس یہ جناب قابل امامت ہین یا وہ صاحب کہ جنکو بارہ برس مین سورہ بقر یاد ہوا یا نہوا اور دوسرا معجزہ تو صریح دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ آپ تمام روے زمین کے حاکم و امام تھے اور سب پر آپکی اطاعت واجب تھی ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ زمین اپنے اخبار کو بحکم خداے تعالی آپ سے بیان کرتی و نیز اس فقرے سے کہ بدرستیکہ خدای تعالی فضیلت نہاد شوہر ترا

بر سائر خلائق فضیلت آپکی تمام خلق پر ثابت ہو گئی اور ظاہر ہے کہ افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے دوسرے
اامام ائمہ اثنا عشر مین حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام ہین اور اونکا ذکر کتاب مذکور کے ص
۲۱۳ مین اسطرح پر ہے امیر المومنین حسن رضی اللہ تعالی عنہ وی امام دوم است از ائمہ اثنا عشر رضی اللہ
عنہم کنیت وی ابو محمد است و لقب وی تقی و سید و لادت وی در مدینہ بود در نیمہ رمضان سنہ ثلث من الہجرۃ و جبرئیل
علیہ السلام نام وی را بعد پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آورد بر قطعہ از حریر بہشت نوشتہ و شبیہ ترین مردمان بود
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از سینہ تا بفرق سر انتہی اور آپکے ذیل معجزات مین ص ۲۱۵ مین لکھا ہے
و از انجملہ آنست کہ روزے با یکے از اولاد زبیر رضی اللہ عنہ در سفرے بودند و نخلستانی کہ خشک شدہ بود فرود
آمدند برائے امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ در پاے یک نخلہ فرش انداختند و براے زبیری رضی اللہ عنہ در پاے نخلہ دیگر
زبیری رضی اللہ عنہ گفت کاش برین نخلہ خرماے تر بودے تا بخوردمی امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ فرمود کہ خرماے تر میخواہی
زبیری رضی اللہ عنہ گفت آرے و دست بدعا برداشت و در زیر لب چیزے گفت کہ کس ندانست فی الحال یک نخل سبز
شد و برگ بر آورد و خرماے تر بار و شتربانے کہ ہمراہ ایشان بود گفت کہ این سحر است واللہ امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
فرمود کہ این سحر نیست لیکن دعاے مستجاب است کہ از فرزند پیغمبرے واقع شدہ است پس بآن نخلہ بالا رفتند و آنچہ
بار آوردہ بود چیدند ہمہ را کفایت کرد تیسرے امام حضرت امام حسین شہید کربلا خامس آل
عبا علیہ السلام ہین اور اونکا ذکر ص ۲۱۶ مین اسطرح ہے امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالی عنہ
وی امام سوم است و ابو الائمہ است کنیت وی ابو عبد اللہ است و لقب وی شہید و سید ولادت وی در مدینہ
بود در سہ شنبہ چہارم ماہ شعبان سنہ اربع من الہجرۃ و گویند مدت حمل وی شش ماہ بودہ است و ہیچ فرزند شش ماہہ
نماندہ است مگر وی و یحیی بن زکریا علیہما السلام انتہی اور آپکے ذیل معجزات مین ص ۲۱۹ مین لکھا ہے و از زید
بن ارقم آوردہ اند رضی اللہ عنہ کہ چون ابن زیاد فرمود کہ سر امیر المومنین حسین را رضی اللہ عنہ بر نیزہ کردہ در کوچہای کوفہ
بگردانیدند من در غرفہ خود بودم چون بمحاذی من رسید از سر وے شنیدم کہ میخواند ام حسبت ان اصحاب الکہف و
الرقیم کانوا من ایاتنا عجبا والہیبت موے بر اندام من برخاست ندا کردم کہ واللہ این سر است یا ابن رسول اللہ
و امر تو عجیب است و عجیب تر حکایت آوردہ اند کہ معمر زہری رحمہما اللہ در مجلس عبد الملک بودند و لید پرسید کہ کدام از شما میداند

که در روز قتل حسین رضی الله عنه حال سنگهای بیت المقدس چه بود زهری رحمه الله گفت چنین بمن رسیده است که هیچ سنگی را
بر نداشتند که مگر در زیرا و خون تازه یافتند و از دیگرے آرند که گفت چون حسین بن علی رضی الله عنهما شهید شد از آسمان خون
ببارید و هر چیزے که ما را بود پر خون شد و چند روز آسمان در چشم ما چون خون بسته می نمود **چوتھے امام حضرت امام**
زین العابدین علی بن الحسین علیهما السلام ہین اور اونکا ذکر ص ۲۲۰ مین اسطرح ہے **علی بن الحسین**
رضی الله تعالی عنهما وی امام چهارم است و کنیت وی ابو محمد است و ابو الحسن و ابو بکر نیز گفته اند و لقب وی سجاد
و زین العابدین است ولادت وی در مدینه بوده است سنه ثلث و ثلثین من الهجرة و قیل سنه ست و ثلثین و قیل سنه
ثمان و ثلثین ۰ مادر وی شهربانو است دختر یزدجرد که از اولاد نوشیروان عادل است و وفات وی در ثامن عشر محرم بوده است
سنه اربع و تسعین قیل سنه خمس و تسعین **انتهی** ملا جامی نے جو اپنے یہان کا ایک قول ضعیف لکھا ہے کہ آپکی کنیت ابو بکر بھی
تھی یہ شیعونکے یہان مسلم نہین ہے اور آپکے ذیل معجزات مین ص ۲۲۳ سے ص ۲۲۴ تک لکھا ہے **و از آنجمله است**
که بعد از قتل امیر المومنین حسین رضی الله عنه محمد بن الحنفیه رضی الله عنه پیش علی بن الحسین آمد و گفت من عم توام بسن از تو بزرگترم
بامامت سزاوارترم سلاح رسول الله صلی الله علیه و سلم را بمن ده علی بن الحسین رضی الله عنهما گفت ای عم از خدای تعالی بترس
دعوی آنچه حق تو نیست مکن دیگر بار محمد بن الحنفیه مبالغه کرد فرمود که ای عم بیا تا پیش حاکمی رویم که میان ما حکم کند گفت آن حاکم کیست
فرمود که حجر الاسود هر دو پیش وے آمدند فرمود که ای عم سخن گوے سخن گفت هیچ جواب نیامد بعد از ان امام دست بدعا برداشت
و خداے تعالی را باسماء عظام بخواند و طلب آن کرد که حجر الاسود را بسخن آورد پس روے بحجر الاسود کرد و گفت بحق آن خداے که
مواثیق بندگان خود را در تو نهاده است که ما را خبر کن که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق کیست حجر الاسود بخود بجنبید
چنانکه نزدیک بود که از جاے خود بیفتد و بزبان عربی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی
حق علی بن الحسین است کیون حضرات سنیه کیا یہ بھی ممکن ہے کہ جو امام و خلیفه آدمیون کا بنایا ہوا ہو سنگ سود اوسکی امامت
کی حقیقت کی گواہی دے کچھ تو خدا سے ڈرو اور اوسکے رسول سے شرم کرو آخر کہان تک اپنے رسول کی عترت
طاہره کی حق تلفی کروگے **پانچوین امام حضرت امام محمد باقر بن علی بن الحسین علیهم السلام**
ہین اور اونکا ذکر ص ۲۲۰ مین اسطرح ہے **محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم**
وے امام پنجم است کنیت وی ابو جعفر است و لقب وی باقر و سمی بذلک لتبقره **فی العلم و هو لو معه فیه**

و مادر وی فاطمہ بود بنت الحسن بن علی رضی اللہ عنہما ولادت وی در مدینہ بود روز جمعہ سوم ماہ صفر سنہ سبع وخمسین من الہجرۃ
پیش از قتل سید المومنین حسین رضی اللہ عنہ بسہ سال و وفات وی در سنہ اربع عشر ومائۃ بود و سن وے آن وقت
پنجاہ وہفت بود و قبر وی در بقیع است نزدیک پدر وی وے گفتہ است کہ بر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ در آمدم
و بر وے سلام گفتم و در آن وقتیکہ چشم وی پوشیدہ شدہ بود سلام مرا جواب داد و گفت تو کیستی گفتم من محمد بن علی بن الحسین
گفت ای فرزند من پیشتر آے پیشتر آمدم دست مرا ببوسید پس میل کرد تا پاے مرا ببوسد من دور شدم گفت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علیک السلام من گفتم وعلی رسول اللہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس گفتم این چون بودہ است
ای جابر گفت روزے با رسول اللہ بودم صلی اللہ علیہ وسلم مرا گفت ای جابر شاید کہ تو بپائی تا آن وقتے کہ ملاقات کنی
با یکے از فرزندان من کہ وے را محمد بن علی بن الحسین گویند خداے تعالی وے را نور و حکمت خواہد داد وے را از من سلام
برسان و در روایتے دیگر از جابر رضی اللہ عنہ چنین آمدہ است کہ گفت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک
ان تبقی حتی تلقی ولدا من الحسین یقال لہ محمد یبقر علم الدین بقرا فاذا لقیتہ فاقرأہ منی السلام
و در بعض روایات چنین آمدہ است کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جابر را گفت کہ بقاے تو بعد از ملاقات وی اندکے خواہد بود
بعد از آن چند روز جابر وفات کرد رضی اللہ عنہ انتہی اور آپ کے ذیل معجزات مین ص ۲۲۷ مین لکھا ہے و از انجملہ است
کہ وے گفتہ است کہ با محمد بن علی رضی اللہ عنہما میان مکہ و مدینہ می رفتم وے بر بغلہ سوار بود و من بر دراز گوشے ناگاہ دیدیم
کہ گرگے از بالاے کوہ فرود آمد تا نزدیک محمد بن علی رضی اللہ عنہما رسید وی بغلہ خود نگاہداشت و گرگ دست خود بر پیش
زین بغلہ نہاد و با وی سخن گفت و وی گوش میکرد پس گرگ گفت برو کہ چنان کردم کہ میخواستی گرگ برفت
با من گفت میدانی کہ گرگ با من چہ میگفت گفتم اللہ ورسولہ وابن رسولہ اعلم فرمود کہ وی گفت کہ جفت مرا درین کوہ درد زہ
سخت شدہ است دعا کن تا خداے تعالی وی را خلاصی دہد و ہیچ تن را از نسل من بر شیعہ تو مسلط نگرداند من گفتم کہ

اے تحقیق کہ رسول خدا آپکو سلام کہتے ہین ۱۲ منہ
ے فرمایا مجھسے رسول خدا نے کہ قریب ہے کہ تو زندہ رہے یہان تک کہ ملاقات کرے ایک فرزند کو اولاد
حسین مین سے کہ اوسکا نام محمد ہوگا کشادہ و فراخ کریگا علم دین کو جیسے کہ حق ہے کشادگی کا پس
جسوقت تو اوس سے ملاقات کرے تو میری طرف سے اوسکو سلام کہدینا ۱۲ منہ

دعا کردم چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام ہیں اور آپ کا ذکر
ص ۲۳۳ میں سطر ۔۔ ہے جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم
وی امام ششم است وکنیت وی ابو عبد اللہ است وقیل ابو اسمعیل ولہ القاب اشہرہا الصادق ۔ او ر ۔۔ ام فروہ است
بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انتہی اور آپ کی شروع معجزات میں صفحہ ۲۳۴ میں لکھا ہے چون
حقایق معارف ودقایق حِکَم کہ بر زبان مبارک وی گذرانیدہ اند مشہور است ودر کتب اہل اسلام مسطور بخیار ذکر بعضی
از کرامات وخوارق عادات کہ از وی ظاہر شدہ است اقتصار می رود انتہی اور آپ کی ذیل معجزات میں ص ۲۳۴ میں
لکھا ہے واز انجملہ آنست کہ دیگری گفتہ است کہ روزی با صادق رضی اللہ عنہ در مکہ می رفتیم ناگاہ زنی دیدیم
کہ پیش وی گاوی افتادہ مردہ بود وآن زن با بچہ از کودکان خود می گریستند صادق رضی اللہ عنہ از وی پرسید کہ
حال چیست گفت من وفرزندان من با این گاو وشیر وی معاش میگذرانیدیم ووی بمرد ومن در کار خود حیران
شدہ ام صادق رضی اللہ عنہ فرمود کہ میخواہی کہ خدای تعالی آن را زندہ گرداند گفت با من سخریہ میکنی با این مصیبت کہ
مرا رسیدہ است فرمود کہ سخریہ نمیکنم بعد از ان دعا کرد گاو را سر و پا زد وآواز داد و دوانی برخاست تندرست
صادق رضی اللہ عنہ میان مردم در آمد وآن زن ندانست کہ وی کہ بود انتہی کیون حضرات سنیہ تو جیون کے
بنائے ہوئے امام سے بھی مردے کا زندہ کر دینا ممکن ہے ونیز ص ۲۳۹ میں ہے وازانجملہ آنست
کہ چون زید را رضی اللہ عنہ کشتند وبر دار کردند حکم بن عباس کلبی این دو بیت گفت صلبنا لکم زیدا علی
جذع نخلة ؞ ولم ار مهديا على الجذع يصلب ؞ ولقيتم بعثمان عليا
سفاهة ؞ وعثمان خير من علي واطيب ؞ چون این دو بیت بصادق رضی اللہ عنہ رسید
دست بدعا بر داشت وفرمود کہ اللهم ان كان عبدك كاذبا فسلط عليه كلبك ۔ بنی امیہ وی را بکوفہ فرستادند
شیر وی را در راہ بدرید چون آن خبر بصادق رسید رضی اللہ تعالی عنہ در سجدہ در افتاد وگفت الحمد للہ الذی

لہ ترجمہ اشعار سولی دی ہمنے تمہارے واسطے زید کو اوپر درخت خرما کے اور نہیں دیکھا ہم نے کسی ہادی برحق کو
کہ درخت پر سولی دیا جاوے اور ملاقات کی تمنے ساتھ عثمان کے اعلے درجے کی حماقت کو اور عثمان بہتر تھا علی سے اور پاکیزہ ۔۔ ۱۲ منہ
ٹ ترجمہ دعای صادق علیہ السلام بار خدایا اگر تیرا بندہ جھوٹا ہو تو اوسپر اپنے کتے کو مسلط کر ۔۔ ۱۲ منہ

یخبرنا ما وعدنا انتہی اس روایت صادق سے اون لوگون کا کذب ثابت ہوگیا کہ جو علی بن ابیطالب
خلفائے ثلثہ کو ترجیح و تفضیل دیتے ہین لیکن افسوس کہ یہ حضرات غضب الٰہی سے مطلق نہین ڈرتے و نیز اسکے
ما قبل ص ۳۳۲ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ کلام معجز نظام منقول ہے وکان الصادق رضی اللہ
عنہ یقول علمنا غابر ومزبور ونکت فی القلوب ونقر فی الاسماع وان عندنا
الجفر الاحمر وجفر الابیض ومصحف فاطمۃ رضی اللہ عنہا وان عندنا الجامعۃ فیہا
جمیع ما یحتاج الناس الیہ فسئل عن تفسیر ہذا الکلام قال اما الغابر فعلم ما یکون
واما المزبور فالعلم بما کان واما النکت فی القلوب فہو الالہام واما النقر فی الاسماع
وحدیث الملائکۃ علیہم السلام یسمع کلامہم ولا یری اشخاصہم واما الجفر الاحمر فوعاء
فیہ سلاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولن یخرج حتی یقوم قائمنا اہل
بیت واما الجفر الابیض فوعاء فیہ توریت موسی وانجیل عیسی وزبور
داؤد وکتب اللہ الاولی واما مصحف فاطمۃ رضی اللہ عنہا ففیہ ما
یکون من احادیث واسماء کل من یملک الی یوم القیمۃ واما الجامعۃ فہو کتاب
طولہ سبعون ذراعا املاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فلق فیہ وخط علی بن
ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ بیدہ فیہ واللہ جمیع ما یحتاج
الناس الیہ الی یوم القیامۃ حتی ان فیہ ارش الخدش
والجلدۃ ونصف الجلدۃ ترجمہ اور حضرت صادق فرماتے تھے کہ
علم ہمارا غابر ہے اور مزبور ہے اور نکتے ہین دلون مین اور آواز ہے کانون مین اور تحقیق ہمارے پاس جفر سرخ ہے
اور جفر سفید ہی اور مصحف ہی فاطمہ کا اور تحقیق ہمارے پاس جامعہ ہے اوس مین سب چیزین ہین کہ جنکی لوگون کو
احتیاج ہوتی ہے پس آپ سے تفسیر اس کلام کی پوچھی گئی تو فرمایا کہ لیکن غابر پس علم ہے آئندہ کا اور لیکن مزبور
پس علم ہے گذشتہ کا اور لیکن نکتہ دلون مین پس وہ الہام ہے ولیکن آواز کانون مین پس وہ باتین ہین
فرشتون کی کہ اونکا کلام سنا جاتا ہے اور اونکی صورت نہین دیکھی جاتی (یہ فرق ہے نبوت و امامت کا)

ولیکن جفر سرخ پس ایک ظرف ہی کہ اوسمین سلاح ہی رسول خدا کی اور ہرگز باہر نہ نکلیگی وہ یہان تک کہ ہم اہلبیت کا جو قائم ہے (یعنی مہدی دین) وہ ظہور کرے ولیکن جفر سفید پس وہ ایک ظرف ہی کہ اوسمین توریت ہی موسے کی اور انجیل ہی عیسے کی اور زبور ہی داؤد کی اور کتابین خدا کی ہین کہ جو پہلے نازل ہوئی ہین ولیکن مصحف فاطمہ کا پس اوس مین وہ باتین لکھی ہین کہ جو آیندہ ہونگی اور نام ہین کل بادشاہونکے جو قیامت تک ہونگے ولیکن جامعہ پس وہ ایک کتاب ہی کہ طول اوسکا ستر گز ہے لکھوایا ہی اوسکو رسول خدا نے اپنے دہان مبارک سے اور لکھا ہی علی بن ابیطالب نے اور حضرت کی املا کو اپنے ہاتھ سے اوسمین واللہ کل وہ چیزین ہین کہ لوگون کو اوسکی احتیاج ہو روز قیامت تک یہانتک کہ تحقیق اوسمین دیت ہی حدث کی اور ایک کوڑا مارنے کی اور نصف کوڑا مارنے کی انتہی کیون حضرات سنیہ آپ لوگون کو کچھ علوم اہلبیت کا حال معلوم ہوا انھین حضرات کو جناب رسول خدا نے قران سے حدیث ثقلین مین قرین کیا ہی کیا آپ لوگ کبھی خواب مین بھی یہ خیال کر سکتے ہین کہ یہ علوم سوا رسول وآل رسول کی کہ جو ائمۃ المومنین وحجج اللہ تعالی وخلفاے اثنا عشر ہین اور کسی کے پاس جمع ہو سکتے ہین حاشا وکلا پھر آپ ہی لوگ انصاف سے فرمایئے کہ یہ حضرات قابل امامت وخلافت رسول ہین یا وہ شخص کہ جواب وکلالہ کے بھی معنی نجانتا تھا وہیستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ساتوین امام حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام ہین اور آپ کا ذکر ص ۲۴۳ مین اسطرح ہے موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہما وی امام ہفتم است کنیت وی ابوالحسن است وابو ابراہیم نیز وقیل غیر ذلک ایضا ولقب وی کاظم انتہی اور آپکے ذیل معجزات مین ص ۲۴۳ سے ص ۲۴۴ تک لکھا ہے وازانجملہ آنست کہ در کتب معتبرہ از شقیق بلخی رحمہ اللہ تعالی روایت کردہ است کہ گفتہ در سفر حج بقادسیہ رسیدم جوانی دیدم خوبروی گندم گون بالاے جامہ ہاے خود پشمینہ پوشیدہ وشملہ بر کتف خود زدہ ونعلین در پاے کردہ واز میان مردان بیرون آمدہ وتنہا نشستہ باخود گفتم این جوان از صوفیہ می نماید یہانا کہ می خواہد کہ درین راہ بر گردن مسلمانان بار باشد بروم ووی را سرزنش کنم تا ازین باز ایستد چون نزدیک رسیدم فرمود کہ یا شقیق اجتنبوا من الظن ان بعض الظن اثم[1] پس مرا بگذاشت ورفت باخود گفتم این عجب کارے ست نام مرا وما فی الضمیر مرا گفت ہر آئینہ کہ بندہ ایست صالح بوے رسم واز وے بحلے خواہم ہر چند تیز رفتم بوے نرسیدم چون بمنزل دیگر رسیدم دیدم کہ در نماز است ولرزہ بر اعضای وے

[1] اے شقیق بہت سے گمانون سے پرہیز کرو تحقیق بعض گمان گناہ ہین ۱۲ منہ

افتاد و وشکستہ اشتیم ما از وی بے روان شدہ گفتم برو ھم و از وی بحلی خواہم صبر کردیم تا فارغ شد چون روی بوی نہادم
گفت ای شقیق بخوان این آیت را کہ وانی لغفار لمن تاب و آمن وعمل صالحا ثم اهتدی پس مرا بگذاشت و برفت
گفتم این جوان از ابدال است دو بار شد کہ از سر باطن من خبر داد چون بمنزل دیگر رسیدم دیدم کہ بر سر چاہی ایستادہ است
و در دست رکوہ ای است و می خواہد کہ آب گیرد آن رکوہ از دست وی در چاہ افتاد باسمان نگریست و گفت انت
ربی اذا ظمئت الی الماء وقوتی اذا اردت الطعام اللهم سیدی مالی فلا تعدمنیها
واللہ کہ دیدم آب چاہ بالا آمد دست دراز کرد و رکوہ را پر آب گرفت و وضو ساخت و چہار رکعت نماز گذارد و بعد ازان
بجانب تودہ از ریگ میل کرد و بدست خود ریگ می گرفت و در رکوہ می ریخت و می جنبانید و می آشامید پیش وی رفتم و بروی
سلام کردم جواب داد گفتم مرا اطعام کن از زیادتی آنچہ خداے تعالی ترا انعام کردہ است گفت ای شقیق ہمیشہ نعمتہاے
خداے تعالی بر ما ظاہر و باطن بودہ است ظن خود را با خداے تعالی نیکو گردان بعد ازان رکوہ را بمن داد بیاشامیدم سویق
و شکر بود واللہ کہ ہرگز از ان خوشتر و لذیذتر چیزے نیاشامیدہ بودم سیر شدم و سیراب گشتم چنانکہ چند روز مرا بطعام و شراب
حاجت نیفتاد بعد ازان وی را ندیدم تا آنکہ چون بمکہ رسیدم دیدم کہ در نیمہ شب در نماز ایستادہ بود بخشوع تمام و زاری
و گریہ تمام ہمہ شب چنین بود چون صبح دمید نماز گذارد و طواف کرد و بیرون رفت در پے وی برفتم دیدم کہ برخلاف آنکہ در
راہ بود وی را موالی و خدم بودند و مردمان گرد وی در آمدند و بر وے سلام میگفتند پرسیدم کہ این کیست گفتند ہذا موسی
بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین گفتم این عجائب و غرائب از مثل این سید
عجیب و غریب نیست انتہی یہ امام حضرت امام رضا علی بن موسی علیہما السلام ہیں اور آپ کا ذکر ص ۳۲۵
میں لکھا ہے علی بن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم وی امام ہشتم است و کنیت وی ابو الحسن است چون کنیت
پدر وی کاظم رضی اللہ عنہ آرند کہ فرمودہ است کہ وی را عطا دادم کنیت خود و لقب وی رضا است انتہی اور آپکے
ذیل معجزات میں لکھا ہے و از انجملہ آنست کہ ابو اسمعیل سندی گفتہ است کہ بر رضا رضی اللہ عنہ در آمدم
و یک کلمہ از عربی نمیدانستم بر وی بلغت سند سلام گفتم و ہم بہمان لغت جواب داد بعد ازان از وے سوالات

لہ تو پیرو [illegible] جس وقت میں پیاسا ہوتا ہوں تو مجھکو پانی پلاتا ہے اور جس وقت میں کھانیکا ارادہ کرتا ہوں تو مجھکو کھانا کھلاتا ہے بار خدایا
اے میرے سید [illegible] میرے پاس نہیں ہے پس اسکو میرے پاس سے معدوم نکر دے — ۱۲ منہ

کردم بزبان سندی وی هم بهمان زبان جواب گفت چون بیرون آمدم گفتم من زبان عربی نمیدانم و ماکن تا خدا تعالی
مرا بدانستن آن ملهم گرداند دست مبارک بر لبهای من مالید فی الحال بزبان عربی سخن گفتن آغاز کردم انتهی ہر زبان کا
جاننا یہی خواص سے ہے اوس رسول کی کہ جو تمام خلق پر مبعوث ہوا اور اوس امام کے کہ جو بعد اوس رسول کے
تمام خلق پر منصوب ہو ونیز اسی صفحہ سے ص ۲۵۳ تک ہے و از انجملہ آنست کہ
کہ روزی با رضا رضی اللہ عنہ در راہ بودم و با وے سخن میگفتم ناگاہ گنجشکی آمد و خود را پیش وے بر زمین انداخت
و بانگ میکرد و اضطراب می نمود رضا رضی اللہ عنہ فرمود کہ میدانی کہ این گنجشک چہ میگوید گفتم اللہ و رسولہ و ابن رسولہ
اعلم فرمود کہ میگوید کہ درین خانہ ماری در آمدہ است و میخواہد کہ فرزندان مرا بخورد پس فرمود کہ برخیز و این [illegible]
در آی و آن مار را بکش برخاستم و بآنخانہ در آمدم دیدم کہ ماری گرد آن خانہ میگردد وی را بکشتم ونیز اس
ماقبل آپ کی ولادت باسعادت کی حالات بیچ ص ۲۴۵ مین لکھا ہے اور وے ام الولد بودہ اند
و لها اسماء منها اروی و نجمة و شقراء و ام البنین و استقر اسمها علی تکتم گویند کہ وی کنیزک حمیدہ بود مادر کاظم رضی اللہ عنہ
شبی حمیدہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم در خواب دید فرمود کہ نجمہ را بہ پسر خود موسی بخش کہ زود باشد کہ از وی
فرزندی بوجود آید کہ بہترین اہل زمین باشد و از ام رضا رضی اللہ عنہما روایت کنند کہ گفت چون برضا حاملہ شدم
ہرگز ننمود ثقل حمل در نیافتم و در خواب از شکم خود آواز تسبیح و تہلیل می شنیدم ہول و ہیبت بر من غالب میکرد
چون بیدار میشدم ہیچ آوازی نمی آمد و چون ولادت دستہا بر زمین نہاد و روی بآسمان کرد و لب مبارک
می جنبانید چنانکہ کسی سخن گوید و مناجات کند انتہی تمام اہل زمین سے افضل ہونا اور شکم والدہ مین تسبیح
و تہلیل کا کہنا اور وقت ولادت مناجات کرنا یہ باتین جو منقول ہین وہ خصائص امام اہل زمان زمین
منصوب من اللہ و من الرسول مین سے ہین ونیز آپ کی وفات کی حالات ص ۲۵۳ سے ص ۲۵۵ تک
اسطرح لکھے ہوئے ہین و از انجملہ آنست خوارقی کہ از صاحب ابو الصلت ہروی روایت کردہ اند
معلوم میشود و ازینجانست کہ ابو الصلت گفتہ است کہ روزی پیش رضا رضی اللہ عنہ ایستادہ بودم با من
گفت کہ درین قبہ رو کہ قبر ہارون الرشید در انجاست و از چہار جانب آن خاک بیار رفتم و خاک آوردم
بوئید و بیانداخت و گفت زود باشد کہ اینجا برای من حفر کنند و سنگی ظاہر شود کہ اگر ہمہ کلندی کہ در خراسان است

بیارند آن را نتوانند کند بعد از آن فرمود که از فلان موضع خاک بیار آوردم فرمود که از برای من درین موضع حفر
کنند و بگوی تا هفت درجه فرو برند و درمیان قبر شق کنند و اگر نگذارند بفرمای تا لحد کنند و آن را دو ذراع و شبری
سازند که آن را خدای فراخ گرداند چندانکه خواهد و در وقت حفر از بالای سر من تری پیدا خواهد شد بکلامی که ترا تعلیم میکنم تکلم
کن که آب بجوشد و لحد پر آید و در آن آب ماهیان خورد بینی این نان را که بتو میدهم خورد کن و در آب انداز تا آن ماهیان
بخورند چنانچه هیچ نماند پس ماهی بزرگ بیرون آید و آن ماهیان خورد را برچیند چنانکه هیچ نماند آنگاه غائب شود چون غائب
شود دست بر آب نه و بانچه گفتم تکلم کن تا آب کم شود و هیچ نماند و آنچه گفتم نکنی مگر در حضور مامون بعد از آن فرمود که ای ابوالصلت
فردا بر مامون در خواهم آمد اگر چنانچه بدر آیم و چیزی بر سر خود نه پوشیده باشم با من سخن گوی و اگر چیزی بر سر خود
انداخته باشم با من سخن نگوئی ابو الصلت گوید که چون رضا رضی الله عنه بامداد کرد جامها بپوشید و منتظر نشست تا غلام مامون
بطلب وآمد چون بر مامون درآمد در پیش مامون طبقهای میوه نهاده بودند و خوشهٔ انگور در دست داشت و می خورد
چون وی را دید از جای خود جست و وی را معانقه کرد و بر میان دو چشم وی بوسه داد و وی را بنشاند و آن خوشه
انگور را بوی داد و گفت یا ابن رسول الله ازین انگور خوب تر ندیده ام رضا رضی الله عنه فرمود که انگور نیکو در بهشت باشد
پس مامون گفت که ازین انگور بخور رضا رضی الله عنه فرمود که مرا معاف دار مامون مبالغه کرد و گفت مانع چیست مگر ما را
متهم میداری و آن خوشه را بستد و بعضی از آن بخورد و دیگر بار برضا رضی الله عنه داد رضا رضی الله عنه دو سه دانه
از آن بخورد و بینداخت و برخاست مامون گفت بکجا میروی فرمود بانجا که فرستادی و چیزی بر سر مبارک
خود پوشیده بیرون آمد با وی سخن نگفتم تا بسرای خود درآمد و فرمود تا در سرای به بندند و بر فراش
خود بخفت و من درمیان سرای ایستادم غمگین ناگاه دیدم که جوانی درآمد خوبروی و مشکموی بسیار
شبیه برضا رضی الله عنه پیش وی دویدم و گفتم از کجا درآمدی که در بسته بود فرمود که آن کس که مرا درآورد
به یک ساعت از مدینه تا اینجا آورد پرسیدم که تو کیستی فرمود که من حجة الله محمد بن علی و پیش پدر درآمد و مرا نیز
گفت که درآئی چون رضا رضی الله عنه وی را بدید برخاست و معانقه کرد و بسینه خود کشید و میان دو چشم وی بوسید
و وی را در بستر خود برد و وی نیز روی به روی پدر خود نهاد و با وی سخنان پنهانی گفت که من ندانستم بعد از آن
بر دو لب رضا رضی الله عنه کفی دیدم سفیدتر از برف و محمد بن علی رضی الله عنهما آن را می لیسید بزبان خود پس دست

درمیان جامهٔ پدر و سینهٔ او کرد و چیزی مثل عصفور بیرون آورد و فرو برد و رضا رضی الله عنه درگذشت محمد بن علی
رضی الله عنهما گفت که ای ابو الصلت برخیز و از خزانه آب و تخته بیار گفتم در خزانه نه آبست و نه تخته فرمود که هرچه ترا
میگویم بجا آر در خزانه رفتم آب و تخته یافتم بیرون آوردم و خواستم که وی را مدد دهم فرمود که ای ابو الصلت با من
کسی دیگر هست که مدد میدهد وی را غسل کرد و فرمود که در خزانه جامه دانی هست در وی کفن و حنوط بیرون آر رفتم و آنجا جامه دانی
دیدم که هرگز ندیده بودم بیرون آوردم وی را تکفین کرد و نماز گزارد پس گفت تابوت بیار گفتم بروم و نجار را بگویم تا
تابوت تیار شد گفت در خزانه رو رفتم تابوتی دیدم که هرگز ندیده بودم آوردم وی را در تابوت کرد و دو رکعت نماز آغاز
کرد هنوز تمام نکرده بود که تابوت از جای خود برخاست و سقف خانه بشگافت و تابوت از آنجا بالا رفت گفتم یا
ابن رسول الله مامون هم درین ساعت بیاید و وی را طلب دارد ما چه گوئیم فرمود که خاموش باش که تابوت زود باز
خواهد گشت پس فرمود که ای ابو الصلت هیچ پیغمبری نیست که در مشرق مرده باشد و وصی وی در مغرب باشد و بمیرد مگر
که خدای تعالی میان اجساد ایشان و میان ارواح ایشان جمع کند این سخن تمام نشده بود که باز سقف خانه بشگافت
و تابوت فرود آمد وی را از تابوت بیرون آورد و بر فراش خود بخوابانید چنانکه گویا وی را آب نشسته اند و کفن نکرده پس فرمود
که برخیز و در بگشای بگشادم مامون و غلامان بر در بودند درآمدند گریان و اندوهگین گریبان می دریدند و طپانچه بر سر می زدند
و مامون میگفت یا سیداه فجعت بك یا سیدی بعد از آن بتکفین و تجهیز وی مشغول شدند و بفرمود تا بحفر قبر وی اشتغال کنند
من دران موضع حاضر شدم هرچه رضا رضی الله عنه گفته بود همه ظاهر شد چون مامون آن آب و ماهیان بدید گفت رضا رضی الله عنه
چنانچه در حیات خود بما عجائب مینمود در ممات خود هم مینماید یکی از مقربان مامون گفت میدانی که این اشارت بچیست که ملک
شما ای بنی العباس با وجود کثرت شما و طول مدت شما مثل این ماهیان است چون وقت اجلهای شما در آید و زمان انقطاع آثار
شما نزدیک گردد خدای تعالی مردی را از ما بر شما مسلط گرداند تا شما را فانی سازد مامون گفت که راست گفتی میگوئی دیگر ابو الصلت
گوید که چون مامون از دفن رضا رضی الله عنه فارغ شد گفت آن کلام که گفتی مرا تعلیم کن گفتم که آن را همان ساعت فراموش
کردم و راست گفتم فرمود که مرا حبس کنید و مدت یکسال در حبس ماندم عیش بر من تنگ شد گفتم بار خدایا بحق محمد و آل محمد که
مرا فراخی روزی کن هنوز دعا را تمام نکرده بودم که محمد بن علی الرضا را دیدم که درآمد و گفت تنگدل شدی ای ابو الصلت گفتم
آری والله گفت برخیز و بیرون رو و دست بر بندهائی که بر من بود زد همه بگشاد و دست مرا گرفت و از آن سرای

بیرون آورد وپاسبانان وغلامان حرامی دیدند ونتوانستند که با من سخن گویند پس گفت برو در ضمان خدا تعالی و در ودیعت او
که دیگر تو با دشمنی او نتوان رسید او بصلت گوید که تا این وقت مامون را ندیده ام انتہی اس سے زیادہ وضاحت امامت ووصایت
وخلافت کی بابت اور کیا ہوگی اب اگر اس پر بھی اہل سنت وجماعت ایمان نہ لائیں تو مجبوری ہے من یضلل اللہ
فلا ھادی لہ نویں امام حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہیں اور آپکا ذکر حالات وفات حضرت امام رضا
علیہ السلام میں آچکا ہے نیز ص ۵۵ میں سطر ۲ میں **محمد بن علی ابن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم**
وی امام نہم است وکنیت وی ابوجعفر است ونام موافق باوست رضی اللہ عنہ ولہذا ویرا ابوجعفر ثانی گفتہ اند ولقب وی تقی وجواد
انتہی اور آپکے ذیل معجزات میں ص ۵۷ میں لکھا ہے واز آنجملہ آنست کہ یکی از سلف گفتہ است کہ در عراق بودم
شنیدم کہ در شام کسے دعوی پیغمبری کردہ است ویرا بند آہنین نہادہ اند وآوردہ وفلان جای محبوس است بانجا رفتم ودربانانرا
چیزی دادم وپیش وی رفتم وی را با عقل وفہم تمام یافتم از وی پرسیدم کہ قصہ تو چون بودہ است گفت من مردی
بودم از شام بعبادت مشغول در ان جایگہ کہ میگویند سر مبارک امیر المؤمنین حسین را رضی اللہ عنہ آنجا نصب کردہ بودند
یکشب روی بقبلہ نشستہ بودم وبذکر خدا تعالی مشغول بودم ناگاہ دیدم کہ شخصی از پیش روی من پیدا آمد وگفت
برخیز برخاستم مرا اندکی راہ ببرد خود را در مسجد کوفہ دیدم فرمود کہ میدانی این کجاست گفتم بلے مسجد کوفہ است درنماز ایستاد
ومن نیز درنماز ایستادم چون از نماز فارغ شد بیرون آمد من نیز با وی بیرون آمدم اندکی برفت ومن نیز برفتم خود را در مسجد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یافتم بر روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام گفت ودرنماز ایستاد من نیز درنماز ایستادم پس
بیرون آمد ومن نیز بیرون آمدم اندکی برفت خود را در مکہ یافتم طواف کرد من نیز طواف کردم پس بیرون آمد ومن نیز بیرون آمدم
از من غایب شد ومن خود را دران موضع یافتم از شام کہ بعبادت مشغول می بودم ازین حال در تعجب ماندم وہیچ ندانستم
کہ آن کہ بود چون سال آئندہ ہمان وقت رسید باز آن شخص پیدا شد ومرا ہمراہ ببرد وہرچہ در سال گذشتہ کردہ بود بجا
آورد چون وقت مفارقت رسید سوگند بروے دادم کہ بان خدائیکہ ترا برانچہ مشاہدہ کردم وترا قدرت دادہ است
ہرآئینہ بگوئی کہ تو کیستی فرمود کہ من محمد بن علی بن موسی بن جعفرم چون بازآمدم این قصہ را با آنان کہ بمن تردد میداشتند
بازگفتم خبر بوالی شام رسید بداعتقادی شد تا آنکہ در بند آہنین نہادند وہمراہ خود بانجا آوردند چنانکہ می بینی
بان والی قصہ داشتم وعرض حال او کردم وپیشتر رقعہ نوشت کہ آن کس را کہ دریکشب ودرشام بکوفہ ومدینہ ومکہ برد

واز مدینہ بمکہ واز مکہ بشام گویند کہ ویرا از حبس باخلاصی دہ ران بسیار بر من گران آمد مغموم و متحیر بودن شدم چون بامداد کردم بنا
حبس روان شدم تا ویرا از ان حال آگاہ کنم لشکریان را و نگاہبانان را در اضطراب دیدم پرسیدم کہ حال چیست گفتند
این شخص کہ دعوی نبوت کردہ بود و ویرا حبس کردہ بودند دوش غائب شدہ است ندانیم کہ ویرا زمین فرو بردہ است
یا مرغان آسمانی بر بودہ اند دسوین امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہین اور آپ کا ذکر ص ۲۵۹
مین سطح ہے علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم وی امام دہم است کنیت وی
ابو الحسن و ویرا ابو الحسن ثالث گفتندی و لقب وی ہادی و عسکری مشہور است انتہی اور آپکے ذیل معجزات
مین ص ۲۶۰ سے ص ۲۶۱ تک یہ معجزہ لکھا ہے واز انجملہ آنست کہ چون متوکل ویرا از مدینہ بعراق طلبید بسر
راہ رسید ویرا در منزلے فرود آوردند کہ آن را خان الصعالیک میگفتند وجاے ناخوش بود یکے از محبان وے
کہ ویرا صالح بن سعید نام بودے درآمد و گفت یا ابن رسول اللہ جعلت فداک این جماعت ارادہ اطفاء
نور تو میخواہند کہ ترا درین منزل بد وحشت فرود آوردہ اند فرمود کہ ای ابن سعید تو ہنوز درین مقامی
پس بدست مبارک خود اشارت کرد دیدم کہ باغہای خرم و جویہای روان و قصرہا فیہا خیرات حسان و
ولدان کانہم اللؤلؤ المکنون ظاہر شد حیرت بر من غالب شد فرمود کہ ای ابن سعید ما ہر جا کہ ہستیم این
با ماست ما در خان الصعالیک نیستم و نیز اسی صفحہ ۲۶۱ مین ہے واز انجملہ آنست کہ متوکل را خانہ
بود در وے مرغان بسیار کہ ہر کسے کہ بانجا در آمدے از اختلاف آوازہاے ایشان نہ سخن کسے توانستے
شنید و نہ کسے سخن وے ہر وقت کہ ہادی رضی اللہ عنہ بانخانہ در آمدی ہمہ مرغان خاموش گشتندے و چون
بیرون آمدی آغاز آوازہا کردندے و نیز اسی صفحہ ۲۶۱ مین ہے واز انجملہ آنست کہ مشعبدے
از ہند پیش متوکل آمدہ بود و شعبدہ ہای غریب می نمود روزے متوکل ویرا گفت کہ اگر شعبدہ پیش آری
کہ علی بن محمد را خجل سازی ترا ہزار دینار بدہم مشعبد گفت نانی چند تنک سبک بر مائدہ نہید و مرا پہلوے وی
بنشانید چنان کردند ہادی رضی اللہ عنہ دست دراز کرد تا نانے بردارد آن مشعبد عملی کرد کہ آن نان از پیش
دست وی بپرید تا بار این عمل کرد و مجلسیان بخندیدند و در مجلس مسند بود و بر آن صورت شیر کشیدہ ہادی
رضی اللہ عنہ اشارت بآن صورت کرد کہ بگیر این را آن صورت شیرے شد و بجست مشعبد را فرو برد و با مسند

آمد ہر چند متوکل درخواست کرد مشعبد را باز گردانید قبول نکرد و فرمود کہ واللہ بعد ازین ہرگز وی را نبینید دشمنان خدای را بر دوستان وی مسلط می گردانید پس از مجلس بیرون آمد و آن مشعبد را بعد ازین ہیچ کس ندید گیارھوین امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہین اور آپ کا ذکر ص ۲۶۲ مین اسطرح لکھا ہے حسن ابن علی بن محمد بن علی الرضا رضی اللہ تعالی عنہم وی امام یازدہم است وکنیت وی ابو محمد است ولقب وی زکی است وخالص وسراج ووی نیز چون پدر خود بعسکری مشہور است ونیز اسی صفحہ مین آپکے معجزات مین یہ لکھا ہے و وی را کرامات بسیار است وخوارق عادات بی شمار ونیز آپکے معجزات کی ذیل مین صفحہ ۲۶۳ مین لکھا ہے واز انجملہ آنست کہ دیگرے گفتہ است کہ پدر من بیطار بود وچارپایان زکی را رضی اللہ عنہ بیطاری میکرد مستعین را بغلہ بود کہ ہیچ کس از رائضان وی را رام نتوانست ساخت وزین ولگام نتوانست کرد تا بسواری خود چہ رسد یکی از ندماے مستعین را گفت کہ چرا نمی گوئی کہ حسن بن رضا رضی اللہ عنہ حاضر کنند تا وی این بغلہ را سواری کند ورام گرداند یا این بغلہ وی را بکشد مستعین وی را طلبید چون بسراے وی در آمد آن بغلہ را در صحن سراے داشتہ بند پیش وی رفت ودست بر کفل وی مالید عرق از وی روان شد بعد ازان پیش مستعین رفت مستعین وی را بطریقہ تعظیم وتوقیر بجاے آورد ووی را از نزدیک خود نشاند پس گفت یا ابا محمد این استر را لگام کن ابو محمد رضی اللہ عنہ پدر مرا گفت کہ ای فلان آن استر را لگام کن مستعین با وی گفت کہ خود لگام کن ابو محمد رضی اللہ عنہ طیلسان بنہاد وبرخاست وآن را لگام کرد وباز آمد وبجای خود بنشست باز مستعین گفت کہ وی را زین کن ابو محمد بہ پدر من اشارت کرد کہ ای فلان آن بغلہ را زین کن مستعین گفت خود زین کن دیگر بار برخاست وآن بغلہ را زین کردہ بجاے خود باز گشت مستعین گفت چہ باشد کہ سوار شوی سوار شد ودر صحن سراے وے را راہوار براند بے آنکہ ہیچ سرکشی کند پس فرود آمد مستعین پرسید کہ چون یافتی این بغلہ را فرمود کہ ازین خوبتر بغلہ ندیدہ ام مستعین آنرا پیش وی کشید زکی رضی اللہ عنہ پدر مرا گفتہ کہ آن را بگیر وبر پدر من آن را گرفت وبی آنکہ ہیچ سرکشی کند ببرد انتہی یہ عبد ذلیل کہتا ہے کہ یہ معجزہ ونیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام علی نقی کے معجزات مین ص ۲۶۱ سے بابت مرغان خانۂ متوکل کے ہمنے نقل کیا ہے ونیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام علی رضا کی معجزات مین بابت کنجشک خانگی کے ص ۲۵۱ سے ہمنے نقل کیا ہے ونیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی معجزات مین

بابت گرگ کر ص ۲۲۷ سے ہمنے نقل کیا ہی ونیز وہ معجزہ کہ جو جناب امیرؑ کے معجزات مین بابت اخبار زمین کے ص ۱۹۰ سے ہمنے نقل کیا ہی ونیز اور بعض معجزات کہ جو اسی کتاب شواہد النبوۃ مین موجود ہین اور ہمنے بخوف طوالت نقل نہین کیے صریح اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ خود زمین و وحوش وطیور وسباع وبہایم ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کی امامت کو پہچانتے تھے اور ان حضرات کو اپنا امام جانتے تھے اور انکے تابع ومنقاد تھے اور یہ دلیل بین وبرہان روشن ہی ان حضرات معصومین کی ریاست عظمی وامامت کبری پر کہ جو شان ہی خلافت جناب رسول خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جو کافۃ انام پر مبعوث تھی اور حق سبحانہ وتعالی کی جانب سے تمام مخلوق پر حاکم تھے اور سب پر آپ کی اطاعت واجب تھی ولکن اکثر الناس لا یعلمون

بارھوین امام حضرت امام مہدی دین قایم منتظر ہین اور آپ کا ذکر صفحہ ۲۶۵ مین اسطرح پر ہے محمد بن حسن بن علی بن محمد بن الرضا رضی اللہ عنہم وی امام دوازدہم است وکنیت وی ابو القاسم است ونیز اسی ص مین بعد چند سطور کے ص ۲۶۷ تک اسطرح لکھا ہے حلیمہ عمہ ابو محمد زکی رضی اللہ عنہ گفتہ است کہ روزے پیش ابو محمد زکی رضی اللہ عنہ درآمدم فرمود کہ ای عمہ امشب در خانہ ما باش کہ خدا یتعالی مارا خلفے خواہد داد من گفتم این فرزند از کہ خواہد بود کہ در نرجس ہیچ اثر حمل نمی بینم فرمود ای عمہ مثل نرجس ہمچون مثل ام موسی است علیہ السلام کہ حمل وی ظاہر نشد وقت ولادت ظاہر نخواہد بود آن شب آنجا بودم چون شب بنیمہ رسید برخاستم وتہجد گذاردم ونرجس نیز تہجد گذارد وبعد ازان باخود گفتم کہ وقت فجز نزدیک رسید وانچہ ابو محمد گفت ظاہر نشد ابو محمد رضی اللہ عنہ از مقام خود آواز داد کہ تعجیل مکن ای عمہ بان خانہ کہ نرجس آنجا بود باز گشتم مرا در راہ پیش آمد لرزہ بروی افتادہ وی را بسینہ خود باز گرفتم وقل ہو اللہ احد وانا انزلناہ وآیۃ الکرسی بروی خواندم از شکم وی آواز آمد کہ ہر چہ من خواندم فرزند وے نیز بخواند وبعد ازان دیدم کہ خانہ روشن شد نظر کردم فرزند وے بر زمین آمدہ بود ودر سجدہ افتادہ وے را بگرفتم ابو محمد رضی اللہ عنہ از حجرہ خود آواز داد کہ ای عمہ فرزند مرا بپیش من آر بپیش وی بردم وے را بکنار خود نشاند وزبان در دہان وے کردہ فرمود کہ سخن گوی اے فرزند من باذن اللہ تعالی گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم الوارثین[1]

[1] اور ارادہ کرتے ہین ہم اس بات کا کہ احسان کرین ہم اون لوگون پر کہ جو ضعیف کر دیے گئے ہین بیچ زمین کے اور گردانین ہم انکو امام اور گردانین ہم انکو وارث

بعد ازان دیدم کہ مرغان بسیار اند و گرفتند ابو محمد رضی اللہ عنہ یکی را ازان مرغان بخواند و گفت خذہ فاحفظہ حتی
یاذن اللہ فیہ فان اللہ بالغ امرہ ۱؎ ازابو محمد رضی اللہ عنہ پرسیدم کہ این مرغ کہ بود و این مرغان دیگر کیانند فرمود
کہ آن جبریل بود و دیگران ملائکہ رحمت اند بعد ازان فرمود کہ یا عمہ وی را بمادر وی باز گردان کی تقر عینہا ولا تحزن ۲؎
ولتعلم ان وعد اللہ حق ولکن اکثرہم لایعلمون وی را پیش مادر وی بردم وچون متولد شد ناف
زدہ بود و ختنہ کردہ و بر ذراع ایمن وی مکتوب بود کہ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا ۳؎ و از دیگری
روایت کردہ اند کہ گفتہ است چون متولد شد بدو زانو در آمد و انگشت سبابہ بجانب آسمان برداشت پس عطسہ زد و گفت
الحمد للہ رب العالمین و از دیگری آوردہ اند کہ گفتہ است بر ابو محمد زکی رضی اللہ عنہ در آمدم و گفتم یا ابن رسول اللہ خلیفہ و
امام بعد از تو کہ خواہد بود بخانہ در آمد پس بیرون آمد کودکی بر دوش گرفتہ کہ گویا ماہ شب چاردہ بود و سن سہ سالگی پس فرمود کہ ای
فلان اگر تو پیش خدای تعالی گرامی نبودی این فرزند خود را بتو ننمودی نام این نام رسول است صلی اللہ علیہ وسلم و کنیت این
کنیت وی ہو الذی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما ۴؎ و از دیگری آوردہ کہ او گفتہ است
روزی بر ابو محمد رضی اللہ عنہ در آمدم بر سمت راست وی خانہ دیدم پردہ بآن فرو گذاشتہ گفتم یا سیدی صاحب این امر بعد از این
کہ خواہد بود فرمود کہ آن پردہ را بردار پردہ برداشتم کودکی بیرون آمد در کمال طہارت و پاکیزگی و بر رخسارہ راست وی خالی
وگیسوان گذاشتہ آمد و بر کنار ابو محمد رضی اللہ عنہ نشست ابو محمد رضی اللہ عنہ فرمود کہ این است صاحب شما بعد ازان
از زانوی وی برخاست ابو محمد رضی اللہ عنہ وی را گفت یا بنی ادخل الی الوقت المعلوم بآن خانہ در آمد و من بوی
نظر میکردم پس ابو محمد رضی اللہ عنہ مرا گفت برخیز و بہ بین کہ درین خانہ کیست بخانہ در آمدم ہیچکس را ندیدم و از جملہ
آنست کہ گفتہ است کہ معتضد مرا با دو کس دیگر طلبید و گفت حسن بن علی در سرمن رای فوت شدہ است زود بروید
و خانہ وی را فرو گیرید و ہر کہ در خانہ وی ببینید سر وی را بمن آرید رفتیم و بسرای وی در آمدیم سرایی دیدیم در غایت خوبی و
پاکیزگی کہ گویا حالی از عمارت آن فارغ شدہ بودند در انجا پردہ دیدیم فرو گذاشتہ پردہ را برداشتیم سردابی دیدیم در انجا

۱؎ ترجمہ کلام امام ۔ لے تو اوسکو اور حفاظت کر تو اوسکی یہانتک کہ اجازت دے اللہ اوسکے باب مین پس تحقیق اللہ پورا کرنیوالا ہے اپنے حکم کا ۱۲ منہ ۲؎ ترجمہ آیت
تاکہ ٹھنڈی ہوں آنکھین اوسکی اور نہ غمگین ہووے اور تاکہ جانے وہ اس بات کو کہ تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین ۱۲ منہ ۳؎ ترجمہ
آیت آیا حق اور گیا باطل تحقیق باطل جانے والا ہے ۱۲ منہ ۴؎ ترجمہ یہ وہی ہے کہ بھر دیگا زمین کو انصاف اور عدل سے جس طرح کہ بھر گئی ہو جور و ظلم سے ۱۲ منہ

آمدیم دریای دیدیم در اقصای آن حصیر بر روے آب انداختہ و مردے بخوب ترین صورتی بر بالاے آن حصیر در نماز
ایستادہ بما ہیچ التفات نکرد یکی ازان دو نفر کہ با من بودند یکے سبقت گرفت و خواست کہ پیش وی رود در آب غرق شد
و اضطراب میکرد تا آن زمانکہ من دست وی گرفتم و خلاص گردانیدم بعد ازان نفر دیگر خواست کہ پیش وی رود وی را نیز ہمان حال
پیش آمد وی را نیز خلاص کردم من حیران بماندم پس گفتم ای صاحب خانہ از خدای تعالی و از تو عذر میخواہم واللہ کہ من
ندانستم کہ حال چیست و بکجا می آیم از انچہ کردم بخدای تعالی باز گشتم ہر چند گفتیم من ہیچ التفات نکرد باز گشتیم و پیش معتضد
رفتیم و قصہ را باز گفتیم گفت این سر پوشیدہ دارید و الا بفرمایم کہ شما را گردن زنند **واضح ہو کہ** جناب امیر سے حضرت
امام حسن عسکری علیہم السلام تک جو معجزات کہ ہمنے اس کتاب شواہد النبوۃ سے نقل کیے ہین اونمین ملا عبد الرحمن
جامی نے کچھ کلام نہین کیا اور امام دوازدہم علیہ الصلوۃ والسلام و علی آبائہ الطاہرین کی کوایف ولادت مین بھی خوارق
عادات و معجزات باہرات پر مشتمل مین اور ہمنے نقل کیے ہین انمین بھی ملا صاحب نے کچھ گفتگو نہین کی لیکن باینہمہ بنا بر
سنیت و عصبیت آپکے مہدی آخر الزمان ہونے مین اختلاف کیا ہے چنانچہ صفحہ ۲۶۵ مین بعد آپکے نام نامی و اسم
گرامی تحریر کرنے کے لکھا ہے **و لقبہ الامامیۃ بالحجۃ والقائم والمہدی والمنتظر و صاحب الزمان**
وھو عندھم خاتم الاثنی عشر اماما و انھم یزعمون انہ دخل السرداب الذی بسر من رای
وامہ تنظر الیہ فلم یخرج الیھا وذلک فی سنۃ خمس وستین ومائتین وقیل سنۃ ست وستین ومائتین والاصح فاختفی
الی الآن علیھم ترجمہ اور ملقب کیا ہے امامیہ نے اون حضرت کو ساتھ حجت اور قائم اور مہدی اور منتظر اور صاحب الزمان کے
اور وہ حضرت اونکے نزدیک خاتم ہین بارہ اماموں کے اور تحقیق وہی لوگ یعنی امامیہ گمان کرتے ہین اس بات کا کہ
داخل ہوئے وہ حضرت تہ خانہ مین کہ جو سر من رای مین ہے اور ماں آپکی منتظر ہے پس آپ باہر نہین نکلے
اور یہ سنہ ۲۶۵ ہجری مین ہوا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۲۶۶ دو سو چہیاسٹھ ہجری مین ہوا اور یہی زیادہ صحیح ہے پس اب تک
بنا بر اون لوگون کے اعتقاد کے وہ حضرت پوشیدہ ہین انتہی و نیز صفحہ ۲۶۶ مین بعد اس عبارت کے کہ جو ہم نقل کر چکے ہین
بلا فاصلہ یہ عبارت ملا جامی کی ہے و چون بعضے از احوال وی را دانستے بدانکہ شیعہ امامیہ مر او را دو غیبت اثبات
می کنند یکے غیبت قصری یعنی کوتاہ تر و آن از زمان ولادت وے است تا زمان انقطاع سفارت و دیگرے غیبت
طولی یعنی دراز تر و آن از زمان انقطاع سفارت تا آن زمان کہ خدا تعالی ظہور وی را مقرر ساختہ است و در غیبت قصری

ویرا سفیر آن اثبات می کنند یکے بعد از دیگرے کہ وسیلہ بودہ اند میان وی و سائر خلائق کہ حاجات و سوالات ایشان را بوے رفع میکردہ اند و جواب آن می آوردہ وآن سفارت بر شخصے علی ابن محمد نام ختم شدہ است و وفات وے در سنہ ست و عشرین و ثلثمائہ بودہ است الخ لیکن اس اختلاف سے کیا ہوتا ہی امر حق ظاہر و روشن ہی دو وجہون سے اول یہ کہ جو معجزات و خوارق عادات کہ اس کتاب سے ہمنے نقل کیے ہین و نیز جو بخوف طوالت نقل نہین کیے اون سے حق مثل آفتاب کے روشن ہی اور کچھ اس کتاب کی تخصیص نہین ہے او بہت سی کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے خوارق عادات و حالات و معجزات و کوائف ولادت باسعادت حضرت صاحب الامر علیہ وعلے ابائہ الکرام الصلوٰۃ والسلام سے مملو ہین ہین بخوف طوالت اونکی عبارتین یہان نقل نہین کرتا ہون **دوم** یہ کہ تمام فرق اہل سنت و جماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مہدی آخر الزمان ظہور فرمائینگے اور دنیا کو عدل و داد سے معمور کر دینگے لیکن تعین شخص مین اونکے یہان اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ وہ حضرت اولاد حضرت امام حسن مین سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ اولاد حضرت امام حسین مین سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ اولاد حضرت عباس عم رسول خدا مین سے ہونگے اور اس باب مین احادیث مختلفہ و اخبار متلونہ اونکے یہان منقول ہین جو شخص اونکے صحاح و مسانید و تواریخ و تفاسیر کی طرف رجوع کرے اوسکو اس اختلاف کا حال معلوم ہو اور تمام شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ اس امر پر متفق ہین کہ وہ جناب محمد بن الحسن بن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی ابن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام ہین اور اس فرقہ حقہ مین سے کسی شخص نے اس امر حق مین اختلاف نہین کیا پس حضرات سنیہ ہی ہمکو انصاف سے جواب دین کہ جو امر مختلف فیہ ہوگا اوسکا اعتبار کیا جائیگا یا جو امر مجمع علیہ ہوگا وہ معتبر قرار پائیگا فہدی اللہ الذین امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم اب رہا استبعاد طول عمر کہ جو اقوی ترین شبہات مخالفین ہے پس باتفاق فریقین ثابت ہی کہ دوستان خدا مین سے حضرت عیسے اور حضرت خضر اور حضرت الیاس زندہ اور موجود ہین اور ظاہر ہے کہ عمر ان انبیاء علیہم السلام کی اضعاف مضاعف عمر حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے ہو چکی ہے اور دشمنان خدا مین سے دجال زندہ اور موجود ہے اور اوس ملعون کی عمر بھی

ہمارے امام عالیمقام کی عمر سے زیادہ ہوچکی ہے پس سنیون کو ان امور مین تو کچھ استبعاد نہین ہے تا لیکن جو امور عجیبہ و خوارق
عادات اہلبیت عصمت و طہارت حضرت رسالت سے متعلق ہین اونمین بہت استعجاب و استبعاد کرتے ہین اور یہ باعث
اونکے جحود و انکار کا ہوتا ہے معلوم نہین ہے کہ ان حضرات کو لپنے رسول کی ذریت طاہرہ سے کیا عداوت و عناد ہے
اب ہم یہان اس شعاع کو ختم کرکے مبحث غدیر خم کیطرف پھر رجوع کرتے ہین اور اس خطبہ حقہ کے اون الفاظ مبارکہ کی
بحث شروع کرتے ہین کہ جو معرکۃ الارا ہین یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ **شعاع بست و چہارم بیان قول**
جناب رسول خدا من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ مین اور اسکا ثبوت لکھنے کی ہمکو کچھ ضرورت نہین ہے
چند وجوہ سے **وجہ اول یہ ہے** کہ اس مختصر مین گنجایش نہین اس سبب سے کہ یہ الفاظ مبارکہ سنیون کی صدہا کتابون مین
موجود ہین کہانتک لکھی جاتین چنانچہ شعاع دوم مین بیان کرچکا ہون کہ مجلد غدیر کتاب مستطاب عبقات الانوار کا
پہلا حصہ کہ جو بارہ سو اکاون صفحہ کا ہے فقط اس حدیث کی تواتر مین لکھا گیا ہے اور دوسرے حصے کی نصف
اول مین ایک سو تریسٹھ علمار و محدثین اہل سنت و جماعت کی عبارتین مذکور ہین کہ جنہون نے اس حدیث شریف
کی روایت کی ہے اور اپنی کتابون مین لکھا ہے اور اونمین سے اکثر مین یہی الفاظ ہین کہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ **وجہ دوم** یہ ہے
کہ مین نے شعاع اول مین جو عبارات تفسیر کبیر سے شان نزول آیہ تبلیغ مین نقل کی ہے اوسمین یہ الفاظ مبارکہ موجود ہین نیز جو عبارت کہ تفسیر
درمنثور سیوطی و تفسیر فتح البیان نواب بھوپال سے نقل کی ہے اوس سے ثابت ہے کہ آیت مذکورہ مین لفظ ان علیا مولی المومنین زمانہ رسولخدا مین
موجود تھی **وجہ سوم** یہ ہے کہ مین شعاع چہارم مین کئی حدیثین کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے فقط زید بن ارقم کی روایت سے ایسی لکھ چکا ہون کہ جنمین
یہ الفاظ موجود ہین **وجہ چہارم** یہ ہے کہ شعاع پنجم شان نزول آیہ وانی لغفار لمن تاب اور آیہ انما ولیکم اللہ مین بھی ثابت ہوچکا ہے کہ جناب
رسول خدا نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ہے **وجہ پنجم** یہ ہے کہ شعاع بست و یکم مین جو عبارت خطبہ مبارکہ کی ہمنے
کتاب توضیح الدلایل سید شہاب الدین احمد سے علی ما نقل فی عبقات الانوار لکھی ہے اوس مین بھی یہ حدیث
من کنت مولاہ موجود ہے **وجہ ششم** یہ ہے کہ ضمن دلایل امامت و خلافت شاہ ولایت مین بھی انشاء اللہ العزیز
بعض حدیثین ایسی آئینگی کہ جن مین یہ الفاظ موجود ہونگے **وجہ ہفتم** یہ ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین
اس حدیث کو بروایت بریدۃ بن الحصیب الاسلمی لکھا ہے اور اوسکی صحت مین کچھ کلام نہین کیا جو کچھ کلام کیا ہے وہ معنی
مولی مین کیا ہے چنانچہ کتاب مذکور مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۳۲۹ سے صفحہ ۳۳۰ تک اس حدیث کا ذکر ہے

وجہ ہشتم یہ ہی کہ احمد الدین واعظ نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف مین کہ جسکا مین جواب لکھ رہا ہون صفحہ ۹ مین اس حدیث کو مشکوۃ سے لکھا ہی اور اسکی صحت مین کچھ کلام نہین کیا بتقلید شاہ عبد العزیز جو کچھ کلام لایعنی کیا ہے وہ لفظ مولی کے معنی مین کیا ہے چنانچہ بعض کلام اونکا مین نقل کر چکا ہون اور اوسکا جواب بھی لکھ چکا ہون اور بعض باقی انشاء اللہ العزیز اب عنقریب نقل کرکے اوسکا جواب لکھونگا **وجہ نہم** یہ ہی کہ انھین واعظ صاحب نے اسی رسالے کے ص ۱۲۹ سے ص ۱۳۰ تک بھی اس حدیث کو تحریف کرکے روضۃ الصفا سے نقل کیا ہے اور وہان بھی اسکی صحت مین کچھ کلام نہین کیا وہی لفظ مولی کے معنی مین گفت وگو کی ہے اور اسپر اپنی دانست مین تین دلیلین قائم کی ہین کہ اس حدیث مین مولی کے معنی فقط دوست کی ہو سکتے ہین اور ہم ان تینون دلیلون کا جواب شافی لکھ چکے ہین اور جو کچھ اونھون نے نقل عبارت کتاب روضۃ الصفا مین تحریف وتلبیس کی ہے اوسکو عنقریب انشاء اللہ تعالی لکھینگے کہ موجب عبرت ناظرین ہے **وجہ دہم** یہ ہی کہ مجھکو گمان نہین ہی کہ اب اس زمانے مین کوئی سنی اس حدیث کی صحت مین گفت وگو کرسکے کوئی شخص جو کچھ قیل وقال کریگا وہ بسبب اپنی نادانی وجہالت وتعصب مذہب آبائی وتقلید اسلاف معنی لفظ مولی مین کریگا لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ اسمقام مین تحقیق معنی لفظ مولی پر اکتفا کرین حالانکہ اس تحقیق کے لکھنے کی بھی کچھ ضرورت نہین ہے اس سبب سے کہ سنیون کی کتب معتبرہ سے اور بہت سے ایسے الفاظ اس خطبہ مبارکہ کے ثابت ہین کہ جو صریحاً امامت وخلافت علی بن ابیطالب پر دلالت کرتے ہین اور بعض کا بیان اونمین سے ہم کر بھی چکے ہین کچھ تخصیص لفظ مولی کی نہین ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہی لہذا یہان معنی لفظ مولی کی تحقیق لکھتے ہین **واضح ہو** کہ یہ امر مسلم ہے کہ لفظ مولی مشترک ہی اور بہت سی معنون پر دلالت کرتی ہی چنانچہ واعظ صاحب نے بسبب اپنی کم علمی کے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی ص ۹ مین چند معنی اسکے لکھے ہین ✤ یار ✤ وغلام ✤ وہمسایہ ✤ وناصر ✤ وخداوند ✤ وجہتر ✤ ومعتق بالکسر ✤ ومعتق بالفتح ✤ ویاری دہندہ ✤ ونعمت دادہ شدہ ✤ وصاحب ✤ ومحب صادق ✤ لیکن کچھ انھین معنون پر موقوف نہین ہے بلکہ اس لفظ کے اور بہت سے معنی ہین مثل ✤ قریب ونزدیک ✤ مانند پسر عم وغیرہ ✤ وپرورندہ ✤ ومہربان ✤ وپیرو ✤ ودانا ✤ وشوہر خواہر مرد ✤ وخسر ✤ وعصبہ ✤ ووارث ✤ ومالک ✤ وسید ✤ وولی امر ✤ ومتولی امر ✤ واولے بالتصرف وغیرہ کی اور پر ظاہر ہے کہ ان مین سے بعض معنی ایسے ہین کہ اونکا اطلاق کسی طرح خدا ورسول وخلیفہ

رسول پر ممکن نہین اور بعض ایسے ہین کہ اونکا اطلاق ممکن ہے مگر محض اون معنون سے الوہیت یا نبوت یا امامت مراد نہین ہو سکتی مثل ناصر و محب وغیرہ کی اور بعض ایسے ہین کہ جب حق سبحانہ و تعالی کی طرف اونکی نسبت کیجائیگی تو اوس سے مراد الوہیت ہوگی اور جب نبی کے اوپر اونکا اطلاق کیا جائیگا تو مراد اونسے نبوت ہوگی اور جب امام و خلیفہ پر اونکا اطلاق کیا جائیگا تو مراد اونسے امامت و خلافت ہوگی مثل خداوند و وارث و سید و مالک و ولی امر و اولی بالتصرف وغیرہ کی اور اونہین سے واغطاجی نے فقط ایک معنی لکھے ہین یعنی خداوند ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ۰۰ و نیز لفظ مہتر جو اونھون نے لکھی ہے وہ بھی سید کی ہم معنی ہی لیکن حق سبحانہ و تعالی کو سید کہہ سکتے ہین مہتر نہین کہہ سکتے اور یہ ظاہر ہے کہ جب کسی کلام مین لفظ کثیر المعنی ہوگی تو بالاتفاق اونھین معنی پر دلالت کریگی کہ جن پر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو اور واغطاجی نے بھی ص۹ مین فرمایا ہے کہ پس اس حالت مین معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا مین معین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار نہین رکھتا پس ہمکو اب بیان دو امر کی ثابت کرنیکی ضرورت ہی **اول** یہ کہ لفظ مولی ایسے معنی پر مشتمل ہی کہ جو خلافت و امامت پر دلالت کرتے ہین **دوم** ایسی دلیل اور اسطرح کا قرینہ کہ جس سے ثابت ہوجاے کہ اس حدیث مین لفظ مولی کی یہی معنی مقصود ہین اور یہ بیان ہماری سراسر حق و انصاف ہی کہ کوئی عاقل گو کسی مذہب کا پابند ہو اسکے خلاف ایک حرف نہین کہہ سکتا اب امر اول کا ثبوت قابل ملاحظہ ہی **واضح ہو** کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب ذرا خوف سے کہ اس حدیث مین اگر لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہوگی تو شیعون کا مذہب بھی باحسن وجوہ ثابت ہو جائیگا گھبرا کے تحفۂ اثنا عشریہ مین لکھدیا کہ لفظ مولی بمعنی اولی کلام عرب مین آتی ہی نہین ہے چنانچہ **کتاب مذکور مطبوع مطبع نولکشور کے ص ۲۲۹ مین اونکی یہ عبارت ہی** اوّل غلط درین استدلال آنست کہ اہل عربیۃ قاطبۃً انکار کردہ اند کہ مولی بمعنی اولی نیامدہ است بلکہ گفتہ اند کہ مفعل بمعنی افعل ہیچ جا و رہیچ مادہ نیامدہ چہ جاے این مادہ علی الخصوص الا ابو زید لغوی کہ این را تجویز نمودہ و متمسک و قول ابو عبیدہ است در تفسیر ہی مولیکم ای اولی بکم لکن جمہور اہل عرب درین تجویز و تمسک تخطیہ کردہ اند **انتہی موضع الحاجۃ** مطلب اس عبارت کا واضح ہی کہ شاہ صاحب فرماتی ہین کہ کل اہل عربیت نے مولی بمعنی اولی آنے کا انکار کیا ہی اور ابو زید لغوی نے جو آیہ ہی مولکم مین مولی کی معنی اولی بکم کے لیے ہین تو کل اہل عرب نے اوسکا تخطیہ کیا ہی یعنی کہا ہی کہ ابو زید نے یہ معنی غلط کہے ہین **یہ عبد ضعیف کہتا ہے** کہ آیت جز و بست و ہفتم سورۃ الحدید مین اسطرح ہی ماوٰکم النار ہی مولکم یعنی جگہ تم لوگون کی (خطاب ہے منافقون سے) آتش

دوزخ ہی وہی تمہاری مولی ہی انتہی اور اکثر تفاسیر متداولہ اہل سنت وجماعت کہ جنکو ایک ادنی طالب علم بھی جانتا ہی
اور ہر شہر و دیار مین موجود ہین اور بکرات ومرات چھپکر شائع ہو چکی ہین اون مین اس آیۂ کریمہ مین مولی کی معنی اولے
کی لکھے ہوئے ہین چنانچہ جلالین کہ جو ایک بہت چھوٹی تفسیر ہے مطبوع مطبع حیدری
واقع بمبئی ۱۲۹۹ ہجری کی جلد ثانی کی صفحہ ۲۰۱ مین لکھا ہی ہی مولیکم اولی بکم و نیز
تفسیر معالم التنزیل مطبوع مطبع فتح الکریم واقع بمبئی کی جلد رابع کی صفحہ ۱۳۱ مین ہے
ماویکم النار ہی مولیکم صاحبکم واولی بکم بما اسلفتم من الذنوب یعنی وہی آگ تمہاری صاحب ہے اور تمہارے ساتھ اولی ہی
بسبب اون گناہون کی کہ جو تمنے پہلے کیے ہین و نیز تفسیر بیضاوی مطبوع مطبع نولکشور مجلد
ثانی کے صفحہ ۳۴۸ مین ہے ماویکم النار ہی مولیکم ہی اولی بکم کقول لبید ۔ فغدت کلا الفرجین تحسب انہ
مولی المخافۃ خلفہا و امامہا ۔ اس عبارت مین قاضی صاحب نے مولی کی معنی اولی بھی لکھے ہین اور اوسکے
اوپر لبید شاعر کا شعر شاہد بھی لائے ہین اور یہ لبید بن ربیعہ عامری زمانہ جاہلیت کی نامی شاعرون مین سے ہین کہ اپنی
آخر عمر مین اسلام بھی لائے تھے اور یہ اون فصحاے عرب مین سے ہین کہ جنکے اوپر دار و مدار زبان عربی کا ہی اور انھین
لوگون کی کلام سے علم صرف و نحو و لغت ماخوذ ہی چنانچہ ان علوم مین انھین لوگون کے کلام سے تمسک کیا جاتا ہے اور
انھین لوگون کی اشعار شاہد لائے جاتے ہین اور اون شاعرون مین سے ہین کہ جنکے قصائد دیوار کعبہ پر لٹکا دیے گئے تھے
اور تمام عرب اس بات کی قائل تھے کہ اب ان قصیدون کا مثل نہین ہو سکتا اور کسی شخص کا کلام انکی فصاحت و بلاغت
کو نہین پہونچ سکتا اور یہ قصیدے مدت دراز تک کعبے مین لٹکے رہے اور کوئی انکا جواب نہ کہہ سکا یہانتک کہ قرآن
مجید و فرقان حمید نازل ہوا جب اوسکی فصاحت و بلاغت عرب نے دیکھی تو ان قصیدون کو اوتار لیا اور یہ سات
قصیدے تھے کہ اس زمانے مین سبعہ معلقہ کے نام سے مشہور و معروف ہین اور ہر طالب علم کہ جسکو علم ادب کا
شوق ہو انکو پڑھتا ہے اور بہت سی علماء و ادبا نے انکی شرح لکھی ہے ان قصائد مین سے چوتھا قصیدہ لبید کا ہے
کہ جس مین یہ شعر ہے اور مطلع اس قصیدے کا یہ ہے عفت الدیار محلہا فمقامہا ۔ بمنی تابد غولہا فرجامہا ۔ اس
شعر مین لبید نے ایک وحشی گاے کے خوف کی حالت بیان کی ہی اور حاصل ترجمہ یہ ہے کہ پس صبح کی اوس گاے نے
ایسی حالت مین کہ وہ گمان کرتی تھی کہ اوسکے پیچھے اور آگے دونون رستے اوسے بانکون مین قاضی صاحب نے

اپنی تفسیر مین یہ شعر اس بات کی سند مین لکھا ہی کہ اسمین لفظ مولی ہی اور اوسکے معنی ولے کی ہین اور قاضی امام ابو عبد اللہ الحسین بن احمد الزوزنی نے شرح معلقات سبعہ جو کی ہے اوسمین اس شعر کی شرح مین لکھا ہی وقال ثعلب ان المولی فی البیت بمعنی الاولی بالشیٔ کقولہ النار ھی مولٰکم ای ھی الاولی بکم ترجمہ اور کہا ثعلب نے کہ تحقیق مولی اس شعر مین اولی بالشی کے معنون مین ہی مانند قول اللہ تعالی کے النار ہی مولٰکم یعنی وہی آگ اولی ہے واسطے تمہارے انتہی اور یہ شرح کارخانہ آقا مہدی مین سنہ مین مطبوع ہوئی ہے اور اسکے صفحون مین ہندسے نہین لکھے ہین لیکن اس شعر کی شرح لبید کے قصیدے مین بہت آسانی سے نکل سکتی ہے ونیز شرح مولوی عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری مطبوع مطبع نادری واقع شہر بانس بریلی سنہ ہجری کہ ص ۶ مین اس شعر کے حل لغات مین لکھا ہی واراد بالمولی الاولی یعنی ارادہ کیا ہی شاعر نے لفظ مولی سے معنی اولی کا ونیز اس شعر کے معنی مین لکھا ہی یقول فغدت البقرۃ فی کلا الفرجین تحسب ان کل واحد من الفرجین وھما خلفھا وامامھا اولی بالمخافۃ یعنی شاعر کہتا ہی کہ پس صبح کی گائے نے دونون رستون مین ایسی حالت مین کہ وہ گمان کرتی تھی کہ تحقیق ہر ایک دونون رستون مین سے کہ وہ دونون اوسکے آگے اور پیچھے تھے اولی بالخوف ہین یعنی وہ اپنے آگے سے لوگون کے آنے کو اور پیچھے سے تعاقب کرنیکو ڈرتے تھے **واعجباہ** اگر شاہ عبد العزیز صاحب کو لبید کا شعر سمجھنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا ان تفاسیر سے بھی مطلع نہ تھے کہ جن سے ہر ادنی طالب علم بھی واقف ہی حالانکہ محدث کہلاتے تھے حاشا وکلا کوئی سنی شاہ صاحب کی ایسی بے علمی اور نادانی کا قائل نہین ہو سکتا اور کسی شیعہ کو بھی اس بات کا یقین نہین ہو سکتا پھر ہمکو کوئی سنی صاحب بتائین کہ شاہ صاحب نے اس آیہ کریمہ کو لکھ کے یہ کیون ارشاد فرمایا کہ ابو زید نے جو اس مین لفظ مولٰکم کے معنی اولی بکم تجویز کیے تو کل عرب نے اوسکا تخطیہ کیا کیا صاحب تفسیر جلالین وصاحب تفسیر معالم التنزیل وصاحب تفسیر بیضاوی یہ لوگ عربی دان نہ تھے اور بقول شاہ صاحب اہل عرب نے جو ابو زید کا تخطیہ کیا ہی اوس سے واقف نہ تھے اور کچھ انھین مفسرین پر موقوف نہین ہے **علامہ جار اللہ زمخشری نے بھی تفسیر کشاف مین** اس آیت مین مولی کے معنی اولی لکھے ہین اور یہی شعر لبید کا سند مین لائے ہین چنانچہ جزء ثانی تفسیر مذکور مطبوع مطبع محمد مصطفے افندی واقع قاہرہ مصر سنہ ہجری کے

ص ۳۷۵ مین یہ عبارت ہے ھی مولکم قیل ھی اولی بکم وانشد قول لبید فغدت کلا الفرجین تحسب انہ مولی المخافۃ خلفہا و امامہا چونکہ اس شعر کے معنی مین پہلے لکھ چکا ہون لہذا اسکا یہان تکرار بیکار ہے ونیز تفسیر نیشاپوری مطبوعہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری کی جلد سوم مین کہ جو سورہ انبیا سے شروع ہوئی ہے اور صفحون کا نشان نہین ہے اوسمین اسی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے ماویکم النار ھی مولکم قیل المراد انما تتولی امورکم کما تولیتم فی الدنیا اعمال اھل النار وقیل اراد ھی اولی بکم ترجمہ جگہ تمھاری آتش دوزخ ہے وہی آگ تمھاری مولی ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد مولکم سے یہ ہے کہ تحقیق یہی آگ تمھارے امور کی متولی ہوگی جسطرح کہ تم لوگ دنیا مین اعمال اہل دوزخ کی متولی تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ نے مولکم سے اس بات کا کہ یہی آگ اولی ہے ساتھ تمھارے انتہی ظاہر ہے کہ علامہ نیشاپوری نے اس آیہ کریمہ مین لفظ مولی کے دو معنی لکھے ہین ایک متولی امور اور ایک اولی اور دونون سے ہمارا مطلب حاصل ہے اسلیے کہ بعد خدا ورسول کے سوا امام وخلیفہ کے کوئی شخص امور اہل اسلام کا متولی نہین ہوسکتا اور نہ اونکی نفسون سے اولی ہوسکتا ہے اب ہمکو معلوم نہین ہے کہ حضرات سنیہ جناب شاہ صاحب کی طرف سے کیا عذر پیش کرینگے ہمکو تو سوا اسکے کچھ چارہ نہین معلوم ہوتا کہ اس بات کو تسلیم کرلین کہ اونھون نے دیدہ ودانستہ اظہار حق کا انکار کیا ہے کما جاء ہم ما عرفوا کفروا بہ الایہ اب حضرات سنیہ کے امام اکبر صاحب تفسیر کبیر فخر الدین رازی کا حال سنیے کہ وہ اس باب مین کیا فرماتے ہین تفسیر کبیر مطبوعہ مطبع باطنیہ مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری طبع اولی کی جزء ثامن صفحہ ۵۹ مین اسی آیہ کریمہ کی تفسیر مین یہ عبارت ہے (والثانی) قال الکلبی یعنی اولی بکم وھو قول الزجاج والفراء وابی عبیدۃ ترجمہ اور دوسرا قول اس آیت کی تفسیر مین یہ ہے کہ کلبی نے کہا ہے کہ مولکم سے مراد اولی بکم ہے اور یہی قول ہے زجاج اور فرا اور ابو عبیدہ کا انتہی جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے تو فقط ابو زید لغوی کی تجویز لکھی تھی اور فرمایا تھا کہ متمسک اونکا فقط قول ابو عبیدہ ہے اور یہ ارقام کیا تھا کہ کل اہل عرب اس تجویز و تمسک مین ابو زید بیچارے کی خطا کے قائل ہین اب سنیون کے امام صاحب کی تحریر سے تو معلوم ہوا کہ کلبی اور زجاج اور فرا کا بھی یہی قول ہے کہ مولکم بمعنی اولی بکم ہے شاید عوام سنیہ کلبی کی جلالت قدر سے واقف نہ ہون لیکن کوئی مبتدی کافیہ و ہدایۃ النحو پڑھنے والا بھی ایسا نہوگا کہ جو زجاج اور فرا کو نجانتا ہو کہ دار و مدار علم صرف و

نحو وعربیت کا انھین لوگون پر ہے اب معلوم نہین ہے کہ یہ لوگ بقول شاہ صاحب جمہور اہل عرب سے کیونکر خارج کر دیے جاینگے اس مختصر مین اسیقدر کافی و وافی ہے جس کا زیادہ تحقیق و تفصیل ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ مجلدات حدیث غدیر کتاب مستطاب عبقات الانوار کی جلد ثانی کے حصہ اول مطبوع مطلع النور لکھنو کیطرف رجوع کرے کہ اوسکے ص ۶۴۴ سے ص ۷۴۴ تک ائمہ صرف و نحو و لغت و علماء و ادباے اہل سنت و جماعت مین سے بیالیس نام اون کے لکھے ہوئے ہین کہ جنھون نے لفظ مولی کا اولی کے معنون مین ثابت کیا ہے اور ص ۷۴۴ سے ص ۳۵۴ تک ان لوگون کی عبارتین مذکور ہین و نیز ان لوگون کی توثیق و تعدیل و توصیف کلام علماے اہل سنت سے اسطرح کی ہے کہ کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ ان لوگون کے فضل و کمال و اعتبار و اعتماد مین گفتگو کر سکے اب شاہ عبد العزیز صاحب کا کلام بعد بھی داد طلب ہے چنانچہ جو عبارت کہ ہم نے تحفہ اثنا عشریہ مطبوع مطبع نولکشور کے ص ۳۲۹ سے نقل کی ہے اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے و گفتہ اند کہ اگر این قول صحیح باشد لازم آید کہ بجاے فلان اولی منک مولی منک گویند و ہو باطل منکر بالاجماع و نیز گفتہ اند کہ تفسیر ابو عبیدہ بیان حاصل معنی است یعنی النار مقرکم و مصیرکم والموضع اللائق بکم نہ آنکہ لفظ مولی بمعنی اولی انتہی اس عبارت مین شاہ صاحب نے فقط فخر رازی کا منھ چڑایا ہے چنانچہ جو عبارت کہ تفسیر کبیر جزء ثامن مطبوع مطبع باطلیہ مصر کے ص ۹۵ سے ہم نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے واعلم ان ھذا الذی قالوہ معنے ولیس بتفسیر اللفظ لانہ لو کان مولی واولی بمعنے واحد فی اللغۃ یصح استعمال کل واحد منھما فی مکان الآخر فکان یجب ان یصح ان یقال ھذا مولی من فلان کما یقال ھذا اولی من فلان ویصح ان یقال ھذا اولی فلان کما یقال ھذا مولی فلان ولما بطل ذلک علمنا ان الذی قالوہ معنے ولیس بتفسیر ترجمہ اور آگاہ ہو کہ تحقیق یہ جو کلبی و زجاج و فراء و ابو عبیدہ نے کہا معنی ہین لفظ مولی کی تفسیر نہین ہے اس سبب سے کہ اگر مولی اور اولی لغت مین ایک ہی معنون مین ہوں تو ان دونون مین سے ہر ایک لفظ کا استعمال دوسرے لفظ کی مقام مین صحیح ہو پس واجب ہو یہ کہ صحیح ہو کہ ہذا مولی من فلان کہا جاے جسطرح کہ ہذا اولی من فلان کہا جاتا ہے و نیز ہذا اولی فلان کا کہنا بھی صحیح ہو جیسے کہ ہذا مولی فلان کہا جاتا ہے اور جبکہ یہ باطل ہو گیا تو ہم

ہمنے جانا کہ جو کچھ اون لوگون نے کہا ہے یہ معنی ہین تفسیر نہین ہے انتہی اس عبارت کے نقل کرنے سے یہ ثابت ہو گیا کہ شاہ صاحب نے
امام صاحب کی تقلید کی ہے لیکن تقلید مین بھی عوام کالانعام کو چند مغالطے دیے ہین ازانجملہ **اوّل** یہ کہ فقط فخر رازی کے
قول کو جمہور اہل عرب کا قول قرار دیا ہے **دوم** یہ کہ امام صاحب نے جو ائمہ نحو کا قول بیان کیا ہے کہ اونھون نے مولی
کے معنی اولی کے لیے ہین کلبی و زجاج و فرا و ابو عبیدہ اور شاہ صاحب نے اس قول کی نسبت فقط ابو زید کیطرف
کی ہے اور کہا ہے کہ متمسک اونکا قول ابو عبیدہ ہے اور فرمایا ہے کہ اہل عربیت نے قاطبۃً اسکا انکار کیا ہے اب ہم رد کلام
نافرجام امام سنیہ کیطرف رجوع کرتے ہین اور اوسکی ضمن مین شاہ صاحب کی کلام کی رد بھی باحسن وجوہ ہوجاویگی
واضح ہو کہ یہ جو امام صاحب نے فرمایا ہے کہ ائمہ نحو نے جو کچھ کہا ہے وہ لفظ مولی کی معنی ہین تفسیر نہین ہے کسی کی سمجھ
مین نہین آسکتا کہ معنی او تفسیر مین کیا فرق ہے البتہ شاہ صاحب نے حاصل کی لفظ اپنی طرف سے بڑھائی ہے اور یہ گویا اپنے امام کے
کلام مین اصلاح دی ہے تا کہ لوگون کو معلوم ہو کہ حاصل معنی اور اصل معنی مین فرق ہوتا ہے لیکن [illegible] مین دونون کی ایک ہی ہے
یعنی اگر مولی اور اولی دونون کی ایک ہی معنی ہوتی تو ایک کا استعمال دوسرے لفظ کی جگہ صحیح ہوتا یعنی جسطرح اولی
منک کہا جاتا ہے اوسی طرح مولی منک بھی کہنا صحیح ہوتا اور جسطرح کہ مولی فلان کہا جاتا ہے اوسی
طرح اولی فلان کہنا بھی صحیح ہوتا اور اسکی ہم بعون اللہ تعالی چند جواب دیتے ہین **اوّل** یہ کہ ہمکو اسکا کچھ
جواب ہی دینے کی ضرورت نہین اس سبب سے کہ اصل مین یہ اعتراض شیعون پر نہین ہے بلکہ ائمہ صرف ونحو ولغت وعربیت
پر ہے کہ جو لفظ مولی کی معنی اولی سمجھے ہین وکفی اللہ المومنین القتال ورنہ قول کہ اولی مولی کی معنی نہین ہین بلکہ حاصل معنی ہین
از قبیل ما لا یرضی بہ قائلہ ہے جبتک کہ کلام مثبتین مولی بمعنی اولی ثابت نکیا جاوے اور برسبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ اگر
شاہ صاحب اور سنیون کے امام صاحب کی زبردستی سے یہ امر تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ اولی لفظ مولی کے حاصل معنی
ہین تو ہمارا کیا حرج و نقصان ہو سکتا ہے اور اس حدیث مبارک مین لفظ مولی کو حاصل معنی پر حمل کرنے مین کونسا محذور
عقلی و نقلی و شرعی و عرفی لازم آتا ہے **دوم** یہ کہ یہ مسئلہ منطق و فلسفہ نہین ہے کہ اس مین دلیل عقلی کو دخل ہو بلکہ
کلام عرب ہے اور ہر زبان کے محاورات کا دار و مدار استعمال و سماع پر ہے نہ عقل و قیاس پر پس اگر لفظ مولی کا
استعمال من کے ساتھ ثابت نہو جس طرح کہ اولی کا ثابت ہے تو اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ کسی مادہ مین
دونون کے معنی ایک نہ ہو سکتے ہون اور دونون مین تباین کلی ہو چنانچہ صدہا الفاظ کلام عرب مین ہم ایسے

دیکھتے ہین کہ وہ مترادف ہین مگر استعمال مین فرق ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ استعمال باعتبار نفس لفظ ہوتا ہے نہ
باعتبار معنی لفظ مثلاً الی وحتی دونون حرف انتہاء غایت کے لیے ہین لیکن الی ضمیر پر داخل ہوتا ہے اور حتی
نہین داخل ہو سکتا یعنی الیہ والیک کہتے ہین لیکن حتاہ وحتاک نہین کہہ سکتے ونیز افعل التفضیل کا استعمال
من کے ساتھ ہوتا ہے اور عن کے ساتھ نہین ہو سکتا ونیز علم ومعرفت دونون کی ایک ہی معنی ہین لیکن علم
متعدی بدو مفعول ہے اور معرفت کا استعمال اس طرح پر نہین ہے ونیز صلوۃ ودعا دونون مترادف ہین لیکن صلوۃ کا
صلہ علی کے ساتھ آتا ہے اور دعا کا لام کے ساتھ یعنی صلوا علیہ صحیح ہے وصلوا لہ صحیح نہین اسی طرح ادعوا لہ
صحیح ہے اور ادعوا علیہ اوسکی مقام مین صحیح نہین بلکہ اگر ادعو علیہ کہینگے تو اوسکے معنی دعا کی جگہ بددعا کی
ہو جائینگے اور اس طرح کی صدہا مثالین ہین کہان تک مین لکھ سکتا ہون جو کوئی کلام عرب کا تتبع کرے اوسپر یہ بات
پوشیدہ نہین رہ سکتی اور سب سے اعجب شاہ صاحب کا کلام مختل النظام اسی مبحث مین ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مذکور کے
ص ۱۳۳ مین اونکی یہ عبارت ہے بلکہ اولی درینجا مشتق از ولایت است کہ بمعنی محبت است یعنی الست احب الی
المومنین من انفسہم اور یہ شاہ صاحب نے رسول خدا کی اوس کلام کی تفسیر فرمائی ہے کہ جو اس حدیث کی اول مین ہے کہ الست
اولی بالمومنین من انفسہم اب اہل انصاف ملاحظہ فرمائین کہ یہان شاہ صاحب نے لفظ اولی واحب کو مترادف کہا ہے
حالانکہ حدیث مین اولی کا صلہ با کے ساتھ ہے اور شاہ صاحب نے احب کا صلہ خود الی کے ساتھ لکھا ہے اور یہی صحیح
بھی ہے کہ اولی کا صلہ با کے ساتھ اور احب کا الی کے ساتھ آتا ہے اب کوئی شاہ صاحب کے مریدون سے پوچھے
کہ جب شاہ صاحب نے احب اور الی کی ایک ہی معنی بتائے تو پھر ان دونون لفظون کے استعمال مین کیونکر فرق ہو گیا
پس اگر مولی اور اولی کی معنی بعض ما وہ مین ایک ہون تو اس مین کونسا محذور عقلی یا نقلی لازم آتا ہے کہ اونکے استعمال مین
فرق ہو ونیز تمام کتب نحو مین اس بات کی تصریح ہے کہ افعل التفضیل کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے من کے ساتھ یا
اضافت کے ساتھ یا الف ولام کے ساتھ جیسے زید افضل من عمرو یا زید افضل القوم یا زید الافضل حالانکہ کلام عرب مین
اسی افعل التفضیل کا استعمال اکثر جگہ ان تینون قیدون سے مجرد آیا ہے جیسے ذلکم ازکی لکم واطہر اور رضوان
من اللہ اکبر اور واللہ خیر وابقی اور ما عند اللہ خیر وابقی اور وللاخرۃ خیر وابقی اور لذکر اللہ اکبر اور علاوہ اسکے
ہر مسلمان سنی ہو یا شیعہ شب وروز مین نماز یا غیر نماز مین صدہا مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے پس جب خود افعل التفضیل کا

استعمال اس کے ساتھ ان قیود ثلثہ سے مجرد آتا ہے تو پھر اس مین کونسا استبعاد ہے کہ مولی بمعنی اولی ہو اور اوسکا استعمال مفضول کے ساتھ نہ ہو شاید کوئی صاحب کہین کہ یہان من مع مفضول کے مقدر ہے تو ہم کہینگے کہ پھر مولی کے بعد اس طرح کی تقدیر کو کون منع کرتا ہے **جواب سوم** ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے اور اوسکے معانی مین سے ایک اولی بھی ہے پس یہ کہان ثابت ہوا کہ جسطرح لفظ کثیر المعنی کا استعمال ہوا اوسی طرح اوسکے ہر معنی کا بھی استعمال ہو اور اس حدیث مین بسبب کثرت دلائل و قرائن ہم لفظ مولی سے اولی مراد لیتے ہین اور لفظ کثیر المعنی کی یہی شان ہے کہ جیسا قرینہ ہو ویسے ہی معنی مراد لیے جائین اور ہم انشاء اللہ العزیز بہت سے دلائل و قراین لکھینگے **جواب چہارم** جو عبارت کہ تفسیر کبیر سے ہم نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ فخر رازی صاحب نے فرمایا ہے وانما نبھنا علی ھذہ

الدقیقۃ لان الشریف المرتضی لما تمسک فی امامۃ علی بقولہ علیہ السلام من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال احد معانی مولی انہ اولی واحتج فی ذلک باقوال ائمۃ اللغۃ فی تفسیر ھذہ الایۃ بان مولی معناہ اولی واذا ثبت ان اللفظ محتمل لہ وجب حملہ علیہ لان ماعداہ اما بین الثبوت ککونہ ابن العم والناصر او بین الانتفاء کالمعتق والمعتق فیکون علی التقدیر الاول عبثا وعلی التقدیر الثانی کذبا واما نحن فقد بینا بالدلیل ان قول ھولاء فی ھذا المعنی صح معنی لا تفسیر وحینئذ یسقط الاستدلال بہ **ترجمہ** اور سوا اسکے نہین ہے کہ آگاہ کر دیا ہے ہمنے اس باریکی پر اس سبب سے کہ تحقیق شریف مرتضی نے جبکہ تمسک کیا امامت علی علیہ السلام پر ساتھ قول رسول خدا علیہ السلام کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو کہا کہ معانی سے مولی کے ایک اولی بھی ہے اور احتجاج کیا اس امر مین ائمہ لغت کے اقوال کے ساتھ تفسیر مین اس آیت کی باین طور کہ تحقیق مولی اوسکے معنی اولی ہین اور جسوقت کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ تحقیق لفظ مولی محتمل ہے واسطے اوسی اولی کے تو اوسکا حمل کرنا اوسی پر واجب ہو گیا دلیل اوسکی یہ کہ سوا اولی کے اور معنی جو مولی کے ہین یا اونکا ثبوت ظاہر ہے مانند ابن عم اور ناصر کے اور یا اونکا عدم ثبوت ظاہر ہے مانند معتق اور معتق کے یعنی ظاہر ہے کہ ابن عم اور ناصر کا اطلاق جناب امیر پر ہو سکتا ہے اور معتق اور معتق کا نہین ہو سکتا پس ہوئیگا کلام رسول خدا اوپر تقدیر اول کے عبث یعنی سب جانتے تھے کہ علی بن ابیطالب جناب رسول خدا کے ابن عم ہین اور مومنین کے

ناصرین پھر اس اہتمام کے ساتھ اسکا بیان کرنا عبث تھا اور فعل عبث جناب رسول خدا صلعم سے کیونکر صادر ہو سکتا ہے
اور اوپر تقدیر ثانی کی کذب (یعنی معتق و معتق اور اوسکے امثال کا اطلاق کسی طرح علی بن ابیطالب پر نہین ہو سکتا
پس جناب رسول خدا امر خلاف واقع کیونکر فرما سکتے تھے) اب فخر رازی صاحب فرماتے ہین کہ لیکن ہمنے پہلے
تحقیق ثابت کر دیا ساتھ دلیل کے اس بات کو کہ تحقیق قول ان ائمہ لغت کا اس مقام مین معنی ہین لفظ مولی کی مراد کی
تفسیر اور اسوقت ساقط ہو گیا استدلال ساتھ اس امر کے کہ لفظ مولی بمعنی اولی ہے انتہی چونکہ علماے اہلسنت و جماعت
نقل کا اعتبار نہین جیسا کہ ہم ما سبق مین ثابت کر چکے لہذا ہمکو معلوم نہین کہ امام المشککین نے نقل قول جناب سید
مرتضی علم الہدی مین کسقدر تحریف و تبدیل و افراط و تفریط کی ہے اور انھون نے یہ بھی نہین لکھا کہ کس کتاب سے
یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم اوس سے مقابلہ کر لیتے تاہم جسقدر الفاظ انھون نے نقل کی ہین اوسکا جواب بھی مثل
فخر رازی کی جو صد ہا ائمہ سے ممکن نہین لیکن ان امام صاحب نے اپنی دانست مین دلیل محکم کا یہ جواب دیا ہے کہ ائمہ لغت نے
جو مولی کے معنی اولی لکھے ہین وہ معنی ہین تفسیر لفظ نہین ہے اب اس مقام پر ایک لطیفہ عجیب و غریب قابل ملاحظہ ہے
کہ نظام الدین نیشاپوری باوصف اسکے کہ اپنی تفسیر مین انھون نے ہر جگہ فخر رازی کی تقلید کی ہے بلکہ تفسیر انھون نے
تفسیر کبیر کی تلخیص کر کے لکھی ہے اسمقام پر نیشاپوری اپنے امام کی تقلید نکر سکے اور اس دلیل علیل و قول سخیف کا
اتباع اونسے ممکن نہ ہوا چنانچہ جو عبارت کہ ہمنے اونکی تفسیر سے اسی آیت کی تفسیر مین پہلے لکھی ہے اوسی کی ایک
سطر کے بعد پہلے تو اونھون نے یہ قول فخر رازی صاحب کا کہ اولی مولی کے معنی ہین تفسیر نہین ہے نقل کیا ہے
بعد اوسکے اور عبارت فخر رازی مع احتجاج جناب علم الہدی نقل کی ہے بعد اوسکے کہا ہے کہ قلت فی هذا الاسقاط بحث انتہی
یعنی فخر رازی نے جو کہا ہے کہ ہمارے اس قول سے کہ اولی مولی کے معنی ہین تفسیر نہین ہے استدلال سید مرتضی کا ساقط
ہو گیا تو مین کہتا ہون کہ اس اسقاط مین بحث ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے انتہی کیون حضرات سنیہ آپنے
اپنے امام صاحب کی اس قول ضعیف و راے سخیف کو ملاحظہ فرمایا کہ خود اونکے مقلد اسکو تسلیم نہین کر سکے
وکفی اللّٰه المومنین القتال ونیز یہ عبارت فخر رازی کہ جو مشتمل ہے چند الفاظ جناب علم الہدی پر اسکی نقل کرنے سے
دو فائدہ جلیلہ حاصل ہوئے اول یہ کہ خود فخر رازی صاحب نے فرمایا کہ جناب سید مرتضی نے اقوال
ائمہ لغت سے احتجاج کیا ہے کہ مولی بمعنی اولی آتا ہے اور اسکا انکار نہین کیا بلکہ دوسری طرح جواب دیا ہے

یعنی اس بات کو تسلیم کرکے کہ ائمہ لغت مولی کو معنی اولی کہتے ہین کہا ہے کہ اولی معنی لفظ مولی ہین اوسکی تفسیر نہین ہے یا اولی
پس اس سے جس طرح پر کہ شاہ صاحب کے اس قول کی رد ہوتی ہے کہ اہل عربیت قاطبۃً انکار کردہ اند کہ مولی بمعنی اولی
آمدہ است الخ وظاہر ہے وہ ہمکو بخوبی ثابت ہوگیا کہ فخر رازی صاحب نے یہ جواب کہ اولی لفظ مولی کے
معنی ہین اوسکی تفسیر نہین ہے حالت اختیار مین نہین دیا بلکہ جناب سید السند کی دلیل متین کو ملاحظہ کرکے ایسی
مضطر و منتشر ہوے کہ کچھ جواب تو اسکا بن نپڑا اضطراراً والجاءً اس قول ضعیف کے قائل ہوگئے اور منطق چھانٹنے
لگے اب اس اضطرار و اختلال حواس کا عجیب و غریب ثبوت سنیے کہ انھین امام صاحب نے کتاب نہایۃ العقول
مین پہلے تو اپنی اس دلیل کو کہ اولی مولی کے معنی ہین تفسیر نہین ہے نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسکو
قواعد علمیہ سے اپنی دانست مین مستحکم فرمایا ہے اور مقدمات باطلہ سے اوسکا تار و پود درست کیا ہے اور مغالطات
واہیۃ الورود سے اوسکی تقویت کی ہے بعد اسکے کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا[1] خود ہی فرما
دیا ہے کہ وهذا الوجه فيه نظر مذكور في الاصول یعنی اس وجہ مین نظر ہے کہ جو اصول مین مذکور ہے
انتہی چونکہ کتاب نہایۃ العقول میرے پاس اس وقت موجود نہین ہے لہذا یہ عبارت فخر رازی صاحب کی
مین نے جلد ثانی حدیث غدیر مطبوعہ مطبع نور لکھنؤ کے ص ۴۲۱ سے نقل کی ہے کہ جو مجلدات کتاب
مستطاب عبقات الانوار مین سے ہے اور بخیال تطویل بلاطائل پوری عبارت امام صاحب کی نقل نہین کی
جسکا جی چاہے جلد مذکور کے ص ۴۲۰ و ص ۴۲۱ مین ملاحظہ کرے اور مخالف و موافق ہر شخص اس بات کو جانتا ہے
کہ افضل المتکلمین مولانا و مقتدانا مولوی سید حامد حسین صاحب کی نقل مین اصل منقول عنہ سے ایک حرف کا
فرق نہین ہوتا اب ہمکو سنی ہی بتائین کہ جس دلیل سقیم و علیل کی بابت علامہ نیشاپوری کہین کہ فی غایۃ الاسقاط
بحث لا یخفی اور خود امام صاحب کہ جو اس دلیل کے بانی ہین فرمائین کہ وهذا الوجه فيه نظر مذكور في الاصول اسکو
کوئی شیعہ کیونکر تسلیم کریگا جواب مسلّم یہی عجیب و غریب بات ہے کہ فخر رازی صاحب کی جو عبارت ہمنے تفسیر
کبیر سے نقل کی ہے اوس سے ظاہر ہے کہ مولی فلان کہنا صحیح ہے اور اولی فلان کہنا صحیح نہین ہے حالانکہ یہ قول اونکا باطل ہے اس سبب سے
کہ خود امام صاحب اس بات کے قائل ہین کہ اولی افعل التفضیل کا صیغہ ہے اور تمام نحویان بلا اختلاف اس بات کے قائل ہین کہ افعل التفضیل کا استعمال

[1] سورہ نحل جزو ۱۴ رکوع ۱۸ ۱۲

اضافت کے ساتھ ہوتا ہم ایسی اولی کا استعمال بھی اضافت کے ساتھ صحیح ہوگا ایک یہ لطیفہ ہے کہ صحیح بخاری جلد چہارم مطبوع مطبع
میمنیہ مصر ۱۳۱۲ ہجری کی ص ۱۰۲ میں باب میراث الولد من ابیہ و امہ میں یہ حدیث
باسناد متصل منقول ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فہو لاولی رجل ذکر
نیز ایک حدیث بعینہ اسی عبارت کے ساتھ اسی صفحے میں باب میراث ابن الابن میں مذکور ہے اور اوسکے آخر میں
بھی یہی الفاظ ہیں کہ فما بقی فلاولی رجل ذکر۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں اولی کی اضافت رجل کی طرف ہے
شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ امام فخر رازی کا یہ مقصود ہے کہ اولی کی اضافت معرفہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور اس حدیث میں نکرہ
کی طرف ہے تو ہم جواب دینگے کہ تمام ائمہ نحو کا اسپر اتفاق ہے کہ افعل التفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہوتا ہے پس کوئی
وجہ نہیں کہ اولی کی اضافت معرفہ کی طرف نہ ہو شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ امام صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اولی کی اضافت
علم کی طرف نہیں ہو سکتی اور یہی ظاہر بھی ہے تو ہم کہینگے کہ جب تمام ائمہ نحو کا اسپر اتفاق ہے کہ افعل التفضیل معرفہ کیطرف
مضاف ہوتا ہے اور ان دونوں حدیثوں میں نکرہ کیطرف مضاف ہے اور اسمیں کچھ استبعاد نہیں تو پھر اسمیں کیا تعجب ہے
کہ مولی بمعنی اولی ہو اور اوسکے استعمال میں فرق ہو اسلیے کہ ہر زبان کا دارومدار سماع و نقل پر ہے نہ قیاس و عقل پر ظاہرا معلوم
ہوتا ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب اپنے امام صاحب کی اس توجیہ کے غلط ہونے پر مطلع ہو گئے تھے اسی سبب سے اونھوں نے
اسکو تحفہ اثنا عشریہ میں نہیں لکھا اور فقط اسقدر پر اکتفا کی کہ اولی منک کی جگہ مولی منک نہیں کہہ سکتا اور اسکے جوابات
ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں جواب شبہ الاسم الثالث کہ یہ ہے نا وصف صلاحیت و فلسفیت جناب سید مرتضی علم الہدی سے
طاب ثراہ کے جو الفاظ نقل کیے تھے اونکا کچھ مطلق جواب نہ دیا اور فقط اسقدر کہکر رہ گئے کہ اولی مولی کی معنی میں تفسیر
نہیں ہے اور اس سے اونکا اعتراض مطلق رفع نہوا اس سبب سے کہ جناب سید کا حاصل کلام یہ ہے کہ اگر لفظ مولی معنی میں
ہیں ایسے معنی پر مشتمل نہ ہو کہ جو عہد تازہ اور حدیث جدید پر دلالت کریں تو وہ عبث سے خالی نہیں ہے یا قول و فعل پیغمبر خدا
عبث ہوگا اس سبب سے کہ بعض معانی لفظ مولی پہلے ہی سے جناب امیر میں ثابت تھے مثل دوست و ناصر [illegible]
اہتمام کی امر معلوم کو بیان کرنے کے لیے کیا ضرورت تھی اور یا معاذ اللہ کذب ہوگا اس سبب سے کہ جو معنی لفظ مولی کے ایسے
ہیں کہ اونکا اطلاق کسی طرح جناب امیر پر نہیں ہو سکتا مثل معتق [illegible] حدیث یا کذب کہنا

کفر شنیع ہے اس سبب سے کہ جو رسول رؤف و رحیم خدا کی علیم و حکیم کی طرف سے لوگونکو علم و حکمت سکھلانیکے لیے مبعوث ہوا ہو
وہ خود عبث یا کذب کا کیونکر مرتکب ہو سکتا ہے نعوذ باللہ منہ اور یہ ظاہر ہے کہ اقرار نہ وجہ بجز سوا خلافت و امامت کی اور
کوئی نہین ہو سکتا اور لفظ مولی کی دلالت اس امر پر جب ہی ثابت ہوگی جب اسکے معنی اولی یا مثل اولی کے ہونگے یا نہین
اس سبب سے کہ اولویت کل مومنین سے بعد خدا و رسول عین امامت و خلافت ہے پس اب سے اہل انصاف کہتے ہین کہ
جب فخر رازی صاحب نے اس بات کا یہ جواب دیا کہ لفظ مولی معنی اولی پر دلالت نہین کرتی تو اس سے جناب کا اعتراض
کیونکر رفع ہوا انکو چاہیے تھا کہ اس امر کو ثابت کرتے کہ لفظ مولی کی کسی امر جدید پر مثل اولی کے نہ دلالت کرنے سے
قول و فعل جناب رسولخدا عبث یا کذب نہین ہو سکتا اگر وہ ایسا کرتے تو ہم البتہ جانتے کہ مرد میدان ہین اسے ہم
کہتے ہین کہ انکی اتباع و اشیاع کو لازم ہے کہ یا اس بات کے قائل ہو جائین کہ لفظ مولی ایسے معنی پر دلالت کرتی ہے
کہ جس سے مراد امامت و خلافت ہے مثل اولی کے اور مذہب حق اختیار کرین یا جناب سید کے اعتراض کا کچھ جواب
دین یا کافر ہو جائین اور اسلام سے ہاتھ دھوئین اس واسطے کہ جب معاذ اللہ قول و فعل رسولخدا کو عبث یا کذب کہینگے
تو خواہ مخواہ انکو دائرہ اسلام سے خارج ہونا پڑیگا شاید کوئی سنی صاحب اس مقام مین بتقلید شاہ عبد العزیز صاحب یہ کہین کہ تکرار
احکام شرعیہ مین عبث و بیکار نہین ہے بلکہ موجب تاکید و تہدید ہوتی ہے چنانچہ خود قرآن مین صدہا آیات ایک حکم
کی تاکید مین مکرر ہین مثل نماز و زکوۃ وغیرہ کی تو ہم جواب دینگے کہ سلّمنا یہ تو ہمارا عین مذہب ہے اور اسکی تحقیق جو عین حق
و صدق ہے ہم انشاء اللہ تعالی ابھی لکھینگے لیکن ذرا اپنے گھر کی تو خبر لیجیے کہ آپکے شاہ عبد العزیز صاحب اس جواب کو
لکھکے پھر خود ہی کیسا جواب الجواب دیتے ہین وہم لا یشعرون پہلے انکے جواب کی تقریر سنیے کہ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ
مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۳۳ مین بیچ حدیث مبارک غدیر خم کے ذیل بیان مین یہ عبارت ہے
و ہیچ مضمون در قرآن نہ آمدہ الا کہ ہمان مضمون را در چند آیت تاکید فرمودہ اند باز از زبان پیغمبر تاکید و تقریر آن کنانیدہ اند
تا اتمام حجت و اتمام نعمت کردہ باشند و ہر کہ قرآن و حدیث را دیدہ باشد مثل این کلام پوچ نخواہد گفت والا تاکیدات
و تقریرات پیغمبر در باب روزہ و نماز و زکوۃ و تلاوت قرآن ہمہ لغو خواہد شد و نزد خود شیعہ نص امامت حضرت
امیر را بار بار گفتن و تاکید کردن ہمہ لغو و بیہودہ خواہد بود معاذ اللہ من ذلک انتہی موضع الحاجۃ اب خود ہی
انکی تقریر سے اس جواب کا جواب سنیے کہ کتاب مذکور کے ص ۳۵۴ مین ذیل جواب طعن اول حضرت عمر مین کہ

جو منع قرطاس ہی اونکی یہ عبارت ہے و فی الواقع درین مقدمہ نیز و نقلا صدا آفرین و مہر آنحضرت بوقت منع عمر رسیدہ زیرا کہ قبل
ازین واقعہ بسہ ماہ آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا بجہۃ الوداع در کمال دین و تمام شدن اتمام کردیم
انعام خود و پسند کردم برائے شما طریق اسلام را دین نازل شدہ بود و ابواب نسخ و تبدیل و زیادہ و نقصان را در دین
مطلقاً مسدود ساختہ و ختم برآن نمود و گذاشتہ و ہمین آیہ اشارہ کرد عمر درین عبارت کہ حسبنا کتاب اللہ حیث سبب است
مراد قرآن شریف یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درین حالت چیزے جدید کہ سابق در کتاب و شریعت نیامدہ
بنویسانند موجب تکذیب این آیۃ خواہد بود و آن محال پس مقصد آنحضرت درین وقت نیست مگر تاکید احکامے کہ سابق
قرار یافتہ و تاکید آنحضرت از بیشتر چیسان تراز تاکید حق تعالی و وحی منزل خواہد بود پس درینوقت چہ ضرور
کہ آنحضرت این مشقت زائد کہ چندان در کار نیست بر ذات پاک خود گوارا نماید بہتر کہ در راحت و آرام بگذرند و خنثیر
خود واعظ صاحب کے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی ص ۱۱۲ مین اسی بحث
قرطاس مین یہ عبارت ہی اور طلب قرطاس سے پہلے اڑھائی تین ماہ کے عرصہ سے جب دین کامل
ہوچکا تھا بقولہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم الآیہ پس دین کامل ہوجانے کے بعد رسول خدا کو تجدید
فعل کی کچھ ضرورت نہین تھی انتہی موضع الحاجۃ کیون حضرات سنیہ اسلام اسی کا نام ہی کہ پہلی تقریر
مین تو تاکید رسول خدا کو جناب شاہ صاحب باعث اتمام حجت و اتمام نعمت فرمائین اور دوسری تقریر مین
محبت خلیفہ ثانی مین ایسے وارفتہ ہوجائین کہ وصیت جناب رسول خدا کو کہ جو باعث ہدایت و عدم ضلالت
امت تا قیامت بقول خود حضرت رسالت تھی عبث و بیکار قرار دین اور اوسکا نام مشقت زائد رکھین ایسے
حضرت عمر کی رائے کو آپکی رائے پر ترجیح دین اور اونکی تقلید سے واعظ صاحب بھی فرمائین کہ دین کامل ہوجانیکے
بعد رسول خدا کو تجدید فعل کی کچھ ضرورت نہین تھی انتہی پس لامحالہ آپ کا یہ قول و فعل عبث و بیکار ٹھہرا و معاذ اللہ عن
ذالک اور اس عبارت کے بعد جو ہمنے مجمع الاوصاف کی ص ۱۱۲ سے نقل کی ہے واعظ صاحب نے اور بھی دلیلین
رسول خدا کی اس قول و فعل کی عبث اور بیفائدہ ہونے پر لکھی ہین ہمنے بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کی ہے اور
حدیث قرطاس سنیون کی صحاح مین معروف و مشہور ہے اور فقط صحیح بخاری مین کئی جگہ طرق متعددہ
منقول و ماثور ہے چنانچہ صحیح مذکور مطبوع مطبع میمنیہ مصر جز ثالث کی صفحہ ۵

دو حدیثیں میں یہان نقل کرتا ہون حدثنا قتیبة حدثنا سفیان عن سلیمان الاحول
عن سعید بن جبیر قال قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس اشتد
برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لن تضلوا
بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ فذھبوا
یردون علیہ فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ واوصاھم بثلاث قال اخرجوا المشرکین
من جزیرة العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثة او قال فنسیتھا
ترجمہ بخاری نے باسناد مندرجۂ متن عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ یوم پنجشنبہ اور کیا تھا
یوم پنجشنبہ کہ شدید ہوا مرض جناب رسول خدا کا پس آپ نے فرمایا کہ آؤ میرے پاس کہ لکھ دون مین تمکو ایک
ایسی تحریر کہ اوسکے بعد ہرگز تم قیامت تک گمراہ نہو پس تنازع کرنے لگے لوگ حالانکہ رسول خدا کے پاس تنازع
نہین چاہیے تھا پس لوگون نے کہا کہ کیا حال ہے انکا کیا ہذیان بکتے ہین اسکو سمجھ لو پس لوگ گئے کہ آپ سے
تکرار کرین پس آپ نے فرمایا کہ مجھکو چھوڑ دو کہ جس حال مین مین ہون وہ اوس سے بہتر ہے کہ جسکی طرف تم لوگ
مجھکو بلاتے ہو اور وصیت کی آپ نے اون لوگون کو تین باتون کی فرمایا کہ مشرکون کو جزیرہ عرب سے نکال دو
اور جو لوگ کہ تمھارے پاس بطور مہمان کے آئین اونکے ساتھ عطا اور بخشش کرو جسطرح کہ مین کرتا تھا اور تیسری بات کے
بیان کرنے سے سکوت کیا یا راوی نے کہا کہ مین اوسکو بھول گیا و نیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہ
حدیث لکھی ہے حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزھری
عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال لما
حضر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ فقال بعضھم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد غلبہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف
اھل البیت واختصموا فمنھم من یقول قربوا اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ و
منھم من یقول غیر ذلک فلما اکثروا اللغو والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قوموا قال عبید اللہ فکان یقول ابن عباس ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما
حال بین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لہم ذلک الکتاب لاختلافہم ولغطہم

ترجمہ بخاری نے عبد اللہ بن عباس سے باسناد مندرجہ متن روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا کا زمانہ وفات
قریب ہوا اور اوسوقت گھر مین بہت سے آدمی تھے پس فرمایا رسول خدا نے کہ آو میرے پاس کہ مین تمکو ایسی
تحریر لکھدون کہ اوسکے بعد گمراہ نہو پس بعض لوگون نے کہا کہ تحقیق رسول خدا پر مرض غالب ہوگیا ہے اور تمہارے
پاس قرآن موجود ہے کتاب خدا ہم سب کو کافی ہے پس اختلاف کیا اون لوگون نے جو گھر مین تھے اور آپسمین
لڑنے لگے پس بعض اونمین سے کہتے تھے کہ آپکے پاس جاؤ کہ ایسی تحریر لکھدین کہ اوسکے بعد گمراہ ہو اور بعض اونمین سے
اور کچھ کہتے تھے پس جب اون لوگون نے بیہودگی اور اختلاف مین زیادتی کی تو رسول خدا نے فرمایا کہ اُٹھ جاؤ
عبید اللہ نے کہا ہے کہ ابن عباس فرماتے تھے کہ تحقیق مصیبت تھی اور بڑی مصیبت تھی یہ بات کہ لوگ حائل ہو گئے
درمیان رسول خدا کے اور درمیان اس بات کے کہ وہ حضرت اونکے لیے یہ تحریر کردیتے بسبب اونکے اختلاف کرنے
اور غل مچانے کے یعنی آپکو لکھنے نہ دیا انتہی ان دونون حدیثون کے لکھنے سے چند فوائد حاصل ہوئے کہ
اونسے بالکلیہ مذہب اہلسنت وجماعت اصلاً وفرعاً وسلفاً وخلفاً باطل ہوتا ہے اوّل یہ کہ کلام مخبر صادق سے
ثابت ہوگیا کہ جس تحریر کا آپ ارادہ کرتے تھے وہ ایسی دستاویز تھی کہ اگر لکھی جاتی تو کبھی امت گمراہ نہ ہوتی پس جو
لوگ کہ اس تحریر سے مانع ہوئے اونکو کون اہل انصاف مومن کہہ سکتا ہے اور اسلام کا دائرہ تو وسیع ہے منافق
بھی اوسمین داخل ہوسکتے ہین دوم یہ کہ بعد نزاع وجدال جناب رسولخدا کا اون لوگون سے فرمانا کہ اُٹھ جاؤ جیسا کہ
دوسری حدیث مین منقول ہے صریح اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اس نزاع اور تکرار اور غل وشور سے
بہت تنگ اور سخت ناراض ہوئے اور رسول کی ناراضی کا نتیجہ ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے اور پہلی حدیث مین جو کچھ آپنے
فرمایا ہے وہ صریح ناراضی پر دلالت کرتا ہے سوم یہ کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے جو پہلی حدیث مین فرمایا
کہ رسولخدا کے پاس تنازع نچاہیے تھا اس سے بھی اس تنازع کی مذمت اور برائی ثابت ہوئی چہارم یہ کہ عبد اللہ بن
عباس نے پہلی حدیث مین جو فرمایا کہ یوم الخمیس وما یوم الخمیس اور دوسری حدیث مین اسکی تصریح کردی کہ لوگون نے
جو جناب رسولخدا کو لکھنے نہ دیا بڑی مصیبت تھی اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ تحریر جناب رسول کریم ایک بہت بڑی

پھر تھی اور کیونکر یہ ہوتی کہ باعث عدم ضلالت امت تھی اور ایک حدیث واعظ صاحب نے بھی اسی رسالہ مجمع الاوصاف
کے صفحہ ۱۱ مین صحیح بخاری سے بروایت عبداللہ بن عباس بنا بر اپنی عادت کی ناقص و ناتمام لکھی ہے لیکن اوسکی شروع مین
ہے یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتے بل دمعه الحصا اور اسکا ترجمہ اونھون نے یہ لکھا ہے یعنی یوم پنجشنبہ اور کیا عجیب ہے
یوم پنجشنبہ پھر حضرت ابن عباس روئے یہانتک کہ اونکے آنسوون نے سنگریزہا کو جو وہان پڑے تھے تر کر دیا پس ہم
پر کہ پہلی حدیث سے ثابت ہوا کہ بعض لوگون نے مخبر صادق کیطرف ہذیان کی نسبت کی اور دوسری حدیث
مین جو آپ کے کلام معجز نظام کے بعد بلا فاصلہ بعض لوگون کا یہ قول لکھا ہے کہ آپ پر مرض غالب ہو گیا ہے اسکے
بھی صریح یہی معنی ہین کہ معاذ اللہ آپکے حواس درست نہین ہین اب رہا یہ امر کہ اس قول کا قایل کون تھا پس اسکے
اثبات کی کچھ ضرورت نہین اسواسطے کہ خود شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت سے کہ جو ہمنے ابھی تحفہ اثنا عشریہ کے
ص ۲۹۵ سے نقل کی ہے ثابت ہے کہ خلیفہ ثانی بلکہ لا ثانی حضرت عمر تھے اور واعظ صاحب نے ایک حدیث مشکوۃ
سے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے صفحہ ۱۱ مین بھی ناقص و ناتمام نقل کی ہے اوسکے الفاظ منقولہ یہ ہین عن ابن
عباس رضی اللہ عنہما قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی البیت رجال
فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلعم هلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ فقال عمر
قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ تو ظاہر ہے کہ اس حدیث مین نام نامی واسم گرامی
حضرت عمر کا موجود ہے پس اہل سنت وجماعت کیا اسلام وانصاف کی یہی معنی ہین کہ شاہ صاحب جو لفظ مولی کے
معنی محب و ناصر کے لین اور شیعہ اوسپر یہ اعتراض کرین کہ یہ معنی تو جناب امیر مین پہلے ہی سے ثابت تھے و نیز کل مومنین مین
ثابت ہین کہ ہر مومن ایک دوسرے کا دوست ہوتا ہے بدلیل قول اللہ تعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض پھر
اس تحصیل حاصل کے لیے اسقدر اہتمام کی غدیر خم مین کیا ضرورت تھی تو اوسکے جواب مین فرماتے ہین کہ قرآن وحدیث مین تکرار
اور تاکید کا ہونا باعث اتمام حجت و اتمام نعمت ہے اور ایسا امر ضروری کہ جس پر عدم ضلالت امت تا بقیامت موقوف

ف ۱ ترجمہ ابن عباس سے مروی ہے کہ اونھون نے کہا کہ جسوقت جناب رسول خدا کو حالت احتضار ہوئی اور گھر مین بہت سے آدمی تھے اونھین مین
عمر بن خطاب بھی تھے اوسوقت رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ آؤ تا کہ مین تمکو ایک تحریر لکھ دون کہ اوسکے لکھنے کے بعد ہرگز تم لوگ گمراہ نہو پس
عمر نے کہا کہ اونکے اوپر مرض غالب ہو گیا ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے تمکو کتاب خدا کافی ہے ۱۲ منہ

ومخصر تھا جب اوسکی لکھنے کا جناب رسول خدا ارادہ فرمائین اور حضرت عمر اور اونکے امثال و لواحق مانع ہوں تو اس
منع کرنے پر اونکو صد آفرین اور ہزار تحسین کہین اور یہ توجیہ شاہ صاحب و دیگر علمای سنیہ کی کہ حضرت عمر نے ہمدردی کے واسطے
منع کیا تھا کہ جناب رسول خدا کو حالت اشتداد مرض مین تکلیف ہو نا معقول و مردود ہے اور خود احادیث طلب قرطاس مین
اوسکی رد کامل موجود ہے اسلیے کہ اگر حضرت عمر صاحب کا یہ قول و فعل ممدوح ہوتا اور اس سے راحت رسول خدا
مقصود ہوتی تو آپ کی ناراضی کا موجب ہوتا جیسا کہ فائدہ دوم سے ظاہر ہے و نیز نزاع و جدال و شور و شغب
کی نوبت آتی جیسا کہ فائدہ سوم مین مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ جسقدر اس غل و فساد سے جناب رسولخدا کو
تکلیف ہوئی ہوگی اوسقدر اس تحریر سے کہ جو باعث عدم اضلال امت تھی ہرگز نہوتی و نیز جناب عبد اللہ
ابن عباس اس واقعہ کا نام مصیبت عظمی نہ رکھتے اور اوسکو یاد کرکے نہ روتے جیسا کہ فائدہ چہارم سے واضح ہے بلکہ شاہ صاحب
کی طرح وہ بھی حضرت عمر کو صد آفرین و ہزار تحسین کہتے **فائدہ ششم** یہ ہے کہ پہلی حدیث سے ثابت ہے کہ جناب
رسول خدا نے تین باتون کی وصیت فرمائی پس بنا بر رای اہل سنت و جماعت بعد نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
الآیہ یہ وصیت بھی معاذ اللہ عبث و بیفائدہ ہوئی پس اے حضرات سنیہ ذرہ بتامل ملاحظہ کرو کہ تم لوگ اپنے خلیفہ
ثانی کی برأت کے لیے قول و فعل و تحریر و تقریر و وصیت البشیر و النذیر کو عبث و بیفائدہ قرار دیتے ہو اور شیعہ
اثبات خلافت و امامت شاہ ولایت کے لیے ساحت عزت حضرت رسالت سے اس نقص و عیب کی نفی کرتے
ہین اور آپکے دامان عصمت کو لوث افعال و اقوال عبث و بیفائدہ سے کہ جو منافی حکمت و نبوت ہین منزہ و مبرا
سمجھتے ہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور تحقیق اس مقام کی کہ جسمین حق و صدق ہے وہ یہ ہے
کہ تکرار احکام شرعیہ مین یعنی بتکرار ایک حکم کا بیان فرمانا بیشک موجب تاکید و تہدید ہے اور قرآن و حدیث کا ایک حرف
عبث و بیفائدہ نہین ہے لیکن جسقدر اہتمام کہ جناب رسولخدا نے مقام غدیر خم مین فرمایا تھا وہ صریح اس
پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کو کسی امر جدید و عظیم کا بیان فرمانا منظور تھا اور عقل سلیم اس بات کی تسلیم سے ابا و انکار
کرتی ہے کہ آپنے فقط اتنی ہی بات بیان کرنے کے لیے کہ علی ابن ابیطالب سب مومنون کے دوست ہین اسقدر
مجمع عام مین شدت گرما مین فرمایا ہو اور بعد اتمام خطبہ کے امہات المومنین سے شروعاً اور تمام مومنین و مسلمین سے
عموماً بیعت لی ہو اور خلیفہ ثانی صاحب نے مبارکباد دی ہو جیسا کہ انشاء اللہ العزیز آیندہ بتفصیل مناسب

بیان کیا جائیگا حاشا وکلا کہ یہ امر جدید وعظیم سوا امر خلافت ووصایت وامامت کی اور کوئی نہین ہو سکتا اور ایسی
امر عظیم کے لیے جسقدر تکرار وتاکید فرمائی گئی وہ عین حکمت ومصلحت وبلا شک وشبہہ باعث اکمال دین و
اتمام نعمت تھی اور اسکے بیان کے لیے جسقدر اہتمام وانتظام کیا گیا وہ سب بجا ودرست تھا خصوصًا ایسی
حالت مین کہ آپ کو بعلم نبوت معلوم تھا کہ لوگ امامت وخلافت علی بن ابیطالب سے سرکشی وتمرد کرینگے
پس آپ نے اتمام حجت بالکمل وجوہ کردیا من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر پس اس امر کو غدیرخم کا اور احکام پر قیاس کرنا
قیاس مع الفارق ہے اس سبب سے کہ ابتدا ے رسالت سے آخر تک ثابت نہین ہوتا کہ جناب رسولخدا نے
کسی دوسرے حکم کے بیان فرمانے کے لیے اسقدر اہتمام بلیغ فرمایا ہو اور کیونکر نہو کہ احکام کے بیان کرنیمین
اور حاکم کے مقرر کرنے مین کہ جو ان احکام کا حافظ ونافذ ہو زمین وآسمان کا فرق ہے کہ کسی عاقل پر پوشیدہ
نہین ہے پس فقط اتنی سی بات بیان کرنے کے لیے کہ علی سب کے دوست ہین یہ سب اہتمام صریح بادی النظر مین عبث وبیفائدہ
معلوم ہوتا ہے کہ جو ساحت عزت نبوت ورسالت سے بمراحل دور ہے نماز باتفاق فریقین عمدہ ارکان ایمان وبعد
معرفت الٰہی افضل عبادات ہے مگر فرض کرو کہ اگر جناب رسولخدا غدیرخم مین بعد اسقدر اہتمام وانتظام کے منبر سے
فقط اسقدر فرماکے اوتر آتے کہ نماز پڑھا کرو تو البتہ لوگ اسکا استعجاب کرتے اور کہتے کہ یا رسول اللہ ہم تو پانچون وقت
کی نماز آپکے ہمراہ پڑھا کرتے ہین پھر اسکے بیان کے لیے اسقدر اہتمام اور مجمع عام کی کیا ضرورت تھی چہ جائیکہ
ایسا امر سہل وآسان یعنی علی ابن ابیطالب کی دوستی کا بیان کہ مومنون کی آپسمین ایک معمولی بات ہے اس اہتمام کے
ساتھ عقلا کی نزدیک کیونکر فعل عبث وبیکار نہ قرار پائیگا اور یہ تقریر ایسی مسکت ومفحم ہے کہ خود فخر رازی صاحب نے
اسکو تسلیم کرلیا ہے یعنی تفسیر کبیر جلد ثامن سے جو عبارت ہمنے نقل کی ہے اوس سے ظاہر ہے کہ امام صاحب نے جناب
علم الہدی کی جواب مین یہ نہین کہا کہ جناب رسولخدا کا امر معمولی کو اس اہتمام کے ساتھ بیان فرمانا فعل عبث
نہ تھا بلکہ یہ جواب دیا ہے کہ اولی ہونے کے معنی مین تفسیر نہین ہے اور اسی بنا پر اپنی دانست مین جناب سید کی استدلال کو
ساقط سمجھا ہے فائدہ ہفتم حدیث اول سے جو ثابت ہے کہ راوی دو وصیتونکو بیان کیا اور تیسری کو بھول
گیا یہ امر صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تیسری وصیت جناب رسول خدا نے اوسی امر کی بابت کی
تھی کہ جسکے لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا اور وہ باعث عدم ضلالت امت تا قیامت تھی لیکن جسطرح کہ خلیفہ ثانی

صاحب نے اوسکو لکھنے نہ دیا اوسی طرح اونکے اتباع اوسکو بھول بھی گئے اور باعث اضلال امت ہوئے فنسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ اور ظاہر ہے کہ یہ امر سوا امر خلافت و امامت کی اور کوئی دوسرا نہین ہوسکتا اس سے زیادہ اس مبحث کے یہان لکھنے کی گنجایش نہین ہے اور کچھ ضرورت بھی نہین اس سبب سے کہ یہ پورا مبحث بتفصیل مناسب و ضروری انشاء اللہ تعالی باب ہفتم کے جواب مین کہ جو طلب قرطاس و دوات کے بیان مین ہے لکھا جائیگا اور وہ قابل دید ہوگا فانتظرہ جواب ششم یہ ہے کہ اگر لفظ مولی کے معنی اس حدیث مبارک مین فقط دوست و محب و ناصر کے مراد لیے جائین تو کلام معجز نظام رسول انام مین معاذ اللہ اختلال تمام پیدا ہوتا ہے اور کسی طرح معنی اس حدیث کے مستقیم نہین ہوسکتے تفصیل اس اجمال کی اور تبیین اس مقال کی یہ ہے کہ سنیون کی رائے کے موافق اس حدیث کے معنی یہ ہونگے کہ جسکا مین دوست و ناصر ہون اوسکا علی بھی دوست و ناصر ہے پس اس سے سب مومنون کی دوستی و نصرت جناب امیر پر واجب ہوگئی نہ بالعکس یعنی اوس سے یہ بات ہرگز ثابت نہین ہوتی کہ جناب رسول خدا نے علی ابن ابیطالب کی محبت و نصرت کو سب پر واجب و لازم کیا تھا اور یہ ظاہر ہے کہ اسقدر اہتمام جناب رسول خدا نے جناب امیر کی کسی فضیلت کے بیان کرنے کے لیے کیا تھا نہ سب مومنونکی دوستی آپکے اوپر لازم کرنے کے لیے اور فصحای عرب مین سے کسی ادنی شخص سے بھی ممکن نہین کہ ایسا کلام کرے کہ جو اوسکے مقصود کے برعکس ہو نہ کہ جناب ختم المرسلین کہ جو افصح الفصحا و ابلغ البلغا تھے و نیز حضرات سنیہ کو ایک بڑی مصیبت پیش آئیگی کہ حضرت عمر کی تہنیت مہمل ہو جائیگی اسلیے کہ ان معنی کی بنا پر اونکو چاہیے تھا کہ مسلمانون کو اس بات کی تہنیت و مبارکباد دیتے کہ آج کے دن علی ابن ابیطالب سا شیر دلیر تمہارا محب و ناصر مقرر ہوا نہ یہ کہ اسکے بالعکس فرماتے هنیئا یا ابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولی کل مومن و مومنۃ پس جب اس دلیل قطعی سے ثابت ہوگیا کہ محب و ناصر کے معنی یہان مراد نہین ہوسکتے تو ایسے معنی معین ہوگئے کہ جو خلافت و امامت پر دلالت کرین مثل ولی بالتصرف وغیرہ کے کہ جنکا اثبات عنقریب آتا ہے والحمد للہ علی ذلک جواب ہفتم عجیب و غریب لطائف و ظرائف پر مشتمل ہے کہ تضحک منہا الثکلی اور وہ یہ ہے کہ سنیون کی کتب معتبرہ سے یہ امر بھی ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غدیر خم مین جناب امیر المومنین کی نسبت تصریح فرما دیا ہے کہ مین جسکے نفس سے اولی ہون

علی بھی اوسکے نفس سے اولی ہی پس ایسی حالت مین ہمکو کسی دلیل و برہان کی حاجت باقی نرہی اور کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہوگیا کہ اس حدیث مبارک مین مولی بمعنی اولی بالمومنین من انفسہم معین ہے اور ہم اسکی ثبوت مین خود واعظ صاحب کی نقل کو لکھتے ہین اور ہمکو گمان ہی کہ جو شخص کہ اس بحث کو ملاحظہ کریگا اور واعظ صاحب کی تحریف و تلبیس و افراط و تفریط پر مطلع ہوگا وہ کسی طرح اپنی ہنسی کو ضبط نکر سکیگا اور اونکو ہزار دن باتین سنائیگا اگرچہ سنی ہو واضح ہو کہ اس بیچارے نادان وسفیہ پنجابی نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی ص ۱۲۵ مین یہ عبارت لکھی ہے **قولہ** اور کتب تواریخ مین سے بلکہ مسلمہ فریقین کتاب روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد ۲ مین ص ۱۴۱ پر یہ عبارت بسط البسیط منقول ہی **اقول** یہ کلام واعظ صاحب کا کہ کتاب روضۃ الصفا مسلمہ فریقین ہے بتقلید شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اپنے پیر جی کی ہے چنانچہ اونکی تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنو کی ص ۲۱۳ مین بھی ذیل جواب طعن سوم مین کہ جو تخلف جیش اسامہ ہی یہ عبارت لکھی ہوئی ہے انچہ در روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و حبیب السیر ملا معین و دیگر تواریخ معتبرہ شیعہ و سنی موجود ہست **انتہی موضع الحاجۃ** ظاہر ہے کہ صاحب روضۃ الصفا و صاحب روضۃ الاحباب و صاحب حبیب السیر یہ لوگ سب سنی تھے شیعہ انکا اعتبار کیون کرنے لگے اور انکا قول تسلیم کرنے کی اونکو کوئی وجہ نہین ہے لیکن سنیون پر بشہادت پیر و مرید لازم ہوگیا کہ ان تواریخ مین جو کچھ لکھا ہی اوسکو تسلیم کرین اور ایک لفظ سے عدول نفرمائین ورنہ شاہ صاحب کی روح اونسے ناراض ہوگی اور واعظ صاحب بحالت زندگی مین اونکی دشمن ہو جائینگے **قولہ** جسکا خلاصہ یہ ہی کہ رسول خدا اوران روز چندان بر عرفات بایستاد کہ قرص خورشید از نظر ہا غائب شد آنگاہ از انجا بمزدلفہ رسیدہ صلوۃ مغرب و عشا را بگذارد و شب ہمان جا بسر بردہ بعد از نماز صبح بمشعر الحرام آمدہ روے بقبلہ ایستاد الخ یعنی جناب رسالت مآب صلعم نے غروب آفتاب تک اوس دن مین عرفات پر قیام فرمایا پھر ہمراہ قوم حجاج مزدلفہ مین تشریف لائے رات وہان ہی بسر فرمائی صبح مشعر الحرام متوجہ ہوئے پیش از طلوع آفتاب مشعر الحرام سے واپس تشریف لائے اور افعال ہر سہ جمرہ بجا لاکر مقام منی مین قدم رنجہ فرمایا۔ منبر پر رونق افروز ہوکر نہایت خوش آواز سے خطبہ پڑھا۔ پھر منحر مین تشریف لائے اور جو اونٹ جناب مولانا علی اون دونون ملک یمن سے ایک سو کی تقریب لائے تھے۔ اور

جناب سید الانبیا کی خدمتمین سبکے سب بطور ہدیہ اونھون نے پیش کر دیے تھے - اونمین سے تریسٹھ اونٹ جناب رسول خدا نے اپنے ہاتھ مبارک سے نحر کیے قربانی وغیرہ سب مناسک بجا لا کر مکہ معظمہ اللہ شریف مین داخل ہوئے **اقول** معلوم نہین کہ اس عبارت کے لکھنے سے واعظ صاحب نے اپنی کون سے مطلب پر استدلال کیا ہی اس مین تو کوئی بات شیعون کے مذہب کے خلاف نہین البتہ ایک بات اونکے مذہب کے موافق ہی اوسمین واعظ صاحب نے تحریف کر دی ہی اور وہ یہ ہی کہ اونھون نے عبارت روضۃ الصفا ص ۱۴۲ سے اسطرح لکھی ہے کہ از انجا بمزدلفہ رسیدہ صلوۃ مغرب وعشا را گذارد اور اصل عبارت روضۃ الصفا اوسی صفحہ مین اسطرح ہی وچون بمزدلفہ رسیدہ صلوۃ مغرب وعشا را بیک اذان واقامت بگذارد اس مین سے واعظ صاحب نے بیک اذان واقامت کی لفظ اسواسطے حذف کر دی ہی کہ شیعون کا مذہب ثابت نہو اس سبب سے کہ ہم لوگ اکثر نماز مغرب وعشا کو بلا فاصلہ ایک ہی جگہ پڑھتے ہین اور یہ فعل جناب رسول خدا سے ثابت ہو گیا معلوم نہین کہ اسطرح کی تحریف سے کیا حاصل ہوتا ہے اور عجب یہ ہی کہ واعظ صاحب نے اس تحریف کا نام خلاصہ رکھا ہی حالانکہ آٹھوین باب کی پہلی فصل سے یہانتک جسقدر کہ عبارت واعظ صاحب نے لکھی ہے اوسمین اکثر طول فضول ہی کہ نہ اوس سے کچھ سنیون کا مطلب حاصل ہوتا ہی نہ شیعون کی کوئی بات رد ہوتی ہی فقط واعظ جی نے اپنے رسالے کا حجم بڑھانے کے لیے یہ عبارت لکھی ہے اور کچھ اسی مقام پر موقوف نہین ہے تمام یہ رسالہ ایسی ہی تطویل لا طائل سے مملو ہی اور پھر واعظ صاحب ہر جگہ اختصار کا عذر پیش کرتے ہین یہ عجب اجتماع نقیضین ہے **قولہ** وچند روز سے در مکہ شریفہ اقامت نمودہ عنان عزیمت بجانب مدینہ منورہ معطوف گردانیدہ بعد از قطع منازل بغدیر خم کہ از نواحی جحفہ ہست رسیدہ دران جا نزول فرمودہ دران موضع نماز ظہر گذاردہ باصحاب کرام فرمود تا زیر درختان را صفا دادند و پالانہای شتران را جمع کردہ بر یکدیگر نہادند آنگہ باشارت آنحضرت بلال موذن ندا کرد کہ حی علی خیر العمل خلق مجتمع گشتند پس آنحضرت بر بالاے آن پالانہا بر آمدہ خلائق را نصیحت فرمود حضرت علی رضی اللہ عنہ نیز بامر آنحضرت بران موضع بر آمدہ در پہلوے راست او بایستاد و رسول خدا بزبان خجستہ موعظت فرمود باز گفت من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ الخ از جملہ اصحاب عمر ابن خطاب گفت خوشا حال تو

ای علیؑ کہ صباح کردی و مساء مولای من و مولاے جمیع مومنین و جمیع مومنات یعنی جناب رسول مبارک چند یوم بعد ادا کرنے مناسک حج کے مکہ معظمہ مین رہے پھر آپنے مدینہ مبارکہ کو لوٹنے کا ارادہ فرمایا بصورت قطع منازل موضع غدیر خم مین رونق افروز ہوے اور وہان نزول فرمایا نماز ظہر کے بعد آپنے اصحاب کرام کو حکم فرمایا کہ اونھون نے جہان درختونکا خوب ٹھنڈا سایہ اور زیر سایہ نہایت ٹھنڈی جگہ تھی اوس جگہ کو صاف کیا اور اونٹونکے پالان جمع کرکے ایک دوسرے پر رکھدیے گئے اور اونکا منبر بنایا گیا حضرت بلال موذن نے رسولؐ کے حکم سے عام ندا کیا کہ حی علی خیر العمل یعنی آؤ او پر اچھے عمل کے جیسا زمانہ موجودہ کے شیعیان اذان خمس الاوقات مین الفاظ مسنون حی علی الفلاح کی جگہ اس کلمہ کو کہتے ہین جو آنحضرت نے اذان مین تو درج ہی نہین کرایا تھا پھر آن فخر انبیا علیہ السلام منبر مذکور پر تشریف لائے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد لوگون کو نصیحت آمیز کلمات سے سرفراز کروانا اور مولی علی حسب الحکم سید الثقلین کے آنحضرت کی دائین پہلو مین اسی منبر پر کھڑے ہوگئے رسول پاکؐ نے خوش تقریر پر تاثیر مین وعظ فرمایا اختتام وعظ مین سب کو ارشاد کیا من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث یعنی جسکا مین دوست و محبوب ہون اوسکا علی بھی دوست اور محب ہے پس سب صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مبارک باد آپکو ای ابن ابیطالب کہ ہوئے آپ صبح اور شام مین یعنی ہر وقت مین میرے اور سب مومنین و مومنات کے دوست صادق **اقول** واعظ صاحب کی تحریفات جو اونھون نے نقل عبارت روضۃ الصفا مین کین ہین وہ تو بعد اوس عبارت کی نقل کرنے کے معلوم ہونگی لیکن ترجمہ مین جو تحریفین کی ہین اونمین سے مین بعض کو یہان لکھتا ہون **اول** جہان درختونکا خوب ٹھنڈا سایہ اور زیر سایہ نہایت ٹھنڈی جگہ تھی) یہ اپنی طرف سے بڑھایا ہے اور غرض اونکی اس زیادتی سے یہ ہے کہ شیعہ جو کہتے ہین کہ اگر کوئی ایسا امر ضروری نہ ہوتا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرمی کے دنون مین اور دھوپ کی شدت مین کہ جہان سوای چند درختون کے اور کچھ سایہ نتھا سب لوگون کو کیون جمع فرماتے اور کیون اونٹون کے پالان کا منبر بناتے اور خطبہ ارشاد کرتے اسکا جواب ہوجاے کہ وہان کچھ گرمی نتھی خوب ٹھنڈا سایہ اور نہایت ٹھنڈی جگہ تھی لیکن عقل کے دشمن اتنا نہین سمجھے کہ ایسی تحریف صحیح سے خصم کی بات کا جواب نہین ہوتا ہے یا آدمی خود ذلیل و خوار و بیمقدار و بے اعتبار ہوجاتا ہے حالانکہ شیعہ اپنی طرف سے یا اپنی کتابون سے مخالفین کے مقابلہ مین ایک حرف نہین لکھتے بلکہ جو کچھ لکھتے ہین اونھین کی معتبر کتابون سے لکھے ہین چنانچہ اسکا ثبوت کہ اوس وقت گرمی کی نہایت

شہادت تھی ہم سنیون کی معتبر کتابون سے ضمن دلائل مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی و وہم واغظ صاحب نے یہ فرمایا ہی کہ شیعیان اذان خمس الاوقات مین الفاظ مسنون حی علی الفلاح کی جگہ اس کلمے کو یعنی حی علی خیر العمل) کہتے ہین اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ شیعہ اذان مین حی علی الفلاح نہین کہتے پس اس کذب بہتان کا تو یہی جواب ہی کہ جب شیعہ اذان نماز پنجگانہ مین حی علی الفلاح کہین تو واغظ صاحب کو بھی اس دروغ بیفروغ پر الفاظ مناسب کے ساتھ یاد کیا کرین سوم مولی کا ترجمہ بنابر اپنے کید و مکر مستمر کے دوست اور محب لکھا ہی حالانکہ اصل عبارت روضۃ الصفا کی جو مین ابھی نقل کرتا ہون خود اونکی اس کذب صریح کی تصریح کریگی اصل عبارت روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور کہ جسکا واغظ صاحب نے حوالہ دیا ہی اور اوسکو تحریف اور تلبیس و کمی و بیشی کر کے لکھا ہی از صفحہ ۱۴۰ تا صفحہ ۱۴۱ و چون حضرت مقدس نبوی از مناسک حج فارغ گشت چند روزے در مکہ شریفہ اقامت نمودہ عنان عزیمت بجانب مدینہ مکرمہ معطوف گردانیدہ بعد از قطع منازل بغدیر خم کہ از نواحی جحفہ است رسیدہ دران مرحلہ نزول فرمود و دران موضع نماز پیشین گذاردہ روی باصحاب آوردہ فرمود الست اولی بالمومنین من انفسہم آیا نیستم من اولی بمومنان از نفسہای ایشان و بقول فرمود کہ گوئیا مرا بعالم بقا استدعا نمودند و من اجابت کردم معلوم شما باد کہ من درمیان شما دو امر عظیم میگذارم کہ یکی از دیگرے اعظم است قرآن و اہل البیت من ببینید کہ بعد از من چگونہ و بچہ کیفیت با آن دو امر سلوک خواہید کرد و رعایت آن دو امر بچہ نوع بجاے خواہید آورد و آن دو امر از ہم متفرق نخواہند گشت تا در کنار حوض کوثر بمن رسند بعد از ان بزبان معجز بیان گذرانید کہ بدرستیکہ خداے تعالی مولای من است و من مولای مومنان انگاہ دست علی را گرفتہ فرمود من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ و دار الحق معہ حیث کان راقم حروف گوید کہ محصل انچہ در کتاب اعلام الوری و ربیع الابرار درین باب مسطور و مذکور شدہ این است کہ حضرت مقدس نبوی در وقت مراجعت از مکہ چون بغدیر خم رسید فرمود تا زیر درختان آن موضع را صفا دادند و پالانہاے شتران را جمع کردہ بر یکدیگر نہادند انگاہ باشارت آنحضرت بلال موذن ندا کرد کہ الصلوۃ جامعۃ و بروایتے ندا کرد کہ حی علی خیر العمل خلایق جمع گشتہ رسول اللہ بر بالاے آن پالانہا برآمد و علی نیز بامر آن سرور بران موضع برآمدہ در پہلوے راست او بایستاد و حضرت ختمی پناہ زبان معجز بیان

بشکر و سپاس حضرت عزت کشود و خلایق را نصیحت فرمود و از مرگ خویش ایشان را خبر داده فرمود
که مرا بدار بقا می خوانند و زود باشد که اجابت کنم و از میان شما بیرون روم و در میان شما دو چیز میگذارم
که اگر دست بدان زنید گمراه نشوید و آن دو چیز کتاب خدای ست و عترت من و این هر دو از یکدیگر جدا
نشوند تا بر لب حوض کوثر بمن رسند آنگاه فرمود که ای گروه مردم کیست اولی بشما از نفسهای شما مجموع جواب
دادند که خدای عز و جل و رسول او فرمود که هر کرا من بدو اولی ام از نفس او علی بدو اولی است از نفس او و دوست
علی را گرفته از پالانهای شتر بر داشت چنانچه قدم امیر بسر زانوی پیغمبر رسید و فرمود هر که را من مولای اویم علی
مولاے اوست بار خدایا دوست دار آنرا که دوست دارد او را و دشمن دار آن را که او را دشمن دارد و یاری ده آن کس را
که او را یاری دهد و مخذول گردان آن کس که او را مخذول دارد و فرو گذارد و پس فرود آمد و در خیمہ خاص بنشست و
فرمود که امیر المومنین علی در خیمه دیگر بنشیند بعد از ان طبقات خلایق را امر کرد که به خیمه علی رفتند و زبان به تهنیت آنحضرت
کشادند و چون مردم ازین امر فارغ شدند امهات بفرموده خواجه کائنات نزد علی رفته او را تهنیت گفتند از جمله
اصحاب عمر بن الخطاب گفت خوشا حال تو ای علی که صباح کردی مولاے من و مولاے جمیع مومنین و مومنات
انتهی اس عبارت کے یہان نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوے **اول** جو عبارت کہ واعظ صاحب نے
نقل کی ہی اوسکے اور اسکے مقابلہ کرنے سے ہر شخص کو معلوم ہو جاویگا کہ سنی کسقدر تحریف و تبدیل و مکر و فریب
و فریب کرتے ہین **دوم** اس عبارت مین جو یہ فقرات ہین کہ انگاہ فرمود کہ ای گروہ مردم کیست اولی بشما از نفسہا
شما مجموع جواب دادند کہ خدائے عز و جل و رسول او فرمود کہ ہر کہ من بدو اولی ام از نفس او علی بدو اولی است
از نفس او و دوست علی را گرفتہ از پالانہای شتر بر داشت چنانچہ قدم امیر بسر زانوے پیغمبر رسید و فرمود ہر کہ را من
مولاے اویم علی مولاے اوست انتہی بخوبی ثابت ہو گیا کہ مولی کے معنی اس حدیث مین اولی کے ہین اور
یہ ظاہر ہے کہ سوای خدا و رسول در او سکے خلیفہ کے کہ او سکو امام بھی کہتے ہین اور کوئی مومنون کی جانو نسے
اولی نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ جان نہایت عزیز چیز ہے اور نیز معلوم ہو گیا کہ واعظ صاحب جو مولی
کے معنی دوست اور محب کے ہر جگہ لکھتے ہین وہ ہرگز اس حدیث مین صحیح و درست نہین ہو سکتے اور اسی
سبب سے اونھون نے عبارت روضۃ الصفا کی نقل کرنے مین خیانت کی ہے کہ ان فقرات کو حذف کر دیا ہے

تاکہ اونکے بنائے ہوئے معنون کی تکذیب نہو لیکن افسوس کہ وہ اسقدر نہ سمجھے کہ جب کوئی شیعہ اس طرف متوجہ ہوگا تو اونکا کشف ستر کردیگا اور یہ اور زیادہ باعث اونکی رسوائی کا ہوگا سوم روضۃ الصفا کی عبارت منقولہ سے یہی ثابت ہوا کہ کتاب اعلام الوری و کتاب ربیع الابرار مین بھی یہ مضمون منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کہنے سے ورد اولی ام از نفس و علی ہ. و اولی ست از نفس او چہارم جناب رسول خدا کا منبر سے نیچے تشریف لاکر خیمہ خاص مین بیٹھنا اور جناب امیر المومنین کو دوسرے خیمے مین بٹھا لانا اور تمام خلائق کو حکم کرنا کہ خیمہ علی مین جاکر اونکو مبارکباد دین اور اون لوگون کی مبارکباد دینے کی بعد امہات مومنین کو حکم فرمانا کہ علی کے پاس جاکے اونکو مبارکباد دین یہ سب امور جو عبارت روضۃ الصفا مین موجود ہین اور ولفظ صاحب نے اونکی نقل کرنے مین خیانت کی ہے اور اونکو حذف کردیا ہے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ہین اس بات پر کہ یہ امر عظیم خلافت و امامت تھا کہ جسکے واسطے یہ سب اہتمام کیا گیا نہ فقط دوستی و محبت کہ مومنین کے آپس مین ایک معمولی بات ہے جواب دہم یہ ہے کہ کچھ اولی پر موقوف نہین ہے لفظ مولی کے کئی معانی ایسے ثابت ہین کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہین مثل خدا[1] و بندہ[2] مالک[3] و سید[4] و مربی و ولی امر و متولی امر کے اور ہم ان معانی کی اثبات مین پہلے آیات کلام مجید و فرقان حمید لکھتے ہین چنانچہ آخر سورہ بقرہ مین جو یہ آیت ہے کہ انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین اسکی تفسیر مین تفسیر ضیا و می مطبوع مطبع نولکشور جلد اول کی صفحہ ۱۳۸ مین مولانا کی معنی سیدنا لکھے ہوئے ہین پس اس سے ایک معنی لفظ مولی کی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئے یعنی سید اور تفسیر جلالین مطبوع مطبع حیدری واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۹ ہجری کی ص ۳۰ مین لفظ مولانا کی معنی سیدنا و متولی امورنا لکھے ہوئے ہین اس سے دو معنی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئی ایک سید ایک متولی امر و تفسیر کشاف مطبوع مطبع محمد افندی کی صفحہ ۲۹۲ مین بھی لفظ مولانا کی معنی سیدنا و متولی امورنا لکھے ہوئے ہین پس اس سے بھی وہ معنی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئے اور تفسیر نیشاپوری[لہ] جلد اول مطبوع سنہ ۱۲۸۰ ہجری کی صفحہ ۲۹۵ مین انت مولانا کی تفسیر مین لکھا ہوا ہے ففیہ الاعتراف بانہ سبحانہ ھو المولی للخلق

لہ اس تفسیر مین مطبع کا نام نہین لکھا ہے غالباً طہران کی چھاپہ کی ہے ۱۲ منہ

بنالونها وهو المعطی لجل مکرمة یفوزون بها وانهم بمنزلة الطفل الذی
لا یتم مصلحه الا بتدبیر قیمه والعبد الذی لا ینتظم شمل مهماته الا باصلاح مولاه
ترجمہ یعنی اس قول کی اعتراف ہی ساتھ اس بات کی کہ تحقیق وہی اللہ سبحانہ مولی ہی واسطے ہر ایسی شے کے
کہ جو نعمت پاتے ہین اور وہی عطا کرنے والا ہے ہر ایسی کرامت کا کہ اوسکے ساتھ سب بندے فائز ہوتے
ہین اور تحقیق وہ لوگ (یعنی سب بندے) مثل ایسے بچے کی ہین کہ اوسکی کوئی مصلحت تمام نہین ہو سکتی ہی بغیر
اوسکے سرپرست کی تدبیر کی اور مثل ایسے غلام کے ہین کہ اوسکے متفرق کام انتظام نہین پا سکتے ہین بغیر
اوسکے مولی کی اصلاح کی انتہی ظاہر ہے کہ علامہ نیشاپوری نے جو تفسیر لفظ انت مولانا کے لکھے اوس سے
ہمارے مطلب با حاصل و سب معانی ثابت ہین ونیز قرآن شریف مطبوع مطبع مجتبائی چھاپہ
جنابی ثلثہ ۱۲ ہجری کہ جسکے متن کی تحت مین ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین صاحب
و فارسی موسوم بفتح الرحمن لکھا ہی اور حاشیہ پر تفسیر شاہ عبد القادر صاحب کہ جو موضح
القرآن کہلاتی ہی چڑھی ہوئی ہے اوسکی صفحہ ۵۳ ترجمہ فتح الرحمن مین انت مولنا کے
معنی توئی خداوند ما لکھے ہوئے ہین اور جزو ہفتم سورہ انعام مین یہ آیت ہی ثم ردوا الی اللہ مولیٰهم الحق الا له
الحکم وهو اسرع الحاسبین قرآن شریف موصوف الصدر کی ص ۱۴۴ مین حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحب
موضح القرآن کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہی پھر پہونچائے جاوینگے اللہ کی طرف جو مالک انکا ہی تحقیق سن رکھو حکم اوسی کا ہے
اور وہ شتاب لیتا ہی حساب ونیز اسی صفحہ مین زیر آیت فتح الرحمن کا یہ ترجمہ ہی باز گردانیدہ شوند مردگان
بسوی خداوند ایشان کہ حق است مر اورست حکم و او شتاب ترین حساب کنندگان است ونیز اسی صفحہ مین اس ترجمے کے
نیچے شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اسطرح لکھا ہی پھر پھیرے جاتے ہین طرف اللہ کی جو کارساز انکا ہی حق
خبردار ہو واسطے اوسکے ہے حکم اور وہ جلد حساب لینے والا ہی انتہی ظاہر ہے کہ موضح القرآن سی لفظ مولی کی معنی مالک اور ترجمہ
فتح الرحمن سی خداوند اور ترجمہ شاہ رفیع الدین سے کارساز ثابت ہوتی اور ظاہر ہی کہ لفظ کارساز عام ہی خداوند و مالک و سید و ولی و متولی و مربی
ان سب پر اوسکا اطلاق ہو سکتا ہی ونیز تفسیر جلالین کلان کی صفحہ ۹۵ مین الست مین جو لفظ مولیٰهم ہے اوسکے
معنی مالکهم لکھے ہوئے ہین ونیز تفسیر بیضاوی جلد اول کی صفحہ ۳۵۲ مین لهم کے معنی الذی یتولی امرهم کی لکھے ہین اس سے

مولی کی معنی متولی امر کی ثابت ہوگئی و نیز کشاف مذکور کے صفحہ ۵۵۴ مین مولہم
کی تفسیر مالکہم الذی یلے علیہم امورہم لکھی ہے اس سے مالک اور ولی امر
دو معنی ثابت ہوئے اور جزو یازدہم سورہ یونس مین قریب نصف جزو آیت ہی ردوا
الی اللہ مولیٰہم الحق قرآن شریف موصوف الصدر کی ص ۲۳۱ مین اس آیت کے
نیچے فتح الرحمن کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہی و رجوع گردانیدہ شوند بسوے خدا مالک حقیقی ایشان و نیز اوسی
صفحہ مین اوسی ترجمے کے نیچے شاہ رفیع الدین صاحب کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہی اور پھر جاوینگے
طرف اللہ کی مالک اپنے حق کے و نیز تفسیر بیضاوی مذکور جلد اول کی ص ۳۵۹ مین مولیٰہم
الحق کی تفسیر اسطرح لکھی ہے ربہم ومتولی امرہم علی الحقیقۃ اس عبارت سے مولی کی معنی متولی امر
کی بھی ثابت ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ربہم کی جگہ مولہم کا اطلاق صحیح ہی اور رب اور مربی کے ایک معنی
ہین لیکن حق سبحانہ و تعالی کو رب کہتے ہین مربی نہین کہہ سکتے اس سبب سے کہ اسماے الہی توقیفی ہین و نیز کشاف
جلد اول مذکور کے ص ۵۰۱ کی پہلی سطر مین مولیٰہم الحق کی تفسیر مین لکھا ہی ربہم الصادق
ربوبیتہ لانہم کانوا یتولون ما لیس لربوبیتہ حقیقۃ او الذی یتولی حسابہم و ثوابہم
ترجمہ ایسا رب اونکا کہ صادق ہے ربوبیت اوسکی اس سبب سے کہ وہ لوگ (یعنی کفار) تولی کرتے
تھے اوس سے کہ جسکی ربوبیت حقیقت مین صادق نہ تھی (یعنی بت) یا مولہم سے یہ مراد ہی کہ متولی ہوگا
اللہ اونکی حساب کا اور اونکے ثواب کا انتہی اس عبارت سے بھی مولی کی دو معنی ثابت ہوئے ایک رب اور ایک
متولی امر و نیز تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبی جلد ثانی کی ص ۱۱۷
مین مولیٰہم الحق کی تفسیر اسطرح لکھی ہوئی ہی الذی یتولی ویملک امرہم فان قیل الیس قد قال و
ان الکافرین لا مولی لہم قیل المولی ہناک ہو الناصر وہہنا بمعنی المالک
ترجمہ مولی اونکا برحق وہ ہی کہ متولی ہی اور مالک ہے اونکی امر کا پس اگر کہا جاوے کہ کیا نہین کہا ہی حق سبحانہ و تعالی نے
کہ وان الکافرین لا مولی لہم یعنی تحقیق کافرون کے لیے کوئی مولی نہین ہے تو جواب دیا جاویگا کہ مولی اوس آیت مین
ناصر کے معنون مین ہے اور اس آیت مین مالک کے معنون مین ہی انتہی اس عبارت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ ولی

کے معنی متولی اور مالک کے ہین اور ظاہر ہے کہ ان دونون لفظون کے معنی قریب قریب ہی ہین اب ذرا اپنے امام فخر رازی کا بھی حال سنیے کہ وہ کیا فرماتے ہین تفسیر کبیر مطبوع مطبع باطنیہ مصر ۱۳۰۸ہجری جلد ثانی ص ۹۲ ۳ تفسیر قول اللہ تعالیٰ انت مولٰنا مین کہ جو آخر سورہ بقرہ خبر و ختم ہین ہے اونکی یہ عبارت لکھی ہوئی ہے وفی قوله انت مولانا فائدة اخری وذلك ان هذه الکلمة تدل علی نهایة الخضوع والتذلل والاعتراف بانه سبحانه هو المتولی لکل نعمة یصلون الیها وهو المعطی لکل مکرمة یفوزون بها فلاجرم اظهروا عند الدعاء انهم فی کونهم متکلین علی فضله واحسانه بمنزلة الطفل الذی لا تتم مصلحته الا بتدبیر قیمه والعبد الذی لا ینتظم شمل مهماته الا باصلاح مولاه فهو سبحانه قیوم السموات والارض والقائم باصلاح مهمات الکل وهو المتولی فی الحقیقة للکل علی ما قال نعم المولی ونعم النصیر ترجمہ و قول حق سبحانہ وتعالی انت مولٰنا مین ایک دوسرا فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تحقیق یہ کلمہ دلالت کرتا ہے اوپر نہایت خضوع و تذلل کی (یعنی عبد کا معبود کے سامنے اپنے تئین ذلیل و خوار سمجھنا) اور اوپر اقرار کے ساتھ اس بات کی کہ تحقیق اللہ سبحانہ متولی ہے واسطے ہر ایسی نعمت کے کہ اوسکے بندے اوسکی طرف پہونچتے ہین اور وہی عطا کرنیوالا ہر بزرگی کا ہے کہ اوسکے ساتھ فائز ہوتے ہین پس بالضرور وہ لوگ ظاہر کرتے ہین دعا کے وقت اس بات کو کہ وہ لوگ اوسکے فضل اور احسان پر توکل کرنے والے ہین مثل ایسے بچے کے کہ اوسکی مصلحت بغیر اوسکے مربی کی تدبیر کے تمام نہین ہو سکتی اور مثل ایسے غلام کے ہین کہ اوسکے متفرق کام بغیر اوسکے مولی کی اصلاح کے انتظام نہین پا سکتے پس وہ حق سبحانہ وتعالی قایم رکھنے والا ہے آسمانونکا اور زمین کا اور قایم ہے واسطے کل کی اصلاح مہمات کے اور وہی متولی ہے حقیقت مین واسطے سب کے بنا بر اوسکے فرمانے کے نعم المولی ونعم النصیر یعنی کیا اچھا مولی ہے اور کیا اچھا مدد کرنیوالا ہے ونیز اسی تفسیر کی جلد رابع ص ۹۵ مین ذیل تفسیر ثم ردوا الی اللہ مولٰهم الحق مین کہ جو سورہ انعام مین ہے یہ عبارت فخر رازی صاحب کی لکھی ہے قال مولٰهم الحق والمعنی انهم کانوا فی الدنیا تحت تصرفات الموالی الباطلة وهی النفس والشهوة والغضب کما قال افرأیت من اتخذ الٰهه هواه فلما مات الانسان تخلص

تصرفات للمولی الباطلہ وانتقل الی تصرفات المولی الحق ترجمہ کہا ہی اللہ تعالی نے مولیہم الحق اور معنی اوسکے یہ ہین کہ تحقیق وہی لوگ دنیا مین موالی باطلہ کی تحت تصرف مین تھی اور یہ نفس و شہوت اور غضب ہین جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہ آیا دیکھا تونے اوس شخص کو کہ قرار دیا ہی اوسنے اپنا معبود اپنی خواہش نفس کو پس جس وقت کہ مرجاتا ہے انسان تو چھٹ جاتا ہی موالی باطلہ کی تصرفات سے اور منتقل ہوتا ہی اوس مولی کی تصرفات کی طرف کہ جو حق انتھی پس ظاہر ہے کہ پہلی تقریر امام صاحب کی ایسی جامع ہی کہ جو معانی کہ مقصود شیعہ ہین اون سب پر عموماً اور متولی و مالک و خداوند پر خصوصاً دلالت کرتی ہی اور دوسری تقریر مین تصریح ہی اسبات کی کہ مولی کی معنی متصرف فی الامور کی ہین وہو المقصود کیون حضرت سنیہ آپ نے خدا کی قدرت اور اتمام حجت کو ملاحظہ فرمایا کہ یہی آپکے امام صاحب کہ جو مولی بمعنی اولی کی آیتین تاویلات بعیدہ کرتے تھے اور منطق چھانٹتے تھے اونھین کے کلام سی مقصود اہل حق کیسا ثابت ہوگیا و للہ الحجۃ البالغۃ الحمد للہ رب العالمین کہ ان آیات بینات مین لفظ مولی کی معنی سنیونکی معتبر تفسیرون سے خداوند و مالک و سید و مربی و ولی امر و متولی امر و متصرف فی الامور کی ثابت ہوگئی اور کچھ انھین آیات پر منحصر نہین ہے بلکہ اور بہت سی آیتین کلام مجید مین ایسی ہین کہ اونمین حق سبحانہ و تعالی نے اپنے اوپر مولی کا اطلاق فرمایا ہی اور سوا ان معانی کی اور کوئی معنی مراد نہین ہوسکتے اور سنیون کی تفسیرونمین بھی یہی معانی کہ جنکا ثابت کرنا ہمکو مقصود ہی لکھے ہوئے ہین لیکن بخوف طوالت مین اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون اور یہہ بھی کچھ کم نہین ہے اب اور سنیئے کہ صحیح بخاری جزء ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر مین ص ۳۶ باب الصلوۃ علی من ترک دینا مین یہ حدیث ہی حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فلیح عن ہلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی بہ فی الدنیا والآخرۃ اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن مات وترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا ومن ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ وغیر اسی صحیح بخاری کے جزء ثالث ص ۱۰۹ تفسیر سورۃ الاحزاب مین بھی حدیث اسطرح لکھی ہے حدثنی ابراہیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ہلال بن علی عن عبد الرحمن

بن الجعفی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی الناس بہ فی الدنیا والآخرۃ اقرءوا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن ترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی وانا مولاہ

ترجمہ بخاری نے باسناد مندرجہ متن ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ مین سب آدمیون سے اوسکے ساتھ دنیا و آخرت مین اولی نہون اگر تم لوگ چاہو تو اس آیت کو پڑھو النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس جو مومن کہ کسی مال کو بعد موت کے چھوڑے پس چاہیے کہ اوسکے وارثون کا گروہ اوسکو میراث مین لے جو لوگ ہون اور اگر کچھ قرض اپنے ذمے یا عیال و اطفال کو چھوڑے تو چاہیے کہ اوسکو میرے پاس لائین کہ مین اوسکا مولی ہون انتہی چونکہ دونون حدیثین ایک ہی ہین لہذا حدیث آخر کے ترجمے پر مین نے اکتفا کی کیون واعظ صاحب اب اس حدیث مین بھی مولی کے معنی دوست کے کہیے گا حالانکہ ظاہر ہے کہ سوا اولی بالتصرف و ولی امر و متولی امر و مربی و سید و مالک و خداوند کے اور کوئی معنی لفظ مولی کے اس حدیث مین نہین ہو سکتے البتہ ان معانی سبعہ مین سے ہر معنی یہان درست ہو سکتی ہین خصوصاً ولی امر و متولی امر و مربی اسواسطے کہ جناب رسولخدا نے جو فرمایا کہ مین متوفی کی قرض و عیال و اطفال کا مولی ہون اسکے معنی سوا اسکے کچھ اور نہین ہو سکتے کہ مین اوسکے قرض کو ادا کرونگا اور اوسکے عیال و اطفال کی پرورش کرونگا اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ یہ سات معانی جس طرح رسول کے ساتھ مخصوص ہین اوسی طرح امام کے ساتھ بھی ہین کہ وہ نائب و خلیفہ ہے رسول کا اور انہین سے ہر ایک معنی سے امامت و خلافت مراد ہو سکتی ہے وہو المقصود پس جب بحمد اللہ تعالی یہ امر ثابت ہو گیا کہ لفظ مولی ایسے بہت سے معانی پر دلالت کرتی ہے کہ اونسے امامت و خلافت مراد ہو سکتی ہے تو اب ہمکو فقط اس امر کا ثابت کرنا باقی رہ گیا کہ اس کلام معجز نظام مین کہ جو اسقدر اہتمام و انتظام کے ساتھ تھا ایسی دلیل اور اسطرح کا قرینہ موجود ہے کہ اوس سے ثابت ہو جاوے کہ لفظ مولی سے سوا امامت و خلافت کے اور کوئی معنی مراد نہین ہو سکتے اور ہمارے اس مطلب کے ثبوت کے لیے ایک دو دلیلین یا قرینے کافی ہین لیکن اب ہم پہلے کلام نافرجام بعض اللئام کے نقض و ابرام کیطرف رجوع کرتے ہین بعد اوسکے بہت سی دلائل و قراین اثبات مطلب و احقاق حق پر بعون اللہ تعالی و حسن توفیقہ قائم کرینگے انشاء اللہ تعالی چنانچہ جو عبارت کہ واعظ صاحب کے

ہم ص ۹ سے مجمع الاوصاف کی نقل کرچکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ اونکی یہ عبارت ہی **قولہ** ابن حجر مکی نے بیان
مولا بمعنی دوست و محب کے متعین ہے بقرینہ وال من والاہ کی اگرچہ اہل لغت مین کئی معنی سے مذکور ہوا ہے
اقول اس قول مین واعظ صاحب نے شاہ صاحب کی تقلید کی ہی بلکہ اپنی دانست مین اونکی عبارت فارسی کا
ترجمہ اردو مین لکھدیا ہے لیکن یہ ترجمہ بھی نہین بن پڑا چنانچہ **تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ** مطبع نولکشور
مذکور کی ص ۲۰۹ مین یہ **عبارت شاہ صاحب کی ہی سوم** آنکہ قرینہ مابعد صریح دلالت
میکند کہ مراد از ولایت کہ از لفظ مولی یا اولی ہرچہ باشد فہمیدہ میشود بمعنی محبت است و ہو قولہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ یہ بندہ **ضعیف و نحیف** کہتا ہی کہ پیشیون ہی کی حیا و غیرت کا مقتضا ہی کہ جس کتاب کی
رد مین اہل حق نے دفتر سیاہ کیے ہون اور دریا بہادیے ہون اوسی کی عبارت یا مضمون نقل کرکے پھر طالب
جواب ہون ولکن اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ہم اس کلام نا فرجام کو دو طرح پر جواب لکھتے ہین **اول**
یہ کہ خود علماے اہل سنت و جماعت نے واعظ صاحب و شاہ صاحب کے اس کلام کو رد کر دیا ہی **و کفی اللہ**
المومنین القتال چنانچہ فخر رازی صاحب کتاب نہایۃ العقول مین فرماتے ہین اور یہ عبارت مین کتاب
مستطاب عبقات الانوار مجلد غدیر جزء ثانی مذکور الصدر کی صفحہ ۲۰۳ سے نقل کرتا ہون اس سبب سے کہ کتاب نہایۃ العقول
میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے **ولا نسلم ان لفظ المولی محتملۃ للاولی والدلیل علیہ امران**
احدہما ان افعل من موضوع لیدل علی معنی التفضیل ومفعلا موضوع
لیدل علی الحدثان او الزمان او المکان ترجمہ اور نہین تسلیم کرتے ہین ہم کہ تحقیق لفظ مولی محتمل ہو واسطے اولی
کی اور دلیل اوسپر دو امر ہین ایک اون مین سے یہ ہی کہ افعل من موضوع ہی واسطے دلالت کرنے کے معنی تفضیل کی
اور مفعل موضوع ہے واسطے دلالت کرنے کے اوپر حدثان یعنی معنی مصدر کی یا زمان یا مکان یعنی ظرف کے
انتہی موضع الحاجۃ برائے خدا اب کوئی شخص ہمکو انصاف سے جواب دے کہ فخر رازی صاحب نے تو فرمایا
کہ مولی مفعل کی وزن پر ہے کہ جو مصدر یا ظرف زمان و مکان کے لیے موضوع ہی لہذا معنی اولی پر کہ جو
افعل التفضیل کے وزن پر ہے کیونکر دلالت کریگا اب وہی مفعل فاعل کے معنی مین کیونکر ہوگیا جو واعظ صاحب
اوسکے معنی دوست و محب کے لکھے ہین اور کچھ فخر رازی پر موقوف نہین ہے بلکہ اکثر علماے اہل سنت کا اس

حدیث مین یہی شبہہ ہے کہ مفعل بمعنی افعل کیونکر اسکتا ہے اور خود شاہ صاحب کا قول بھی عبارت سابقہ مین موجود ہے کہ مفعل بمعنی فعل ہیچ جا در ہیچ مادہ نیامدہ اب سنی ملکے ہمکو جواب دین کہ مفعل جو ظرف یا مصدر کے وزن پر تھا بمعنی فاعل کیونکر ہوگیا ہر چند کہ شاہ صاحب نے اپنی عبارت مین اس پہلو کو بچا کر اسطرح فرمایا ہے کہ مراد از ولایت کہ از لفظ مولی یا اولی ہر چہ باشد فہمیدہ میشود بمعنی محبت لیکن اس سے کیا ہوتا ہے جب کسی شخص پر لفظ مولی کا اطلاق کرینگے تو مصدریت یا ظرفیت کہان باقی رہ سکتی ہے خواہ مخواہ یا فاعل کے معنی مراد لینا پڑینگے یا مفعول کے اب ایک لطیفہ اور سنیے کہ بعض محققین و مدققین و متبحرین و متکلمین حضرات سنیہ نے قاطبتہ انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جملہ دعائیہ حدیث مین نہین ہے بلکہ کذب محض ہے چنانچہ ابن تیمیہ کہ جنکو حضرات سنیہ نے شیخ الاسلام کا خطاب دیا ہے اونکی عبارت مین مجلد غدیر عبقات الانوار کی جزو رابع کی ص ۲۹۰ سے نقل کرتا ہون چنانچہ افضل المتکلمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب فرماتے ہین کہ و ابن تیمیہ کہ مناقب و محامد و مجیر ازہان می باشد در جواب منہاج الکرامۃ گفتہ است کہ این فقرہ باتفاق اہل معرفت بالحدیث موضوع است چنانچہ می سراید الوجہ الخامس ان ہذا اللفظ وہو قولہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ و انصر من نصرہ و اخذل من خذلہ کذب باتفاق اہل المعرفۃ بالحدیث و اما قولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہم فیہ قولان سنذکر ذلک فی موضعہ انشاء اللہ تعالی الوجہ السادس ان دعاء النبی صلی اللہ علیہ و سلم مجاب و ہذا الدعاء لیس بمجاب فعلم انہ لیس من دعاء النبی صلی اللہ علیہ و سلم فانہ من المعلوم انہ لما تولی کان الصحابۃ و سائر المسلمین ثلثۃ اصناف صنف قاتلوا معہ و صنف قاتلوہ و صنف قعدوا عن ہذا و اکثر السابقین الاولین من القعود و قد قیل ان بعض السابقین الاولین قاتلوہ و ذکر ابن حزم ان عمار بن یاسر قتلہ ابو الغادیۃ و ان ابا الغادیۃ ہذا من السابقین الاولین ممن بایع تحت الشجرۃ و اولئک جمیعہم قد ثبت فی الصحیحین انہ لا یدخل النار منہم احد

ترجمہ پانچوین وجہ یہ ہے کہ تحقیق یہ لفظ اور وہ قول اوسکا یہی اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ الخ

کذب ہے باتفاق اہل معرفت کے ساتھ حدیث کے ولیکن قول اوسکا من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس اون لوگون کے
اسکے باب مین دو قول ہین عنقریب ہم اسکا ذکر کرینگے اوسکے مقام مین انشاء اللہ تعالی وجہ چھٹی یہ ہے کہ تحقیق
دعا نبی کی مقبول ہوتی ہے اور یہ دعا مقبول نہین ہوئی پس معلوم ہوا کہ یہ جملہ دعاے نبی مین سے نہین ہے
اس سبب سے کہ یہ معلومات مین سے ہے کہ جب آپنے وفات پائی تو صحابہ اور کل مسلمان تین قسم ہو گئے
ایک قسم وہ لوگ ہین کہ جو علی کے ساتھ ہو کے لڑے اور ایک قسم وہ لوگ ہین کہ خود آپ ہی سے لڑے
(یعنی عائشہ و معاویہ وغیرہما کے ساتھ ہو کے) اور ایک قسم وہ لوگ ہین کہ اونھون نے اس سے تقاعد
کیا یعنی کنارہ کش ہوئے اور کسیطرف ہو کے نہین لڑے اور اکثر سابقین اولین تقاعد کرنے والون مین سے تھے
اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بعض سابقین اولین علی سے لڑے ہین اور ابن حزم نے ذکر کیا ہے کہ عمار بن یاسر کو تحقیق ابو الغادیہ
نے قتل کیا اور تحقیق یہ ابو الغادیہ سابقین اولین مین سے ہین اون لوگون مین سے کہ جنھون نے درخت کے نیچے
بیعت کی تھی (یعنی جسکو بیعت رضوان کہتے ہین) اور صحیحین مین ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سب لوگ ایسے
ہین کہ کوئی شخص انمین سے آتش دوزخ مین نہین داخل ہو سکتا انتہی اب کوئی واعظ صاحب ونیز شاہ صاحب کے
اور مریدون سے پوچھے کہ آپکے شیخ الاسلام نے تو فرمایا کہ یہ فقرہ دعائیہ اس حدیث کے الفاظ مین سے نہین ہے
بلکہ باتفاق اہل معرفت بحدیث کذب محض ہے اب آپ کیا کیجیے گا اور کون سا قرینہ اس بات پر قائم کیجیے گا کہ
مولی بمعنی محب و دوست ہے ایک قرینہ جو بڑا تعصب مین تمام علماے اہل سنت نے خاک چھان کے نکالا تھا اوسکا
تو شیخ صاحب نے اساس ہی منہدم کر دیا بجزون پیوم پاید پھر ونیز اس عبارت کے نقل کرنے سے
دو فائدے اور حاصل ہوئے **اول** یہ کہ ابن تیمیہ نے اس فقرہ دعائیہ کو فقط زبان سے موضوع نہین
کہا بلکہ اوسکی تکذیب ایک دلیل عقلی سے کی ہے اور تمام دنیا کے سنیون کو تین بلاؤن مین مبتلا کر دیا ہے
اسواسطے کہ اگر وہ لوگ اس بات کے قائل ہون کہ یہ کلام جناب رسول خدا کا ہے تو دو حال سے خالی نہین یا
جسقدر صحابہ نے کہ بعد رسول خدا کے اظہار عداوت شاہ ولایت کیا اور اون حضرت سے جنگ و پیکار کے
مرتکب ہوئے اونکو دشمن خدا سمجھنا پڑیگا بدلیل دعاے جناب رسول خدا اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ
یعنی بار خدایا دوست رکھ اوس شخص کو جو دوست رکھے اوسی علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے

علی کو اور ظاہر ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ دشمن رکھے وہ اہل جہنم میں سے ہے اور حضرت ام المومنین بی بی عائشہ
بھی مثل زن نوح و زن لوط اس سے خارج نہیں ہو سکتیں اور یا اس بات کا قائل ہونا پڑیگا کہ دعائے
جناب رسول خدا معاذ اللہ مستجاب نہیں پس شق اول کے اختیار کرنے میں مذہب تسنن سے ہاتھ
دھونا پڑیگا اور شق دوم کے قبول کرنے میں اسلام کو سلام کرنا ہوگا لہذا اب سنیوں کو سوا شق ثالث اختیار کرنیکے
کچھ چارہ نہیں یعنی مثل ابن تیمیہ کی اس بات کا قائل ہو جانا لازم ہے کہ یہ فقرہ دعائیہ کلام جناب رسول خدا
نہیں ہے بلکہ موضوع ہے اور جب اس بات کی قائل ہوئے تو اپنی دلیل علیل سے استعفا دینا ہوگا اسلیے کہ
جب فقرہ دعائیہ موضوع ہوا تو پھر یہ قرینہ مہملہ کہاں باقی رہگیا ثبت العرش ثم انقش دوم یہ کہ افادہ شیخ صاحب سے
معلوم ہوا کہ ابو الغادیہ قاتل عمار بن یاسر سابقین اولین اور اصحاب بیعت رضوان میں سے تھا اور اسکا جہنم میں جانا
غیر ممکن ہے حالانکہ ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق مطبوع مطبع نولکشور جلد رابع کی صفحہ ۱۱۱ میں
ترجمہ حدیث جناب رسول خدا اسطرح لکھا ہے و فرمود می کشند ترا اے عمار گروہ باغیان
میخوانی تو ایشان را بہشت و میخوانند ترا ایشان باتش و صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی
جلد ثانی کی ص ۳۹۵ میں باسناد مندرجہ حضرت ام سلمہ سے منقول ہے ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ ترجمہ تحقیق جناب
رسول خدا نے عمار سے فرمایا کہ قتل کریگا تجھکو لشکر باغی انتہی و نیز اس حدیث کی قبل کئی حدیثیں اسی مضمون کی
اسی صفحے میں ہیں کہ ان میں سے ایک میں بوس ابن سمیۃ تقتلک فئۃ باغیۃ ہے اور ایک میں ویس
او یا ویس ابن سمیۃ ہے واضح ہو کہ ابن سمیۃ سے مراد حضرت عمار ہیں اور اسی صفحے میں لفظ ویس کی
شرح میں نووی کی یہ عبارت ہے بفتح الواو واسکان المثناۃ ووقع فی روایۃ البخاری ویح کلمۃ ترحم وویس
تصغیرہا اس سے معلوم ہوا کہ بخاری نے بھی اس حدیث کو لکھا ہے و نیز اسی صفحے کے آخر سطر شرح نووی میں
لفظ ویح کی تحقیق میں لکھا ہے عن علی رضی اللہ عنہ ویح باب رحمۃ وویل باب عذاب اور جس حدیث بخاری کا
کہ نووی نے ذکر کیا ہے وہ حدیث صحیح مذکور مطبوع مطبع میمنیہ مصر جلد ثانی کی ص ۷۰ کتاب الجہاد والسیر باب
مسح الغبار عن الناس فی السبیل میں باسناد مندرجہ اسطرح ہے ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ عمار

یدعوهم الی اللّٰه ویدعونه الی النّار یعنی عمار کا حال قابل رحم ہے کہ قتل کریگا اوسکو لشکر باغی
بلاتا ہوگا عمار اون لوگون کو طرف اللہ کی اور بلاتے ہونگے وہ لوگ اوسکو طرف آتش دوزخ کے
انتہی پس ظاہر ہے کہ جن لوگون کو جناب رسول خدا اپنی زبان مبارک سے باغی کہین اور یہ فرمائین کہ عمار
اونکو اللہ کی طرف اور وہ لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلاتے ہونگے وہ لوگ اہل بہشت سے کیونکر ہوسکتے ہین
اور جہنم کے عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہین ہرچند کہ اس باب مین اسیقدر کافی و وافی ہے لیکن چونکہ ہمکو
ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم ایسی احادیث بھی لکھتے ہین کہ جنسے ثابت ہوجاوے کہ جناب رسولخدا
نے قاتل عمار کو خاص کرکے اہل جہنم مین سے فرمایا ہے چنانچہ کتاب کنز العمال جزو سادس مطبوع
مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۱۸۴ مین ہے قاتل عمار وسالبه فی النار (طب عن عمرو بن العاص
وابنه) ترجمہ قتل کرنے والا عمار کا اور اوسکے ہتھیار اور کپڑے لینے والا آتش دوزخ مین ہے ونیز
اسی صفحے مین یہ حدیث ہے ان سمیة تقتله الفئة الباغیة قاتله وسالبه فی النار (حط کر عن
انس) ونیز اسی صفحے مین ہے تقتلک الفئة الباغیة قاتلک فی النار قاله لعمار (ابن عساکر
عن ام سلمه) (حم و ابن عساکر عن عثمان) ونیز ص ۱۸۵ مین ہے قاتل ابن سمیة
فی النار (کر عن عمرو بن العاص) اور ان دو لفظون مین اور کئی حدیثین اسی مضمون کی ہین کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ عمار کا قتل کرنے والا آتش جہنم مین ہوگا مین نے بخوف طوالت فقط اسیقدر
پر اکتفا کی اب دو حال سے خالی نہین ہے یا سنی اپنے مذہب سے ہاتھ اوٹھائین اور اس اعتقاد مہمل سے
باز آئین کہ صحابہ مین سے کوئی شخص گو کیسے ہی فسق و فجور و کفر و الحاد و قتل نفوس زکیہ وغیرہ کا مرتکب ہو
جہنم مین نہین جاسکتا اور ابو العادیہ اور اوسکے امثال کو اہل ہاویہ مین سمجھین اور شیعون کا مذہب حق
اختیار کرین کہ اونکا یہ اعتقاد ہے کہ اصحاب رسول خدا عموماً اور اون مین سے اصحاب بدر و اصحاب بیعت
رضوان وغیرہ خصوصاً بعد رسول خدا اور اونکے اہلبیت کرام کے افضل امت ہین بشرطیکہ اپنے عہد و
پیمان و دین و ایمان پر مرنے کے وقت تک قائم و ثابت رہے ہون اور اس آیہ وافی ہدایہ کے مصداق
ہون من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه

ومنہم من ینتظروما بدلوا تبدیلا ترجمہ بعض مومنین ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھلایا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ پورا کر چکے اپنا کام (یعنی راہ خدا مین شہید ہوگئے) اور بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ انتظار کرتے ہین (یعنی موت کا) اور نہین بدلا ہے اون لوگون نے کسیطرح کا بدلنا انتہی اور جن لوگون نے کہ تغیر و تبدل کیا اور دین کو خلافت سے اور سنت کو بدعت سی بدل دیا اور دین و ملت مین بطمع جاہ و حشمت و دولت و سلطنت احداث کیا اور بیعت رضوان کو توڑ ڈالا فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون اور یا احادیث صحیحہ مصطفویہ کی کہ جو مسلمہ فریقین ہین تکذیب کرین اور یکبارگی دین اسلام سے باہر ہو جائین کما قال السہم من الرمیۃ و دوم یہ کہ ہرچند اس قول سخیف کے جواب مین ہمکو اسیقدر لکھنا کافی ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے و نیز اہل حق کے نزدیک یہ کلمات دعائیہ بلاشک و شبہ کلام معجز نظام جناب رسول خدا ہین چنانچہ ہمارے یہان کی خطبہ مبارکہ غدیر خم مین بھی یہ الفاظ موجود ہین لہذا ہم اسکے کئی جواب لکھتے ہین جواب اول یہ کہ کافیہ بلکہ ہدایۃ النحو کا پڑھنے والا بھی اس بات کو جانتا ہے کہ کلمات دعائیہ بطور جملہ معترضہ کے ہوتے ہین اور نفس کلام مین اونکو کچھ دخل نہین ہوتا اور صدر اس حدیث کا پر ظاہر ہے کہ توطیہ و تمہید ہے بیان مولائیت جناب علی مرتضے کا پس خواہ مخواہ جو معنی کہ لفظ اولی کے ہونگے کہ جو صدر حدیث مین ہے وہی معنی لفظ مولی کے بھی ہونگے ورنہ یہ توطیہ و تمہید خلاف بلاغت ہو جائیگا اور کلام رسول خدا کو فصاحت اور بلاغت سے خالی سمجھنا کفر محض ہے اور اس امر کی تحقیق کہ اولی کے اس حدیث مین کیا معنی ہین اغلاط صاحب کلام مابعد کے جواب مین عنقریب آتی ہے جواب دوم ہرچند بادی النظر مین یہ امر ثابت ہے کہ کلمات دعائیہ کو نفس مقصود کلام سے کچھ تعلق نہین ہوتا لیکن اتماماً للحجۃ ہم کہتے ہین کہ اس حدیث مبارک مین لفظ مولی کو ہم محبت کے معنی سے خالی نہین سمجھتے بلکہ جسقدر معانی لفظ مولی کے باعتبار نبوت جناب رسولخدا کے لیئے ثابت ہین وہ سب معنی جناب امیر کے لیئے بھی باعتبار امامت ہم ثابت سمجھتے ہین پس اس کلام معجز نظام خیر الانام کے یہ معنی ہونگے کہ جسکا مین محب و ناصر و خداوند و مالک و سید و مربی و ولی امر و متولی امر و متصرف فی الامور ہون اوسکا علی بھی ہے اور جسکے لیئے مین اولی بالتصرف ہون اوسکے لیئے علی بھی اولی

بالتصریف ہے پس جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ لفظ مولی مین معنی محبت بھی اور معانی کے ساتھ مقصود ہین تو کلمات
دعائیہ مین اور اس کلام معجز نظام مین بخوبی ربط حاصل ہوگیا اور یہ ایسی بات ہے کہ بے تکلف اور بلا تامل ہر
شخص کی سمجھ مین آسکتی ہے اور سنیون کی زبردستی کو ہرگز کوئی شخص منصف مزاج تسلیم نہین کر سکتا ہے
کہ جو معنی لفظ مولی کے امامت پر دلالت کرتے ہین وہ یہان مراد نہ لیے جائین اور خواہ مخواہ مدلولات لفظ
مولی سے خارج کردیے جائین اور اس مقام پر انصاف کیا ہے علامہ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے چنانچہ
کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول مطبوع مطبع جعفری واقع
لکھنو محلہ نخاس کے ص ۵۵ سے ص ۵۶ تک یہ انکی عبارت ہے نقل الامام
ابو الحسن علی الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول یرفعہ بسندہ الی ابی سعید
الخدری قال نزلت ہذہ الایۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم
غدیر خم فی علی بن ابیطالب فقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ قد اشتمل
علی لفظ من وھی موضوعۃ للعموم فاقتضی ان کل انسان کان
رسول اللہ مولاہ کان علی مولاہ واشتمل علی لفظۃ المولی وھی لفظۃ
مستعملۃ بازاء معان متعددۃ قد ورد القرآن الکریم بھا
فتارۃ تکون بمعنی اولی قال اللہ تعالی فی حق المنافقین ماوٰکم
النار ھی مولاکم معناہ اولی بکم وتارۃ بمعنی الناصر قال اللہ تعالی
بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم معناہ ان اللہ ناصر المومنین
وان الکافرین لا ناصر لھم وتارۃ بمعنی الوارث قال اللہ تعالی ولکل جعلنا موالی
مما ترک الوالدان والاقربون معناہ وراثا وتارۃ بمعنی العصبۃ قال اللہ تعالی
وانی خفت الموالی من ورائی معناہ عصبتی وتارۃ بمعنی الصدیق والحمیم
قال اللہ تعالی یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئا معناہ حمیم عن حمیم وصدیق عن صدیق
وقرابۃ عن قرابۃ وتارۃ بمعنی السید المعتق وھو ظاہر واذا کانت واردۃ لھذہ المعانی

فعلى اى الحملات اما على كونه اولى كما ذهب اليه طائفة او على كونه صديقاً حميماً فيكون معنى
الحديث من كنت اوليه او ناصره او وارثه او عصبته او حميمه او صديقه فان علياً منه
كذلك وهذا صريح فى تخصيصه لعلى بهذه المنقبة العلية وجعله لغيره كنفسه بالنسبة الى
من دخلت عليهم كلمة من التى من العموم بما لم يجعله لغيره وليعلم ان هذا الحديث هو من
اسرار قوله تعالى فى اية المباهلة قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم و
انفسنا وانفسكم والمراد نفس على على ما تقدم فان الله جل وعلا لما قرن بين نفس رسول الله
وبين نفس على وجمعهما الضمير مضاف الى رسول الله اثبت رسول الله لنفس على بهذا الحديث
ما هو ثابت لنفسه على المؤمنين عموماً فانه اولى بالمؤمنين وناصر المؤمنين وسيد المؤمنين و
كل معنى امكن اثباته مما دل عليه لفظ المولى لرسول الله فقد جعله لعلى فهى مرتبة سامية
ومنزلة سامقة ودرجة علية ومكانة رفيعة خصصه بها دون غيره فلهذا صار ذلك
اليوم يوم عيد وموسم سرور لاوليائه ترجمہ نقل کی ہے امام ابو الحسن علی واحدی نے
اپنی کتاب میں کہ جسکا اسباب النزول نام ہے یہ روایت رفع کیا ہے اوسکو ساتھ اپنی سند کے طرف ابو سعید
خدری کی کہ اونھون نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
روز غدیر خم علی ابن ابیطالب کے باب مین۔ پس قول جناب رسول خدا کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
تحقیق مشتمل ہے اوپر لفظ من کے اور یہ لفظ موضوع ہے واسطے عموم کے پس مقتضی اس کلام کا یہ ہے
کہ ہر انسان کہ جسکے رسول خدا مولی ہین علی بھی اوسکے مولی ہین اور مشتمل ہے یہ کلام اوپر لفظ مولی کے
اور یہ ایسی لفظ ہے کہ استعمال کیجاتی ہے بہت سے معانی مین کہ تحقیق قرآن کریم ساتھ ان معانی کے
وارد ہوا ہے پس کبھی ہوتی ہے یہ لفظ مولی معنی مین اولی کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے منافقون کے
حق مین ماویٰکم النار ہی مولیٰکم معنی وسکے اولی بکم ہین اور کبھی ہوتی ہے معنی مین ناصر کے فرمایا ہے اللہ تعالی
نے ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لہم معنی وسکے یہ ہین کہ تحقیق اللہ ناصر ہے
مومنون کا اور تحقیق کافرون کے لیے کوئی ناصر نہین ہے اور کبھی ہوتی ہے معنون مین وارث کے

کہا ہے اللہ تعالی نے ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون یعنی موالی کو وارثون کے ہین
اور کبھی ہوتی ہے یہ لفظ مولی معنون مین عصبہ کو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وانی خفت الموالی من ورائی معنی اسکے
عصبتی ہین اور کبھی ہوتی ہے معنون مین صدیق و حمیم یعنی دوست و قریب کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے یوم لا یغنی
مولی عن مولی شیئا معنی اوسکے حمیم اور صدیق و قریب کے ہین اور کبھی ہوتی ہے معنی مین سید مستحق
اور یہ ظاہر ہے اور جسوقت کہ وارد ہوئی ہے یہ لفظ مولی واسطے استقدر معانی کے تو کن معنون پر حمل کیجائیگی آیا اولی
ہونے علی کے اولی جیسا کہ گیا ہی طرف اوسکے ایک گروہ یا اوپر ہونے اونہین حضرت کی صدیق حمیم یعنی دوست
و قریب پس ہونگے معنی حدیث یہ کہ جس شخص کے ساتھ مین اولی ہون یا اوسکا ناصر ہون یا اوسکا وارث ہون یا
اوسکا عصبہ ہون یا اوسکا قریب ہون یا اوسکا دوست ہون پس تحقیق علی بھی اوس سے اسی طرح ہین اور یہ صریح
ہی اس بات مین کہ جناب رسول خدا نے علی کو ساتھ اس منقبت عالیہ کی مخصوص کیا ہے اور غیر کے واسطے مثل اپنے
نفس کے قرار دیا ہے بہ نسبت اون سب لوگون کے کہ جن پر کلمہ من کہ جو عموم کے لیے ہے داخل ہے مخصوص کیا
آپنے علی کو ایسی منقبت کی ساتھ کہ جو غیر کے لیے قرار نہین دی اور چاہیے کہ معلوم ہو یہ امر کہ تحقیق یہ حدیث اسرار
مین سے ہے قول حق سبحانہ تعالی کی آیہ مباہلہ مین قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا
و نساءکم و انفسنا و انفسکم اور مراد نفس سے علی ہین بنابر اوسکے کہ جو پہلے بیان کیا گیا پس تحقیق اللہ جل و علی نے
جبکہ نفس رسول خدا اور نفس علی دونون کو مقرون کیا اور جمع کیا انہین دونون کو ساتھ ضمیر مضاف الیہ کی کہ مراد
اوس سے رسول خدا ہین یعنی ضمیر جمع متکلم کی تو ثابت کیا رسولخدا نے واسطے نفس علی کے ساتھ اس حدیث کے
جو کچھ کہ ثابت تھا خود آپکے نفس کے لیے مومنون پر عموما پس ثابت ہو گیا کہ تحقیق وہی علی اولی ہین ساتھ
مومنون کی اور ناصر ہین مومنون کی اور سردار ہین مومنون کی اور ہر معنی کہ جسپر لفظ مولی دلالت کرتی ہے اور واسطے
رسولخدا کی اوسکا ثابت کرنا ممکن ہے پس تحقیق آپنے وہ معنی واسطے علی کے قرار دیے ہین اور یہ ایسا مرتبہ
سامی ہے اور منزلت بلند ہے اور درجہ عالی ہے اور مقام رفیع ہے کہ مخصوص کر دیا ہے رسولخدا نے علی کو
ساتھ اسکے نہ آپکے غیر کو پس اسی سبب سے ہو گیا ہے یہ روز غدیر خم کا روز عید اور وقت خوشی کا واسطے
آپکے دوستون کے انتہی واضح ہو کہ اس عبارت کے نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئے اول

یہ کہ ثابت ہوگیا کہ ابو الحسن علی واحدی نے کہ جو حضرات سنیہ کے علماے اعلام و ائمہ کرام مین سے ہین اپنی کتاب اسباب النزول مین ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیت یا ایہا الرسول بلغ الایہ بروز غدیر خم شان مین علی بن ابیطالب کے نازل ہوئی ہے اور علامہ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے بھی اس روایت کی تصدیق کی کہ اپنی کتاب مین لکھی پس سنیون کے دو عالمون کے کلام سے سبب نزول اس آیہ وافی ہدایہ کا موافق مذہب شیعہ کے ثابت ہوگیا فہم الوفاق اور یہ ثبوت زائد ہے اوس ثبوت پر کہ جو ہم شعاع اول مین لکھ چکے ہین دوم یہ کہ ثابت ہوگیا کہ آیہ الستم اولیٰ الناس منکم مین مولیٰ بمعنی اولیٰ ہے سوم یہ کہ ثابت ہوگیا کہ مولیٰ کے معنی سید بھی ہین اور یہ اسقدر ظاہر و مشہور ہین کہ دلیل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے چہارم علامہ محمد بن طلحہ شافعی نے کہ جو علماے اعلام اہل سنت و جماعت مین سے ہین اس بات کو تسلیم کرلیا کہ لفظ مولیٰ کی جسقدر معانی کہ جناب رسولخدا پر اطلاق ہوسکتا ہے علی بن ابیطالب پر بھی ہوسکتا ہے اور یہ اونکا مجرد دعوی نہین ہے بلکہ اسپر ایک دلیل بین اونھون نے قرآن ہی سے نقل کی ہے پنجم یہ کہ علامہ مذکور نے یہ بھی کہدیا ہے کہ لفظ من موضوع ہے واسطے عموم کے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ کوئی مسلمان ایسا نہین ہوسکتا کہ جسپر اقرار مولائیت علی بن ابیطالب مثل مولائیت جناب رسولخدا واجب نہو پس کیا حال ہوگا اوس شخص کا کہ جو بعد رسولخدا کے آپ سے لڑے اور آپ کا دشمن جانی ہو اور آپ کی مولائیت کو تسلیم نکرے کائناً من کان ششم یہ کہ ثابت ہوگیا کہ روز غدیر خم یعنی ہیجدہم ذیحجہ روز عید ہے اور وجہ اوسکی یہی ہے کہ جناب امیر اوس روز مثل جناب رسول خدا کے سب مومنین و مسلمین کے مولیٰ مقرر ہوئے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ دلیل بین و واضح ہے اس بات پر کہ لفظ مولیٰ سے مراد ایسے معنی ہین جو امامت و خلافت پر دلالت کرین مثل اولیٰ و متولی امور و سید وغیرہ کے ورنہ اس روز کو روز عید قرار دینے کی کوئی وجہ نہ تھی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ سنیون کی حق پوشی و ناحق کوشی کا تو ہمکو تعجب ہوتا ہی ہے لیکن یہ اوس سے بھی اعجب ہے کہ بعض حضرات علماے سنیہ بعض کلمات حقہ کو الجاءً و اضطراراً و حیاءً زبان سے کہتے ہین اور اپنی کتابون مین بھی لکھتے ہین لیکن پھر سنی کے سنی ہی رہتے ہین اور مذہب حق اختیار نہین کرتے کالذی اعطی قلیلاً و اکدی جواب سوم

متفرع ہے جواب عبارت مابعد تحفۂ اثنا عشریہ سے چنانچہ جو عبارت کہ ہم کتاب مذکور کے ص ۴۳۹ سے نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت شاہ صاحب کی ص ۲۳۰ کی ہے و اگر مولی بمعنی متصرف فی الامر یا مراد از اولی اولی بتصرف باشد توقع این بود کہ بفرمودند کہ بار خدایا دوست دار کسے را کہ در تصرف او باشد و دشمن دار کسے را کہ در تصرف او نباشد دوستی و دشمنی او را ذکر کردن دلیل صریح است بر آنکہ مقصود ایجاب دوستی او و تحذیر از دشمنی اوست نہ تصرف و عدم تصرف انتہی یہ کلام شاہ صاحب کا ناشی ہے اونکی کمال نافہمی سے کہ باعث اوسکا محض تعصب و عناد ہے لہذا ایسے کلام مہمل و بے معنی کی ساتھ انھون نے تکلم کیا ہے اسواسطے کہ جناب رسول خدا صلعم کافۂ انام پر مبعوث ہین اور تمام خلق کو آپکے تصرف مین ہونا چاہیے اور اسی طرح اونکا ولی عہد اور خلیفہ بھی کافۂ انام کے لیے منصوب ہے پس اوسکے تصرف مین بھی تمام خلق کو ہونا چاہیے پس باطل ہو گئی تقریر شاہ صاحب کی کہ بار خدایا دوست دار کسیرا کہ در تصرف او باشد و دشمن دار کسے را کہ در تصرف او نباشد ب رہا کفر و اسلام و نفاق و ایمان و تسلیم و تکذیب و اقرار و انکار پس اسمین ہر شخص مختار ہے من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر پس تمام بنی نوع انسان کی تین قسمین ہین ایک کافر اور ایک منافق اور ایک مومن پس یہ ظاہر ہے کہ کافرون کے لیے دعا کرنا کیونکر ممکن تھا اور نفاق اور ایمان امر قلبی ہے کہ ظاہر نہین ہو سکتا پس ممکن ہے کہ کوئی شخص نبوت کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے ایمان نہ لایا ہو جیسا کہ منافقون کے باب مین آیا ہے اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول اللہ اور اسیطرح ممکن ہے کہ کوئی شخص امام برحق کی امامت کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے ایمان نہ لایا ہو پس ایسے لوگون کے لیے بھی دعا فرمانا غیر ممکن تھا لہذا جناب رسول خدا نے ایسا کلمہ جامع و مانع ارشاد فرمایا کہ سوا مومن صادق کے اور کوئی اوس مین داخل نہین ہو سکتا اسواسطے کہ جو شخص کہ امام برحق سے علی البصیرۃ تولی کریگا وہ خواہ مخواہ دل سے اوسپر ایمان بھی لایا ہوگا اور ایمان لانا امام پر مستلزم ہے ایمان لانے کو ساتھ رسول کی جسطرح کہ ایمان لانا ساتھ رسول کے مستلزم ہے ایمان لانے کو ساتھ خدا کے کما لا یخفی پس کلام معجز نظام جناب خیر الانام اللہم وال من والاہ مین سوا مومنین مخلصین کے

کوئی داخل نہین ہو سکتا اور یہ کمال بلاغت وجامعیت ہی شاید اس مقام پر کوئی سنی صاحب کہین کہ ہم
بھی علی ابن ابیطالب سے دوستی رکھتے ہین پس ہم بھی وال من والاہ مین داخل ہین تو ہم کہینگے کہ یہ دعوی تمہارا
فقط زبانی ہی اس سبب سے کہ دوست تین طرح پر ہوتے ہین ایک اپنا دوست ایک دوست کا دوست
ایک دشمن کا دشمن پس تم لوگ اونکے دشمنون کے ہرگز دشمن نہین ہوا اور دشمن بھی تین طرح پر ہوتے ہین
ایک اپنا دشمن اور ایک دوست کا دشمن اور ایک دشمن کا دوست پس تم لوگ بیشک اونکے دشمنونکے
دوست ہوا اس سبب سے کہ جب ادلہ قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ جناب امیر خلیفہ رسول خدا بلا فاصلہ ہین تو جو
لوگ کہ دعویدار خلافت ہوے وہ خواہ مخواہ آپکے دشمن ہونگے اور تم لوگ بلا شبہہ وشک اونکے
دوست ہو علاوہ اسکے جو لوگ کہ آپکے تشنہ خون تھے اور علانیہ آپ سے لڑے اور حتے الوسع
آپکے قتل کرنے مین نہایت سعی وکوشش کی اونکے بھی تم دوست ہوا اور اہل جنت مین سے سمجھے
ہو پھر کیونکر زمرۂ دوستان علی بن ابیطالب مین تم لوگ محسوب ومحشور ہو سکتے ہو کیا جو شخص کہ ابو جہل
اور ابو لہب سے محبت رکھے وہ جناب رسول خدا کی دوستی کا اقرار کرے نہین صادق سمجھا جائیگا یا آپ
زمرۂ اولیا مین محسوب ہوگا لا واللہ یہ ہرگز نہین ہو سکتا اس صفت کے ساتھ فقط شیعہ مخصوص ہین کہ
جناب امیر کے بھی دوست ہین اور اونکے دوستون کے بھی دوست اور اونکے دشمنونکے دشمن لا تجد قوما
یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا
آباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم
بروح منہ ویدخلہم جنت تجری من تحتہا الانہر خلدین فیہا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون قولہ اور اگر شیعہ کہین کہ اس حدیث مین مولی بمعنی اولی
کے ہی بقرینہ ارشاد رسول علیہ السلام الست اولی بالمؤمنین من انفسہم تو اسکا جواب ہی کہ بالفرض ہمنے مانا کہ مولی بمعنی اولی کے ہے لیکن یہ کہان سے لازم
آیا ہی کہ اولی بمعنی امامت کے ہو بلکہ اولی بمعنی قرب ونزدیکی کے ہی جیسا فرمایا حق تعالی نے سورۂ آل عمران مین ان اولی الناس بابرہیم للذین
اتبعوہ الآیہ اس آیت کے معنی موافق تفاسیر اہل سنت وشیعہ کے یہ ہین کہ تحقیق قریب تر ونزدیک تر لوگون کے حضرت ابرہیم علیہ السلام

---

۱ جزو بست وہشتم سورۂ مجادلہ ۱۲

کی ساتھ البتہ وہ لوگ ہین کہ پیروی کی اونھون نے اونکی پس جبکہ قرآن مین اولی بمعنی اقرب ہے تو مولی و اولی اس حدیث وارد و خم غدیر مین کس طرح معنی امامت و خلافت کی آسکتا ہے اقول یہی واعظ صاحب نے شاہ عبد العزیز صاحب کی نقل کی ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مذکور کے اوسی صفحہ ۲۷۷ مین قبل عبارت منقولہ سابقہ کے یہ عبارت ہے تو جیہ آنکہ اگر مولی بمعنی اولی ہم باشد صلہ اورا بالتصرف قرار دادن از کدام لغت منقول خواہد شد چہ احتمال ہست اولی بالمحبۃ و اولی بالتعظیم مراد باشد وچہ لازم کہ ہر جا لفظ اولی بشنویم مراد اولی بتصرف گیریم قولہ تعالی ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا ترجمہ ہر آئینہ قریب ترین مردم بابراہیم آنانند کہ پیروی او کردند و این نبی ہست و مسلمان و پیداست کہ اتباع حضرت ابراہیم اولی بتصرف از آنجناب نبودہ اند انتہی اس مین واعظ صاحب نے عجیب تقلیب کی ہے کہ شاہ صاحب نے جو تیسری وجہ لکھی تھی اوسکو پہلے لکھا ہے اور جو دوسری وجہ لکھی تھی اوسکو پیچھے سے لکھدیا ہے اور غرض اونکی اس تقدیم و تاخیر سے یہ ہے کہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ واعظ صاحب نے بعینہ شاہ عبد العزیز صاحب کی تقلید کی ہے اب ہم اس کلام نافرجام کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہین یہ جو شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر مولی بمعنی اولی ہم باشد صلہ اورا بالتصرف قرار دادن از کدام لغت منقول خواہد شد اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ شریف نے لبید کے شعر مین جو مولی کے معنی اولی بالمخوف کے لکھے ہین جیسا کہ ہم ماقبل مین ثابت کر چکے ہین یہ صلہ کس لغت سے منقول ہے و نیز خود شاہ صاحب نے جو اس عبارت مین فرمایا ہے کہ چہ احتمال ہست کہ اولی بالمحبۃ و اولی بالتعظیم مراد باشد یہ دونون صلہ اولی کے اونھون نے کس لغت سے نقل کیے ہین پس ظاہر ہے کہ جب لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہوگئے تو جیسا قرینہ ہوگا ویسا ہی اوسکا صلہ قرار دیا جائیگا اور یہ امر ایسا واضح ہے کہ ادنی طالب علم بھی اسکو سمجھ سکتا ہے لیکن شاہ صاحب کے تجاہل عارفانہ کا کیا علاج ہے اور یہ جو اونھون نے فرمایا کہ وچہ لازم کہ ہر جا لفظ اولی بشنویم مراد اولی بتصرف گیریم اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ بلاشبہ یہ لازم نہین ہے کہ لفظ اولی سے ہر جگہ مراد اولی بتصرف ہو لیکن جس عبارت مین صدہا قرائن و دلائل قائم ہونگے وہان کیونکر یہی مراد نہ لیجائیگی اسکے بعد جو اونھون نے آیہ کریمہ ان اولی الناس بابراھیم الآیہ سے استدلال کیا ہے اوسکی خود ہی رد بھی لکھدی ہے وھم لا یشعرون یعنی بعد ذکر آیت کے یہ فرمایا ہے کہ و پیداست کہ اتباع حضرت ابراہیم اولی بتصرف

۵ سورہ آل عمران جزو سوم بعد ثلث ۱۲ منہ

ازاجتماع ہیجو دہ انہیں پایا یا مانع صریح ہے کہ یہان اولی سے مراد اولی بالتصرف نہین ہوسکتی ہم بھی اسکے
قائل ہین لیکن حدیث من کنت مولاہ مین کونسا امر مانع ہے کہ جسکی وجہ سے وہان لفظ مولی سے اولی بالتصرف
مراد نہو پس اس حدیث کا اوس آیت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اب رہا احتمال او رمعانی کا کہ
اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال پس ایک یا دو قرینے کہ جو واضح ہون اسکے رفع کرنیکے کافی ہین جیسا کہ
انشاء اللہ تعالی ہم عنقریب بہت سے دلائل قاطعہ و قرائن واضحہ بیان کرینگے کہ اونکے مثل روز روشن
معلوم ہو جائیگا کہ اس حدیث مین سوا اولی بالتصرف یا ایسے معانی کہ جو اوسکے مترادف ہون اور امامت و خلافت
و ولایت پر دلالت کرتے ہون اور کوئی معنی مراد نہین ہوسکتے کیون حضرات سنیہ آپ لوگون نے ملاحظہ
فرمایا کہ آپکے شاہ صاحب کا کلام مسلول النظام چند الفاظ جواب سے مثل اعمال مرتدین علی اعقابہم کے کیسا
ہباءً منثورا ہوگیا اور اوسی کی ضمن مین اعلم صاحب کا کلام موزون نظام بھی کان لم یکن شیئا ہوگیا اور یہ جو
انہون نے کہا ہے کہ پس جب کہ قرآن مین اولی بمعنی اقرب ہے تو مولی و اولی اس حدیث وارد و غدیر خم
مین کس طرح بمعنی امامت و خلافت کے آسکتا ہے اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ ایسی شخص عقل کے دشمن جب ہم کلام مجید
کی بہت سی آیات مین خود لفظ مولی کا بمعنی خداوند و مالک و سید و حری و ولی امر و متولی امر و متصرف
فی الامور آنا ثابت ہے چنانچہ بعض آیات مین یہ سب معانی ہم قبل مین سنیون کی معتبر تفسیرون سے ثابت
کر چکے ہین اور ظاہر ہے کہ یہ سب الفاظ مترادف ہین ولی بالتصرف کے اور صریح امامت و خلافت پر دلالت
کرتے ہین اگر ایک آیت مین بسبب قیام قرینہ اولی کے ایسے معنی مراد ہون کہ جو امامت و خلافت پر دلالت
نکرین تو اس سے ہمارا کیا حرج و نقصان ہوسکتا ہے پس ایسی ہی اعلم صاحب اس حدیث وارد و غدیر خم مین لفظ
مولی کس طرح بمعنی امامت و خلافت آسکتی ہے کہ قرآن کی بیشمار آیات مین یہ لفظ مبارک ایسی معانی مین آئی ہے
کہ وہ معانی اس حدیث مین امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ لفظ مشترک کی
شان یہی ہے کہ جیسا قرینہ ہو ویسے ہی معنی پر دلالت کرے کیا مقتضائے انصاف یہی ہے کہ اگر ایک
آیت مین لفظ اولی بسبب قیام قرینہ بمعنی اولی بالتصرف نہو تو اوسپر آپ نہایت فخر و ناز کرین اور جب ہم
کثیر التعداد آیات مین خود لفظ مولی کا ایسے معانی مین آنا ثابت کردین کہ جو صریحا امامت و خلافت پر دلالت

کرتے ہین تو آپ اوس سے اعراض و استنکاف کرکے فنبذوه وراء ظهورهم کے مصداق ہوجاتے ہین اور قول فیصل
اس بحث مین یہ ہے کہ جس معنی مین لفظ اولی صدر حدیث مین ہے اوسی معنی مین لفظ مولی بھی ہے چنانچہ واعظ ...
بھی اس عبارت کی اول مین کہ جو ہم ابھی اونکی کتاب سے نقل کرچکے ہین شیعون کے استدلال کا ذکر کیا ہے اب رہی اس امر کی
تحقیق کہ صدر حدیث مین لفظ اولی کے کیا معنی ہین اور کیا مراد ہے پس ہم اسکو انشاء اللہ العزیز ضمن دلائل و قراین مین
عنقریب بہ تفصیل مناسب بیان کرینگے ہر چند کہ خطبہ مبارکہ غدیر خم جو ہمنے اپنی کتابون سے نقل کیا ہے
اوسکے اور بہت سے الفاظ و عبارات کا ثبوت کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے بآسانی ممکن ہے لیکن چونکہ
طول بہت ہوگیا ہے لہذا ہم اسیقدر پر اکتفا کرتے ہین اور یہ بھی کچھ کم نہین ہے جو شخص کہ جدل و اعتساف و تقلید
اسلاف کو ترک کرکے بنظر غور و انصاف شعاع اول سے یہانتک ملاحظہ کریگا انشاء اللہ العزیز امر حق اوسکے
چشم بصیرت کی سامنے مثل آفتاب کے روشن ہوجائیگا اور اسکے سوا اور بعض الفاظ و عبارات خطبہ مبارکہ مذکورہ کا ثبوت
ضمن دلائل مین بھی آجائیگا اب ہم بعون اللہ تعالی شروع کرتے ہین بیان دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ و قراین انجم
ہین کہ اونسے امامت و خلافت حضرت شاہ ولایت مثل آفتاب نصف النہار کی روشن ہے وما توفیقی الا
باللہ علیہ توکلت والیہ انیب واضح ہو کہ یہ دلائل و قراین تین قسم پر ہین اول وہ دلائل
ہین کہ جنسے ثابت ہوتا ہی کہ جناب رسول خدا کا استخلاف یعنی کسی کو اپنا وصی او خلیفہ اپنی زندگی مین مقرر کر
جانا ایک امر ضروری و لابدی تھا دوم وہ دلائل ہین کہ جن سے استحقاق علی ابن ابیطالب واسطے خلافت
و امامت کی ثابت ہوتا ہی و نیز یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ اسی باب مین اکثر آیات قرآنی نازل ہوکر تعیین و نیز
جناب رسول خدا کی اقوال و افعال ابتداے بعثت سے اسپر شاہد تھے کہ آپ علی ابن ابیطالب کو اپنا وصی
و خلیفہ مجمع عام مین قریب رحلت و انتقال حسب سنت انبیاے سلف ضرور مقرر فرماینگے سوم وہ دلائل
و قراین ہین کہ جو واقعہ غدیر خم سے متعلق ہین اور اونسے ثابت ہوتا ہی کہ بلا شبہہ و شک جناب رسول خدا نے
اسمقام مین علی ابن ابیطالب کو مجمع عام مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اور یہ سب ادلہ قطعیہ کہ جو ان تینون قسم مین
منقسم ہین لاتعد و لاتحصے ہین اور ان مین سے جسقدر اس عبد ضعیف پر ظاہر ہوئی ہین اونکے بیان اور تحریر کے
لیے بھی دفاتر مبسوطہ چاہیے لیکن ہم اونمین سے بعض کو بطور مشتی نمونہ از خروارے حسب وسعت گنجایش

کتاب ہذا باجمال اختصار لکھتا ہون ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ قسم اوّل وہ دلائل ہین
کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا کا استخلاف ایک امر ضروری و لابدی تھا دلیل اوّل جناب
رسول خدا خاتم النبیین اور افضل المرسلین ہین اور سب انبیاء و مرسلین کا حضرت آدم سے یہی دستور و
طریقہ رہا ہے کہ کسی شخص کو بحکم حق سبحانہ و تعالی اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی مین مقرر فرما جاتے تھے چنانچہ
ہم نے خطبہ مبارکہ غدیر خم بروایت حضرت امام محمد باقر لکھا ہے اور اوسکے اجزا کو کتب معتبرہ مخالفین سے
ثابت کیا ہے اوسمین یہ امر بھی مذکور ہے و نیز ہم شروع بحث غدیر خم مین بعد ساقی نامہ و قبل ایراد خطبہ
مبارکہ اس امر کو سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت کر چکے ہین اور اکثر انبیا کی اسماء مبارک مع اونکے اوصیا و خلفا کے
لکھ چکے ہین پس ثابت ہوگیا کہ یہ امر ضروری و لابدی تھا کہ جناب رسولخدا بھی کسیکو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی
مین مقرر فرماتے اور یہ ظاہر ہے کہ سنت و دستور و طریقہ انبیاء و مرسلین مین کہ جنمین سنت اللہ ہے تحویل و تبدیل نہین
ہوسکتی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی سورہ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے سنۃ من ارسلنا قبلک من رسلنا
و لا تجد لسنتنا تحویلا ترجمہ مانند دستور اون رسولون کی کہ جو تجھسے پہلے ہمنے بھیجے اور نہ پاویگا تو ہمارے دستور مین
تفاوت و نیز سورہ احزاب مین فرماتا ہے سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل و لن تجد لسنۃ اللہ
تبدیلا ترجمہ یہ دستور اللہ کا اون لوگون مین کہ جو پہلے گذر گئے ہین اور ہرگز نہ پاویگا تو دستور مین اللہ کی تبدیل کو
و نیز سورہ انا فتحنا مین فرماتا ہے سنۃ اللہ التی قد خلت من قبل و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا
ترجمہ یہ دستور اللہ کا کہ چلا آتا ہے پہلے سے اور نہ پاویگا تو دستور مین اللہ کے تبدیل کو دلیل دوم حق
سبحانہ و تعالی سورہ قصص مین فرماتا ہے و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرۃ
سبحان اللہ و تعالی عما یشرکون ۝ و ربک یعلم ما تکن صدورہم و ما یعلنون قرآن
شریف مطبع مطبع مجتبائی ۱۲۸۵ ہجری کی صفحہ ۳۴۶ مین اس آیہ کریمہ کا ترجمہ تفسیر
موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب سے اس طرح لکھا ہوا ہے اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے
اور پسند کرے اونکے ہاتھ نہین پسند اللہ نرالا ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بتلاتے ہین اور تیرا رب
جانتا ہے جو چھپ رہا ہے اونکے سینون مین اور جو بتلاتے ہین و نیز اسی صفحہ مین اسی آیت کے نیچے

ترجمہ فتح الرحمن اسطرح لکھا ہوا ہے وپروردگار تو می آفریند ہرچہ خواہد و برمی گزیند ہرکہ را خواہد نیست
ایشان را اختیار پاکی خدا راست و بلند تر است از آنکہ شریک مے آرند و پروردگار تو می داند آنچہ پنہان می دارد
سینہ ہای ایشان و آنچہ آشکارا می کنند و نیز اسی صفحہ مین ترجمہ فتح الرحمن کے نیچے مولوی شاہ
رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اسطرح لکھا ہوا ہے اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند
کرتا ہے نہین ہے واسطے اونکی اختیار پاکی ہے اللہ کو اور بہت بلند ہے اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین اور پروردگار تیرا
جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہین سینے اونکے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین انتہی مین نے ان آیات کا خود ترجمہ نہین کیا بلکہ
سنیون کی معتبر علماء کے ترجمے لکھدیے ہین کہ اون لوگون کے اوپر اتمام حجت بالغ وجوہ ہو جاوے اب عجیب
ضعیف کہتا ہے کہ اس آیت سے اپنا ہی صریح ظاہر ہے کہ جسطرح حق سبحانہ وتعالی کو خلق کے پیدا کرنیکا
اختیار ہے اوسی طرح اوسی کو یہ بھی اختیار ہے کہ اپنی خلق مین سے جسکو چاہے نبوت کے لیے یا امامت کیلیے پسند
اور برگزیدہ کرے خلق کو اس انتخاب کا کچھ اختیار نہین ہے اور اس آیت کی الفاظ اخیر سے یہ بھی ثابت ہو گیا
کہ اسطرح کا انتخاب و اختیار خلق کے اختیار مین سمجھنا ایک نوع کا شرک ہے یعنی جو کام کہ خدا کے لیے مخصوص ہے
اوس مین خلق کو شریک سمجھنا اور اس آیت کے بعد جو دوسری آیت ہمنے لکھی ہے اوس مین ایک دلیل ہے مخفی [illegible]
کہ پروردگار ہی آدمیون کے دلون کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے انسان کیونکر اس بات کو جان سکتا ہے کہ [illegible] نہین
کیا ہے بہت سے آدمی دنیا مین ایسے ہوتے ہین کہ ظاہر اونکا اچھا ہوتا ہے اور باطن برا ہوتا ہے پس ممکن ہے کہ لوگ
جس شخص کو امامت و خلافت کیلیے اختیار کرین اور ظاہر مین اوسکو اچھا سمجھین اوسکا باطن برا ہو اور اپنی [illegible]
وخلافت کے وقت جب خود مختار ہو تو اون برائیون کو ظاہر کرے اور انواع و اقسام کے فساد [illegible]
وحقوق و اموال و نفوس رعیت مین اوس سے پیدا ہون کہ جو ہرگز اصلاح پذیر نہون اور [illegible]
اسی امامت و خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ دین اسلام مین تہتر فرقے ہو گئے ورنہ اگر خلیفہ و امام منصوب
من اللہ و من الرسول کی سب امت اطاعت کرتے تو ہرگز اس اختلاف کی نوبت نہ آتی وما اختلف الذین
اوتو الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینات بغیا بینہم شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ اس آیت مین
نبی اور امام کا ذکر کہان ہے تو ہم جواب دینگے کہ اگر تمام خلق اللہ مین نبی اور امام برگزیدہ اور منتخب خدا ہے

پاس پہنچکر تو تمہیں انصاف سے بتاؤ کہ ان حضرات سے بہتر اور کون شخص ہے شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ ہم اس
بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ نبی کا مقرر کرنا خلق کے اختیار میں نہیں ہے اور یہ آیت بھی اسی باب میں نازل ہوئی ہے
چنانچہ تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبئی کے جلد ثالث ص
۱۲۵ میں اس آیت کا سبب نزول اس طرح لکھا ہوا ہے وربک یخلق ما یشاء ویختار
نزلت هذه الاية جوابا للمشركين حين قالوا لولا انزل هذا القران على رجل
من القريتين عظيم يعني وليد بن المغيرة او عروة ابن مسعود الثقفي
اخبر الله تعالى انه لا يبعث الرسل باختيارهم قوله عز وجل ما كان لهم الخيرة
قيل ما للاثبات معناه ويختار الله ما كان لهم الخيرة اى يختار ما هو الاصلح
والخير وقيل هو للنفى اى ليس لهم الاختيار او ليس لهم ان يختاروا على
الله كما قال تعالى وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة
ترجمہ نازل ہوئی ہے یہ آیت جواب میں مشرکوں کے جسوقت کہ اون لوگوں نے کہا کہ کیوں نہ نازل کیا گیا یہ
قرآن اوپر کسی بڑے آدمی کے دونوں شہروں میں سے (یعنی مکہ وطائف) بڑے آدمی سے وہ لوگ
ولید بن مغیرہ یا عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتے تھے خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ سبحانہ وتعالیٰ نہیں مبعوث
کرتا ہے رسولوں کو اونکی پسند کے موافق قول اللہ عز وجل کا جو ما کان لهم الخيرة ہے بعض نے کہا ہے کہ ما اسمیں واسطے
اثبات کے ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ اختیار کرتا ہے اللہ اوس چیز کو کہ جو اونکے واسطے خیرہ ہو یعنی اختیار کرتا ہے
اوس چیز کو کہ جو اونکے واسطے اصلح اور بہتر ہو اور بعض نے کہا ہے کہ یہی حرف ما واسطے نفی کے ہے یعنی نہیں
ہی اونکے واسطے اختیار یا نہیں ہے اونکے واسطے یہ بات کہ برگزیدہ کریں کسیکو برخلاف اللہ کے جیسا کہ
فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ترجمہ آیت اور نہیں لائق ہے کسی مومن اور کسی مومنہ کو یہ بات کہ جسوقت
حکم کرے اللہ اور اوسکا رسول کسی امر کا تو اونکو اوس میں کچھ اختیار ہو انتهى ونیز اکثر تفاسیر معتبرہ اہل سنت و
جماعت میں اس آیت کا سبب نزول یہی لکھا ہوا ہے کہ جو معالم التنزیل میں ہے لیکن اس آیت سے یہ کیونکر
ثابت ہوا کہ امام کا مقرر کرنا بھی خلق کے اختیار میں نہیں ہے بلکہ خدا کے اختیار میں ہے تو ہم جواب دینگے کہ

پس تم لوگونکا مکابرہ ہے اسواسطے کہ علت سلب اختیار کی خلق سے ایک ہی ہے خواہ وہ نبی کے باب مین ہو خواہ امام کے
باب مین اور وہ علت اس آیت کی آیت مابعد مین کہ جو بلافاصلہ ہے عدم اطلاع خلق ہے سرائر وضمائر پر یعنی
کوئی شخص کسیکے دل کی نیکی اور بدی سے واقف نہین ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ نبی جسطرح خلق کی ہدایت وارشاد
کیلیے مبعوث ہوتا ہے اوسیطرح امام کہ جو اوسکا نائب اور خلیفہ اور جانشین ہے اسی کام کے لیے منصوب ہوتا ہے
پس اگر نبی کا مقرر کرنا خلق کے اختیار مین ہو تو عدم اطلاع باطن کے سبب سے جو فسادات کہ اسپر مترتب ہوسکتے
ہین وہی نصب امام پر بھی مترتب ہوسکتے ہین اور اون فسادات کا ذکر کہ جو اس امامت خود اختیاری کے
سبب سے دین وملت مین حادث ہوئے بحث آیہ استخلاف مین بتفصیل مناسب ہم بیان کر چکے ہین من شاء
فلیرجع الیہ اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ آیت مین تعمیم ہے نبی یا امام کی تخصیص نہین اور تمہارے یہانکی کتابون مین جو
روایات منقول ہین وہ ہمارے اوپر حجت نہین تاہم اگر ہم اس روایت معالم التنزیل وغیرہ تفاسیر اہل سنت وجماعت
کو تسلیم بھی کر لین تو یہ امر ہماری دلیل وحجت کا قادح نہین اس سبب سے کہ اکثر آیات قرآن ایک امر خاص مین نازل ہوئی
ہین مگر حکم اونکا عام ہے قیامت تک اور یہ امر محل نزاع مابین اہل اسلام نہین پس اس آیت کو عموم سے کیونکر
ممکن ہے کہ سنیون کی زبردستی سے امام کا برگزیدہ کرنا خدا کے اختیار سے خارج ہو کر خلق کے اختیار مین
داخل ہو جاوے ونیز جو عبارت کہ تفسیر معالم التنزیل سے نقل کی گئی ہے وہ خود ہماری دلیل وبرہان کی مساعد
ومعاون ہے چند وجوہ سے وجہ اول یہ ہے جو اس عبارت مین ہے کہ قیل والاختیار معناہ و
یختار اللہ ما کان لہم الخیرۃ ای یختار لہم ما ہو الاصلح والخیر اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو بندونکے
حق مین اصلح اور بہتر ہوتا ہے اوسکا اختیار کرنا اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور بعد نبی امام کا وجود باتفاق
فریقین امت کے لیے اصلح ہے اس سبب سے کہ کوئی کام دین وملت کا بغیر ایک حاکم مدبر کے درست نہین رہ سکتا
اور وہ بعد رسول امام ہے کہ جسکو خلیفہ بھی کہہ سکتے ہین پس اوسکا اختیار کرنا بھی اللہ ہی کے ساتھ مخصوص
ہو گیا اور خلق کو اسمین کچھ اختیار باقی نہ رہا وجہ دوم یہ ہے کہ جو اس عبارت مین ہے وقیل ہو للنفی ای
لیس لہم الاختیار ولیس لہم ان یختاروا علی اللہ اوس سے صریح سلب اختیار خلق بالعموم ظاہر ہے کہ
اوس مین نبی اور امام دونون کا مقرر کرنا داخل ہے وجہ سوم یہ کہ خدا کی قدرت اور تمام حجت قابل عبرت ہے

کہ اسی عدم اختیار خلق کے مثال مین جو ایک آیت کریمہ علامہ بغوی نے نقل کی اوس سے امام کی تخصیص ہوگی اسلیے
کہ جس امر کا خدا و رسول حکم کرین وہ امامت ہے نہ امر رسالت اس سبب کہ خود رسول اپنے تئین رسالت کیلیے کیونکر
اختیار کر سکتا ہی شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر یہ کہین کہ اس آیہ وما کان لمؤمن الایہ کا تو یہ مضمون ہی کہ جس بات کا
خدا و رسول حکم کرین اوس مین پھر کسی مومن و مومنہ کا کچھ اختیار باقی نہین رہتا اور ہمارے مذہب کے موافق امام
کی بابت خدا و رسول نے کچھ حکم ہی نہین کیا پس آیت سلب اختیار تعیین امام پر خلق سے کیونکر حمل کیجاییگی
تو ہم کہینگے کہ اسکا جواب اپنے علامہ بغوی کی روح سے پوچھو کہ جس آیت کی شان نزول مین اونھون نے یہ لکھا ہی
کہ مشرکون کے جواب مین نازل ہوئی ہی اس بات کے اثبات مین کہ اونکے اختیار سے رسول نہین مبعوث ہوسکتے
اوسکی تفسیر مین سلب اختیار خلق کی مثال مین اس آیت ماکان لمؤمن کو کیون لکھا کہ شیعہ اوسکو سلب اختیار تعیین امام
پر خلق سے حمل کرین علاوہ اسکے ہم صدہا دلائل قاطعہ اس امر کے ثبوت مین بیان کرتے ہین کہ جناب رسول خدا
نے بحکم خدا اپنی زندگی مین امام و خلیفہ مقرر فرمایا ہے پھر امامت آیہ وما کان لمؤمن مین کیون داخل نہوگا بالجملہ
اس آیہ وافی ہدایہ وربک یخلق ما یشاء ویختار کی عموم سے بادی النظر مین ثابت ہی کہ جسطرح نبی کا اختیار
کرنا خدا کی ساتھ مخصوص ہے اوسی طرح امام کا اختیار کرنا بھی مخصوص ہے اور خلق کو جسطرح نبی کی مقرر کرنے کا اختیار
نہین ویسی طرح امام کے مقرر کرنیکا بھی اختیار نہین اور جب امر پر ظاہر آیت بادی النظر مین دلالت کرے اوسمین
مخالفین کی تاویلات کا کچھ اعتبار نہین اس سبب سے کہ تاویل ظاہر آیت کی اوسوقت کیجاتی ہے کہ جب ورا آیات
محکمات سے ظاہر اوسکا موافق نہ معلوم ہوتا ہو مثل اون آیات کی کہ ظاہر اونکا جسم و صورت و اعضا حق سبحانہ و تعالی
پر دلالت کرتا ہی مثل وجہ اللہ و جنب اللہ وغیرہ کی اور سلب اختیار خلق تعیین امام کے باب مین عقل و قرآن و حدیث
کسی چیز کے مخالف نہین ہے بلکہ موافق ہے اور جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ امام کا مقرر کرنا خلق کے اختیار
مین نہین ہے بلکہ خدا کی اختیار مین ہے اور یہ امر بھی مسلمات مین سے ہے کہ امام کا وجود کہ جو خلیفہ رسول بھی کہلاتا ہے
بعد رسول ضروری ہی ورنہ امور رعیت و احکام دین و ملت و تجہیز عساکر و جیوش و جہاد کفار و مشرکین اجرای
حدود و اخذ قصاص و دیات وغیرہ ان سب امور کا اہتمام و انتظام کیونکر ممکن ہے بلکہ سبکا تعطل لازم
آتا ہے تو یہ امر بھی ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا یعنی کسیکو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی

مین مقرر کرجانا ایک امر ضروری ولابدی تھا اس سبب سے کہ جو امر ضروری کا احکام شرعیہ مین سے بیان نفرمانا
اور اسکی تبلیغ کا ترک کرنا رسول کے لیے محال ہے نہ حاکم مقرر فرمانا کہ جو باعث اکمال و اتمام تحفظ و انتظام
کل احکام شرعیہ ہے دلیل سوم حق سبحانہ وتعالی نے سورۃ النسا مین فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ترجمہ موضح القرآن از حاشیہ ص ۹
قرآن شریف چھاپہ حقانی مطبع مجتبائی مذکور ای ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور
جو اختیار والے ہین تم مین اور ترجمہ فتح الرحمن اسی صفحے مین اسی آیت کی تحت مین اسطرح لکھا ہے
ای مومنان فرمانبرداری کنید خدا را و فرمانبرداری کنید پیغامبر را و فرمانروایان را از جنس خویش اور ترجمہ شاہ رفیع الدین و سکے تحت مین اسطرح لکھا ہے
ای لوگو جو ایمان لائی ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور صاحبون حکم کو کا تم مین سے انتہی ای مسلمانو اگر تم لوگ خدا و رسول
اور قرآن پر ایمان لائی ہو تو تمکو ایمان ہی جواب دیگا کہ یہ اولو الامر کون ہین کہ جنکی اطاعت حق سبحانہ وتعالی نے اپنی اور اپنے رسول کے بعد اسی دائمی
لازم ہین سب مومنون پر واجب کی ہے آیا معصوم ہین یا غیر معصوم اگر تم کہوگے کہ غیر معصوم ہین تو رسول کو بھی غیر معصوم
ماننا پڑیگا اس سبب سے کہ حق سبحانہ وتعالی نے اس آیت مین رسول اور اولی الامر کی اطاعت مین کچھ فرق
نہین کیا ہے علاوہ اسکے حق سبحانہ وتعالی کے ایک حکم مین اجتماع نقیضین لازم آئیگا یعنی جو غیر معصوم ہوگا
خواہ مخواہ اوس سے معاصی بھی سرزد ہونگی اور بنا برحکم اس آیت کے فعل معصیت مین بھی اوسکی اطاعت واجب
ہوگی حالانکہ ایسی اطاعت ممنوع ہے پس جب دلیل قطعی سے عصمت اولو الامر کی ثابت ہوگئی تو یہ بھی معلوم ہوگیا
کہ اونکا مقرر و معین کرنا خدا و رسول کے ساتھ مخصوص ہے امت کا کچھ اسمین اختیار نہین ہے اس سبب سے کہ وہ لوگ
ہرگز اپنی عقول ناقصہ سے نہین دریافت کرسکتے کہ معصوم کون ہے اور خلفاے رسول خدا پر اولو الامر کا اطلاق
کرنے مین کوئی شخص اہل اسلام مین سے کلام نہین کرسکتا پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کو استخلاف
کرنا یعنی کسی شخص معصوم کو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی مین مقرر کرجانا ایک امر ضروری ولابدی تھا تاکہ امت
اختلاف و حیرت و ضلالت مین مبتلا نہو اور جمع لفظ اولو الامر اس سبب سے ہے کہ خلفاے رسول خدا بارہ ہین چنانچہ
خود صحاح اہل سنت احادیث اثنا عشر خلیفہ سے مملو ہین پس ثابت ہوگیا کہ یہ بارہ خلیفہ سب
معصوم تھے الحمد للہ رب العالمین کہ یہ دلیل ہماری ایسی کامل ہے کہ کوئی سنی صاحب وسمین

نقض متین وارد کر سکتے ہین اگرچہ کیسے ہی فیلسوف ہون اب ان حضرات کا اضطرار اس آیۂ وافی ہدایہ کے
معانی و تفسیر مین قابل دید ہے لیکن اوسکی تفصیل مین بہت طول ہے جسکا جی چاہے ان لوگون کی تفاسیر کی
طرف رجوع کرے مگر مختصراً یہ مین لکھتا ہون کہ اکثر علما و مفسرین سنیہ کا یہی قول ہے کہ اولو الامر سے مراد سلاطین
و حکام و قضاۃ اہل اسلام ہین چنانچہ موضح القرآن کا ترجمہ جو صفحہ ۹۸ سے بین نے لکھا ہے اوسی قرآن لطیف
مطبوعہ مطبع مجتبائی کے صفحہ ۹۵ کے حاشیہ پر حرف ف کے بعد شاہ عبد القادر صاحب
موضح القرآن کی یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ف اختیار والے بادشاہ اور قاضی اور جو کسی کام پہ
مقرر ہو اوسکے حکم پہ چلنا ضرور ہے جب تک وہ خلاف خدا اور رسول حکم کرے اگر صریح خلاف کرے
تو وہ حکم نہ ماننے انتہی موضح الحاجۃ چونکہ اکثر علما و مفسرین حضرات سنیہ کا یہی قول ہے کہ جو شاہ عبد القادر
صاحب کا ہے لہذا بخوف طوالت مین نے اونھین کے قول پر اکتفا کی اب کوئی منصف انصاف سے دیکھے
کہ علمائے سنیہ نے یہ تشقیق و تفریق کہان سے نکالی کہ جب اولو الامر خلاف خدا و رسول کے حکم نکرین تو
اونکی اطاعت کرنا چاہیے اور جب خلاف کرین تو اونکی اطاعت نکرنا چاہیے آیت مین تو کوئی لفظ
ایسا نہین ہے کہ جو ان معانی پر دلالت کرتی ہو بلکہ جسطرح حق سبحانہ و تعالی نے مومنون کو اپنی اطاعت کا
علی الاطلاق حکم دیا ہے اسیطرح اپنے رسول اور اوسکے بعد اولو الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے اور یون
زبان تو ہر شخص کے قابو مین ہے ممکن ہے کہ کوئی شخص کہدے کہ رسول کی اطاعت بھی مشروط ہے اسی امر کے
ساتھ کہ وہ خدا کے حکم کے موافق حکم دے والا فلا اور یہ مجرد امکان نہین ہے بلکہ سنیون کی یہان واقع بھی
ہوا ہے چنانچہ اونھین کی صحاح سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور اونکے امثال نے صدہا حکم رسول خدا کے
نہین مانے اور اپنی رائے و اجتہاد کو دخل دیا ہے از انجملہ حکایت منع قرطاس و تخلف جیش اسامہ بھی
او پر لکھا ہے کہ جب امت کو معلوم ہوا کہ امام و خلیفہ کی اطاعت من جمیع الوجوہ ہمیشہ واجب ہے سنیون
کہ وہ معصوم نہین اکثر گناہ و خطا کا بھی مرتکب ہوتا ہے تو پھر امام و رعایا مین اتفاق کا ہونا غیر ممکن ہے اسسبب
کہ اختلاف آرائی بنی نوع انسان ظاہر ہے پس ممکن ہے کہ کسی امر مین خلیفہ صاحب ناحق پر ہون اور رعیت
حق پر اور وہ کسی طرح رعیت کا کہنا نمانین یا اسکے بالعکس خلیفہ صاحب حق پر ہون اور رعیت ناحق پر

اور اوسکا کہنا ماننے میں اختلاف کا نتیجہ سوا نزاع وجدال وجنگ وقتال کے اور کیا ہوسکتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تا بمذہب اہلسنت وجماعت امام ورعایا مین یقین ایسا اختلاف مین معذور ہونگے کہ اونکے یہان فریقین مجتہد ہین زیادہ یہ ہین نسبت کہ مصیب کو دو ثواب اور مخطی کو ایک ثواب ملیگا اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ سیکڑون نہ ہزارون بلکہ لاکھون خون اہل اسلام کے ہدر ومباح ہوجائینگے پس اے مسلمانو کون سی قباحت اس سے اقبح اور کون سی شناعت اس سے اشنع ہے اور یہ مضمون محض خیالی نہین ہے بلکہ ابتدا سے قتل خلیفۂ ثالث سے آج تک یہی ہوتا آیا ہے اور کچھ شک نہین ہے کہ اسی مسئلہ کے سبب امت کو خلفا پر خروج کرنے کی جرأت ہوئی اور فسق وفجور کفر والحاد خلفاے بنی امیہ وبنی عباس نے اور بھی اس مسئلہ کی انفاذ کی مساعدت کی اگر بعد رسول خدا معصوم بعد معصوم کہ جو بحکم خدا ورسول خلیفہ وامام برحق ہین اونکی تمام امت اطاعت کرتی اور انھین دینیہ پر کہ سبب آیات واحادیث صریحہ کو نسیاً منسیاً کر دیتے یا ابتغاء للفتنہ اونکی تاویل کے درپے نہ ہوتے تو کاہے کو اس کثرت وخون کی نوبت آتی اور یہ امت تہتر فرقے کیون ہوجاتے ولکن اختلفوا فمنہم من آمن ومنہم من کفر شاید کوئی صاحب کہین کہ خلافت اولی وثانیہ مین کیون اختلاف ہوا تو ہم جواب دینگے مع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ہولوگون کو خانہ جنگی جب ہی سوجھتی ہے کہ جب غیر دشمنون کی طرف سے اطمینان ہو اوس زمانے مین بسبب کثرت کفار مسلمانون کو آپس کی نزاع وجدال کی فرصت ہی نہین ملی لیکن چونکہ مادۂ فاسدہ مسائل اباحت اختلاف امام ورعایا وتحلیل دماء مومنین ومسلمین موجود تھا لہذا جب اطمینان ہوا تو بسبب اختلاف آرا آپس مین لڑنا شروع کیا بغیاً بینہم شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ یہ اطمینان بھی تو شیخین کے سبب حاصل ہوا تو ہم کہینگے کہ مبحث ارتداد مین کہ جو شروع کتاب مین ہے ہم اسکی تحقیق لکھ چکے ہین اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے اور یہان بھی ہم چند جواب مختصر دیتے ہین اول یہ کہ جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ خلافت رسول حق ائمہ معصومین تھا تو غاصبین خلافت کا کوئی عمل مقبول نہین ہوسکتا دوم خود صحیح بخاری جزو دوم کتاب الجہاد ص ۱۱۲ مطبوع مطبع میمنیہ مصر مین یہ حدیث موجود ہے ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر ترجمہ تحقیق اللہ البتہ تائید کرتا ہے اس دین کی ساتھ مرد فاسق کے اور مثل اسکے بہت سی احادیث صحاح اہل سنت وجماعت مین موجود ہین سوم

خلفای بنی امیہ کے وقت مین اور بھی زیادہ ترقی دین اسلام ہوئی حالانکہ ان لوگون کا فسق و فجور بلکہ کفر و
الحاد باتفاق فریقین ثابت ہے اور ہم اسکو کسیقدر مبحث آیہ استخلاف مین لکھ بھی چکے ہین من شاء فلیرجع الیہ شاید
کوئی سنی صاحب کہین کہ آیت ما بعد اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سے ہمارا مطلب ثابت ہے
یعنی فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر
ذلک خیر واحسن تاویلا ترجمہ موضح القرآن پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز مین تو اسکو رجوع
کرو طرف اللہ کے اور رسول کی اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا انتہی
اس سے ثابت ہے کہ امام و خلیفہ سے نزاع کرنا رعیت کو جائز ہے لیکن اس نزاع مین خدا و رسول کیطرف
رجوع کرنا چاہیے تو ہم جواب دینگے کہ یہ تمھاری غلط فہمی ہے اس سے نزاع فیما بین رعایا مراد ہے نہ فیما بین خلیفہ
و رعایا اور تمھارے ابطال مذہب پر یہ دلیل بین موجود ہے کہ خلفاے رسول بعد رسول ہوتے ہین پس
اگر کسی مسئلہ شرعیہ مین ما بین خلیفہ و رعایا نزاع ہوگی تو رسول کیطرف کیونکر رجوع کرینگے پس اگر تم
کہوگے کہ بعد رسول خدا و رسول کیطرف رجوع کرنے سے یہ مراد ہے کہ قرآن و حدیث کیطرف رجوع کرین تو
ہم جواب دینگے کہ یہی تو محل نزاع ہے اگر قرآن و حدیث کی فہم مین نزاع و اختلاف ہو جیسا کہ اس امت
مین موجود ہے تو پھر کسکی طرف بعد رسول رجوع کرینگے اسکا جواب تمھارے پاس کچھ نہین ہے لیکن اگر تم ہمسے
یہ سوال کروگے کہ ہمنے تسلیم کیا کہ اس آیت مین نزاع فیما بین امت مراد ہے لیکن بعد رسول اس نزاع مین کسکی
طرف رجوع کرینگے تو ہم جواب دینگے کہ خلیفہ و امام معصوم کیطرف کہ جو امت مین جانشین و قائم مقام رسول
ہے اگر تم کہوگے کہ اس آیت مین تو فقط اللہ و رسول کیطرف رجوع کرنیکا حکم ہے خلفا کا کہان ذکر ہے تو ہم کہینگے
کہ یہ اعتراض تمھارے فخر رازی صاحب کا ہے اور اسکا جواب عنقریب انکے کلام حیرت انجام کی رد مین آتا ہے
فاصبروا ولا تضجروا و نیز سنیون کی کتب معتبرہ مین بہت سی حدیثین اس آیت کی تفسیر مین موجود ہین کہ وہ اولو الامر
کی اطاعت پر بغیر کسی قید کے علی الاطلاق مثل طاعت خدا و رسول دلالت کرتی ہین اور مین معالم التنزیل سے
فقط ایک حدیث کے لکھنے پر اکتفا کرتا ہون چنانچہ تفسیر مذکور مطبوع مطبع شاخ فتح الکریم واقع
بمبئی جلد اول کی آخر ص ۲۳۶ سے ص ۲۳۷ تک یہ حدیث بروایت ابوہریرہ منقول ہے

قال رسول اللہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر
فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص نے
میری اطاعت کی پس تحقیق اس شخص نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے کہ میری نافرمانی کی پس تحقیق
اس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص کہ امیر کی اطاعت کرے پس تحقیق اس شخص نے میری اطاعت کی
اور جو شخص کہ امیر کی نافرمانی کرے پس تحقیق اس شخص نے میری نافرمانی کی انتہی اس حدیث سے بھی بخوبی ثابت
ہو گیا کہ امیر کی طاعت مثل اطاعت خدا و رسول مطلقاً واجب ہے اور امیر اور اولو الامر کے ایک ہی معنی ہیں پس
ثابت ہو گئی عصمت اولو الامر اس سبب سے کہ خدا و رسول غیر معصوم کی مطلق اطاعت کا کیونکر حکم دے سکتے ہیں
اور باطل ہو گئی تقریر اہل سنت و جماعت کہ جب امیر و خلیفہ خلاف حکم خدا و رسول حکم کرے تو اوسکی
اطاعت نکرنا چاہیے اس سبب سے کہ معصوم کی شان سے یہ امر احتمال دور ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ
خلاف خدا و رسول حکم کرے پس جس بات کا وہ حکم کریگا وہ عین حق و صدق و موافق حکم خدا و رسول ہوگا
اگرچہ غیر معصوم کی عقل ناقص اوسکی مصلحت کو دریافت نکر سکے پس امت کو چاہیے کہ ہر حکم میں خلیفہ برحق
رسول کی بلا حجت و تکرار اطاعت کرے اور اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اب ایک اور خدا کی قدرت اور اوسکی
اتمام حجت کو ملاحظہ فرمائی و بدالحجۃ البالغہ پر ایمان لائی کہ آپکے امام فخر رازی صاحب اس بات کے قائل
ہو گئے کہ اولو الامر کا معصوم ہونا ضروری ہے چنانچہ تفسیر کبیر جزو ثالث مطبوع مطبع باطنیہ مصر
سنہ ۱۳۰۸ ہجری کی آخر ص ۲۴۱ سے ص ۲۴۲ تک اسی آیہ اطیعوا اللہ الایہ کی ذیل
تفسیر میں لکھی یہ عبارت ہے ان اللہ تعالی امر بطاعۃ اولی الامر علی سبیل الجزم فی ہذہ الآیۃ و
من امر اللہ بطاعتہ علی سبیل الجزم والقطع لا بد وان یکون معصوما عن الخطأ اذ لو لم
یکن معصوما عن الخطأ کان بتقدیر اقدامہ علی الخطأ یکون قد امر اللہ بمتابعتہ فیکون ذلک امرا
بفعل ذلک الخطأ والخطأ لکونہ خطأ منہی عنہ فہذا یفضی الی اجتماع الامر والنہی فی الفعل
الواحد بالاعتبار الواحد وانہ محال فثبت ان اللہ تعالی امر بطاعۃ اولی الامر علی
سبیل الجزم وثبت ان کل من امر اللہ بطاعتہ علی سبیل الجزم وجب ان یکون معصوما عن الخطأ

فثبت قطعاً ان اولی الامر المذکور فی هذه الآیة لا بد ان یکون معصوماً ترجمہ تحقیق اللہ تعالی نے
حکم کیا ہے واسطے اطاعت اولوالامر کے حتماً اس آیت میں اور جو شخص کہ اللہ اوسکی اطاعت کا حتماً و قطعاً حکم کرے
ضرور ہے کہ وہ شخص معصوم ہو خطا سے اس سبب سے کہ اگر نہ ہوگا وہ شخص معصوم خطا سے تو وہ جب خطا کا
مرتکب ہوگا تو چونکہ اللہ تعالی نے اوسکی متابعت کا حکم دیا ہے پس ثابت ہو جائیگا کہ یہ خطا کی ارتکاب
کرنیکا حکم ہے حالانکہ خطا بسبب اوسکی خطا ہونیکے منہی عنہ ہے یعنی اوسکے ارتکاب سے نہی کی گئی ہے پس امر
پہونچا ہوگا طرف مجتمع ہونے امر اور نہی کی فعل واحد میں ساتھ اعتبار واحد کی اور یہ محال ہے پس ثابت ہے
کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے واسطے اطاعت اولی الامر کی حتماً اور ثابت ہے یہ بات بھی کہ جس شخص کی اطاعت
واسطے اللہ تعالی حتماً حکم کرے واجب ہے کہ وہ شخص معصوم ہو خطا سے پس ثابت ہو گیا قطعاً کہ تحقیق اولوالامر جو اس
آیت میں مذکور ہیں ضرور ہے کہ وہ معصوم ہوں انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ یہ دلیل قطعی ہے اولوالامر کے
معصوم ہونے پر کہ جو اس آیت میں مذکور ہیں اور کلام حق ہے کہ جو حق سبحانہ و تعالی نے انما [illegible]
حق کی زبان پر جاری کر دیا ہے اور بمقتضائے الحق یعلو ولا یعلی اس دلیل محکم کی متانت و رزانت ظاہر ہے
لیکن چونکہ بمقتضائے کل شیء یرجع الی اصلہ امام صاحب نے بعد اس دلیل حق کے بیان کرنیکے پھر باطل کی طرف
رجوع کی لہذا اونکے اوس قول باطل کی رکاکت و مخالفت بھی قابل بیان ہے واضح ہو کہ امام المشککین کے
جب ذہن میں آیا کہ اولوالامر کا معصوم ہونا ضروری ولابدی ہے اور اپنے یہاں کے خلفا میں خود اون لوگوں کے
اعتراف سے کہ جیسا سبق میں بیان ہو چکا ہے کسیکو معصوم نہ پایا اور ہمارے ائمہ معصومین و خلفائے ہادیین
و مہدیین پر اولوالامر کا اطلاق کرنے میں مذہب تسنن سے خروج لازم آیا لہذا ونھوں نے ایسے شخص نامشخص کو
معصوم قرار دیا کہ جو نہ انسان ہے نہ حیوان نہ فرشتہ ہے نہ شیطان نہ نبات ہے نہ جماد نہ خاک ہے نہ ہوا ہے نہ باد
نہ اوسکی جوارح ہیں نہ ابعاد ہیں نہ آب ہے نہ برق ہے نہ سحاب نہ نار ہے نہ برف نہ ظروف ہے نہ ظرف صوت ہے
نہ جسم ہے نہ طلسم ہے نہ ہنستا ہے نہ روتا ہے نہ جاگتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے نہ کسیکو
نظر آتا ہے نہ کبھی تاریخ میں پایا جاتا ہے ایسکو کوئی بغیر امام صاحب کی بنائی ہوئی اس پہیلی کو بوجھ لے تو ہم جانیں
چونکہ ممکن نہیں لہذا ہم خود بتائے دیتے ہیں کہ امام اہل سنت امام صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اجماع امت ہے

چنانچہ قبل دلیل مذکور کی ذکر کرنے کے اونھون نے فرمایا ہے (المسئلۃ الثالثۃ) اعلم ان قولہ واولی الامر
منکم یدل عندنا علی ان اجماع الامۃ حجۃ والدلیل علی ذلک ان ترجمہ آگاہ ہو کہ تحقیق
قول اللہ تعالی کا واولی الامر منکم دلالت کرتا ہے ہمارے نزدیک اس بات پر کہ اجماع امت کا حجت[۱] ہے اور
دلیل اوسپر یہ ہے کہ تحقیق انتہی اسکے بعد بلا فاصلہ اس دلیل متین وقطعی کو بیان کیا ہے کہ جو ابھی ہم نقل کر چکے ہین اور
حق سبحانہ وتعالی نے اونکی زبان سحر بیان پر اعجاز آگے جاری کر دی ہے بعد اوسکے ایک تقریر طویل مین اپنی دانست
مین اجماع امت کو مصداق لفظ اولوا الامر قرار دیا ہے چنانچہ ہم اوس کلام نافرجام کی روئے مختصر کہ جو باوصف ایجاز واختصار کافی
ووافی ہے لکھتے ہین پہلے ناظرین کتاب کی خدمت مین التماس ہے کہ بنظر غور وتامل ملاحظہ فرمائین کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین جو
لفظ اولوا الامر ہے اوس سے ایک مفہوم کلی ومفروض ذہنی یعنی اجماع امت مراد لینا کسقدر امر عجیب وغریب ہے اور تعجب باعث
ضحک ہوتا ہی اور ضحک خصایص انسانی مین سے ہے پس چند کلمات مضحکہ جو طغیانی قلم سے نکل گئے ہین اوسکی بابت مجھسے مرافعہ
نکرین اور اس کلام کو بعدم تہذیب پر محمول نفرمائین قال امام المشککین ثم نقول ذلک المعصوم اما مجموع الامۃ او
بعض الامۃ لا جائز ان یکون بعض الامۃ لانا بینا ان اللہ تعالی اوجب طاعۃ اولی الامر
فی ہذہ الآیۃ قطعا وایجاب طاعتہم قطعا مشروط بکوننا عارفین بہم قادرین
علی الوصول الیہم والاستفادۃ منہم ونحن نعلم بالضرورۃ انا فی زماننا
ہذا عاجزون عن معرفۃ الامام المعصوم عاجزون عن الوصول الیہم
عاجزون عن استفادۃ الدین والعلم منہم واذا کان الامر کذلک علمنا ان المعصوم
الذی امر اللہ المومنین بطاعتہ لیس بعضا من ابعاض الامۃ ولا
طایفۃ من طوائفہم ولما بطل ہذا وجب ان یکون ذلک المعصوم الذی
ہو المراد بقولہ واولی الامر اہل الحل والعقد من الامۃ وذلک یوجب القطع بان
اجماع الامۃ حجۃ ترجمہ امام صاحب فرماتے ہین کہ بعد اس دلیل کے ہم کہتے ہین کہ یہ معصوم یا کل امت ہے

[۱] شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہین امام صاحب نے اجماع امت کو حجت قرار دیا ہے معصوم نہین کہا تو ہم جواب دینگے کہ یہ تمہاری نافہمی ہے اس سبب سے کہ حجیت اجماع کی وجہ
سوا معصومیت کل اور کوئی نہین ہو سکتی چنانچہ اونکے کلام مابعد سے جو عنقریب نقل کیا جائیگا ظاہر ہے خفد بہ ۱۲ منہ

یا بعض امت یہ جائز نہین ہے کہ بعض امت ہو اس سبب سے کہ ہم بیان کر چکے ہین کہ تحقیق اللہ تعالی نے واجب کی ہے
اطاعت اولوالامر کی اس آیت مین قطعاً اور واجب ہونا اونکی اطاعت کا قطعاً مشروط ہے ساتھ اس بات کے کہ ہم
اونکو پہچانتے ہون اون تک پہونچ سکتے ہون اور اونسے استفادہ کر سکتے ہون حالانکہ ہم جانتے ہین بالضرورۃ
کہ ہم اس زمانے مین امام معصوم کے پہچاننے سے عاجز ہین اوسکے پاس پہونچنے سے عاجز ہین اوس سے دین
اور علم کا استفادہ کرنے سے عاجز ہین اور جب یہ حال ہے تو ہمنے جان لیا کہ جس معصوم کی اطاعت کا اللہ نے
مومنون کو حکم دیا ہے وہ کوئی ایک شخص ہے امت کے لوگون مین سے اور نہ کوئی ایک گروہ ہے اونکے گروہون مین
سے اور جسوقت کہ باطل ہو گیا یہ امر تو واجب ہوا یہ امر کہ یہ معصوم کہ جو مراد ہے ساتھ قول اللہ تعالی و اولی الامر کے
اہل حل و عقد ہین امت مین سے اور یہ امر واجب کرتا ہے یقین کو ساتھ اس بات کے کہ اجماع امت حجت ہے
اقول وباللہ استعین اس کلام حیرت انجام سے امام صاحب نے کل مذاہب اہل سنت و جماعت کو رد کر دیا
اس سبب سے کہ جن لوگون کو حضرات سنیہ اولی الامر سمجھتے ہین وہ سب بعض امت ہین چنانچہ اونکی تفصیل خود امام
صاحب نے اسکے بعد بلا فاصلہ بیان کی ہے کما سیاتی اب رہگیا فقط خود امام صاحب کا مذہب پس اوسکی رد بھی
خود اسی کلام مسلول النظام مین موجود ہے اس سبب سے کہ حاصل اس کلام کا یہ ہے کہ معصوم جو اولوالامر کا مفہوم ہے
وہ کل امت ہے نہ بعض امت حالانکہ اہل حل و عقد کہ جن پر امام صاحب نے اپنے آخر کلام مین اولوالامر کا اطلاق
کیا ہے وہ بعض امت ہین نہ کل امت چند وجوہ سے **اول** یہ کہ اونھون نے جو خود من الامۃ کہا ہے اس مین
من صریحاً تبعیض پر دلالت کرتا ہے **دوم** یہ کہ اگر یہ لوگ بعض امت نہ ہوتے تو انکا نام سے اہل حل و عقد
نہ کہا جاتا پس یہ نام خود اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ بعض امت اہل حل و عقد ہین اور بعض نہین ہین کما لا یخفی
سوم یہ کہ خلافت شاہ ولایت باجماع اہلسنت و جماعت اجماع اہل حل و عقد سے منعقد ہوئی ہے اور
ظاہر ہے کہ اکثر امت نے مثل معاویہ اور اوسکے اتباع کے آپ کی بیعت نہین کی پس ثابت ہو گیا کہ اہل حل
و عقد بعض امت ہین اور چونکہ امام صاحب نے کہا ہے کہ اس زمانے مین بالضرورۃ ہم امام معصوم کے پہچاننے
سے اور اوسکے پاس پہونچنے اور اوس سے دین و علم کا استفادہ کرنے سے عاجز ہین تو ہم کہتے ہین کہ
بالضرورۃ ہم اس زمانے مین اہل حل و عقد کے پہچاننے سے اور اونکے پاس پہونچنے سے اور اونسے

دین و علم کا استفادہ کرنے سے بھی عاجز ہین پس اسکا جو کچھ امام صاحب کے نامو مین جواب دین وہی جواب ہماری طرف سے امام معصوم کے باب مین سمجھ لین اگر وہ کہینگے کہ قرون اولی مین جو اہل حل و عقد تھے اونکے اخبار و آثار موجود ہین اونکا اتباع کرو تو ہم بھی کہینگے کہ ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے بھی اخبار و آثار و اقوال موجود ہین اونکا اتباع کرو فریدبران تمھارے یہان کے اہل حل و عقد کہ جو باعث انعقاد خلافت تھے سب فنا ہو گئے اور ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام مین سے حضرت صاحب الامر علیہ السلام زندہ و قایم و موجود ہین اگر تم کہو گے کہ اون تک کوئی پہونچ نہین سکتا پھر اونکے وجود کا کیا فایدہ ہے تو ہم جواب دینگے کہ اونکا وجود فیض آمود تو فوائد کثیرہ و ہدایات نامحصورہ پر مشتمل ہے دنیا ہی اونکے سبب سے قایم ہے لیکن تفصیل کا یہ مقام نہین لہذا ہم اسیقدر پر اکتفا کرتے ہین کہ اونکے وجود مسعود کی برکات مین سے ایک یہ امر بھی ہے کہ جو لوگ بمصداق یومنون بالغیب اونکی امامت پر ایمان لائے ہین اونکے آپس مین مطلق اختلاف نہین یعنی تمام فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ کا ایک ہی مذہب ہے اور ایک ہی عقاید ہین خواہ وہ لوگ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ جنوب مین خواہ شمال مین اور آیت مین خدا و رسول کی طرف رجوع کرنے کی شرط بدلیل فان تنازعتم تنازع فیما بین ہے اور بعد رسول کے قایم مقام امام معصوم ہے چنانچہ ہم عنقریب اسکو ثابت کر دینگے پس ہمارے آپس مین کچھ تنازع نہین ہے کہ ہمکو امام معصوم علیہ السلام کیطرف رجوع کرنیکی ضرورت ہو بلکہ اونکے آثار و اخبار ہمارے لیے کافی ہین اور جو لوگ کہ اہل حل و عقد کی حقیت کے قایل ہین اونکے آپسمین اختلاف کثیر ہے چنانچہ تہتر فرقون مین سے بچاس فرقون سے زیادہ اہلسنت و جماعت کیطرف منسوب ہین مثل اشاعرہ و ماتریدیہ و معتزلہ و کرامیہ و جہمیہ وغیرہ کے اگر تم کہو گے کہ شیعون کی طرف بھی بہت سے فرقے منسوب ہین مثل زیدیہ و اسمعیلیہ وغیرہ کے تو ہم جواب دینگے کہ ذرا سمجھ کے بات کہو یہ لوگ بسبب امامت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی تمھاری طرح منکر ہین ہم تو اون لوگون کے اتفاق و عدم تنازع فیما بین کو کہتے ہین جو آپ کی امامت پر ایمان لائے ہین یعنی امامیہ اثنا عشریہ اگر تم کہو گے کہ اگر وہ حضرت ظاہر ہوتے تو مخالفین پر بھی اتمام حجت ہوتا اور وہ لوگ بھی آپ کی امامت پر ایمان لاتے تو ہم جواب دینگے کہ گیارہ امام ظاہر ہوئے اونپر مخالفین کب ایمان لائے بلکہ بعض کو شہید کیا

بعض کو زہر دغا سے شہید کیا قال اللہ تعالی فلما جاءهم الحق من عندنا قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی
موسی اولم یکفروا بما اوتی موسی من قبل پس جب اتمام حجت بالغ وجوہ ہوچکا تو حکمت الٰہی اسکی مقتضی ہوئی کہ
خاتم الائمہ ایک مدت تک غائب و مستتر رہین تاکہ شر مخالفین سے محفوظ رہین اور جب حکم الٰہی ہو تو ظاہر ہون اور دنیا
کو عدل و داد سے پر کردین کما ملئت ظلماً و جوراً اور تمام عالم مین ایک مذہب حق ہوجاوے پس انکو حکمت الٰہی مین کیا
دخل ہے واعلموا ان اللہ عزیز حکیم قال امام المشککین فان قیل المفسرون ذکروا فی
اولی الامر وجوہا اخری سوی ما ذکرتم ترجمہ پس اگر اعتراض کیا جاوے کہ مفسرون نے وجوہ کہ اولی الامر
کی تفسیر مین ذکر کیے ہین وہ اسکے سوا ہین کہ جسکا تمنے ذکر کیا ہے اقول و باللہ استعین اسکے بعد امام صاحب نے
ان وجوہ کی تفصیل لکھی ہے چونکہ نقل عبارت و ترجمہ مین طول فضول ہے لہذا مین انکا حاصل مطلب لکھے دیتا
ہون کہ پہلے امام فخر رازی صاحب نے مفسرین اہلسنت و جماعت کے تین قول بیان کیے ہین اول یہ کہ اولوالامر
سے مراد خلفای راشدین ہین دوم یہ کہ امراے جیوش ہین یعنی جنکو جناب رسول خدا اپنے سامنے کسی لشکر پر امیر
کرکے جہاد کے لیے بھیجتے تھے سوم یہ کہ علما ہین کہ جو احکام شرعیہ مین فتوے دیتے ہین اور لوگون کو
انکا دین سکھلاتے ہین اسکے بعد ہمارے اوپر رافضی کا اطلاق کرکے فرمایا ہے کہ ان لوگون سے منقول ہے
کہ مراد اولوالامر سے ائمہ معصومین ہین اسکے بعد اپنے قول کی رد مین فرمایا ہے قال امام المشککین ولما
کانت اقوال الامۃ فی تفسیر ہذہ الایۃ محصورۃ فی ہذہ الوجوہ وکان القول الذی
نصرناه خارجا عنها کان ذلک باجماع الامۃ باطلا ترجمہ
اور جب کہ اقوال امت اس آیت کی تفسیر مین منحصر ہین ان وجوہ مین اور ہمارا قول (یعنی مجموع امت
کا اولوالامر ہونا) خارج ہے ان وجوہ سے تو یہ قول باجماع امت باطل ہوگیا اقول و باللہ استعین یہ
اعتراض صحیح ہے اور امام صاحب کا جواب جو اسکے بعد وہ لکھینگے وہ غلط ہے چنانچہ بعد اسکے نقل
کرنیکے اوسکی تغلیط کردی جائیگی قال امام المشککین السوال الثانی ان نقول حمل اولی الامر علی الامراء
والسلاطین اولی مما ذکرتم ویدل علیہ وجوہ ترجمہ سوال یعنی اعتراض دوسرا یہ ہے کہ ہم کہتے
ہین کہ حمل کرنا اولوالامر کا امرا و سلاطین پر اولی ہے اوس قول سے کہ جسکا تمنے ذکر کیا ہے اور اوسپر کئی دلیلین

دلالت کرتے ہین **اقول وباللہ استعین** یہ دوسرا اعتراض امام صاحب نے اپنے قول واہی
پر وارد کیا ہی اور ہم کو بھی اسکی صحت مین کلام ہی یعنی سلاطین جور بالیقین وباتفاق فخر رازی صاحب
اولو الامر سے مراد نہین ہو سکتے اس سبب سے کہ اولو الامر کو ہم بھی معصوم سمجھتے ہین اور فخر رازی صاحب بھی
اب تک امر الیس اگر اونسے امر اسے غیر معصوم مراد ہین تو اسکے غلط ہونے مین ہم بھی فخر رازی صاحب سے موافق
ہین اور اگر امر اسے معصومین مراد ہین تو سوا ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے اور لوگ نہین ہو سکتے اور یہ
مراد صحیح وحق وصدق ہی چنانچہ اسکا بیان پہلے کچھ ہو چکا ہی اور کچھ عنقریب آئیگا اسکے بعد فخر رازی صاحب نے
اس اعتراض کی صحت مین یعنی خلفین کی طرف سی تین وجہین لکھی ہین کہ اونکے بیان مین طول فضول ہے
لیکن اسقدر ہم لکھتے ہین کہ تیسری وجہ مین مبالغہ طاعت امرا مین فخر رازی صاحب نے بھی وہ حدیث نقل
کی ہے کہ جو ہم تفسیر معالم التنزیل چھاپ بمبئی جلد اول کے صفحہ ۲۳ سے نقل کر چکے ہین یعنی من اطاعنی فقد
اطاع اللہ الحدیث اسکے بعد فخر رازی صاحب فرماتے ہین **قال امام المشککین فهذا ما یمکن ذکره**
من السؤال على الاستدلال الذی ذکرناه والجواب انه لا نزاع ان جماعة من الصحابة والتابعین
حملوا قوله واولی الامر منکم على العلماء فاذا قلنا المراد منه جمیع العلماء من اهل العقد
والحل لم یکن هذا قولا خارجا عن اقوال الامة بل کان هذا اختیارا لاحد اقوالهم
وتصحیحا له بالحجة القاطعة

فاندفع السؤال الاول ترجمہ پس ان سوالات کا وارد کرنا ہمارے استدلال مذکور پر (یعنی مجموع امت
کے اولوا الامر ہونے پر) ممکن ہے اور جواب یہ ہی کہ اس بات مین کچھ نزاع نہین ہے کہ تحقیق ایک گروہ نے
صحابہ وتابعین مین سے قول حق سبحانہ وتعالی واولی الامر منکم کو علما پر حمل کیا ہے پس جب ہمنے کہا کہ
مراد اوس سے کل علما ہین اہل عقد وحل سے تو یہ قول اقوال امت سے خارج نہوا بلکہ اونکے اقوال
مین سے ایک قول کا اختیار کرنا اور حجت قاطعہ کے ساتھ اسکی تصحیح کر دینا ٹھہرا پس دفع ہو گیا
سوال اول **اقول وباللہ استعین** ہرگز سوال اول دفع نہین ہوا اس سبب سے کہ امام
صاحب کا یہ قول واہی اقوال امت سے نہ کسی قول کا اختیار کرنا ہے اور نہ کسیکی تصحیح حجت قاطعہ سے

بیان اسکا یہ ہی کہ امام صاحب نے قول ثالث کو اختیار کیا ہے یعنی اولوالامر سے علما کا مراد ہونا اور یہ ظاہر ہے کہ علما بعض امت ہین حالانکہ امام صاحب نے صدر دلیل علیل مین حصر کیا ہی معصوم کا دو چیزون مین یعنی معصوم مجموع امت ہی یا بعض امت بعد اوسکے اونھون نے اپنی دانست مین عدم جواز بعض امت ثابت کیا ہے پس بنا بر اونکے مذہب کے مجموع امت کا معصوم ہونا معین ہوگیا اور علما بعض امت ہین پس قول امام صاحب کا قول ثالث کے ساتھ منطبق نہ ہوا اور یہ بیان آخر دلیل مین اونھون نے خلاف اپنے مفروض کے اولوالامر سے مراد اہل حل وعقد لی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ مجموع امت سے اخص ہین اور یہان اونھون نے علماے اہل حل وعقد مراد لی ہی اور یہ اوس سے بھی اخص ہے اور قول ثالث جسکے ساتھ امام صاحب نے متمسک کیا ہی اوسمین جو لفظ علما ہے وہ مجموع امت سے اخص ہے اور اہل حل وعقد و علماے اہل حل وعقد ان دونون سے اعم ہے پس تمسک کرنا امام صاحب کا ساتھ قول ثالث کے تمسک کرنا ہی ساتھ اخص کے اور یا اونکا قول یعنی اہل حل وعقد کا اولوالامر قرار دینا یہ اخص اخص ہے اور یہان اونکا علماے اہل حل وعقد مراد لینا یہ اخص اخص اخص ہے حالانکہ اونھون نے صدر دلیل مین اثبات اعم کا ارادہ کیا تھا یعنی مجموع امت کا اولوالامر سے مراد ہونا فہذا مختلف مختلف مختلف ہر چند کہ اس تقریر و تحریر سے خود اونکے کلام سے اونکے مذہب مختار کی رد کامل ہوگئی ولکن لدینا مزید ہم تمام حجت کی لیے اور دلائل قاطعہ لکھتے ہین وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام اولہا ہم اونکی ناموین سے پوچھتے ہین کہ تمھارے امام صاحب نے جو معصوم سے مجموع امت یا اہل حل وعقد علی تناقض قولہ مراد لی ہے اس سے مفہوم جمع مقصود ہے یعنی مجموع امت یا اہل حل وعقد یا معنی مصدری یعنی اجماع امت یا اجماع اہل حل وعقد پس اگر شق اول کو اختیار کروگے تو یہ صریح باطل ہے اس سبب سے کہ بالبداہۃ کل امت معصوم ہی نہ اہل حل وعقد بلکہ تمھارے یہان مجموع امت میں سے کوئی ایک شخص بھی معصوم نہین اور اگر شق ثانی اختیار کروگے تو یہ بھی باطل ہے اس سبب سے کہ اجماع امت ایک مفہوم ہی کہ نہ از قبیل اشخاص واعیان ہی نہ خارج مین پایا جاتا ہے اور لفظ واولی الامر منکم جو آیت مین ہے وہ صریح اشخاص واعیان پر دلالت کرتی ہے پس اولوالامر سے ایک مفہوم محض مراد لینا ایسی عجیب وغریب بات ہی کہ عقل سلیم ہرگز اوسکو تسلیم نہین کرسکتے بلکہ باعث

مضحکہ طفلان ونسوان ہی کما لایخفی علاوہ اسکے اجماع امت ایک مفہوم ہے یعنی راے امت اور یہ امر واحد ہی پس لفظ اولوالامر کہ جو بصیغہ جمع ہی اوس سے امر واحد کیونکر مراد ہوسکتا ہی حالانکہ اس مقام مین کوئی تاویل تعظیم وغیرہ کی بھی نہین ہوسکتی ثالثہا آیت مین جو لفظ واولوالامر منکم ہے اوس مین حرف من سے تم تبیین مراد لوگے یا تبعیض اگر شق اول کو اختیار کروگے اور کل امت مراد لوگے تو یہ بالبداہتہ باطل ہی اس سبب سے کہ مطیع اور مطاع مین کچھ فرق باقی نرہیگا اور معاذ اللہ معنی کلام الٰہی یہ ہوجاینگے کہ تم لوگ سب اپنے نفوس کی اطاعت کرو اور کلام الٰہی کی ایسے معنی غیر مستقیم مراد لینا صریح کفر ہے پس جب یہ معنی مراد نہین ہوسکتے تو باطل ہوگیا قول فخر رازی کہ معصوم ہی مجموع امت مراد ہی اونہین کی اطاعت واجب ہے اور اگر شق ثانی کو اختیار کروگے تو باطل ہوجایگا قول فخر رازی لا نا عاجزان یکون بعض الامۃ اور اسکی دلیل علیل ہے اس سبب سے کہ قرآن کی معارضہ مین کوئی دلیل لانا باطل بلکہ کفر محض ہے پس ثابت ہوگیا کہ اولوالامر سے بعض امت مراد ہین اور سوا ہمارے ائمہ معصومین کی وہ اور لوگ نہین ہوسکتے اس سبب سے کہ تمھارے یہان کوئی معصوم نہین ہے ثالثہا یہ امر مسلمات مین سے ہے کہ مجموعہ نواقص کا ناقص ہوتا ہی جب تک کہ کوئی فرد کامل اوسمین شامل نہو اور افراد نوع انسان سوا معصوم کی سب ناقص ہین اور تمھارے یہان کوئی معصوم نہین پس اجماع امت یا اجماع اہل حل وعقد جو کچھ تم کہو وہ بھی ناقص ہوگا اور خطا سے معصوم نہوگا رابعاً اجماع امت سی تمھارا یہ مقصود ہی کہ خلافت اولی کو ثابت کرو اور ہم اس اجماع ہی کو مسلم نہین سمجھتی اور کہتے ہین کہ ہرگز حضرت ابوبکر پر اجماع امت نہین ہوا اور نقض اجماع خود تمھارے یہان کی کتب معتبرہ سے مبحث آیہ استخلاف مین ہم ثابت کرچکے ہین کہ بنی ہاشم وزبیر وغیرہ جناب فاطمہ کے بیت الشرف مین جمع ہوتے تھے اور خلافت حضرت ابوبکر کے درہم وبرہم ہونے کے مشورے کرتے تھے اور اسی بنا پر حضرت عمر اوس گھر کو کہ جو مہبط ملائکہ تھا جلانے کے لیے تشریف لیگئے تھے پس ثابت ہوگیا کہ ان لوگون نے اس خلافت کو تسلیم نہین کیا اور اس واقعہ کے بعد اگر اونکا بیعت کرنا ثابت بھی ہوجاے تو جبراً ہوگا اور یہ حضرات الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان والا ان تتقوا منہم تقیۃ کی بحث مین داخل ہونگے اور سعد بن عبادہ کہ سید انصار تھے اونھون نے تو باتفاق فریقین جبراً و کرہاً بھی بیعت نہین کی

پس کون مسلم و دیندار اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ بنی ہاشم عموماً اور امیر المومنین علی بن ابیطالب خصوصاً یعنی تمام خاندان رسالت و زبیر عوام و سعد عبادہ ان لوگون کو اہل حل و عقد مین داخل ہونے کی لیاقت نہ تھی پس بغیر ان لوگون کے اتفاق کے اجماع امت کیونکر منعقد ہو سکتا ہے اور بسبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ بالفرض اگر تمھارے یہان اجماع محقق بھی ہو تو ہمارے اوپر تمھارا قول کیونکر حجت ہو سکتا ہے ہمارے تو اعتقادات مین یہ بات داخل ہے کہ جناب امیر المومنین نے مع اور بنی ہاشم و نیز آپ کے خواص اصحاب نے کبھی بیعت نہین کی الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان پس منہدم ہو گیا اساس دلیل علیل فخر رازی اور ثابت ہو گئی امامت ائمہ معصومین علیہم السلام اس سبب سے کہ خود فخر رازی نے بشد و مد تمام اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ اولوالامر سے مراد معصوم ہے اور سوا ہمارے ائمہ کے بعد رسول خدا امت مین کوئی معصوم نہین ہر چند کہ ابطال مذہب مختار فخر رازی پر ہم اور دلائل بھی لکھ سکتے ہین لیکن خوف تطویل مانع ہے لہذا انھین چار دلیلون پر اکتفا کرتے ہین اور حضرات سنیہ کو یہ بعد و پسند بھی ہے

قال امام المشککین و اما السوال الثانی فهو مدفوع لان الوجوه التی ذکروها وجوه ضعیفة والذی ذکرناه برهان قاطع فکان قولنا اولی علی انا نعارض تلک الوجوه بوجوه اخری اقوی منها

ترجمہ اور لیکن اونکا دوسرا سوال (یعنی اولی ہونا حمل اولی الامر کا امرا و سلاطین پر) پس وہ مدفوع ہے اس سبب سے کہ جو وجوہ اون لوگون نے ذکر کیے ہین وہ وجوہ ضعیفہ ہین اور جو کچھ ہمنے ذکر کیا ہے (یعنی دلیل عصمت اولوالامر) برہان قاطع ہے پس ہوگا قول ہمارا اولی علاوہ اسکے ہم معارضہ کرتے ہین ان وجوہ ضعیفہ کا ساتھ اور وجوہ کے کہ جو ان سے قوی تر ہین اقول و باللہ استعین جن وجوہ کو کہ فخر رازی صاحب نے ضعیف کہا ہے ہم امرا و سلاطین جابر غیر معصومین پر لفظ اولوالامر کے حمل کرنے مین ضعیف کیا بلکہ اونکو باطل محض سمجھتے ہین لیکن ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام پر لفظ اولوالامر کے حمل کرنے مین بھی دلیلین قوی ہو سکتی ہین لیکن بسبب استغنا و خوف طوالت ہمنے اونکو نقل نہین کیا اور اونھون نے دلیل عصمت اولوالامر کو جو برہان قاطع کہا ہے ہم بھی اوسکو تسلیم کرتے ہین بلکہ یہ ہمارے ہی یہان کی دلیل ہے کہ جو حق سبحانہ و تعالی نے اتماماً للحجہ فخر رازی صاحب کی زبان پر جاری کر دی ہے اور یہ جو اونھون نے

کہا ہے کہ ہمارا قول اولی ہے نہیں حق یہ ہے کہ اولی کیسا لفظا اولوالامر کا حمل کرنا نہ امرا و سلاطین جور پر صحیح ہے نہ بنا بر قول فخر رازی اجماع امت پر اور یہ جو اونھون نے کہا ہے کہ ہم معارضہ کرتے ہین ساتھ وجوہ آخری کی کہ جو اقوی ہین وجوہ حمل لفظ اولوالامر سے امرا و سلاطین پر پس اسکے بعد اونھون نے پانچ وجہین بیان کی ہین کہ اونمین سے کوئی وجہ ہمارے فائدے سے خالی نہین ہے لیکن ہین وجہ ثانی و رابع دو وجہون کی نقل کرنے پر یہان اکتفا کرتا ہون کہ وہ دونون اوضح و اجلی ہین قال امام المشککین (ثانیہا) ان حمل الایۃ علی طاعۃ الامراء یقتضی ادخال الشرط فی الایۃ لان طاعۃ الامراء انما تجب اذا کانوا مع الحق فاذا حملناہ علی الاجماع لا یدخل الشرط فی الایۃ فکان ہذا اولی ترجمہ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تحقیق حمل کرنا آیت کا اوپر اطاعت امرا کے مقتضی ہے ادخال شرط کا آیت مین اس سبب سے کہ تحقیق اطاعت امراکی سوا اسکے نہین ہے کہ اوسوقت واجب ہوتی ہے کہ جب وہ لوگ حق کے ساتھ ہون (یعنی وہ لوگ جو حکم کرین وہ حق ہو) پس جسوقت کہ حمل کرینگے ہم اوسکو اجماع پر تو نہ داخل ہوگی شرط آیت مین پس یہ اولی ہے یعنی حمل کرنا آیت کا اجماع پر اقول و باللہ استعین یہ بھی ہمارے ہیانکی دلیل ہے کہ اوسکو فخر رازی صاحب نے بنا بر سنن اسلاف غصب کرکے اوسمین تین طرح تغلب و تصرف و تبدل کیا ہے تصرف اول خلفای ثلثہ و امراے سرایا و علما و حکام و سلاطین ان سب پر آیت کی حمل کرنیکو یہ دلیل باطل کرتی ہے اور فخر رازی صاحب نے اس آیت مین فقط امرا پر اقتصار کیا اور دلیل تین اسکی یہ ہے کہ یہ لوگ سب غیر معصوم ہین پس خواہ مخواہ انکی اطاعت مین ادخال شرط لازم اسکا نتیجہ تخصیص امراکی نہین ہے تصرف دوم ائمہ معصومین کے مقام پر لفظ اجماع لکھی ہے اور اوسکو ہم پہلے ہی باطل کرچکے ہین پس ائمہ معصومین علیہم السلام پر آیت کا حمل کرنا معین ہوگیا کہ اور کوئی امت مین بالاتفاق فریقین معصوم نہین تصرف سوم واجب بلکہ اوجب کی جگہ لفظ اولی لکھی ہے حالانکہ جب فخر رازی صاحب نے برہان قاطع سے ثابت کردیا کہ اولوالامر کا معصوم ہونا لابدی ہے اور بالاتفاق فریقین مجموع امت مین سوا ائمہ معصومین کے کوئی معصوم نہین اور فخر رازی صاحب جو ایک قول واہی کے قائل ہوئے کہ معصوم سے مراد اجماع ہے ہمنے اوسکو دلائل و براہین قطعیہ بلکہ اونھین کے کلام سے باطل کردیا تو ائمہ معصومین پر اس آیت کا

حمل کرنا بعد خدا و رسول واجب لازم ہوگیا نہ اولی نہ جب پس اب ہم اس دلیل ہی کو بعد اصلاح مخالفین پیہ وارد کرتے ہین کہ تحقیق حمل کرنا آیت کا خلفائے ثلثہ وغیرہا و امرائے سرایا و علما و سلاطین پہ مقتضی ہے ادخال شرط کا آیت مین اس سبب سے کہ تحقیق اطاعت ان لوگون کی اوسوقت واجب ہوسکتی ہے کہ جب یہ لوگ حق کے ساتھ ہون اسلیے کہ یہ سب غیر معصوم ہین پس جس وقت کہ حمل کرینگے ہم اس آیت کو بعد خدا و رسول ائمہ معصومین پہ تو نہ داخل ہوگی شرط آیت مین پس واجب و لازم ہوگیا حمل کرنا آیت کا بعد خدا و رسول ائمہ معصومین پہ قال امام المشککین رد ابہام ان طاعة اللّٰه و طاعة رسوله واجبة قطعا و عندنا ان طاعة اهل الاجماع واجبة قطعا و اما طاعة الامراء والسلاطین فغیر واجبة قطعا بل الاکثر انها تکون محرمة لانهم لا یامرون الا بالظلم و فی الاقل تکون واجبة بحسب الظن الضعیف فکان حمل الایة علی الاجماع اولی لانه ادخل الرسول و اولو الامر فی لفظ واحد و هو قوله اطیعوا اللّٰه و اطیعوا الرسول و اولی الامر فکان حمل اولی الامر الذی هو مقرون بالرسول علی المعصوم اولی من حمله علی الفاجر الفاسق ترجمہ تحقیق اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکی رسول کی واجب ہے قطعاً اور ہمارے نزدیک اطاعت اہل اجماع کی بھی واجب ہے قطعاً و لیکن اطاعت امرا و سلاطین کی پس غیر واجب ہے قطعاً بلکہ اکثر یہ ہے کہ وہ حرام ہے اس سبب سے کہ وہ لوگ نہین حکم کرتے ہین مگر ساتھ ظلم کے اور اقل واجب ہوگی بحسب ظن ضعیف پس ہوگیا حمل کرنا آیت کا اوپر اجماع کے اولی اس سبب سے کہ تحقیق حق سبحانہ و تعالی نے داخل کیا ہے رسول اور اولی الامر کو ایک لفظ مین اور وہ قول اوسکا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر ہے پس ہوگیا حمل کرنا اولوا الامر کا کہ جو نزدیک ہین ساتھ رسول کے اوپر معصوم کے اولی حمل کرنے سے اوسکے فاجر و فاسق پہ اقول و باللہ استعین یہ دلیل بھی ہمارے بھائی ہے کہ فخر رازی صاحب نے اوسکو غصب کرلیا اور علاوہ اون تصرفات کے کہ جو ہمنے دلیل ثانی مین بیان کیے ہین اور الفاظ بھی بحسب ضرورت اثبات امر باطل زائد کیے ہین لہذا ہم اس دلیل کو بھی حشو و زوائد و تصرفات و تبدلات فخر رازی صاحب سے پاک کرکے اپنے مخالفین پہ وارد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تحقیق اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول کی واجب ہے قطعاً اور ہمارے نزدیک اطاعت ائمہ معصومین کی بھی واجب ہے قطعاً و لیکن اطاعت خلفائے ثلثہ

وغیرہا وامرای سرایا وعلمای عامہ وسلاطین پس غیر واجب ہے قطعاً بلکہ اکثر احکام مین حرام ہے اس سبب سے کہ یہ لوگ بسبب اپنے غیر معصوم
ہونیکے اپنے اکثر احکام مین خطا کرتے ہین اور بعض صاحب تو انمین سے سوا ظلم وجور کے اور کوئی حکم ہی نہین دیتے پس حمل کرنا
آیت کا ائمہ معصومین پر واجب ولازم ہوگیا اس سبب سے کہ تحقیق داخل کیا ہے حق سبحانہ وتعالی نے رسول اور اولوا الامر کو ایک لفظ
مین اور وہ قول ہے اسکا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اسی لیئے حمل کرنا اولی الامر کا کہ جو مقرون ہین ساتھ رسول کے ائمہ معصومین پر واجب لازم
اور غیر جائز ہوا حمل کرنا اسکا فاجر وفاسق وغیر معصوم پر اب اسکے بعد امام المشککین صاحب نے ہماری طرف توجہ مبذول
فرمائی ہے اور عنان قلم کو ان محذورات وہمیہ وسفسطیہ کے لکھنے کیطرف منعطف کیا ہے کہ جو تسویلات نفسانی وشیطانی کے
سبب سے انکی قوت متخیلہ مین حضرات ائمہ معصومین کی اولو الامر ہونیمین مرتسم ہوئے ہین چنانچہ بیان انکا یہ ہے فرماتے ہین
واما حمل الآیۃ علی الائمۃ المعصومین علی ما تقولہ الروافض ففی غایۃ البعد یعنی ترجمہ لیکن حمل کرنا آیت
کا ائمہ معصوم پر بنا بر قول روافض کے نہایت بعید ہے کئی وجہون سے اقول وباللہ استعین کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
ان یقولون الا کذبا بلکہ نہایت قریب ہے بلکہ عین حق وصواب ہے چنانچہ فخر رازی صاحب نے تین وجہین بعید ہونیکی ثابت کرنیمین
لکھی ہین انکے جوابات سے امر حق واضح ہو جائیگا اور جو منصف مزاج ہوگا وہ یہی کہیگا کہ فبعداً للقوم الظالمین الا اتباع
المعصومین المطہرین قال امام المشککین احدہا ما ذکرنا ان طاعتہم مشروطۃ بمعرفتہم و
قدرۃ الوصول الیہم فلو وجب علینا طاعتہم قبل معرفتہم کان ہذا تکلیف ما لا یطاق ولو
وجب علینا طاعتہم اذا صرنا عارفین بہم وبمذاہبہم صار ہذا الایجاب مشروطا وظاہر
قولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یقتضی الاطلاق وایضا ففی الآیۃ
ما یدفع ہذا الاحتمال وذلک لانہ تعالی امر بطاعۃ الرسول وطاعۃ اولی الامر فی
لفظۃ واحدۃ وہو قولہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم واللفظۃ الواحدۃ لا یجوز ان
تکون مطلقۃ ومشروطۃ معاً فلما کانت ہذہ اللفظۃ مطلقۃ فی حق الرسول وجب ان
تکون مطلقۃ فی حق اولی الامر ترجمہ ایک ان وجوہ مین سے وہ ہے کہ جسے پہلے ذکر کیا ہے کہ تحقیق طاعت انکی مشروط ہے
ساتھ انکے پہچاننے کی اور انکو پاس پہونچ سکنے کی پس اگر واجب کرے اللہ ہمارے اوپر طاعت انکی قبل انکی معرفت کے تو یہ
تکلیف ما لا یطاق ہوگی اور اگر واجب کرے ہمارے اوپر طاعت انکی جسوقت کہ ہم انکو اور انکے مذاہب کو پہچان لین تو یہ

واجب کرنا مشروط ہوگا اور ظاہر قول اللہ تعالی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم مقتضی ہی اطلاق کا ونیز آیت
مین بھی وہ بات ہے کہ جو دفع کرتی ہی اس احتمال کو اور وہ یہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہی ساتھ طاعت رسول و طاعت اولی الامر کے
ایک لفظ مین اور وہ قول اوسکا واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہی اور لفظ واحد نہین جائز ہی کہ وہ مطلق بھی ہو اور مشروط بھی
ساتھ ہی یعنی جس وقت کہ یہ لفظ مطلق ہوئی حق رسول مین تو واجب ہوئی یہ بات کہ مطلق ہو حق اولی الامر مین **اقول** یا للہ
المستغیثین سنیو کہ امام صاحب نے یہ دلیل کیا بیان کی ہی گویا موتی مین گوہر دی ہی فتخطفه الطیر او تهوی به الریح فی مکان
سحیق ہر چند کہ اسطرح کی ہفوات قابل جواب نہین ہوتی لیکن مجبوری ہی اسکا جواب لکھتا ہون لیکن چونکہ یہ کلام امام صاحب کا نہایت
بعید الفہم ہی خصوصاً افہام عوام سی لہذا پہلے مین نے اونکی پوری عبارت کا ترجمہ لکھدیا ہی بعد اوسکے اب مین ویسی ترجمے کے ہر ہر
فقرے کو علحدہ کرکے جواب لکھتا ہون تاکہ قریب الفہم ہو جاوے اور لفظ قولہ و اقول سے اونکے اور اپنے کلام مین فصل
کر دیا ہی فجعلهم جذاذا الا کبیرا لهم **قوله** ایک اون وجہ مین سے وہ ہی کہ جسکو ہم نے پہلے ذکر کیا ہی کہ تحقیق طاعت اونکی
مشروط ساتھ اونکے پہچاننے کے اور اونکے پاس پہونچ سکنے کے پس اگر واجب کرے اللہ ہمارے اوپر طاعت اونکی قبل اونکی معرفت کے تو یہ تکلیف
مالا یطاق ہوگی **اقول** یہی تقریر بعینہ خدا و رسول کے باب مین بھی ہو سکتی ہی کہ طاعت اونکی مشروط ہی ساتھ اونکے
پہچاننے کے الخ پس تخصیص ائمہ کی نہین ہے و نیز فخر رازی صاحب نے جو مصداق اولی الامر اہل حل و عقد کو قرار دیا ہے
اونکے باب مین بھی یہی تقریر بعینہ ہو سکتی ہے **قوله** اور اگر واجب کری اللہ ہمارے اوپر طاعت اونکی جسوقت کہ ہم اونکو اور اونکے
مذاہب کو پہچان لیں تو یہ واجب ہونا مشروط ہوگا اور ظاہر قول اللہ تعالی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم مقتضی ہے
اطلاق کا **اقول** یہ تقریر بھی بعینہ خدا و رسول کے باب مین ہو سکتی ہے و نیز اہل حل و عقد کے باب مین کہ جنکو فخر رازی صاحب
مصداق اولو الامر و معصوم و واجب الطاعت سمجھتے ہین **قوله** و نیز اس آیت مین بھی وہ بات ہی کہ جو دفع کرتی ہی اس احتمال کو اور وہ یہ ہی کہ تحقیق
اللہ تعالی نے حکم کیا ہی ساتھ اطاعت رسول اور اطاعت اولی الامر کے ایک لفظ مین اور وہ قول اوسکا واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہی
اور لفظ واحد نہین جائز ہے کہ وہ مطلق بھی ہو اور مشروط بھی ہو ساتھ ہی یعنی جسوقت کہ یہ لفظ مطلق ہوئی حق رسول مین تو واجب
ہوئی یہ بات کہ مطلق ہو حق اولی الامر مین **اقول** فخر رازی صاحب نے شرط اطاعت ائمہ تو اونکے پہچاننے
کو اور اونکے پاس پہونچ سکنے کو بیان کیا مگر یہ کچھ نفرمایا کہ اطاعت رسول اس شرط سے کیونکر خالی
ہو سکتی ہے و نیز یہ بھی نفرمایا کہ اطاعت اہل حل و عقد کیونکر مطلق اور اس شرط سے خالی ہے شاید اونکے

ماہوین ہین سو اب کوی صاحب یہ کہین کہ شروع ایت مین یاایہا الذین امنو ہی کہ جو خطاب ہی مومنون سی اور سب مومن
رسول کو پہچانتی تھی اور اونکی پاس پہونچ سکتی تھی پس اونکی اطاعت مین یہ شرط باقی رہی اور اوسکا اطلاق ثابت ہو گیا تو ہم
جواب دینگی کہ اوسی رسول نے اولی الامر بھی مقرر فرمادیی ہین اور سبکو پہچنوادی ہین یعنی غدیر خم مین ہزارہا آدمیونکی سامنی
علی ابن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا ہی و نیز یہ بھی بیان فرمادیا ہی کہ بعد اونکی ائمہ معصومین انکی اولاد
سی واجب الاطاعت ہونگی و یہی حضرات اولی الامر ہین پس ان حضرات کی باب مین یہ شرط مرتفع ہوگئی پس اگر تم کہو گی
کہ ہم اوسکو تسلیم نہین کرتی تو ہم جواب دینگی کہ یہ تمہارا مکابرہ ہی اور انکار بعد اقرار ہی یعنی غدیر خم مین سب تمہاری اسلاف
موجود تھی اور سب نی اسکا اقرار کیا ہی اگر تم کہو گی کہ ہم اسکو تسلیم نہین کرتی کہ معرکہ غدیر خم اظہار خلافت و امامت علی
بن ابیطالب کیلیے ہوا تھا بلکہ جو حدیث کہ ہم اوسکی سمجھتی ہین تو ہم جواب دینگی کہ علاوہ صدہا دلائل قاطعہ کے خود یہ دلیل
فخر رازی صاحب کی تمہاری ہوا پر اسبات کو واجب و لازم کرتی ہی کہ تم اس امر کو تسلیم کرو کہ جناب رسولخدا اپنی زندگی ہی مین
اولی الامر مقرر فرما گئی تھی کہ لوگ میری بعد اونکی اطاعت کرین اور گمراہ نہون اور بیان اسکا یہ ہی کہ خود فخر رازی صاحب کی اس دلیل سی
ظاہر ہو رہا ہی کہ اولی الامر کی اطاعت اونکی پہچاننی کی تکلیف کی ساتھہ مشروط نہین بلکہ مطلق ہی جسطرح کہ رسول کی اطاعت
مطلق ہی اور رسول کی اطاعت کی اطلاق کی سوا اسکی اور کوی وجہ نہین ہو سکتی کہ سب مومن اونکو پہچانتی تھی اور رسول
جانتی تھی پس اطاعت اولوالامر کی اطلاق کی بھی سوا اسکی اور کوی وجہ نہین ہو سکتی کہ رسول نے اپنی سامنے اونکو مقرر
فرمادیا ہو اور امت کو پہچنوادیا ہو پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسولخدا کو یہ امر ضروری و لابدی تھا کہ اپنی سامنی اولوالامر کو کہ مراد
اونسی اوصیا و خلفا ہین مقرر فرما جاتے اور بدیہی ہی کہ سوای معرکہ غدیر خم کی جناب رسولخدا نی اور کوی مجمع عام ایسا نہین کیا
کہ جو امر خلافت و وصایت و تعیین اولوالامر پر دلالت کری پس واجب ہو گیا حمل کرنا احادیث غدیر خم کا امر خلافت و وصایت پر
اب رہی اہل حل و عقد پس اونکی مطلق اطاعت کا واجب ہونا ثابت ہی نہ مشروط کا اس سبب سی کہ اولوالامر کی اطاعت کا
شرط تکلیف معرفت سی خالی ہونا سوا اسکی اور کسی بنا پر نہین ہو سکتا کہ رسول نی اونکو مقرر فرمادیا ہو اور اہل حل و عقد کی باب مین
خود بنا بر مذہب اہلسنت و جماعت کی بھی یہ امر مفقود ہی پس اونکی اطاعت بھی مطلق نہ ہوی اور دلیل عقلی و نقلی کی ضرورت
اونکی معرفت مین باقی رہی اور چونکہ کوی دلیل قطعی اونکی اجماع کی حجت ہونی پر قائم نہین ہو سکتی بلکہ اجماع ہی کا منعقد
ہونا ثابت نہین ہی لہذا اونکی اطاعت مشروط بھی ثابت نہ ہوی اب رہی قدرت وصول پس جسطرح اہل اسلام

رسول خدا کی حیات مین اونکی پاس پہونچ سکتی تھی اوسیطرح آئمہ معصومین کی زمانہ ظہور مین اونکی پاس بھی پہونچ سکتی تھی اور زمانہ
غیبت مین جسطرح قران وحدیث موجود ہی اوسیطرح کلام آئمہ معصومین بھی موجود ہی کہ اہل اسلام نی جو قران وحدیث مین
اختلاف کیا ہی اوسکو بخوبی رفع کرسکتا ہی اب یہی اہل حل وعقد ہیں اونکی معتقدین کی آپسمین خود ہی اختلاف ہی اور یہ لوگ
فرق کثیرہ مین منقسم ہین پس ثابت ہوگیا کہ اونکی آثار واقوال رافع نزاع امت نہین ہین اور ہمارے ائمہ اثنا عشر کی معتقدین جو ہین
اونکی آپسمین کچھہ اختلاف نہین بلکہ ان سبکا ایک ہی فرقہ ہی پس ثابت ہوگیا کہ ان حضرات کی آثار واقوال رافع نزاع امت ہین
یعنی اگر کل امت انکا اتباع کری تو ہرگز اونمین اختلاف نہو جیسا کہ اونکی اتباع مین نہین ہی اور بعد رسول خدا کی اولوالامر کی
مقرر فرمانیکا یہی فائدہ ہی کہ امت نزاع واختلاف سی محفوظ رہی یہہ تقریر بہی الزام واسکات مخالفین کیلئی کی ہی اور جواب
تحقیقی کہ جس سی فخر رازی صاحب کا مغالطہ باسانی رفع ہوسکتا ہی یہہ ہی کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین بلاشبہ وشک اولوالامر کی مطلق
اطاعت مثل اطاعت رسول واجب ہی اور یہی اطلاق کی یہہ ہین کہ اوسمین یہ شرط نہین ہی کہ اگر اولوالامر حق کا حکم کرین تو اونکی اطاعت
واجب ہی اور باطل کا حکم کرین تو اونکی اطاعت واجب نہو اس سبب سے کہ وہ سب حضرات کہ علاوہ اوسکی ائمہ معصومین ہین مثل رسول کی
معصوم ہین اور سوا حق کی باطل کا حکم کرہی نہین سکتی نہ یہہ کہ مطلق رسول واولوالامر کی اطاعت واجب ہو اور اسمین کوئی محذور عقلی ونقلی
لازم نہین آسکتا کہ شخص مقید ومشروط کی اطاعت مطلق واجب ہو پس اطلاق متعلق ہی لفظ اطیعوا سی نہ لفظ رسول واولی الامر سے
پس رفع ہوگیا اعتراض فخر رازی صاحب کا کہ ایک ہی لفظ کی ساتھہ ہی مطلق ومشروط ہونا جایز نہین اس سبب سے کہ اطیعوا اولی الامر
دو لفظین ہین نہ ایک یہہ جو بہی کہا کہ مطلق رسول کی اطاعت واجب نہین پس دلیل بین اسکی یہہ ہی کہ لفظ رسول کی معنی فرستادہ
کی ہین اور یہہ عام ہی حتی کہ کفار وشیاطین کی فرستادہ پر بھی رسول کا اطلاق ہوسکتا ہے پس خواہ مخواہ اطاعت
رسول مین اس بات کی شرط ہوگئی کہ خدا کا بھیجا ہوا ہو لیکن بعد اسکی بہی یہہ لفظ اس امت کیلئی مخصوص نہوگا جبتک کہ
خاتم کی ساتھہ مقید نہ ہو اس سبب سے کہ اور انبیاء ورسل کی اطاعت مطلق من جمیع الوجوہ ہمارے اوپر واجب نہین ہی اس سبب سے
کہ بعض احکام اون حضرات کی ہمارے رسول کی شرع شریف سی منسوخ ہوگئی ہین اور یہی سبب ہے کہ اس آیت کریمہ مین لفظ
رسول مطلق نہین ہی بلکہ الف ولام عہد کی ساتھہ مقید ہی پس جب خود کلام مجید مین لفظ رسول مقید ہی تو مطلق رسول کی
اطاعت کیونکر واجب ہوسکتی ہی پس ثابت ہوگیا کہ اطلاق لفظ اطیعوا سی متعلق ہی نہ لفظ رسول سی اور جو یہہ بہی کہا کہ مطلق
اولوالامر کی اطاعت واجب نہین ہے پس دلیل بین اسپر یہہ ہے کہ لفظ اولوالامر بہی عام ہی حتی کہ کفار کی صاحبان حکم پر بہی

اسکا اطلاق ہوسکتا ہی پس خواہ مخواہ اطاعت اولوالامر مین دیانت کی شرط ہوگی کہ اہل اسلام مین سے ہون چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے
خود اس لفظ کو منکم کی ساتھہ مشروط ومقید فرمایا ہی اور باتفاق فخر رازی صاحب عصمت کی بھی شرط ہوگی اس سبب سے کہ ہر حاکم اہل اسلام
کی کہ جو فاسق وفاجر ہو اطاعت واجب نہین ہوسکتی پس ثابت ہوگیا کہ اطلاق لفظ اطیعوا جو متعلق ہی نہ لفظ اولی الامر سے اور امر حق
وصدق کہ جو ہمارا اعتقاد ہی یہہ ہی کہ جسطرح حق سبحانہ وتعالی کی الوہیت اور جناب رسولخدا کی رسالت دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت ہی
اسیطرح اولوالامر کی امامت بھی ثابت ہی اور ہر مکلف پر جسطرح کہ معرفت خدا ورسول کی واجب ہی اسیطرح معرفت اولوالامر بھی کہ جس سے مراد ہمارے
ائمہ معصومین ہین واجب ہی پس اس معرفت مین کوئی فارق نہ باقی رہا کہ خدا ورسول کی مطلق اطاعت واجب ہی اور اولوالامر کی شروط بمعرفت
اور جحود وانکار کا تو کچھہ علاج نہین جسطرح لوگ خداوند عالم کی الوہیت اور اوسکے رسول کی رسالت کے منکر ہین اسیطرح اولوالامر کی امامت کے
ولله الحجة البالغة بخدا کی لایزال ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی کہ جو شخص امام قوم مشہور ہو وہ ایسی تقریر لغو کرے اور اسطرح کا مغالطہ دے
کہ ادنی طالب علم بھی اوسمین نہین آسکتا ولیکن فخر رازی صاحب کو اپنے اسلاف کی محبت نے اسکا مصداق کر دیا ہی کہ حبک الشیء یعمی ویصم **قال**
امام المشککین الثانی انه تعالی امر بطاعة اولی الامر واولو الامر جمع وعندهم لا یکون فی الزمان الا امام
واحد وحمل الجمع علی الفرد خلاف الظاهر ترجمہ دوسری دلیل یہہ ہی کہ تحقیق الله نے حکم کیا ہی ساتھہ اطاعت اولی الامر کے
اور لفظ اولوالامر جمع ہی اور نزدیک امامیہ کے ایک زمانہ مین ایک ہی امام ہوتا ہی اور حمل کرنا جمع کا ایک پر خلاف ظاہر ہی **اقول وبالله**
استعین اس دلیل کی بیان کرنے مین فخر رازی صاحب اپنے مذہب کو بھی بھول گئے کیونکر نہین یہہ سمجھا کہ اماموں مین ثبوت انکے ہونیکا
یہہ ہی کہ انکا استخلاف ہی وہ اپنے یہانکے خلفا مراد لیتے ہین حالانکہ اوس آیت مین جن لوگون سے وعدہ استخلاف ہی وہ سب بلفظ جمع مذکور ہین
ایکمرتبہ نہین بلکہ کئی مرتبہ چنانچہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم ولیمکنن لهم دینهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی
لا یشرکون یہہ سب صیغہ جمع کے ہین پس اگر فخر رازی صاحب آیہ اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر مین صیغہ جمع ہی تو اپنی بنا پر ہمارے
ائمہ معصومین کو اولوالامر سے خارج کئے دیتے ہین اور اس آیہ کریمہ مین جو استخلاف بلفظ جمع مذکور ہی تو اپنے خلفا کو کیونکر داخل
رکھینگے حالانکہ جسطرح ہمارے یہان ہر زمانے مین ایک امام ہوتا ہی اسیطرح انکے یہان بھی ہر زمانہ مین ایک ہی خلیفہ ہوتا ہی افسوس معاف ہوئے ہم اس
نقل کرنے لکھنے مین معذور ہین کہ دروغگو را حافظہ نباشد اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ یہہ دلیل امام صاحب کی محض ہیچ وبادر ہوا ہی اس سبب سے
کہ ہمارے رسول خاتم النبیین والمرسلین ہین اور اونکا دین قیامت تک قائم ہی اور احکام قرآن وحدیث بھی قیامت تک جاری و
نافذ ہین جتنے کہ خطاب تمام امت کے عام ہین مثلا یا ایها الذین آمنوا قرآن مجید و فرقان حمید مین صد ہا جگہہ ہین

اور اکثر مقام مین اس خطاب مین سب مومنین کہ جو قیامت تک ہونگی داخل ہین کچھہ تخصیص کسی
ایک زمانی کی نہین ہی اور اگر ایسا ہو تو احکام قران بھی ایک زمانی کی ساتھ مخصوص ہو جائین اور اس قول کا قائل ہونا
کفر محض ہی مثلا قران شریف مین صدہا جگہہ ہی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ پس کون مسلمان اسبات کا قائل ہو سکتا ہی
کہ خدا سی ڈرنیکا حکم فقط مومنین موجودہ زمانہ جناب رسولخدا کو تھا اور آپکی بعد قیامت تک سب مومنین اس خطاب مین داخل
نہین ہین اسیطرح اکثر احکام ہین کہ حق سبحانہ وتعالی نے بعد خطاب یا ایہا الذین امنو کی بیان فرمای ہین اور وہ سب قیامت تک
عام ہین حالانکہ بصیغہ جمع حاضر واقع ہوی ہین پس جب یہہ معلوم ہوگیا تو اس سی یہہ بھی ثابت ہوگیا کہ آیہ
وافی ہدایہ مین جو خطاب یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ہی اس مین سب مومنین کہ جو قیامت
تک ہونگی داخل وشامل ہین اور سبکو خدا ورسول واولوالامر کی اطاعت کا حکم ہی اور اولوالامر سی بھی سب اولوالامر مراد ہین کہ
جو اہل اسلام مین قیامت تک تمام ہون کچھہ تخصیص کسی زمانی کی نہین ہی اور جب دلیل قطعی سی ثابت ہوگیا کہ اولوالامر کے
لئے عصمت ضروری ہی اور سوا ہماری آئمہ معصومین کی اس امت مین اور کوی معصوم نہین ہی تو یہہ بھی ثابت ہوگیا
کہ اس آیت مین سوا اون حضرات کی اور لوگ مراد نہین ہو سکتی اور وہ حضرات بارہ ہین پس لفظ اولوالامر اسی سبب سی
بصیغہ جمع ارشاد ہوا ہی کہ اون سب معصومین کو شامل ہو اگرچہ وہ حضرات ازمنہ مختلفہ مین ہون اس سبب سی کہ ثابت
ہوگیا کہ احکام قران عام ہین ای حضرات سنیہ اس آیت مین تو لفظ اولوالامر بصیغہ جمع حاضر مذکور نہین ہی اور نہ کوی
ایسا لفظ ہی کہ جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ سب اولوالامر کا ایک زمانہ مین موجود ہونا ضرور ہوا سکا تم کیا جواب دوگے
کہ حق سبحانہ وتعالی سورہ مومنون مین فرماتا ہی کہ وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ واوینہما الی ربوۃ ذات قرار ومعین
یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم ترجمہ اور گردانا ہمنی ابن مریم یعنی
عیسی اور انکی ماں کو معجزہ اور جگہہ دی ہمنی اون دونونکو طرف ایسی زمین بلند کی کہ جہان ٹھہرنیکی جگہہ اور
چشمہ صاف تھا کہا ہمنی کہ ای رسولو کھاو تم پاکیزہ چیزین اور عمل کرو تم نیک تحقیق مین ساتھہ اوسکی کہ کرتی ہو عالم
ہون انتہی آیہ کریمہ مین الرسل بصیغہ جمع ہی اور حرف ندا اوسپر داخل ہی اور صریحا ثابت ہی کہ یہہ ندا اور
خطاب ہی سب رسولون سی اور سب رسولون کا ایک زمانہ مین موجود ہونا صریحا محال ہی پس اپنی مفسرین کا اتباع
کرکی جسقدر کہ احتمال اس آیت کی معنی وتفسیر مین تم بیان کروگی خدا کی قدرت اور اوسکی اتمام حجت کو ملاحظہ کروگی

وہ سب ہماری مفید مطلب ہیں پس اگر کہو گے کہ سب انبیا و رسل مراد ہیں اور اپنے اپنے زمانوں میں خطاب کئے گئے گویا تھے
مخاطب ہیں نہ یہ کہ ایک زمانہ میں موجود و مخاطب ہوں جیسا کہ تمہارے بعض مفسرین نے مثل قاضی بیضاوی وغیرہ کے
کہا ہے تو یہی ہمارا عین مطلب ہے کہ لفظ اولوالامر سے ہر امام معصوم اپنے اپنے زمانہ میں مراد ہے نہ یہ کہ ایک زمانہ میں
سب مجتمع ہوں اور اگر تم کہو گے کہ یہ خطاب ہے حضرت عیسیٰ کو یا خطاب ہے محمد مصطفےٰ سے اور لفظ جمع بنا بر تعظیم ہے
جیسا کہ تمہارے بعض مفسرین نے کہا ہے تو یہ بھی ہمارا عین مطلب ہے ہم بھی کہینگے کہ لفظ اولوالامر سے خاص امام
مراد ہیں اور لفظ جمع بنا بر تعظیم ہے اور انکی بعیت سے سب ائمہ بالعبد اسمیں داخل ہیں کہ سب معصوم ہیں اور اپنے اپنے وقت
میں ہر امام صاحب الامر ہے جیسا کہ عموم آیہ یا ایہا الرسل سے کوئی رسول بلکہ کوئی نبی خارج نہیں ہو سکتا گو خطاب
خود ہمارے کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ بن مریم یا ہمارے رسول خدا سے خطاب ہے اس سبب سے کہ کوئی مسلمان اس
بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ کسی رسول یا نبی کو پاکیزہ چیزوں یعنی **حلال** کے کھانیکا اور عمل نیک کرنیکا حکم نہیں ہے
اور اس آیت یا ایہا الرسل کی تفسیر بجواب تفاسیر اہلسنت وجماعت شعاع پنجم ذیل سبب نزول آیہ انما ولیکم اللہ بالتفصیل
مناسب ہم لکھ چکے ہیں لہذا یہاں اسیقدر پر اکتفا کرتے ہیں ونیز خود امام فخر رازی صاحب نے بھی یہیں احتمال لکھے ہیں جن سے
ہمارا مطلب ثابت ہے اور اگر نہ لکھتے تو کیا کرتے اتمام حجت والزام خصم کو یہی معنی ہیں چنانچہ تفسیر کبیر مطبوع مطبع باطنیہ
مصر مذکور کے جزء سادس ص ۱۹۵ میں جسکا جی چاہے ملاحظہ فرمالے مزید برآں اسی صفحہ میں انکی یہ عبارت ہے
ومثله الذين قال لهم الناس وهو نعيم بن مسعود پس اے اہل انصاف ملاحظہ کرو کہ ناس کا اطلاق فقط
ایک نعیم بن مسعود پر کرنے میں تو فخر رازی صاحب کو کچھ تامل اور تردد نہیں ہے لیکن ہمارے ائمہ معصومین کو اولوالامر کا
اطلاق کرنے میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ وہ حضرات ایک وقت خاص میں مجتمع نہ تھے بلکہ ہر امام اپنے اپنے وقت میں امام تھا
کیا عداوت ہے خاندان رسالت کی اور کیا عصبیت و ناصبیت ہے اے ناظرین کتاب ہذا غور و تامل ملاحظہ کرو
ہمکو بتاؤ کہ حضرات سنیہ جو آیہ استخلاف سے اپنے خلفا کی خلافت پر استدلال کرتے ہیں تو علمائے شیعہ میں سے کسی ایک شخص
نے بھی آجتک یہ وجہ نا موجہ انکے اخراج میں پیش نہیں کی حالانکہ بہت سے جمع کے صیغے آیہ کریمہ میں موجود ہیں
جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں اور فخر رازی صاحب نے کہ جو انکے یہاں متکلمین کے امام ہیں اسی وجہ کو ائمہ معصومین کو لفظ
اولوالامر سے خارج کرنے میں پیش کیا اسکا کیا سبب ہے کیا سوا اسکے اور کچھ سبب ہو سکتا ہے کہ شیعوں کا مذہب ایسا حق ہے

کہ اوسکی ہر مطلب اور مقصود پر ہزارہا دلائل قطعیہ موجود ہین پس انکو ایسی دلائل واہیہ کی پیش کرنیکی کیا ضرورت ہی چنانچہ اس عبد ضعیف نے بحث آیہ استخلاف مین دلائل قطعیہ و نیز تفاسیر و کتب معتبرہ حضرات سنیہ سے ثابت کر دیا ہی کہ اس آیہ وافی ہدایہ سے ہرگز خلفائی ثلثہ مراد نہین ہین اور نہ اونکی خلافت اسکی تحت مین داخل ہی یہہ بحث اس کتاب مین موجود ہی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ کوئی دلیل علیل مثل اس دلیل فخر رازی صاحب کی اسمین نہین ہی اور سنیونکا مذہب ایسا ضعیف و صریح البطلان ہی کہ انکو کوئی دلیل قوی تو اوسکی کسی مطلب و مقصود کی اثبات مین ملتی نہین ہی لہذا بتقاضائی الغریق یتشبث بکل حشیش ایسی دلائل باطلہ کو ساتھہ کہ جو مثل خس و خاشاک کی ہین تشبث و تمسک کرتی ہین **قال امام المشککین و ثالثها** انّه قال فان تنازعتم فی شیٔ فردوه الی الله والرّسول ولو کان المراد باولی الامر الامام المعصوم لوجب ان یقال فان تنازعتم فی شیٔ فردوه الی الامام فثبت انّ الحق تفسیر الآیة بما ذکرناه **ترجمہ** اور تیسری وجہہ یہہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی فرمایا ہی **ترجمہ آیت** پس اگر نزاع کرو تم کسی شی مین تو رجوع کرو طرف اللہ کی اور رسول کی اور اگر ساتھہ اولوالامر کی امام معصوم مراد ہوتا تو البتہ واجب ہوتی یہہ بات کہ کہا جاتا کہ پس اگر نزاع کرو تم کسی شی مین تو رجوع کرو طرف امام کی پس ثابت ہوگئی یہہ بات کہ تحقیق حق تفسیر آیت کی ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ جو ہمنی ذکر کیا ہی **اقول و بالله استعین** یہہ وجہہ پہلی دونون وجہونسی بھی زیادہ ناموجہہ و صریح البطلان ہی چنانچہ پہلی تو ہم امام صاحب اور اونکی ناموسین سے یہہ سوال کرتی ہین کہ اگر آپکی مذہب کی بناپر اولوالامر سے مراد اجماع امت یا اہل حل و عقد علی تناقض قولکم ہوتی تو آیت مین یہ کیون نہ ہوتا کہ اگر تم لوگ آپسمین تنازع کرو تو اہل حل و عقد کی طرف رجوع کرو پس سکا جو کچھہ تم لوگ جواب دو وہی ہماری طرف سے بھی سمجھہ لیجئے بعد اوسکی ہم اسکی تحقیق لکھتی ہین اس سبب سے کہ چونکہ ہمکو احقاق حق و اتمام حجت منظور ہی لہذا ہمنی کسی مسئلہ مین فقط الزام خصم پر اکتفا نہین کی ہی جبتک کہ بعنایات الہی و برکات رسالت پناہی حق کو بیان واضح و روشن سے ثابت نکر دیا ہو **واضح ہو** کہ اگر آیہ کریمہ معاذ اللہ موافق رائی فخر رازی کی نازل ہوتا یعنی اللہ و رسول کی جگہہ فقط امام معصوم کی طرف رجوع کرنیکا حکم ہوتا تو زمانہ رسول میں اطاعت رسول اس سے خارج ہو جاتا اسلئی کہ اطاعت امام اگرچہ عین اطاعت خدا و رسول ہی مگر حضرت کی زمانہ مین امام کی اطاعت بدون اطاعت رسول کیونکر واجب ہو سکتی تھی اور احکام قرآن عام ہین زمانہ رسول و مابعد رسول دونونکو شامل ہین اور اسکی عکس ہین جیسا کہ آیت مین ہی یعنی خدا اور رسول کی طرف رجوع کرنیکا تنازع میں حکم ہی اور امام کا ذکر صریحا نہین ہی اس سے امام کی طرف رجوع کرنا اور اوسکی اطاعت کرنا خارج نہین ہو سکتا

بلکہ بالغ وجوہ داخل ہی اس سبب سی کہ اکثر احکام جو جناب رسول خدا کی ساتھہ مخصوص ہین وہ اپکی بعد اپکی خلیفہ و جانشین
کی ساتھہ باجماع امت مخصوص ہوجاتی ہین اور اسمین کوئی شخص نزاع نہین کرسکتا مگر اتمام حجت و مزید وضاحت کی
لئی ہم یہان دو مثالون بقران مجید و فرقان حمید سی اکتفا کرتی ہین **اول** یہہ کہ حق سبحانہ و تعالی سورہ تحریم مین فرماتا ہی
یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماواہم جہنم وبئس المصیر **ترجمہ** ای نبی جہاد کر
کافرون سی اور منافقون سی اور سختی کر اون پر اور جگہہ اونکی رہنی کی دوزخ ہی اور بری ہی وہ جگہہ بازگشت کی **انتہی**
پر ظاہر ہی کہ رسول خدا نی منافقون سی کبھی جہاد نہین کیا کیونکہ اپکی وقت مین اوسکی ضرورت نہین ہوئی علی بن ابیطالب
اپکی خلیفہ برحق نی بیشک منافقون سی جہاد کیا پس ہم سنیون سی پوچھتی ہین کہ اللہ تعالی تو عالم الغیب ہی اور یہہ جانتا تھا
کہ رسول کو جہاد منافقین کی ضرورت نہ ہوگی پھر اپکو یہہ حکم کیون فرمایا پس اسکا جواب سوا اسکی اور کچھہ نہین ہی کہ
اس ایت مین جو رسول کی طرف خطاب ہی اوسمین اپکی خلیفہ برحق بھی داخل ہین چنانچہ اونھون نی بنا بر اس
حکم کی منافقین سی جہاد کیا البتہ ہم جانتی ہین کہ تم اپنی بعض مفسرین کا اتباع کرکی یہہ کہوگی کہ کفار سی جہاد بالسیف
اور منافقین سی جہاد باللسان کا حکم ہی تو ہم جواب دینگی کہ شیعہ امامیہ اولوالامر سی جو ائمہ معصومین مراد لیتی ہین تو
اوسپر تمہاری امام فخر رازی صاحب نی زبردستی یہہ اعتراض کیا کہ ظاہر ایت کی خلاف ہی حالانکہ بالکل موافق ہی
اس سبب سی کہ ایت مین واولی الامر منکم بلفظ جمع ہی اور ائمہ معصومین بھی بارہ ہین اور فخر رازی صاحب نی
جو توجیہہ کی اوسکی سخافت ظاہر ہی چنانچہ ابھی ہم بیان کرچکی ہین پھر تمہین انصاف کرو کہ ہم تمہاری اس
تاویل کو کہ جو صریح ظاہر ایت کی خلاف ہی کیونکر تسلیم کرلینگی اور ہم فقط یہہ نہین کہتی کہ ظاہر ایت کی خلاف ہی بلکہ
یہہ کہتی ہین کہ باطل محض ہی چند وجوہ سی **اول** یہہ کہ ایت مین مطلق جہاد کا حکم ہی پھر تمنی یہہ قید بالسیف و
باللسان کی کہان سی نکالی تمہاری یہان تو کوئی مفسر معصوم بھی نہین ہی کہ ہم اوسکی قول کو تسلیم کرلین **دوم**
لفظ الکفار معطوف علیہ ہی اور لفظ المنافقین معطوف ہی اور دونون لفظین بنابر مفعولیت منصوب ہین اور
پر ظاہر ہی کہ معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہی حکم ہوتا ہی خصوصا جبکہ ایک ہی فعل کی اون دونونکی طرف اسناد ہو پھر
ہم بغیر کسی دلیل بین کی کیونکر تسلیم کرین کہ کفار سی جہاد بالسیف اور منافقین سی جہاد باللسان کا حکم ہی **سوم**
ضمائر مابعد بھی کفار و منافقین سبکی طرف راجع ہین اور اونمین کچھہ تفریق نہین **چہارم** جہنم کو حق سبحانہ و تعالی

نے کفار و منافقین سبکے جگہہ فرادی ہے اسمین بھی کچھ تفریق نہین باتفاق است یہہ لوگ سب اہل
جہنم ہین [illegible] ہین گو درکات کا فرق ہو پھر یہہ تمہاری تفریق کہان سے ثابت ہوگی اور البتہ تفسیر
بالرای ہی کیونکہ جسپر کوی لفظ آیت کی دلالت نہین کرتی ہے کون مسلم تسلیم کریگا اگر تم کہوگے کہ جن لوگون
سے علی بن ابیطالب نے قتال کیا اونکا منافق ہونا ثابت نہین ہے تو ہم جواب دینگے کہ تم
تمہارا کہنا غلط ہے بیشک ثابت ہے چند وجوہ سے اول یہہ کہ اگر علی بن ابیطالب کا منافقین
سے جہاد کرنا ثابت نہو تو اس آیت کا حکم عبث و بیفائدہ ہو جائیگا اس سبب سے کہ رسول خدا
نے باتفاق فریقین منافقین سے جہاد نہین کیا اور خلفاء ثلاثہ نے بھی نہین کیا اور اللہ
علیم حکیم ایسا حکم عبث نہین دیسکتا کہ جسپر عمل کرنے کی کبھی ضرورت نہو دوم خود جناب
امیر کا اون لوگون کو قتل کرنا اسپر شاہد ہے کہ وہ لوگ منافق تھے اس سبب سے کہ تمام بنی نوع
انسان انہین تین قسمون سے باہر نہین ہین مومن یا منافق یا کافر کافر تم اون لوگون کو کہہ نہین سکتے
پس اگر وہ لوگ منافق نہون تو مومن ہونگے اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ وصی رسول و
زوج بتول نے مومنون کو عمداً قتل کیا وہ خود مومن نہین ہے سوم تمہارے کتب معتبرہ
مین احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر کو تین قسم کے لوگون سے
قتال کرنیکا حکم دیا ہے ناکثین و قاسطین و مارقین چنانچہ انشاءاللہ نمبر دہم مین ہم اسکو کسی قدر بیان
بھی کرچکے ہین پھر تمہین انصاف سے بتاؤ کہ نکث بیعت کرنا اور ظالم ہونا اور دین سے باہر
نکلجانا یہہ مومنون کی صفات مین سے ہے یا منافقین کی چہارم خود قول مخبر صادق سے اون
لوگون کا منافق ہونا صریحاً ثابت ہے چنانچہ **جامع الترمذی جلد ثانی مطبوع مطبع**
مجتبائی واقع دہلی صفحہ ٢١٥ مین یہہ حدیث ہے عن علی قال لقد عہد الی النبی الامی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق ترجمہ علی سے منقول ہے کہ انہی فرمایا
کہ تحقیق عہد کیا ہے مجھسے نبی امّی نے کہ نہین دوست رکھتا ہے تجکو مگر مومن اور نہین دشمن
رکھتا ہے تجکو مگر منافق انتہی اور اسطرح کی صدہا حدیثین کتب معتبرہ اہلسنت و جماعت مین

منقول ہین اب ہم سے سنی ہی بتائین کہ جو لوگ علی بن ابیطالب سے لڑتے تھے اور آپکی جان کے
خواہان تھے وہ اسکے دوست کیونکر ہو سکتے ہین پس لامحالہ دشمن تھے اور جب دشمن
ہوئے تو لامحالہ اونکا نفاق بھی بقول جناب مخبر صادق بلا شک و شبہ ثابت ہوگیا و ہو المقصود
بااینہمہ چونکہ ہمکو اسطرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم دوسری مثال مین ایک ایسی آیت کلام مجید
سے لکھتے ہین کہ جسکے تسلیم کر لینے مین تمکو مطلق عذر و حجت نہو چنانچہ جزو دہم سورۃ الانفال
مین یہ ایت ہے واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی
والیتمی والمساکین وابن السبیل الایہ ترجمہ اور آگاہ ہو کہ جو کچھ غنیمت پاؤ تم کافرون
کسی قسم کی پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے اوسکا پانچوان حصہ اور واسطے رسول کے اور واسطے
صاحب قرابت رسول کے اور یتیمون کے اور فقیرون اور مسافرونکے الایہ اب ہم تمسے پوچھتے
ہین کہ اہل قرابت رسول کو تو تمنے محروم ہی کر دیا ہے اب بتاؤ کہ بعد رسول مال غنیمت مین سے
خمس کسکا حق قرار دوگے سوا اسکے تمکو کچھ چارہ نہین ہے کہ کہو کہ خلیفہ رسول کا حق ہے کہ جو اون
حضرت کا قائم مقام ہوتا ہے پھر ہم تمسے سوال کرینگے کہ اس ایت مین تو خلفاء کا ذکر نہین ہے اسکا
جواب تمہارے پاس سوا اسکے کچھ نہین ہے کہ اس بات کے قایل ہو جاؤ کہ اکثر امور جو رسول
خدا کے لیئے مخصوص ہین وہ اونکے بعد خلفاء کے لیئے مخصوص ہو جاتے ہین و ہو المطلوب
پس ثابت ہوگیا کہ اس ایہ واقی ہدایہ کی یہی مطلب ہے کہ اہل اسلام کے اپسمین جو رسول خدا
کے سامنے نزاع و اختلاف ہو تو آپ کی طرف اور جو آپ کے بعد ہو تو خلیفہ برحق و امام
معصوم کی طرف رجوع کرین کہ یہہ عین رجوع ہے رسول کی طرف اور رسول کی طرف
رجوع کرنا عین رجوع ہے اللہ کی طرف پس دفع ہوگیا اعتراض فخر رازی صاحب کا اور
معلوم ہوگیا کہ رسول کی اطاعت مین ائمہ معصومین کی اطاعت داخل ہے اور اونکی طرف رجوع
کرنا عین رسول کی طرف رجوع کرنا ہے پس اس آیہ کریمہ مین تصریح لفظ امام کی ضرورت باقی
نہ رہی ہذا ما علمنی ربی یہہ ہین جوابات اعتراضات فخر رازی صاحب کے کہ بتوفیقات الہی و برکات

رسالت پناہی اس عبد نحیف وضعیف نے بلا فکر و رویّہ قلم برداشتہ لکھے ہین اور یہہ وہ فخر رازی ہی
ہین کہ جو امام المتکلمین کہلاتے ہین اور سنیون کو اونکے تبحر و تمہر فلسفہ دانی و سحر بیانی پر فخر و ناز ہے
اہل انصاف ملاحظہ فرمائین کہ جب ایسے شخص کا کلام اس آسانی کے ساتھ رد ہو جاتا ہی تو پھر بیچارے
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کس شمار و قطار مین ہین جب مین بیچارے خود خیال کرتا تھا تو مجکو نہایت
تعجب ہوتا تھا کہ تحفہ اثنا عشریہ سی مہمل کتاب کی طرف ہمارے یہان کے علماے اعلام و فضلاے
کرام نے کیون اسقدر توجہ مبذول فرمای اور اوسکے جوابات مین کس واسطے اس مرتبہ بذل جہد
و استفراغ وسع کرکے اپنے نفوس زکیہ کو زحمت دی لیکن مین یہہ نہین جانتا تھا کہ مین خود ایک
ایسے بیچاری کے مباحثہ و مناظرہ مین مبتلا ہونگا کہ جسکو بات کرنے کی بھی تمیز نہین ہے انزلنی
الدہر ثم انزلنی الدہر اور حق بات یہہ ہے کہ فخر رازی کی فلسفیت و منطقیت مین کچھ شک نہین ہی
لیکن وہ بیچارے اپنے مذہب کی بطالت و سخافت سی مجبور ہین جب کسی مسئلہ باطلہ کو اثبات
کا بنا بر رعایت مذہب ارادہ کرتے ہین تو خواہ مخواہ اونکی تحریر و تقریر بھی خراب ہو جاتی ہے
باطل کی اصل و بنیاد کیا ہی ان الباطل کان زہوقا اور جب کوی کلمہ حق اونکے مونہہ سے نکلجاتا
ہے تو اوسپر جو دلیل قایم کرتے ہین وہ نہایت مستحکم ہوتی ہے چنانچہ ملاحظہ فرمایے کہ عصمت
اولی الامر چونکہ امر حق تھا لہذا اوسپر جو دلیل اونھون نے قائم کی وہ کیسے متین و رزین ہی
کہ اگر ہزار عالم مجتمع ہون تو اوسپر کوی نقض وارد نہین کرسکتے لیکن بعد اوسکے اونہون نے جب
باطل کیطرف میل کیا اور مصداق اولی الامر ایک امر باطل کو قرار دیا تو پھر اونکی دلیل کیسی سخیف
و علیل ہوگئی اور پھر بعد اوسکے جب ہمارے ائمہ معصومین کی اطفای نور مین تقوہ کیا تو مقتضاے
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
اونکا کلام کیسا ناقص و ناتمام ہوگیا **دلیل چہارم** حق سبحانہ تعالی سورہ بقر مین فرماتا ہے
کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین
والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین فمن بدلہ بعد ما سمعہ

جزو بست و ہشتم سورہ الصف ۱۲

فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب از ص ۲۹ قران مطبوع مطبع مجتبائی چاپ ثانی مذکور الصدر زیر ایت لکہا گیا اوپر تمہارے جسوقت حاضر ہوے ایک تمہارے کو موت اگر چہوڑ جاوے مال وصیت کرنا واسطے مان باپ کے اور قرابت والون کے ساتھ اچھی طرح کی حق ہوا اوپر پرہیزگارون کے پس جو کوی بدل ڈالے اوسکو پیچھے اوسکے کہ سنا اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر اون لوگون کے ہے کہ بدل ڈالتے ہین اوسکو تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے انتہی یہہ ایت سراپا ہدایت وصیت کی واجب موکد ہونے پر صریح دلالت کرتی ہے بیان وجوب یہہ ہے کہ کلام مجید مین لفظ کتب ہر جگہہ امر واجب کے لئیے آیا ہے وَنیز اس ایت کے ماقبل مین کتب علیکم القصاص اور مابعد مین کتب علیکم الصیام ہے اور ظاہر ہے کہ قصاص اور صیام دونون چیزین باتفاق امت واجب ہین اور تاکید کی اثبات مین خود اسی آیت مین حقا علی المتقین موجود ہے پس اے نامی مسلمانون تم کیون کر اس بات کے قائل ہو کہ وصیت ہر مومن و متقی پر مال ہی کے باب مین تو واجب ہو اور جناب رسول خدا خود دین مبین کے باب مین اوسکو ترک کر کے بغیر اپنا کوی وصی و خلیفہ مقرر کیئے ہوے دنیا سے رحلت فرمائین حاشا وکلا کوی مسلم ودیندار اسکو تسلیم نہین کر سکتا شاید کوی سنی صاحب کہین کہ قران و حدیث موجود ہونے کی حالت مین اپکو وصی و خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم اسکے دو جواب دینگے **اول** یہہ کہ والدین و اقربین کے سہام و حصص مال متروکہ میت مین خود حق سبحانہ تعالی نے اپنی کلام مجید مین مقرر فرما دیے ہین پھر اس باب مین وصیت کیون واجب فرمائی تھا ہو جواپکا ہو جواب ہو **دوم** یہہ کہ قران و حدیث ہی کے باب مین تو وصیت فرمانے کی اور اپنا وصی خلیفہ مقرر کر جانے کی ضرورت تھی کہ تحریف و تبدیل ضالین و مضلین و مبطلین و مفسدین سے محفوظ رہے اس سبب سے کہ جو اپکا خلیفہ برحق ہو وہی حفاظت تامہ قران و حدیث کی کر سکتا ہے پس ثابت ہو گیا کہ آپ کا استخلاف کرنا ایک امر ضروری و لابدی تھا لہذا آپنے اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا لیکن اکثر امت نے اوسکی

اطاعت نہ کی اور اپنے بنائے ہوئے خلفا کے پیرو ہوئے تو یہ ایسے لوگ فمن بدلہ
بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ میں داخل ہیں اور قرآن و حدیث یہہ
دونو چیزیں بھی تحریف و تبدیل سے محفوظ نہیں حدیث میں تحریف کا ہونا لفظاً و معناً یہہ تو باتفاق
فریقین ثابت ہے کہ ہر فریق دوسرے کی یہاں کی اکثر احادیث کو محرف بلکہ کذب محض کہتا ہے اور سنی
تو خود اپنے یہاں کی ہزارہا حدیثوں کو موضوع قرار دیتے ہیں اور قرآن میں تحریف لفظی کا ہونا گو ثابت نہیں
لیکن تحریف معنوی باتفاق فریقین ثابت ہے کہ ایک فریق دوسرے کی تفسیر کو اکثر آیات میں غلط کہتا ہے

دلیل پنجم یہہ امر مسلم ہے کہ جناب رسول خدا نے کوئی امر کلی و جزئی امور دنیا و آخرت میں سے
امت کی رائے پر محول و منحصر نہیں فرمایا گو کیسا ہی سہل و آسان ہو حتی کہ کھانا اور پینا اور کپڑے پہننا اور
زینت کرنا اور سونا اور جاگنا ان سب کے طریقے اور آداب اپنی امت کو بہ تفصیل تمام بتا دئے اور
سکھلا دئے پھر کیونکر یہہ بات قابل التسلیم ہو سکتی ہے کہ امر عظیم خلافت و امامت کہ قوام دین و ملت
و انتظام ملک و رعیت بعد جناب رسالت اوسی پر موقوف و منحصر تھا اوسکو امت کی رائے کے
اوپر محول کر کے دنیا سے تشریف لیگئے اور اس باب میں بخلاف انبیائے ماسلف کچھ ارشاد
نفرمایا حالانکہ آپ خاتم النبیین تھے اور جانتے تھے کہ میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی
مبعوث نہیں ہو سکتا حاشا و کلا کوئی مسلم دیندار کہ جو کچھ بھی خدا سے خوف اور اپنے نبی سے
شرم رکھتا ہوگا وہ ہرگز اسکو تسلیم نکریگا پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا ایک
امر ضروری اور لابدی تھا **دلیل ششم** فعل صحابہ ہے بعد وفات جناب رسول خدا کے مشغول
نصب خلیفہ میں کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں مجتمع ہوکر اسقدر اس باب میں مصروف و منہمک ہوئے
کہ اپنے رسول کی تجہیز و تکفین کو بھی طاق نسیان پر رکھدیا پس اگر یہہ امر ضروری نہ تھا تو ان لوگوں
نے کیوں اسکا اسقدر اہتمام فرمایا پس ثابت ہوگیا کہ تعیین خلیفہ اسلام میں ایک امر ضروری و
لابدی تھا اور جو امر کہ ضروری و لابدی ہو اوسکی تبلیغ کو ہرگز جناب رسول خدا ترک نہیں فرما سکتے
تھے پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا ضروری و لابدی تھا اور جب دلیل قطعی

سے ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ضروری و لابدی تھا تو اوسکا واقع ہونا بھی ضروری ہوا اور جب اوسکا واقع ہونا ضروری ہوا تو معلوم ہوا کہ صحابہ نے جو آپکے وصی و خلیفہ برحق کی اطاعت سے انحراف و استکبار و استنکاف کرکے اپنی رائے سے ایک دوسرا خلیفہ مقرر کرنے کے لئے جمع کیا وہ لوگ سب فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ مین داخل ہین اور انکا اجماع جو خلاف قرآن و حدیث فقط اتباع اہوا نفسانیہ کے سبب سے تھا وہ باطل محض ہی دلیل ہفتم خود فعل حضرت ابوبکر خلیفہ اوّل صاحب کا ہی کہ اونھونے مرتے وقت حضرت عمرؓ کو خلافت کی بابت وصیت نامہ لکھدیا اور اپنا وصی و خلیفہ اونکو مقرر فرما گئے پس اس سے بھی ثابت ہوگیا کہ وصی و خلیفہ کا مقرر کرنا ایک امر ضروری و لابدی تھا اور جو امر ضروری و لابدی ہو اوسکو رسول خدا ترک نہین فرما سکتے تھے پس ثابت ہوگیا کہ آپنے استخلاف کو ترک نہین فرمایا یعنی اپکا وصی و خلیفہ مقرر کرجانا اپنی زندگی مین ایک امر ضروری و لابدی تھا کیون حضرات سنیہ تم کیسے مسلمان ہو کہ حضرت ابوبکر جو اپنے مرتے وقت وصیت نامہ لکھین تو اس فعل کو برحق سمجھو اور اوسکا اتباع کرو اور حضرت عمر بھی اپنے اجتہاد سے عدول کرکے اور اپنے مطلب کے موافق سمجھکے اس تحریر کے مدد معاون ہون اور حسبنا کتاب اللہ کو بھول جائین اور جب جناب رسول خدا وصیت نامہ لکھنے کا ارادہ فرمائین اور بتصریح ارشاد کرین کہ آؤ مین تمکو ایسی تحریر لکھدون کہ قیامت تک تم لوگ اوسکی سبب سے گمراہ نہو تو یہہ قول جناب رسول خدا کا ہذیان سمجھا جاوے اور غلبۂ مرض کے سبب سے تجویز کیا جائے اور لوگ یہہ وصیت نامہ ہرگز آپکو لکھنے ندین اور سردار انعین خلیفہ ثانی حضرت عمر کے وقت نظر کو تم لوگ مستحق صد آفرین و ہزار تحسین سمجھو جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ کے ص ۲۸ دہم سے یہہ مضمون باسبق مین نقل ہوچکا ہی چونکہ طول بہت ہوگیا ہی لہذا مین انھین سات دلیلون پر یہان اکتفا کرتا ہون ناظر منصف مزاج اور طالب حق کے لیئے کچھ یہہ بھی کم نہین ہے اور جاحد اور منکر کے لئے تو قرآن و حدیث بھی کافی نہین ہے فبای حدیث بعدہ یومنون اب مین متوکلًا علی اللہ تعالی شروع کرتا ہون بیان دلائل قسم دوم مین قسم دوم وہ دلائل ہین

کہ جیسا استحقاق علی بن ابیطالب علیہ السلام واسطے خلافت وامامت کے ثابت ہوتا ہی و نیز یہہ امر معلوم ہوتا ہی کہ اس باب مین اکثر آیات قرانی نازل ہوئی تہین و نیز جناب رسول خدا کے اقوال وافعال ابتدا بعثت سے اسپر شاہد تھے کہ اپ علی بن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ مجمع عام مین قریب رحلت و انتقال حسب سنن انبیا سے ماسلف ضرور مقرر فرماوینگے دلیل اول حق سبحانہ وتعالے سورہ ال عمران مین فرماتا ہی ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون الحق من ربک فلا تکن من الممترین فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا و نساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ موضح القران از حاشیہ صفحہ ۶۱ و ۶۲ قران شریف مطبوع مطبع مجتبائی موصوف ف تحقیق عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا ف نصاری اس بات پر حضرت سے بہت جھگڑے کہ عیسی بندہ نہین اللہ کا بیٹا ہی اخر کہنے لگے کہ اگر وہ اللہ کا بیٹا نہین تو تم بتاو کہ کس کا بیٹا ہی اسکے جواب مین یہہ آیت اوتری کہ ادم کو تو مان نہ باپ عیسی کو باپ نہو تو کیا عجب ہے ف حق بات ہی تیرے رب کیطرف سے پھر تو مت رہ شک مین ف پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجھکو علم تو تو کہہ او بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان پھر التجا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون پر ف اللہ تعالے نے حکم فرمایا کہ نصاری اسقدر سمجھانے سے بھی اگر قائل نہون تو اسکے ساتھ قسم کرو یہہ بھی ایک صورت فیصلہ کی ہے کہ دونون طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہون اور دعا کرین کہ جو کوئی ہم مین جھوٹا ہے اوسپر لعنت پڑے اور عذاب پڑے پھر حضرت آپ حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین اور حضرت علی کو لیکر گئے اون انصاری جو وہان تھے اونہون نے مقابلہ نہ کیا اور

جزیہ دینا قبول کیا و نیز تفسیر جلالین مطبوع مطبع حیدری واقع بمبی ۱۲۹۹ ہجری کے صفحہ ۴۴ مین انھین آیات بینات کی تفسیر مین لکھا ہے وقد دعا صلی اللہ علیہ وسلم وفد نجران لذالک لما حاجوہ فیہ فقالوا حتی ننظر فی امرنا ثم نأتیک فقال ذو رایہم لقد عرفتم نبوتہ وانہ ما باہل قوم نبیا الا ہلکوا فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوہ وقد خرج ومعہ الحسن والحسین وفاطمۃ وعلی رضی اللہ عنہم وقال لہم اذا دعوت فامنوا فابوا ان یلاعنوا وصالحوہ علی الجزیۃ ترجمہ اور تحقیق بلایا رسول خدا نے اینوالون کو نجران کی اسی کے لیئے یعنی مباہلہ کے لئے جسوقت کہ حجت کی اون لوگون نے آپ سے حضرت عیسی کے باب مین پس جواب مین کہا اون لوگون نے کہ ہم اپنے امر کو سمجھ لین تو پھر آپ کے پاس آئین پس کہا اوس شخص نے کہ جو اون لوگون مین عقلمند تھا کہ تحقیق تم لوگ انکی نبوت کو پہچان چکے ہو اور تحقیق جس قوم نے کہ اپنے نبی سے مباہلہ کیا ہو وہ ہلاک ہو گئی ہے پس وعدہ صلح کر لو اس شخص سے یعنی رسول خدا سے اور چلے جاو پس آئے وہ ایسی حالت مین کہ جناب رسول خدا باہر نکل چکے تھے اور آپکے ساتھ حسن حسین اور فاطمہ اور علی تھی اور فرمایا تھا آپنے انھین حضرات سے کہ جس وقت مین دعا کرون تو تم لوگ آمین کہنا پس انکار کیا انھا رہے نے مباہلہ کرنے سے اور صلح کر لی آپ سے جزیہ دینے پر و نیز تفسیر بیضاوی مجلد اول مطبوع مطبع نولکشور کو ص ۱۴۰ مین انھین آیات کی تفسیر مین لکھا ہے روی انہم لما دعوا الی المباہلۃ قالوا حتی ننظر فلما تخالوا قالوا للعاقب وکان ذا رایہم ما تری فقال واللہ لقد عرفتم نبوتہ ولقد جاءکم بالفصل فی امر صاحبکم واللہ ما باہل قوم نبیا الا ہلکوا فان ابیتم الا الف دینکم فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوا رسول اللہ وقد غدا محتضنا الحسین اخذا بید الحسن و

فاطمہ تمشی خلفه و علی خلفها وهو یقول اذا انا دعوت فامنوا فقال اسقفهم
یا معشر النصاری انی لاری وجوها لو سالوا الله ان یزیل جبلا من مکانه
لازاله فلا تباهلوا فتهلکوا فاذعنوا لرسول الله وبذلوا له الجزیة کل عام
الفی حلة حمراء وثلثین درعا من حدید فقال علیه السلام والذی نفسی بیده
لو تباهلوا لمسخوا قردة وخنازیر ولاضطرم علیهم الوادی نارا ولاستاصل
الله نجران واهله حتی الطیر علی الشجر وهو دلیل علی نبوته وفضل من اتی بهم
من اهل بیته ترجمہ مروی ہے کہ تحقیق وہی نصاری جس وقت بلائے گئے مباہلہ کی
طرف تو اونھوں نے مہلت طلب کی پس جس وقت کہ اون لوگوں نے آپس میں خلوت کی تو سید
نے عاقب سے کہا کہ وہ اونمیں صاحب عقل تھا کہ تیری کیا رائے ہے پس اوسنے کہا کہ
واللہ تم اوسکی نبوت کو یعنی رسول خدا کی نبوت کو پہچان چکے ہو اور تحقیق کہ لایا ہے
وہ تمہارے پاس قول حق کا باطل سے جدا کرنے والا تمہارے صاحب یعنی عیسی کے
باب میں واللہ نہیں مباہلہ کیا ہے کسی قوم نے نبی سے مگر وہ ہلاک ہوگئی ہے پس اگر اپنے
دین کے محبت کے سبب سے تم مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہو تو صلح کر لو اس شخص سے
یعنی رسول خدا سے اور چلے جاؤ پس آئے وہ لوگ رسول خدا کے پاس ایسی حالت
میں کہ صبح کے وقت آپ تشریف لائے تھے اس طرح کہ حسین کو گود میں لیئے تھے اور حسن کا
ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فاطمہ اپکے پیچھے تشریف لاتی تھیں اور علی اونکے پیچھے
تھے اور رسول خدا فرماتے تھے کہ جس وقت میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس اونکے اسقف
یعنی عالم نے کہا کہ اے گروہ نصاری کے تحقیق میں البتہ ایسے لوگ دیکھتا ہوں کہ اگر سوال
کریں اللہ سے کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دے تو البتہ وہ ہٹا دے پس نہ مباہلہ کرو تم
لوگ کہ ہلاک ہو جاؤ گے پس اطاعت کی اون لوگوں نے رسول خدا کی اور آپ کو جزیہ دینا
قبول کیا ہر سال دو ہزار حلہ سرخ اور تیس زرہیں لوہے کی پس فرمایا رسول خدا نے کہ قسم ہے اوسکی

کہ میری جان جسکے دست قدرت مین ہے کہ اگر وہ لوگ مباہلہ کرتے تو بندر اور سور ہو جاتے
اور میدان اونکے اوپر آگ ہو جاتا اور البتہ ہلاک کر دیتا اللہ نجران کو اور اوسکے رہنے والون کو
یہانتک کہ چڑیون کو درخت پر اور یہہ واقعہ دلیل ہے جناب رسول خدا کی نبوت کی حقیقت پر
اور اپکے اہلبیت کی فضیلت پر کہ جنکو آپ اپنے ہمراہ لائے تھے اور نیز تفسیر معالم التنزیل
جلد اول مطبوع مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبی کی آخر ص ۱۶۳ اسی یلم ۱۶
تک بھی قصہ مباہلہ اسی طرح پر لکھا ہوا ہے مین نے بخوف طوالت اسلئے عبارت نقل نہین
کی و نیز تفسیر در منثور جز ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۰۶ کی ص ۳۸ سے
ص ۳۹ تک کئی حدیثین اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہین اور مین بخوف طوالت یہان دو
حدیثون پر اکتفا کرتا ہون آخر ص ۳۸ سے شروع ص ۳۹ تک یہہ حدیث
ہے واخرج الحاکم وصححہ وابن مردویہ وابو نعیم فی الدلائل عن جابر قال
قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العاقب والسید فدعاھما الی الاسلام فقالا
اسلمنا یا محمد قال کذبتما ان شئتما اخبرتکما بما یمنعکما من الاسلام فقالا فہات
قال حب الصلیب وشرب الخمر واکل لحم الخنزیر قال جابر فدعاھما الی
الملاعنۃ فوعداہ الی الغد فغدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بید علی
وفاطمۃ والحسن والحسین ثم ارسل الیہما فابیا ان یجیباہ واقرا لہ فقال والذی
بعثنی بالحق لو فعلا لامطر الوادی علیہما نارا قال جابر فیہم نزلت تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم الایہ قال جابر انفسنا وانفسکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ ترجمہ اوسکا یہہ ہے
اس حدیث کو حاکم نے اور اوسکی تصحیح بھی کی ہے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے کتاب
دلائل مین جابر سے کہ اونھون نے کہا کہ آئے رسول خدا کے پاس عاقب اور سید یہہ دونو
نصاری کی سردارون مین سے تھے پس دعوت کی رسول خدا نے اون دونو

کی طرف اسلام کی پس کہا اون دونون نے کہ اسلام لا چکے ہین ہم اسے محمد آپ نے فرمایا کہ
تم دونون جھوٹ کہتے ہو اگر تم دونون چاہو تو مین بتا دون کہ تمکو کون سی چیز اسلام لانے سے
مانع ہے اون دونون نے کہا کہ بتلا دیجئے آپنے فرمایا کہ محبت صلیب کی اور پینا شراب کا اور کہا نا سو
کے گوشت کا پہر نے کہا ہے کہ پس آپنے اون دونون کو طرف ملاعنہ یعنی مباہلہ کے بلایا پس اون
دونون نے دوسرے دن کی صبح کا وعدہ کیا پس صبح کو رسول خدا نے علیؑ اور فاطمہ اور حسنؑ
و حسینؑ کا ہاتھ پکڑا بعد اوسکے اون دونون کے پاس کہلا بھیجا کہ مباہلہ کے لئے آئین پس اون دونون
نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا اور آپکے لیئے اقرار کیا یعنی جزیہ دینا قبول کر لیا پس آپنے
فرمایا کہ قسم ہے اوسکی کہ جس نے مجھکو ساتھ حق کے بھیجا ہے یعنی اللہ کہ اگر کرتے وہ دونون
یعنی مباہلہ البتہ یہہ میدان اونکے اوپر آگ کو برساتا جابر نے کہا کہ انھین لوگون کے باب مین
یہہ آیت نازل ہوئی ہے تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم اخر آیت تک کہا ہے جابر نے
کہ انفسنا و انفسکم رسول خدا اور علی ہین او ر ابنائنا حسن و حسین ہین اور نسائنا فاطمہ ہین اور حس
وستر کے اور اخر مین یہہ حدیث ہے واخرج مسلم والترمذی وابن المنذر
والحاکم والبیھقی فی سننہ عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ
قل تعالوا ندع ابنائنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا و
فاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی ترجمہ او رنکالا ہے اس حدیث کو
مسلم نے اور ترمذی نے اور ابن منذر نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنی سنن مین سعد بن ابی وقاص
سے کہ اونھون نے کہا کہ جسوقت نازل ہوئی یہہ آیت قل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم تو بلایا رسول خدا نے
علی کو اور فاطمہ کو اور حسن کو اور حسین کو بعد اوسکے فرمایا کہ بار خدایا یہی لوگ میرے اہل ہین یعنی اہلبیت
و نیز تفسیر کبیر جز ثانی مطبوع مطبع باطنیہ مصر ۱۳۰۸ ہجری کے ص ۴۷۱
مین یہہ قضیہ مباہلہ بعبارت طویلہ لکھا ہوا ہی اور اوسی مین یہہ عبارت ہے
و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج وعلیہ مرط من شعر اسود و کان قد

احتضن الحسین واخذ بید الحسن و فاطمۃ تمشی خلفہ و علی رضی اللہ عنہ خلفہا
وھو یقول اذا دعوت فامنوا فقال اسقف نجران یا معشر النصاریٰ انی لاری
وجوھا لو سالوا اللہ ان یزیل جبلا من مکانہ لازالہ بہا فلا تباھلوا
فتھلکوا ولا یبقی علی وجہ الارض نصرانی الی یوم القیمۃ ترجمہ اور جناب رسولخدا
باہر تشریف لائے اور سیاہ بالون کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور حسین کو گود مین لئے ہوئے
تھے اور حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فاطمہ انکے پیچھے تشریف لاتی تھین اور علی اونکے پیچھے
تھے جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ جسوقت مین دعا کرون تو تم لوگ آمین کہنا پس اسقف یعنی عالم
نجران نے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ بتحقیق مین البتہ ایسے لوگ دیکھتا ہون کہ اگر سوال کرین اللہ سے
کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دے تو البتہ وہ ہٹا دے پس نہ مباہلہ کرو تم لوگ کہ سب ہلاک ہو جاؤگے
اور تمام روے زمین پر کوئی نصرانی قیامت تک باقی نرہیگا و نیز اسی ص مین عبارت
منقولہ کے کئی سطرون کے بعد یہہ حدیث شروع ص ۲۷۴ تک ہے
وروی انہ علیہ السلام لما خرج فی المرط الاسود فجاء الحسن رضی اللہ عنہ
فادخلہ ثم جاء الحسین رضی اللہ عنہ فادخلہ ثم فاطمۃ ثم علی رضی اللہ عنہما
ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا واعلم
ان ھذہ الروایۃ کالمتفق علی صحتہا بین اھل التفسیر والحدیث ترجمہ
اور مروی ہے کہ بتحقیق جبکہ رسول خدا ایک سیاہ چادر اوڑھے ہوئی باہر تشریف لائے تو حسن آئے
پس آپ نے اونکو اوس چادر مین داخل کیا بعد اوسکے حسین آئے اونکو بھی داخل کر لیا
بعد اوسکے فاطمہ اور علی کو بھی داخل کیا پھر آیہ تطہیر کو پڑھا ترجمہ آیت سوا اسکے نہین ہے کہ ارادہ
کرتا ہے اللہ کہ دور کرے تم سے رجس کو اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو جو پاک کرنے کا حق ہے
بعد اسکے فخر رازی صاحب فرماتی ہین اور آگاہ ہو کہ بتحقیق یہہ روایت مانند اون روایتون کی
ہے کہ جسکی صحت پر سب اہل تفسیر و حدیث متفق ہین انتہیٰ ابن عبد بیت لکھتا ہے کہ یہہ روایت

خود حضرت ام المومنین عایشہ سے مروی ہے مگر امام صاحب نے اونکا نام کسی مصلحت سے
نہین لکھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون چنانچہ خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائے کہ انہین امام صاحب
کے ماموم ومقلد علامۂ نیشاپوری کے زبان پر کلمہ حق جاری ہوگیا اور اونھون نے اپنی تفسیر
مین اس روایت کو اسطرح لکھدیا تفسیر مذکور مطبوع سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطبع ناصری
جلد اول کی ص ۳۲۹ مین پہلی مفصل بیان قصہ مباہلہ کا ہے بعد اوسکے یہہ حدیث
اسطرح لکھی ہوئی ہے وروی عن عائشة انه لما خرج فی المرط الاسود
جاء الحسن فادخله ثم جاء الحسین فادخله ثم فاطمة ثم علی ثم قال انما یرید الله
لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وهذه الروایة کالمتفق
علی صحتها بین اهل التفسیر والحدیث ترجمہ اور روایت کی گئی ہے عایشہ سے کہ
جناب رسول خدا جسوقت ایک چادر سیاہ اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو حسن آئے پس آپنے
اونکو اوس چادر مین داخل کرلیا بعد اوسکے حسین آئے اونکو بھی داخل کرلیا بعد اوسکے فاطمہ اور
علی کو بھی داخل کرلیا بعد اوسکے آیہ تطہیر پڑھی اور یہہ روایت مانند اون روایتون کے ہے کہ جنکی
صحت پر اہل تفسیر وحدیث متفق ہین ونیز تفسیر کشاف جزء اول مطبوع مصر مطبع محمد مصطفے
افندی سنہ ۱۳۰۸ ہجری کی ص ۳۰۷ مین قصہ مباہلہ کا مفصل بیان ہے
ونیز یہہ حدیث بھی اس طرح لکھی ہے وعن عایشة رضی الله عنها ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم خرج وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن
فادخله ثم جاء الحسین فادخله ثم فاطمة ثم علی ثم قال انما یرید الله لیذهب
عنکم الرجس اهل البیت چونکہ یہہ حدیث مثل اوسی حدیث کی ہے کہ جو ہمنے تفسیر نیشاپوری سے
نقل کی ہے لہذا ترجمے کی کچہہ ضرورت نہین معلوم ہوئی اب یہہ عبد ضعیف ونحیف کہتا ہے
کہ اس آیہ مبارکہ مباہلہ مین جو یہہ تین لفظین ہین ابناءنا ونساءنا وانفسنا اور تفاسیر معتبرہ اہلسنت وجماعت
سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا سوا حسنین وجناب فاطمہ زہرا اور علی مرتضی علیہم السلام کے اور کسیکو

اپنی ہمراہ مباہلہ کے لیے نہین لیگئے تھے پس اس سے ثابت ہو کہ ابناءنا سے حسنین اور نساءنا سے جناب
سیدہ اور انفسنا سے علی مرتضی مراد ہین اور اس ایت سے روایات و تفاسیر معتبرہ اہل سنت وجماعت کی عبارت
نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوے **اوّل** شعاع پانزدہم مین جو ہم اپنے یہان کے خطبہ مبارکہ غدیرخم
کی یہہ عبارت لکھی ہے معاشر الناس ذریۃ کل نبی من صلبہ و ذریتی من صلب علی ترجمہ ای گروہ مردم ذریت
ہر نبی کی اوسکی پشت سے ہے اور ذریت میری علی کی پشت سے ہے اور اس امر کے ثبوت مین کہ اولاد علی و
فاطمہ اولاد رسول خدا ہین چند احادیث کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے نقل کی ہین وہ اس آیت سے
بھی ثابت ہوگیا کہ خود حق سبحانہ وتعالی نے حسنین کو ابناء رسول فرمایا ہے کہ لفظ ابناءنا اس پر دلیل واضح ہے
دوم ظاہر ہے کہ جناب حسنین مباہلہ کے وقت نہایت صغیر سن تھے لیکن اس سن مین حق سبحانہ وتعالی
نے اونکو ایسی بزرگی عطا فرمائی کہ اپنے رسول کو مباہلہ مین انکے ساتھ لیجانے کا حکم دیا اور رسول خدا نے اونکو
والدین کے ساتھ اونسے بھی فرمایا کہ جب مین دعا کرون تو تم امین کہنا پس اس سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت
رسول خدا کے خورد و بزرگ برابر ہین اور ایام طفولیت ہی سے ان حضرات کو وہ بزرگی حاصل ہوتی
ہے کہ جو اور لوگون کو شیوخ و کہول کو نہین حاصل ہو سکتی ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله
ذو الفضل العظيم ونیز حضرات سنیہ جو یہہ فرمایا کرتے ہین کہ جناب علی مرتضی بعثت جناب رسولخدا
کے وقت صغیر سن تھے لہذا اونکی سبقت اسلام کا اعتبار نہین ہے اونکا کلام موردِ ملام خود کلام الہی سے رد
ہوگیا کہ جناب امیر حسنین علیہم السلام سے زیادہ صغیر سن نتھے بلکہ ان دونو شاہزادونکا سن مباہلہ کے وقت پانچ یا چہ
برس سے زیادہ ثابت نہین ہو سکتا اور جناب امیر کا سن بعثت رسولخدا کیوقت دس برس سے زیادہ کا ثابت ہوتا ہے **سوم**
ازواج جناب رسولخدا کہ جو امہات مومنین ہین موجود تھین لیکن اونمین سے کسیکو ہمراہ لیجانیکا حکم نہین ہوا اور باوجود
اسکے کہ خود کلام مجید مین کئی جگہہ ازواج رسولخدا کو حق سبحانہ وتعالی نے بلفظ یا نساء النبی خطاب فرمایا ہے
مگر یہان لفظ نساءنا سے وہ بی بیان خارج کردی گئین اس سبب سے کہ فقط جناب رسولخدا اپنی صاحبزادی جناب سیدہ کو
ہمراہ لیگئے پس ثابت ہوگیا کہ بضعۂ رسول کا مرتبہ ازواج رسول سے بہت زیادہ ہے **چہارم** جب لفظ نساءنا
مین ازواج رسول داخل نہوئین تو اس سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت رسول مین بھی وہ داخل نہین

مرتبہ جو مراتب عالیہ اہلبیت علیہم السلام کا اس آیہ مبارکہ سے ثابت ہوئی اوس سے وہ لوگ بیان محروم رہتین پنجم
جناب سیدہ کا بھی اطلاق نسا سے ثابت ہوگیا کہ لفظ نسا جو جمع ہے اوسکا اطلاق حق سبحانہ تعالی نے فقط ایکی ذات
واحد پر فرمایا ہے اور جب یہہ ثابت ہوگیا تو اس سے یہہ بھی ثابت ہوگیا کہ اطلاق لفظ جمع کا واحد پر کلام عرب
مین اسقدر شائع ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے بھی موافق اونکے محاورات کا استعمال فرمایا ہے پس آیات قرانی مین مثل
انما ولیکم اللہ وغیرہا کے جو لفظ جمع کا اطلاق فقط ذات واحد جناب امیر المومنین پر ہوا ہے اسمین جسقدر سنیونکے
اعتراضات و استبعادات تھے وہ سب مندفع ہوگئے ششم لفظ انفسنا سے ثابت ہوگیا کہ حق سبحانہ تعالی نے علی
بن ابیطالب کو نفس رسول فرمایا ہے پس جو شخص کہ نفس رسول ہے اوسپر دوسرے شخص کو بعد رسول ترجیح
بفضل دینا صریح تکذیب ہے کلام الہی کی شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہین کہ علی بن ابیطالب پر
اس لفظ کا اطلاق فقط قرابت قریبہ کے سبب سے ہے تو ہم جواب دینگے کہ شرف قرابت قریبہ رسول ایکی تو
مسلم لیکن یہہ ظاہر ہے کہ خود چچا چچا کے بیٹے سے اقرب ہوتا ہے اور معلومات یہ تو ہے کہ خود حضرت عباس عم
حقیقی رسول و دیگر بنی اعمام آپ کے مثل عبد اللہ بن عباس وغیرہ کے اوسوقت موجود تھے اور مسلمان ہوچکے
تھے پس جب انمین سے کسی کو جناب رسول خدا اپنے ساتھ نہین لیگئے تو ثابت ہوگیا کہ باوصف قرابت
قریبہ یہہ لوگ لفظ انفسنا مین داخل نہین تھے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر جو انفسنا مین
داخل ہوئے تو باعث اسکا اور فضائل و خصائص ہین کہ جو مافوق قرابت قریبہ ہین پس ثابت ہوگیا کہ
جناب امیر کل اقارب و اباعد سے بعد رسول افضل ہین و ہو المقصود متمم تفسیر بیضاوی و تفسیر کبیر
وغیرہا مین جو یہہ قول اسقف نصاری کا لکھا ہوا ہے کہ اے گروہ نصاری [illegible] ایسے وجوہ دیکھتا ہون
کہ اگر سوال کرین اللہ سے کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دے تو البتہ ہٹا دیگا [illegible] مباہلہ کروگے
تم لوگ کہ ہلاک ہوجاوگے اس سے صاف ثابت ہے کہ نصاری نے اہلبیت کی فقط اوضاع
و اطوار و صورت و بشرہ دیکھنے سے یہہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ یہ لوگ حق پر ہین اور افضل خلق
ہین اور انکی دعا ضرور مستجاب ہوگی لیکن کمال افسوس ہے کہ اہل اسلام کو باوصف صحبت
شبانہ روز اہلبیت کی افضلیت ثابت نہوئی مگر ممکن ہے کہ کوئی شخص یہہ کہے کہ تو ثابت ہوئی لیکن

جسطرح انصار سے باوصف ثبوت حقیت محبت دین ابائی کو سبب سے اسلام نہ لاسکے اسیطرح
یہہ حضرات بھی بہ سبب طمع جاہ و ریاست و نفسانیت مطیع اہلبیت عصمت و طہارت نہ ہوے اور غیروں کو
ان حضرات پر ترجیح دی فلا نزاع فی ہذا القول ہشتم تفسیر درمنثور کے ص ۱۹۹ و ۳۹۹ سے جو حدیث
بروایت جابر رضی اللہ عنہ مینے نقل کی ہے اوسکے آخر مین خود حضرت جابر انصاری کا قول موجود ہے کہ لفظ
النساء و انفسکم سے رسول خدا و علی مرتضی اور ابناءنا سے حسن و حسین اور نساءنا سے جناب فاطمہ مراد
ہین ہر چند کہ فقط ان حضرات کا ہمراہ لیجانا اس مراد پر شاہد عادل ہے مگر چونکہ اس قول مین اسکی تصریح تھی
لہذا ہم نے اوسکا بھی ذکر کر دیا نہم جو احادیث کہ ہمنے درمنثور کے آخر ص ۳۹۹ سے اور تفسیر کبیر کے صفحہ
۱۷۴۸ و ۱۷۷۷ سے اور تفسیر نیشاپوری کے صفحہ ۳۲۹ سے اور تفسیر کشاف کی صفحہ ۲۰۷ سے نقل کی ہین
اون سے صاف ثابت ہو گیا کہ آیہ تطہیر مین سواے پنجتن پاک کے اور کوی مرد یا عورت داخل نہین ہے
پس رد ہو گیا قول بعض حضرات سنیہ کا کہ جو زبردستی خواہ مخواہ ازواج رسول کو داخل آیہ تطہیر سمجھتے
ہین دہم اس آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سے اور رسول خدا کی حضرات حسنین و جناب سیدہ و
و علی مرتضے کے معرکہ مباہلہ مین ہمراہ لیجانے سے مثل آفتاب کے روشن ہو گیا کہ یہہ حضرات بعد رسول خدا
سب سے افضل تھے ورنہ اگر کوی دوسرا مرد یا عورت افضل کیا انکی برابر بھی ہوتا تو جناب
رسول خدا ضرور اوسکو اپنے ہمراہ لیجاتے اور اپنی دعا کرنیکے وقت امین کہنے کا حکم فرماتے
قد تمت عشرۃ کاملۃ اب ہم رجوع کرتے ہین اپنی دلیل اول کی تہذیب و تقریر و تحریر کی طرف
وہی ہذہ واضح ہو کہ یہہ آیہ مبارکہ ایسی دو دلیلون پر مشتمل ہے کہ اوس سے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کا خلافت و امامت کیلئے احق و اولے ہونا قطعاً و جزماً و حتماً و عقلاً و نقلاً ثابت ہوتا ہے اور ان دونون
سے ایک اخص ہے اور ایک اعم ہے پہلی مین اخص کو بیان کرتا ہون لفظ انفسنا سے ثابت ہے
کہ جناب امیر بعد رسول افضل امت ہین اس سبب سے کہ نفس رسول پر کسی دوسرے کو ترجیح نہین
ہو سکتی اور جو افضل امت ہے وہ لامحالہ وہی شخص امامت و خلافت کیلئے اولے و احق ہے اس سبب
کہ ترجیح مرجوح و تفضیل مفضول نہ عقلاً جائز ہے نہ نقلاً پس ثابت ہو گیا کہ جناب امیر بلا فصل امامت

کے لیئے اولی واحق ہین اور بیان اہم یہ ہے کہ جن حضرات اہلبیت کو جناب رسولخدا مباہلہ کے لئے اپنے ہمراہ لیگئے تھے وہ افضل امت ہین جیسا کہ ہم ثابت کرچکے اور جو لوگ کہ افضل امت ہون وہی خلافت وامامت کے لیئے احق واولی ہین پس ثابت ہوگیا کہ اہلبیت خلافت وامامت کے لیئے احق واولی ہین اور چونکہ جناب سیدہ بسبب انوثیت کے خلافت وامامت کی مستحق نہ تھین اور حسنین علیہما السلام صغیر السن تھے اپنے والد ماجد سے بدلیل احادیث مذکورہ کتب سنیہ ابو ہما افضل منہما پس ثابت ہوگیا کہ بعد جناب رسولخدا کے زمرہ اہلبیت سے جناب امیر خلافت وامامت کیلئے احق واولی تھے اور بعد انکے حسنین اور بعد حسنین کے ائمہ معصومین علیہم السلام کہ سب ذریت طاہرہ رسول وجگر گوشہ علی وبتول وطیب وطاہر ومعصوم ہین اور اہلبیت رسالت مین داخل وشامل پس جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر بسبب افضلیت خلافت وامامت کیلئے احق اور اولی تھے اور یہ امر دلائل قسم اول مین ہم ثابت کرچکے ہین کہ جناب رسولخدا کا اپنی زندگی مین کسی کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری ولابدی تھا پس یہ امر بھی ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کو جناب امیر کا وصی وخلیفہ فرمانا ایک امر ضروری ولابدی تھا اس سبب سے کہ جو شخص خلافت کے لیئے احق واولی ہو کیونکر ممکن تھا کہ جناب رسولخدا اوسکو ترک کرکے دوسرے کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرماتے **دلیل دوم** حدیث نور ہی اور یہہ حدیث مبارک کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت مین بالفاظ مختلفہ وطرق متعددہ منقول وماثور ہی اور بعض کتب کی عبارت مین کہ جو اس حدیث سے متعلق ہی طول ہی لہذا مین اسی مضمون کی ایک حدیث کتاب مودۃ القربی سید علی ہمدانی سے نقل کرتا ہون کہ باوصف قلت الفاظ جامع ہے چنانچہ **کتاب مذکور مطبوع مطبع مرزا محمد ملک الکتاب ص ۲۹ ذیل احادیث مودۃ ثامنہ مین منقول ہے** وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ ادم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ ادم رکب فی صلبہ فلم یزل فی شیئ واحد حتی افترقا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ وفی علی الخلافۃ ترجمہ سلمان فارسی رضی اللہ

عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ پیدا کیا گیا ہون مین اور علی ایک نور سے قبل اسکے کہ
پیدا کرے اللہ آدم کو چار ہزار برس پس جسوقت کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو تو ملا دیا اس نور کو اونکی پشت
مین پس ہمیشہ وہ نور ایک ہی چیز تھا یہانتک کہ جدا ہو گیا پشت عبد المطلب مین یعنی ایک حصہ حضرت
عبد اللہ کی پشت مین آیا اوس سے جناب رسول خدا پیدا ہوئے اور ایک حصہ حضرت ابو طالب
کی پشت مین آیا اوس سے علی مرتضی پیدا ہوئے، پس مجھ مین نبوت ہی اور علی مین خلافت ہی
انتہی یہہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ یہہ حدیث بتنویر تبیین و تفسیر سے آیہ مباہلہ کی کہ انفسنا و
انفسنا سے ثابت ہی کہ جناب رسولخدا و علی مرتضے ایک جان و دو قالب ہین اور اس حدیث سے
روشن ہی کہ نبی خدا اور ولی خدا ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہین ع نبی و علی ہر دو نسبت بہم
دو تا و یکے چون زبان قلم۔ اے ناظرین کتاب تمکو کچھ معلوم ہی کہ یہہ کونسا نور ہی یہہ وہ نور ہی
کہ جو علت غائی ممکنات و باعث بقاے موجودات و سبب قیام ارض و سماوات و موجب رزق
ہر ذیحیات و جہت افاضہ فیوضات و نعمات و ذریعہ نزول برکات و منبع ارشادات و ہدایات و وسیلہ
نجات و قاید المومنین الی الجنات ہی اسی نور کو حق سبحانہ و تعالے نے صلب آدم مین ودیعت رکھا
اور بعد اوسکے اصلاب طاہرہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوتا چلا آیا یہی نور باعث فخر و
مباہات انبیاء و مرسلین تھا کہ جو ہمارے نبی و علی کے اجداد مین معدود ہین اور ایک بزرگ
دوسرے بزرگ کو اوسکی بابت وصیت کرتا چلا آیا اور بلا شبہ و شک حق سبحانہ تعالی نے اسی
نور کی بابت فرمایا ہے کہ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم و یابی اللہ الا
ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون ط پس ظاہر ہے کہ جو شخص اس نور مین جناب
سید المرسلین کا شریک و سہیم ہو اوس پر کوئی دوسرا شخص کیونکر مقدم و مرجح ہو سکتا ہی پس مثل
آفتاب کے روشن ہو گیا کہ شاہ ولایت وصایت و خلافت جناب رسالت و امامت امت کے
لئے احق و اولی تھی اور ضرور تھا کہ جناب رسالت مآب اپکو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرماتے وہو المطلوب
علاوہ اسکے خود اسی حدیث مبارک کی آخر مین کہ جو ینابیع المودۃ القربے سے نقل کی ہی قول جناب رسولخدا

موجود ہی کہ فنفی النبوۃ و فی علی الخلافۃ یعنی پس محمد مین نبوت ہی اور علی مین خلافت ہی پس ہماری کوئی ضرورت ہی
دلیل و برہان قایم کرنیکی باقی نہی **واضح ہو** کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ
مین پہلی اس حدیث نور کو ناقص و ناتمام نقل کیا ہی بعد اوسکو اپنی دانست مین موضوع قرار دیا ہی اور بہت
کچھ کلام مہمل و لایعنی کیا ہی اوسکی جواب مین جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ
نے ایک مجلد ضخیم لکھا ہے کہ چہ سات سو چہیاسی صفحے کا ہی اور مطبع مشرق الانوار لکھنؤ سنہ ۱۲ ہجری
مین مطبوع ہوا ہے اور مجلد ہشتم ہی منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار کا
پس ہمکو اس مختصر مین کچھہ ضرورت شاہ صاحب کی کلام نا فرجام کے نقض و ابرام کی باقی نہین ہے
جس شخص کا جی چاہے مجلد مذکور کی طرف رجوع کرے کہ جناب افضل المتکلمین موصوف نے کوئی دقیقہ
تحقیق و تدقیق و اسکات و الزام خصم و اتمام حجت کا باقی نہین رکہا و کفی اللہ المومنین القتال **تنبیہ** چونکہ یہہ
کتاب مودۃ القربی اغلاط بہت چہپی ہی اور اس حدیث مین اغلاط صریحہ معلوم ہوتی تہی لہذا اپنی مجلد ہشتم
عبقات الانوار مذکور الصدر کی طرف رجوع کی تو اوسکے صفحہ ۱۹۷ مین یہہ حدیث نکلی معلوم ہوا کہ اس
حدیث مین تین غلطیان کاتب کی ہین **اول** بعد الالف عام کی جگہہ باربعۃ الف عام لکہا ہے
دوم رکب کی بعد فقد ذلک النور نہین ہی **سوم** ففی النبوۃ کی جگہہ و فی النبوۃ لکہا ہی چونکہ نقل مطابق
اصل ہونا چاہیے لہذا اپنے متن مین ان الفاظ کی تصحیح نہین کی لیکن ترجمہ صحیح لکہا ہی **دلیل سوم**
حدیث منزلت ہی یعنی جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابیطالب سے فرمایا ہی کہ انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ اے علی تو مجہسے مثل ہارون کی ہی موسیٰ سے لیکن
یہہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا **واضح** ہو کہ یہہ حدیث اسقدر مشہور و معروف ہی کہ بخاری و
مسلم نے بھی اپنی اپنی صحیح مین باختلاف یسیر باوصف عصبیت و عناد اسکو درج کیا ہی اور ایک مجلد
ضخیم کہ گیارہ سو ستتر صفحہ کا ہی اور مجلد ثانی ہی منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار کا مطبع مطلع نور لکہنو
سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین مطبوع ہو کر شایع و مشتہر ہو چکا ہے اور اوسمین جس شرح و بسط کی ساتہہ اس حدیث
شریف کا بیان ہی وہ قابل ملاحظہ اہل عرفان ہی اور چالیس دلیلین عقلی و نقلی اس بات پر قائم ہین کہ اس حدیث

مبارک سے خلافت بلا فصل علی بن ابیطالب ثابت و محقق ہی اور ہر دلیل امیرالمومنین سے لاجواب ہی چنانچہ
مین شعاع دہم مین بھی اسکا ذکر کرچکا ہون لہذا اس مختصر مین بحکاو اسکی بیان کی کچھہ ضرورت نہین ہی جسکا
جی چاہی وہ مجلد مذکور کیطرف رجوع کرے اور طریق استدلال اس حدیث مبارک سے بطور ایجاز و اختصار
اس طرح پر ہی کہ جب علی بن ابیطالب بقول مخبر صادق آپ سے اوس مرتبے پر ہین کہ جس مرتبہ پر حضرت ہارون
حضرت موسی سے تھے تو لامحالہ جسطرح حضرت ہارون خلیفہ حضرت موسی تھے اسیطرح جناب امیر بھی خلیفہ جناب
رسالتمآب ہوئے اور جو فضائل کہ حضرت ہارون کے لیئے بعد حضرت موسی کے بنی اسرائیل مین ثابت تھے
وہی سب فضائل جناب امیر کے لیئے اس امت مین ثابت ہوئے شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ مشبہ و مشبہ بہ
مین من جمیع الوجوہ مشابہت ضروری نہین ہی بلکہ بعض وجوہ مشابہت بھی کافی ہین تو ہم جواب دینگے کہ خود
کلام معجز نظام حضرت خیرالانام مین اسکا جواب موجود ہی کیونکہ امر نبوت بعد جناب رسالتمآب حضرت امیر مین
ممکن نہ تھا کہ آپ خاتم النبیین ہین لہذا اوسکو خود آپنے مستثنے فرمایا پس اس سے ثابت ہوگیا کہ سوا امر نبوت کے
اور سب فضائل ہارونی جناب مرتضوی کے لیئے ثابت ہین ورنہ اگر کوئی دوسرا امر ثابت نہوتا تو اوسکو بھی
مخبر صادق مستثنے فرماتے اور مین یہان بعون اللہ تعالی چند وجوہ مشابہت کو بیان کرتا ہون **اول** یہہ
کہ جب حضرت موسی کوہ طور پر تشریف لیجانے لگے تو حضرت ہارون کو بنی اسرائیل مین اپنا خلیفہ بحکم حق سبحانہ تعالی
مقرر فرمایا چنانچہ کلام الہی اسپر شاہد ہی **وقال موسی لاخیہ ھرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع**
سبیل المفسدین ترجمہ اور کہا موسی نے اپنے بھائی ہارون سے کہ خلیفہ ہو میرا میری قوم مین اور اصلاح
کر اور نہ پیروی کر مفسدین کی راہ کی **انتہی** لیکن بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کی اطاعت نکی اور سامری کے
بہکانیسے گوسالہ کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہہ قصہ قرآن سے ثابت ہی اسیطرح جناب رسولخدا نے جب علی بن
ابیطالب کو اپنا خلیفہ مقرر فرماکے اس عالم فانی سے رحلت فرمائی تو اس امت نے بھی انکی اطاعت نکی اور غیرون
کی پیروی کرنے لگے اور ہم بحث ارتداد مین کہ جو شروع کتاب مین ہی اوسکو بتفصیل مناسب بیان کرچکے ہین
دوم یہہ کہ جناب رسولخدا نے جسطرح مقام غدیر خم مجمع عام مین علی مرتضی کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اسیطرح
حضرت موسی نے بھی حضرت ہارون کو مجمع عام بنی اسرائیل مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا **سوم** یہہ کہ

جس روز حضرت موسی نے حضرت ہارون کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا وہ روز نوروز تھا اور جب جناب رسولخدا نے جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا وہ بھی روز نوروز تھا **چہارم** یہہ کہ حضرت موسی نے حضرت ہارون کی اولاد مین امر خلافت و امامت بطناً بعد بطن مقرر فرمادیا تھا چنانچہ خود توریت مین یہہ کیفیت مفصل لکھی ہوی ہے اسیطرح جناب امیر کی اولاد مین بھی امر وصایت و خلافت بحکم حضرت رسالت بطناً بعد بطن مقرر ہوا اور ہم شروع بحث غدیر مین بعد ساقی نامہ ذیل استخلاف انبیا و رسل علیہم السلام مین حضرت ہارون اور اونکی اولاد کی خلافت کا بروز نوروز بمجمع عام مین مقرر ہونا ثابت کرچکے ہین **پنجم** یہہ کہ جسطرح حضرت ہارون کو دو صاحبزادے امام یعنی شبیر و شبیر اور اسیطرح حضرت علی بن ابیطالب کو بھی دو صاحبزادے امام یعنی حسن و حسین بلکہ زبان عربی مین ترجمہ ہی شبیر و شبیر کا اور یہہ امر احادیث کثیرہ مسلمہ فریقین سے ثابت ہی **دلیل چہارم** حدیث مواخاۃ ہی اور ہم اسکو شرح ابحاث ہم مین ثابت کرچکے ہین کہ جناب رسولخدا نے جب اپنے اصحاب مین سے ایک کو دوسرے کا بھائی مقرر کیا تو جناب امیر کو اپنے لیے مخصوص کرکے فرمایا کہ انت اخی فی الدنیا والاخرہ **یعنی** یا علی تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت مین پس اس سے جناب امیر کی فضیلت جمیع صحابہ پر ثابت ہوگئی اور افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے جیسا کہ ہم دلیل اول مین بیان کرچکے ہین شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ یہہ امر بسبب قرابت تہا نہ بوجہ افضلیت تو ہم اسکا جواب دینگے کہ خود قرابت موجب افضلیت ہے اور کون مسلم و دیندار اسکو تسلیم کرسکتا ہے کہ قرابت رسول کو صحابیت پر ترجیح و فضیلت نہ ہو لیکن ہم اسیقدر پر اکتفا نہین کرتے بلکہ ہمارا تو یہہ دعوی ہے کہ جناب رسولخدا نے جو جناب امیر کو اپنی اخوۃ کے لیے مخصوص فرمایا اسکا باعث محض قرابت نہ تھا بلکہ الیسے فضائل و خصائص حضرت امیر تھے کہ جو مافوق قرابت تھے اور دلیل بین اسپر یہہ ہے کہ یہہ معاملہ مواخاۃ ابتدای ہجرت مین مدینہ منورہ مین واقع ہوا ہے کہ اوسوقت تک حضرت عباس کا ایمان لانا ثابت نہین لیکن جناب رسولخدا کے اقارب مین سے علاوہ جناب امیر کے تین شیر دلیر اور موجود تھے کہ جو بدرجہا حضرت عباس سے افضل ہین **اول** حضرت حمزہ عم حقیقی و برادر رضاعی جناب رسولخدا کہ جو باتفاق فریقین لقب سید الشہدا و اسد اللہ سے ملقب ہین اور جنگ احد مین شہید ہوکے فردوس اعلی مین تشریف لیگئے **دوم** عبیدہ بن حارث ہین کہ جو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے اور جنگ بدر مین مرتبہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے **سوم** حضرت جعفر طیار بن ابیطالب ہین کہ جو علی مرتضی

کی بڑی بھای تھی اور جنگ موتہ مین شہید ہوئی اور چونکہ جہاد مین اپکی دونو بازوی مبارک قلم ہوگئی تھی لہذا باتفاق
فریقین اپکو دو پر زمرد سبز کے عطا ہوئی کہ آپ فرادیس جنان مین اونسی ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتی ہین اور اسی
سبب سی طیار اپکا لقب ہی پس جب باوصف ان تین بزرگون کی موجود ہونیکی جناب رسولخدا نی حضرت علی مرتضی کو
اپنی اخوت کی لئی مخصوص فرمایا تو اس سی بخوبی روشن ہوگیا کہ جناب امیر مین کوئی ایسا امر فضیلت کا تھا کہ جو
مافوق قرابت و نیز مافوق اون سب فضائل کی تھا کہ جو شہدای ثلثہ موصوفہ مین موجود تھی فہذا ہو المطلوب
دلیل پنجم حدیث علی منی وانا من علی ہی **یعنی** جناب رسولخدا نی فرمایا ہی کہ علی مجھسی ہی اور مین علی سی ہون
اور یہہ حدیث بھی دلیل افضیلت علی بن ابیطالب ہی اور افضیلت موجب استحقاق خلافت ہی جیسا کہ بیان
ہوچکا ہی اور ہم اس حدیث مبارک کو شعاع شانزدہم و شعاع ہفدہم مین سنیون کی کتب معتبرہ سی ثابت
کرچکی ہین **و نیز جزء ثانی صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر کی صفحہ ۳۸۱ باب مناقب**
علی بن ابیطالب مین پہلی حدیث یہہ ہی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی
انت منی وانا منک **ترجمہ** اور فرمایا جناب رسولخدا نے علی سی کہ تو مجھسے ہی اور مین تجھسے ہون
بعد آیہ مباہلہ کی بھی ان چار حدیثون کو اس سبب سی لکھا ہی کہ مثل آیہ موصوفہ کی یہہ حدیثین بھی ہمارے نبی و
علی دونون بھائیون کی اتحاد و یک جہتی پر دلالت کرتی ہین کما لا یخفی **دلیل ششم** شان نزول آیہ
وانذر عشیرتک الاقربین ہی اور ہم شعاع ہجدہم کی لفظ چہارم خلیفتی کی ثبوت مین سنیون کی کتب معتبرہ
سے ثابت کرچکی ہین کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی ہی تو جناب رسولخدا نی بنی ہاشم کو جمع کرکے صاف فرمایا
ہی کہ علی تم لوگون مین سی میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہی پس اسکی اطاعت کرو پس جب ابتدای
بعثت و رسالت مین جناب رسولخدا نی جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ اپنی آخر
عمر مین آپکو اس عہدے سے معزول کردیتی بلکہ ثابت ہوگیا کہ یہہ امر ضروری و لابدی تھا کہ جس طرح ابتدای
بعثت مین اپکو مجمع بنی ہاشم مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا اوسی طرح اواخر ایام نبوت مین بھی قریب
رحلت و انتقال اپکو مجمع کل اہل اسلام خواص و عوام اقارب و اباعد مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرماتی تاکہ
اتمام حجت باحسن وجوہ واکمل طرق عمل مین آتا اور یہہ امر ظاہر و آشکار ہی کہ کچھہ ضرورت اسپر دلیل و برہان کی

ہمین ہے مگر حجد و انکار کا تو کچھہ علاج ہنین ہی **دلیل ہفتم** سبقت اسلام علی مرتضی علیہ السلام ہی اور ہم اس
امر کو شعاع یازدہم مین سنیون کی بہت سی معتبر کتابون سی ثابت کر چکے ہین کہ مردون مین سب سی پہلی آپ ہی ایمان
لائی ہین پس سبقت موجب افضلیت و اولویت ہی اور افضلیت سبب استحقاق خلافت کما مر اور ایمان لانا حضرت
خدیجہ کا قبل جناب امیر جیسا کہ بعض کتب اہلسنت مین مذکور ہی اگر مان بھی لیا جاوے تو یہہ امر ہمارا اس دلیل کا قادح نہین
دو سبب سی **اول** یہہ کہ علی ابن ابیطالب کا اسلام مسبوق بکفر نہ تھا یعنی باتفاق فریقین آپنی کبھی بت پرستی
نہین کی اور نہ کبھی کوئی کلمہ کفر کہا اور حضرت خدیجۃ الکبری سلام اللہ علیہا کی باب مین یہ فضیلت متحقق نہین پس
اونکی افضلیت بھی جناب امیر سے ثابت نہین ہو سکتی **دوم** گفتگو مردون مین ہی عورتین اس بحث سی خارج ہین اسکا
سبب یہی کہ اونمین سی کسیکو لیاقت خلافت و امامت کی حاصل نہین ہو سکتی گو کسی مرتبہ عالیہ پر فائز ہون علاوہ
برین حضرت خدیجۃ الکبری کا انتقال جناب رسولخدا کی سامنی قبل ہجرت ہو چکا تھا **دلیل ہشتم** علاوہ سبقت اسلام
کی یہہ امر بھی ثابت ہی کہ جناب امیر نی بدو فطرت سی سوا معبود حقیقی کی اور کسیکو سجدہ نہین کیا پس بالضرورۃ ثابت
ہو گیا کہ آپ مدعیان خلافت سی کہ جو سن شیخوخت و کہولت تک بت پرستی مین مبتلا رہی احق و اولی بالخلافۃ
ہین **دلیل نہم** حدیث ثقلین ہی اور اوسکو ہم قبل بحث غدیر خم واعظ صاحب کی تقریر کی جواب مین بہ تفصیل
مناسب بیان کر چکے ہین کہ یہہ حدیث عصمت اہلبیت پر دلالت کرتی ہی اور جو لوگ کہ بعد رسولخدا کی معصوم
ہون وہی احق و اولی بالخلافۃ ہین بلکہ واجب و لازم ہی کہ اونہین کی خلافت تسلیم کیجاوی نہ غیر معصوم کی اور
ہم اس امر کو بھی مکرر کہہ چکی ہین کہ جب ثابت ہو گیا کہ مستحق خلافت اہلبیت ہین تو بعد رسولخدا خلافت جناب امیر
متعین ہو گی اسلئی کہ آپ بالاتفاق افضل اہلبیت ہین اور شعاع چہارم مین بھی اس حدیث کا ذکر ہو چکا ہی اور
یہہ حدیث مبین و مفسر ہی آیہ تطہیر کی اور باقی مفصل بیان اس حدیث اور روایت کا انشاء اللہ العزیز باب پنجم کی
جواب مین آویگا کہ در باب تعریف اہلبیت ہی اور وہان ہم سنیون کی کتابون سی بہ تفصیل اس بات کو ثابت کرینگی
کہ اہلبیت سی مراد اصحاب کسا ہین یعنی پنجتن پاک علیہم السلام اور باقی ائمہ اثنا عشر بھی شامل ہین و نیز دلیل اول مین
کہ جو احادیث کہ ہمنی درمنثور و تفسیر کبیر و تفسیر کشاف و تفسیر نیشاپوری سی لکھی ہین اون سی بھی بخوبی ثابت ہو چکا ہی
کہ آیہ تطہیر مین سوا پنجتن پاک کی اور کوئی مرد یا عورت داخل نہین ہی و نیز ایک مجلد ضخیم کہ جو مجلد ثانی عشر ہی کتاب

ستطاب عبقات الانوار کا مطبع مطلع الانوار لکھنؤ میں حدیث ثقلین کے بیان میں مطبوع ہوکر شائع و مشتہر ہو چکا ہے اوسمین کا پہلا حصہ جو سو سینتیس صفحے کا ہے مجکو پہنچا ہے اور باقی کے معاینہ سے میں ابھی تک محروم ہون لہذا مجکو معلوم نہین ہے کہ حصہ دوم میں کسقدر صفحہ ہین **دلیل دہم** آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون ہے اسکو ہم شعاع پنجم مین مفصل بیان کرچکے ہین اور سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت کرچکے ہین کہ یہ آیت شان علی ابن ابیطالب مین نازل ہوئی ہے اور اس امر پر دلائل قطعیہ قایم کرچکے ہین کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین لفظ ولی سے سوا امام کے اور کوئی معنی مراد نہین ہوسکتی پس جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ یہ آیہ وافی ہدایہ امامت و خلافت علی ابن ابیطالب کی باب مین نازل ہوا ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہہ امر ضروری تھا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ قریب رحلت و انتقال حسب سنن انبیای ماسلف اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمائین تاکہ اس آیہ کریمہ کی تبیین و تفسیر باحسن وجوہ و اکمل طرق ہوجاے اور اتمام حجت عمل مین آئے اور کسیکو اتباعاً للفتنۃ تاویل و تشکیک کی گنجایش باقی نرہے چنانچہ غدیر خم مین ایسا ہی ہوا ہے اور یہی باعث ہے کہ جو لفظ حق سبحانہ و تعالی نے امامت علی ابن ابیطالب کی باب مین اس آیت مین نازل فرمائی ہے اوسی لفظ سے جناب رسولخدا نے بھی اس امامت و خلافت کا بیان کیا ہے چنانچہ لفظ مولی جو حدیث غدیر مین ہے اوسکی اور لفظ ولی کی کہ جو اس آیت مین ہے ایک ہی معنی ہین اور دونون کا ایک ہی مادہ ہے علاوہ اسکی اکثر روایات معتبرہ اہلسنت و جماعت مین حدیث غدیر خم مین لفظ مولی کی جگہہ لفظ ولی موجود ہے چنانچہ شعاع چہارم مین جو حدیث خصایص نسائی و نیز کتاب کنز العمال سے ہمنے نقل کی ہے اوسمین اسطرح ہے من کنت ولیہ فعلی ولیہ و نیز جس شخص کاجی چاہے وہ مجلد حدیث غدیر و مجلد حدیث ثقلین کتاب عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے کہ اوسمین اکثر احادیث غدیر خم لفظ ولی کے ساتھہ ملاحظہ کریگا اور ہماری خطبہ مبارکہ مین تو لفظ مولی اور لفظ ولی دونون موجود ہین پس اہل بصیرت و متتبعین کتاب و سنت پر یہ امر واضح و لایح ہے کہ یہ آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ توطیہ و تمہید ہے حدیث مبارک غدیر خم کا **دلیل یازدہم** حدیث ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن بعدی ہے یعنی تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہر مومن کا ہے میرے بعد پس ظاہر ہے کہ یہہ حدیث بھی تفسیر

آیہ انما ولیکم اللہ کی اور توطیہ اور تمہید ہی حدیث غدیر خم کی کہ ان تینون مین لفظ ولی ہی اور اسکی تقیید جو لفظ بعدی کے ساتھ ہی وہ صریح اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ لفظ ولی کے معنی اس آیت و حدیث مین امام و خلیفہ کی ہین اس سبب سے کہ دوست و ناصر مراد لینے مین کسیطرح معنی حدیث مستقیم نہین ہو سکتی کما ہو الظاہر اور اس حدیث کو ہم شعاع ہفتدہم مین سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت کر چکی ہین اور خیانت صاحب مشکوۃ اور اوسکی متمم شاہ عبد الحق صاحب کی جامع الترمذی کی نقل عبارت سے ظاہر کر چکے ہین اور ایک مجلد ضخیم کتاب عبقات الانوار کا اس حدیث کی بیان مین چھپکر شائع ہو چکا ہی **دلیل دوازدہم** آیہ مبارکہ انما انت منذر و لکل قوم ہاد **یعنی** سوا اسکی نہین ہی کہ تو ای محمد ڈرانی والا ہی اور واسطی ہر قوم کی ایک ہادی ہی شعاع ششم مین ہم تفاسیر معتبرہ اہلسنت و جماعت سے ثابت کر چکی ہین کہ یہ آیہ وافی ہدایہ جناب رسولخدا اور علی مرتضی دونون بھائیون کی شان مین نازل ہوا ہی اور منذر سے مراد جناب رسولخدا اور ہادی سے مراد علی مرتضی ہین اور آپنی بتصریح فرمادیا ہی کہ مین منذر ہون اور یا علی تو ہادی ہی اور میری بعد تیری سبب سے لوگ ہدایت پاوینگی پس اس آیت کی تفسیر سے امر امامت و خلافت علی بن ابیطالب ایسا واضح اور روشن ہی کہ کسی دلیل کے قائم کرنیکی اسپر ضرورت نہین ہی خصوصاً لفظ بعدی سے **دلیل سیزدہم** حدیث ہذا واللہ قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی ہے اور ہم اسبات کو شعاع سیزدہم مین کتب معتبرہ اہلسنت و جماعت سے ثابت کر چکی ہین کہ جناب رسولخدا نی اپنی اصحاب کو حکم فرمایا ہی کہ میرے بعد علی کی ساتھہ ہو کر ناکثین و قاسطین و مارقین سے قتال کرین اور یہہ حکم اشعار ہی امامت و خلافت علی بن ابیطالب کیطرف کہ اوسکا بیان جناب رسولخدا کو اپنی آخر عمر مین ضروری اور لابدی تھا تاکہ تمام حجت بابلغ وجوہ عمل مین آئی اور باتفاق فریقین ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر و حضرت ام المومنین عائشہ اور اونکا لشکر ہی اور قاسطین سے معاویہ اور اوسکی اصحاب اور مارقین سے خوارج **دلیل چہاردہم** آیہ و تعیہا اذن واعیہ ہی اور ہم شعاع ہجدہم کی لفظ سوم کی ثبوت مین سنیون کی تفاسیر معتبرہ سے لکھہ چکے ہین کہ اس آیت مین اذن واعیہ سے مراد گوش مبارک جناب امیر ہین اور جناب رسولخدا نی بتصریح فرما دیا ہی کہ یا علی خدا نی مجھکو حکم دیا ہی کہ مین تجھکو علم عطا کرون پس تیری کان میری علم کو سننی والی ہین اور تو میری علم کا یاد رکھنی

والا ہی اور جناب امیر نی فرمایا ہی کہ بعد اس آیت کی نازل ہونیکی پہر مین کوئی بات نہین بھولا اور نہین بھولونگا
ہون پس اس سی صریح ظاہر ہی کہ سوای امام معصوم کی یہہ کسی ادمی کی شان نہین ہی کہ سہو و نسیان سی بری ہو
ثابت ہوگیا استحقاق خلافت علی بن ابیطالب **دلیل پانزدہم** ثبوت لفظ امیر المومنین ہی زبان جناب رسالتمآب
سے علی بن ابیطالب کے باب مین چنانچہ شعاع ہجدہم لفظ وصی کی ثبوت مین جو ایک حدیث ہمنی مطالب السؤل سی نقل
کی ہی اوس سی ثابت ہی کہ جناب رسولخدا نی جناب امیر کو امیر المومنین و سید المسلمین و قائد الغر المحجلین و خاتم الوصیین ارشاد
فرمایا ہی اور اس حدیث کی آخر سی یہہ بھی ثابت ہی کہ انہی فرمایا ہی کہ یا علی تو میری بعد احکام خدا کو میری طرف سی ادا کریگا اور
لوگون کو میری اواز سنائیگا اور اونکی اختلاف کی وقت امر حق کو ظاہر کریگا اور یہہ حدیث کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم
مین بھی موجود ہی **ونیز** شعاع بستم مین جو پہلی حدیث ہمنی کتاب مودۃ القربی سی لکھی ہی اوس سی ثابت ہی کہ لوح محفوظ
مین علی بن ابیطالب امیر المومنین لکھا ہوا ہی اور جو دوسری حدیث ہمنی اوسی کتاب سی نقل کی ہی اوس سی ثابت ہی
کہ جناب امیر قبل خلقت آدم لقب امیر المومنین سی ملقب ہوئی ہین اور جو تیسری حدیث ہمنی اس کتاب سی نقل کی ہی
اوس سی ثابت ہی کہ جسطرح حق سبحانہ و تعالی نی بروز الست سب بندون سی اپنی ربوبیت اور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی رسالت کا اقرار لیا ہی اوسیطرح حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا بھی اقرار لیا ہی پس ای حضرات سنیہ تم ہی
انصاف سی جواب دو کہ اس امارت سی کہ جو لوح محفوظ مین لکھی ہوئی تھی اور بروز الست اوسکا اقرار لیا گیا سوا
امامت و خلافت کی اور کوئی امر مراد ہو سکتا ہی **دلیل شانزدہم** ثبوت لفظ امام ہی اور ہمنی شعاع بست و یکم مین
بعض اخر خطبہ مبارکہ کتاب توضیح الدلائل سید شہاب الدین احمد صاحب سی نقل کی ہین اونسی ثابت ہی کہ جناب رسولخدا
نے جناب امیر کو سید المسلمین و امام الخیرۃ المتقین و قائد الغر المحجلین ارشاد فرمایا ہی **ونیز** شعاع بست و دوم مین جو حدیث
ہمنی کتاب مودۃ القربی اسی لکھی ہی اوسمین جناب رسولخدا کا یہہ قول مبارک موجود ہی کہ من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت
امامہ فعلی امامہ **ونیز** اسی شعاع مین جو پہلی حدیث ہمنی حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم سی نقل کی ہی اوسمین یہہ قول جناب
رسولخدا کا موجود ہی کہ رب العالمین نی مجھسے عہد کیا ہی کہ علی رایۃ الہدی و منار الایمان و امام اولیائی **ونیز** اسی کتاب
کی دوسری حدیث جو نقل کی ہی اوسمین بھی یہی الفاظ مع شئی زائد منقول ہین **ونیز** اسی شعاع مین ایک حدیث
ہمنی کنز العمال سی نقل کی ہی اوسمین موجود ہی کہ جناب رسولخدا نی حضرت علی کو فرمایا کہ مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین

حضرات سنیہ کیا اب بھی تم امامت علی بن ابیطالب پر ایمان نہ لاؤ گے اور رسل اور خلفا کی طرح بھی آدمیون کا بنایا ہوا امام سمجھو گی اور اسکا یقین نکرو گی کہ مجمع غدیر خم آپ ہی کا اعلان و اظہار امامت و خلافت کیلئے منعقد ہوا تھا و لیل منعقد پنجم وہ حدیث ہے کہ ہمنے شعاع بست و سوم مین مودۃ ثالثہ کتاب مودۃ القربی سے نقل کی ہے و نیز کتاب کنز العمال جز سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدر آباد ص ۱۵۳ مین یہ حدیث ہے اما ترضین انی زوجتک اول المسلمین اسلاما و اعلمہم علما فانک سیدۃ نساء امتی کما سادت مریم قومہا اما ترضین یا فاطمۃ ان اللہ اطلع علی اہل الارض فاختار منہم رجلین فجعل احدہما اباک والاخر بعلک ۔ و تعقب ۔ عن ابی ہریرۃ طب ک ۔ و تعقب ۔ خط عن ابن عباس ترجمہ کیا نہین راضی ہے تو اسیات سے کہ تحقیق تزویج کیا ہے مینے تجھکو ایسی شخص سے کہ جو اول ہے سب مسلمانون کا اسلام مین اور اعلم ہے ان لوگون کا علم مین پس تحقیق تو سردار ہے میری امت کی عورتون کی جسطرح کہ سردار تھی مریم اپنی قوم کی کیا نہین راضی ہے تو ای فاطمہ اسبات سے کہ تحقیق مطلع ہوا اللہ اہل زمین پر پس اختیار کیا انمین سے دو مردون کو پس گردانا ایک کو ان دونون سے تیرا باپ اور دوسری کو تیرا شوہر و نیز اسی کتاب کی اسی مجلد کے ص ۳۹۱ مین یہ حدیث ہے عن ابن عباس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ من علی قالت فاطمۃ یا رسول اللہ زوجتنی من رجل فقیر لیس لہ شئی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضین ان اللہ اختار من اہل الارض رجلین احدہما ابوک والاخر زوجک (خط فیہ) و سندہ حسن ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جس وقت تزویج کیا رسولخدا نے فاطمہ کو علی سے تو فاطمہ نے کہا کہ ای رسولخدا تزویج کیا مجھکو ایک مرد فقیر سے کہ اسکے پاس کچھ نہین ہے پس فرمایا رسولخدا نے کہ کیا تو راضی نہین ہے اسبات سے کہ تحقیق اللہ نے اختیار کیا اہل زمین مین سے دو مردون کو ایک ان دونون کا تیرا باپ ہے اور دوسرا تیرا شوہر یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ یہ احادیث مبین و مفسر و مخصص ہین آیہ وافی ہدایہ و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرۃ کی کہ جسکو ہم دلائل قسم اول کی دلیل دوم مین معہ تفسیر لکھ چکے ہین اور سلب اختیار خلق بنی و امام کے تقرر کرنے مین ثابت کر چکے ہین پس کاش اہلسنت و جماعت خود بانصاف سوچتے کہ

حق سبحانہ وتعالی نے نبی و علی دونون بھائیون کو سوا تمام اہل زمین سے اختیار کیا سوا اسکے ان حضرات کو کچھ چارہ
نہین ہے کہ کہین کہ جناب رسولخدا کو نبوت کیلئے بلکہ خاتم النبیین بنانے کیلئے اختیار کیا پھر علی ابن ابیطالب کو بابین
کیا کہ نہ نبی ہوگی اور بعد نبوت کے سوا امامت کے اور کوئی نہین اسکے لیے ثابت کرینگے جاننا وکلان احادیث سے سوا اسکے او
کوئی امر ثابت نہین ہو سکتا کہ جناب رسولخدا کو حق سبحانہ وتعالی نے نبوت وخاتمیت کیلئے اختیار کیا اور جناب علی مرتضی
اونکی خلافت کیلئے کہ جو امامت ہے تمام خلق کی پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسولخدا کو اپنے اخر عمر مین اتمام حجت کیلئے اس
امامت وخلافت کو حسب سنن انبیاء و سلف مجمع عام مین بیان فرمانا ضروری ولابدی تھا کہ کسیکو کوئی شک
و شبہ باقی نہ رہے جیسا کہ اپنے غدیر خم مین کیا دلیل چہاردہم وہ حدیث کہ جو بہت شائع ہے ہم نے کتاب کنز العمال جزو
سادس مذکور المسند کی صفحہ ۳۹۱ سے نقل کی ہے نیز اسی کتاب کی اسی مجلد کی ص ۱۵۳ مین یہ
حدیث ہے ما انزل اللہ تعالی آیة یا ایہا الذین امنوا الا و علی راسہا و امیرہا رحل عن
ابن عباس ترجمہ نہین نازل کی ہے اللہ تعالی نے کوئی آیت لفظ یا ایہا الذین امنوا سے مگر علی اوسکا سردار
ہے اور امیر ہے انتہی اس حدیث سے دو فائدہ جلیلہ حاصل ہین اول یہ کہ صدہا آیتون کا جناب امیر کی شان مین
نازل ہونا باحسن وجوہ ثابت ہے دوم یہ کہ جو مومنین کہ قرآن شریف مین ممدوح ہین اون سبکی امارت
اپکیلئے متحقق ہے اور امارت مومنین عین امامت وخلافت ہے وہو المقصود دلیل پانزدہم حدیث تشبیہ ہے
اور یہ حدیث کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول تصنیف علامہ کمال الدین
محمد بن طلحہ شافعی مطبوع مطبع جعفری لکھنو کی ص ۲۲ مین بروایت بیہقی اسطرح
لکھی ہوئی ہے ومن ذلک ما رواہ الامام البیہقی فی کتابہ المصنف فی فضائل
الصحابة یرفعه بسنده الی رسول اللہ انه قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمه والی نوح
فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمه والی موسی فی هیبته والی عیسی فی عبادته فلینظر الی علی
بن ابیطالب ترجمہ فضائل علی بن ابیطالب مین سے وہ حدیث ہے کہ بیہقی نے اوسکی روایت کی ہے اپنی اوس کتاب
مین کہ جو فضائل صحابہ مین تصنیف کی ہے رفع کیا ہے اوسکو ساتھ اپنی سند کے طرف رسولخدا کے کہ تحقیق فرمایا
جناب رسولخدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ نظر کرے طرف آدم کی اونکی علم مین اور طرف نوح کی

اونکی تقوی مین اور طرف ابراہیم کی اونکی حلم مین اور طرف موسیٰ کی اونکی ہیبت مین اور طرف عیسیٰ کی اونکی عبادت
مین پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی بن ابیطالب کی فیز کتاب مودۃ القربیٰ مذکور کی ص ۲۹ مین
یہہ حدیث اس طرح لکھی ہے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی ہیبتہ والی میکائیل فی رتبتہ والی جبرئیل فی جلالتہ والی آدم
فی سلمہ والی نوح فی خشیتہ والی ابراہیم فی خلتہ والی یعقوب فی حزنہ والی یوسف فی جمالہ
والی موسیٰ فی مناجاتہ والی ایوب فی صبرہ والی یحییٰ فی زہدہ والی عیسیٰ فی سنتہ والی یونس
فی ورعہ والی محمد فی حسنہ وخلقہ فلینظر الی علی فان فیہ تسعین خصلۃ من خصال
الانبیاء جمع اللہ فیہ ولم یجمع فی احد غیرہ وعد جمیع ذلک فی جواہر الاخبار ترجمہ
حضرت جابر رض سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے اسبات کا کہ نظر کرے طرف اسرافیل
کی اوسکی ہیبت مین اور طرف میکائیل کی اوسکی مرتبے مین اور طرف جبرئیل کی اوسکی بزرگی مین اور طرف آدم
کی اوسکی اطاعت مین اور طرف نوح کی اونکی خوف مین اور طرف ابراہیم کی اونکی خلت مین اور طرف
یعقوب کی اونکی حزن مین اور طرف یوسف کی اونکی جمال مین اور طرف موسیٰ کی اونکی مناجات مین
اور طرف ایوب کی اونکی صبر مین اور طرف یحییٰ کی اونکی زہد مین اور طرف عیسیٰ کی اونکی سنت مین اور
طرف یونس کی اونکی ورع مین اور طرف محمد کی اونکی حسن مین اور اونکی خلق مین پس چاہیے کہ نظر
کرے طرف علی کی پس تحقیق اوسمین نوّے خصلتین ہین خصائل انبیا علیہم السلام مین سے کہ جمع کی
ہین اللہ نے اوس مین اور نہین جمع کی ہین کسی اور شخص مین سوا اوسکی اور یہہ سب خصلتین کتاب
جواہر الاخبار مین لکھی ہوی ہین انتہی اس حدیث مبارک سے افضلیت علی بن ابیطالب کی ظاہر
ہے کچھ ضرورت دلیل و برہان قائم کرنیکی نہین اور افضلیت باعث استحقاق خلافت ہے کما مر واضح ہو
کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے اس حدیث کو تحفہ اثنا عشریہ مین اپنے نزدیک موضوع قرار دیا ہے اور اوسکی
جواب مین جناب فخر المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ نے ایک مجلد ضخیم لکھا ہے اور وہ مطبع
مطبع نور لکھنو محلہ نخاس سنہ ہجری مین دو حصے کرکے چھپا ہے پہلا حصہ ۵۰۰ صفحے کا ہے اور دوسرا حصہ

۴۸۳ صفحے کا ہے اور مجلد ششم ہے منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار کا پس ہمکو اب کچھ ضرورت رد کلام شاہ صاحب
کی باقی نہیں ہے وکفی اللہ المومنین القتال دلیل ششم حدیث طیر ہے اور یہہ حدیث مبارک کتاب
جامع الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی دہلی جلد ثانی کی صفحہ ۲۱۳ باب مناقب علی بن ابیطالب
مین اسطرح لکھی ہے عن انس بن مالک قال کان عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم طیر فقال
اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معہ ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے کہ اونسے کہا کہ جناب رسولخدا کے پاس ایک طایر تھا پس آپنے فرمایا کہ بارخدایا میرے پاس ایسے شخص کو بھیجدے
کہ اپنی تمام خلق سے تو اوسکو زیادہ دوست رکھتا ہو کہ میرے ساتھ اس طایر کو کہاے پس آے علی اور آپکے ساتھ نوش فرمایا
انتہی چونکہ ترمذی صاحب نے اس حدیث کے الفاظ مین کمال اختصار و اقتصار فرمایا ہے لہذا مین اس حدیث کو جلد
سادس کنز العمال مذکور کی ص ۴۰۶ سے بھی نقل کرتا ہون اور یہہ حدیث اسی صفحے مین
دو جگہہ لکھی ہوی ہے مگر بخوف طوالت ایک ہی کی نقل پر اکتفا کرتا ہون بمسند انس
عن عمرو بن دینار عن انس قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بستان فاھدی لنا طائر
مشوی فقال اللھم ائتنی باحب الخلق الیک فجاء علی بن ابیطالب فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مشغول فرجع ثم جاء بعد ساعۃ ودق الباب وردد تہ مثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا انس افتح لہ فقال ما رددتہ فقلت یا رسول اللہ کنت اطمع ان یکون رجلا من
الانصار فدخل علی بن ابیطالب فاکل معہ من الطیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المرء یحب قومہ ذکرہ ابن النجار ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اونسے کہا کہ مین رسولخدا کے ساتھہ ایک باغ
مین تھا پس ہمارے لئے ایک طایر بھنا ہوا ہدیہ بھیجا گیا پس فرمایا رسولخدا نے کہ بارخدایا بھیجدے تو ایسے شخص کو کہ جسکو
تمام خلق سے تو زیادہ دوست رکھتا ہے پس آے علی بن ابیطالب پس مینے کہا کہ رسولخدا کام مین ہین پس آپ پھر گئے
بعد اوسکے پھر ایک گھڑی بھر کے بعد آئے اور دروازے کو کھٹکھٹایا اور مین نے اونکو مثل پہلی کی پھیر دیا بعد اوسکے
فرمایا رسولخدا نے کہ اے انس کھولدے تو اوسکے واسطے دروازہ کو تو دیر سے اوسکو پھیر پھیر دیتا ہے پس مینے کہا کہ اے
رسولخدا مین اسبات کی طمع کرتا تھا کہ جس شخص کیواسطے اپنے دعا کی ہے وہ کوئی مرد انصار مین سے ہو پس داخل ہوے علی

بن ابیطالب اور کہا یا آپکی ساتھ طایر بین سی پس فرمایا رسولخدا نی کہ آدمی اپنی قوم کو دوست رکھتا ہی انتہی اس حدیث سی بخوبی ثابت ہوگیا کہ جناب علی مرتضی احب الخلق الی اللہ تھی اور جو شخص کہ احب الخلق الی اللہ ہو لامحالہ وہ افضل خلق بھی ہوگا اور جو شخص کہ افضل خلق ہو وہی مستحق خلافت رسول ہی نہ مفضول ورنہ تفضیل مفضول لازم آئیگی پس ثابت ہوگیا استحقاق علی بن ابیطالب کا واسطی امامت و خلافت کی وہو المقصود واضح ہو کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ میں اس حدیث مبارک میں بھی موافق اپنی عادت کی کلام بمنزلہ لاعینی کیا ہی اور اوسکی جواب میں ایک مجلد ضخیم کتاب عبقات الانوار کا کہ جو مجلد رابع ہی مجلدات منہج ثانی مین سی مطبع بستان مرتضوی سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین چھپکر شائع ہوچکا ہی اور اوسکی دو حصی ہین پہلا حصہ پانسو بارہ ۵۱۲ صفحی کا ہی اور دوسرا حصہ دو سو بائیس ۲۲۲ صفحی کا فکفی اللہ المومنین القتال بجاہد حسین دلیل بست و یکم حدیث خیبر ہی اور یہہ حدیث مبارک جزو سادس کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد کے ص ۳۹۵ مین اسطرح لکھی ہی عن ضمرة بن ربیعة عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاعطین الرایة رجلا یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله کرارا غیر فرار یفتح اللہ علیه جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره فبات الناس متشوقین فلما اصبح قال این علی قالوا یارسول اللہ ما یبصر قال ایتونی به فلما اتی به فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ادن منی فدنا منه فتفل فی عینیه ومسحهما بیده فقام علی من بین یدیه کانه لم یرمد قط خط فی رواة مالك

کر ۲ ترجمہ عمر بن الخطاب سے مروی ہی کہ فرمایا رسولخدا نی کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت ایسی مرد کو کہ دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو اور اوسکی رسول کو اور دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ اور اوسکا رسول مکرر حملہ کرنیوالا ہی بہاگنی والا نہین ہے فتح دیگا اللہ اوسکو جبرئیل اوسکی دہنی طرف ہوگا اور میکائیل اوسکی بائین طرف ہوگا پس لوگون نی رایت ملنی کی شوق مین شب بسر کی پس جب صبح ہوئی تو فرمایا رسولخدا نی کہ علی کہان ہین لوگون نی کہا کہ یا رسولخدا وہ تو کچھہ دیکھتی نہین ہین (یعنی آنکھون مین درد ہی) فرمایا رسولخدا نی کہ اوسکو میری پاس لاؤ پس جسوقت لوگ آپکو لائی تو فرمایا رسولخدا نی کہ میرے قریب آؤ پس آپ قریب آئی تو رسولخدا نی اپنا آب دہن اپنی ہاتھ سی آپکی آنکھون مین مل دیا پس کھڑی ہوگئی علی سامنی رسولخدا کی گویا کہ اونکی آنکھون مین کبھی آشوب نہ تھا انتہی اس حدیث

مبارک کو بخاری نے باب فضائل علی بن ابیطالب مین دو جگہہ اپنی صحیح مین لکھا ہے اور مسلم نے چار جگہہ اور
ترمذی نے ایک جگہہ مگر بسبب ہول وہیبت و خوف و دہشت شیعیان اہلبیت رسالت لفظ کرار غیر فرار کو حذف کردیا
ہے کہ یہہ دونو لفظین اصل واقعہ و سبب اعطای رایت پر دلالت کرتے ہین مگر اس سے کیا ہوتا ہے جو واقعہ کہ تمام کتب
تواریخ و احادیث مین مشہور و معروف ہے وہ کسکے چھپانے سے چھپ سکتا ہے بیچارے ابن ماجہ نے البتہ اپنی صحیح
مین اس حدیث مبارک مین لفظ لیس بفرار لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے حضرات سنیہ اوسکا مرتبہ صحیح
ثلثہ سے کم سمجھتے ہین اب ہم اصل واقعہ کے بیان مختصر کیطرف رجوع کرتے ہین اس سبب سے کہ ہماری اس دلیل کا اتمام
اوسپر موقوف ہے چنانچہ جزء سادس کنز العمّال مذکور کے صفحہ ۳۹۴ مین بعبارت طویل
یہہ حدیث بروایت عبد الرحمن بن ابی لیلی لکھی ہے صدر حدیث کا خلاصہ مطلب یہہ ہے
کہ جناب امیر جاڑے مین گرمی کے کپڑے پہنتے تھے اور گرمی مین جاڑے کے پس لوگون نے ابو لیلی سے کہا کہ آپسے اسکا
سبب دریافت کرے جب اوسنے پوچھا تو آپنے اسکے جواب مین فرمایا قال اوما کنت معنا یا ابا لیلی بخیبر
قال بلی واللہ کنت معکم قال فانّ رسول اللہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم بعث
ابا بکر فسار بالناس فانہزم حتی رجع علیہ وبعث عمر فانہزم بالناس حتی انتہی الیہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلاً یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ
یفتح اللہ لہ لیس بفرار فارسل الیّ فدعانی فاتیتہ وانا ارمد لا ابصر شیئا فتفل فی
عینی وقال اللّہم اکفہ الحرّ والبرد فما اذانی بعدہ حرّ ولا برد [1] ش حم ہ والبزار ف
ابن جریر وصحّحہ طس ک ق فی الدلائل ض [2] ترجمہ فرمایا علی مرتضی نے کہ اے ابو لیلی کیا تو
خیبر مین ہمارے ساتھہ نہ تھا جواب دیا ابو لیلی نے کہ ہان بیشک واللہ مین آپ لوگون کے ساتھہ تھا فرمایا علی
مرتضی نے کہ پس تحقیق بھیجا رسولخدا نے ابو بکر کو اور وہ لوگون کے ساتھہ گئے پس اڑائی سے بھاگے یہانتک کہ آنکے پاس
پھر آئے اور عمر کو بھیجا پس وہ بھی لوگون کو لیکے بھاگے یہانتک کہ آپ ہی کے پاس آگے دم لیا پس فرمایا رسولخدا نے

سلہ [1] یعنی مصنف ابن ابی شیبہ ومسند احمد بن حنبل وسنن ابن ماجہ ۱۲ منہ

سلہ [2] یعنی طبرانی فی الاوسط وحاکم فی المستدرک وبیہقی فی الدلائل والضیاء المقدسی فی المختارہ ۱۲

کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت ایسے شخص کو کہ دوست رکھتا ہی اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہی اوسکو
اللہ اور اوسکا رسول فتح بخشیگا اللہ اوسکو کہ وہ بھاگنے والا نہین ہی پھر مجکو بلوا بھیجا اور مین حاضر ہوا ایسی حالت
مین کہ میری آنکھین پر آشوب تھین کچھ بہی دیکھ نہین سکتا تھا پس میری آنکھون مین اپنا آب دہن مبارک
ڈالدیا اور فرمایا الٰہی بار خدایا دفع کردے تو اس سے گرمی کو اور سردی کو پس نہین اذیت دی مجکو بعد اوسکے گرمی
او نہ سردی نے (یعنی اوسروز سے پھر کبھی گرمی و سردی کا اثر نہین معلوم ہوا) و نیز تاریخ ابو الفدا
جلد ثانی مطبوع لیڈن کہ جسمین خط انگریزی و عربی دونو ہین اور صفحون کا شمار
بائین طرف سے ہی اوسکے صفحہ [illegible] یعنی ۱۲۹ سے صفحہ [illegible] یعنی ۱۳۲ تک یہہ
عبارت ہے وروی ان رسول اللہ ربما کانت تأخذه الشقیقة فیلبث الیوم والیومین
لم یخرج فلما نزل خیبر اخذته فاخذ ابو بکر الصدیق الرایة فقاتل قتالا شدیداً ثم رجع
فاخذها عمر بن الخطاب فقاتل قتالا اشد من الاول ثم رجع فاخبر ذلک رسول اللہ فقال
اما واللہ لاعطین الرایة غداً رجلا یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله کراراً
غیر فرار یأخذها عنوة فتطاول المهاجرون والانصار وکان علی بن ابی طالب غائباً فجاء
وهو ارمد قد عصب عینیه فقال له صلعم ادن منی فدنا منه فتفل فی عینیه فزال
وجعهما ثم اعطاه الرایة فنهض بها وعلیه حلة حمراء وخرج مرحب صاحب الحصن
وعلیه مغفر وهو یقول ؎ قد علمت خیبر انی مرحب ٭ شاکی السلاح بطل مجرب
فقال علی ؎ انا الذی سمتنی امی حیدره ٭ اکیلکم بالسیف کیل السندره ٭ فاختلفا
ضربتین فقدت ضربة علی المغفر وراس مرحب فسقط علی الارض وروی ابن
اسحاق خلاف ذلک والذی ذکرناه هو الاصح وفتحت المدینة علی ید علی وذلک
بعد حصار بضع عشر لیلة وحکی ابو رافع مولی رسول اللہ قال خرجنا مع علی حین بعثه
رسول اللہ الی خیبر فخرج الیه اهل الحصن فقاتلهم فضربه رجل من الیهود فطرح
ترسه من یده فتناول باباً کان عند الحصن فتترس به فلم یزل فی یده وهو

یقاتل حتی فتح اللہ علیہ ثم القاہ من یدہ فلقد رایتنی فی سبعۃ نفر انا ثامنہم نجہد علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبہ ترجمہ اور مروی ہی کہ تحقیق رسولخدا کو اکثر درد نیم سر عارض ہوتا تھا پس آپ ایکدن یا دو دن باہر نہین تشریف لاتے تھے پس جب خیبر مین پہنچے تو وہان بھی یہہ درد عارض ہوا پس ابوبکر صدیق نی رایت لی اور خوب لڑے بعد اوسکی پھر آئی پھر عمر بن خطاب نی رایت لی اور اوس سے بھی زیادہ لڑے بعد اوسکے پھر آئے پس یہہ خبر رسولخدا کو معلوم ہوئی پس فرمایا آگاہ ہو واللہ مین کل ایسی مرد کو رایت عطا کرونگا کہ جو اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہی بلکہ حملہ کرنیوالا ہی بھاگنی والا نہین ہی چھین لیگا اس قلعہ کو لڑکے پس گردنین ٹیڑھا ئین مہاجر و انصار نی یعنی رایت لینیکی طمع کی اور علی بن ابیطالب موجود نہ تھی بعد اوسکی آئی ایسی حالت مین کہ آنکھون میں آشوب تھا اور پٹی باندہی ہوئے تھے پس فرمایا رسولخدا نے کہ میرے پاس آو پس آپکے نزدیک آئے تو آپنے اونکی دونون آنکھون مین آب دہن مبارک ڈالدیا پس دونون آنکھونکا مرض زائل ہوگیا بعد اوسکی اونکو رایت عطا فرمائی پس علی بن ابیطالب رایت کو لیگئی اور سرخ کپڑے پہنی ہوئی تھی اور مرحب جو قلعہ کا سردار تھا باہر نکلا اور اوسکی سر پر خود تھا اور وہ یہہ رجز مین پڑہتا تھا ترجمہ شعر تحقیق خیبر جانتا ہی کہ مین مرحب ہون ہتیار لگائی ہوئے بہادر ہون تجربہ کار پس کہا علی نے ترجمہ شعر مین وہ شخص ہون کہ میری مان نی میرا نام حیدر رکھا ہی تلوار سی تمکو پورا پیمانہ دونگا یعنی اچھی طرح قتل کرونگا کہ کوئی کسر باقی نرہجائیگی پس دونو آدمیون مین دو ضربین رد و بدل ہوئین پھر علی کی ضرب نی مرحب سی خود سر کی خود اور سر کو شگافتہ کردیا پس وہ زمین پر گر پڑا اور روایت کی ابن اسحاق نے اسکی خلاف اور جو کچہہ کہ ہمنی کہا ہی یہی زیادہ صحیح ہی اور فتح ہوگیا شہر علی کی ہاتھ پر اور یہہ دس راتون سی زیادہ حصار کرنیکے بعد ہوا اور ابورافع رسولخدا کی غلام نے حکایت کی ہی کہ ہم علی کی ساتھ تھے جسوقت کہ رسولخدا نے اونکو خیبر کیطرف بھیجا پس اونکی طرف قلعہ کو لوگ نکلے اور علی اونسی لڑنے لگی پس ایک شخص نی یہود مین سی ایک ضرب لگائی کہ اونکی ہاتھ سی سپر گر پڑی پس آپنی قلعہ کی دروازیکو اوکھاڑکی سپر بنالیا پس اوس دروازی کو ہاتھ مین لیئی ہوئی آپ لڑتے تھی یہانتک کہ اللہ نی آپکو فتح عطا فرمائی بعد اوسکی اپنی اوس دروازیکو اپنی ہاتھ سی پھینکدیا ابورافع کہتا ہی پس تحقیق مینی اور سات اور آدمیون نے یعنی آٹھ آدمیون نے اوس باب پر کوشش کی کہ اوس دروازہ کو

اولیٹ دین لیپس نہ اولٹ سکی اُسکو ہم لوگ انتہی اِس تاریخ مین یہہ قصہ نہایت اختصار کیساتہہ لکھا تھا اس
سبب سے ہمنے نقل کیا ورنہ کتاب روضۃ الاحباب مطبوعہ مطبع انوار محمدی لکھنو کی جلد اول مین صفحہ ۱۶۳ سے
صفحہ ۱۶۴ تک اور کتاب مرقعۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۴۷ سے
صفحہ ۳۷۵ تک یہہ قصہ نہایت تفصیل کیساتہہ لکھا ہوا ہے اور حدیث مین لفظ کرّار غیر فرّار بھی موجود ہے
اور تاریخ کامل ابن اثیر مطبوعہ مطبع ذات التحریر مصر کی جزو ثانی مین صفحہ ۹۳ سے ص ۹۴ تک
یہہ قصہ مفصّل لکھا ہے لیکن حدیث مین لفظ کرّار غیر فرّار علامہ ابن اثیر نے تبقلید بخاری و مسلم نہین لکھا اور
تاریخ ابن الوردی جزو اوّل مطبوعہ مطبع مصر کی ص ۱۲۶ مین یہہ قصہ بطور اختصار لکھا ہے
لیکن حدیث مین لفظ کرّار غیر فرّار موجود ہے اور ان سب تاریخ مین حضرات شیخین کا پہلے رایت لیکر جانا اور بغیر
فتح کی پھر آنا اور بعد اوسکے رسولخدا کا اس حدیث کو فرمانا اور علی بن ابیطالب کو رایت عطا کرنا اور آپکا تشریف
لیجانا اور مرحب کو مارنا اور دروازہ قلعہ کا اوکھاڑ لینا اور اوسکو سپر بنانا اور قلعہ کا فتح کرنا یہہ سب مفصل لکھا
ہوا ہے مین نے بخوف طوالت ان تاریخونکی عبارت نقل نہین کی و نیز تفسیر معالم التنزیل جلد رابع
مطبوعہ مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبئی ذیل تفسیر سورہ انا فتحنا صفحہ ۲۷ مین یہہ عبارت
ہے وروی حدیث خیبر جماعۃ سھل بن سعد وابو ھریرۃ یزیدون وینقصون
وفیہ ان رسول اللہ صلعم کان قد اخذتہ الشقیقۃ فلم یخرج الی الناس فاخذ ابوبکر
رایۃ رسول اللہ صلعم ثم نھض فقاتل قتالا شدیدا ثم رجع فاخذھا عمر فقاتل قتالا
شدیدا ھو اشد من القتال الاوّل ثم رجع فاخبر رسول اللہ صلعم بذلک فقال
لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ
فدعا علی بن ابیطالب فاعطاھا ایاہ ترجمہ اور روایت کی ہے حدیث خیبر کی ایک جماعت نے سہل بن
سعد اور ابوہریرہ سے بعضون نے زیادہ الفاظ نقل کئے ہین اور بعضون نے کم اور اسی حدیث مین یہہ ہے
کہ بتحقیق رسولخدا کو درد شقیقہ سر عارض ہوا پس لوگون کے پاس باہر نہین تشریف لائے پس ابوبکر نے آپکی رایت
لی بعد اوسکے لڑنے لگے اور خوب لڑے بعد اوسکے پھر آئے پھر عمر نے رایت لی اور اوسنے بھی زیادہ لڑے بعد اوسکے پھر

آئی پس رسولخدا کو خبر اسبات کی دیگئی پس آپنے فرمایا کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت کل صبح کو ایسی مرد کو کہ دوست رکہتا ہی اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور اوسکا رسول فتح کر لیگا اسکو قلعہ کو اوسکی ہاتہ پر پس بلایا علی بن ابیطالب کو اور رایت اونکو عطا فرمائی انتہی اس عبارت کی ماقبل اور مابعد اس تفسیر مین مفصّل قصہ جنگ خیبر لکہا ہی بخوف طوالت مینی اوسی قدر عبارت کی نقل پر اکتفا کی اِن سنیون نی حضرات سنیہ نی شیخین کا پاس ادب کرکے انہزم کی جگہہ لفظ رجع لکہا ہی حالانکہ لڑائی سی بہاگ آنا اور بغیر فتح کے پہر آنا دونونکا ایک ہی مطلب ہی لیکن ہم بہی سنیون کی خاطر سی بہاگنی کی لفظ کا استعمال نہین کرتے اور یہہ کہتی ہین کہ جب کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سی ثابت ہوگیا کہ شیخین مع الخیر لڑائی سی پہر آئی اور قلعہ کو فتح نکر سکے تو رسولخدا نی یہہ فرمایا کہ کل مین دوسرے شخص کو رایت عطا کرونگا پس جن صفات کیساتہہ کہ اپنی اوس شخص موعود کو موصوف فرمایا ضرور ہی کہ وہ صفات شیخین مین نہون ورنہ کلام مخبر صادق معاذ اللہ بلاغت سی خالی ہوگا کیا مرمابہ الامتیاز رہیگا پس ثابت ہوگیا کہ نہ شیخین کرار غیر فرار تہی اور نہ خدا ورسول کو دوست رکہتی تہے اور نہ خدا ورسول اونکو دوست رکہتی تہے اور جو شخص خدا اور رسول کو دوست نرکہی وہ قابل خلافت کیسا مومن نہین ہوسکتا پس جب ثابت ہوگئی عدم لیاقت شیخین خلافت کی لیئی تو محقق ہوگیا استحقاق خلافت علی بن ابیطالب اس سبب سی کہ امر خلافت دائر ہی دو امرون مین یعنی بعد رسولخدا یا شیخین خلیفہ برحق تہی یا علی بن ابیطالب بلافاصلہ خلیفہ برحق تہی پس جب پہلا امر باطل ہوگیا تو لامحالہ دوسرا امر محقق و ثابت ہوگیا وہو المطلوب **دلیل بست و دوم** - جزء سادس **کتاب کنز العمال** مطبوع حیدرآباد کی **صفحہ ۱۵۹** مین یہہ **حدیث** ہی من لم یقل علی خیر الناس فقد کفر (الخطیب عن ابن مسعود) ((عن علی)) ترجمہ جو شخص کہ نہ قائل ہوا سبات کا کہ علی سب آدمیون سی بہتر ہے پس تحقیق وہ شخص کافر ہوا انتہی اسطرح کی احادیث سی علی بن ابیطالب کی افضلیت اظہر من الشمس ہی اور جو لوگ کہ غیرون کو آپ پر ترجیح وتفضیل دیتی ہین اونکی اسلام کا حال بہی معلوم اور افضلیت باعث استحقاق خلافت ہی کما مرارًا **دلیل بست و سوم** - **کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۳** مین یہہ **حدیث** ہی علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی (خط عن البراء) (فر عن ابن عباس)

ترجمہ علی مجھسے بمنزلہ میری سر کی ہی میرے بدن سے انتہی کیون حضرات سنیہ اب بھی تم کو علی بن ابیطالب کی افضلیت مین شک ہی اور اگر ہو تو اسکی قبل کی حدیث تمہاری لئی موجود ہی **دلیل بست و چہارم** ﴿ **کتاب مذکور کے صفحہ ۵۳ امین یہہ حدیث ہی** اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسیٰ الا انک لیس نبی انہ لا ینبغی لی ان اذهب الا و انت خلیفتی (حم عن ابن عباس) ترجمہ کیا نہین راضی ہی تو اس بات سے کہ ہوئے مجھسے بمنزلہ هارون کی موسیٰ سی مگر یہہ کہ تو نبی نہین ہے تحقیق مجھکو سزاوار نہین ہی یہہ امر کہ مین جاؤن مگر یہہ کہ تو میرا خلیفہ ہو (یعنی بغیر تجھکو خلیفہ کئی ہوئی مین نہین جاسکتا) **انتہی** کیون حضرات سنیہ اب بھی آپ لوگون کو اسمین کچھہ شک ہی کہ جناب رسولخدا کو علی ابن ابیطالب کا خلیفہ کر جانا ایک امر ضروری و لابدی تھا **دلیل بست و پنجم** ﴿ **کتاب مذکور کی صفحہ ۵۴ امین یہہ حدیث ہی** ان وصیی و موضع سری و خیر من اترک بعدی و ینجز عدتی و یقضی دینی علی ابن ابیطالب (طب عن ابی سعید عن سلمان) **ترجمہ** تحقیق میرا وصی اور میرے راز کا مقام اور جن لوگون کو کہ مین چھوڑتا ہون اپنی بعد اون سب سے بہتر اور میری وعدہ کا پورا کرنیوالا اور میرے قرض کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے **انتہی** اس حدیث مین وصایت کی بھی تصریح ہی اور افضلیت کا بھی بیان ہی اور جن باتون کی تفصیل ہی ظاہر ہی کہ وہ خلیفہ رسول سے متعلق ہین **دلیل بست و ششم** ﴿ **کتاب مذکور کی صفحہ ۵۶ امین یہہ حدیث** ہی من اطاعنی فقد اطاع اللہ عز و جل و من عصانی فقد عصی اللہ و من اطاع علیاً فقد اطاعنی و من عصی علیاً فقد عصانی (ک عن ابی ذر) ترجمہ جو شخص کہ اطاعت کرے میری پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ عز و جل کی اور جو شخص کہ نافرمانی کرے میری پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور جو شخص کہ اطاعت کرے علی کی پس تحقیق اوسنے اطاعت کی میری اور جو شخص کہ نافرمانی کرے علی کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے میری **انتہی** یہہ حدیث صحیح عصمت علی ابن ابیطالب پر دلالت کرتی ہی اسلئی کہ رسول خدا غیر معصوم کی مطلق اطاعت کا حکم نہین دی سکتے اور حق سبحانہ تعالیٰ کی اطاعت کی نسبت کیونکر حکم کر سکتی ہین چنانچہ دلائل قسم اول کی دلیل سوم کی ضمن مین خود عبارت فخر رازی صاحب تفسیر

لعنوا اولوا الامر مین یہہ امر ثابت ہوچکا ہیکہ جسکی مطلق اطاعت مثل اطاعت خدا و رسول واجب ہو وہ بالضرورۃ
معصوم ہوگا اور عصمت دلیل امامت ہی اور یہہ امر اسطرح کی احادیث سے آفتاب سے زیادہ روشن ہیکہ جناب نبی خدا
سوا امام و خلیفہ کے اور کسیکی اطاعت مطلق کو اسطرح نہیں بیان کرسکتے تھے اور نہ نبی اور اللہ عزوجل کی اطاعت کے مثل
فرما سکتے تھے کما ہو الظاہر دلیل بست و ہفتم۔ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہی یاعلی
لایحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک (ت عن ابی سعید) ترجمہ یاعلی نہین
حلال ہی واسطی کسی شخص کی یہہ بات کہ حالت جنابت مین داخل ہو اس مسجد مین سوا میرے اور سوا تیرے انتہی
ظاہر ہے کہ یہہ تخصیص بعد نبی سوائے اوسکی وصی و خلیفہ کی اور کسیکی لئیے نہین ہوسکتی اور اسی مضمون کی دو حدیثین
صفحہ ۱۵۹ مین ہین اور انہین احادیث کی موید صفحہ ۱۵۱ مین یہہ حدیث ہی اما بعد فانی امرت
بسد ھذہ الابواب غیر باب علی فقال فیہ قائلکم وانی واللہ ما سددت شیئا
ولا فتحتہ ولکن امرت بشیء فاتبعتہ (حم ک ص عن زید بن ارقم) ترجمہ لیکن بعد
و نعت کی پس تحقیق مین مامور ہوا واسطے بند کرنے ان دروازون کی سوا علیؑ کی دروازے کے پس تم مین سے
بعض لوگون نی اسمین قیل و قال کیا حالانکہ واللہ نہین بند کیا ہی مینی کوئی دروازہ اور نہ اوسکو کھولا ہی
و لیکن مجھکو حکم کیا گیا ساتھ ایک شی کے پس مانیے اوسکی متابعت کی و نیز اس حدیث کی بعد بلا فاصلہ
یہہ حدیث ہی سدوا ھذہ الابواب الا باب علی (حم لک ص عن زید بن ارقم) ترجمہ بند
کردو ان دروازونکو سوا علیؑ کی دروازی کی و نیز ص ۱۵۲ مین پہلی حدیث اسی مضمون کی ہے دلیل
بست و ہشتم۔ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۰ مین یہہ حدیث ہی انا وھذا حجۃ علی
امتی یوم القیمۃ یعنی علیا (الخطیب عن انس) ترجمہ مین اور یہہ حجت ہون اپنی امت پر قیامت کی
دن یعنی علی انتہی اس حدیث سے بھی امامت و خلافت بلا فاصلہ علی بن ابیطالب ظاہر ہی دلیل
بست و نہم۔ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۹ مین یہہ حدیث ہی یاعلی یدک فی یدی
تدخل معی یوم القیمۃ حیث ادخل (ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابو نعیم فی فضائل
الصحابۃ وابن عساکر عن عمر) ترجمہ یاعلی ہاتھ تیرا میری ہاتھ مین ہوگا داخل ہوگا تو میری ساتھ قیامت

کی دن جس جگہہ کہ مین داخل ہوگا انتہی اس تخصیص سے بھی خلافت بلافاصلہ علی بن ابیطالب ثابت ہی
دلیل سی ام ؛ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۶ مین یہہ حدیث ہی ان ہذا اول من امن
وھو اول من یصافحنی یوم القیمۃ وہذا الصدیق الاکبر وہذا فاروق ہذہ الامۃ
یفرق بین الحق والباطل وہذا یعسوب المومنین والمال یعسوب الظالمین ؛ قالہ
لعلی ؛ طب عن سلمان وابی ذر معا (ھق ؛ عد عن حذیفہ) ترجمہ تحقیق
یہہ پہلا وہ شخص ہی کہ ایمان لایا اور وہی پہلا وہ شخص ہی کہ مجھسی مصافحہ کریگا قیامت کی دن اور یہہ صدیق اکبر ہی
اور یہہ فاروق ہی اس امت کا کہ فرق کر دیگا درمیان حق اور باطل کی اور یہہ یعسوب ہی مومنون کا اور مال یعسوب
ہی ظالمون کا فرمایا ہی اسکو جناب رسولخدا نی واسطی علی کی انتہی اس حدیث سی استحقاق خلافت علی بن
ابیطالب بھی ظاہر ہی اور یہہ امر بھی ثابت ہی کہ صدیق و فاروق یہہ دونون لقب بھی مثل خلافت کی آپسی
غصب کر لئی گئے دلیل سی و یکم ؛ کتاب مذکور کی صفحہ ۲۰۰ مین یہہ حدیث ہی یا
معاشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدہ ابدا ہذا علی فاحبوہ
بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرئیل امرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عز وجل
(حل) ترجمہ ای گروہ انصار آگاہ ہو کہ بتلا تا ہو مین تمکو وہ بات کہ اگر تمسک کرو تم ساتھہ اوسکی تو ہرگز
نہ گمراہ ہو میرے بعد قیامت تک یہہ علی ہی پس دوست رکھو تم اوسکو مثل میرے دوست رکھنی کی اور بزرگی
کرو اوسکی مثل میری بزرگی کے پس تحقیق جبرئیل نی مجکو حکم دیا ہی ساتھہ اسبات کی کہ مینی تمسی کہا ہی اللہ عز وجل
کی طرف سی انتہی اس حدیث سی صریح معلوم ہوگیا کہ جناب رسولخدا نی مرض الموت مین فرمایا تھا کہ مجھکو
اسباب لکتابت دو کہ مین تمکو ایسا کچھہ لکھہ دون کہ میرے بعد قیامت تک گمراہ نہو وہ امر خلافت علی بن ابیطالب
تھا مگر حضرت عمر نی لکھنے نہ دیا دلیل سی و دوم ؛ کتاب مذکور کی ص ۲۰۴ مین یہہ حدیث
ہی وبہذا الاسناد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف
المومنون من بعدی ترجمہ اور ساتھہ اسی اسناد کی علی سی منقول ہی کہ فرمایا رسولخدا نی کہ یا علی اگر نہ
ہوتا تو نہ پہچانے جاتے مومن بعد میرے انتہی اس حدیث کو ماقبل ایک اور حدیث ہی اوسکی اسناد کیطرف اس حدیث

مین اشارہ ہی لیکن چونکہ وہ طویل تھی اس سبب سے مینی اوسکو نہین لکھا ہر چند کہ مفید مطلب تھی اور اس سی بھی
بخوبی ہمارا مطلب ثابت ہی یعنی انحصار ہی مومنون کی وجود کا بعد جناب رسولخدا وجود علیؑ بن ابیطالب مین معلوم ہوا
کہ سوا آپکی اور کوی خلیفہ برحق و بلا فصل رسولخدا کا نہ تھا ورنہ کوی وجہہ نہین ہی کہ آپکی نہونیسی مومن نہ پہچانی جاتی

دلیل سی و سوم: کتاب مذکور کی اخر صفحہ ۴۰۲ سی صفحہ ۴۰۳ تک یہہ حدیث ہی
عن علی قال وجعت وجعًا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقامنی فی مکانہ وقام
یصلی والقی علی طرف ثوبہ ثم قال برئت یا ابن ابیطالب فلا باس علیک ما سالت
اللہ لی شیئًا الا سالت لک مثلہ ولا سالت اللہ شیئًا الا اعطانیہ غیر قیل لی انہ
لا نبی بعدک فقمت فکانی ما اشتکیت (ابن ابی عاصم وابن جریر وصححہ طس
وابن شاہین فی السنۃ) ترجمہ علی سی منقول ہی کہ آپنی فرمایا کہ مین ایک مرض مین مبتلا ہوا پس رسولخدا
کی پاس آیا پس مجھکو میری مقام مین کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنی لگی اور میری اوپر اپنا دامن ڈالدیا بعد اوسکی فرمایا
کہ صحت ہوگئی تجھکو ای بیٹی ابوطالب کے پس تیری اوپر کچھہ خوف نہین ہی مینی کسی چیز کا اللہ سی اپنی لیی سوال نہین
کیا مگر یہہ کہ تیری لیی بھی مثل اوسکی سوال کیا اور نہین سوال کیا مینی اللہ سی کسی چیز کا مگر یہہ کہ مجھکو اللہ نی وہ چیز
عطا فرمای سوا اسکی کہ مجھسی کہا گیا کہ تیری بعد کوی نبی نہین ہوسکتا حضرت علیؑ مرتضی کہتی ہین کہ پس مین
کھڑا ہوگیا گویا کہ بیمار ہی نہ تھا انتہی اس حدیث سی صاف ظاہر ہی کہ سوا نبوت کی جو کچھہ حق سبحانہ وتعالی
نی اپنی نبی کو عطا فرمایا وہ اپنی ولی کو بھی عطا فرمایا پس معلوم ہوگیا کہ جو فضائل کہ جناب رسولخدا مین تھی سوا
نبوت کی وہ سب فضائل علیؑ مرتضی مین تھی پس اس سی زیادہ استحقاق خلافت اور کیا ہوسکتا ہی

دلیل سی و چہارم: کتاب مذکور کی صفحہ ۳۹۹ مین یہہ حدیث ہی عن جندب بن ناجیۃ او ناجیۃ
بن جندب لما کان یوم غزوۃ الطائف قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع علی ملیًا ثم مر فقال لہ
ابوبکر یا رسول اللہ لقد طالت مناجاتک علیا منذ الیوم فقال ما انا انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ
(طب) ترجمہ جندب بن ناجیہ سی یا ناجیہ بن جندب سی منقول ہی کہ جب روز غزوۃ طائف تھا تو کھڑی ہوی رسولخدا
علیؑ کی ساتھہ دیر تک بعد اوسکی چلی گئی پھر کہا آپسی ابوبکر نی کہ ای رسولخدا آج آپکو راز کہتی مین علی کی ساتھہ بہت طول ہوا

پس فرمایا رسول خدا نے کہ مین اوس سے راز نہین کہتا تھا ولیکن اللہ اوس سے راز کہتا تھا انتہی اس سے بھی افضلیت علی بن ابیطالب کی ظاہر ہے خصوصاً حضرت ابوبکر سے وہو المطلوب **ونیز اسی کتاب کی ص ۱۵۲ مین** یہہ حدیث صحیح ترمذی سے اسطرح لکھی ہے ما انا انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (ت) عن جابر ترجمہ نہین علی سے راز نہین کہی ولیکن اللہ نے اوس سے راز کہی **دلیل سی و پنجم** کتاب مذکور کی ص ۱۵۳ مین یہہ حدیث ہے علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (ک طس) عن ام سلمہ ترجمہ علی ساتھ قرآن کی ہے اور قرآن ساتھ علی کے ہے ہرگز نہ جدا ہونگے دونون ایک دوسرے سے یہانتک کہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر پر انتہی یہہ حدیث مخصص ہے حدیث ثقلین کو اسلئے مین نے علحدہ اس دلیل مین لکھی ورنہ حدیث ثقلین کا بیان سابق مین بہ تفصیل مناسب ہو چکا ہے **دلیل سی و ششم** کتاب مذکور کی ص ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہے ذکر علی عبادۃ (فر) عن عائشہ ترجمہ ذکر علی عبادت ہے ونیز اس حدیث کے بعد یہہ حدیث بلافاصلہ ہے النظر الی وجہ علی عبادۃ (طب ک) عن ابن مسعود وعن عمران بن حصین ترجمہ نظر کرنا علی کیطرف عبادت ہے انتہی ان دونون حدیثون سے بھی افضلیت علی بن ابیطالب ظاہر ہے **دلیل سی و ہفتم** اعلمیت علی بن ابیطالب ہے اور اوسکا اثبات صدہا حدیثین کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت مین مذکور ہین اور مین یہان چند احادیث پر اکتفا کرتا ہون **کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہے** انا دار الحکمۃ وعلی بابہا (ت) عن علی ترجمہ مین گھر ہون حکمت کا اور علی اوسکا دروازہ ہے **ونیز اس حدیث کے بعد بلافاصلہ یہہ حدیث ہے** انا مدینۃ العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب (عق عد طب ک) عن ابن عباس (عد ک) عن جابر ترجمہ مین شہر ہون علم کا اور علی اوسکا دروازہ ہے پس جو شخص کہ ارادہ کرے علم کا پس چاہئے کہ دروازے سے آئے انتہی ہرچند کہ یہہ حدیث اظہر من الشمس ہے مگر شاہ عبد العزیز صاحب نے موافق اپنی عادت کی تحفہ اثنا عشریہ مین اس حدیث مین بھی کلام کیا ہے اور ہم اونکا جواب چند وجوہ سے یہان نہین لکھتے ہین **اول** یہہ کہ ایک مجلد ضخیم عبقات الانوار اس حدیث کی تحقیق مین اور شاہ صاحب کے کلام کے رد مین عنقریب مطبوع ہوکر شائع ہوا چاہتا ہے **دوم** طول بہت ہوگیا ہے اور ہمارے احباب ہمسے تقاضا کرتے ہین کہ اس بحث کو ہم جلد تمام کرین **سوم** ہم چند احادیث لکھتے ہین کہ

اوس سے اعلم الناس ہونا جناب امیر کا بعد رسولخدا کے کالشمس روشن ہو جائیگا چنانچہ کتاب کنز العمال مذکور مجلد مسطور کے صفحہ ۱۵۳ مین ہے زوجتک خیر اھلی اعلمھم علما وافضلھم حلما واولھم سلما ؛ قاله لفاطمۃ (الخطیب فی المتفق والمفترق عن بریدۃ) ترجمہ تزویج کیا ہے تجھکو ایسے شخص کے ساتھ کہ جو میرے اہل سے بہتر ہے اور اون سب سے اعلم ہے علم مین اور اون سب سے افضل ہے حلم مین اور اون سب سے اول ہے اسلام مین فرمایا ہے اسکو رسولخدا نے فاطمہ سے و نیز اس حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہہ حدیث ہے لقد زوجتکہ وانہ لاول اصحابی سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما (طب عن ابی اسحاق، ان علیا لما تزوج فاطمۃ قال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ) ترجمہ تحقیق تزویج کیا مینے تجھکو اوس شخص کے جو میرے سب اصحاب کا اول ہے اسلام مین اور اون سب سے زیادہ ہے علم مین اور اون سب سے اعظم ہے عقل مین تحقیق علی کا عقد فاطمہ سے ہوا تو رسولخدا نے اونسے یہہ ارشاد فرمایا و نیز کتاب مذکور کے ص ۱۵۳ مین ہے اعلم امتی من بعدی علی بن ابیطالب (الدیلمی عن سلمان) ترجمہ اعلم میری امت کا بعد میرے علی بن ابیطالب ہے و نیز کتاب مذکور کے صفحہ ۳۹۰ مین یہہ حدیث ہے عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ زوجتک خیر امتی اعلمھم علما وافضلھم حلما واولھم سلما (خط فی المتفق) ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا نے فاطمہ سے کہ مینے تجھکو تزویج کیا ہے ایسے شخص سے کہ جو میری سب امت سے بہتر ہے اور اون سب سے اعلم ہے علم مین اور افضل ہے عقل مین اور اول ہے اسلام مین و نیز کتاب مذکور کے صفحہ ۳۹۲ مین یہہ حدیث ہے عن علی قال خطب ابوبکر وعمر فاطمۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھما فقال عمر انت لھا یا علی قال ما لی من شئی الا درعی وجملی وسیفی فتعرض علی ذات یوم لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ھل لک من شئی قال جملی ودرعی ارھنھما فزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ فلما بلغ فاطمۃ ذلک بکت فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لک تبکین یا فاطمۃ واللہ لقد انکحتک اکثرھم علما وافضلھم حلما واقدمھم سلما ؛ وفی لفظ ؛ اولھم سلما (ابن جریر وصححہ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ) ترجمہ علی سے منقول ہے کہ ابوبکر و عمر نے جناب رسولخدا سے حضرت

فاطمہ کو درخواست کی پس انکار کیا رسولخدا نے اون دونون سے پس عمر نے کہا کہ یا علی تو اوسکے لایق ہے اپنے جواب دیا
کہ میرے پاس سوا زرہ اور اونٹ اور تلوار کے اور کوئی چیز نہین ہے پس ایکدن علی نے رسولخدا سے عرض کیا پس اپنے فرمایا
کہ اے علی تیرے پاس کچھہ ہے علی نے جواب دیا کہ اونٹ ہے اور زرہ ہے انہین دونون کو رہن کرونگا علی مرتضی فرماتے ہین
کہ پس تزویج کیا میرے ساتھہ رسولخدا نے فاطمہ کو پس جب فاطمہ کو یہہ خبر پہونچی تو رونے لگین پس اونکے پاس جناب
رسولخدا تشریف لیگئے اور فرمایا کہ کیون روتی ہے اے فاطمہ واللہ تحقیق مینے نکاح کیا ہے تیرا اوس شخص سے کہ جو اون
سب سے زیادہ ہے علم مین اور اون سب سے افضل ہے عقل مین اور اون سب سے مقدم ہے اسلام مین اور ایک
لفظ حدیث مین ہے کہ اون سب سے اوّل ہے اسلام مین انتہی ان احادیث سے اعلم ہونا باب العلوم کا مثل آفتاب
کے روشن ہوگیا اور اعلمیت باعث استحقاق خلافت ہے اور اوسکے ساتھہ اور فضائل بھی ثابت ہوئے کہ ہر ایک
اونمین سے استحقاق کا موجب ہے علاوہ اسکے اور بہت سے دلائل ہین کہ جنسے آپکی اعلمیت ظاہر و باہر ہے ازانجملہ یہہ ہے
کہ خلفاء ثلثہ کو اپنے عہد خلافت مین جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تھا تو آپ ہی کیطرف رجوع کرتے تھے اور آپ ہی
اوسکو حل فرماتے تھے اور کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ اس امر سے انکار کرسکے لہذا کچھہ ضرورت ثبوت کی لکھنے کی نہین ہے
چنانچہ ایسے ہی مواقع مین صدہا مرتبہ حضرت عمر نے فرمایا ہے کہ لولا علی لہلک عمر یعنی اگر نہوتے علی تو ضرور ہلاک
ہوجاتا عمر اور یہہ قول حضرت عمر کا اس قدر مشہور ہے کہ نحو کی چھوٹی چھوٹی کتابون مین بھی لکھا ہوا ہے وازانجملہ
یہہ امر ہے کہ معاویہ باوصف اسکے کہ دشمن جانی جناب امیر کا تھا مگر جب کوئی مسئلہ مشکل پیش آتا تھا تو
کسی نہ کسی کی معرفت آپ ہی سے اوسکو دریافت کرتا تھا سب سنی اسکو جانتے ہین اور اونکی معتبر کتابونمین
لکھا ہوا ہے مگر خوف طوالت مانع تفصیل ہے وازانجملہ یہہ امر ہے کہ اگر بنظر غور و تامل ملاحظہ کیا جائے تو
دنیا مین جسقدر علوم ہین سبکی نسبت آپ ہی کیطرف کیجاتی ہے اور ہر علم کے اہل کو آپ ہی سے اوس علم کے اخذ کا
دعوی ہے اگرچہ بعض کا دعوی بسبب بطالت علم صحیح نہو مگر بلاشبہ جو علوم کہ حق اور مباح اور ضروری ہین اونکے
اخذ کی نسبت آپ تک صحیح ہے مثلاً حضرات صوفیہ آپ ہی سے اخذ تصوف کا دعوی کرتے ہین اور صرفی و نحوی آپ ہی
کو موجد انکا قرار دیتے ہین اور بوالہوس علم کیمیا کی آپ ہی کی طرف نسبت کرتے ہین اور جفار علم جفر کی اور رمال رمل کی
حتی کہ جو فنون سپہگری ہین وہ بھی سب آپ ہی کی طرف منسوب ہین اور علم مصارعت کی تو یہہ کیفیت ہے کہ کوئی

کُشتی گیر ہندو ہو یا مسلمان ایسا نہین ہی کہ اکہاڑی مین اترتا ہو اور پہلی آپ کا نام نہ لیلیتا ہو سب علوم سی افضل و
اعلی علم تفسیر و قرآن ہی اوسکی یہہ کیفیت ہی کہ حضرت عبداللہ بن عباس کہ جو اس و رئیس مفسرین ہین وہ بالاتفاق
آپ ہی کی شاگرد ہین اور مشہور ہی کہ لوگون نی عبداللہ ابن عباس سی سوال کیا کہ آپکی علم کو آپکی ابن عم یعنی علی ابن ابیطالب
کی علم سی کیا نسبت ہی آپنی جواب مین کہا کہ جو ایک قطرہ کو نسبت ہی دریای محیط سی اور علم فقہ کا یہہ حال ہی کہ
سنیون کی امام اعظم ابو حنیفہ صاحب ہین اور اس بات پر سنیون کو فخر و ناز ہی کہ ابو حنیفہ شاگرد حضرت امام جعفر صادق
کی تھی اور آپکی علم کا جناب امیر کیطرف منتہی ہونا ظاہر ہی اور دوسری امام سنیون کی مالک ہین اور وہ شاگرد ہین
ربیعہ کی اور ربیعہ شاگرد ہین عکرمہ کی اور عکرمہ شاگرد ہین عبداللہ ابن عباس کے اور عبداللہ ابن عباس شاگرد ہین علی
بن ابیطالب کے تیسری امام شافعی ہین اور وہ شاگرد ہین مالک کی چوتھی امام احمد ابن حنبل ہین اور وہ شاگرد
ہین شافعی کی پس ان ائمہ اربعہ کی علم کی انتہا بھی بقول سنیون کی آپ ہی طرف ہوتی ہی اور علم کلام کی یہہ کیفیت
ہی کہ اوستاد کل معتزلہ کی واصل بن عطا ہین اور وہ شاگرد ہین ابو ہاشم کی اور وہ شاگرد ہین حضرت محمد بن الحنفیہ
اپنی والد کی اور ظاہر ہی کہ وہ شاگرد ہین اپنی والد ماجد علی بن ابیطالب کے اور اوستاد کل اشاعرہ کی ابو الحسن اشعری
ہین اور وہ شاگرد ہین ابو علی جبائی کی کہ جو مشایخ معتزلہ مین سی تھی اور لامحالہ اونکا علم منتہی ہوگا واصل ابن عطا کیطرف
اور ماتریدیہ فرع ہین اشاعرہ کے اور علوم اہلبیت کا آپ ہی سی ماخوذ ہونا ظاہر و آشکار ہی و از انجملہ آپکا کلام
معجز نظام ہی کہ شیعون کی یہان بکثرت اور سنیون کے یہان بہ قلت مذکور و معروف ہی تاہم اگر حضرات سنیہ
بنظر غور و تامل فقط اوس کلام کو ملاحظہ کرین کہ جو اونکی یہان اونکی کتابون مین مرقوم ہی تو علاوہ فصاحت و
بلاغت کی کہ جو دون کلام خدا اور رسول و مافوق کلام ہر متکلم ہی اونکو معلوم ہوجاوی کہ کسقدر حقائق و دقائق
و علوم و معارف پر مشتمل ہی کہ سوا اعجاز و کرامت کی اور کچہہ اوسکی نسبت نہین کہا جاسکتا اور ممکن نہین کہ سوا معصوم
کی اور کسیکی زبان و قلب سی ایسا کلام نکل سکی پس ای حضرات سنیہ تم کیون کر اعلم و غیر اعلم کو برابر سمجھتی ہو بلکہ غیر
اعلم کو اعلم پر ترجیح دیتی ہو حالانکہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
انما یتذکر اولوا الالباب ترجمہ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کہ کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جو علم رکھتی ہین اور وہ
لوگ کہ جو علم نہین رکھتی ہین سوا اسکی نہین ہی کہ نصیحت قبول کرتی ہین صاحبان عقل دلیل سی وہ مستتم علم قضا سے

یعنی فیصلہ قضایا اور یہہ ایک فرع ہی اُنکو علوم ذاتیہ کی لیکن چونکہ امور رعایا مین اسکو دخل تام ہو لہذا انہون اسکا
علحدہ ذکر کیا اور یہان اسکو ثبوت مین دو حدیثون پر اکتفا کرتی ہین کتاب مذکور کی ص ۱۵۶ مین یہہ
حدیث ہی یا علی اخصمك بالنبوة ولا نبوة بعدی وتخصم لسبع ولا یحاجك فیها
احد من قریش انت اولھم ایمانًا باللّٰہ واوفاھم بعھد اللّٰہ واقومھم بامر اللّٰہ واقسمھم بالسویة
واعدلھم فی الرعیة وابصرھم بالقضیة واعظمھم عند اللّٰہ مزیة رحل عن معاذ ترجمہ
یا علی غالب ہون مین تجہپر بسبب نبوت کی کہ میری بعد نبوت نہین ہی اور غالب ہی تو بسبب سات خصلتون کی
کہ کوئی شخص قریش مین سی اون خصلتون کی بابت تجہسی حجت نہین کرسکتا تو اون سب سی پہلی ایمان لایا ہی
ساتھہ اللّٰہ کے اور اون سب سی زیادہ وفا کرنیوالا ہی ساتھہ عہد خدا کی اور اون سب سی زیادہ قائم رکہنیوالا ہی
حکم خدا کا اور اون سب سے زیادہ تقسیم کرنیوالا ہی برابر (یعنی تیری تقسیم مین سوا عدل کی ظلم وجور نہین ہی)
اور اون سب سی زیادہ عدل کرنیوالا ہی رعیت کی باب مین اور اون سب سی زیادہ بصیرت رکہنیوالا ہی فیصلہ
قضایا مین اور اون سب سی زیادہ بزرگ ہی نزدیک اللّٰہ کی زیادتی مرتبہ مین انتہی ان سات خصلتون سی
کہ جو جناب رسولخدا نی بیان فرمائین جیسا کہ استحقاق خلافت ثابت ہوتا ہی وہ محتاج بیان نہین ونیز یہہ امر
بھی ظاہر ہوتا ہی کہ جناب رسولخدا بسبب نبوت کی علی مرتضیٰ سی افضل تھی اور بعد آپکی علی مرتضیٰ تمام قریش سی
افضل ہین پس جب قریش سی افضل ہوی تو تمام امت سی افضل ہونی مین کچہہ کلام نہین ہو سکتا اور اُنکی فضیلت
کو اس حدیث مبارک مین جناب رسولخدا نی بتصریح بیان فرمادیا ہی کچہہ کنایہ واشارہ نہین ہی اس سبب سی کہ سب
صیغہ افعل التفضیل کی ہین اور مثل اسی حدیث کی ایک اور حدیث اسی کتاب کی اسی صفحے مین بعد
اس حدیث کی بلا فاصلہ ہی یا علی لك سبع خصال لا یحاجك فیها احد یوم القیمة انت
اول المؤمنین باللّٰہ ایمانًا واوفاھم بعھد اللّٰہ واقومھم بامر اللّٰہ وارأفھم بالرعیة واقسمھم
بالسویة واعلمھم بالقضیة واعظمھم مزیة یوم القیمة رحل عن ابی سعید ترجمہ یا علی
تجہ مین سات خصلتین ہین کہ نہین حجت کرسکتا ہی کوئی شخص تجہسی اون خصلتون مین بروز قیامت تو پہلا ہی
مومنون کا اللّٰہ کی ساتھہ ایمان لانیمین اور اون سب سی زیادہ وفا کرنیوالا ہی عہد خدا کا اور اون سب سی زیادہ

قایم رکہنی والا ہی حکم خدا کو اور اون سب سی زیادہ مہربانی کرنی والا ہی ساتہہ رعیت کی اور اون سب سی زیادہ تقسیم کرنی والا ہی برابر اور اون سب سی زیادہ علم رکہنی والا ہی ساتہہ قضایا کی اور اون سب سی عظیم ہی زیادتی مراتب مین بروز قیامت انتہی ان دونون حدیثون مین جن صفات حسنہ مین جناب امیر کا تمام خلق سی افضل و اعلی ہونا ثابت ہوا اونہین کی ضمن مین یہہ بہی معلوم ہوا کہ آپ تمام خلق سی فیصلہ قضایا مین اعلم تہی اور یہہ بات اسقدر ظاہر و مشہور ہی کہ عرب مین ایک مثل ہوگئی تہی کہ بعد وفات جناب امیر جب کوئی قضیہ پیش آتا تہا تو وہ لوگ کہتی تہی قضیۃ و لا اباحسن لہا یعنی یہہ قضیہ مشکل ہی اور کوئی شخص مثل ابوالحسن کی نہین ہی کہ اوسکا فیصلہ کری ❊ اور یہہ مثل اسقدر مشہور ہی کہ اکثر نحو کی کتابون مین لکہی ہوئی ہی دلیل سی وہم آپکی شجاعت ہی اور یہہ محتاج بیان نہین لیکن ہم اسبات مین بہی دو حدیثین لکہتی ہین کتاب مذکور کے صفحہ ۱۰۵ مین یہہ حدیث ہی لما اسری بی الی السماء دخلت الجنۃ فرایت فی ساق العرش الایمن مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی و نصرتہ بعلی (طب عن ابی الحمراء) ترجمہ جب شب معراج کو مجہی آسمان پر لیگئی تو مینی عرش کی داہنی طرف لکہا ہوا دیکہا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مدد کی مینی اوسکی ساتہہ علی کی اور نصرت کی مینی اوسکی ساتہہ علی کی ❊ نیز اسکی بعد یہہ حدیث ہی مکتوب فی باب الجنۃ قبل ان یخلق السموات والارض بالفی سنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی (عق عن جابر) ترجمہ لکہا گیا ہے بہشت کے دروازے پر اسمانون اور زمینون کی پیدا کی جانی سی دو ہزار برس پیشتر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مدد کی اوسکی مینے ساتہہ علی کی انتہی اسطرح کی احادیث کی تصدیق و تصحیح کے لیے معارک بدر و احد و خندق و خیبر و حنین وغیرہا شاہد عادل ہین کہ یہہ سب لڑائیان اور مثل اسکی اور غزوات اسد اللہ الغالب کی شمشیر آبدار سی فتح ہوئی ہین اور سنیون کی کتابون مین ان فتوحات کی حالات مفصل لکہی ہوئی ہین اور جو لوگ کہ آپکی طرف مقابل بلکہ آپسے افضل اور امامت و خلافت مین آپ پر اقدم سمجہی جاتے ہین اون حضرات کا کسی ایک کافر کو بہی قتل کرنا خود سنیون کی کتابون سے ثابت نہین ہی بلکہ معرکہ خیبر مین خصوصاً و معرکہ احد و حنین مین عموماً ان حضرات کا کفار سی فرار اختیار کرنا خود حضرات سنیہ کی تفاسیر و کتب معتبرہ سی ثابت ہی اور خود شاہ عبدالعزیز صاحب بہی اسکی قائل و مقر و معترف ہین چنانچہ بحث استخلاف مین جہان صلح

حدیثیہ کا ذکر آیا ہے وہان ہم اس امر کو ثابت کر چکے ہین سلا بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ اور پر ظاہر ہے کہ جو شخص کہ خلیفہ رسول و امام تمام خلق ہوا وسکو چاہیے کہ اشجع الناس ہو اور کرار غیر فرار نہ فرار غیر کرار اور کچھ انہین صفات پر منحصر نہین ہے بلکہ کل صفات حسنہ و اخلاق کریمہ جناب علی مرتضی کی ذات والا صفات مین بدرجہ کمال تھے مثل عبادت و ریاضت و خوف و خشیت الہی و زہد و ورع و تقوی و توکل و قناعت و صدق و ادا ے امانت و جود و کرم و سخاوت و حلم و کظم غیظ و مروت و رحمت و شفقت و رافت وغیرہا کی کہ اگر ان سب کا علحدہ علحدہ بالاجمال بھی بیان کیا جاسے تو نہایت طول ہوجاے اور تفصیل کے لیے تو دفاتر مبسوطہ بھی کافی نہین ہوسکتی اگر حضرات سنیہ اپنی ہی کتب معتبرہ تفاسیر و احادیث و تواریخ و سیر کی طرف رجوع کرین اور بنظر تامل و غور و انصاف ملاحظہ فرماوین تو اونکو بخوبی ثابت ہوجاے کہ اس امت پر کیا موقوف ہے امم سابقہ مین بھی کوئی ایسا شخص جامع کمالات صوری و معنوی نہین پیدا ہوا یہی باعث ہے کہ جناب مخبر صادق نے آپکو حدیث تشبیہ مین کہ جسکا ذکر دلیل نوز دہم مین ہوچکا ہے ملائکہ و رسولان اولوالعزم سے مشابہ فرمایا ہے ٭ رخ یوسف کف موسی دم عیسی داری ٭ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ جزو سادس کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۴۱۲ مین مسطور ہے ٭ **ایضا** ٭ عن هبيرة بن مريم قال سمعت الحسن قام خطيبا فخطب الناس فقال يا ايها الناس لقد فارقكم امس رجل ما سبقه الاولون ولا يدركه الاخرون لقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعثه المبعث فيعطيه الراية فما يرجع حتى يفتح الله عليه جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن شماله ما ترك بيضاء ولا صفراء الا سبعمائة درهم فضلت من عطائه اراد ان يشتري بها خادما ش حم وابو نعيم كر ٭ واورده ابن جرير من طريق الحسن عن الحسين ٭ ترجمہ ہبیرہ بن مریم سے روایت ہے کہ اونسے کہا کہ مینے خود سنا ہے کہ امام حسن کھڑے ہوے خطبہ ارشاد کیا اور لوگون سے خطاب کرکے فرمایا کہ اے گروہ مردم تحقیق جدا ہوا ہے تم سے کل ایسا شخص کہ نہین سبقت لیگئے ہین اوسسے پہلے لوگ

اور نہیں پہونچ سکتے ہین اوسکو پچھلے لوگ اور تحقیق رسول خدا اوسکو جہاد کے لئے بھیجتے تھے اور رایت عطا فرماتے تھے پس نہین پھرتا تھا وہ یہانتک کہ فتح بخشتا تھا اوسکو اللہ جبرئیل اوسکی داہنی طرف ہوتے تھے اور میکائیل اوسکے بائین طرف نہین چھوڑا ہے اونسنے چاندی کو اور نہ سونیکو مگر سات سو درہم کہ جو اوسکی بخشش سے فاضل ہوے تھے ارادہ تھا اوسکا کہ اوس سے ایک خادم مول لے (یہہ حضرت امام حسنؑ نے بعد وفات جناب امیرؑ ارشاد فرمایا تھا) انتہی اور سب سے اعجب یہ امر ہے کہ آپ مین اضداد جمع تھے یعنی بعض صفات ایسی تھی کہ جو بعض کی ضد ہین کہ اگر اونمین سے ایک صفت کسی شخص مین ہو تو پھر دوسرا اوسمین نہین پاے جا سکتی مثلاً آپکی غذا کی یہ کیفیت تھی کہ آپنے کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کے نہین نوش فرمای اور قوت کی یہ کیفیت تھی کہ خیبر کا دروازہ اوکھاڑ لیا اور اوسکو سپر بنایا چنانچہ ہم اسکا ذکر دلیل بست و یکم مین کر چکے ہین **ونیز مجلد سادس کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۳۹۸ مین مسطور ہے** ؛ ایضاً انّ علیاً حمل الباب یوم خیبر حتی صعد المسلمون ففتحوھا وانّہ جرّب فلم یحملہ الا اربعون رجلا (ش) ؛ حسن ترجمہ تحقیق علی اوٹھائے رہی خیبر کے دروازے کو یہانتک کہ مسلمان اوسپر چڑھے اور اوس قلعہ کو فتح کیا اور تحقیق تجربہ کیا گیا تو چالیس آدمی سے کم اوس دروازیکو نہ اوٹھا سکے **انتہی** اور فقر کی یہہ کیفیت تھی کہ ایکی یہان سوا ایک مینڈہے کی کہال کے اور کچھ فرش نہ تھا کہ دنکو اوسپر اونٹ چارا کہاتا تھا اور شبکو آپ اور جناب سیّدہ دونو معصوم اوسی پر آرام فرماتے تھے چنانچہ **کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۴۰۹ مین مسطور ہے** عن علی قال نکحت ابنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس لنا فراش الا فروة کبش فاذا کان اللیل بتنا علیھا واذا اصبحنا فقلبنا وعلفنا علیھا الناضح (العسکری) ترجمہ علی سے منقول ہے کہ انہونے فرمایا کہ مینے رسولخدا کی صاحبزادی سے عقد کیا حالانکہ ہمارے پاس سوا ایک پوست گوسفند کے اور کوئی فرش نہ تھا پس جب رات ہوتی تھی تو ہم دونون آدمی اوسی پر سوتے تھے اور جب صبح ہوتی تھی

تو اوسکو اولٹ کے اوسی پر اونٹ کو چارہ دیتے تھے انتہی اور سخاوت کی یہ کیفیت تھی کہ سورہ
ہل اتی آپ کی شان مین نازل ہوا چنانچہ شعاع ہفتم مین ہم اس سورہ کی شان نزول کو تفاسیر معتبرہ
اہلسنت وجماعت سے لکھہ چکے ہین اور شجاعت کی کیفیت ظاہر وباہر ہے اور حلم اور کظم غیظ کی کیفیت
مین ایک حکایت مولوی روم نے کہ جنکو سنی مولوی معنوی کہتے ہین اپنی مثنوی مین لکھی ہے اوسی پر
اور کوائف کا بھی قیاس کرنا چاہیے چنانچہ مثنوی مذکور مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
سنہ ۱۲۸۱ ہجری کی ص ۹۲ سے ص ۹۹ تک سے منتخب کر کے مین چند
اشعار لکھتا ہون اس سبب سے کہ اس حکایت کو نظم مین بہت اشعار
مولوی معنوی صاحب کی ہین

از علی آموز اخلاص عمل ∴ شیر حق را دان منزه از دغل
در غزا بر پہلوانی دست یافت ∴ زود شمشیری برآورد و شتافت ∴ او خدو انداخت بر روی علی
افتخار ہر نبی و ہر ولی ∴ او خدو انداخت بر روی که ماه ∴ سجده آرد پیش او در سجده گاه
در زمان انداخت شمشیر آن علی ∴ کرد او اندر غزایش کاہلی ∴ گشت حیران آن مبارز زین عمل
از نمودن عفو و رحم بی محل ∴ گفت بر من تیغ تیز افراشتی ∴ از چه افگندی مرا بگذاشتی
آن چه دیدی تا چنین خشمت نشست ∴ تا چنین برقی نمود و باز جست ∴ آن چه دیدی بہتر از کون و مکان
گر بہ از جان بود و بخشیدیم جان ∴ در شجاعت شیر ربانیستی ∴ در مروت خود که داند کیستی
در محل قہر این رحمت ز چیست ∴ اژدہا را دست دادن کار کیست ∴ گفت امیر المومنین با آن جوان
که بہ ہنگام نبرد ای پہلوان ∴ چون خدو انداختی بر روی من ∴ نفس جنبید و تبه شد خوی من
نیم بہر حق شد و نیمی ہوا ∴ شرکت اندر کار حق نبود روا ∴ شیر حقم نیستم شیر ہوا
فعل من بر دین من باشد گوا ∴ گبر این بشنید نوری شد پدید ∴ در دل او تا که زناری برید
گفت من تخم جفا می کاشتم ∴ من ترا نوعی دگر پنداشتم ∴ عرضه کن بر من شہادت را که من
من ترا دیدم سرفراز زمن ∴ قرب پنجه کس ز خویش و قوم او ∴ عاشقانه سوی دین کردند رو
او به تیغ حلم چندین خلق را ∴ وا خرید از تیغ چندین حلق را ∴ تیغ حلم از تیغ آہن تیزتر

بل رصد شکر ظفر انگیز تر ۶ **دلیل چہلم** تمام تواریخ اہلسنت وجماعت اس بات پر شاہد ہین
کہ جناب امیر کو جناب رسول خدا نے کبھی کسی ایک جیش کا محکوم نہین کیا اور حضرات شیخین کبھی عمرو عاص
کے محکوم رہے اور کبھی اسامہ بن زید کے اور اس باب مین کوی سنی اختلاف نہین کر سکتا اور یہہ صحیح
دلیل بین ہے اس امر پر کہ جناب رسولخدا علی بن ابیطالب کو کل امت کا حاکم یعنی اپنا خلیفہ مقرر کر چکے
تھے اس سبب سے اپکو اپنی زندگی مین دوسرے کا محکوم نہین کیا ورنہ اور کوی وجہ اس تخصیص کی
نہ تھی اسواسطے کہ جناب رسولخدا نے جنگ موتہ مین حضرت جعفر طیار تک کو زید بن حارثہ کا محکوم فرمایا
ہے **واضح ہو** کہ جو کچھ ہمنے یہانتک فضائل علی بن ابیطالب مین لکہا ہے یہہ ایک قطرہ ہے دریا
سے اور ایک ذرہ ہے ریگ صحرا مین سے اور کلیہ اس مقام پر یہہ ہے کہ جو فضیلت افضلیت جناب
شاہ ولایت پر دلالت کریگی وہ اپکے استحقاق خلافت پر بھی دلالت کریگی اس سبب سے کہ تفضیل مفضول
و ترجیح مرجوح نہ عقلاً جایز ہے نہ نقلاً جسقدر آیات قرانی کہ عقلاً و نقلاً اپکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین انکا
لکہنا اور اہلسنت و جماعت کی تفاسیر و کتب معتبرہ کی عبارتین نقل کرنا اور جسقدر احادیث کہ آپکے فضائل مین سینکڑون
کی کتابون مین لکہے ہوے ہین اون سبکا جمع کرنا یہہ ایک امر عظیم و خطیر ہے کہ اس کتاب مختصر
کی گنجایش و وسعت سے بہت زیادہ ہے اور اپکی وغیرہ آئمہ معصومین کی امامت پر جو دلائل کہ
ہمارے یہان کے علما نے قائم کئے ہین وہ بھی بیحد و انتہا ہین اور سب قران و حدیث سے
ماخوذ چنانچہ جناب علامہ حلی علیہ الرحمۃ والرضوان نے کتاب الفین جو تصنیف فرمای ہے اوسمین
ایک ہزار دو ہزار دلائل عقلیہ و نقلیہ قائم کئے ہین اور پھر اخر کتاب مین فرمایا ہے کہ وھو بعض الادلہ
فان الادلة على ذلك لا تحصى یعنی یہہ بعض دلیلین ہین اس سبب سے کہ تحقیق دلیلین اس پر بیشمار ہین
اور زیادہ تر اس کتاب مین آیات قرانیہ سے استدلال کیا ہے جیسا کہ اس کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے
کہ صدہا آیات قرانی امامت جناب امیر المومنینؑ و حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام پر دال ہین بدلالت
عقلیہ و نقلیہ اور یہہ کتاب ۱۲۹۸ ہجری مین مطبوع بھی ہو چکی ہے اور ہر شخص کو بآسانی دستیاب ہو سکتی
ہے اور یہہ ایسی کتاب لاجواب ہے کہ صدہا برس سے مشہور و معروف ہے اور آجتک کسی عالم سنی کو

اسکے جواب مین قلم اوٹھانے کی جرات نہ ہوئی چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین بھی جابجا
اس کتاب مستطاب کا ذکر کیا ہی مگر یہہ جرأت و قدرت نہ ہوے کہ اوسمین کی دو چار دلیلین بھی نقل کرکے
اوسکا جواب لکھتے اور اس کتاب کو اواخر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ علامہ علیہ الرحمہ نے سنہ [illegible] ہجری
مین سلطان اولجائتو خدابندہ کی عہد سلطنت مین یہہ کتاب تصنیف فرمائی ہے یہہ بادشاہ آپ ہی کے
فیض صحبت کے سبب سے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ہوگیا تھا پس تاریخ ختم تصنیف کتاب موصوف سے
آجتک کہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری ہین چھہ سو پانچ برس کا زمانہ منقضی ہوا اور ہمیشہ یہہ کتاب مثل آفتاب کی
روشن رہی کبھی مخفی و مستتر نہین ہوئی اس سبب سے کہ سلطان اولجائتو موصوف کے وقت سے
شیعون کا تقیہ برطرف ہوگیا تھا پس کیا سبب ہے کہ علماے سنیہ مین سے کسینے آجتک اسکا جواب نہ لکھا
حالانکہ یہہ کتاب کچھہ بہت طول و طویل نہین ہے بلکہ مجموع اسکے دو سو بیاسی ۲۸۲ صفحے ہین گویا یہہ علامہ موصوف
کی کرامت ہی کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے یعنی اسقدر صفحات مین اسقدر دلیلین لکھی ہین **قسم سوم**

وہ دلائل و قرائن ہین کہ جو واقعہ غدیر خم سے متعلق ہین اور اون سے
ثابت ہوتا ہی کہ بلاشبہہ و شک جناب رسولخدا ص نے اس مقام مبارک مین علی بن ابیطالب کو مجمع عام مین
اپنا وصی و خلیفہ حسب سنن انبیاے ماسلف مقرر فرمایا ہی **دلیل اوّل** جب دلائل قاطعہ قسم اول سے
ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کا کسیکو اپنی زندگی مین وصی و خلیفہ مقرر کرجانا ایک امر ضروری و لابدی
تھا اور دلائل ساطعہ قسم ثانی سے ثابت ہوگیا کہ علی ع بن ابیطالب مستحق وصایت و خلافت تھے تو یہہ
امر بھی ثابت ہوگیا کہ جناب امیر کو وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری و لابدی تھا دو دلیلون سے
اوّل یہہ کہ باوجود مستحق خلافت غیر مستحق کو خلیفہ مقرر کرنا ساحت عزت و جلالت نبوت و عصمت سے
براحل بعید ہی **دوم** یہہ کہ اغیار مین سے کسیکا خلیفہ منصوص و منصوب من اللہ و من الرسول
ہونا اسکا تمام امت کے بہتر فرقون مین سے کوئی فرقہ قائل نہین پس جب ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا ص کا
جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری و لابدی تھا تو بالضرورہ ثابت ہوگیا کہ جو امر ضروری
و لابدی ہو اوسکا ایقاع بھی جناب رسولخدا کو ضروری و لابدی تھا اور جب یہ ثابت ہوگیا تو یہ امر بھی

ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا نے مقام غدیر خم مین جناب امیر کو بلا شبہ و شک اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اس سبب سے کہ اور کوئی دوسرا مجمع عام سواے غدیر خم کے ایسا نہین ثابت ہوتا کہ امر خلافت و وصایت پر دلالت کرے اور الفاظ مشترکہ احادیث سے مثل مولی و ولی کے بلا شبہ و شک معنی امامت و خلافت مراد ہین اس سبب سے کہ بالاتفاق لفظ مشترک اوسی معنی پر دلالت کریگی کہ جسپر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو فہذا الدّلیل القاطع والبرهان السّاطع والبیّنة الظاهرة والقرینة الواضحة اور ہم بحمد اللہ تعالی ماسبق مین ثابت کر چکے ہین کہ لفظ مولی بہت سے معنی پر مشتمل ہے کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتی ہین مثل سیّد و مالک و ولی امر و متولی امر و متصرف فی الامور و غیرہا کی کہ یہہ سب مترادف ہین اولی بالتصرف کی **دلیل دوم** آیہ وافی ہدایہ یاایّہا الرسول بلّغ ما انزل الیك من ربّك وان لم تفعل فما بلّغت رسالته والله یعصمك من النّاس انّ الله لایهدی القوم الکافرین ہے ترجمہ اے رسول پہونچادے جو کچھہ نازل کیا گیا ہے تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے اور اگر یہہ نہ کیا تو نے تو نہ پہونچایا تو نے اوسکی رسالت کو اور اللہ محافظت کریگا تیرے لوگون کی شر سے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا ہے کافرونکے گروہ کو **انتہی** اور ہم شعاع اول مین بحمد اللہ تعالے تفاسیر معتبرہ اہلسنت وجماعت سے ثابت کر چکے ہین کہ یہ آیت علی بن ابیطالب کے باب مین نازل ہوئی ہے اور اسی آیت کے حکم کی موافق جناب رسولخدا نے غدیر خم مین آپکا ہاتھہ پکڑ کے فرمایا ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ و نیز یہہ امر بھی ثابت کر چکے ہین کہ اس آیہ مبارکہ مین نام نامی و اسم گرامی علی بن ابیطالب موجود تھا اور جناب رسولخدا کے عہد کرامت عہد مین یہہ آیت اسطرح پڑھی جاتی تھی یاایّہا الرّسول بلّغ ما انزل الیك من ربّك انّ علیًّا مولی المومنین و نیز مجلد عذیر کتاب عبقات الانوار کی جلد ثانی کے حصہ اوّل مطبوعہ مطبع مطلع نور لکھنو کے ص ۲۶۹ سے ص ۴۸۰ تک اس آیت کا مفصل بیان ہے اس کتاب کی شعاع اول کے دیکھنے سے جس شخص کی تسکین نہو اوسکو چاہیئے کہ مجلد کتاب مذکور کیطرف رجوع کرے حالانکہ من لایکفیه الیسیر لایکفیه الکثیر اور دلیل مختصر و جامع جو اس آیہ وافی ہدایہ سے ظاہر و ہویدا و واضح و ہویدا ہے یہہ ہے کہ جب سنیون کی کتب معتبرہ

سے ثابت ہوگیا کہ یہ آیت باب علی بن ابیطالب مین نازل ہوئی تھی تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اونکی امامت و
خلافت کی بابت نازل ہوئی ہے چند وجوہ سے **اول** یہہ کہ تمام قران مین کسی حکم کے تبلیغ کی بابت اسقدر
تاکید و تہدید ثابت نہین ہوتی کہ جسقدر اس آیت کے حکم مین ثابت ہوتی ہے پس اس سے ثابت ہوگیا
کہ جس امر کا اس آیت مین حکم ہے وہ جمیع احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا اور کوئی حکم جمیع احکام شرعیہ
سے اہم و ضروری نہین ہوسکتا سوا تقرر و تعیین حاکم کے کہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اوسی سے متعلق
ہوتی ہے اور بعد رسول وہی حاکم خلیفہ رسول و امام امت ہے پس ثابت ہوگیا کہ یہہ آیت خلافت و امامت
علی مرتضی کی بابت نازل ہوئی ہے **دوم** یہہ کہ جب سنیون کی تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوگیا کہ یہہ آیت شان
علی مرتضے مین نازل ہوئی ہے تو اب دو حال سے خالی نہین یا آپ کی دوستی و محبت کی بابت
نازل ہوئی ہے یا آپکی امامت و خلافت کے بابت اول باطل ہے اس سبب سے کہ ہرگز کسی کی عقل سلیم
اس بات کو قبول نہین کرسکتی کہ حق سبحانہ و تعالی نے فقط دوستی و محبت کو بیان کے لئے اسقدر تاکید
کی ہو اور اپنے رسول محبوب سے فرمایا ہو کہ اگر تو اس حکم کو نہ پہونچائیگا تو میری رسالت ہی نہ پہونچائی پس
امر دوم ثابت و محقق ہوگیا و ہو المقصود **سوم** یہہ کہ اس آیت سے صریح ثابت ہے کہ جناب رسولخدا کو
اس حکم کی تبلیغ مین لوگون کا خوف تھا کہ اوسکے رفع کے لئے حق سبحانہ و تعالے نے اپنے حبیب سے حفاظت
کرنیکا وعدہ فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ بیان دوستی و محبت علی بن ابیطالب مطلق محل خوف نہین ہوسکتا
نہ کہ اسقدر کہ حق سبحانہ و تعالے اوس سے حفاظت کا وعدہ فرمائے پس ثابت ہوگیا کہ یہہ امر امامت و خلافت
علی مرتضی تھا کہ اسکا اظہار و بیان بسبب کثرت منافقین کہ جو معاندین جناب امیر المومنین تھے نہایت مخوف
و پر خطر تھا اسلئے کہ یہہ لوگ ہر وقت مثل گرگ بغل و مار آستین کے جناب رسولخدا کے ہمراہ رہتے تھے پس ان
لوگون کے شر سے محفوظ رہنا بغیر حفاظت حق سبحانہ و تعالی ممکن نہ تھا چنانچہ قصہ اصحاب عقبہ اسپر شاہد ہے
یعنی سنیون کی کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ چند منافقون نے راستہ مین شب کیوقت ایک پہاڑ کی گھاٹی
مین ارادہ کیا تھا کہ جناب رسولخدا کو شہید کرین لیکن حق سبحانہ و تعالے نے اون لوگون کے شر سے اپنے حبیب کو محفوظ
رکھا چنانچہ **قران شریف مطبوعہ مطبع مجتبائی مذکور کی ص ۱۲۶ کی حاشیہ پر**

مولوی شاہ عبد القادر صاحب موضح القرآن کی یہ عبارت ہے سورہ توبہ بعد ثلث تفسیر آیہ
وہموا بما لم ینالوا مین بارہ شخص نے سفر مین آدھی رات کو جمع ہو کر چاہا کہ حضرت پر ہاتھ چلاوین ایک
صحابی ساتھ تھے حذیفہ انکو فرمایا کہ انکو مارو تب لگے سے بھاگے حذیفہ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنا حکم نتھا انتہی
اور سنیون کی تفاسیر بسیط مین یہ حال مفصل لکھا ہوا ہے خصوصا تفسیر در منثور سیوطی مین اور اکثر تفاسیر سے ثابت ہے
کہ حضرت حذیفہ بن الیمان و حضرت عمار یاسر یہ دونون بزرگ کہ جو خواص اصحاب مین سے تھے آپکے ہمراہ رکاب تھے
اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ جن منافقین نے آپ پر حملہ کیا تھا وہ پندرہ آدمی تھے غرض اس حکایت کی لکھنے سے فقط یہ
تھی کہ جناب سرور کائنات اسی وقت مین منافقون کے شر سے مامون نتھے اور بسبب حفاظت حق سبحانہ و تعالی اونسے محفوظ
ہوئین [illegible] تھی دلیل سوم جسقدر اہتمام و انتظام و مجمع عام جناب خیر الانام نے مقام غدیر خم مین تبلیغ حکم الہی کے
لیے فرمایا ثابت نہین ہوتا کہ ابتدا سے بعثت سے آخر ایام رسالت یعنی زمانہ انتقال و رحلت تک کسی حکم کی تبلیغ کی بابت
اسقدر اہتمام فرمایا ہو پس ثابت ہو گیا کہ یہ حکم جملہ احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا اور کوئی حکم جمیع احکام
شرعیہ سے زیادہ ضروری و اہم نہین ہے سوا امر تعیین حاکم کے کہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اوس سے
متعلق ہے اور بعد رسول وہی حاکم خلیفہ رسول و امام امت ہے پس ثابت ہو گیا کہ یہ حکم تبلیغ خلافت و امامت
شاہ ولایت کی بابت تھا وہو المقصود اب بیان اہتمام و انتظام پر سیر چند واقعات دلالت کرتے ہین
اول کل اہل اسلام کا جمع فرمانا کہ سنیون کی معتبر کتابون سے ثابت ہے کہ لاکھ آدمیون سے زیادہ تھے اس امر کے
اثبات مین اسیقدر کافی ہے کہ جب آپ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کیطرف مراجعت فرمائی ہے تو راستہ
مین مقام غدیر خم مین یہ مجمع عام فرمایا تھا اور ظاہر ہے کہ اس آخری حج مین سب مسلمان آپکے ہمراہ رکاب تھے چنانچہ
کتاب روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۲۱۳ مین یہ عبارت ہے
ذکر حجۃ الوداع درین سال حضرت مقدس نبوی حج گذارد و تفصیل این اجمال آنکہ رسول اللہ بعد از [illegible]
بجانب قبائل عرب کہ بشرف اسلام رسیدہ بودند خبر فرستاد کہ توجہ بجانب حرم محترم دارد هر کس داعیہ
حج گذاردن دارد باید کہ از منزل خویش بیرون آمدہ [illegible] و جوانب اشارت بسیع و دو [illegible] بکثرت رسیدہ
خلق بسیار [illegible]

مجمع گشتند تمام انہم رکاب ہمایون فرسامی بودہ آداب مناسک حج بیاموزند انتہی اس عبارت سے کثرت
اہل اسلام ظاہر ہے اور چونکہ یہ امر محل نزاع نہین ہے لہذا مین اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون ورنہ اور بہت سی
کتب معتبرہ حضرات سنیہ سے اس کثرت کا ثبوت ممکن تھا اور یہ امر کہ جب آپنے حجۃ الوداع سے مراجعت
فرمائی تو مقام غدیر خم مین مسلمانون کو جمع کرکے اس حکم محکم کی تبلیغ فرمائی اسکا ثبوت اون احادیث مین
موجود ہے کہ جو ہمنے شعاع چہارم مین زید بن ارقم کی روایت سی نقل کی ہین دیکھو اوس حدیث کو کہ جو ہمنے
خصایص نسائی کے صفحہ ۵ سے نقل کی ہے و نیز اوس حدیث کو کہ جو ہمنے جلد سادس کتاب کنز العمال
کی ص ۳۹۰ سے نقل کی ہے و نیز اوس حدیث کو کہ جو اسی کتاب کے اسی صفحہ سے بعد حدیث سابق کی نقل کی ہے
اور یہ امر بھی محل نزاع نہین ورنہ اور بہت سی کتب اہل سنت سے اسکا ثبوت ممکن تھا و نیز جسکا زیادہ تفصیل پر مطلع
ہونے کو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار مجلد ثانی حصہ اول حدیث غدیر مطبوعہ مطبع نور لکھنو کی ص ۱۱ سے
ص ۴۳ تک روایات احادیث غدیر کو ملاحظہ کرے دوم گرمی کی شدت تھی اور سوا چند کیکر کے درختون
کے اور کچھ سایہ اوس مقام مین نہ تھا کہ جہان آپنے خطبہ مبارکہ غدیر خم ارشاد فرمایا ہے اور ظہر کا وقت تھا چنانچہ
جو حدیث کہ ہمنے شعاع چہارم مین جزو رابع مسند احمد بن حنبل کی ص ۳۷۲ سی نقل کی ہے اوس سے گرمی کی شدت
بھی ثابت ہے اور درختون پر جناب رسول خدا کے لیے سایہ کرنا بھی ثابت ہے اور جو حدیث کہ ہمنے کتاب مذکورہ
کی ص ۲۸۱ سے نقل کی ہے اوس سے ظہر کا وقت ہونا ثابت ہے اور یہ امر بھی محل نزاع نہین ہے و نیز
خوف طوالت مانع ہے ورنہ ہم اسکا اور بہت سا ثبوت لکھ سکتے تھے و نیز جسکا زیادہ تفصیل پر مطلع
ہونیکو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار مجلد ثانی حصہ اول حدیث غدیر مذکور کے ص ۸۷ و ۹۴ و
۱۳۲ و ۱۹۹ و ۲۰۱ و ۲۰۰ و ۲۱۸ و ۲۳۵ و ۲۳۶ وغیرہا کو ملاحظہ کرے کہ ان صفحات مین روایات حدیث
غدیر سے شدت گرما ثابت ہے و ص ۶۳ و ۷۹ و ۸۵ و ۹۹ وغیرہا کو مطالعہ کرے کہ ان سے ظہر کا وقت ہونا
ثابت ہے سوم منبر وہان کہان ممکن تھا لہذا ایسی ضرورت اس حکم کے تبلیغ کی تھی کہ جناب رسول خدا نے
اونٹون کے پالان جمع کرکے اسکا منبر بنایا چنانچہ شعاع بست و چہارم مین شاہ عبد العزیز صاحب و امام

لہ یہ جو ہمنے لفظ سمرہ کا لکھا ہے جو اکثر احادیث مین ہے اوس لفظ کا اطلاق [illegible] کیکر کا اور قسم کے درختون پر بھی ہوسکتا ہے ۱۲ منہ

فخر رازی صاحب کے شبہات کی جواب نہم مین جو عبارت ہینگی کتاب روضۃ الصفا کی ص ۱۳۹ و ص ۱۴۱ سے باثبات صاحب
کی تحریف و تلبیس ثابت کرنیکے لیے نقل کی ہے اوسمین یہ فقرات موجود ہین کہ حضرت مقدس نبوی در وقت مراجعت
از مکہ چون بغدیر خم رسید فرود آمد و در زیر درختان آن موضع را صفا دادند و پالانہای شتران اجمع کرده بر بالای یکدیگر نهادند
آنگاه باشارت آنحضرت بلال موذن ندا کرد کہ الصلوۃ جامعۃ پس اس سے حضرات سنیہ تمہین الضادات سے بناو کرانی تبلیغ کا
اس تاکید و تہدید کے ساتھ نازل ہونا اور جناب رسولخدا کا اس اہتمام و انتظام کے ساتھ عین شدت گرما مین جمع عام کرنا اور منبر کے
عوض مین پالانہاے شتر کا جمع فرمانا اسی کا مقتضی تھا کہ آپ جناب امیر کو لیکے اوس منبر پر تشریف لیجاتے اور پھر فقط
اسقدر کہکر اوتر آتے کہ علی سب کا دوست ہے کسیکا دشمن نہین حاشا وکلا کوئی عاقل و ہوشیار اسکو تسلیم نہین کر سکتا دلیل
چہارم علاوہ اس سب اہتمام کے یہ امر بھی قابل غور و ملاحظہ ہے کہ جناب رسولخدا نے باوصف شدت گرما جو اسقدر تامل نہین
فرمایا کہ مدینہ منورہ مین پہونچکر اس حکم کی تبلیغ فرماتے اسکا کیا سبب ہے عقل سلیم بالبداہتہ حکم کرتی ہے کہ اسکے دو سبب ہین
اول یہ کہ آیہ تبلیغ مین ایسی تاکید و تہدید تھی کہ جناب رسولخدا تعمیل حکم الٰہی مین مطلق تامل نفرما سکے اور جس جگہ یہ آیت
نازل ہوئی وہین ٹھہر گئے اور مطلق شدت گرما اور بے سروسامانی کا خیال نفرمایا اور تمام اہل اسلام کو جمع کر کے تبلیغ حکم الٰہی
اس شد و مد کے ساتھ عمل مین لائے دوم یہ ظاہر ہے کہ جب آپ مدینہ منورہ پہونچتے تو اسقدر مجمع اہل اسلام کا نہوتا بلکہ اسی جگہ
ہی سے قبایل عرب اپنے اپنے مقام پر چلے جاتے اور لوگ متفرق ہوجاتے پس ثابت ہوگیا کہ اس حکم محکم کی تبلیغ
مجمع اہل اسلام مین ضروری تھی اور ظاہر یہی باعث ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے حبیب کو ایسے مقام مین اس تاکید کے
ساتھ اس حکم محکم کی تبلیغ کا حکم فرمایا کہ جہان مجمع عام اہل اسلام تھا اور لوگ متفرق ہونا شروع نہین ہوئے تھے پس جس حکم
محکم کے لیے اسقدر تاکید و تہدید نازل ہوا اور اوسکے تبلیغ کے لیے مجمع عام کی بھی ضرورت ہو ہرگز وہ فقط محبت و
مودت نہین ہوسکتا کہ جو مومنون کی آپس مین ایک معمولی بات ہے پس جب یہ احتمال حضرات سنیہ کا حدیث من کنت مولاہ
مین باطل ہوگیا تو ثابت ہوگیا مذہب حق شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کہ وہ اس حدیث سے امامت و خلافت علی ابن ابیطالب
مراد لیتے ہین اس سبب سے کہ باجماع امت اس حدیث مبارک مین سوا ان دو احتمالون کے اور کوئی تیسرا احتمال نہین ہے
پس جب ایک باطل ہوگیا تو لامحالہ دوسرا ثابت ہوگیا دلیل پنجم سب جانتے ہین کہ جب آپ نے مدینہ
منورہ سے مکہ معظمہ کیطرف بقصد حج نہضت فرمائی تو اواخر زمانہ حیات مبارک تھا اور جمیع احکام شرعیہ کی تکمیل و تبلیغ

ہو چکی تھی از قبیل نماز روزہ و زکوٰۃ و خمس و جہاد وغیرہ باقی ایک فقط مسئلہ حج کی تعلیم باقی تھی وہ بھی حجۃ الوداع
میں باحسن طریق قولاً و فعلاً عمل میں آئی کچھ ہو کر سنی ہی بتائیں کہ جب آپ مکہ معظمہ سے مراجعت فرما کر غدیر خم میں
تشریف لائے تو کونسا حکم شرعی از قبیل عبادات و معاملات باقی رہ گیا تھا کہ جسکی تبلیغ کے لیے آپ نے اسقدر اہتمام
تبلیغ فرمایا کہ جو کسی حکم کی بابت نہیں فرمایا تھا کیا یہی اتنی سی بات کہ علی ابن ابیطالب سب کے دوست ہیں کسی کے دشمن
نہیں سبحان اللہ کون عاقل و دیندار اسکو تسلیم کر سکتا ہے پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم سوا امر امامت و خلافت
شاہ ولایت کے اور کوئی نہ تھا اور ضرور تھا کہ آپ اسکو بعد تبلیغ جمیع احکام شرعیہ قریب زمانہ رحلت و انتقال
ارشاد فرماتے اور اسکی ضرورت ایسی ہی زمانے میں ثابت ہے شرعاً و عرفاً شرعاً چند وجوہ سے اوّل یہ کہ حق
سبحانہ نے ہر مومن کو حکم فرمایا ہے کہ اپنی وفات کے قریب اپنے مال متروکہ کی بابت وصیت کرے جیسا کہ ہم قسم اوّل کی
دلیل چہارم میں بیان کر چکے ہیں پس کیونکر ممکن تھا کہ جناب رسول خدا اپنے اواخر ایام میں کسی کو دین اسلام کی بابت
اپنا وصی و خلیفہ نہ مقرر فرما جاتے دوم نازل ہونا آیہ تبلیغ کا اور اس امر کا سنیوں کی کتابوں سے ثابت ہو چکا کہ
یہ آیت سراپا ہدایت علی ابن ابیطالب کے باب میں نازل ہوئی ہے حتیٰ کہ آپ کا اسم مبارک بھی اسمیں موجود تھا
اور اسی آیت کی بنا پر جناب رسول خدا نے حدیث غدیر خم ارشاد فرمائی پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم سوا امر خلافت
و امامت کے اور کوئی نہ تھا اور اسکی تبلیغ اواخر عمر میں ضروری تھی سوم عقل سلیم بالبداہتہ حکم کرتی ہے کہ بعد تکمیل جمیع
احکام شرعیہ حاکم کے مقرر کرنے کی ضرورت ہے کہ جو حافظ و نافذ احکام شریعت و رافع نزاع امت ہو اور زمانہ اسکا
آخر ایام رسالت قریب انتقال و رحلت ہے چہارم کل انبیائے مرسلین ماسبق نے اپنے آخر ایام حیات میں اپنا وصی
خلیفہ مقرر فرمایا ہے کچھ تخصیص جناب خاتم النبیین و المرسلین کی نہیں ہے جیسا کہ ہم قسم اوّل کی دلیل اوّل میں بیان
کر چکے ہیں پس آپ کے وصی مقرر کرنے کا بھی یہی زمانہ تھا اور عرفاً اس سبب سے کہ ہر شخص بادشاہ ہو یا امیر غنی ہو یا
فقیر اپنی آخر عمر میں اپنے امور کی بابت وصیت کرتا ہے اور کوئی ولیعہد مقرر کر جاتا ہے نہ قبل اسکے پس ان
دلائل و قرائن واضحہ سے صحیح ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم میں جو مجمع فرمایا اس میں سوا امر وصایت
و خلافت علی ابن ابیطالب اور کسی حکم کی تبلیغ منظور نہ تھی اور اسکی بابت جسقدر تکرار و تاکید و اہتمام و انتظام فرمایا گیا وہ
سب انسب و اولیٰ تھا اس سبب سے کہ احکام کے بیان فرمانے میں اور حاکم کے مقرر نہ کیا جانے میں کہ جو انکا حافظ و

نافذ ہو بہت فرق ہے کما لا یخفی **دلیل ششم** صدر حدیث غدیر ہے کہ جسکا ذکر شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین کیا ہے اور احمد الدین واعظ نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے ص ۹۰ مین کہ جسکا مین جواب لکھ رہا ہون اسطرح لکھا ہے الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی پہلے جناب رسول خدا نے سب حاضرین سے پوچھا کہ کیا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین مومنین کے نفسون سے اولی ہون جب سب نے اسکو تسلیم کیا تو آپنے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمائی یعنی جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس بالبداہت واضح اور ظاہر ہے کہ اس حدیث مین جو لفظ اولی کے معنی ہین وہی لفظ مولی کے بھی ہین اب یہی امر کی تحقیق کہ لفظ اولی کے صدر حدیث مین کیا معنی ہین پس **واضح ہو** کہ یہ حدیث ماخوذ ہے آیہ وافی ہدایہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم سے پس ظاہر ہے کہ جو لفظ اولی کے معنی اوس آیت مین ہونگے وہی اس حدیث مین بھی ہونگے اور اسکا خود شاہ عبد العزیز صاحب نے اقرار فرمایا ہے کہ یہ لفظ اس حدیث مین آیت مسبوق الذکر سے ماخوذ ہے لیکن بعد اسکے موافق اپنی عادت کے دیدہ و دانستہ از راہ جحد و مکابرہ اوس آیت مین لفظ اولی بمعنی اولی بالتصرف ہونے سے انکار کیا ہے چنانچہ **تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ** مطبع نولکشور کے ص ۳۱۳ مین اونکی یہ **عبارت ہے** وایں لفظ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم الست اولی بالمومنین من انفسہم ماخوذ از آیات قرآنی ست و از ہمین راہ اورا از مسلمات اہل اسلام قرار دادہ بروی تفریع حکم آئندہ فرمودہ ودر قرآن این لفظ جائے واقع شدہ کہ معنی اولی بالتصرف دراینجا اصلا مناسبت ندارد وھو قولہ تعالی النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ **انتہی موضع الحاجۃ** شاہ صاحب کی اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لفظ اولی قرآن سے ماخوذ ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا نے اسکو مسلمات اہل اسلام قرار دیکے اسی پر تفریع حکم آئندہ کی فرمائی ہے پس اس سے معلوم ہو گیا کہ جو معنی لفظ اولی کے آیت مین ہین وہی صدر حدیث مین ہین اور جو اولی کے معنی صدر حدیث مین ہین وہی لفظ مولی کے معنی بعیشہ ہین کہ جناب رسول خدا کا من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ فرمانا بھی تفریع حکم آئندہ ہے پس شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مین لفظ اولی جگہ واقع ہوئی ہے کہ معنی

اولی بالتصرف کو وہان جگہ اصلا مناسبت نہین ہے اور ہم کہتے ہین کہ اس آیت مین لفظ مولی بمعنی اولی بالتصرف ہے
لہذا اختلاف کے رفع کے لیے ہم خود مفسرین معتبرین اہل سنت و جماعت کو حاکم کرتے ہین اور پہلے تفسیر جلالین کی نقل
عبارت سے کہ جو نہایت مختصر تفسیر ہے ابتدا کرتے ہین تفسیر مذکور مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۹۹ ہجری جلد دوم
کے ص ۹۰ مین یہ عبارت ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم فیما دعاہم
الیہ ودعتہم انفسہم الی خلافہ ترجمہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے اوس چیز
مین کہ بلاوے اونکو اوسکی طرف اور بلاتین اونکو اونکے نفس اوسکی خلاف کی طرف انتہی برائے خدا ناظرین کتاب
ہمکو انصاف سے جواب دین کہ جسکی اطاعت اپنے نفس کی اطاعت سے زیادہ واجب ہوگی اوس سے زیادہ اور کون
اولی بالتصرف ہوسکتا ہے اور یہ شان ہے رسول کی اور بعد اوسکے اوسکے خلیفہ و جانشین کی ونیز
قرآن شریف چھاپ حنائی کہ جسکا ذکر ہوچکا ہے اوسکے ص ۳۴۶ کی حاشیہ پر
بعد ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب موضح القرآن کی یہ عبارت ہے ف نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان و مال مین اپنا تصرف
نہین چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ مین ڈالنی روا نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہے انتہی موضع الحاجۃ کیون
حضرات سنیہ اب بھی تمکو کچھ شک باقی رہا کہ اس آیت مین لفظ اولی سے مراد اولی بالتصرف ہے لیکن البتہ ہمکو اس بات کا
افسوس ہوگا کہ جب شاہ عبد العزیز صاحب نے انکار کیا تھا تو شاہ عبد القادر صاحب کو یہ وصیت کیون نہ کر گئے کہ
اس آیت کی تفسیر مین ایسی کوئی لفظ نہ لکھدینا کہ اوس سے لفظ اولی بمعنی اولی بالتصرف ثابت ہوجاوے ونیز
تفسیر بیضاوی جلد دوم مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۱۷۵ مین یہ عبارت ہے
النبی اولی بالمومنین من انفسہم فی الامور کلہا فانہ لا یامرہم ولا یرضی منہم الا بما
فیہ صلاحہم ونجاحہم بخلاف النفس فلذلک اطلق فیجب ان یکون احب الیہم من انفسہم
وامرہ انفذ علیہم من امرہا وشفقتہم علیہ اتم من شفقتہم علیہا روی
انہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد غزوۃ تبوک فامر الناس
بالخروج فقال اناس نستاذن
اباءنا وامہاتنا فنزلت ترجمہ نبی ولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے

سکل امور مین اس سبب سے کہ وہ نبی نہین حکم کرتا ہی اونکو اور نہین راضی ہوتا ہی اونسی مگر ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین اونکی بہتری
اور نجات ہی برخلاف نفس کے پس اسی سبب سے اس آیت مین اطلاق کیا گیا ہے (یعنی آپ مطلقاً کل امور مین سب مومنونکے
ساتھ اونکی نفسون سے اولی ہین کسی امر کی تخصیص نہین ہے) پس واجب ہوگئی یہ بات کہ وہ نبی اون لوگون کی طرف
اونکی نفسون سے زیادہ دوست ہو اور اوسکا حکم اون لوگون پر اونکے نفسون کے حکم سے زیادہ نافذ اور شفقت
اون لوگون کی اوسکے اوپر اپنے نفسون پر شفقت کرنے سے زیادہ کامل ہو روایت کی گئی ہے کہ جناب
رسول خدا نے جب جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو لوگون کو باہر نکلنے کا (یعنی ہمراہ جانیکا) حکم دیا پس لوگون نے
کہا کہ ہم اپنے ماں باپ سے اجازت لیلین تو ہمراہ چلین پس یہ آیت نازل ہوئی انتہی اس عبارت سے صاف
صراحۃً ثابت ہے کہ جناب رسول خدا مطلقاً ہر چیز مین مومنون کے نفس سے اولی ہین محبت مین بھی اور شفقت
مین بھی اور اطاعت مین بھی اور جو ایک روایت اخیر مین لکھی ہے اوس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ماں باپ کی اطاعت سے
بھی زیادہ رسول کی اطاعت واجب ہے اور یہی شیعون کا مقصود ہی کہ جس طرح نبی کی اطاعت و محبت واجب ہے اوسی
طرح امام کی بھی اطاعت و محبت واجب ہے اب اہلسنت بتائین کہ اولی بالتصرف کے اور کیا معنی ہین و نیز

تفسیر معالم التنزیل جلد ثالث مطبوعہ بمبئی مذکور کے ص ۱۶۱ مین یہ عبارت ہے

النبی اولی بالمومنین من انفسہم ای من بعضہم ببعض فی نفوذ حکمہ
فیہم و وجوب طاعتہ علیہم وقال ابن عباس و عطاء یعنی اذا دعاہم النبی
و دعتہم انفسہم الی شیء کانت طاعۃ النبی اولی بہم من طاعتہم انفسہم
وقال ابن زید النبی اولی بالمومنین من انفسہم فیما قضی فیہم کما
انت اولی بعبدک فیما قضیت علیہ وقیل ہو اولی بہم فی الحمل علی الجہاد و بذل
النفس دونہ وقیل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الی الجہاد فیقول قوم نذہب
ونستاذن من ابائنا و امہاتنا فنزلت الآیۃ۔ ترجمہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے
اونکے نفسون سے یعنی اونکے بعض سے ساتھ بعض کے اوسکے حکم کے جاری ہونے مین اونکے درمیان مین اور
اوسکی اطاعت کے واجب ہونے مین اون لوگون پر اور کہا ہے ابن عباس نے اور عطاء نے کہ مراد یہ ہے کہ

کہ جس وقت بلاوین وہ اون مومنون کو نبی اور بلاوین اونکو اونکے نفوس طرف کسی شی کی تو ہوویگی اطاعت نبی کی اولی ساتھ
اونکے اون لوگون کے نفوس کی اطاعت سے اور کہا ہے ابن زید نے کہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفوس سے
بیچ حکم کرنے کے اونکے درمیان مین جیسا کہ تو اولی ہے ساتھ اپنے غلام کے حکم کرنے مین اور بعضون
نے کہا ہے کہ وہی نبی اولی ہے ساتھ اونھین مومنون کے حمل کرنے مین اوپر جہاد کے اور فدا کرنے مین جان کے
سامنے اوسکے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب نبی جہاد کیطرف تشریف لیجاتے تھے تو ایک گروہ کہتا تھا کہ
ہم جاوینگے اپنے مان باپ سے اجازت لیکر پس یہ آیت نازل ہوئی انتہی جو مطالب کہ عبارت تفسیر
بیضاوی سے حاصل ہوئی تھی وہی اس تفسیر کی عبارت سے بھی حاصل ہین فزید بران یہ بھی ثابت ہوا کہ جس طرح
آقا اور مالک کا حکم اوسکے غلام پر نافذ ہوتا ہے اوسی طرح نبی کا حکم مومنون پر نافذ ہے اور یہی معنی اولی بالتصرف کے ہین

ونیز تفسیر نیشاپوری جلد سوم کہ جسکے صفحون پر ہندسے نہین ہین اور مطبع کا نام بھی نہین لکھا ہے غالبا طہران کی چھاپے کی ہے مطبوعہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری اوس مین اس آیت کی تفسیر مین عبارت طویل لکھی ہے مین بخوف طوالت اسقدر عبارت پر اکتفا کرتا ہون ویعلم من اطلاق الآیة انه اولی بهم من انفسهم فی کل
شیء من امور الدنیا والدین ترجمہ اور معلوم ہوا اطلاق آیت سے کہ تحقیق وہی نبی اولی ہے ساتھ اون
مومنون کے اونکے نفسون سے ہر شی مین امور دنیا و دین سے انتہی ظاہر ہے کہ یہی معنی اولی بالتصرف کے ہین

ونیز تفسیر کشاف مطبوعہ مطبع محمد مصطفی افندی جزء ثانی کے ص ۲۰۶ مین عبارت ہے النبی اولی بالمؤمنین فی کل شیء من امور الدین والدنیا من انفسهم
ولهذا اطلق ولم یقید فیجب علیهم ان یکون احب الیهم من انفسهم وحکمه
انفذ علیهم من حکمها وحقه آثر لدیهم من حقوقها وشفقتهم علیه
اقدم من شفقتهم علیها وان یبذلوها دونه ویجعلوها فداءه اذا اعضل
خطب ووقاءه اذا لقحت حرب وان لا یتبعوا ما تدعوهم الیه نفوسهم ولا
ما تصرفهم عنه ویتبعوا کل ما دعاهم الیه رسول الله صلی الله علیه

وسلم وصی فهم عنه لان کل ما دعا الیه فهو ارشاد لهم الی نیل النجاة و
الظفر بسعادة الدارین وما صرفهم عنه فاخذ بحجزهم لئلا
یتهافتوا فیما یرمی بهم الی الشقاوة وعذاب النار ۞ ترجمہ نبی ولی ہے
ساتھ مومنون کے ہر چیز مین امور دین و دنیا سے اونکے نفسون سے زیادہ اور اسی سبب سے اولویت کو مطلق
فرمایا ہے اور مقید نہین کیا پس واجب ہے اوپر مومنون پر یہہ بات کہ ہووے وہی نبی زیادہ دوست
اونکی طرف اونکی جانون سے اور حکم اوسکا زیادہ نافذ ہو اون لوگون پر اونکی جانون کے حکم سے اور
حق اوسکا مقدم ہو نزدیک اونکے اونکی جانون کے حقوق سے اور شفقت اون لوگون کی اوپر اوسی نبی کے
اقدم ہو شفقت سے اون لوگون کی اوپر اونکی جانون کی اور واجب ہے اون لوگون پر یہہ بات کہ نثار کرین اپنی جانونکو
اوسکے اوپر اور گردانین وہ لوگ اپنی جانون کو اوسکا فدیہ جس وقت آوے کوئی مشکل پیش آوے اور گردانین اپنی جانونکو اوسکی سپر
جس وقت کہ کوئی لڑائی ہو اور واجب ہے یہہ بات کہ نہ پیروی کرین وہ لوگ اوس چیز کی کہ بلائین اونکو طرف اوسکی اونکے نفوس اور نہ پیروی کرین اوس چیز کی
کہ باز رکھین اونکی نفوس اون لوگون کو اوس سے اور پیروی کرین ہر اوس چیز کی کہ بلاتے ہین اون لوگون کو طرف اوسکے
رسول خدا اور باز رکھین وہی حضرت اون لوگون کو اوس سے اس سبب سے کہ بتحقیق ہر وہ چیز کہ بلاتے ہین وہی حضرت
طرف اوسکے پس وہی ارشاد ہے واسطے اون لوگونکے نجات پانیکی طرف اور فتحمندی ہے ساتھ سعادت دارین کے
اور جو چیز کہ باز رکھتے ہین وہی حضرت اون لوگون کو اوس سے پس حاصل کرنا ہے اونکی حفاظت کا تاکہ نہ پڑین وہ
لوگ اوس چیز مین کہ ڈالتی ہے وہی چیز اون لوگون کو طرف شقاوت کی اور عذاب آتش دوزخ کے
انتہی اب اگر اسپر بھی کوئی سنی صاحب کہین کہ ان تفسیرون سے لفظ اولی کے معنی اس آیت مین اولی بالتصرف
کے ثابت نہین ہوتے تو اس مرض جحد و انکار کا کچھ علاج نہین ہے فزادہم اللہ مرضا اس سبب سے کہ ان تفاسیر
مین جو مفہوم تفسیر لفظ اولی کا ہے وہی مفہوم اولی بالتصرف کا ہے اور مفسرین اہل سنت وجماعت نے جو معنی
لفظ اولی کے مراد لیے ہین وہ مخصوص ہین جناب رسول خدا کے ساتھ کہ سوا آپ کے اور آپکے قائم مقام کے
کہ جو آپکے بعد آپ کا وصی و خلیفہ ہو دوسرے شخص پر اوسکا اطلاق نہین ہو سکتا وہو المقصود پس
باطل ہو گیا قول شاہ عبد العزیز صاحب کا کہ در قرآن این لفظ جاے واقع شدہ کہ معنی اولی بالتصرف

در آنجا اصلا مناسبت ندارد اور ثابت ہوگیا ہمارا مذہب بشہادت تفاسیر علماے اہلسنت وجماعت و الفضل
ما شہدت بہ الاعداء۔ **دلیل ہفتم** قول شاہ عبدالعزیز صاحب اور سنیون کے امام فخر رازی صاحب کا
جو معنی تفسیر لفظ مولی کی بابت ہے اور اسکے جوابات جو ہمنے لکھے ہین اونمین سے جواب نہم مین باثبات تحریف
وتلبیس اعظم صاحب جو عبارت روضۃ الصفا سے نقل کی ہے اوسمین صریحاً قول جناب رسول خدا کا جو بسطرح
لکھا ہے کہ آنحضرت فرمود کہ ای گروہ مردم کیست اولی بشما از نفسہاے شما مجموع جواب دادند کہ خداے عزوجل و رسول
او فرمود کہ ہر کہ من بہ او اولی ام از نفس وعلی بہ او اولی است از نفس او و دست علی را گرفتہ از پا الانہاے شستہ
بہ بدداشت چنانچہ قدم امیر بر سر زانوی پیغمبر رسید و فرمود ہر کہ را من مولاے اویم علی مولاے اوست انتہی
موضع الحاجۃ اسمین تصریح ہے اس بات کی کہ جناب رسول خدا نے صاف صاف فرمادیا کہ جیسے نفس سے مین اولی ہون
علی بھی ویسے نفس سے اولی ہے پس اب کوئی ضرورت دلیل و برہان پیش کرنیکی باقی نہین رہی و نیز اس حدیث غدیر کے
بعض دیگر طرق مین من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ و بعض طرق مین من کنت ولیہ و اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ یہ الفاظ موجود ہین
چنانچہ روایت مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی کتاب مفتاح النجا اور کتاب نزل الابرار مین اور روایت قاضی ثناء اللہ پانی پتی
شاگرد شاہ ولی اللہ صاحب پدر شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کتاب سیف مسلول مین اور روایت یوسف بن قزغلی
سبط ابن الجوزی کتاب تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمہ مین کتاب مستطاب عبقات الانوار جلد ثانی حدیث غدیر
حصہ اول کے صفحہ ۳۵۲ و جلد مذکور کے حصہ ثانی صفحہ ۱۸۸ سے ۱۹۰ تک یہ روایتین قابل دید ہین اور یہ دونون حصے
جلد ثانی حدیث غدیر کے مطبع مطلع نور لکھنؤ مین سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین مطبوع ہوئی ہین پس چونکہ ان روایات مین بجاے
من کنت مولاہ کے من کنت اولی بہ من نفسہ وارد ہے لہذا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ مولی بمعنی
اولی ہے لان الحدیث یفسر بعضہ بعضا و نیز یہ امر بھی واضح ہے کہ لفظ ولی بھی اس حدیث مین بمعنی اولی ہے اسلئے
کہ کلام بلاغت نظام جناب خیر الانام مین یہ احتمال کیونکر ممکن ہے کہ لفظ ماقبل اور معنی مین ہو اور لفظ مابعد دوسرے معنی مین
ہو حالانکہ سیاق حدیث سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا کو اولویت جناب امیر کا مثل اپنی اولویت کے بیان فرمانا
منظور تھا و نیز جلد ثانی حصہ اول مذکور کے صفحہ ۵ سے ص ۴۴ تک اگر طرق و روایات حدیث غدیر کو
بامعان نظر ملاحظہ کیا جاے تو بہت سے الفاظ اس حدیث مبارک مین ایسی موجود ہین کہ جو بتصریح تمام لفظ مولی

کہ معنی اولی ہونیکے پر دلالت کرتے ہین اور ظاہر ہے کہ جو بعد رسول سب مومنون کے نفوس سے اولی ہو وہی آپکا نائب اور
وصی اور خلیفہ ہے پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسولخدا نے غدیر خم مین جو مجمع عام کیا اوسکا باعث بیان خلافت
و وصایت و امامت جناب امیر المومنین تھا نہ فقط اظہار دوستی و محبت **دلیل ششم** وجود لفظ بعدی سے
اس حدیث مبارک غدیر مین چنانچہ عبقات الانوار جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول مذکور ہے کہ صفحہ ١٨٨ مین اسکی سند
اسطرح لکھی ہوئی ہے آ روایت معمر بن راشد حدیث غدیر را پس حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر الدمشقی المشہور
بابن کثیر در تاریخ خود در بیان طرق حدیث غدیر گفتہ قال عبد الرزاق انا معمر عن علی بن زید بن
جدعان عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال نزلنا مع رسول الله صلی
الله علیه وسلم عند غدیر خم فبعث منادیا ینادی فلما اجتمعنا قال الست اولی بکم
من انفسکم قلنا بلی یا رسول الله قال الست الست قلنا بلی یا رسول الله قال
من کنت مولاه فان علیا بعدی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
فقال عمر بن الخطاب هنیئا لك یا ابن ابیطالب اصبحت الیوم ولی کل مؤمن
ترجمہ عبد الرزاق نے معمر سے اوسنے علی بن زید بن جدعان سے اوسنے عدی بن ثابت سے اوسنے
براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ براء بن عازب نے کہا کہ ہم اوترے ساتھ رسولخدا کے نزدیک غدیر خم
کے پس آپنے ایک منادی کو مقرر کیا کہ ندا کرے پس جب ہم لوگ مجتمع ہوئے تو فرمایا کہ کیا نہین ہون
مین اولی ساتھ تمھارے تمھارے اوپر سے ہمنے کہا کہ سچ ہے یا رسول خدا آپ ایسے ہی ہین اسکو جناب رسول
خدا نے کئی بار ارشاد فرمایا اور ہمنے تصدیق کی فرمایا کہ جس شخص کا مین مولا ہون پس تحقیق علی بھی بعد میرے
اوس شخص کا مولی ہے یا رخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو اوسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو اوسکو دشمن رکھے
پس کہا عمر بن خطاب نے کہ مبارک ہو آپکو اے بیٹے ابوطالب کے کہ آج کے روز آپ ہر مومن کے ولی ہوئے و نیز
اسی مجلد کے صفحہ ٦١٢ مین کتاب فضائل صحابہ سمعانی سے حدیث غدیر منقول ہے اور اوسمین یہ الفاظ مع تہنیت حضرت عمر
موجود ہین انا ولیکم من بعدی الامر وال من والاہ الخ و نیز اسی مجلد کے ص ٩٣ مین شان نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
مین بھی بروایت ابو نعیم احمد بن عبد الله اصفہانی کتاب ما نزل من القرآن فی علی سے منقول ہے اور اسمین یہ الفاظ ہین

کہ جناب رسول خدا نے بعد نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الایہ فرمایا اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی
الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی من بعدی الخ ترجمہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے
اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت کے اور ساتھ ولایت کے واسطے علی کے میرے بعد انتہی
اور یہ پوری روایت قبل ساقی نامہ جواب کلام احمد الدین واعظ میں ہم نقل کر چکے ہیں ونیز اسی مجلد کے
صفحہ ۲۰ سے صفحہ ۳۰ تک بروایت ابراہیم بن المؤید بن عبداللہ حموینی کتاب فرائد السمطین سے شان نزول
آیہ الیوم اکملت لکم دینکم میں منقول ہے اوسکے آخر میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر
علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولایۃ لعلی من بعدی الخ ونیز جو اشعار حسان بن ثابت
تہنیت امامت وخلافت جناب امیر المؤمنین میں کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت میں منقول ہیں انمیں کا
ایک شعر یہ بھی ہے شعر فقال لہ قم یا علی فاننی ۔ رضیتک من بعدی اماما وہادیا ۔ ترجمہ پس فرمایا جناب رسول خدا نے
واسطے اونکے کہ کھڑے ہو اے علی پس تحقیق کہ پسند کیا میں نے تمکو اپنے بعد امام اور ہادی انتہی یہ اشعار
عنقریب انشاء اللہ الغفور ہم کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے نقل کرینگے فانتظرہ پس جب لفظ بعدی کا
حدیث مبارک غدیر میں ہونا ثابت ہو گیا تو کوئی شک وشبہہ اس میں باقی نرہا کہ لفظ مولی وولی سے وہی
معنی مراد ہیں جو خلافت وامامت علی بن ابیطالب پر دلالت کرتے ہیں اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ امام وخلیفہ بعد
رسول ہوتا ہے اور اگر دوستی ومحبت مراد لیجاوے تو کسی طرح معنی حدیث کے مستقیم نہیں ہو سکتے ہمکو کوئی
سنی صاحب بتا دیں کہ یہ معنی کیونکر صحیح ہونگے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ علی میرے بعد سب کا دوست ومحب ہے کیا
آپکے سامنے جناب امیر سبکے دوست نہ تھے اول اس سے زیادہ دلیل بین اور قرینہ واضحہ اور کیا ہو سکتا ہے شاید
کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہیں کہ اکثر روایات حدیث غدیر میں لفظ بعدی نہیں ہے پس اگر بعض میں ہوے تو ہم
اوسکا اعتبار نہیں کرتے لہذا ہم اسکے کئی جواب دیتے ہیں اوّل مجلد غدیر جلد ثانی حصہ دوم کے صفحہ ۱۳۳ میں
جناب افضل المحققین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی یہ عبارت اس سوال کے رد میں کافی ووافی ہے
تشبث بعدی ہرگاہ در نفس حدیث غدیر مروی باشد در دیگر طرق کہ دران این لفظ مروی نیست بران محمول خواہد شد
فان الحدیث یفسر بعضہ بعضا کما فی فتح الباری وغیرہ دوم ہمکو اپنے اثبات مطلب کے لیے بعض علماے اعلام

مخالفین کی روایت بھی کافی ہے جیسا کہ داب فن مناظرہ ہے سوم شعاع ہفتم مین جو حدیث کہ ہمنے کتاب کنز العمال
جز سادس کی صفحہ ۳۹۹ سے اور خصایص نسائی کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ سے اور جامع الترمذی کی صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳ سے
نقل کی ہے اوسمین یہ قول مخبر صادق موجود ہے ان علیا منی و انا منہ و ہو ولی کل مومن من بعدی[۱] ونیز کتاب مجلد
ششم کتاب مستطاب عبقات الانوار کہ جو پانسو پچاسی صفحہ کا ہے اسی حدیث کے بیان مین سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین مطبع جعفری
واقع لکھنؤ مین مطبوع ہوکر شایع ہو چکا ہے اور مجلد حدیث ولایت کے نام سے مشہور ہے پس اے حضرات سنیہ اگر
تم لوگ حدیث غدیر مین لفظ بعدی کی موجود ہونے پر ایمان نہ لاؤ تو اب اس حدیث پر ایمان لائیےمین ہمکو کیا عذر
ہوسکتا ہے حالانکہ ان دونون حدیثون کا ایک ہی مفہوم و مقصود ہے کہ بعض طرق حدیث غدیر مین لفظ مولی ہے
اور بعض مین لفظ ولی اور اس حدیث ولایت مین لفظ ولی ہے اور ظاہر ہے کہ لفظ مولی اور ولی دونون کا
ایک ہی مادہ ہے اور دونون لفظون کے ایک ہی معنی ہوسکتے ہین علاوہ اسکے ان دونون حدیثون کے ارشاد
فرمانے کا زمانہ بھی قریب ہی قریب ہے اس سبب سے کہ جب یمن سے لوگ پھر کے آئے تھے تو جناب رسول خدا
نے اون لوگون سے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی کہ جو جناب امیر سے اوسوقت مخالف تھے چنانچہ کتاب خصایص نسائی
کی صفحہ ۱۷ سے جو حدیث ہمنے شعاع ہفتم مین نقل کی ہے اوسمین یہ موجود ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یمن مین یہ
آپنے اپنی اواخر ایام رسالت مین قریب انتقال علی بن ابیطالب کو امیر کر کے لشکر بھیجا تھا کہ جس مین لوگون کو
جناب امیر سے شکایت ہوئی چنانچہ جناب امیر نے اوس لڑائی کو فتح کر کے معاودت فرمائی ہے تو آپ سے
اور جناب رسول خدا سے مکہ معظمہ کے قریب ملاقات ہوئی تھی جب آپ حجۃ الوداع کے لیے تشریف لائے
تھے اور اسی حج سے جب آپنے مدینہ منورہ کیطرف مراجعت فرمائی ہے تو راستے مین مقام غدیر خم مین
جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ بحکم الٰہی مقرر فرمایا ہے اور حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے پس
ان دونون حدیثون پر ایمان لانے کا ایک ہی نتیجہ ہے فبای حدیث بعدہ یومنون **دلیل نہم**
وہ الفاظ حدیث مبارک غدیر خم مین کہ جو ہمنے شعاع چہارم مین کتاب خصایص نسائی مطبوع
مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری کے صفحہ ۱۵ سے اور کتاب کنز العمال جلد سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ

[۱] ترجمہ تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہر مومن کا ہے میرے بعد ۱۲ منہ

وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی اور دوسرے مین یہ الفاظ مبارک ہین قال رسول اللہ ص
ان اللّٰہ عہد الیّ فی علی عہدا فقلت یارب بیّنہ لی فقال اسمع فقلت سمعت
فقال انّ علیا رایۃ الھدی وامام الاولیائی ونور من اطاعنی
ونیز اسی شعاع مین ایک حدیث ہمنے کنز العمال جزء سادس سے نقل کی ہے اوسمین یہ الفاظ موجود ہین کہ فرمایا
جناب رسول خدا نے واسطے علی کے کہ مرحبا سید المسلمین وامام المتقین ہیں باوصف ایسے ثبوت بیّن کہ
جس سے امامت علی ابن ابیطالب اظہر من الشمس ہے کون عاقل ودیندار اس بات کا قائل ہوسکتا ہے کہ حدیث
غدیر خم مین لفظ مولی ایسے معنی پر دلالت نہین کرتی کہ جس سے امامت امام المتقین ثابت ہو دلیل دوازدہم
شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین ہے اور ہم شعاع ہیجدہم کے لفظ چہارم خلیفتی کے ثبوت مین سنیون
کی کتب معتبرہ سے ثابت کرچکے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہے تو جناب رسول خدا نے بنی ہاشم کو جمع کرکے
صاف فرمادیا ہے کہ علی تم لوگون مین سے میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے پس اسکی اطاعت کرو اور
دلائل قسم دوم مین ہمنے اسکو دلیل ششم قرار دیا ہے پس جس طرح یہ حدیث استحقاق خلافت علی ابن ابیطالب
پر دلالت کرتی ہے اوسی طرح اس امر کو بھی ثابت کرتی ہے کہ حدیث غدیر خم مین معانی مشترکہ لفظ مولی سے
وہ معنی مراد ہین کہ جو آپکی امامت وخلافت پر دلالت کرتے ہین نہ فقط دوستی ومحبت پر اس سبب سے
کہ جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا نے بعض مواقع مین بتصریح فرمادیا کہ علی میرا وصی اور خلیفہ ہے
اوسکی اطاعت کرو اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ لفظ مولی ایسے معنی پر دلالت کرتی ہے کہ جن سے خلافت
اور امامت ثابت ہوتی ہے تو پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ لفظ مولی کی مدلولات سے حدیث غدیر خم
مین یہ معنی خارج کردیے جاوین دلیل سیزدہم جسقدر دلائل عقلیہ ونقلیہ اس کتاب کی ابتدا سے شعاع
بست وچہارم تک ونیز بعد اوسکے دلائل قسم اول ودوم مین امامت وخلافت علی ابن ابیطالب پر دلالت
کرتے ہین ونیز جسقدر دلائل کہ علماے اعلام شیعہ نے اس امر پر قائم کیے ہین ونیز جسقدر آیات وحدیث اس
باب مین نازل ووارد ہوئی ہین اور نیز جسقدر تفسیر آیات واحادیث کتب سنیہ مین ایسی لکھی ہین کہ جو اس امر پر دلالت
کرتی ہین ونیز اوسیقدر فضائل ومناقب کتب معتبرہ شیعہ وسنیہ ودیگر فرق اسلامیہ مین اس امر پر دال ہین

وہ سب دلائل قاطعہ و قراین اضحہ ہین اس بات پر کہ حدیث غدیر خم مین معانی مشترکہ لفظ مولی سے وہی معنی
مراد و مقصود ہین کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ کسیکی عقل سلیم اسکو قبول نہین
کرسکتی کہ جسکی امامت و خلافت پر صدہا آیات و احادیث دلالت کرین اور ہزارہا دلائل عقلیہ
نقلیہ قائم ہون جب اوسکی بابت مین جناب مخبر صادق کہ جو افصح الفصحا و ابلغ البلغا تھے مجمع عام مین اس انتظام
و اہتمام کے ساتھ فرمائین کہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ تو لفظ مولا کے مدلولات سے یہ معنی خارج کیے جاوین چنانچہ
دلیل دوازدہم مین جس حدیث کی طرف ہمنے اشارہ کیا ہے اوسی پر اور سب کو بھی قیاس کر لینا چاہیے دلیل
چہاردہم وہ حدیث ہے کہ جو جناب افضل المتکلمین آیۃ اللہ علی العالمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب نے
کتاب مستطاب عبقات الانوار مجلد ثانی حدیث غدیر حصہ دوم مین دلیل یازدہم مین نقل کی ہے چنانچہ فرمایا ہے
دلیل یازدہم آنکہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم در مستدرک علی الصحیحین کہ دو نسخہ عتیقہ آن پیش این بے بضاعت
حاضر در ذکر زید بن ارقم از کتاب معرفۃ الصحابہ گفتہ اخبرنی محمد بن علی الشیبانی بالکوفۃ ثنا احمد بن حازم
الغفاری ثنا ابو نعیم ثنا کامل ابو العلاء قال سمعت حبیب بن ابی ثابت یخبر عن یحیی بن جعدہ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہینا الی غدیر خم فامر بدوح فکسح فی یوم ما اتی
علینا یوم کان اشد حرا منہ فحمد اللہ واثنی علیہ قال یا ایہا الناس انہ لم یبعث نبی قط الا ما عاش نصف ما عاش الذی
کان قبلہ وانی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم ما لن تضلوا بعدہ کتاب اللہ عز وجل ثم قام فاخذ بید
علی رضی اللہ عنہ فقال یا ایہا الناس من اولی بکم من انفسکم قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ
ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ترجمہ زید بن ارقم سے باسناد مذکورہ مروی ہے کہ اونھون نے
کہا کہ ہم رسول خدا کے ساتھ باہر نکلے یہانتک کہ غدیر خم مین پہونچے پس آپکے حکم سے درختون کے نیچے
جھاڑو دیگئی ایسے دن مین کہ اوس سے زیادہ گرمی کی شدت کا کوئی دن ہمارے اوپر نہین آیا پس آپ
حمد و ثنائے الہی بجا لائے اور فرمایا کہ اے گروہ مردم کوئی نبی نہین مبعوث ہوا ہے مگر یہ کہ اوسنے اپنے نبی
سابق سے نصف زندگی کی ہے اور قریب ہے کہ مین آخرت کیطرف بلایا جاون پس جانا قبول کرون اور
مین تم لوگون مین ایسی چیز چھوڑتا ہون کہ تم لوگ اوسکے بعد ہرگز گمراہ نہوگے وہ کتاب ہے اللہ عز وجل کی

بعد اوسکے آپ کھڑے ہوے اور علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ ای گروہ مردم کون ہے اولی ساتھ تمھارے تمھاری
جانون سے سب نے جواب دیا کہ اللہ اور اوسکا رسول اس بات کو زیادہ جانتا ہے آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون
پس علی اوسکا مولی ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور نہین نکالا ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے **انتہی** اس حدیث کی
نقل کرنے سے چند فواید جلیلہ حاصل ہوے **اول** یہ کہ ثابت ہوگیا کہ روز غدیر خم نہایت شدت کی گرمی تھی
اور ایسی گرمی کی شدت مین آپ کا خطبہ ارشاد فرمانا نہین ہوسکتا مگر کسی امر اہم وضروری کے لیے کہ وہ امر خلافت
وامامت شاہ ولایت بحکم رب العزت ہے کما مر **دوم** یہ کہ قول حاکم سے ثابت ہوگیا کہ باوصف اسکے کہ
یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر بخاری ومسلم نے اپنے صحیحین مین اسکو نہین درج کیا پس اسکا باعث سوای عصبیت وعناد
مولی المومنین اور کیا ہوسکتا ہے اس سبب سے کہ کوئی سنی صاحب شیخین کی جہالت وعدم علم کے قائل نہین ہوسکتے
سوم یہ کہ جناب رسول خدا کا اپنی موت کی خبر دینا صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ آپ نے غدیر خم مین
ارشاد فرمایا وہ امر وصیت تھا اپنے مابعد کے لیے اور ظاہر ہے کہ سوا خلافت ووصایت جناب امیر کے اور کوئی
دوسرا امر نہین ہوسکتا **چہارم** یہ کہ جناب رسول خدا نے من اولی بکم من انفسکم استفہاما ارشاد فرمایا اور
اوسکے جواب مین سب نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول اعلم ہے تو ضرور تھا کہ جناب رسول خدا اوس شخص کو بتا دیتے
کہ جو سب مومنون کے ساتھ اونکی نفس سے اولی ہے پس جب آپ نے اون لوگون کے جواب کے بعد ارشاد فرمایا کہ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو صریح اس سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ مولی اس حدیث مین بمعنی اولی ہے اور جس طرح کہ
اولویت جناب رسالت مآب سب مومنون کی نسبت ثابت ہے اوسی طرح اولویت جناب ولایت مآب بھی ثابت
فہذا ہو المقصود **دلیل پانزدہم** وہ حدیث ہے کہ جو مجلہ مذکورہ عبقات الانوار کی دلیل ہفتدہم مین مسطور ہے چنانچہ
جناب مولوی سید حامد حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہین دلیل ہفتدہم آنکہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب
النسائی در خصائص[1] گفتہ انبانا زکریا بن یحیی نا یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر عن مہاجر بن مسمار قال اخبرتنی عائشہ بنت سعد عن
سعد قالت قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق مکہ وہو متوجہ الیہا فلما بلغ غدیر خم وقف الناس ثم رد من

---

[1] خصائص نسائی مطبوع مطبع سلطانی واقع لاہور میرے پاس موجود ہے اور اوسکے ص ۲۵ مین یہ حدیث لکھی ہوئی ہے لیکن اغلاط کاتب کی
جہت سے ہمین لفظ مین سے یہ حدیث اوس کتاب سے نہین نقل کی ۱۲ منہ

مضی ولحقہ من تخلف فلما اجتمع الناس الیہ قال ایہا الناس ہل بلغت قالوا نعم قال اللہم ثلث مرات یقولہا ثم قال یا ایہا الناس
من ولیکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم ثلثا ثم اخذ بید علی فقال من کان اللہ ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
ترجمہ نسائی نے باسناد مذکورہ من سعد سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ ہم لوگ رسول خدا کے ساتھ مکے
کے راستے مین تھے پس جب آپ غدیر خم مین پہونچے تو لوگون کو توقف کرنیکا حکم دیا بعد اوسکے جو لوگ آگے بڑھگئے
تھے اونکو پھیر لیا اور جو لوگ پیچھے رہگئے تھے وہ آپکے پاس پہونچگئے پس جسوقت کہ سب لوگ آپکے پاس جمع ہوگئے
تو آپنے فرمایا کہ اے گروہ مردم آیا مین نے تبلیغ احکام الٰہی کی ہے سب نے کہا کہ ہان بیشک آپنے تین مرتبہ اللہم کہا
بعد اوسکے فرمایا کہ اے گروہ مردم تمھارا ولی کون ہے سب نے تین مرتبہ کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہم سے زیادہ جانتا ہے
بعد اوسکے آپنے علی کا ہاتھ پکڑ لا اور فرمایا کہ جس شخص کا کہ اللہ ولی ہو پس یہ بھی اوسکا ولی ہے بارخدایا دوست
رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسی علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسی علی کو انتہی
بصراحت ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ ولی سے مراد ولی امر مومنین بعد سید المرسلین ہے اس سبب
کہ اگر ولی سے مراد اس مقام مین محب یا ناصر ہوتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ صحابہ اسکو نہ سمجھتے اور اپنی لاعلمی بیان
کرتے پس ثابت ہوگیا کہ صحابہ نے اس استفہام جناب رسول خدا سے یہی بات سمجھی کہ آپ ولی امر کی نسبت
دریافت فرماتے ہین اور چونکہ عوام صحابہ اس بات سے اچھی طرح واقف نہ تھے کہ بعد رسول خدا ہمارا ولی امر کون ہے
لہذا اونھون نے سوال رسول خدا کے جواب مین کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے
ہین کہ ہمارا ولی امر کون ہے پس بعد اس سوال وجواب کے جناب رسول خدا کا یہ فرمانا کہ جسکا اللہ ولی ہے
پس اوسکا یہ علی بھی ولی ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مراد ولی سے اس حدیث مین ولی امر ہے
بعد رسول خدا **و نیز** دو امر اور اس حدیث مین ایسے ہین کہ جو اس دلیل بین کی تائید و تشیید کرتے
ہین **اول** یہ کہ پہلے جو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا ایہا الناس ہل بلغت یہ صریح اس بات پر دلالت
کرتا ہے کہ تبلیغ رسالت جناب سرور کائنات کا زمانہ بسبب قرب وفات کے قریب ختم تھا ورنہ آپ یہ
سوال نہ فرماتے کہ آیا مین نے رسالت کو پہونچا دیا یا نہین **دوم** یہ کہ جناب علی بن ابیطالب کا ہاتھ
پکڑ کے آپنے من کان اللہ ولیہ فہذا ولیہ جو فرمایا یہ صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کو اوس شخص کی

اولاسی سبب کو بیان فرمانا منظور تھا کہ جو بعد آپکے سب مومنون کا ولی امر یعنی حاکم و اولی بالتصرف
ہو مراد اوس سے اپنی حیات کی زمانہ مین خود جناب رسول اللہؐ اور بعد آپکے آپ کا خلیفہ و جانشین ہے
جو امام امت ہے اور اوسکے ولی ہونے کو حق سبحانہ وتعالی کے ولی ہونے سے جو قرین کیا اوسکے دو سبب
ہین اول اسواسطے کہ یہ حکم ہر موحد و مسلمان کے لیے عام ہو دوم اسواسطے کہ لوگ اچھی طرح سمجھ لین کہ رسول خدا
تو اس دار فانی سے طرف ملک جاودانی کے انتقال فرمائینگے لہذا جسطرح آپ اپنی زندگی مین بعد حق سبحانہ
وتعالی ہمارے ولی امر تھے اسیطرح بعد آپکی حلت و انتقال کے علی ابن ابیطالب بعد حق سبحانہ وتعالی کے
ہمارے ولی امر ہونگے دلیل ثانی نہم وہ الفاظ حدیث غدیر ہین کہ خصائص نسائی مطبوع لاہور مین
صفحہ ۷ سے صفحہ ۸ تک منقول ہین اخبرنا احمد بن شعیب اخبرنی عبد الرحمن
ذکریا بن یحیی السجستانی قال حدثنی محمد بن عبد الرحیم قال اخبرنا ابراهیم
قال حدثنا معن قال حدثنی موسی بن یعقوب عن المهاجر بن مسمار
عن عائشة بنت سعد عامر بن سعد عن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
خطب فقال اما بعد ایها الناس فانی ولیکم قالوا صدقت ثم اخذ بید علی فرفعها[۱]
ثم قال هذا ولیی والمودی عنی وال الله من والاه وعاد من عاداه
ترجمہ نسائی نے اسناد خود سعد سے روایت کی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لیکن بعد
حمد و نعت کے اے گروہ مردم تحقیق مین تمہارا ولی ہون سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین بعد اوسکے علی کا
ہاتھ پکڑ کے بلند کیا پھر کہا کہ یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے پہونچانیوالا ہے (یعنی احکام الہی کا) دوست
رکھ یا اللہ اوس شخص کو جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسکو انتہی اظہر من الشمس ہے
کہ اس حدیث مین لفظ ولیی سے مراد ولی عہد رسول خدا ہے کہ جو امام و خلیفہ ہے بقرینہ قول مخبر صادق
المودی عنی اس سبب سے کہ بعد رسول سوا اوسکے نائب و خلیفہ کے اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے کہ جو احکام
الہی کو اوسکی جانب سے ادا کرے اور امت کو پہونچاوے اور کچھ تخصیص خصائص نسائی کی نہین ہے بلکہ اور

[۱] یہ چھاپہ بہت غلط ہے چنانچہ کاتب کی غلطی سے فرفعہا کی جگہ فرجہا لکھا تھا مین نے اسکی تصحیح کر دی ۱۲ منہ

بہت سے طرق حدیث غدیر میں یہ لفظاً و مثل اسکے اور الفاظ مل سکتے ہیں جسکا جی چاہے مجلدات حدیث غدیر
عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے ولیل منقصت ہم وہ الفاظ حدیث ہیں کہ جو کتاب مودۃ القربیٰ سید علی
ہمدانی مطبوع مطبع مرزا ملک الکتاب سنہ ۱۳۱۰ ہجری کی مودۃ خامسہ صفحہ ۲۰ میں منقول ہیں عن ابی
الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تسع کبر سنۃ لا احد من بعد فانہ لا احد شک
ما سمعت اذنای ورأت عیناي اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی دخل علی عائشۃ
فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرأی العین علم
ان غیره دعی فخرج من عندها حتی دخل علی حفصة[1] فقال لها ادعی لی سید العرب
فبعثت الی عمر فدعته حتی اذا صار کرأی العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها
حتی اذا دخل علی ام سلمة رضی اللہ عنها وکانت من خیرهن فقال ادعی لی سید العرب
فبعثت الی علی فدعته ثم قال لی یا ابا الحمراء ادع لی مائة من قریش وثمانین من العرب
وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال لی ائتنی بصحیفة
من ادم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوة فقال یا معشر الناس الیس اللہ اولی
بی عن نفسی یامرنی وینهانی ما لی علی اللہ امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول اللہ قال الست
اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم ما لکم علی امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول اللہ
فقال من کان اللہ مولاه وانا مولاه فهذا علی مولاه یامرکم وینهاکم ما لکم علیه
من امر ولا نهی اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من
خذله اللهم انت شهیدی علیهم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرأت
الصحیفة علیهم ثلاثا ثم قال من شاء ان یستقیله ثلثا فانا آخذ باللہ وبرسوله
ان نستقیله ثلثا ثلثا ثم ادرج الصحیفة وختمها بخاتمه

ثم قال یا علی خذ الصحیفة الیک فمن نکث الخ

[1] یہ فقرہ یعنی حفصہ کا ذکر ہے مودۃ القربیٰ کے اس نسخہ میں نہیں ہے کہ جس میں سے یہ حدیث نقل کی ہے اور قلمی نسخہ میں ہے ۱۲ منہ

فاقتل بالصحیفة فاکون انا خصیمه ثم تلا هذه الآیة ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسهم فشدد الله علیهم ثم تلا فمن نکث فانما ینکث علی نفسه الآیة ؛

ترجمہ ابو الحمرا خادم رسول خدا سے منقول ہے کہ اوسنے اپنے بڑھاپے مین اپنے ایک رفیق سے کہا کہ البتہ بیان کرتا ہون مین تجھسے جو کچھ کہ میرے کانون نے سنا ہے اور آنکھون نے دیکھا ہے جناب رسول خدا عائشہ کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے ابو بکر کو بلا بھیجا پس جب وہ آپکے سامنے آئے تو آپنے جانا کہ میرے مقصود کے خلاف دوسرا شخص بلایا گیا ہے پس آپ عائشہ کے پاس سے نکل کر حفصہ کے پاس تشریف لائے اور اوسنے بھی کہا میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے عمر کو بلا بھیجا جب آپنے دیکھا کہ یہ بھی میرا مطلوب نہین ہے تو آپ حفصہ کے پاس سے نکل کر ام سلمہ کے پاس آئے اور وہ سب ازواج سے بہتر تھین اور فرمایا کہ میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے علی کو بلا بھیجا بعد اوسکے مجھسے فرمایا کہ ای ابو الحمرا جا اور میرے پاس سو آدمیون کو قریش مین سے اور اسّی آدمیون کو عرب مین سے اور ساٹھ آدمیون کو موالی مین سے اور چالیس آدمیون کو حبشیون مین سے بلا لا پس جسوقت کہ لوگ مجتمع ہوے تو مجھسے فرمایا کہ میرے پاس ایک کاغذ لا چرے کا پس مین وہ لایا پس آپنے اون لوگون کو مثل نماز کے صف کی طرح کھڑا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا نہین ہے الله اولی ساتھ میرے نفس سے کہ امر کرتا ہے مجھکو اور نہی کرتا ہے مجھکو نہین ہے واسطے میرے اوپر الله کے کوئی امر اور نہ کوئی نہی سب نے کہا کہ سچ ہے ای رسول خدا بعد اوسکے فرمایا کہ کیا نہین ہون مین اولی ساتھ تمھارے تمھارے نفسون سے کہ امر کرتا ہون مین تمکو اور نہی کرتا ہون مین تمکو نہین ہے تمکو اوپر میرے کوئی امر اور نہ نہی سب نے کہا کہ ہان سچ ہے ای رسول خدا فرمایا کہ جس شخص کا الله اور مین مولا ہون پس یہ علی بھی اوسکا مولا ہے امر کریگا تمکو اور نہی کریگا تمکو نہین ہے تمھارے واسطے اوپر اوسکے کوئی امر اور نہ نہی بارخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور مدد کر اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو بارخدایا تو میرا گواہ ہے اون لوگون پر کہ تحقیق مین نے پہونچایا رسالت کو اور نصیحت کی

بعد اوسکے آپ نے حکم کیا کہ پڑھا گیا کاغذ اوپر ہمارے تین مرتبہ بعد اوسکے فرمایا کہ جس شخص کا جی چاہے فسخ کرے اس کاغذ کو تین مرتبہ پس ہم لوگون نے کہا کہ ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوسکے رسول کے اس بات سے کہ فسخ کرین اوسکو تین مرتبہ بعد اوسکے اون لوگونکی مہرین کردا کر اوس کاغذ کو لپیٹ دیا اور فرمایا کہ یا علی اس کاغذ کو اپنے پاس رکھو اور جو شخص کہ توڑ ڈالے تیرے عہد کو پس اس کاغذ کو پڑھ پس مین اوس توڑنے والا کا مدعی ہونگا بعد اوسکے آپنے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اور نہ توڑو تم عہدون کو بعد اونکے استحکام کے حالانکہ کر دیا ہے تمنے اللہ کو اوپر اپنے ضامن پس ہو جاؤگے تم لوگ مانند بنی اسرائیل کی جسوقت کہ تشدد کیا اون لوگون نے اپنے نفسون پر پس تشدد کیا اللہ نے اوپر اونکے بعد اوسکے آپنے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جس شخص نے عہد شکنی کی پس سوا اسکے نہین ہے کہ عہد شکنی کی اوسنے اپنے نفس کے ضرر پہونچانے کو آخر آیۃ تک **انتہی** ظاہر ہے کہ یہ حدیث مبارک نص قاطع ہے اس بات پر کہ مولائیت جناب امیر کی امامت وخلافت کے معنون مین ہے نہ فقط دوستی ومحبت کے معنون مین کوئی ضرورت کسی دلیل وبرہان قائم کرنے کی نہین ہے **دلیل ہشتم** نزول آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ہے یعنی حق سبحانہ وتعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ آج کے روز کامل کیا مین نے تمھارے واسطے تمھارے دین کو اور پورا کیا مین نے تمھارے اوپر اپنی نعمت کو اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین **واضح ہو** کہ اہل سنت وجماعت کی روایات اس آیہ کریمہ کی مقام نزول مین مختلف ہین بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آیہ کا نزول عرفات مین ہوا ہے جیسا کہ احمد الدین واعظ نے بھی اسی رسالہ مجمع الاوصاف مین تفسیر کبیر اور روضۃ الصفا سے لکھا ہے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مقام غدیر خم مین جب جناب رسول خدا نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے تو اوسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہے چنانچہ حصہ اول مجلد ثانی حدیث غدیر من مجلدات عبقات الانوار مطبوع مطبع مطلع نور لکھنو کے صفحہ ۲۵۴ سے ۲۷۹ تک اون علماے اعلام ومحدثین عظام وروات فخام اہل سنت وجماعت کے نام مذکور ہین کہ جن لوگون نے اس آیہ کریمہ کا واقعہ غدیر خم مین نازل ہونا بیان کیا ہے اور اپنی کتابون مین لکھا ہے اور صفحہ ۲۸۰ سے ۳۰۵ تک اون علما کی عبارتین منقول ہین اور مین جواب کلام واعظ صاحب مین قبل سابق نام انکا مع عبارتون کے

عبارتین نقل کرچکا ہون اور دیکھا ترجمہ لکھ چکا ہون پس سبب اس اختلاف کا جو کچھ اس قلیل البضاعۃ پر منکشف ہوا ہے وہ یہ ہے
کہ اہل حق کو یہان ثابت ہی کہ جب جناب رسول خدا حجۃ الوداع کے لیے تشریف لیگئے اور عرفات مین وقوف
فرمایا تو حضرت جبرئیل نازل ہوے اور حق سبحانہ وتعالی کا جو حکم محکم آپکے پاس لائے اسکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ اے
محمد تمھارا زمانہ رحلت وانتقال قریب ہے اور ہر نبی نے قبل اپنی وفات کے میرے حکم سے اکمال دین و اتمام نعمت
اپنی امت پر کیا ہے یعنی اپنا وصی وخلیفہ مقرر کیا ہے لہذا تم بھی علی کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر کردو اور اوسکی ولایت سب پر
ظاہر کردو کہ یہ باعث اکمال دین و اتمام نعمت کا ہے ہر مومن و مومنہ پر لیکن چونکہ جناب رسول خدا کو اہل نفاق و شقاق
سے خوف تھا کہ یہ لوگ مرتد ہو جاینگے اور مجھکو اور میرے بھائی کو ضرر پہونچاینگے لہذا آپ نے تامل فرمایا اور حق سبحانہ
وتعالی سے اپنی اور اپنے بھائی کی حفاظت کی دعا فرمائی ہے جب آپ غدیر خم مین پہونچے لو وہان آیت
عصمت بعد تاکید تبلیغ رسالت نازل ہوئی تو آپ وہی مقام پر ٹھہر گئے اور باوصف دھوپ کی شدت کے
ایسے میدان مین کہ جہان سوا چند درختون کے اور کوئی سایہ نہ تھا آپنے مجمع عام کرکے تبلیغ رسالت فرمائی اور
جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کے سب پر ظاہر کردیا کہ میرے بعد یہی تم لوگون کا مولی ہے اور میرا وصی وخلیفہ ہے
اور کل امت کا امام ہے چنانچہ جو اسنے بیان کی روایت جناب امام محمد باقر سے مع خطبہ غدیر خم جسکو اس
کتاب مین نقل کیا ہے اوس مین ان سب مضامین کی تفصیل تمام موجود ہے اور چونکہ جناب رسول خدا کو
معلوم تھا کہ حق سبحانہ وتعالی نے سبب اکمال دین و اتمام نعمت اور باعث اپنی رضا کا امامت وخلافت
علی ابن ابیطالب کو قرار دیا ہے لہذا خطبہ مبارکہ مین بھی اسکا ذکر فرمایا ہے پس جب جناب رسول خدا مقام غدیر
خم مین جناب امیر علیہ السلام کی خلافت و امامت و ولایت کو بیان فرما چکے تو حسب مضمون کی کہ حق سبحانہ
وتعالی نے اپنے حبیب کی طرف وحی فرمائی تھی کہ خلافت علی باعث اکمال دین و اتمام نعمت و رضای رب العزت ہے
اوسی مضمون کی آیت بھی نازل فرمائی کہ قرآن مین داخل ہو اور قیامت تک پڑھی جاے اور لوگ اس اکمال دین و اتمام
نعمت کو ہمیشہ یاد رکھین یعنی الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ اور لوگ ابھی متفرق نہین ہونے پائے تھے کہ یہ آیت سراپا
ہدایت نازل ہوئی اور چونکہ جو وحی کہ عرفات مین جناب رسول خدا پر علی ابن ابیطالب کے وصی وخلیفہ مقرر کرنیکی
باب مین نازل ہوئی اوسمین مضمون اکمال دین و اتمام نعمت بھی تھا لہذا بعض حضرات نے یہ مضمون امامت

خلافت کو تو بھول گئے یا عمداً بھلا دیا اور دوسرا مضمون اونکو یاد رہا اور اوسکے بتغییر اسطرح بیان کی کہ آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم عرفات مین نازل ہوئی ہے اور بعض حضرات سنیہ کو کیونکہ بسبب قلت کذب جنکا حافظہ قوی تھا یا بسبب خوف خدا کتمان امر حق سے ڈرتے تھے اونھون نے اس آیہ وافی ہدایہ کا نازل ہونا بروز غدیرخم بیان کیا یا یہ کہ الہاماً اللہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اونکی زبان پر کلمۂ حق کو جاری کر دیا بہرحال جب کلام بعض علماء ومحدثین ورواۃ و ناقلین معاندین ومنکرین سے اس آیہ کریمہ کا مقام غدیرخم مین بسبب وصایت وخلافت سید الوصیین امیر المومنین نازل ہونا ثابت ہو تو اہل حق کے استدلال کرنے کے لیے کافی ووافی ہے اور منکرین وجاحدین پر اونکی حجت تمام ہے اگرچہ بعض مخالفین کی روایت اسکے خلاف ہو علاوہ اوسکے خود یہ آیہ کریمہ اس امر پر شاہد عادل ہے کہ باب امامت وخلافت امیر المومنین مین نازل ہوا ہے اس سبب سے کہ سوا امر خلافت وامامت کے اور کوئی دوسرا امر ایسا نہین ہو سکتا کہ جو باعث اکمال دین وإتمام نعمت ہو اور خود حضرات سنیہ کوئی سبب ضعیف بھی ایسا نہین بیان کر سکتے کہ جس سے یہ امر متصور ہو علاوہ اسکے خود ما قبل آیت یعنی الیوم یئس الذین کفروا من دینکم مین ونیز خود اس آیت مین لفظ الیوم تا وابلند آواز کہہ رہا ہے کہ جس روز یہ آیت نازل ہوئی ایسا کوئی امر واقع ہوا تھا کہ جسکے سبب سے کفار دین اسلام مین رخنہ اندازی کرنے سے مایوس ہو گئے تھے اور دین کامل ہو گیا تھا اور نعمت تمام ہو گئی تھی اور حق سبحانہ وتعالیٰ راضی ہوا تھا پھر کیا ہو سکتی ہے بتائیے کہ سوا امر خلافت وامامت کی کہ جو متمم رسالت ہے وہ اور کون سا دوسرا امر تھا دلیل نوزدہم تہنیت خلیفہ الثانی حضرت عمر کے یعنی جب رسول خدا حدیث غدیر فرما چکے تو سنیون کی خلیفہ صاحب نے جناب امیر کو مبارکباد دی اور یہ امر بھی بارہ روایات حدیث غدیر سے ثابت ہے اور اکثر روایات مین بلفظ ہنیئاً لک ہے اور بعض مین بلفظ بخ بخ لک آیا ہے یعنی مقصود دونون لفظون کا ایک ہے ونیز خود واعظ صاحب نے جو حدیث غدیر اسی رسالہ تحجیح الاوصاف مین مشکوۃ سے نقل کی ہے اوسمین یہ الفاظ ہین فلقیہ عمر بعد ذالک فقال لہ ہنیئاً یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولا کل مؤمن ومؤمنۃ لیکن ترجمہ اس قول عمر کا واعظ صاحب نے اسی رسالہ تحجیح الاوصاف کی صفحہ ۹ مین اسطرح لکھا ہے کہ اسکے بعد حضرت عمر حضرت علی سے ملے پھر کہا عمر نے کہ اے بیٹے ابیطالب کے جیتے رہو خوش آپ ہوئے صبح وشام یعنی ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے واضح ہو کہ واعظ صاحب نے اس ترجمے مین دو چالاکیان کی ہین اول

دلیل نوزدہم

یہ کہ مولی کے معنی دوست و محب کے لکھے ہین تاکہ عوام سمجھین کہ حدیث و قول عمر کا یہی مطلب ہے اس سبب سے کہ وہ بیچارے عربی نہین جانتے اونکو چاہیے تھا کہ جس لفظ کے معنون مین تنازع تھا یعنی مولی اوس لفظ کو بعینہ لکھدیتے تاکہ عوام فریب نہ کھاتے اور دام کید مین نہ آتے **دوم** ہنیا کا ترجمہ جیتے رہو خوش نہین معلوم کس لغت سے لکھا ہے حالانکہ ہنی اور تہنیت کا ایک ہی مادہ ہے اور عوام بھی جانتے ہین کہ تہنیت کے معنی مبارکباد دینے کے ہین خلاف تعزیت لیکن بموجب مثل مشہور کہ دروغگو را حافظہ نباشد خود واعظ صاحب اپنے اس کید کو بھول گئے اور اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے صفحہ ۱۲۰ مین جہان روضۃ الصفا کی عبارت کمی وبیشی کرکے نقل کی ہے اوسکے ترجمے مین خود لکھدیا کہ پس صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمر نے فرمایا کہ مبارکباد آپ کو اے ابن ابیطالب پس قول حضرت عمر سے معلوم ہو گیا کہ مولی سے مراد اس حدیث مین فقط دوست نہین ہے ورنہ اونکا کلام مہمل و بیمعنی و بیموقع ہو جائیگا اس سبب سے کہ مبارکباد ایسے ہی مقام مین کسی شخص کو دیجاتی ہے کہ وہ کسی مرتبہ عالی جدید پر فائز ہو پس یہان فقط دوستی کیونکر مراد ہو سکتی ہے کہ جو مومنین کے آپس مین ایک معمولی بات ہے اور سب مومن آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ وتعالی والمومنین والمومنات بعضہم اولیاء بعض پس ثابت ہو گیا کہ لفظ مولی کے اس حدیث مبارک مین وہ معنی مراد ہین کہ جو امامت وخلافت علی بن ابیطالب پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ سوا اس معنی کے اور کوئی مرتبہ جدیدہ ثابت نہین ہو سکتا کہ جو آپ کو بروز غدیرخم حاصل ہوا ہو اور تہنیت نہین دیجاتی مگر کسی مرتبہ جدیدہ کے حاصل ہونے پر **دلیل بستم** تہنیت ومبارکباد دینا کل صحابہ و امہات مومنین کا ہے جناب امیر کو بحکم جناب رسول خدا بروز غدیرخم چنانچہ عبارت واعظ صاحب جو صفحہ ۱۲۰ رسالہ مجمع الاوصاف سے ابھی ہمنے نقل کی ہے کہ سب صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمر نے فرمایا کہ مبارکباد آپ کو اے ابن ابیطالب الخ اس سے ثابت ہے کہ پہلے حضرت عمر نے مبارکباد دی بعد اوسکے اور صحابہ کرام نے **ونیز کتاب معارج النبوۃ ملا معین مطبوع مطبع منشی نولکشور کے رکن چہارم کے صفحہ ۱۴۱ مین بعد ذکر حدیث غدیر کے یہ عبارت ہے** آوردہ اند کہ بیشتر اصحاب بجہد یکہ امہات مومنین رضی اللہ عنہن وعمر امیر المومنین علی را رضی اللہ عنہ درین امر تہنیت بجا آوردند امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ گفت اے علی بامداد کردی و مولائے من و مولائے مومنین و مومنات شدی **ونیز کتاب**

روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور جلد دوم کی صفحہ ۵۱۴ مین بعد بیان حدیث غدیر کے یہ عبارت لکھی ہے پس فرود آمد و در خیمہ خاص بنشست و فرمود
کہ امیر المومنین علی در خیمہ دیگر بنشیند بعد ازان طبقات خلائق را امر کرد کہ بخیمہ علی رفتہ و زبان بتہنیت
آنحضرت کشادند و چون مردم ازین مراتب فارغ شدند امہات بفرمودۂ خواجہ کائنات نزد علی رفتہ او را تہنیت گفتند از جملہ
اصحاب عمر بن الخطاب گفت خوشا حال تو ای علی کہ صباح کردی مولای من و مولای جمیع مومنین و مومنات انتہی
برائے خدا اب ہمکو سنی ہی انصاف سے تبلائین کہ جس بات کی حاصل ہونے پر حضرت عمر نے جناب امیر کو مبارکباد
دی اور جناب رسول خدا نے آپ کو دوسرے خیمے مین بٹھایا اور تمام خلائق کو حکم کیا کہ آپ کو تہنیت دین حتے کہ ازواج
کو بھی تہنیت کا حکم فرمایا وہ کون سی بات تھی کیا فقط یہی اتنی سی بات کہ علی سب کے دوست ہین کسی کے دشمن نہین
حاشا للہ کوئی عاقل و دیندار اسکو تسلیم نہین کرسکتا اور کسیکے ذہن مین یہ بات نہین آسکتی پس اس دلیل مین وہ قرینہ
واضحہ سے ثابت ہوگیا کہ سوا امر خلافت و امامت شاہ ولایت کے یہ اور کوئی دوسرا امر نہ تھا اور بالیقین معلوم ہوگیا
کہ معانی مشترکہ لفظ مولی سے وہی معنی مراد ہین کہ جو امامت و خلافت علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلالت کرتے ہین
اس سبب سے کہ تمام امت کے اس باب مین فقط دو قول ہین یا یہ کہ اس حدیث مین لفظ مولی سے فقط دوست و محب
و ناصر مراد ہے یا امام و خلیفہ پس جب بسبب قیام قراین واضحہ قول اول باطل ہوگیا تو خواہ مخواہ فقط قول ثانی باقی
رہگیا وہو المطلوب **دلیل بست و یکم** اشعار حسان بن ثابت ہین کہ جو انھون نے بروز غدیر بعد ارشاد حدیث
غدیر باجازت جناب رسول خدا تہنیت امامت و خلافت جناب علی بن ابیطالب مین نظم کیے ہین جیسا کہ شاعرون
کا دستور ہوتا ہے کہ جب کوئی عہدہ جلیلہ یا مرتبہ عالی کسیکو حاصل ہوتا ہے تو اسکی شان مین اشعار نظم کرتے ہین چنانچہ **کتاب
تذکرہ خواص الامۃ شیخ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی**
کہ جسکا ایک نسخہ قلمی میرے پاس موجود ہے اوسمین یہ عبارت سبط ابن جوزی کی مع اشعار حسان لکھی ہوئی ہے
وقد اکثرت الشعراء فی یوم غدیر خم فقال حسان بن ثابت ینادیہم یوم الغدیر
ینادیہم یوم الغدیر نبیہم بخم فاسمع بالرسول منادیا ۞ وقال فمن مولاکم و ولیکم ۞
فقالوا ولم یبدوا ھناک التعامیا ۞ الٰہک مولٰنا وانت ولینا ۞ ومالک منا

فی الولایۃ عاصیا ٭ فقال لہ قم یا علی فانّنی ٭ رضیتک من بعدی اماما وھادیا ٭ فمن
کنت مولاہ فھذا ولیّہ ٭ فکونوا لہ انصار صدق موالیا ٭ ھناک دعا اللّٰھم وال
ولیّہ ٭ وکن للذی عادی علیاً معادیا ٭ ویروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما سمع ینشد ھذہ
الابیات قال لہ یا حسان لا تزال مؤیدا بروح القدس ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانک ٭

ترجمہ اور تحقیق اکثر شاعروں نے بروز غدیر خم شعر کہے چنانچہ حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے
ترجمہ اشعار ندا کرتے تھے اونکو بروز غدیر اونکے نبی ٭ مقام خم مین پس کسقدر قابل سننے کے ہین رسول جبکہ
ندا کرنیوالے ہون ٭ دران حالیکہ فرمایا اوسی رسول نے کہ تمھارا کون مولی اور ولی ہے ٭ پس اون لوگون نے کہا
ایسی حالت مین کہ اوس مقام مین کوئی اس بات سے ناواقف ظاہر نہین ہوتا تھا ٭ کہ اے نبی تیرا معبود ہمارا مولی ہے اور تو
ہمارا ولی ہے ٭ اور نہین ہے تیرے واسطے ہم مین سے باب ولایت مین کوئی شخص نافرمان ٭ پس فرمایا رسولخدا
نے کہ اوٹھو اے علی پس تحقیق مین نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی ٭ پس جسکا مین مولی ہون اوسکا یہ ولی ہے ٭
پس تم لوگ اوسکے واسطے سچے مددگار اور فرمان بردار ہوجاؤ ٭ اوس جگہ جناب رسول خدا نے دعا فرمائی کہ بارخدا
علی کے دوست کو دوست رکھ ٭ اور جو شخص علی سے دشمنی کرے اوسکا دشمن ہوجا ٭ اور مروی ہے کہ جب جناب
رسول خدا نے حسان کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اے حسان تو ہمیشہ روح القدس کی تائید پائیگا جب تک
کہ ہماری مدد کرے یا ہماری طرف سے اپنی زبان کے ساتھ ہمارے دشمنون کا مقابلہ کرے ونیز کتاب مستطاب عبقات
الانوار جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول مطبوع مطبع نور لکھنؤ کے ص ۲۷۰ مین یہ عبارت جناب افضل المتکلمین مولوی
سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی ہے اما روایت ابو المؤید موفق بن احمد بن اسحاق المعروف
باخطب خوارزم اشعار حسان را پس اخطب در مناقب جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ بعد تلاش و تفحص کثیر
بعنایت رب قدیر یک نسخہ آن در ارض اقدس کربلائے معلی برخوردم وبعد آن یک نسخہ اش از دہلی بتفحص بعض
اعلام کرام بدست آمد گفتہ اخبرنی سید الحافظ ابو منصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار
الدیلمی فیما کتب الیّ من ھمدان قال اخبرنا ابو الفتح عبدوس بن عبد اللہ بن
عبدوس الھمدانی کتابۃ قال حدثنا عبد اللہ بن اسحاق البغوی قال حدثنا

الحسن بن عقیل الغنوی قال حدثنا محمد بن عبد الرحمن الذارع قال حدثنا قیس بن حفص قال حدثنی علی بن الحسین بن الحسن العبدی عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم دعا الناس الی غدیر خم امر بما کان تحت الشجرۃ من الشوک فقم وذلک یوم الخمیس ثم دعا الناس الی علی فاخذ بضبعیہ فرفعہا حتی نظر الناس الی بیاض ابطہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ہذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی الرب برسالتی والولایۃ لعلی بن ابیطالب ثم قال اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ فقال حسان بن ثابت یا رسول اللہ ائذن لی ان اقول ابیاتا قال قل علی برکۃ اللہ تعالی فقال حسان بن ثابت یا معشر مشیخۃ قریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یناديهم یوم الغدیر نبیہم ❊ بخم واسمع بالرسول منادیا ❊ بانی مولاکم وولیکم ❊ فقالوا ولم یبدوا ہناک التعامیا ❊ الٰہک مولانا وانت ولینا ❊ فلا تجدن فی الخلق للامر عاصیا ❊ فقال لہ قم یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وہادیا

ترجمہ ابو سعید خدری سے

منقول ہے کہ تحقیق رسول خدا نے جس روز لوگون کو غدیر خم کی طرف بلایا تو حکم دیا کہ جو کچھ درختون کے نیچے کانٹے وغیرہ تھے وہ سب صاف کر دیئے گئے اور یہ پنجشنبہ کو ہوا بعد اوسکے آپ نے لوگون کو علی کی طرف دعوت کی اور اونکا شانہ پکڑ کے بلند کیا اسقدر کہ لوگون نے آپ کی بغل کی سفیدی کو دیکھا بعد اوسکے لوگ ابھی متفرق نہین ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ پس فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت کے اور علی بن ابیطالب کی ولایت کے بعد اوسکے فرمایا کہ بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن

رکھو اوسی علی کو اور مدد کر تو اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو پس کہا حسان بن ثابت نے کہ اے رسول خدا مجھکو اجازت دیجیے کہ مین اشعار کہون آپ نے فرمایا کہ کہو اوپر برکت اللہ تعالی کی پس کہا حسان بن ثابت نے کہ اے گروہ بزرگان قریش سنو تم گواہی کو رسول خدا کی ترجمہ اشعار ندا کرتے تھے اون لوگون کو بروز غدیر اونکے نبی مقام خم مین اور کسقدر قابل سننے کے ہین رسول جبکہ ندا کرنے والے ہون ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین مولی تمہارا ہون اور ولی تمہارا ہون پس ان لوگون نے کہا ایسی حالت مین کہ اوس مقام مین کوئی اس بات سے ناواقف ظاہر نہین ہوتا تھا کہ اے نبی تیرا معبود ہمارا مولی ہے اور تو ہمارا ولی ہے پس نہ پائیگا تو خلق مین واسطے اس امر کے کسی شخص کو نافرمان پس فرمایا رسول خدا نے کہ اوٹھ اے علی پس تحقیق مین نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی چونکہ بخوف طول دو کتابون کے حوالے پر اکتفا کی ہے ورنہ اکثر کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت مین یہ اشعار حسان بن ثابت منقول ہین جسکا زیادہ تفصیل دیکھنی کو جی چاہے وہ مجلد مذکور عبقات کے صفحہ ۷۰ سے صفحہ ۹۰ تک ملاحظہ کرے اب ہم بعض فوائد کو بیان کرتے ہین کہ جو ان دونون روایتون کے اور ان اشعار آبدار گوہر بار کے نقل کرنے سے ظاہر و آشکار ہین **فائدہ اولی** اس روایت ثانیہ اہل سنت و جماعت سے بھی معلوم ہوا کہ آیہ وافی ہدایہ الیوم اکملت لکم دینکم بروز غدیر خم باب ولایت علی بن ابیطالب مین نازل ہوا ہے **فائدہ ثانیہ** اکثر شعرا کا عموماً جیسا کہ عبارت تذکرہ خواص الامہ سے ثابت ہے اور حسان بن ثابت کا خصوصاً جیسا کہ ان دونون روایتون سے ثابت ہے بروز غدیر خم اشعار نظم کرکے پڑھنا صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جناب امیر کو اوس روز کوئی عہدہ جلیل و منصب عظیم حاصل ہوا تھا اور ظاہر ہے کہ وہ سوا خلافت اور امامت کے اور کوئی دوسرا عہدہ نہین ہوسکتا **فائدہ ثالثہ** روایت ثانیہ سے معلوم ہوا کہ حسان بن ثابت نے یہ اشعار حسب اجازت جناب رسول خدا موزون کیے تھے اور یہ امر اور بھی زیادہ مؤید ہے فائدہ ثانیہ کا **فائدہ رابعہ** ان اشعار صدق شعار مین تصریح اس بات کی موجود ہے کہ جناب رسول خدا نے حدیث غدیر مین لفظ بعدی ارشاد فرمائی تھی **فائدہ خامسہ** ان اشعار در بار مین جو یہ مصرع ہے کہ رضیتک من بعدی اماما و ہادیا اسمین صریح لفظ امام و ہادی موجود ہے پس یہ لفظ ہر دو حال سے خالی نہین یا جناب رسولخدا نے یہ دونون لفظین جناب ولایت مآب کے باب مین ارشاد فرمائی تھین جیسا کہ ہمارے یہانکے خطبے مین مکرر موجود ہین اور یا حسان نے لفظ مولی و ولی کے معنی امام اور ہادی کے سمجھے اور دونون طرح ہمارا مطلب حاصل ہے

فائدہ سادسہ جناب رسول خداؐ کا اجازت دینا اور حسان کا اپنے سامنے ان اشعار کا پڑہوانا اور بعد اوسکے
آپ کا پسند کرنا بلکہ یہ فرمانا کہ اے حسان تو ہمیشہ روح القدس کی تائید پائیگا جبتک کہ ہماری مدد کریگا اور اپنی زبان کے
ساتھ ہماری حمایت کرے یہ سب امور ادلہ قاطعہ ہین اس بات پر کہ جو مضمون و مطلب کہ ان اشعار مین ہے وہ سب
حق و صدق ہے پس امامت علی بن ابیطالب بالکل وجوہ بعد جناب رسول خداؐ ثابت ہوگئی کہ ان اشعار مین
خود قول جناب رسول خداؐ اسطرح منقول ہے کہ فقال له قم یا علیؑ فانّنی رضیتک من
بعدی اماماً و هادیاً یعنی فرمایا رسول خداؐ نے کہ اوٹھو اے علیؑ پس تحقیق مین نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد
امام و ہادی ۔ پس اس سے زیادہ اور کیا تصریح ہوسکتی ہے فائدہ سابعہ ظاہر ہے کہ جب حسان
بن ثابت نے یہ اشعار گوہر نثار پڑھے ہین تو مجمع عام صحابہ کا تھا کہ سب عرب تھے اور حضرات ثلثہ بھی موجود تھے پس اگر حسان
ان اشعار مین کوئی بات خلاف حدیث غدیر کے نظم کرتے تو ضرور تھا کہ اون مین کوئی صاحب خصوصاً حضرت
ثانی لاثانی اونسے تعرض کرتے کہ جو بات جناب رسول خداؐ نے نہین فرمائی وہ تمنے ان اشعار مین کیون نظم کی ہے
کیا خدا و رسول پر افترا کرتے ہو پس جب انمین سے کسی صاحب نے دم نہین مارا تو ثابت ہوگیا کہ لفظ امام یا حدیث
غدیر خم مین موجود تھی جیسے کہ ہمارے یہان کے خطبے مین ہے اور سنیون نے نکال ڈالی یا لفظ مولی کے معنی
سب نے علی العموم امام کے سمجھے پس ثابت ہوگئی امامت امیرالمومنین و امام المتقین بعد سید المرسلین اسطرح پر کہ کوئی
ضرورت کسی دلیل و برہان و قرینہ و بینہ کے باقی نرہی فالحمد لله علی ذلک حمد الشاکرین دلیل بست و دوم
اشعار صدق آثار قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری ہین اور یہ اشعار کتاب تذکرہ خواص الامہ سبط بن
جوزی مین کہ جسکا ذکر ہم دلیل بست و یکم مین کرچکے ہین بعد اشعار حسان بن ثابت
اسطرح لکھے ہوے ہین قال قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری وانشدها بین
یدی علی بصفین ع قلت لما بغی العدو علینا ۔ حسبنا ربنا و نعم الوکیل ۔
و علیٌّ امامنا و امام ۔ لسوانا به اتی التنزیل ۔ یوم قال النبی من کنت مولاہ ۔
فهذا مولاہ خطب جلیل ۔ انما قاله النبی علی الامة ۔ حتم ما فیه قال و قیل ۔
ترجمہ کہا قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے اور پڑھا ہے ان اشعار کو سامنے علیؑ کے صفین مین ترجمہ اشعار یہ ہین

جس وقت کہ بغاوت کی دشمن نے اوپر ہمارے * کافی ہے ہمکو پروردگار ہمارا اور وہ اچھا وکیل ہے * اور علی امام ہے ہمارا اور امام ہے ہمارے سوا سب کے لیے آئی ہے ساتھ اسکے وحی * جس روز کہ فرمایا نبی نے کہ جسکا میں ہی ہون مولی * پس یہ علی بھی اوسکا مولی ہے یہ امر عظیم ہے * سوا اسکے نہیں ہے کہ فرمایا ہے اوسکو نبی نے اوپر امت کے * پس حکم کرنیکے لائق نہیں کچھ قال وقیل نہیں ہے * ان اشعار صدق آثار سے صاف صاف ظاہر و آشکار ہے کہ مراد حدیث غدیر سے امامت وخلافت جناب شاہ ولایت ہی نہ فقط دوستی ومحبت اس سبب کہ قیس بن سعد نے کہ صحابہ کرام میں سے ہین بتصریح تمام باغیان شام کے مقابلے مین جناب امیر کے سامنے بیان کر دیا ہے کہ علی مجتبی امام ہین اور سب کے امام ہین اور قرآن شریف انکی امامت کے باب مین نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب خیر الانام نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے اور اس مین کچھ قیل وقال کی گنجایش نہین ہے بلکہ یہ حکم جناب رسالت مآب کا تمام امت پر حتمی ہے پس اب بھی حضرات سنیہ کا اس باب مین گفتگو کرنا خارج ہوتا ہے امت جناب رسالت مآب سے اور صریح مخالفت و نافرمانی کرتا ہے حکم خدا و رسولؐ کی اور داخل ہوتا ہے گروہ بغاۃ وطغاۃ مین **دلیل بست وسوم** اشعار کمیت بن زید اسدی ہین کہ جو سبط ابن الجوزی نے کتاب تذکرہ خواص الامہ مین کہ جسکا ذکر ہم دلیل بست ویکم و دلیل بست ودوم مین کر چکے ہین بعد اشعار قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کے نقل کیے ہین

وقال الکمیت نفی عن عینک الارق الهجوعا * وهما یمتری عنه الدموعا * لدی الرحمن یشفع بالمثانی * فکان لنا ابو حسن شفیعا * ویوم الدوح دوح غدیر خم * ابان له الولایه لو اطیعا * ولکن الرجال تبایعوها * فلم ار مثلها خطرا مبیعا * ولهذه الابیات قصة عجیبة حدثنا به شیخنا عمر بن صافی الموصلی رحمه الله تعالی قال انشد بعضهم هذه الابیات وبات مفکرا فرای علیا کرم الله وجهه فی المنام فقال له اعد علی ابیات الکمیت فانشده ایاها ... قال الله تعالی اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدی فما ربحت تجارتهم وما کانوا مهتدین * وایضا قال تعالی ولبئس ما شروا به انفسهم لو کانوا یعلمون * وایضا قال تعالی فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون *

ایاما حتی بلغ الی قوله خطر امبیعا فانشد علی بیتا اخر من قوله زیادة فیہا سہ فلم ار مثل ذاک

الیوم یوما ؛ ولم ار مثله حقا اضیعا ؛ فانتبه الرجل مذعورا ؛ ؛

ترجمہ دور کردیا ہے تیری آنکھ سے بیخوابی نے رات کے سونیکو ؛ اور اون دونون آنکھون سے آنسو بہتے ہین ؛ نزدیک رحمان کی شفاعت کیجائیگی ساتھ آیات قرآن کے ؛ بسبب کہ ہین واسطے ہمارے ابوالحسن شفیع ؛ اور یاد کر تو درختون کے دن کو کہ وہ درخت غدیر خم کے تھے ؛ ظاہر کردیا جناب رسول خدا نے واسطے تعیین ابوالحسن کے ولایت کو کاش آپ کی اطاعت کیجاتی ؛ ولیکن لوگون نے آپسمین خرید و فروخت کی اوسی ولایت کی ؛ پس نہین دیکھا ہے مین نے مثل اوسی ولایت کے کسی مرتبہ عالی کو کہ بیع کیا گیا ہو ؛ اور واسطے ان اشعار کے ایک قصہ عجیب ہے سبط ابن جوزی کہتے ہین کہ بیان کیا ہمسے ہمارے شیخ عمرو بن صافی موصلی نے کہ ایک شخص نے ان اشعار کو پڑھا اور فکر کی حالت مین سو گیا پس اوسنے علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجھے سنا ابیات کمیت پھر دوبارہ پڑھ پس اوس شخص نے آپکے سامنے یہ اشعار پڑھے یہان تک کہ خطر امبیعا کمیت کے اس قول تک پہونچا پس حضرت علی نے اپنے قول سے ایک شعر اور زیادہ کرکے پڑھا کہ اوسکا ترجمہ یہ ہے ترجمہ شعر پس نہین دیکھا ہے مین نے مثل اوس دن کے کوئی دن ؛ اور نہین دیکھا ہے مین نے مثل اوسکے کوئی حق کہ ضائع کیا گیا ہو ؛ پس چونک اوٹھا وہ شخص در انحالیکہ خوفناک تھا انتہی ان اشعار صدق آثار سے صاف صاف ظاہر و آشکار ہے کہ ولایت حیدر کرار سے حدیث غدیر مین امامت و خلافت مراد ہے نہ فقط دوستی و محبت لیکن لوگون نے جناب رسولخدا کی اس حکم محکم کو قبول نہین کیا اور اس ولایت کو آپس مین ایک دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا یعنی بعض صحابہ نے بعض کو ولی عہد جناب رسول خدا قرار دیدیا اور خلیفہ بنا دیا اور حق امام برحق علی ابن ابیطالب کو ضائع کردیا فبئس ما یشترون ؛ اب اگر کسی سنی صاحب کا جی چاہے کہ یوسف بن قزغلی سبط ابن الجوزی اور اونکی کتاب تذکرہ خواص الامہ کی توثیق کو ملاحظہ کرے تو حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات الانوار کے صفحہ ۵۰۳ سے صفحہ ۵۲۰ تک مطالعہ کرے کہ یہ مجلد مطبع مطلع نور لکھنؤ مین چھپکر سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین شائع ہوکر سب و تقسیم بھی ہوگیا ہے ؛

دلیل بست و چہارم اشعار گوہربار معجز آثار خود جناب حیدر کرار غیر فرار صاحب ذوالفقار قاتل کفار ہین کہ جو آپکے دیوان مین مرقوم و مسطور ہین اور ملا حسین میبذی نے اس دیوان کی شرح

لکھی ہے اور اوسکا مضمون اتنی ہی وہی ہے ÷ لقد علم الاناس بان سہمی ÷ من الاسلام یفضل کل سہم ÷ واحمد النبی اخی وصہری ÷ علیہ اللہ صلی وابن عمی ÷ وانی قاید الناس طرا ÷ الی الاسلام من عرب وعجم ÷ وقاتل کل صندید رئیس ÷ وجبار من الکفار ضخم ÷ وفی القرآن الزمہم ولائی ÷ واوجب طاعتی فرضا بعزم ÷ کما ہرون من موسیٰ اخوہ ÷ کذاک انا اخوہ وذاک اسمی ÷ لذاک اقامنی لہم اماما ÷ واخبرہم بہ بغدیر خم ÷ فمن منکم یعادلنی بسہمی ÷ واسلامی وسابقتی ورحمی ÷ فویل ثم ویل ثم ویل ÷ لمن یلقی الالہ غدا بظلمی ÷ وویل ثم ویل ثم ویل ÷ لجاحد طاعتی ومرید ہضمی ÷ وویل للذی یشقی سفاہا ÷ یرید عداوتی من غیر جرمی ترجمہ ہر آینہ تحقیق آگاہ ہین سب لوگ ساتھ اس بات کے کہ تحقیق میرا حصہ ÷ اسلام سے زیادہ ہی ہر حصے سے (یعنی مین سب مسلمانو ن سے افضل ہون) اور احمد نبی میرے بھائی ہین اور میرے خسر ہین ÷ اوپر انکے اللہ درود بھیجے اور میرے چچا کے بیٹے ہین اور مین کھینچنے والا ہون کل آدمیون کا ÷ اسلام کیطرف عرب مین سے ہون یا عجم مین سے ÷ اور مین قتل کرنیوالا ہون ہر سردار رئیس کا ÷ اور ہر سرکش کا فرون مین سے کہ جو قوی و فربہ تھا ÷ اور قرآن مین لازم کی ہی اللہ نے اون لوگون پر (یعنی مسلمانون پر) دوستی میری ÷ اور واجب کی ہی اطاعت میری درحالیکہ فرض ہے بالنص ÷ جسطرح کہ ہارون موسیٰ کے بھائی تھے ÷ اسی طرح مین خاتم الانبیا کا بھائی ہون اور یہ میرا نام ہی ÷ اسی سبب سے قائم کیا ہی اونھین رسول خدا نے مجھکو مسلمانون کے لیے امام ÷ اور خبر دی ہی اونھین مسلمانون کو ساتھ اس امر کے غدیر خم مین ÷ پس کون شخص تم مین سے میرے حصے کی برابری کر سکتا ہے ÷ اور میرے اسلام کی اور میرے سبقت کی اور میرے قرابت کی رسول خدا سے ÷ پس عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے ÷ واسطے اوس شخص کے کہ ملاقات کرے اللہ سے کل کے دن (یعنی روز قیامت) میرے ظلم کے ساتھ (یعنی جن لوگون نے مجھپر دنیا مین ظلم کیا ہی) اون لوگون کے لیے قیامت مین عذاب ہے ÷ اور عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے ÷ واسطے اوس شخص کے کہ جو میری اطاعت کا انکار کرنے والا ہو اور میری شکست کا خواہان ہو ÷ اور عذاب ہے واسطے اوس شخص کے کہ شقاوت مین مبتلا ہوتا ہی بسبب حماقت کے ÷ ارادہ کرتا ہی عداوت کا بغیر اسکے کہ مین نے کچھ گناہ کیا ہو کتاب فواتح شرح دیوان جناب امیر علیہ السلام مطبوع مطبع فخر المطابع لوہارو کے صفحہ ۴۰۸ سے صفحہ ۴۰۹ تک بعد شرح چند اشعار دربارے میر حسین میبذی کی یہ عبارت ہے (حکایت) امام احمد از براء

بن عازب و زید بن ارقم روایت کند کہ چون مصطفےٰ صلعم در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست علی بگرفت و گفت الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسہم گفتند آری گفت اللّٰہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰہم وال من والاہ وعاد من عاداہ پس عمر او را دید و گفت ہنیئاً یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولیٰ کل مومن ومومنۃ ثعلبی روایت کند کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم این سخن بعد از ان فرمود کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ؎

؎ شارح گوید و بر اہل توفیق پوشیدہ نیست کہ آیہ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ الآیہ ہم این حدیث است و نیز اسی کتاب نوافح کے صفحہ ۹۰۴ میں بعد تمام ہوئے اشعار صحیح آثار کے اور اوسی شرح کے میر حسین میبذی کی یہ عبارت ہے (حکایت) امام غزالی بن احمد واحدی از ابو ہریرہ روایت کند کہ مرتضےٰ این ابیات در حضور ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبد الرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرمود انتہی واضح ہو کہ یہ اشعار صحیح اشعار و نیز دو روایتیں جو ہمنے شیخ میر حسین میبذی سے نقل کی ہیں چند دلائل فاطمہ و براہین ساطعہ پر مشتمل ہیں کہ بعض اونمیں سے جناب امیر کے استحقاق خلافت پر دلالت کرتے ہیں اور بعض غدیر خم میں آپکے امام و خلیفہ مقرر ہونے پر اول پہلے شعر میں جو آپنے فرمایا ہے کہ سبقتکم الی الاسلام طرا یعنی میں سب لوگوں سے اسلام میں سبقت رکھتا ہوں تو یہ اسبقیت اسلام میں سب سے زیادہ یہ وجہ صحیح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کل امت سے افضل ہیں اور افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے جیسا کہ ہم دلائل قسم دوم میں بیان کر چکے ہیں دوم دوسرے شعر میں جو آپنے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا میرے بھائی اور میرے خسر اور میرے چچا کے بیٹے ہیں پس

؎ کتاب منقول عنہ میں اس مقام میں جگہ چھوٹی ہوئی تھی لہذا میں نے اوسی طرح جگہ چھوڑ دی ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں کچھ عبارت لکھنے کو رہ گئی ہے ۱۲ منہ

؎۲ لفظ غزالی کاتب کی غلطی سے لکھی گئی ہے صحیح علی بن احمد واحدی ہے ۱۲ منہ

صفات مجموعی من حیث المجموع آپ کے لیے مخصوص ہین کہ سوا آپ کے کسی فرد بشر مین مجتمع نہین ہین اور یہ
قرب و قرابت بھی دلیل فضلیت ہی اور فضلیت موجب استحقاق خلافت کما مر **سوم** تیسرے شعر مین آپ نے
فرمایا ہے کہ مین قائد ہون کل آدمیون کا اسلام کیطرف عربین سے ہون یا عجم مین سے یہ قول آپکا باواز
بلند ندا کر رہا ہے کہ آپ خلیفہ رسول و امام کل امت ہین کما لایخفی علی اولی الالباب **چہارم** چوتھے شعر مین
جو آپنے اپنی شجاعت کا ذکر فرمایا یہ مسلم الثبوت بین الفریقین ہے اور صحابہ پر کیا منحصر ہے کوئی شخص اولین
و آخرین مین سے آپ کی شجاعت کو نہین پہونچ سکتا اور حضرات ثلاثہ کا تو ایک کافر کو بھی قتل کرنا خود سنیون کی
کتابون سے ثابت نہین ہو سکتا پس یہ شجاعت بھی باعث فضلیت و سبب استحقاق خلافت و موجب
لیاقت امامت ہی **پنجم** پانچوین شعر مین جو آپنے ارشاد فرمایا ہی کہ قرآن مین حق سبحانہ و تعالی نے لوگون پر میری
دوستی لازم کی ہی اور میری اطاعت سب پر واجب اور فرض کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ آپکی امامت و خلافت بنص
قرآن ثابت ہی اس سبب سے کہ بعد جناب رسول خدا اور کوئی شخص سوا خلیفہ و امام کے واجب الاطاعۃ نہین ہو سکتا
ششم چھٹے شعر مین جو آپنے فرمایا ہی کہ جسطرح ہارون موسی کے بھائی تھے اوسی طرح مین جناب رسول خدا کا
بھائی ہون یہ اشارہ ہے طرف حدیث منزلت کے اور اس سے صریح ثابت ہی کہ جسطرح حضرت ہارون حضرت موسی
کے خلیفہ تھے اوسی طرح جناب امیر جناب رسول خدا کے خلیفہ ہین ورنہ کوئی وجہ اس شباہت کی تخصیص کی آپکے
ساتھ نہین ہے اس سبب سے کہ اور بھی جناب رسول خدا کے بنی اعمام تھے کہ جو قبل ہجرت ایمان لا چکے تھے اور انہین نے
کسیکو نہ جناب رسول خدا نے حضرت ہارون کے ساتھ تشبیہ دی اور نہ خود ان بزرگون کو اس تمثیل کی جرات
ہوئی **ہفتم** ساتوین شعر مین تو آپنے اس بات کی تصریح کر دی ہی کہ جناب رسول خدا نے بروز غدیر خم مجھکو
سب کا امام مقرر فرمایا ہی پس اب کون سی گنجائش تشکیک و تاویل کی باقی رہگئی **ہشتم** آٹھوان شعر
تاکید ہے پہلے شعر کی اور اوسمین آپنے سب صحابہ کو مخاطب کر کے بتصریح فرما دیا کہ تم لوگون مین سے کوئی میری
برابری نہین کر سکتا نہ اسلام مین نہ سبقت مین نہ قرابت مین اور اس سے آپ کی افضلیت سب کے
اوپر مانند آفتاب کے روشن ہے **نہم** نوین اور دسوین شعر مین آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اوپر ظلم کریگا
اور میری اطاعت سے انکار کریگا اور میری شکست کا خواہان ہوگا جب وہ حق سبحانہ و تعالی سے ملاقات کریگا

بروز قیامت تو اوسپر وہی ہی اور ظاہر ہی کہ وہی کلمہ غدات ہے پس جن لوگون نے آپکا حق غصب کیا اور آپ پر ظلم کیا اور آپکی اطاعت سے انکار کیے آپ سے مخالفت کی اونکا حال معلوم ہوگیا دہم گیارھوین شعر مین آپنے یہ فرمایا ہے کہ وہی ہی واسطے اوس شقی کے کہ جو حماقت سے میری عداوت کا بغیر کسی گناہ کے ارادہ کرتا ہی اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حضرات مخاطبین مین سے بعض ایسے تھے کہ آپ سے عداوت رکھتے تھے اور علی ہذا القیاس نوین اور دسوین شعر سے بھی ظاہر ہے کہ بعض اونمین سے آپ پر ظلم کرنیوالے اور آپکی اطاعت کا انکار کرنیوالے اور آپکا حق غصب کرنیوالے تھے **یازدہم** میر حسین میبذی شارح دیوان کی عبارت جو ہمنے صفحہ ۸۰۴ فواتح سے نقل کی ہے اوسمین حدیث غدیر بھی موجود ہی اور تہنیت حضرت عمر بھی مذکور ہی اور یہ بھی ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الایہ کے نازل ہونے کے بعد حدیث غدیر ارشاد فرمائی ہے اور یہ بھی شارح کے کلام سے ثابت ہی کہ آیہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم اسی حدیث کی موافق ہے **دوازدہم** جو عبارت میر حسین میبذی کی ہمنے صفحہ ۸۰۹ فواتح سے نقل کی اوس سے ثابت ہی کہ جناب علی مرتضی نے یہ اشعار ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبد الرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبد اللہ بن مسعود کے سامنے پڑھی تھی اور اس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپنے کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہین رکھا اور جو بیعت روز غدیر خم آپ کی امامت و خلافت کی بابت لوگون کی گردنون مین تھی اوسکو بخوبی یاد دلوادیا اور دعوی امامت علی رؤس الاشہاد کیا

فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیوتیہ اجرا عظیما

واضح ہو کہ میر حسین میبذی مشاہیر علماے اعلام اہل سنت و جماعت مین سے ہین جس شخص کا انکی توثیق ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلدات حدیث غدیر کیطرف رجوع کرے

دلیل بست و پنجم انکار کرنا حارث بن نعمان فہری کا قبول مولائیت جناب شاہ ولایت سے اور اوسکی سر پر آسمان سے ایک پتھر کا گرنا اور اوسکا واصل جہنم ہونا اور اس آیت سراپا ہدایت کا نازل ہونا سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع کہ جو اول سورہ معارج مین ہے اور یہ حکایت سنیون کی کتب و تفاسیر معتبرہ مین منقول و ماثور ہے چنانچہ احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری نے اس حکایت کو

اپنی تفسیر میں بتفصیل تمام لکھا ہے اور یہ ثعلبی رئیس و رئیس مفسرین اہل سنت و جماعت میں سے ہیں اور
یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمہ میں کہ جس کا ایک
نسخہ قلمی میرے پاس ہے یہ حکایت تفسیر ثعلبی مذکور سے اس طرح نقل کی ہے اتفق علماء السیر علی ان
قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبیّ صلعم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ
وکانوا مائۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلی اللہ علیہ
وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان
النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم لمّا قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذلک
الحارث بن نعمان الفہری فاتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء
فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلعم فقال یا محمّد انّک امرتنا ان
نشہد ان لا الہ الا اللہ وانّک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک وانّک امرتنا ان نصلی
خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ ونصوم رمضان ونحج البیت ونزکّی اموالنا فقبلنا منک
ذلک ثم لم ترض بہذا حتّی رفعت بضبعی ابن عمّک وفضّلتہ علی النّاس و
قلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیٔ منک او من اللہ تعالیٰ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الّذی لا الہ الّا ہو انہ من اللہ ولیس
منّی قالہا ثلاثا فقام الحارث وہو یقول اللّہمّ ان کان ما یقول محمّد
حقّا فارسل علینا حجارۃ من السّماء او ائتنا بعذاب الیم قال فواللہ ما
بلغ ناقتہ حتّی رماہ اللہ بحجارۃ من السّماء فوقع علی ہامتہ فخرج
من دبرہ ومات وانزل اللہ تعالیٰ سال سائل بعذاب واقع
للکافرین لیس لہ دافع ٭ ٭ ٭

ترجمہ اتفاق کیا ہے علمائے سیر نے اس بات پر کہ قصہ غدیر کا جناب رسول خدا کے حج وداع سے مراجعت
کرنے کے بعد ہوا تھا اٹھارہویں ذی الحجہ میں آپ نے جمع کیا صحابہ کو اور وہ ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور فرمایا کہ

جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے نص کر دی ہی جناب رسول خدا نے اوپر اسکے ساتھ
صریح عبارت کی کچھ کنایہ و اشارہ نہین کیا اور ذکر کیا ہی ابو اسحق ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کیساتھ کہ
تحقیق جناب رسول خدا نے جب یہ ارشاد فرمایا تو تمام شہر و دیار مین مشہور ہو گیا اور حارث بن نعمان فہری کو
بھی یہ خبر پہونچی پس وہ اپنے ناقے پر سوار ہو کے آیا اور مسجد کے دروازے پر اوسکو بٹھایا اور اوسکے پاون
باندھ دیا اور خود مسجد کے اندر داخل ہوا اور جناب رسول خدا کے سامنے بیٹھ گیا اور کہا کہ اے محمد تحقیق تو نے
ہمکو حکم دیا کہ ہم گواہی دین اس بات کی کہ سوا اللہ کے اور کوئی معبود نہین ہے اور تو رسول ہے اللہ کا پس ہمنے
تجھسے یہ قبول کیا اور تو نے ہمکو حکم دیا کہ ہم شب و روز مین پانچ وقت کی نماز پڑھین اور رمضان مین
روزے رکھین اور خانہ کعبہ کا حج کرین اور اپنے اموال مین سے زکوۃ دین پس ہمنے تجھسے یہ سب قبول
کیا بعد اسکے تو اسپر بھی راضی نہ ہوا یہان تک کہ تو نے اپنے چچا کے بیٹے کے دونون بازو پکڑ کے اوسکو بلند
کیا اور سب آدمیون پر اوسکو فضیلت دی اور کہا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولی ہے پس یہ چیز
بھی تیری طرف سے ہے یا اللہ تعالی کیجانب سے پس فرمایا جناب رسول خدا نے در انحالیکہ آپ کی آنکھین سرخ
ہو گئی تہین کہ قسم ہے اوس اللہ کی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ تحقیق یہ حکم اللہ کیجانب سے ہے میری طرف سے
نہین ہے اسکو آپ نے تین دفعہ فرمایا پس کھڑا ہو گیا حارث اور کہتا تھا کہ بار خدایا جو کچھ محمد نے کہا ہے اگر وہ حق ہے
تو گرا دے تو اوپر ہمارے ایک پتھر آسمان سے یا مبتلا کر تو ہمکو عذاب دردناک مین راوی کہتا ہے کہ پس قسم ہے
اللہ کی کہ نہین پہونچا تھا وہی حارث اپنے ناقے تک کہ مارا اوسکو اللہ نے ساتھ ایک پتھر کے آسمان سے پس
پڑا وہ پتھر اوسکے سر پر اور اوسکے اسفل سے نکل گیا اور وہ ملعون مر گیا اور نازل کیا اللہ تعالی نے
سأل سائل الآیہ ترجمہ آیت سوال کیا ایک سوال کرنے والے نے ساتھ ایسے عذاب کے کہ جو واقع ہونیوالا
واسطے کافرون کے نہین ہے کوئی اوسکا دفع کرنیوالا انتہی اس روایت کے نقل کرنے سے چند فواید حاصل
ہوتے ہین فائدہ اولی یہ ہے کہ خود سبط ابن الجوزی اس بات کے قائل ہو گئے کہ حدیث غدیر لفظ صریح ہے
کچھ کنایہ و اشارہ نہین ہے چنانچہ اونھون نے بعد اس حکایت حارث بن نعمان فہری کے نقل کرنے کے
بلا فاصلہ لفظ مولی کے دس معنی ثابت کیے ہین کہ اونمین سے دسوین معنی اولی لکھے ہین اور یہ ثابت

کر دیا ہے کہ اس حدیث مین سوا اولی کے اور کوئی معنی لفظ مولی کے مراد نہین ہو سکتے چونکہ سب عبارت کے نقل کرنے مین طول ہوتا لہذا مین اخیر کی عبارت نقل کرتا ہون وہی ہذہ والمراد من الحدیث الطاعۃ المحضۃ فتعین العاشر ومعناہ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی اولی بہ وقد صرح بھذا المعنی الحافظ ابو الفرج یحیی بن سعید الثقفی الاصبہانی فی کتابہ المسمی بمرج البحرین فانہ روی ھذا الحدیث باسنادہ الی مشائخہ وقال فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی علیہ السلام فقال من کنت ولیہ واولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ فعلم ان جمیع المعانی راجعۃ الی الوجہ العاشر ودل الیہ ایضا قولہ علیہ السلام الست اولی بالمؤمنین من انفسہم وھذا نص صریح فی اثبات امامتہ وقبول طاعتہ وکذا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وادار الحق معہ حیث ما دار فیہ دلیل علی انہ ما جری خلاف بین علی وبین احد من الصحابۃ الا والحق مع علی وھذا باجماع الامۃ الا تری ان العلماء انما استنبطوا احکام البغاۃ من وقعۃ الجمل وصفین ٭

ترجمہ اور مراد حدیث سے فقط اطاعت ہے پس معین ہو گئے دسوین معنی اور معنی اوس حدیث کے یہ ہین کہ جس شخص کے ساتھ کہ مین اولی ہون اوسکے نفس سے پس علی بھی اولی ہے ساتھ اوسکے اور تحقیق تصریح کر دی ہے اس معنی کی حافظ ابو الفرج یحیی بن سعید ثقفی اصفہانی نے اپنی کتاب مین کہ جسکا مرج البحرین نام ہے اس سبب سے کہ تحقیق روایت کی ہے اوسنے اس حدیث کی اپنی اسناد سے اپنے مشایخ کیطرف سے اور کہا ہے اوس مین کہ پس پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی کا اور فرمایا کہ جس شخص کا مین ولی ہون اور اولی ہون ساتھ اوسکے اوسکے نفس سے پس علی بھی اوسکا ولی ہے پس معلوم ہو گیا کہ تحقیق سب معانی دسوین وجہ کیطرف پھرتے ہین اور اسپر قول رسول خدا بھی دلالت کرتا ہے کہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم یعنی کیا نہین ہون مین اولی ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے اور یہ نص صریح ہے اثبات امامت علی مین اور اونکی اطاعت قبول کرنے مین اور اسی طرح قول جناب رسول خدا کا ہے و

ادر الحق معہ حیث دار یعنی اور پھیر دی تو حق کو ای اللہ ساتھ اوس علیؑ کے جس جگہ کہ وہ پھرے اس مین دلیل ہے
اس بات پر کہ نہین جاری ہو کوئی خلاف درمیان علیؑ کے اور درمیان کسی شخص کی صحابہ مین سے مگر حق علیؑ کے
ساتھ تھا اور یہ باجماع امت ثابت ہے کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ تحقیق علما سوا اسکے نہین ہے کہ احکام باغیونکے
واقع جمل او صفین سے استنباط کرتے ہین انتہی قول سبط ابن الجوزی سے صاف صاف ثابت ہو گیا
کہ حدیث غدیر نص صریح ہے اثبات امامت شاہ ولایت مین وہذا ہو المطلوب اور یہ سبط ابن جوزی مثل اپنے
دادا ابن الجوزی کی مشاہیر علماے اہل سنت وجماعت مین سے ہین اور اکثر علماے مابعد نے انکے اقوال اپنی
کتابون مین سنداً نقل کیے ہین اور اس کتاب خواص الائمہ کی بھی اکثر عبارتین لکھی ہین افسوس کہ طول بہت
ہوتا جاتا ہے ورنہ ممکن تھا کہ مین بہت سے علما وفضلاے حضرات سنیہ کی عبارتین انکی اور کتاب خواص الائمہ
کی توثیق مین نقل کر دیتا اور چندان ضرورت بھی نہین ہے دو سبب سے **اول** یہ ایک مشہور عالم سنیون کے
ہین اور یہ کتاب بھی مشہور ہے **دوم** کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلد حدیث غدیر کی حصہ چہارم مین
انھین سبط ابن الجوزی اور اس کتاب خواص الائمہ کی توثیق بشد ومد تمام کہی جگہ لکھی ہوئی ہے جس شخص کا جی چاہے
اوسکی طرف رجوع کرے **فائدہ ثانیہ** عبارت سبط ابن الجوزی سے ثابت ہو گیا کہ ابو اسحاق الثعلبی نے
یہ حکایت حارث بن نعمان فہری اپنی تفسیر مین لکھی ہے اور کچھ سبط ابن الجوزی پر موقوف نہین ہے بہت سے
علماے اعلام حضرات سنیہ نے اسی تفسیر سے اپنی کتابون مین اس حکایت کو نقل کیا ہے جسکا تفصیل پر مطلع
ہونے کو جی چاہے وہ مجلد حدیث غدیر کی حصہ چہارم کے شروع سے دلیل ششم کو ملاحظہ کرے کہ اوس مین اٹھارہ
نام علماے کرام وفضلاے عالیمقام اہلسنت وجماعت کی لکھے ہوے ہین کہ جنھون نے اپنی کتابون مین اس حکایت
حارث بن نعمان فہری کو نقل کیا ہے بعض نے اس تفسیر ثعلبی سے اور بعض نے اپنی اسناد سے اور دوسری کتابونسے اور اون سب
علما کی عبارتین اور کتب منقول عنہا کی نام بھی لکھے ہوئے ہین اور خود تفسیر ثعلبی کی عبارت بھی منقول ہے اور بعد اس
عبارت کی نقل کرنے کی ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی کے محامد ومحاسن کلام علماے اعلام حضرات سنیہ سے
اس شد ومد وتفصیل کے ساتھ لکھی ہوئی ہین کہ اونکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ثعلبی راس رئیس مفسرین اہل سنت وجماعت
مین سے ہین مگر سب علما کا کلام مطالعہ کرنے کے لیے کسی سنی صاحب کا دماغ وفا کرے یا...

کر عربی عبارتین سمجھ مین نہ آئین تو فقط کتاب ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد شاہ عبد العزیز صاحب کی
عبارت کو کہ جو فارسی مین ہی ص حصہ چہارم مجلد غدیریہ کو بھی ملاحظہ کرنا شروع کرے اور پھر دیکھے کہ ثقہ اہل سنت مین
ثعلبی صاحب کس مرتبے کے مفسر تھے **فائدہ ثالثہ** اس روایت سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ حدیث من کنت مولاہ
جناب شاہ ولایت کی افضلیت پر سب آدمیون سے صریحاً دلالت کرتی ہی اس سبب سے کہ حارث بن نعمان فہری باوصف
اسکے کہ اس معرکے مین موجود نہ تھا لیکن جب اوسنے اس حدیث کو سنا تو حتماً اس بات کا اوسکو علم بلاشبہہ وشک
حاصل ہو گیا کہ علی مرتضی کو جناب رسول خدا نے سب آدمیون پر افضلیت دی اور جب اوسنے آپ کے پاس
آکے اس مطلب کو بیان کیا تو آپ نے اسکا انکار نہین فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اوسکا فہم غلط ہوتا تو جناب رسول خدا
اسپر تنبیہ کرتے اور فرما دیتے کہ ابوبکر و عمر و عثمان علی سے افضل ہین تو علی کی افضلیت کا کیون قائل ہوتا ہی
پس جب یہ امر ثابت ہو گیا تو اب ہم سنیون سے سوال کرتے ہین کہ یہ افضلیت جناب شاہ ولایت کی کس بنا پر
تھی آیا اسی بنا پر کہ جناب رسول خدا نے آپ کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا یا اور کسی دوسری بنا پر اگر شق
اول کو اختیار کرینگے تو نعم الوفاق ہمارے اونکے کوئی نزاع باقی نہ رہجائیگی اور اگر شق ثانی کو اختیار کرینگے
تو پھر ہم اونسے پوچھینگے کہ تمھین بتاؤ کہ یہ حدیث مبارک اور کون سے ایسے معنی پر دلالت کرتی ہی کہ جس سے جناب علی
مرتضی کی افضلیت سب آدمیون پر بعد جناب رسول خدا کے ثابت ہوتی ہو جیسا کہ سوا امامت و خلافت کے
اور کوئی ایسے معنی اس حدیث کی وہ بیان نہین کر سکتے اس سبب سے کہ دوستی و ناصریت جو اونکا مختار ہی یہ ایسے
معنی نہین ہین کہ جو جناب امیر کے لیئے مخصوص ہون اور کسی دوسرے شخص مین پائے نجاتے ہون بلکہ سب
مومن آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ وتعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء
بعض لیکن ہم بسبیل تنزل کہتے ہین کہ جب افضلیت جناب امیر کی سب آدمیون پر ثابت ہو گئی گو کسی بنا پر ہو
تو اس سے بھی ہمارا مطلب بخوبی حاصل ہے اور مذہب حق ثابت ہی اس سبب سے کہ تفضیل مفضول عقلاً جایز نہین

ف کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی کے مقصد دوم ص ۲۴۲ [illegible] چنانچہ [illegible]
عبارت سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جس طرح ابو حنیفہ حنفیون کے سرگروہ مین اور شافعی شافعیون کے اور عبد القادر [illegible]
نقشبندیون کے اور معین الدین چشتی چشتیون کے اور ابو الحسن اشعری علم کلام کے اسی طرح ثعلبی و واحدی علم تفسیر مین سرگروہ ہین ۱۲ منہ

ونقلاً پس با وصف آپ کی موجود ہونے کے دوسرا شخص کہ جو مفضول ہو کیونکر امام و خلیفہ مقرر ہوسکتا ہے اور ہم
اس مطلب کو دلائل قسم دوم میں مکرر بیان کر چکے ہیں لیکن یہاں یہ بھی ثابت کئے دیتے ہیں کہ علمای اعلام
اہل سنت و جماعت بھی اس بات کی قائل ہیں کہ تفضیل مفضول جائز نہیں ہے چنانچہ کتاب ازالۃ الخفا
مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی مقصد اول صفحہ ۱۶ میں خود شاہ ولی اللہ صاحب
والد شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی یہ عبارت ہے واز لوازم خلافت خاصہ آنست کہ خلیفہ
افضل امت باشد در زمان خلافت خود عقلاً و نقلاً انتہی موضع الحاجۃ و نیز اسی کتاب میں بعد چند
سطروں کی اوسی صفحہ ۱۶ میں شاہ صاحب کی یہ عبارت ہے پس چنانکہ استنباط شخصے دلالت می کند بر فضیلت
وی بر امت تا قبح ارتضی جل ذکرہ مرتفع گردد ہمچنان استخلاف شخصے بر امت دلالت میکند بر افضلیت وی بر امت
واز انجہت کہ عامل ساختن شخص مفضول خیانت ست عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من استعمل رجلاً من عصابة وفي تلك العصابة من هو
ارضى لله منه فقد خان الله وخان رسوله وخان المؤمنين وعن ابي بكر
الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولي من امر المسلمين
شيئاً فامر عليهم احداً محاباة فعليه لعنة الله لا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً
حتى يدخله جهنم اخرجهما الحاكم ترجمہ عبارت عربیہ عبد اللہ بن عباس سے
منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص نے عامل مقرر کیا کسی شخص کو کسی گروہ میں سے اور اس گروہ میں
ایسا شخص موجود ہو کہ اللہ اوس سے زیادہ راضی ہو بہ نسبت اوس عامل کی (یعنی وہ شخص افضل ہو اوس عامل سے)
پس تحقیق خیانت کی اوس عامل مقرر کرنیوالے نے اللہ کی اور خیانت کی اوسکے رسول کی اور خیانت کی
مومنوں کی اور ابوبکر صدیق سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص مالک ہو مسلمانوں کی امر میں سے کسی
چیز کا پس امیر کرے وہ شخص اون مسلمانوں پر کسی شخص کو رعایۃً (یعنی بغیر استحقاق و فضلیت کی) پس اوپر اوس امیر
مقرر کرنیوالے کے لعنت ہے خدا کی نہ قبول کریگا اللہ اوس سے توبہ کو اور نہ فدیہ دینے کو یہانتک کہ داخل کرے
اوسکو جہنم میں نکالا ہے ان دونوں حدیثوں کو حاکم نے انتہی ان احادیث سے ثابت ہے کہ ادنی حکومت میں

بھی با وصف افضل کے مفضول کا مقرر کرنا جائز نہین ہے پس امر خلافت و امامت مین کیونکر جائز ہوگا چنانچہ
خود شاہ صاحب بعد دونون حدیثون کے نقل کرنے کے فرماتے ہین کہ ازینجا می توان دانست کہ حال
خلافت کبری چہ خواہد بود ہم اس مطلب کو سنیونکی اور بہت سی معتبر کتابون سے ثابت کر سکتے ہین لیکن
چونکہ طول بہت ہوگیا ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبد العزیز صاحب کے بھی باپ ہین لہذا ہمنے اونھین کی
عبارت پر اکتفا کی **فائدہ رابعہ** حارث بن نعمان فہری پر کہ جو دشمن جناب امیر تھا اس حدیث غدیر کا اسقدر
گران اور دشوار ہونا کہ اوسنے اپنے لیئے عذاب الٰہی طلب کیا صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حدیث
کسی امر عظیم کو ثابت کرتی تھی کہ جو کبھی مسلمانون مین سے کسی شخص کے لیئے حاصل نہ ہوا تھا ورنہ اوس ملعون کو اسقدر
رشک و حسد جناب امیر کا نہ ہوتا اور مبغض ہوکر انکار نکرتا اور عذاب الٰہی طلب نکرتا اور یہ سوای امامت و خلافت
کی ہرگز کوئی دوسرا امر نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ اگر مراد اس حدیث سے فقط ناصریت و محبت جناب امیر ہوتی
تو یہ بات آپکے دشمنون کو اسقدر ناگوار نہین ہوسکتی تھی کہ وہ اسکی متحمل نہ ہوتے اور کافر ہوجاتے اور عذاب الٰہی سے
نہ ڈرتے اور اوسکو اختیار کرتے اس سبب سے کہ محبت ایک امر قلبی ہے کہ کسی پر ظاہر نہین ہوسکتا ممکن تھا کہ دشمنان علیؑ
ابن ابیطالب ظاہر مین آپ کی محبت کا اقرار کر لیتے اور باطن مین آپ سے عداوت رکھتے جیسا کہ منافقون کا طریقہ ہے
فائدہ خامسہ حارث بن نعمان فہری کا جناب رسول خداؐ سے یہ کہنا کہ آپ نے شہادتین کا حکم دیا اور ہمنے
قبول کر لیا اور آپ نے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کا حکم دیا ہمنے قبول کر لیا اب آپ اپنے بھائی کو ہمپر فضیلت دیتے ہین
آیا یہ آپکی طرف سے ہے یا خدا کیجانب سے اور جناب رسول خداؐ کا اس سوال پر غضبناک ہونا اور قسم کھاکر فرمانا کہ تحقیق یہ
حکم بھی اللہ کیجانب سے ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جناب رسول خداؐ نے مقام غدیر خم مین جو کچھ
اپنے بھائی کے باب مین ارشاد فرمایا تھا وہ حکم محکم بھی مثل اقرار توحید و رسالت و ادای نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کے سب پر
واجب و لازم تھا اور یہ امر سوا امر خلافت و امامت کے کوئی دوسرا نہین ہوسکتا کما ہو الظاہر **فائدہ سادسہ**
حارث بن نعمان فہری کے انکار و استنکاف و استکبار پر قبول مولائیت حیدر کرار سے عذاب خدائے جبار
کا نازل ہونا صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ امر نہایت جلیل و عظیم تھا کہ جو سوائے خلافت
و امامت و ولایت اور کوئی دوسرا نہین ہوسکتا **فائدہ سابعہ** حارث بن نعمان فہری پر عذاب

نازل ہونیکے باب مین قرآن ناطق کا نازل ہونا بالکل وجوہ جلالت قدر جناب امیرؑ عظمت حکم محکم حدیث غدیر و قباحت انکار و شناعت استکبار منکر و مستکبر پر دلالت کرتا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ بعد توحید و رسالت سوا خلافت و امامت کی اور کوئی امر ایسا عظیم و جلیل نہین ہو سکتا دلیل بست و ششم قول حضرت عمر ہے کہ جو اکثر سنیون کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہی اور مین یہان کتاب صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر ۱۳۱۲ھ ہجری کی صفحہ ۲۶ سی یہ عبارت نقل کرتا ہون واخرج ایضا انہ قیل لعمر انک تصنع لعلی شیئا لا تصنعہ باحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای ترجمہ اور نکالا ہی اس روایت کو بھی دارقطنی نے کہ کہا گیا واسطے عمر کے کہ تو علی کیواسطے جو کچھ کرتا ہی وہ کسی شخص کے ساتھ اصحاب نبی مین سے نہین کرتا پس کہا عمر نے کہ تحقیق وہ میرا مولا ہی انتھی اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمر بسبب حدیث غدیر کے جناب امیرؑ کو سب صحابہ سے افضل سمجھتے تھے اگرچہ بسبب طمع حکومت و ریاست اپنے فہم پر خود اونھون نے عمل نہین کیا لیکن حق سبحانہ و تعالی کلمہ حق کو اتماما للحجۃ زبان پر جاری کر دیتا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اس حدیث مین لفظ مولی بمعنی محب و ناصر ہو تو یہ امر باعث افضلیت کل صحابہ پر نہین ہو سکتا پس جب یہ معنی باطل ہو گئی تو وہ معنی ثابت ہو گئی کہ جو شیعہ لفظ مولی سی مراد لیتی ہین یعنی ولی بالتصرف کہ جو امامت و خلافت شاہ ولایت پر دلالت کرتے ہین اس سبب سی کہ باجماع امت اور کوئی تیسرے معنی اس حدیث مین لفظ مولی سے مراد نہین ہین پس لامحالہ جب ایک معنی باطل ہو جائینگے تو دوسرے معنی ثابت ہو جائینگے وللہ الحجۃ البالغۃ دلیل بست و ہفتم قول حضرت عمر ہے کہ جو کتاب مستطاب عبقات الانوار مجلد غدیر کے حصہ چہارم دلیل بست و سوم صفحہ ۲۲۱ سی صفحہ ۲۲۲ تک چند کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سی منقول ہی اور مین یہان ایک کتاب کی نقل عبارت پر کتاب موصوف کی صفحہ ۲۲۲ سے اکتفا کرتا ہون جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہین و احمد بن عبد القادر العجیلی در کتاب ذخیرۃ المال فی شرح عقد جواہر اللآل گفتہ واخرج بعض الدارقطنی ایضا انہ جاء اعرابیان یختصمان فاذن لعلی فی القضاء بینہما فقضی فقال احدہما ہذا یقضی بیننا ؛

ـــــــ

سلہ اسکے ماقبل کی حدیث صواعق محرقہ مین دارقطنی سے منقول ہے لہذا اس مین لکھدیا ہے اخرج ایضا اس سے بھی مراد وہی دارقطنی ہے ۱۲ منہ

فوثب عمر واخذ بتلابیبه وقال ویحك ماتدری من هذا هذا مولای ومولے کل مومن ومومنة ومن لم یکن مولاه فلیس بمؤمن ترجمہ اوسکا یہ ہے دارقطنی نے اس روایت کو بھی کہ دو اعرابی آپس مین نزاع کرتے ہوئے آئے پس اجازت دی عمر نے علیؑ کو کہ اونکا فیصلہ کر دین پس آپ نے فیصلہ کر دیا تو ایک نے ان دونون مین سے کہا کہ یہ شخص ہمارے آپس مین فیصلہ کرتا ہے پس عمر اوٹھے اور اوس شخص کے گریبان کو پکڑ لیا اور کہا وائے ہو تیرے اوپر تو کیا جانتا ہے کہ یہ کون شخص ہے یہ مولی ہے میرا اور مولی ہے ہر مومن اور مومنہ کا اور جس شخص کا یہ مولی نہو پس وہ مومن نہین ہے انتہی اس روایت سے ظاہر ہے کہ لفظ مولی کے معنی یہان محب وناصر کے درست نہین ہو سکتے اس سبب سے کہ اعرابی احمق وجاہل نے جناب امیر کے حکم کی تحقیر کی تھی پس حضرت عمر نے جو تنبیہا اوسکا گریبان پکڑا اور کہا کہ یہ شخص میرا اور ہر مومن ومومنہ کا مولی ہے اور جس شخص کا یہ مولی نہو وہ مومن نہین ہے اس سے صریح ثابت ہے کہ حضرت عمر کا یہ مطلب تھا کہ یہ شخص واجب الاطاعت ہے اور اسکے حکم کی تعمیل کرنا لازم ہے پس ثابت ہوگیا کہ مولائیت شاہ ولایت سے آپ کا اولی بالتصرف ہونا مراد ہے نہ محض محب وناصر ہونا

دلیل بست وہشتم وہ حدیث ہے کہ جو سبط ابن الجوزی نے کتاب تذکرہ خواص الامہ مین کتاب الفضائل احمد بن حنبل سے نقل کی ہے اور وہ یہ ہے قال احمد فی الفضائل حدثنا یحیی بن ادم ثنا حنش بن الحارث بن لقیط النخعی عن رباح بن الحارث قال جاء رهط الی امیر المومنین فقالوا السلام علیك یا مولنا وکان بالرحبة فقال کیف اکون مولیکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاه فعلیٌ مولاه قال رباح فقلت من هولاء فقیل نفر من الانصار فیهم ابو ایوب الانصاری صاحب رسول الله صلعم ترجمہ رباح بن حارث سے منقول ہے کہ ایک گروہ امیر المومنین کے پاس آیا اور اون لوگون نے کہا کہ السلام علیک یا مولانا اور آپ اوسوقت رحبہ مین تھے کہ جو ایک محلہ ہے کوفہ کا پس آپ نے فرمایا کہ مین تمہارا مولی کیونکر ہو سکتا ہون حالانکہ تم لوگ قوم عرب ہو اون لوگون نے جواب دیا کہ ہم نے رسول خدا کو روز غدیر خم کہتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علیؑ بھی مولا ہے رباح نے کہا کہ یہ لوگ کون ہین لوگون نے کہا کہ یہ ایک گروہ ہے انصار مین سے کہ اونمین ابوایوب

انصاری صاحب رسول خدا سے ہین انتہی ظاہر ہے کہ ابو ایوب انصاری و دیگر صحابہ نے جناب امیر علیہ السلام کو
جو السلام علیک یا مولانا کہا اس سے اون لوگون کا لفظ مولی سے آپ کا محب یا ناصر ہونا مقصود تھا ورنہ
جناب امیر یہ نہ فرماتے کہ مین تمھارا مولا کیونکر ہو سکتا ہون حالانکہ تم لوگ قوم عرب ہو اسلیے کہ قوم عرب کا
محب و ناصر ہونا یہ کوئی تعجب کی بات نہین تھی بلکہ آپ سے عرب کے ساتھ قرب تھی پس صاف ظاہر ہے
کہ صحابہ کا لفظ مولانا کے اطلاق سے یہ مقصود تھا کہ آپ ہمارے مالک اور متصرف فی الامور ہین اور ہم آپکے
غلامون کی ہین اور چونکہ لوگون نے حدیث غدیر کو فراموش کر کے اور آپ کی ولایت سے عدول کر کے غیر ان کو
اپنا امام او خلیفہ بنا لیا تھا لہذا آپ نے یہ کلام بہ نظام ارشاد فرمایا کہ اتمام حجت بالکل وجوہ عمل مین آئے اور آپ کی
حقیت باب امامت و خلافت کی نص صریح حدیث غدیر کلام صحابہ سے ثابت ہو جائے اور یہ دلیل
و قرینہ ایسا ظاہر اور واضح ہے کہ کسی عاقل و دیندار کو کسی طرح کا شک و ارتیاب باقی نہین رہ سکتا فالحمد للہ علی
ذلک حمد الشاکرین **دلیل بست و ہفتم کتاب صواعق محرقہ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۶**
مین قول ابن حجر مکی اسطرح لکھا ہوا ہے سلمنا انہ اولی لکن لا نسلم ان المراد انہ
الاولی بالامامة بل بالاتباع والقرب منہ وھو کقولہ تعالی ان اولی الناس بابراھیم
للذین اتبعوہ ولا قاطع بل ولا ظاھر علی نفی ھذا الاحتمال بل ھو الواقع اذ ھو الذی فھمہ
ابوبکر وعمر وناھیک بھما من الحدیث فانھما لما سمعاہ قالا لہ امسیت یا ابن ابی طالب
مولی کل مومن ومومنة اخرجہ الدار قطنی واخرج ایضا انہ قیل
لعمر انک تصنع بعلی شیئا لا تصنعہ باحد من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای
ترجمہ ہم نے تسلیم کیا کہ مولی اس حدیث مین بمعنی اولی ہے لیکن ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ مراد اولی بالامامت ہے
بلکہ اولی بالاتباع و بالقرب ہے پس وہ مانند قول حق سبحانہ و تعالی کے ہے ان اولی الناس بابراھیم
للذین اتبعوہ اور نہین ہے کوئی قطع کرنے والا اس احتمال کا بلکہ نہین ظاہر ہے کوئی امر اس احتمال کی نفی
پر بلکہ یہ احتمال واقع ہے اس سبب سے کہ وہ ایسا احتمال ہے کہ سمجھا ہے اوسکو ابوبکر اور عمر نے اور کافی ہے

تجھکو اون دونون کا حدیث سے مطلب کا سمجھنا اس سبب سے کہ جب ان دونون نے اس حدیث کو سنا تو علی علیہ السلام سے کہا کہ ہوئے تم اے بیٹے ابوطالب کے مولی ہر مومن اور مومنہ کے نکالا ہے اسکو دارقطنی نے اور اوسی دارقطنی نے یہ روایت بھی نکالی ہے کہ عمر کے واسطے کہا گیا کہ تو علیؑ کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ کسی شخص کے ساتھ اصحاب نبی مین سے نہین کرتا پس عمر نے جواب دیا کہ وہ علیؑ میرا مولی ہے انتھی کلام ابن حجر سے صاف صاف ظاہر ہو گیا کہ اس حدیث مین مولی کے معنی اولی بالاتباع ہین اور یہی معنی شیخین بھی سمجھے تھے اور یہ ظاہر ہے کہ جو اولی بالاتباع ہو وہی امام اور خلیفہ ہے اس سبب سے کہ اتباع کے معنی پیروی کرنیکے ہین اور جس شخص کی پیروی کرنا اولی ہو وہ سوا امام اور خلیفہ کے اور کوئی شخص دوسرا نہین ہو سکتا نہایت تعجب ہے کہ سنیون کے دونون امام اور خلیفہ تو جناب علی مرتضی کو اولی بالاتباع سمجھین اور سنی خود اون دونون کو باوصف آپ کی موجودگی کے اولی بالاتباع قرار دین یہ تو وہی مثل ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست اور ابن حجر نے جو آیت قرآن مجید یہان مثال مین لکھی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے اونکی تقلید کر کے یہی آیت تحفہ اثنا عشریہ مین ذیل جوابات حدیث غدیر مین لکھی ہے اور وغیرہ صاحب ہمارے مخاطب نے اونکی تقلید کر کے یہی آیت جمع الاوصاف کے صفحہ ۵ مین لکھی ہے اوسکا جواب باب واضح شعاع الست چہارم مین ہم لکھ چکے ہین من شاء فلیرجع الیہ دلیل سی ام قول ابن حجر مکی ہے کہ جو کتاب صواعق محرقہ مذکور کے صفحہ مسطور الصدر مین مرقوم ہے ان کون المولی بمعنی الامام لم یتعہد لغۃ ولا شرعا اما الثانی فواضح واما الاول فلان احدا من ائمۃ العربیۃ لم یذکرا ن مفعلا یاتی بمعنی افعل وقولہ تعالی ماوئکم النار ھی مولئکم ای مقرکم و ناصرتکم مبالغۃ فی نفی النصرۃ کقولھم الجوع زاد من لا زاد لہ ایضا فالاستعمال یمنع من ان مفعلا بمعنی افعل اذ یقال ھو اولی من کذا دون مولی من کذا واولی الرجلین دون مولھما و حینئذ فانما جعلنا من معانیہ المتصرف فی الامور نظرا للروایۃ الاتیۃ من کنت ولیہ ؂ ترجمہ تحقیق ہونا مولی کا معنون مین امام کے لغت مین ہے نہ شرع مین لیکن ثانی یعنی شرع مین ہونا پس واضح ہے و لیکن اول لیس اس سبب سے کہ تحقیق کسی شخص نے ائمہ عربیت سے نہین ذکر کیا ہے اس بات کا کہ تحقیق مفعل افعل کے معنون مین آتا ہے اور قول اللہ تعالی

ماوٰیکم النار ھی مولیٰکم مین جو مولاکم مقرکم یا ناصرکم کے معنون مین ہے یہ مبالغہ ہی واسطے نفی نصرت کی مثل اون لوگون کی قول کی کہ کرسنگی زاد راہ ہی اوس شخص کی کہ جسکے لیے کوئی زاد نہو وغیرہ پس استعمال بھی منع کرتا ہی اس بات سی کہ مفعل افعل کی معنی مین ہو اس سبب سی کہ اولی من کذا کہا جاتا ہی مولی من کذا نہین کہا جاتا اور اولی الرجلین کہا جاتا ہے مولی الرجلین نہین کہا جاتا اور اسوقت پس سوا اسکے نہین ہے کہ کرداننے ہین ہم معانی مسنی اسی مولی کی متصرف فی الامور بسبب اوس روایت کی کہ جو آگے آویگی کہ اوسمین من کنت ولیہ ہے انتہی ای حضرات سنیہ خدا کی قدرت اور اوسکی اتمام حجت کو ملاحظہ کرو کہ یہ کتاب صواعق محرقہ تمھارے علامہ فہامہ امام ہمام ابن حجر مکی نی شیعون کی رد مین لکھی ہے اور پھر اونہین کی کلام سے شیعون کا مذہب حق کیسا ثابت ہوا ہی دیکھو دلیل بست و ششم و دلیل بست و نہم کو کہ جو مین لکھ چکا ہون اور اس دلیل سی امام مین جو مین نے یہ عبارت ابن حجر صاحب کی لکھی ہی اوسکو بھی خوب غور سی بچشم غیرت معاینہ کرو کہ کسقدر آپکی کلام مین تناقض و تہافت ہی خود پہلی تو فرماتے ہین کہ لفظ مولی بمعنی امام نہ لغت مین آئی ہے نہ شرع مین اس سبب سی کہ ائمہ عربیت نی مفعل کے معنی افعل نہین کہے اور اسمین بہت مبالغہ کیا ہی بعد اوسکے اخیر مین فرمادیا ہی کہ ہم یہان مولی کی معنی متصرف فی الامور کی گردانتی ہین اس سبب سی کہ آگی جو روایت آئیگی اوس مین لفظ من کنت ولیہ ہے پس جب اونکی کلام سے ثابت ہوگیا کہ حدیث غدیر مین لفظ ولی جو اکثر طرق مین منقول ہی اوسکے معنی متصرف فی الامور کے ہین تو شیعون کا مذہب کالشمس فی رابعۃ النہار ثابت و واضح و روشن ہوگیا اس سبب سی کہ متصرف فی الامور اور اولی بالتصرف دونون کی ایک ہی معنی ہین کچھ فرق نہین ہے پس جو شخص کہ بعد رسول خدا کی امت کی امور مین متصرف ہوگا وہی امام اور خلیفہ ہی نہ غیر اوسکا کما ہو الظاہر پس ملاحظہ کرو کہ خود ابن حجر کی کلام مابعد سی اونکا کلام ماقبل کیسا رد ہوگیا اور شیعون کا مذہب کس خوبی کی ساتھ ثابت ہوگیا وللہ الحجۃ البالغۃ علاوہ اسکی ابن حجر نی اپنی کلام کی فقط اسیقدر رد پر اکتفا نہین کی بلکہ جو عبارت اونکی ہمنے دلیل بست و نہم مین نقل کی ہی وہ اس عبارت کی بعد اسی صفحہ ۲۶ مین ہے اور اوسمین اونھون نی صاف صاف لکھدیا ہی کہ حضرات شیخین سنے لفظ مولی کی معنی اولی بالاتباع کی سمجھے تھے اب کوئی اونکی روح سے اور اونکی مریدون سے پوچھی کہ تمنے تو خود یہی کہا کہ زبان عرب مین جو لفظ مفعل کی وزن پر ہوتی ہی اوسکے ایسی معنی نہین آتے کہ جو افعل کی وزن پر ہون پھر تمھارے شیخین نے لفظ مولی کی معنی کہ جو مفعل کی وزن پر ہے اولی بالاتباع کی کیونکر سمجھے کہ جو افعل کے وزن پر ہے

دلیل یہی دیکھو وہ کلام حق انجام ابوحامد الغزالی ہی کہ جو اونکی کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین میں موجود ہی اور سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ خواص الامہ کی باب چہارم میں ایک شخص کی حکایت نقل کرنیکے بعد کہ جسکو وہ مجنون سمجھتے تھے حالانکہ وہ عاقل تھا اس کلام کو نقل کیا ہے وذکر

ابوحامد الغزالی فی کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین الفاظاً تشبہ ھذا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؑ یوم غدیر خم من کنت مولٰہ فعلی مولٰہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای ومولیٰ کل مومن ومومنۃ قال وھذا تسلیم ورضاء وتحکیم ثم بعد ھذا غلب الھوی حباً للریاسۃ وعقد البنود وخفقان الرایات وازدحام الخیول فی فتح الامصار وامر الخلافۃ ونھیھا فحملھم علی الخلاف فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون ترجمہ ذکر کیے ہیں ابوحامد غزالی نے کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین میں ایسے الفاظ کہ جو مشابہ ہیں اسی شخص کے قول کے (یعنی جس شخص کی حکایت پہلے نقل کی گئی ہے اور بسبب کلمات حق کہنے کے اوسکو مجنون بنایا ہے) پس کہا ہی ابوحامد غزالی نے کہ فرمایا رسول خدا نے واسطے علیؑ کے بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس کہا عمر بن الخطاب نے مبارک ہو مبارک اے ابوالحسن کہ آج تم میرے مولا اور ہر مومن اور مومنہ کے مولی ہو گئے کہا ہی غزالی نے کہ یہ تسلیم کر لینا ہی اور راضی ہونا ہی اور حاکم بنانا ہے بعد اسکے غالب ہو گئی خواہش نفس بسبب محبت ریاست کے اور باندھے جانے علموں کے اور ہلنے نشانوں کے اور کثرت فوج کی فتح کرنے میں ملکوں کے اور امر و نہی خلافت کے پس حمل کیا اس خواہش نفسانی نے اونھیں صحابہ کو اوپر خلاف حدیث غدیر کے پس ڈالدیا اون لوگوں نے اوسی حدیث کو اپنے پس پشت اور مول لی ساتھ اوسکے تھوڑی سی قیمت پس برا ہے جو کچھ کہ مول لیا اون لوگوں نے اپنے مول لیا انتھی کیوں حضرات سنیہ اب بھی تم تقریر الحجۃ البالغہ پر ایمان لاتے یا نہیں دیکھو کہ حق سبحانہ وتعالی نے کیسا اپنے امام غزالی کی زبان پر کہ جسکو تمنے حجۃ الاسلام کا خطاب دیا ہی کیسا کلمہ حق کو صاف صاف جاری کر دیا کہ کسی طرح کی گنجایش تاویل وتشکیک کی باقی نہیں وللہ الحمد علی ذلک اب تمکو سوا اسکے کچھ چارہ نہیں ہے کہ مثل اپنے

پیر و مرشد شاہ عبد العزیز صاحب کے ایک حرکت مذبوحی کرو اور کہو کہ کتاب سر العالمین ابو الحامد غزالی کی تصنیف
نہین ہے چنانچہ شاہ صاحب موصوف نے تحفۂ اثنا عشریہ کی کید بست و یکم مین یہی حرکت کی ہی لیکن اس سے کیا
ہوتا ہے امر حق کہین چھپانے سے چھپتا ہی خود سبط ابن الجوزی کی عبارت جو ہمنے تذکرۃ الخواص الامہ سے نقل کی
اوس سے ثابت ہو گیا کہ کتاب سر العالمین غزالی کی تصنیف ہی اور اوس مین یہ کلام اونکا موجود ہی اور اگر تمکو اسقدر
کافی نہو تو چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہی لہذا ہم تمھارے علامہ ذہبی[لہ] کی کلام سے بھی کہ جنکی تحقیق و تدقیق و تنقید پر
تمکو فخر و ناز ہے ثابت کیے دیتے ہین کہ کتاب سر العالمین ابو حامد غزالی کی تصنیف ہی چنانچہ کتاب میزان
الاعتدال فی نقد الرجال مطبوع مطبع انوار محمدی کہ جو تیغ بہادر کی اہتمام سے
چھپی ہے اوسکے جلد اول کی ص ۲۰۴ مین الحسن بن الصباح الاسماعیلی کے ترجمے
مین علامہ ذہبی کی یہ عبارت ہی قال ابو حامد الغزالی فی کتاب سر العالمین
شاهدت قصة الحسن بن الصباح لما تزهد تحت حصن الموت فكان اهل الحصن
يتمنون صعوده اليهم ترجمہ کہا ہے ابو حامد غزالی نے کتاب سر العالمین مین کہ دیکھا مین نے قصے کو
حسن بن صباح کے جس وقت کہ زہد اختیار کیا اوسنے نیچے قلعہ الموت کے اور قلعہ کے لوگ
آرزو کرتے تھے اوسکے اوپر چڑھنے کی اور اونکے پاس آنے کی انتہی موضع الحاجۃ کیون حضرات سنیہ
اب تم کس منہ سے کہو گے کہ کتاب سر العالمین ابو حامد غزالی کی تصنیف نہین ہے اور کیونکر شاہ
عبد العزیز صاحب کی تقلید کرو گے اب تمکو سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ یا مذہب اہل حق اختیار کرو یا غزالی
کو مذہب اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھو کہ اونھون نے صریح سب صحابہ کیا ہی اور حدیث غدیر پر عمل نکرنیکے
سبب سے اونکے اوپر اوس آیت کا اطلاق کیا ہے کہ جو کفار کے باب مین نازل ہوئی ہے لیکن تمکو یہ دونون باتین
مشکل ہین اول بسبب تقلید مذہب آبائی اور دوم بسبب محبت ابو حامد غزالی کہ جنکو تمنے حجۃ الاسلام کا

[لہ] یہ علامہ ذہبی وہ ہین جنکو خود شاہ عبد العزیز صاحب نے امام اہل الحدیث کہا ہے دیکھو تحفہ
اثنا عشریہ مطبوع مطبع نول کشور واقع لکھنؤ ص ۳۳۵ مین جواب حدیث چہارم یعنی
حدیث طیر کو ۱۲ منہ

خطاب دیا ہی اور تمھارے بعض علمای اعلام کا تو یہ قول ہی کہ اگر بعد خاتم الانبیا[1] کی کوئی دوسرا نبی ہوتا تو غزالی ہوتے اور کچھ امام غزالی پر موقوف نہین ہے بلکہ حق سبحانہ و تعالی نی بہت سی علماء عالی شان سنیہ کی زبان پر کلمہ حق کو اتماماً للحجۃ جاری کر دیا ہی دیکھو عبارت شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی کی جو ہمنے کتاب مطالب السئول باب ششم سے وجہ چہارم مین تحقیق معانی لفظ ولی مین نقل کی ہی اور دیکھو عبارت سبط ابن جوزی کی جو ہمنے اسی ضمن دلیل بست و پنجم مین نقل کی ہے کہ اونھون نے صاف صاف لکھدیا ہی کہ حدیث غدیر نص صریح ہی اثبات امامت شاہ ولایت مین اور کتاب حدیقۃ الحقیقہ مطبوعہ مطبع نول کشور کی ص ۲۶۹ مین حکیم سنائی کا یہ شعر ہے ع نایب مصطفی بروز غدیر ٭ کردہ بر شرع خود مر او را امیر ٭ اور شیخ فریدالدین عطار کی مثنوی مظہر حق مین[2] یہ اشعار مین سے

چون خدا گفتہ است در خم غدیر
زانکہ از حق آمدہ پیغام او
ہر چہ حق گفتہ است من خود آن کنم
من بگویم با شمار از نہفت
مرتضی والی درین ملک من است

یا رسول اللہ ز آیات منیر
گفت رو کن با خلائق این ندا
بر تو من از حق آسان کنم
اینچنین گفتہ است قہار جہان
ہر کہ این سر را ندانو زن است

ایہا الناس این بود الہام او
نیست این از خود رسولم بر شما
چونکہ جبریل آمد و بر من بگفت
حق و قیوم خدای غیب دان

اور کچھ انہین علماء و فضلا پر موقوف نہین ہے بلکہ حصہ چہارم مجلد حدیث غدیر عبقات الانوار کی صفحہ ۳۴۲ سے ص ۷۰۰ تک بہت سے علمائے سنیہ و صوفیہ صافیہ کی عبارتین منقولہ مین کہ جنکے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے باب

[1] علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی ایک کتاب مین جو ہر صدی کو مجدد کی تحقیق مین تصنیف کی ہی ابو حامد غزالی کو پانچوین صدی کا مجدد لکھا ہے اور نہایت مدح و ثنا کی ہے از انجملہ ایک فقرہ اوسکا قابل ملاحظہ ہے قال بعض العلماء لاکابر انہا مجمعین بین العلم الظاہر والباطن لو کان بعد النبی نبی لکان الغزالی وانہ یحصل ثبوت معجزاتہ ببعض مصنفاتہ ترجمہ بعض علمای بزرگوار نے کہ جنکو علم ظاہر و باطن دونون حاصل تھے کہا ہی کہ اگر بعد ہمارے نبی کے کوئی نبی ہوتا تو البتہ غزالی ہوتا اور تحقیق اوسکے معجزات کا ثبوت اوسکی بعض تصانیف سے حاصل ہوتا ہی انتہی چونکہ میرے پاس کتاب موجود نہ تھی لہذا یہ عبارت مین نے حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات الانوار کے صفحہ ۴۴۴ سے نقل کی ہے

[2] چونکہ مثنوی مظہر حق میرے پاس موجود نہ تھی لہذا یہ اشعار شیخ فریدالدین عطار کے حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات الانوار مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۲۹۳ھ کے ص ۳۰۶ سے نقل کئے گئے ہین

خلافت وامامت شاہ ولایت مین کوئی دقیقہ اتمام حجت کا نہین باقی رکھا کہ مخالفین کی زبان پر کلمات حق کو جاری
کر دیا ہی وللہ الحجۃ البالغۃ **دلیل سی و دوم** وہ حدیث ہی کہ جو **صحیح بخاری مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر**
کی جزء ثانی ص ٢٣ باب الصلوۃ علی من ترک دینا مین منقول ہی حدثنا عبد اللہ بن محمد
حدثنا ابو عامر حدثنا فلیح عن هلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی
عمرة عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا
وانا اولی به فی الدنیا والاخرة اقرءوا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسهم فایما
مومن مات وترک مالا فلیرثه عصبته من کانوا ومن ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاه
ترجمہ بخاری نی باسناد مذکور ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ تحقیق جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہین ہے
کہ مین دنیا و آخرت مین اوسکے ساتھ اولی نہون اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو النبی اولی بالمومنین من انفسہم
پس جو مومن کہ مر جاے اور کچھ مال چھوڑے تو چاہیے کہ اوسکے وارثون کا گروہ اوسکو میراث مین لے جو لوگ کہ ہون
اور جو مومن کہ کچھ قرض اپنے ذمے یا عیال و اطفال کو چھوڑے تو چاہیے کہ وہ میرے پاس آئے کہ مین اوسکا مولی ہون
و نیز ایک حدیث اسی مضمون کی صحیح بخاری مذکور کی جزء ثالث ص ١٠٩
مین مرقوم ہے اور مین اس حدیث کو قبل شروع دلائل کے جواب دہم کلام واعظ صاحب و شاہ عبد العزیز
صاحب و فخر رازی صاحب مین مع ترجمہ نقل کر چکا ہون اور ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ مولی کی معنی سوا اولی
بالتصرف و ولی امر و متولی امر و صاحب امر و مربی و والی و مالک و خداوند کے اور کچھ نہین ہو سکتے اور ان معانی مین سے
ولی امر و متولی امر و مربی اس مقام مین زیادہ مناسب ہین اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے جو فرمایا کہ مین متوفی کی قرض و عیال
و اطفال کا مولی ہون اسکا مطلب سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ مین اوسکے قرض کو ادا کرونگا اور اوسکے عیال و اطفال
کی پرورش کرونگا اور یہ امر بھی ظاہر و آشکار ہی کہ اس حدیث کا سیاق بھی مثل سیاق حدیث غدیر ہے اس سبب سے کہ جسطرح اس
حدیث مین جناب رسالت مآب نے پہلے اپنی اولویت مومنون کی نفسون سے حسب مفاد آیہ کریمہ بیان فرمائی ہے اور بعد اوسکے
اپنی مولائیت کا ذکر کیا ہی اوسی طرح حدیث غدیر مین بھی پہلے اپنی اولویت مومنون کی نفسون سے بیان فرمائی ہے
اور بعد اوسکے اپنی اور اپنے بھائی کی مولائیت کا ذکر کیا ہی پس کوئی وجہ نہین ہے کہ جو لفظ مولی کی معنی اس حدیث مین مراد ہون

وہ حدیث غدیر مین مراد ہون حالانکہ اولویت جناب رسول خدا کا بیان حدیث غدیر مین اس حدیث سے
زیادہ موکد ہے اس سبب سے کہ اس حدیث مین جناب رسول خدا نے فقط اپنی اولویت کی پہلی خبر دی ہے اور
بعد اوسکے اپنی مولائیت کو بیان فرمایا ہے اور حدیث غدیر مین پہلے اپنی اولویت کی بابت سب مسلمانون سے
مکرر استفسار کیا ہے اور جب اون لوگون نے اسکا اقرار و اقبال کیا ہے کہ ہان بیشک آپ ہماری نفسون سے
اولی ہین تو آپ نے اپنی اور اپنے بھائی کی مولائیت کا ذکر فرمایا ہے اور اظہر من الشمس ہے کہ اپنی اولویت کی بابت
آپ کا مکرر سوال کرنا اور سب سے اسکا مکرر اقرار لینا دلیل واضح ہے کہ یہ امر توطیہ و تمہید ہے کسی امر اہم و عظیم کے
بیان کرنے کے لیے اور اپنے ساتھ کسی دوسرے کی اولویت ثابت کرنے کے لیے پس کون عاقل و دیندار
اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ اوس حدیث مین تو لفظ مولی کے معنی ولی امر و متولی امر و مزبی و مالک وغیرہ کے لیے
جائین کہ جو مترادف ہین اولی بالتصرف کے اور اس حدیث مین یہ معنی مراد نہ لیے جائین حالانکہ جناب رسول خدا نے
اپنی اولویت کا اقرار لینے کے بعد یہی فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس ثابت ہوگئی امامت و خلافت
علی بن ابیطالب کی اس سبب سے کہ بعد جناب رسول خدا کے سوا امام اور خلیفہ کے اور کوئی مسلمانون کے امر کا ولی او متولی
اور اوسکا مربی و مالک و خداوند نہین ہوسکتا **دلیل سی و سوم** وہ حدیث ہے کہ **صحیح مسلم مطبوع
مطبع انصاری دہلی جلد دوم کے ص ۲۳۸ مین لکھی ہوئی ہے** وحدثنی زهير
بن حرب قال جرير عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم لا يقولن احدكم عبدی فكلكم عبيد الله ولكن ليقل
فتای ولا يقل العبد ربی ولكن ليقل سيدی وحدثنا ابوبكر بن ابی شيبة وابو كريب قال نا ابو
معاوية ح قال وثنا ابو سعيد الاشج قال نا وكيع كلاهما عن الاعمش
بهذا الاسناد وفی حديثهما ولا يقل العبد لسيده مولای وزاد فی حديث
ابی معاوية فان مولاكم الله ❊ ❊ ❊ **ترجمہ** ابوہریرہ سے منقول ہے کہ
جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کوئی شخص تم لوگون مین سے اپنے غلام کو اپنا عبد نکہے اس سبب سے کہ تم لوگ سب
کے سب عبد ہو خدا کے ولیکن چاہیے کہ فتای کہے (یعنی میرا جوان) اور کوئی غلام اپنے مالک کو اپنا رب نکہے

دلیکن چاہیے کہ اپنا سید کہے اور ابو سعید اشج اور وکیع نے جو اعمش سے اسی سناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ جو اوپر مذکور ہے اسمین یہ الفاظ ہین کہ کوئی غلام اپنے سید کو اپنا مولی نہ کہے اور ابو معاویہ کی حدیث مین اسقدر الفاظ اور زیادہ ہین کہ پس تحقیق مولی تمہارا اللہ ہے انتہی اس حدیث مین جسطرح غلام کے لیے اپنے مالک کو اپنا رب کہنے کی ممانعت ہے اسی طرح مولی کہنے کی بھی ممانعت ہے اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ لفظ مولی سے وہ معنی متبادر ہوتے ہین کہ جو سوا دوست و ناصر کے ہین بلکہ مافوق سید و مالک ہین اور یہ معنی سوا اولی بالتصرف کے اور کوئی نہین ہو سکتے کہ جو حق سبحانہ و تعالی کے لیے بنا بر الوہیت ثابت ہین اور جناب رسالت مآب کے لیے بنا بر رسالت اور آپکے قائم مقام و جانشین کے لیے بنا بر امامت و خلافت پس جناب رسول خدا نے جو غدیر خم مین اسقدر اہتمام و انتظام کے بعد اپنے تئین اور اپنے بھائی کو سب مومنون کا مولی کہا ہے گر عقل سلیم اسکو تسلیم نہین کر سکتی کہ اوس سے مراد فقط محب یا ناصر لیجاے اور ان معنی سے کہ جو لفظ مولی سے متبادر ہوتے ہین عدول کیا جاے دلیل سی و چہارم استشہاد جناب امیر ہے یعنی آپ نے صحابہ سے حدیث غدیر کی سماعت پر گواہی طلب کی ہے چنانچہ کتاب خصائص نسائی مطبوع مطبع سلطانی لاہور کے ص ۱۵ مین یہ حدیث ہے

اخبرنا محمد بن یحیی بن عبد اللہ النیسابوری واحمد بن عثمان بن حکیم قالا حدثنا عبید اللہ بن موسی قال اخبرنا ہانی بن ایوب عن طلحة الایامی قال حدثنا عمیرہ بن سعد انہ سمع علیا وھو ینشد فی الرحبة من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام ستة نفر فشھدوا

ترجمہ عمیرہ بن سعد سے باسناد مذکورہ بالا منقول ہے کہ اوسنے علیؑ کو سنا کہ وہ لوگون کو قسم دلواتے تھے رحبہ مین جو ایک محلہ ہے کوفے کا کہ جس شخص نے رسول خداؐ کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہو وہ گواہی دے پس چھ آدمی کھڑے ہوے اور انھون نے گواہی دی و نیز کئی حدیثین اسی مضمون کی اسی کتاب کے ص ۱۵ سے ص ۱۷ تک منقول ہین و نیز کتاب تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی مین منقول ہے قال احمد بن حنبل فی المسند ثنا ابن نمیر ثنا عبد الملک بن ابی عبد الرحیم الکندی عن زادان قال سمعت علی بن ابیطالب یقول فی الرحبة وھو ینشد الناس

یقول انشد اللہ رجلاً سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام ثلثۃ عشر رجلاً من الصحابۃ فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذالک **ترجمہ** احمد بن حنبل نے مسند بن ابن نمیر سے اوسنے عبد الملک بن عبد الرحیم کندی سے اوسنے زادان سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے علی بن ابیطالب کو مقام رحبہ مین کہتے ہوئے سنا دران حالیکہ وہ لوگون کو قسم دلواتے تھے فرماتے تھے کہ قسم دلواتا ہون مین اللہ کی اوس شخص کو کہ جسنے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہو پس تیرہ مرد صحابہ مین سے کھڑے ہوگئے اور گواہی دی کہ اونھون نے رسول خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے **ونیز کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جزء رابع مطبوعہ مطبع وہبیہ مصر سنہ ۱۲۸۰ ہجری ص ۲۸ مین منقول ہے** انبانا ابو الفضل ابن ابی عبید اللہ الفقیہ باسنادہ الی احمد بن یحیی احمد بن علی انبانا القواریری حدثنا یونس بن ارقم حدثنا یزید بن زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شہدت علیا فی الرحبۃ ینا شد الناس انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ لما قام قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدریا کانی انظر الی احدہم علیہ سراویل فقالوا نشہد انا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم الست اولی بالمومنین من انفسہم و ازواجی امہاتہم قلنا بلی یا رسول اللہ فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وقد روی مثل ہذا عن البراء بن عازب وزاد فقال عمر بن الخطاب یا ابن ابیطالب اصبحت الیوم ولی کل مومن **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلی سے باسناد مذکورہ متن منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے علی کو مقام رحبہ مین دیکھا کہ آپ لوگون کو قسم دلواتے تھے فرماتے تھے کہ قسم دلواتا ہون مین اللہ کی اوس شخص کو کہ جس نے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہوجاسے عبد الرحمن نے کہا کہ پس بارہ شخص بدری کھڑے ہوگئے گویا مین ایک شخص کو اونمین سے دیکھ رہا ہون

کہ وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھا پس کہا سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم اس بات کی کہ سنا ہے ہم نے رسول خدا کو روز غدیر خم کہتے ہوئے
کہ کیا نہیں ہوں میں اولی ساتھ مومنوں کے اونکے نفسوں سے اور میری ازواج اونکی مائیں ہیں ہم نے کہا کہ ہاں سچ ہے یا رسول اللہ
پس آپ نے فرمایا کہ جسکا میں مولی ہوں پس علی بھی اوسکا مولا ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ
تو اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسکو اور تحقیق روایت کی گئی ہے مثل اس حدیث کی براء بن عازب سے اور اوسمین زیادہ کیا ہے
کہ پس کہا عمر بن الخطاب نے کہ اے بیٹے ابوطالب کے آج کے دن تم ہر مومن کے ولی ہوئے انتہی اور کچھ انھین کتابون پر منحصر
نہیں ہے اکثر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین روایات استشہاد جناب امیر نسبت سماعت حدیث غدیر
بعبارات مختلفہ منقول ہین اور یہ ظاہر ہے کہ اگر جناب امیر اس حدیث کو دلیل اپنی امامت وخلافت کی نہ سمجھتے تو
اسکے سننے پر صحابہ کو قسم دیکے اونسے گواہی نہ طلب کرتے اسواسطے کہ محبت وناصریت جناب امیر کوئی ایسا
امر نہین تھا کہ اوسپر گواہی طلب کرنیکی ضرورت ہوتی **دلیل سی وپنجم** وہ حدیث ہے کہ جو ہم شعاع
چہارم مین مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر جزو رابع کے ص ۳۷۰ سے نقل کر چکے ہین اس حدیث کا بھی یہی مضمون
ہے کہ جناب امیر نے رحبہ مین لوگون کو جمع کیا اور حدیث غدیر کے سننے پر گواہی طلب کی اور تیس آدمیون نے اور
بقول ابونعیم بہت سے آدمیون نے اوٹھکے گواہی دی اور اوس حدیث کے آخیر مین ابوالطفیل کہ جسکی طرف اس حدیث کی
اسناد منتہی ہوتی ہے اوسکا یہ قول ہے قال فخرجت وکان فی نفسی شیئا فلقیت زید بن ارقم
فقلت له انی سمعت علیا رضی الله تعالی عنه یقول کذا وکذا قال فما تنکر قد
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک له ترجمہ ابوطفیل نے کہا کہ پس مین باہر نکلا اور گویا
میرے دل مین کچھ شک تھا پس ملاقات کی مین نے زید بن ارقم سے اور اوسنے کہا کہ مین نے علی کو ایسا ایسا
کہتے ہوئے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ پھر تو کیون انکار کرتا ہے مین نے خود رسول خدا کو یہ علی کے باب مین
کہتے ہوئے سنا ہے **ونیز خصائص نسائی مذکور کے ص ۵۵ سے ص ۵۶** تک اسی مضمون کی
ایک حدیث انہی ابوطفیل سے اور اوسکا شک کرنا اور زید بن ارقم کی تصدیق منقول ہے ان احادیث سے
دلیل سی وچہارم کی جیسی تائید وتشیید ہوتی ہے وہ ظاہر ہے ونیز ابوالطفیل کا شک کرنا دلیل واضح ہے
اس امر پر کہ اوسنے یہی بات سمجھی تھی کہ یہ حدیث غدیر کیسی منصب عظیم ومرتبہ جلیل پر دلالت کرتی ہے

کہ جو کسی صحابی کے لیے حاصل نہین ہوا اور یہ امر سوا امامت اور خلافت کے دوسرا نہین ہو سکتا اور بدیہی ہے کہ
اگر ابو الطفیل لفظ مولی کے معنی محب یا ناصر سمجھتا تو کوئی وجہ اسکو تعجب وحیرت و استبعاد کی نتھی کہ جسکے سبب سے اوسکو
شک پیدا ہوتا کون عاقل اس بات کو تسلیم کریگا کہ ابو الطفیل کو علیؑ بن ابیطالب کے دوست و ناصر ہونیکی بابت شک پیدا
ہوا ہو ایسا شک تو کسی سفیہ اور فاتر العقل کو بھی نہین ہو سکتا اور پھر جب ابو الطفیل نے زید بن ارقم سے اپنے شک کو
بیان کیا تو چاہیے تھا کہ وہ کہدیتے کہ محب و ناصر ہونا یہ کونسا ایسا امر عظیم ہے کہ جسکے سبب سے تو اس حدیث مین شک
کرتا ہے لیکن اونھون نے فقط حدیث کی تصدیق پر اکتفا کی پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی اس حدیث مین لفظ مولی
کے ایسے ہی معنی سمجھے تھے کہ جو امامت وخلافت پر دلالت کرتے ہین اور چونکہ ابو الطفیل دیکھ چکا تھا کہ ابھی تین خلیفہ
گذر چکے ہین کہ جنکی خلافت کو لوگون نے تسلیم کر لیا ہے لہذا جب اوسنے ایسی حدیث سنی کہ جو علیؑ بن ابیطالب
کی خلافت کے مخصوص ہونے پر دلالت کرتی تھی تو اوسکو شک پیدا ہوا اور زید بن ارقم چونکہ اپنے کانون سے
اس حدیث کو سن چکے تھے لہذا اونھون نے خلوت مین سوا تصدیق واقرار کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور اگر مجمع عام مین
ابو الطفیل اونسے پوچھتا تو کیا بعید تھا کہ انکار بھی کر جاتے چنانچہ اسکی کیفیت دلیل آئندہ مین معلوم ہوگی دلیل سی
و ششم عذاب الٰہی مین مبتلا ہونا ان صحابہ کا ہے کہ جنھون نے کتمان حدیث غدیر کیا اور جب جناب امیر نے
کوفے مین اس حدیث کی سماعت پر گواہی طلب کی تو اون لوگون نے شہادت حقہ کو چھپایا چنانچہ شعاع
چہارم مین رکن سادس کتاب شواہد النبوۃ ملا جامی سے جو عبارت ہمنے نقل کی ہے اوسمین صاف
لکھا ہوا ہے کہ ایک دن جناب امیر نے حاضران مجلس کو قسم دی کہ جس شخص نے جناب رسول خدا سے حدیث
من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو سنا ہو وہ گواہی دے بارہ آدمیون نے انصار مین سے کہ جو موجود تھے گواہی
دی ایک شخص نے گواہی نہ دی جناب امیر کی بد دعا سے اوسکے بشرہ پر ایسا داغ سفید ظاہر ہو گیا
کہ عمامے سے نہین چھپ سکتا تھا اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ مین بھی اوسی مجلس مین یا مثل اوسکے
دوسری مجلس مین موجود تھا اور ان لوگون مین سے تھا کہ جنھون نے حدیث غدیر کو سنا تھا لیکن مین نے
گواہی نہ دی اور اوسکو چھپایا خدا تعالی نے مجھکو اندھا کر دیا اور یہ زید بن ارقم ہمیشہ اپنی گواہی نہ دینے پر
اظہار ندامت کرتے تھے اور خدا تعالی سے امرزش چاہتے تھے انتہی ونیز کتاب کنز العمال جز

سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد ۱۳۱۳ھ کی ص ۲۹۷ مین یہ حدیث اسطرح لکھی ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلے قال خطب علیؑ فقال انشد الله امرءًا نشدة الاسلام سمع رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوم غدیر خم اخذ بیدی یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا رسول الله قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ الا قام فشهد فقام بضعة عشر رجلا فشهدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا الا عموا وبرصوا (خطّ[1] فی الاولوا) ترجمہ عبد الرحمن بن لیلی سے منقول ہے کہ علیؑ نے ایکدن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم دلواتا ہون مین اللہ کی ہر مرد کو قسم دلوانا اسلام کی کہ جس شخص نے رسول خدا کو بروز غدیر خم میرا ہاتھ پکڑ کے فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کیا نہین ہون مین اولی تم لوگون کے ساتھ ای گروہ مسلمین تمھاری جانون سے سب نے کہا کہ سچ ہے ای رسول خدا آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس علی بھی اسکا مولا ہے بارخدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور مدد کر اوس شخص کے کہ مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے اوس شخص کو کہ چھوڑ دے اوسکو وہ شخص کھڑا ہو جاے اور گواہی دے پس دس آدمیون سے زیادہ کھڑے ہوئے اور گواہی دی اور ایک قوم نے چھپایا پس نہین فنا ہوئے وہ لوگ دنیا سے مگر یہ کہ اندھے ہو گئے یا کوڑھی ہو گئے ونیز کتاب اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ جزء ثالث مطبوعہ مصر مذکور کی ص ۳۲۱ مین مرقوم ہے عن عبد الرحمن بن مدلج اوردہ ابن عقدہ وروی باسنادہ عن ابی غیلان سعد بن طالب عن ابی اسحاق عن عمرو ذی مر ویزید بن نثیع وسعید بن وهب وهانی بن هانی قال ابو اسحق وحدثنی من لا احصی ان علیاً نشد الناس فی الرحبة من سمع قول رسول الله صلی الله علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام نفر

[1] یعنی خطیب ۱۲ منہ

فشهدوا انهم سمعوا ذالک من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکتمه
قوم فما خرجوا من الدنیا حتی عموا واصابتهم آفة منهم یزید بن
ودیعة وعبد الرحمن بن مدلج اخرجه ابن موسی

ترجمہ وارد کیا ہے اس حدیث کو ابن عقدہ نے اور روایت کی ہے اوسنے ساتھ اپنی اسناد کے ابو غیلان
سعد بن طالب سے اوسنے ابو اسحاق سے اوسنے عمرو ذومر سے اور یزید بن نقیع سے اور سعد بن وہب سے اور ہانی
بن ہانی سے ابو اسحاق نے کہا ہے کہ ان لوگون کے سوا اور اسقدر لوگون نے اس حدیث کو مجھسے بیان کیا ہے
کہ مین اوسکا شمار نہین کر سکتا تحقیق علیؑ نے قسم دلوائی لوگون کو رحبہ مین کہ جس شخص نے سنا ہو قول رسول خدا
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ پس کھڑا ہو گیا ایک گروہ پس گواہی دی کہ سنا ہے
اون لوگون نے اس حدیث کو رسول خداؐ سے اور چھپایا ایک قوم نے پس نہین نکلے وہ لوگ دنیا سے یہانتک
کہ اندھے ہو گئے اور پہونچی اونکو کوئی نکوئی آفت اونھین مین سے یزید بن ودیعہ ہے اور عبد الرحمن بن مدلج ہے
نکالا اس حدیث کو ابو موسی نے و نیز عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی نیشاپوری
نے کہ جمال الدین محدث کے لقب سے مشہور ہے اور کتاب روضۃ الاحباب بھی
انھین کی تصانیف مین سے ہے اونھون نے کتاب اربعین فضائل جناب
امیر المومنین مین یہ حدیث لکھی ہے ہر چند کہ میرے پاس یہ کتاب قلمی بھی لیکن
مین اسقدر نشان بتلاتا ہون کہ ذیل بیان حدیث غدیر مین کہ جسکو جمال الدین
محدث نے حدیث ثالث عشر قرار دیا ہے یہ حدیث لکھی ہوئی ہے دہروا؟
زر بن حبیش فقال خرج علی من القصر فاستقبله رکبان متقلد والسیوف
علیهم العمائم حدیث عهد بسفر فقالوا السلام علیک یا امیر المومنین
ورحمة الله وبرکاته السلام علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام من
ههنا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام اثنا عشر رجلا منهم
خالد بن زید ابو ایوب الانصاری وخزیمة بن ثابت ذو الشهادتین وثابت

بن قيس بن شماس وعمار بن ياسر وابو الهيثم بن التيهان وهاشم بن عتبة
بن ابي وقاص وحبيب بن بديل بن ورقا فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم غدير خم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه الحديث فقال علي لانس
بن مالك والبراء بن عازب ما منعكما ان تقوما فتشهدا فقد سمعتما كما
سمع القوم فقال اللهم ان كان كتماها معاندة فابلهما فاما البراء فعمي فكان
يسال عن منزله فيقول كيف يرشد من ادركته الدعوة واما انس فقد برصت
قدماه وقيل لما استشهد علي عليه السلام على قول النبي صلى الله عليه وسلم
من كنت مولاه فعلي مولاه اعتذر بالنسيان فقال اللهم ان كان كاذبا فاضربه ببياض
لا تواريه العمامة فبرص وجهه فسدل بعد ذلك
برقعا على وجهه ؛ ؛ **ترجمہ** اور روایت کی ہے اسی حدیث غدیر کی
زر بن جبیش نے پس کہا ہے کہ علی قصر سے باہر نکلے پس آپکے سامنے ایک گروہ سوار نکلا آیا کہ وہ تلواروں کو لٹکائے ہوئے
تھے اور اونکے سروں پر عمامے تھے سفید وہ لوگ آئے تھے پس اون لوگوں نے کہا کہ سلام ہو اوپر تمھارے
ای امیر المومنین اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہو ای مولا ہمارے پس علی نے اونکو سلام کا جواب دینے کے
بعد فرمایا کہ اسجگہ اصحاب رسول خدا میں سے کون کون شخص ہے پس بارہ آدمی کھڑے ہوئے اونمیں سے خالد بن زید ابو ایوب
انصاری اور خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم
بن تیہان اور ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا بھی تھے پس گواہی دی اس بات کی کہ
اون لوگوں نے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ آخر حدیث تک کہتے ہوئے سنا ہے
پس کہا علی نے انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہ تم دونوں کو کون امر اس بات سے مانع ہوا کہ اوسکے
گواہی دو حالانکہ تحقیق تم دونوں نے بھی سنا ہے جیسا کہ سب لوگوں نے سنا ہے بعد اوسکے فرمایا کہ
بار خدایا اگر ان دونوں نے دشمنی کی راہ سے اس حدیث کو چھپایا ہے تو ان دونوں کو کسی بلا میں مبتلا کر
پس براء بن عازب تو اندھا ہو گیا اور لوگوں سے اپنا مکان پوچھتا تھا پس کہتا تھا کہ کیونکر راہ پاوے وہ شخص کہ

کہ جسکو بددعا لگ گئی ہو اور انس بن مالک کی دونون پانون سفید ہوگئے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ
کہ جب علیؑ نے قول جناب رسول خدا من کنت مولاہ فعلی مولاہ پر گواہی طلب کی تو انس نے نسیان کا عذر کیا
پس آپ نے فرمایا کہ بارخدایا اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اوسکو ایسی سفیدی مین مبتلا کر کہ اوسکو عمامہ نہ چھپا سکے پس
اوسکے منھ پر برص ہوگیا پس بعد اوسکے وہ اپنے منھ پر برقع ڈالے رہتا تھا انتہی ان روایات کے نقل
کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئے فائدہ اولی دلیل سی وچہارم کی جیسی تائید و تشئید و تکمیل
ہوگئی وہ ظاہر ہے فائدہ ثانیہ سنیون کا مذہب سراپا باطل ہوگیا اس سبب سے کہ وہ کہتے ہین کہ الصحابۃ
کلہم عدول یعنی صحابہ سب عادل ہین پھر اب ہمکو سنی ہی بتائین کہ جن لوگون نے دیدہ و دانستہ شہادت
حقہ کو چھپایا اور جناب امیر کی بددعا سے عذاب آلہی مین مبتلا ہوئے اونکی عدالت کیونکر قائم رہ سکتی ہے
حالانکہ حق سبحانہ وتعالی سورۂ بقرہ مین فرماتا ہے ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ یعنی اور کون شخص
زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے کہ چھپاوے وہی شخص گواہی کو کہ جو اوسکے پاس ہو اللہ کی جانب سے فائدہ
ثالثہ معلوم ہوا کہ اکثر صحابہ علی بن ابیطالب سے دشمنی رکھتے تھے ورنہ اور کوئی وجہ شہادت حقہ کے
چھپانے کی اور لاتکتموا الشہادۃ سے انحراف کرنے کی اور عذاب آلہی مین مبتلا ہونے کی نہ تھی اور خود جناب
امیر المومنین کی بددعا کے الفاظ اسپر شاہد ہین کہ اون لوگون نے عداوت کے سبب سے حق گواہی کو
چھپایا تھا فائدہ رابعہ ظاہر ہے کہ جناب امیر نے یہ گواہی اپنے عہد خلافت مین طلب کی تھی اور اوسوقت
اوسکے اظہار مین نہ کسی طرح کا خوف تھا اور نہ کتمان مین کسی طرح کا نفع دنیا سوا مجرد عداوت کے متصور تھا
جب ایسی حالت مین مشاہیر صحابہ نے مثل زید بن ارقم و انس بن مالک و براء بن عازب وغیرہ کے
آپکے حق کو چھپایا تو ظاہر ہے کہ خلافت اولی و ثانیہ و ثالثہ مین کیا کیا آپ کی حق پوشی نہ ہوئی ہوگی
پس پورا خطبہ خم غدیر اگر سنیون کی کتابون مین نہ ملے تو اسکا کیا تعجب ہے تعجب اس بات کا ہے کہ کسقدر
اجزا اوس خطبہ مبارکہ کے کہ جو امامت وخلافت بلا فصل امیر المومنین پر دلالت کرتے ہین اب تک
اونکی کتابون مین موجود ہین چنانچہ بعض کو ہمنے اس کتاب مین نقل بھی کیا ہے اور بعینہ اسکی مثال یہ ہے
کہ بادصف اسکے کہ توریت و انجیل مین ہمارے جناب رسول خدا کے وقت سے یا اوسکے قبل سے

یہود و نصاریٰ نے تحریف شروع کی ہے اور اب تک برابر ہوا کرتی ہے لیکن تاہم اب بھی ان میں ایسی عبارتیں ملجاتی ہین کہ جو جناب خاتم النبیین و سید المرسلین کی نبوت و رسالت پر دلالت کرتی ہین اور اس دنیا مین آپ کے تشریف لانیکی بھی بشارت دیتے ہین اور یہ اظہار حق و اتمام حجت ہے حق سبحانہ و تعالی کی جانب سے ولله الحجة البالغة **فائدہ خامسہ** ظاہر ہے کہ معاندین جناب امیر المومنین نے جو اس حدیث کو چھپایا تو وہ اوسکو آپکی امامت و خلافت پر دلیل واضح سمجھتے تھے ورنہ وہ لوگ اگر مولی کے معنی محب یا ناصر کے سمجھتے تو کوئی وجہ اونکو اس حدیث کے چھپانے کی نہ تھی اس سبب سے کہ یہ کون سی ایسی فضیلت تھی کہ جسکے سبب سے اونکو رشک و حسد ہوتا اور وہ اوسکو چھپاتے **فائدہ سادسہ** جناب امیر المومنین کا اس حدیث کی چھپانے والون پر بددعا کرنا اور اونکا عذاب الٰہی مین مبتلا ہونا دلیل بیّن و ظاہر ہے اس بات پر کہ یہ حدیث غدیر جناب امیر کی کسی فضیلت عظیمہ و منقبت فخیمہ پر مشتمل ہے اور یہ فضیلت سوائے امامت و خلافت کے اور کوئی دوسری نہین ہوسکتی دلیل سی و مفتم وہ حدیث ہے کہ جو سنیون کے امام حافظ شمس الدین محمد جزری نے کتاب اسنی المطالب فی مناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب مین ذیل بیان حدیث غدیر مین لکھی ہے اور یہ کتاب میرے پاس قلمی ہے اس سبب سے صفحے کا نشان مین نے نہین لکھا لیکن بہ آسانی مل سکتی ہے اس سبب سے کہ شروع کتاب سے چند صفحات کے بعد ہے

والطف طریق وقع لهذا الحدیث واغربه ما حدثنا به شیخنا خاتمة الحفاظ ابوبکر محمد بن عبد الله بن محب المقدسی مشافهة اخبرتنا الشیخة ام محمد زینب ابنة احمد بن عبد الرحیم المقدسیة عن ابی المظفر محمد بن فتیان بن المثنی اخبرنا ابوموسی محمد بن ابی بکر الحافظ انا ابن عمته والدی القاضی ابو القسم عبد الواحد بن محمد بن عبد الواحد المدینی بقراءته علیه انا ظفر بن داعی العلوی باستراباذ انا والدی وابو احمد بن مطرف المطرفی قالا حدثنا ابو سعید الادریسی اجازة فیما اخرجه فی تاریخ استراباذ حدثنی محمد بن محمد بن الحسن ابو العباس الرشیدی من ولد هرون الرشید بسمرقند وما کتبناه الا عنه ثنا ابو الحسن

محمد بن جعفر الحلوانی ثنا علی بن محمد بن جعفر الاهوازی مولی الرشید ثنا بکر بن احمد القصری ثنا
فاطمة بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمة و زینب و ام کلثوم بنات
موسی ابن جعفر قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد
الصادق حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین حدثتنی
فاطمة و سکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنها قالت
انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی
علیهما السلام هکذا اخرجه الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابه المسلسل
بالاسماء و قال هذا الحدیث مسلسل من وجه آخر و هو ان کل واحد من الفواطم
تروی عن عمة لها فهو روایة خمس بنات اخ کل واحدة من هن عن عمتها

ترجمہ باسناد مذکور جناب فاطمہ بنت حضرت امام رضا سے روایت ہے کہ اونھوں نے جناب فاطمہ
و زینب و ام کلثوم حضرت موسی کاظم کی صاحبزادیون سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب
فاطمہ حضرت امام جعفر صادق کی صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ حضرت
امام محمد باقر کی صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے حضرت فاطمہ حضرت زین العابدین کی
صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ اور سکینہ حضرت امام حسین کی صاحبزادیون نے
روایت کی ہے اور اونھون نے جناب ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت جناب رسول خدا سے روایت
کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ بنت جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
کیا تم لوگ بھول گئے قول جناب رسول خدا کا بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور قول آپ کا
انت منی بمنزلة ہارون من موسی اسیطرح نکالا ہے اس حدیث کو حافظ کبیر ابو موسی مدینی نے اپنی کتاب مین کہ جو
مسلسل ہے ساتھ اسمار کے اور کہا ہے یہ حدیث مسلسل ہے دوسری وجہ سے بھی اور وہ یہ ہے کہ

ہر بی بی نے اون بی بیون سے کہ جنکا فاطمہ نام تھا روایت کی ہے اپنی پھوپھی سے پس وہ روایت ہے پانچ صاحبزادیون کی کہ ہر صاحبزادی نے اپنی پھوپھی سے روایت کی ہے انتہی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ صحابہ نے حدیث غدیر و حدیث منزلت ان دونون حدیثون کے مفہوم و مقتضا پر عمل نہین کیا ورنہ جناب فاطمہ سیدہ علیہا السلام اون لوگون کو مخاطب کر کے یہ نفرماتین کہ کیا تم ان دونون حدیثون کو بھول گئے پس ظاہر ہو گیا کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی کے معنی محب و ناصر کے نہین مین اس سبب سے کہ کوئی سنی اسکا قائل نہین ہو سکتا کہ بعد وفات جناب سرور کائنات جناب سیدۃ النسا کی حیات مین صحابہ نے علی بن ابیطالب کی محبت کو ترک کر دیا تھا اور آپکے دشمن ہو گئے تھے اور معرکہ جمل و صفین مین جو مخالفت مولی المومنین اور صحابہ و ام المومنین سے ظہور مین آئی وہ جناب سیدہ نساء العالمین کی وفات کے بہت مدت کے بعد ہے پس ثابت ہو گیا کہ حدیث غدیر و حدیث منزلت سے مراد امامت و خلافت علیؑ ابن ابیطالب ہے اور صحابہ نے ان دونون حدیثون کے مفہوم و مراد کو ترک کر کے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا لیا اور استحقاق علیؑ بن ابیطالب کو بھول گئے لہذا جناب سیدہ علیہا السلام نے اون لوگون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم قول رسول خداؐ کو کہ جو بروز غدیر خم فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ و نیز آپکے قول کو انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی بھول گئے و ہذا ظاہر فی کمال الظہور دلیل ناسخ ہشتم سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ جو شخص اٹھارہ دین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکو ساٹھ مہینے کے روزون کا ثواب ملیگا کتاب مودۃ القربی مطبوع مطبع فخر المحمد ملک الکتاب سنہ ۱۳۰۱ ہجری کے صفحہ ۱۶ مین یہ حدیث ہے وعن ابی ہریرۃ رض قال من صام یوم الثامن عشر من ذی الحجۃ کان کصیام ستین شہرا و ہو الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بید علیؑ فی غدیر خم فقال علیہ الصلوۃ والسلام من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ وعن الامام الباقرؑ مثل ذلک بل یروی عن کثیر الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ ہذا الخبر ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جو شخص اٹھارہ دین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکے لیے ساٹھ مہینے کے روزون کے برابر ثواب ہے اور اٹھارہ دین ذی الحجہ وہ دن ہے کہ اوس مین رسول خداؐ نے مقام

غدیر خم مین علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس شخص کا مین مولی ہون پس علیؑ بھی اوسکا مولی ہے بارخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو اور مدد کر تو اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور حضرت امام محمد باقرؑ سے بھی مثل اس حدیث کی مروی ہے بلکہ بہت سے صحابہ نے مقامات مختلفہ مین حدیث کی روایت کی ہے انتہی ظاہر ہے کہ جس حکم محکم وامر عظیم کا یہ شرف ہو کہ اوسکے واقع ہونیکے سبب سے اٹھارہ دین ذی الحجہ کے روزے کا ثواب ساٹھ مہینون کے روزونکے برابر ہو وہ بعد رسالت سوا سے امامت وخلافت کے اور کوئی دوسرا امر نہین ہو سکتا پس یہ دلیل واضح ہے اس امر پر کہ جناب رسول خدا نے بروز غدیر خم علی بن ابیطالب کو اپنا وصی وخلیفہ وامام امت مقرر فرمایا تھا نہ سب کا فقط دوست وناصر اور ایک روایت قبل سابق نامہ کتاب الخصائص ابو الفتح محمد بن ابراہیم النطنزی سے بحوالہ کتاب عبقات الانوار ہم لکھ چکے ہین اوس سے بھی بروایت ابوہریرہ ثابت ہے کہ جو شخص اٹھارہ دین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکو ساٹھ مہینے کے روزون کا ثواب عطا ہوگا دلیل نہم اٹھارہ دین ذی الحجہ کا روز عید قرار پایا ہے چنانچہ کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول تصنیف علامہ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی مطبوع مطبع جعفری لکھنو کی ص ۱۶ مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے واما مواخاة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ایاه وامتزاجه به وتنزیله ایاه منزلة نفسه ومیله الیه وایثاره ایاه فهذا بیانه فانه قد روی الامام الترمذی فی صحیحه بسنده عن زید بن ارقم رض انه قال لما اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه جاءه علیؑ تدمع عیناه فقال یارسول الله اخیت بین اصحابك ولم تواخ بینی وبین احد فسمعت رسول الله یقول انت اخی فی الدنیا والاخرة وروی بسنده ایضا ان رسول الله قال من کنت مولیه فعلی مولیه وهذا اللفظ بمجرده رواه الترمذی ولم یزده علیه وزاد غیره ذکر الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول الله من حجة الوداع فی یوم الثامن عشر من ذی الحجة وذکر المکان وهو بین

مكة والمدينة يسمى خماً في غدير هناك فسمى ذلك اليوم يوم غدير خم و
قد ذكره في شعره الذي تقدم وصار ذلك اليوم يوم عيد اوموسماً لكونه كان
وقتاً خص رسول الله علياً بهذه المنزلة العلية وشرفه بها دون الناس كلهم
ونقل عن زادان قال سمعت علياً في الرحبة وهو ينشد الناس من شهد منكم رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم وهو يقول ما قال فقام ثلثة عشر رجلا
فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه

ترجمہ ولیکن بھائی ہونا رسول خدا کا اور علیؓ کا اور دونون صاحبون کا امتزاج اور جناب رسول خدا کا اونھین علیؓ کو بمنزلہ اپنے نفس کے قرار دینا اور اونکی طرف میل کرنا اور اونکو اختیار کرنا پس یہ اوسکا بیان ہے کہ تحقیق روایت کی ہے امام ترمذی نے اپنی صحیح مین اپنی سند کے ساتھ زید بن ارقم سے کہ اونھون نے کہا کہ جب رسول خدا نے اصحاب مین سے ایک کو دوسرے کا بھائی قرار دیا تو علیؓ آپکے پاس آئے درانحالیکہ آپ کی آنکھون سے آنسو بہتے تھے اور کہا کہ یا رسول خدا آپنے اپنے اصحاب کے درمیان مین مواخات کی اور میری اور کسی شخص کے درمیان مین مواخات نہ کی زید بن ارقم نے کہا ہے کہ پس سنا مین نے رسول خدا کو کہ آپ فرماتے تھے کہ تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت مین اور روایت کی ہے اوسی ترمذی نے اپنی سند سے یہ بھی کہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور فقط اسیقدر الفاظ کی ترمذی نے روایت کی ہے اور کچھ زیادہ نہین لکھا اور ترمذی کے سوا اور محدثین نے دن کا بھی ذکر کیا ہے اور مقام کا بھی ذکر کیا ہے پس ذکر کیا ہے زمانہ کا کہ یہ معرکہ بعد رسول خدا کے حج وداع سے مراجعت کرنے کے اٹھارہوین ذی الحجہ کو واقع ہوا ہے اور ذکر کیا ہے مقام کا اور وہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے کہ اوسکا خم نام ہے کہ اوس جگہ ایک غدیر ہے (یعنی چشمہ پانی کا) پس اوس دن کا نام یوم غدیر خم رکھا گیا اور تحقیق ذکر کیا ہے اوسکا علیؓ نے اپنے اشعار مین کہ جو پہلے گذر چکے ہین اور قرار پایا یہ دن عید اور موسم بسبب اوسکے ایسا وقت ہونیکے کہ خاص کیا رسول خدا نے علیؓ کو ساتھ اوس مرتبہ بلند کے اور شرف دیا اونکو ساتھ اس مرتبے کے اور کل آدمیون مین سے اور کسیکو یہ شرف نہین بخشا اور منقول ہے زادان سے کہ اوسنے کہا کہ مین نے

علی کو رحبہ میں سنا کہ وہ قسم دلواتے تھے لوگون کو کہ جو شخص تم لوگون میں سے رسول خدا کے پاس
بروز غدیر خم حاضر رہا ہو اوسوقت کہ جب فرماتے تھے جو کچھ کہ فرماتے تھے پس وہ کھڑا
ہو جاوے پس کھڑے ہو گئے تیرہ آدمی اور گواہی دی کہ اونھون نے رسول خدا کو من کنت مولاہ
فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہے انتھی یہ احادیث جسقدر فوائد و مناقب و فضائل پر مشتمل ہین ظاہر ہین
اور تفصیل مین طول ہے یہان مین نے فقط اسواسطے اس عبارت کو لکھا ہے کہ اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ روز غدیر خم یعنی اٹھاروین ذی الحجہ روز عید قرار پایا ہے اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے جناب
علی مرتضی کو اوس روز ایسا مرتبہ عالی اور ایسا شرف عطا فرمایا کہ جو کل آدمیون مین سے کسیکو نہین عطا فرمایا
اور یہ ظاہر ہے کہ بعد رسالت سوا امامت و خلافت کے اور کوئی دوسرا مرتبہ عالی ایسا نہین ہو سکتا
کہ جسکے سبب سے وہ دن عید کا دن قرار پاوے کہ جس دن یہ مرتبہ حاصل ہوا ہو **دلیل چہلم** قول خود شاہ
عبد العزیز صاحب دہلوی کا ہے جواب حدیث غدیر مین کہ جو **کتاب تحفہ اثنا عشریہ** مطبوعہ
مطبع نولکشور واقع لکھنو کے صفحہ ۳۲۹ مین مرقوم ہے **دوم** آنکہ اگر مولی
بمعنی ولی ہم باشد صلہ ویرا بالتصرف قرار دادن از کلام لغت منقول خواہد شد چہ احتمال است اولی بالمحبۃ
و اولی بالتعظیم مراد باشد **انتھی** اسکا جواب تو ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ جب لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہو گئی
تو جیسا قرینہ ہوگا ویسا ہی اوسکا صلہ قرار دیا جاویگا ان سب کے لیے لغت کہان مساعدت کر سکتی ہے
خود شاہ صاحب نے جو اولی بالمحبۃ و اولی بالتعظیم کہا ہے یہ دونون صلے کس لغت سے منقول ہون گے
اور ہم بہت سے دلائل و قرائن بحمد اللہ تعالی لکھ چکے کہ جنسے اظہر من الشمس ہو گیا کہ مولی سے مراد اولی بالتصرف ہے
لیکن یہان برسبیل تنزل کہتے ہین کہ اگر شاہ صاحب اور اونکے مریدون کی زبردستی سے ہم تھوڑی
دیر کے لیئے یہ بھی تسلیم کر لین کہ مولی سے مراد اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہے جب بھی ہمارا مطلب
بخوبی حاصل اور سنیون کا مذہب بالکلیہ باطل ہوتا ہے اس سبب سے کہ جو معنی لفظ مولی کے اس حدیث مین
ثابت ہونگے وہ بالعموم ثابت ہونگے چند وجوہ سے **اول** یہ کہ لفظ من جو ابتدا ے حدیث من کنت
مولاہ مین ہے وہ بالاتفاق مفید عموم ہے **دوم** مولائیت جناب رسول خدا بھی بالاتفاق عام ہے

اور جو شخص کہ آپ کو اپنا مولی نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں ہے پس جب آپ نے فرمایا کہ جسکا میں مولی ہون اوسکا علیؑ بھی مولا ہے تو مولائیت شاہ ولایت مثل جناب رسالتؐ عام ہوگئی اور علی ابن ابیطالب بھی مثل جناب رسولخدا کے ہر مومن و مومنہ کے مولی ہوئے سوم خود قول حضرت عمر کا ہے کہ اونھون نے بعد اس حدیث کے سننے کے فرمایا کہ مبارک ہو آپ کو اے علی بن ابیطالب کہ آج کے دن آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے مولی ہوئے جیساکہ بکرات و مرات ہم لکھ چکے پس جب آپ ہر مومن و مومنہ کے لیے اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہوگئے تو خواہمخواہ سب سے افضل بھی ہوئے اس سبب سے کہ فاضل کے موجود ہونے کی حالت مین نہ مفضول اولی بالمحبۃ ہوسکتا ہے اور نہ اولی بالتعظیم اور جب آپ سب سے افضل ہوئے تو آپکی امامت اور خلافت بھی ثابت ہوگئی اس سبب سے کہ ترجیح مرجوح و تفضیل مفضول نہ عقلاً جائز ہے نہ شرعاً نہ عرفاً جیساکہ مکرر بیان ہوچکا ہے پس کیونکر ممکن ہے کہ افضل کی موجودگی کی حالت مین مفضول امام و خلیفہ بنا لیا جاے اور افضل اوسکی رعایا قرار دیا جاے اور پھر اوس مفضول کی خلافت صحیح بھی ہوجاے حاشا و کلا کوئی عاقل و دیندار اسکو تسلیم نہین کرسکتا کہ جناب علی مرتضی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان ان سب سے اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہون اور پھر آپ ان سب کی رعایا ہوجائین اور یہ لوگ آپکے امام اور حاکم اور پیشوا قرار دیے جائین مالکم کیف تحکمون یہانتک اس عبد ضعیف و نحیف نے چالیس دلیلین اس امر پر بیان کین کہ حدیث غدیر سے سوا امامت و خلافت شاہ ولایت کے اور کوئی دوسرا امر مراد نہین ہوسکتا اور چالیس دلیلین استحقاق خلافت جناب علی مرتضی علیہ السلام پر قسم دوم مین لکھ چکا ہون اور سات دلیلین ضرورت استخلاف جناب رسول خدا پر قسم اول مین قائم کرچکا ہون یہ ملاکے ستاسی دلیلین ہوئین اور یہ خدا سے لایزال کہ مین نے بہت اختصار کیا ہے ورنہ صدہا دلائل و قرائن کا لکھنا بعون اللہ تعالی ممکن تھا اور جس شخص کا مادہ قابل قبول ہدایت ہو اور تھوڑی سی بھی توجہ و رغبت طلب ہدایت کی طرف کرے اوسکے لیے اسیقدر کافی و وافی ہے اور منکرین و جاحدین کے لیے تو کلام مجید و فرقان حمید بھی کافی نہ ہوا فبای حدیث بعدہ یومنون شاید کوئی سنی صاحب اسقدر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ و قرائن واضحہ کے سننے کے بعد بھی امامت و خلافت بلافصل

شاہ ولایت پر ایمان نہ لائین اور از راہ مکابرہ او رسخن پروری یہ فرماتے ہین کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے وجناب
رسولخدا کو اگر مقام خم غدیر مین علی ابن ابیطالب کو امام و خلیفہ کرنا منظور تھا تو اس لفظ کثیر المعنی کا اس باب مین
فرمانا کیا ضرور تھا کہ اوسکے فہم معنی مین اسقدر تکلفات کی ضرورت ہوئی چاہیے تھا کہ کسی لفظ متحد المعنی
کا استعمال فرماتے کہ اوس سے بلا شائبہ تکلف امامت و خلافت علی ابن ابیطالب کی سمجھ مین آجاتی
اور کسیکو اوسکے تسلیم کرنے مین کوئی عذر باقی نرہتا اور کسی طرح کی بحث و تکرار نہ ہوتی تو ہم جواب
دینگے کہ ہمنے پہلے ہی تسلیم کرلیا ہے کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے اور لفظ کثیر المعنی کی شان یہ ہے
کہ اپنے معانی مین ایسے معنی پر دلالت کرے کہ جسپر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو و نیز احمد الدین صاحب غلط
فہمی ہم سے دلیل و قرینہ طلب کیا تھا چنانچہ صفحہ ۹ رسالہ جمیع الاوصاف مین اونکا یہ قول ہے کہ پس
اس حالت مین معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالامین متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار
نہین رکھتا لہذا ہمنے بہت سے دلائل اور قرائن اس امر پر قائم کردیے کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی کے
سوا ایسے معانی کے کہ جو امامت و خلافت شاہ ولایت پر دلالت کرین اور کوئی معنی مقصود و مراد نہین
ہو سکتے پس تمکو اب اسپر ایمان لانے مین باوصف اسقدر دلائل و قرائن واضحہ کے کوئی عذر باقی نہین ہا
لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم کہتے ہین کہ لسان فصیح و بلیغ کی شان یہ ہے کہ اوسکے
الفاظ کثیر المعنی ہوتے ہین اور زبان عربی سب زبانون سے افصح و ابلغ ہے لہذا اوسکے لغات بھی کثیر المعنی
ہین اور یہ شبہہ ضعیف دعوی کرکے کہتا ہے کہ زبان عرب مین کوئی لفظ متحد المعنی ایسا ہی نہین کہ جو امامت
و خلافت پر اسطرح دلالت کرے کہ کوئی دوسرا احتمال اوسمین پیدا ہوسکے اگر تمکو ہمارے اس کہنے کا
یقین نہین ہے تو تمہین بتاؤ کہ اگر جناب رسول خدا کو جناب امیر کا امام و خلیفہ مقرر فرمانا منظور تھا تو
کون سے ایسے الفاظ کے ساتھ اس مطلب کو ادا فرماتے کہ جسمین کوئی دوسرا احتمال پیدا ہونا اس سبب سے
کہ ہر لفظ مین تشکیک و تاویل ہوسکتی ہے اگر تم کہوگے کہ جناب رسول خدا یہ فرماتے کہ علی میرے
بعد سب کا امام ہے تو ہم کہینگے کہ امام کے معنی فقط پیشوا کے ہین یہ کیا ضرور ہے کہ اوس سے ریاست
کبری و خلافت عظمی مراد لیا جاوے ممکن ہے کہ لفظ امام سے کسی خاص بات کا پیشوا ہونا مراد ہو اور دینیوی کے

یہان تو یہ لفظ ایسی سبک آسان ہے کہ ادنی ادنی شخص پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ اونکے محدثین و مفسرین
و فقہا و علما مین سے صدہا بلکہ ہزارہا شخص ایسے ہین کہ جو امام کہلاتے ہین پس جب یہ لفظ عام ہے تم کیونکر تسلیم
کر لیتے کہ اس سے مراد ریاست کبری ہے علاوہ اوسکے ہم ماقبل مین بکرر ثابت کر چکے ہین کہ جناب رسولخدا
نے شاہ اولیا پر مقامات متعددہ مین امام کا اطلاق فرمایا ہے پھر تم اون احادیث پر کیون نہین ایمان لاتے
ہو چنانچہ شعاع بست و یکم مین جو الفاظ خطبہ خم غدیر ہمنے کتاب **توضیح الدلائل سید شہاب**
الدین احمد سے نقل کیے ہین اوسمین جناب رسولخدا کا یہ قول مذکور ہے کہ علی سردار مین مسلمانون کے اور امام
ہین نیکوکارون کے اور پرہیزگارون کے اور شعاع بست و دوم مین جو حدیث ہمنے کتاب **مودۃ القربی**
سید علی ہمدانی سے نقل کی ہے اوسکا یہ مضمون ہے کہ جسکا مین ولی ہون اوسکا علی ولی ہے اور جسکا
مین امام ہون اوسکا علی امام ہے اور وہ حدیثین جو کتاب **حلیۃ الاولیا حافظ ابونعیم** سے
ہمنے نقل کی ہین اوسمین یہ قول جناب رسول خدا کا موجود ہے کہ رب العالمین نے مجھسے عہد کیا ہے
کہ علی بن ابیطالب نشان ہے ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستون کا اور وہ حدیثین جو کتاب **کنز العمال متقی**
ہمنے نقل کی ہین اوسمین سے ایک مین یہ قول جناب رسولخدا کا علی بن ابیطالب کے باب مین ہے کہ مرحبا
بالسید المسلمین و امام المتقین اور ایک مین اسطرح ہے کہ علی امام البررۃ اور اگر تم کہوگے کہ جناب رسول خدا نے
لفظ وصی ارشاد فرمائی ہوتی کہ اوس سے وصایت علی بن ابیطالب ثابت ہو جاتی تو ہم کہینگے کہ اس لفظ
کو اب مین بھی تم یہ کہہ سکتے تھے کہ وصایت کسی امر خاص مین بھی ہو سکتی ہے پھر ہم اسکو کیونکر تسلیم کر لین کہ اس
وصایت سے مراد ریاست کبری و امامت و خلافت ہے علاوہ اسکے ہم ماقبل مین مکرر ثابت کر چکے ہین کہ جناب
رسول خدا نے جناب علی مرتضی کو اپنا وصی ارشاد فرمایا ہے پھر تم اون احادیث پر کیون نہین ایمان لاتے
چنانچہ شعاع ہجدہم مین ہم ثابت کر چکے ہین کہ یہ بات اسقدر مشہور ہے کہ جناب امیر کا لقب وصی ہو گیا ہے چنانچہ
غیاث اللغات مین لفظ وصی کے معنون مین لکھا ہے کہ کنایہ باشد از علی اور کتاب **حلیۃ الاولیا**
حافظ ابونعیم سے جو حدیث ہمنے نقل کی ہے اوسمین جناب علی مرتضی کے باب مین یہ الفاظ جناب
رسولخدا کے موجود ہین امیر المومنین و سید المسلمین و قاید الغر المحجلین و خاتم الوصیین و نیز شان نزول آیہ

وانذر عشیرتک الاقربین مین جو حدیثین کہ ہمنے تمھاری کتب معتبرہ سے نقل کی ہین اوسمین بھی لفظ وصیی کا ثبوت بخوبی
موجود ہی اور اگر تم کہو گے کہ جناب رسول خدا یہ فرماتے کہ علی میرا خلیفہ ہے تو ہم کہینگے کہ اس لفظ مین بھی تم بہت سے
احتمال نکال سکتے تھے از انجملہ یہ ہے کہ لفظ خلیفہ مشتق ہے خلف سے اور خلف کے معنی پیچھے کے ہین پس ایسے
شخص کو کہ جو کسی شخص کی وفات کے پیچھے باقی رہے اوسکو اوس شخص کا خلیفہ کہہ سکتے ہین پس ممکن ہے کہ جناب
رسولخدا نے اس لفظ کے فرمانے سے یہ مراد لی ہو کہ علی میرے بعد تم لوگون مین باقی رہجائیگا پس بسبب
میری قرابت کی تم لوگ رعایت کرنا اس سے ریاست کبری و خلافت عظمی کیونکر مراد ہو سکتی ہے علاوہ اسکے
ہمنے شعاع سیوم مین ثبوت لفظ خلیفتی بھی شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین مین جو حدیثین سنیون کی کتب
معتبرہ سے نقل کی ہین مثل **تفسیر معالم التنزیل و کتاب کنز العمال و تاریخ کامل علامہ ابن اثیر**
جزری و تاریخ ابو الفدا کی اوسمین صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے علی بن ابیطالب کی
گردن مین ہاتھ ڈالکے یہ فرمایا کہ **هذا اخی و وصیی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوا**
یعنی تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو
پھر ان حدیثون پر تم لوگ کیون نہین ایمان لاتے تمھین انصاف سے بتاؤ کہ اس کلام معجز نظام مین کونسا دقیقہ اتمام
حجت کا باقی رہگیا ہے اور اس سے زیادہ تصریح امامت و خلافت شاہ ولایت کی اور کیا ہو سکتی ہے لیکن تمنے
ان سب احادیث کو اپنے پس پشت ڈالدیا ہے اور ہرگز کسی پر ایمان نہین لاتے اور سب کی تاویلین اپنے مطلب
موافق کیے ہو تمھین بتاؤ کہ مقام خم غدیر مین اس سے زیادہ جناب رسول خدا اور کیا تصریح فرماتے اور کون سے
الفاظ ارشاد کرتے کہ جسکے سبب سے تم امامت و خلافت بلا فاصلہ جناب علی مرتضی پر ایمان لاتے یہانتک تو
ہو چکا ہے کہ تمھارے یہانکے بعض علمائے اسلام نے جب حدیث خم غدیر کو امامت و خلافت پر حمل کرنے کے
سوا کچھ چارہ نہ دیکھا تو یہ فرمایا کہ ہمنے اسکو تسلیم کر لیا کہ حدیث غدیر امامت و خلافت جناب امیر پر دلالت کرتی ہے
لیکن یہ کہان سے معلوم ہوا کہ آپکی خلافت بلا فاصلہ مراد ہے بلکہ ممکن ہے کہ بعد خلفائے ثلثہ کے مراد ہو دیکھو کتاب
صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوع مطبع میمینہ مصر کے صفحہ ٢٦ کے آخیر سے صفحہ ٢٧
تک اور کچھ انھین الفاظ پر موقوف اور منحصر نہین ہے بلکہ جو لفظ مثل امیر و سید وغیرہ کی فرض کیجاسے اوسمین منکرہ

جاحد تاویل کر سکتا ہے حالانکہ یہ سب الفاظ جناب امیر کی شان میں جناب رسولخدا کی زبان مبارک سے مقامات متعددہ میں تمہاری ہی کتب معتبرہ سے ہم اس کتاب مبارک میں ثابت کر چکے ہیں وحق یہ ہے کہ جناب رسولخدا نے کوئی دقیقہ اتمام حجت کا مقام خم غدیر میں باقی نہیں رکھا اور کوئی لفظ ایسا نہیں ہے کہ جو امامت و خلافت علی ابیطالب پر دلالت کرتا ہو اور آپنے ارشاد نہ فرمایا ہو چنانچہ جو خطبہ خم غدیر کہ ہمنے بروایت حضرت امام محمد باقر اپنے یہانکی کتابوں سے نقل کیا ہے اوسمین سب کچھ موجود ہے اور کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہیں ہے لیکن کالذین نسوا حظا مما ذکروا بہ تمہارے اسلاف کے چھپانیکے سبب سے تم اکثر الفاظ اوس خطبہ مبارکہ کو بھول گئے ہو اور اقل قلیل تمہارے یہانکی کتابون مین پائے جاتے ہین اور جسقدر کہ باقی رہگئے ہین اور پائے جاتے ہین بلکہ جسقدر ہمنے اونمین سے اس کتاب مین نقل کیے ہین وہ بھی اتمام حجت کے لیے کافی و وافی ہین جیساکہ ضمن ادلہ قاطعہ مین بیان ہوچکا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ تمہارا یہ عذر عند اللہ و عند الرسول کسی طرح مسموع نہین ہوسکتا کہ لفظ مولیٰ کثیر المعنی ہے اور جناب رسولخدا نے ایسے لفظ کا کیون استعمال فرمایا کہ جسکے سبب سے شک و شبہ واقع ہوا اور امر امامت و خلافت صاف صاف ظاہر نہوا اس سبب سے کہ کوئی لفظ زبان عرب مین ایسا نہین کہ امر خلافت و امامت پر اسطرح دلالت کرے کہ اوسمین کوئی دوسرا احتمال نہ پیدا ہوسکے جیساکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین شاید تم اس مقام پر کہو کہ اس سے معلوم ہوا کہ زبان عرب ناقص ہے تو ہم کہینگے کہ الفاظ کا کثیر المعنی ہونا موجب نقص نہین ہے بلکہ سبب کمال ہے یہ منکرین و جاحدین کے فہم کا نقص ہے اور فطری عقل کا فتور اور اونکی طبیعت کی کج فہمی کا قصور ہے کہ باوجود صدہا دلائل و قرائن قائم ہونیکے جو معنی حق و صدق ہین وہ مراد نہین لیتے اور ناحق کیطرف جاتے ہین اور کوئی کلام فصیح و بلیغ ایسا ہو ہی نہین سکتا کہ جو محل نظر علما و عقلا ہوا ور اونکی آپس کی نفسانیت یا غرض نفسانی و طمع دنیاوی شریک ہونے سے اوسکے معنی مین اختلاف نہ پیدا ہو جاے تم قرآن مجید و فرقان حمید کو نہین دیکھتے ہو کہ اوسکی ہر ہر آیت کے معنی کی بابت امت کے درمیان مین کس قدر اختلاف ہے اور ہر شخص اپنے مذہب کے موافق معنی اوسکے کرتا ہے پھر اس سے کیا معاذ اللہ کچھ قرآن مین نقص ثابت ہوتا ہے حاشا و کلا بلکہ یہ خلق کے فہم کا نقص ہے کہ جو طمع زخارف دنیویہ و ضد آپس کی نفسانیت کے سبب سے پیدا ہوگیا ہے اور اس مین کچھ شک نہین ہے کہ اگر طمع ریاست و حب جاہ

وحکومت واہل اسلام کی آپس کی نفسانیت نہوتی توہرگز قرآن کی فہم مین اسقدر اختلاف نہوتا کہ جسکے سبب مذاہب
مختلفہ پیدا ہوجاتے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ [1] ترجمہ اور نہین اختلاف کیا ہے اون لوگون نے کہ جنکو کتاب عطا کی گئی
مگر بعد اوسکے کہ آیا اونکے پاس علم یہ اختلاف اون لوگون نے آپس کی بغاوت کی سبب سے کیا ہے انتہی
اور ایسی مثالین کلام مجید مین بہت ہین اور تاویل وتشکیک کا باب تو یہان تک وسیع ہی کہ بعض ملاحدہ
کا یہ کلام یہانتک پہونچا کہ قرآن شریف مین جو کفار کے باب مین آیا ہے کہ لہم عذاب عظیم اس سے یہ مراد ہے کہ
اون لوگون کو لذت عظیم حاصل ہوگی اس سبب سے کہ عذاب مشتق ہی عذب سے اور اوسکے معنی خوشگوار اور
پاک کیے گئے ہین پس ای حضرات سنیہ تمھین انصاف سے بتاؤ کہ ایسے منکرین ومجادلین کا ایسے وقت مین
کہ جب جہاد پر قدرت نہو سوا اسکے اور کیا جواب ہے کہ دلائل وبراہین سے اونکو قائل کیا جاے پس
تمھین بتاؤ کہ جسقدر دلائل ہمارے یہانکے علمانے عموماً اور اس عبد ضعیف وسخیف نے اس کتاب مین
خصوصاً اس امر پر قائم کیے ہین کہ معرکہ غم غدیر سے مراد امامت وخلافت علی بن ابیطالب ہی اس سے زیادہ
اور کسی مطلب اور مقصود کی اثبات پر کیا دلائل قائم ہوسکتے ہین اور یہ دلائل قاطعہ کچھ فقط اسی بات پر نہین
دلالت کرتی ہین کہ لفظ مولی کی معنی کثیرہ مین سے وہی معنی مراد ومقصود ہین کہ جو امامت وخلافت شاہ ولایت
پر دال ہین بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم مین فقط من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اسیقدر الفاظ کے فرمانے پر اکتفا نہین فرمائی تھی بلکہ کوئی دقیقہ اتمام حجت کا بیان خلافت وامامت علی مرتضی
مین باقی نہین رکھا تھا پس اے حضرات سنیہ با وصف صدہا دلائل وقرائن قائم ہونیکے نہ تم اسبات پر ایمان
لاتے ہو کہ لفظ مولی کے معانی مین سے وہی معنی مراد ہین کہ جنسے امامت وخلافت علی بن ابیطالب ثابت ہوتی ہی
اور نہ اون الفاظ پر ایمان لاتے ہو کہ جو جناب رسول خدا نے جناب علی مرتضی کے باب مین مقام غدیر خم
و دیگر مقامات مین ارشاد فرمائی ہین اور تمھارے ہان کی کتب معتبرہ مین لکھی ہوئی ہین اور ہم اس کتاب مین نقل
کر چکے ہین مثل لفظ امام وامیر ووصی ووزیر وخلیفہ ووارث وغیرہ کے دیکھو شعاع نہم وشعاع ششم وشعاع ہفتم

[1] جزو سوم سورہ آل عمران ۱۲ منہ

وشعاع عجمہم وشعاع بستم وشعاع بست ویکم وشعاع بست وہ وم وغیرہا کو پس ہمارے پاس اب تمہارے مرض
نفسانی کا کچھ علاج نہین ہے فاللہ یحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون لیکن چونکہ ہمکو محبت اسلامی باعث
ہوتی ہے لہذا ہم ایک بات اور کہتے ہین شاید حق سبحانہ وتعالی تمکو ہدایت کرے فمن یھد اللہ فھو المھتد
اور وہ یہ ہے کہ ہمنے جو خطبہ مبارکہ غدیر خم اپنے یہانکی کتابون سے نقل کیا ہے گو اوسمین لفظ امام
ووصی وخلیفہ سب الفاظ موجود ہین اور اتمام حجت کا کوئی دقیقہ باقی نہین ہے لیکن من کنت مولاہ فعلی
مولاہ یہ الفاظ بھی ہین اور تمہارے یہانکی کتب معتبرہ مین بھی وہ سب الفاظ موجود ہین لیکن روایات حدیث مین یادہ
یہی الفاظ ہین کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس کوئی حدیث غدیر خواہ شیعونکی روایت سے ہو خواہ سنیونکی روایت
ہو لفظ مبارکہ مولی سے خالی نہین ہے البتہ سنیونکی بعض روایتون مین بجاے لفظ مولی کے لفظ ولی ہے اور ہمارے
یہانکے خطبہ مبارکہ مین تو یہ دونون لفظین موجود ہین لیکن ظاہر ہے کہ ان دونون لفظون کا ایک ہی مادہ ہے اور معنی
مین بھی چندان فرق نہین ہے پس یہ عبد ضعیف ونحیف کہتا ہے کہ لفظ امام وخلیفہ وامیر وغیرہا ان سب الفاظ سے
بروز غدیر خم جناب رسول خدا کا لفظ مولی ارشاد فرمانا اولی وانسب واشمل وابلغ ہے چند وجوہ سے
اول یہ کہ لفظ مولی کے بہت سے ایسے معنی ہین کہ جو خلافت وامامت پر دلالت کرتے ہین مثل مالک وخداوند
وسید ومربی وولی امر ومتولی امر ومتصرف فی الامور واولی بالتصرف کے چنانچہ بعون اللہ تعالی ہم ان سب
معنی کو شعاع بست وچہارم مین خود کلام مجید وفرقان حمید سے بحوالہ تفاسیر معتبرہ اہل سنت وجماعت ثابت
کر چکے ہین اور لفظ امام وخلیفہ کے فقط ایک یا دو معنی ایسے ہین کہ جو امامت وخلافت کبری پر دلالت کرتے
ہین پس لفظ مولی کا ارشاد فرمانا اولی وانسب وابلغ ہوا گویا ایک ہی لفظ کے ارشاد فرمانے سے جناب رسولخدا
نے کئی بار تمام تاکید بیان خلافت وامامت علی مرتضی کی فرمائی اور یہ انتہا ہے فصاحت وبلاغت ومعجز بیانی
کلام معجز نظام حضرت خیر الانام ہے ولکن لا تفقھون **دوم** یہ کہ لفظ مولی مین معنی محبت وناصریت بھی پائے جاتے
ہین پس جناب رسولخدا کا لفظ مولی کا ارشاد فرمانا صریح اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ علی ابن ابیطالب کو نہ صرف اپنا
امام وخلیفہ بھی سمجھو کہ وہ مثل میرے تم لوگون کا مالک وسید واولی بالتصرف ہے اور اوس سے اپنے
دل سے محبت بھی رکھو اور ہر حالت مین اوسکی مدد کرو یہ نہین کہ زبان سے تو اقرار اوسکی حقیقت کا کرو اور دل مین

مثل منافقین اوس سے عداوت رکھو سوم یہ کہ آیہ انما ولیکم اللہ الآیہ جناب امیر کی شان مین پہلے ہی نازل ہو چکا تھا
چنانچہ ہم شعاع ششم مین اسکی شان نزول کو کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے لکھ چکے ہین اور دلائل وبراہین قاطعہ
سے امامت ووزارت وخلافت شاہ ولایت بھی اس آیہ مبارکہ سے ثابت کر چکے ہین پس جناب رسول خدا نے
بھی بمقام غدیر خم مین امامت وخلافت علی ابن ابیطالب لفظ مولی اور لفظ ولی کے ساتھ بیان فرمائی تاکہ آیہ کریمہ کے
مطابق ہو اور اگر بچشم انصاف دیکھا جاوے تو حقیقت مین حدیث غدیر مفسر ومبین ہے آیہ انما ولیکم اللہ کی کما لا یخفی
علی اولی الالباب چہارم یہ کہ جناب رسولخدا کا اولی بالتصرف ہونا کہ جو بعد حق سبحانہ وتعالی کی شان ہے رسول کی
قرآن مین بلفظ اولی ہے چنانچہ جناب رسولخدا نے بھی صدر حدیث غدیر مین آیہ کریمہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم سے اپنی
اولویت پر استدلال کیا ہے لہذا بعد اس استدلال کے ضرور تھا کہ آپ ایسی لفظ ارشاد فرماتے کہ جو صدر کلام
کے مطابق ہو لہذا آپ نے اپنی واپنے بھائی کی اولویت پر لفظ مولی کا اطلاق فرمایا اور اس کلام کا حسن انتظام اہل
علم وفہم پر ظاہر ہے کہ دونون لفظون کا ایک ہی مادہ ہے پنجم یہ کہ چونکہ جناب رسول خدا کو بعد بیان امامت
وخلافت علی اون لوگون کے حق مین دعا فرمانا بھی منظور تھا کہ جو علی ابن ابیطالب سے تولا کرین لہذا آپ نے اپنے
بھائی کی امامت وخلافت کو ایسی لفظ کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ جو ذو معنیین ہے یعنی اوسکے معنی اولی بالتصرف کے بھی ہین
اور محبوب کے بھی ہین پس جہت اول کے سبب سے صدر حدیث سے مطابق ہے اور جہت ثانیہ کے سبب سے آخر حدیث
یعنی لفظ اللہم وال من والاہ کے لیے مناسب ہے اور یہ انتہائی بلاغت وجامعیت کلام ہے کہ سوا معصوم کے اور کسی کی زبان سے
ایسے کلام کا ادا ہونا ممکن نہین ششم یہ کہ لفظ مولی وولی کا اطلاق خدا ورسول خدا ونائب رسول کہ جو امام
وخلیفہ ہے تینون پر ہو سکتا ہے اور سوا ان دونون لفظون کے اگر اور کسی لفظ کا بھی اطلاق اسطرح ہو سکے مثل سید ومالک
وغیرہ کے تو وہ الفاظ لفظ مولی وولی کے معنون مین داخل ہین لیکن وہ جامعیت اولیٰ کہان کہ جو لفظ مولی وولی
مین ہے اور لفظ امام وخلیفہ کا اطلاق ہرگز اسطرح پر نہین ہو سکتا اگرچہ امام کا اطلاق بمعنی اعم رسول پر ہو سکتا ہے
لیکن خدا پر نہین ہو سکتا ہے اور خلیفہ کا اطلاق بمعنی اخص یعنی صاحب خلافت متصلہ کہ جس سے مراد نیابت
رسول وامامت امت ہے نہ خدا پر ہو سکتا ہے نہ رسول پر پس ایسے لفظ کا جناب علی مرتضی کے باب مین ارشاد فرمانا
کہ جسکا اطلاق خدا ورسول پر بھی ہو سکتا ہو آپکے کمال عظمت وجلالت قدر پر دلالت کرتا ہے علاوہ اسکے

اکثر طرق حدیث غدیر سے ثابت ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ان اللہ مولای وانا ولی کل مومن ثم اخذ
بید علیؑ فقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ ترجمہ تحقیق اللہ میرا مولی ہے اور مین ہر مومن کا ولی ہون بعد اوسکے علی کا
ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جس کا مین ولی ہون پس اوسکا علی ولی ہی انتہی اور بعض طرق حدیث مین ہی کہ خدای عز وجل میرا مولا ہے
اور مین سب مومنون کا مولی ہون اور جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہی چنانچہ شعاع چہارم
وبلیل نہم مین ہم ان الفاظ مبارکہ کا ذکر کر چکے ہین ظاہر ہے کہ سیاق ان احادیث مبارکہ کا مطابق ہی سیاق آیۂ
انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الآیۃ کی کہ اوس آیت مین بھی حق سبحانہ وتعالی نے پہلے اپنی ولایت کو
بیان کیا ہے بعد اوسکے اپنے رسول کی ولایت کو اور بعد اوسکے اپنے رسول کے نائب و وزیر جناب امیر کی ولایت
کو اور اس سے بالبداہت وجوہ ثابت ہوتا ہی کہ جناب علی مرتضی کی اطاعت مثل اطاعت خدا ورسول واجب ہے اور
آپ کی خلافت کا انکار مثل انکار رسالت رسول وانکار الوہیت حق سبحانہ وتعالی ہے پس یہ بلاغت وجامعیت
سوا لفظ مولی اور ولی کے اور کسی لفظ کے استعمال کرنے سے مثل امام وخلیفہ کے حاصل نہین ہو سکتی تھی اس سبب
کہ اون الفاظ کا اطلاق خدا ورسول ونائب رسول تینون پر نہین ہو سکتا ہفتم یہ کہ لفظ مبارک مولی وولی
مقبول بارگاہ صمدیت ہی وحق سبحانہ وتعالی نے اپنی ذات منزہ صفات کے لیے ان دونون لفظون کو پسند
فرمایا ہے چنانچہ کلام مجید وفرقان حمید کی آیات بینات مین بکثرت جناب رب العزت کی ذات پاک پر ان دونون
لفظون کا اطلاق ہے اور مین یہان فقط اون آیات کو لکھتا ہون کہ جنمین لفظ مولی کا اطلاق حق سبحانہ وتعالی پر آیا ہے
چنانچہ آخر سورہ بقرہ مین ہے ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا
فانصرنا علی القوم الکافرین ترجمہ ای پروردگار ہمارے اور نہ رکھ تو ہمارے اوپر ایسا بار کہ جسکے اوٹھانے کی ہم مین طاقت
نہو اور معاف کر ہمسے اور بخشدے ہمکو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا مولی ہے پس فتح دے تو ہمکو کافرون کی قوم پر تفسیر
بیضاوی مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی سید کے لکھے ہین اور تفسیر جلالین و تفسیر کشاف مین سید
ومتولی امور دو معنی لکھی ہین اور جزو چہارم سورہ آل عمران مین ہے بل اللہ مولٰکم وہو خیر
الناصرین ترجمہ بلکہ اللہ تمھارا مولی ہی اور وہ سب مدد کرنے والون سے بہتر ہے انتہی اس آیت مین مولی
کے معنی ناصر کے ہو سکتے ہین اور جزو ہفتم سورہ انعام مین ہے ثم ردوا الی اللہ مولٰہم

الحق یعنی بعد اوسکے پھیرے جاوینگے طرف اللہ کے کہ جو اونکا مولی ہے حق تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی مالک کے لکھے ہین اور ترجمہ فتح الرحمن مین خداوند کے اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین کارساز کے اور تفسیر جلالین مین مالک کے اور تفسیر بیضاوی مین متولی امر کے اور جزو نہم سورۃ الانفال مین ہے وان تولوا فاعلموا ان اللہ مولکم نعم المولی ونعم النصیر یعنی اور اگر پھر جاوین وہ لوگ پس آگاہ ہو تم کہ تحقیق اللہ مولی تمھارا ہے اچھا مولی ہے اور اچھا مددگار ہے انتہی اس آیت مین مولی کے معنی ناصر کے ہوسکتے ہین اور جزو یازدہم سورۃ یونس مین ہے وردوا الی اللہ مولٰہم الحق یعنی اور پھیرے جاوینگے وہ لوگ طرف اللہ کی کہ جو اونکا مولی حق ہے تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین مالک کے لکھے ہین اور تفسیر بیضاوی مین رب اور متولی امر کے لکھے ہین اور جزو دہم سورہ توبہ مین ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا یعنی کہہ اے محمد کہ ہمکو ہرگز نہ پہونچیگا مگر جو کچھ کہ لکھدیا ہے اللہ نے واسطے ہمارے وہ ہمارا مولی ہے تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین کارساز کے اور تفسیر جلالین اور تفسیر بیضاوی مین متولی امور کے لکھے ہین اور جزو ہفدہم سورۃ الحج مین ہے فاقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واعتصموا باللہ ھو مولٰکم نعم المولی ونعم النصیر یعنی پس قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور مضبوط پکڑو تم طاعت کو اللہ کی وہی تمھارا مولی ہے پس اچھا مولی ہے اور اچھا مددگار تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن مین خداوند کے اور تفسیر جلالین اور تفسیر بیضاوی مین متولی امور کے لکھے ہوئے ہین اور جزو بست و ششم سورہ محمد مین ہے ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم یعنی یہ اس سبب سے ہے کہ تحقیق اللہ مولی ہے اون لوگون کا کہ جو ایمان لائے اور تحقیق کافرون کے لیے کوئی مولی نہین ہے ترجمہ فتح الرحمن و ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی کارساز کے لکھے ہین ور ناصر کے بھی معنی

ہوسکتے ہین اور خبر بست وہشتم سورۃ التحریم مین ہے واللہ مولٰکم یعنی اللہ تمھارا مولی ہے
تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن مین کارساز کے
اور تفسیر بیضاوی مین متولی امر کے لکھے ہوئے ہین اور پھر اسی سورہ تحریم مین ہے وان تظاہرا
علیہ فان اللہ ہو مولٰہ وجبرئیل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذلک ظہیر ٥
یعنی اور اگر باہم متفق ہو گی تم دونون (یعنی حفصہ وعائشہ) پیغمبر کے ضرر پہونچانے پر پس تحقیق اللہ اوسکا مولی ہے
اور جبرئیل اور صالح المومنین اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہین انتہی اس آیت مین لفظ مولی کے معنی ناصر کے ہوسکتے
ہین — ان آیات بینات کی نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئی فائدہ اولی تفاسیر وتراجم معتبرہ اہل سنت
وجماعت سے اکثر آیات مین لفظ مولی کی معنی سید ومتولی امور ومالک وخداوند وکارساز وصاحب کہ جو اردو کے
محاورے مین مالک کے معنون مین مستعمل ہے ثابت ہوئے اور بغرض اختصار ہمنے اسیقدر پر اکتفا کی ورنہ اور کئی
معنی لفظ مولی کی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوسکتے تھے چنانچہ شعاع بست وچہارم مین جو تحقیق معانی لفظ مولی
کی ہمنے لکھے ہین او سمین انمین سے بعض آیات بینات بھی ہمنے نقل کیے ہین اور سنیونکی تفاسیر وتراجم معتبرہ سے
یہ معنی بھی ثابت کیے ہین اور انکے علاوہ اور بھی کئی معنی ثابت کیے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بعد خدا ورسول سوا امام و
خلیفہ کے کہ جو نائب رسول خدا ہے اور کوئی شخص سید ومتولی امور وخداوند ومالک تمام امت کا نہین ہوسکتا پس
ثابت ہوگیا کہ لفظ مولی کی اطلاق کے لیے پہلے حق سبحانہ وتعالی احق واولی ہے اور بعد اوسکے اوسکا رسول بعد
اوسکے اوسکا نائب کہ جو امام وخلیفہ ہے تمام امت کا پس اسی سبب سے جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم مین جسطرح
اپنی مولائیت کو سب مسلمانون پر ثابت کیا ہے اوسی طرح اپنے بھائی ووصی وخلیفہ کی مولائیت کو بھی سب
مسلمانون پر ثابت کیا ہے کسی طرح کا فصل اور فرق نہین فرمایا فائدہ ثانیہ جہان کہین ان آیات مین سے
ہمنے لکھدیا ہے کہ اس آیت مین مولی کی معنی ناصر کے ہوسکتے ہین وہان مفسرین اہل سنت وجماعت نے بھی لفظ
مولی کی معنی ناصر کے لکھے ہین پس اب ہمکو سنی یہ بتائین کہ اسکا کیا سبب ہے کہ اونکے مفسرین نے کہین تو لفظ
مولی کی معنی سید وخداوند ومالک وغیرہ کے لکھے ہین اور کہین ناصر کے لکھے ہین سوا اسکے اور کچھ اونکے پاس جواب
نہین ہے کہ جہان جیسا قرینہ پایا ہے ویسے معنی مراد لیے ہین اور حق بھی یہی ہے پس اب ہم اون حضرات سے

پوچھتے ہین کہ کیا سبب ہے کہ تم حدیث غدیر مین لفظ مولی کو معنی سید و خداوند و مالک غیرہ کو مراد نہین لیتے ہو کہ جو امامت و خلافت کبری پر دلالت کرتے ہین حالانکہ جسقدر دلائل و قرائن ہم لکھ چکے ہین اس سے زیادہ او کس بات کی اثبات کے لیے درکار ہو سکتے ہین پس حاشا و کلا اب امامت و خلافت بلا فاصلہ شاہ ولایت پر ایمان لانے مین کوئی عذر تمکو باقی نہین ہے لیکن دیدہ و دانستہ امر حق سے انکار کرنے کی تو بات ہی اور ہے وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلما وعلوا فائدۂ ثالثہ ہمنے جو دعوی کیا تھا کہ حق سبحانہ و تعالی کو لفظ مولی پسند ہے کہ اوسنے اپنی ذات پاک پر لپنے کلام مجید مین بہت جگہہ اس لفظ کا اطلاق فرمایا ہے وہ ہمارا دعوی ان آیات بینات کی نقل کرنے سے بخوبی ثابت ہو گیا اور لفظ امام و خلیفہ وغیرہ پر لفظ مولی کی ترجیح کی وجہ بھی معلوم ہو گئی حالانکہ جناب علی مرتضی کی باب مین جناب رسول خدا کا لفظ امام و امیر و سید و وصی و خلیفہ و وزیر وغیرہ ان الفاظ کا ارشاد فرمانا بھی کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے بعون اللہ تعالی ہم اسی کتاب مبارک و مستطاب مین اکثر ثابت کر چکے ہین پس اوب حضرات سنت و جماعت اس عبد ضعیف و نحیف نے بپاس اخوۃ اسلامی حتے الوسع کوئی دقیقہ تمھاری نصیحت کا باقی نہین رکھا ہے ولا ينفعكم نصحي ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم هو ربكم و اليه ترجعون اب مین بعون اللہ تعالی احمد الدین و اغلظ صاحب کے اوس کلام مہمل و بیمعنی کی رد کی طرف متوجہ ہوتا ہون کہ جو اس باب اول مین باقی رہ گیا ہے وما توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه انيب قولہ دیکھو خود تمھارے ہی مذہب شیعہ کی معتبر کتاب اخبار ماتم مطبوعہ مطبع حسینی رام پوری کی مجلس اول ص ۳ مین مروی ہے فلما خرجوا من عنده عليه السلام في مرضه وبقي عنده العباس والفضل وعلي واهل بيته خاصة فقال له العباس يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان يكن هذا الامر فينا مستقرا من بعدك فبشرنا وان كنت تعلم انا نغلب عليه فاوص بنا فقال انتم المستضعفون من بعدي یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مرض الموت مین جب سب حاضرین ان کے پوچھنے آنحضرت کے گھر سے نکلے اور باقی رہے عباس و فضل و علی علیہم السلام تو عباس بولے کہ ای رسول خدا اگر امر خلافت بعد آپکے ہمکو ملے تو آپ اسکی بشارت دین اور اگر آپ جانتے ہین کہ ہم باز رہینگے اوس سے تو ہمین وصیت کر

ملہ یہ عبارت اخبار ماتم مین اسمقام پر نہین ہے ۱۲ منہ

پس حج اب یا انحضرت علیہ السلام نے کہ تم عاجز ہوا وٹھانے بوجھ امارت سے بعد میرے تم کلامہ من عینہ **اقول** واعظ صاحب
اخبار ماتم کو مذہب شیعہ کی معتبر کتاب لکھتے ہین حالانکہ یہ ایک شخص روضہ خوان کی تالیف ہے چنانچہ مولف بیچارے
کتاب مذکور کے صفحہ ۵ مین بعد حمد و نعت کے خود ہی لکھتے ہین کہ اما بعد راقم سطور ماتم معترف بالقصور محتاج غفران لم یزل
محمد حسین بن محمد علی ابن حاجی محمد بیگ بن آقا علی نقی کہ لقب کہاجی سے زبان زد اہل روزگار ہے ورق پارہ کاغذ دہم
او نجاطر محبین پر حسن اعلان سے خلاصہ نکا ہے کہ والد میرے قوم ترک قبیلہ افشار شہر ارومی کے رہنے والے
نوجوان اذربائیجان سے ہندوستان کو آئے شوق روضہ خوانی مین اساتذہ کامل مرزا حاجی ابوطالب اور
شاہ حسین رضوان مکانان کی خدمت بجالائے مجھکو بھی بدو فطرت سے یہ فن سعادت مآل وراثت مین ملا انتہی
کلامہ اہل بیت انصاف فرمائین کہ کلام علما و فقہا و محدثین و مفسرین کا معتبر سمجھا جاتا ہے یا روضہ
خوانون اور مرثیہ گویون کا با این ہمہ اگر فقط یہی جو فروشی و گندم نمائی ہوتی تو خیر لیکن چونکہ واعظ صاحب کا
مطلب ان روضہ خوان کی بھی تحریر سے نہ نکلا لہذا اونھون نے بمقتضاے فطرت اصلی و عادت جبلی
اس نقل مین کئی طرح کی تحریف و خیانت کی ہے **اول** نقل الفاظ مین کمی و بیشی و تقدیم و تاخیر
کی ہے حالانکہ نقل کو چاہیے کہ کالاصل ہو ورنہ صریح خیانت ہے جسکا جی چاہے اصل کتاب اور
واعظ صاحب کی نقل سے مقابلہ کر کے ملاحظہ کرے اور بعض اختلافات کو مین نے حاشیہ پر لکھدیا ہے
دوم اس کتاب اخبار ماتم مین مولف نے جو عبارت عربی درج کی ہے اوسکا ترجمہ بھی لکھدیا ہے واعظ صاحب نے اوس
ترجمے کو تو چھوڑ دیا ہے اپنا طبع زاد ترجمہ لکھا ہے اور پھر آخر مین لکھدیا ہے کہ تم کلامہ من عینہ تاکہ لوگون کو معلوم
ہو کہ یہ ترجمہ بعینہ مولف اخبار ماتم کا ہے اس تلبیس و تدلیس کی بھی کچھ انتہا ہے **سوم** جو خود ترجمہ لکھا ہے
وہ بالکل عبارت عربی کے خلاف اور اپنے مطلب کے موافق معلوم نہین کہ اس طرح کی حرکات سے اس شخص کو کیا
فائدہ چنانچہ اسکی کسی قدر تفصیل مین بیان کرتا ہون کہ عبارت حدیث مین ہے ان یکن ہذا الامر فینا مستقرا
من بعدک فبشرنا اوسکا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ اگر امر خلافت بعد آپ کے ہمکو ملے تو آپ اسکی بشارت ہمکو دین اب کوئی
واعظ صاحب سے پوچھے کہ مستقر کا مصدر تو استقرار ہے اوسکے معنی ملنے کے آپ نے کس لغت سے لکھے ہین
اور وان کنت تعلم انا نغلب علیہ فاوص بنا کا ترجمہ لکھا ہے کہ اور اگر آپ جانتے ہین کہ ہم باز رہینگے اوس سے

تو ہمین وصیت کر و برائے خدا کوئی انصاف کرے کہ انا نتغلب علیہ کا ترجمہ ہم بازرہینگے اور سہ کیونکر صحیح ہو
یہ تو ایسی لفظ ہے جو صریحاً حضرات ثلاثہ خصوصاً اول وثانی کے غصب خلافت کرنے پر دلالت کرتی ہے
چنانچہ یہ عبارت خود واعظ صاحب نے کتاب اخبار ماتم سے نقل کی ہے فقال له العبّاس یا رسول الله
ان یکن هذا الامر فینا مستقرّا من بعدك فبشّرنا وان کنت تعلم انا نتغلب علیه فاوص بنا
اور ترجمہ اوسکا غلط لکھا ہی صحیح ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ پس کہا اون حضرت سے عباس نے کہ ای رسولخدا اگر یہ امر (یعنی
خلافت) ہم مین بعد آپکے قرار پاوے تو آپ ہمکو بشارت دیں اور اگر آپ جانتے ہون کہ ہم اس امر کی بابت
مغلوب کر دیے جاوینگے تو ہمین وصیت کیجیے انتہی ظاہر ہے کہ مغلوب کر دیے جانے سے مراد صریح غصب
خلافت ہی اور جواب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسپر دلیل بین ہے چنانچہ صحیح ترجمہ فقال انتم المستضعفون
من بعدی کا یہ ہے کہ پس جواب دیا جناب رسولخدا نے کہ تم لوگ ضعیف سمجھے جاؤگے میرے بعد (یعنی خلافت تم لوگو
غصب کر لیجائیگی) واعظ صاحب نے بسبب کمال خیانت یہ تحریف کی ہے کہ اس عبارت کا ترجمہ یون لکھا ہی کہ تم
عاجز ہوا و ٹھاؤ گے بوجہ امارت میرے بعد سے ظاہر ہے کہ یہ ترجمہ بالکل مکر و خدع ہے یخادعون الله والذین
امنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون اور اس بندہ ضعیف نے جو ترجمہ کیا ہے
اوسکی صحت مین کوئی اہل علم وفہم کلام نہین کر سکتا بلکہ خود بھی قرآن مجید و فرقان حمید بھی اور اس امر کو ثابت کرتا ہے
کہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام پیشین گوئی یہ مشتمل ہے چنانچہ جو لفظ حضرت ہارون نے اپنے
باب مین ارشاد فرمائے تھے جبکہ سامری نے بنی اسرائیل کو متفق کر کے آپکی خلافت کو غصب کر لیا تھا وہی لفظ ہمارے
حضرت نے اپنے اہلبیت علیہم السلام کے باب مین ارشاد فرمائی چنانچہ اس امت مین بھی ثانی سامری نے اول کو گوسالہ قرار دیا اور اکثر
امت نے مثل بنی اسرائیل اون دونون کی پیروی کی اور خلافت کو اہلبیت علیہم السلام سے غصب کر لیا صدق
رسول الله صلی الله علیه وسلم ویشهد بصدق کلامه روحی وجسمی وجلدی و
شعری وسوادی وبیاضی وما انا من المکذبین المعاندین والحمد لله رب العالمین پس ہمی حضرت سفینہ کلام خدا
اون کو یاد کرو کہ وہ کیا تھا اور اگر تم مین سے کسیکو خصوصاً واعظ صاحب کو یاد نہ آئے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد
تو ہم یاد دلاتے ہین اور کلام مجید مین جزو نہم سورہ اعراف کا پتہ بتاتے ہین لیکن اگر تمنے اندھون کی طرح قرآن د

کیا ہے اور کچھ نہیں سمجھتے تو ہم اس اجمال پر اکتفا نہیں کرتے اور یا وصف اسکے کہ اوّل کتاب میں لکھ چکے ہین پھر یہان مکرر
بیان کرتے ہین کہ جب حضرت موسی کوہ طور پر شریعت لینے گئے اور حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے جیسا کہ کلام
مجید مین حق سبحانہ وتعالی نے خبر دی ہے یعنی وقال[1] موسی لاخیہ ھرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع
سبیل المفسدین ترجمہ اور کہا موسے نے اپنے بھائی ہارون کو کہ خلیفہ ہو میرا میری قوم مین اور
اصلاح کرو اور پیروی نکرو مفسدون کی راہ کی انتہی اور آپ کی قوم نے باغواے سامری گوسالہ پرستی اختیار کی اور حضرت
ہارون کا کہنا نہ مانا اور انکی خلافت کو تسلیم نکیا اور حضرت موسی کوہ طور سے جب واپس آئے اور قوم کی تنبیہ کے
لیے حضرت ہارون پر غضبناک ہوئے تو آپ نے جواب مین یہی فرمایا کہ جسکی حق سبحانہ وتعالی خبر دیتا ہے کہ
قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی ترجمہ کہا حضرت ہارون نے کہ اے
میری ماں کے بیٹے تحقیق قوم نے مجھکو ضعیف سمجھا اور قریب تھا کہ مجھکو مار ڈالین اب انصاف کرو کہ استضعفوا
اور یستضعفون مین کیا فرق ہے کیا یہ دونون لفظین ایک نہین ہین چونکہ حضرت ہارون نے حضرت موسی
کو اپنی مصیبت گذشتہ کی خبر دی تھی لہذا لفظ ماضی کا استعمال فرمایا اور ہمارے جناب رسولخدا نے اپنے اہلبیت کی
مصیبت آیندہ کی پیشین گوئی فرمائی لہذا لفظ مفعول ارشاد فرمائی کہ جو زمانہ آیندہ پر دلالت کرتی ہے اور قید من بعدی سے
اسکی تصریح کر دی فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** اب شیعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کہینگے شاید
انکو غدیر خم کا دن یاد نتھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت خلافت کا سوال
کرتے کیونکہ یہ نہین جانتے تھے کہ غدیر کے دن حضرت علی من اللہ ورسولہ خلیفہ بن چکے ہین اب پھر پوچھنا خطا ہے
اور یہان تو حضرت علی بھی حاضر ہی تھے یہ کیون نہ بولے کہ مین غدیر کے دن خلیفہ بن چکا ہون اب پھر وہی سوال
کرنا فضول ہے **اقول** شیعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق مین یہ کہینگے کہ انکو غدیر خم کا دن بخوبی یاد تھا اور وہ
معرکہ ایسا نہین تھا کہ کوئی اسکو بھول جاتا اور یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ حضرت علی من اللہ ورسولہ خلیفہ بن چکے
ہین لیکن یہ بھی وہ جانتے تھے کہ حضرت علی کے معاند بہت ہین اور انہی تھے اوسے بعد وفات جناب سرور کائنات انکو مسند خلافت
پر متمکن و مستقر ہونے دینگے اصحاب عقبہ کو بھی بخوبی پہچانتے تھے اور جو مشورے کہ اصحاب النار مین ہوا کرتے تھے اونسے بھی واقف تھے تخلف جیش اسامہ کو بھی

[1] جزو نہم سورہ اعراف ۱۲ منہ

کہ جو غصب خلافت ہی کی نسبت ہوا تھا اپنی آنکھ سے دیکھ چکے تھے اور منع قرطاس کے معرکے کو بھی ملاحظہ کر چکے
تھے لہذا انھون نے مخبر صادق سے پوچھا کہ اگر آپکے بعد آپکے حکم کی تعمیل کیجاے اور خلافت ہم مین
ہوجیسا آپکے حکم کی مستقر ہو تو بعلم نبوت آپ ہمکو بشارت دیجیے اور اگر آپ جانتے ہون کہ اہل باطل ہمکو
مغلوب کر دینگے تو ہمکو وصیت فرمایے کہ ہم کیا کرین اور اہل بصیرت اس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہین
کہ حضرت عباس نے جو خلافت کی تعبیر ہذا الامر کے ساتھ کی وہ اسپر شاہد ہے کہ پہلے سے امر خلافت
خم غدیر مین معین و مشتہر ہو چکا تھا اور اگر ایسا نہوتا تو آپ ہذا الامر کا اشارہ کسکی طرف کرتے کیا یہ بھی
ممکن ہے کہ مشار الیہ غیر معین کی طرف کوئی اشارہ کرے خصوصا وہ شخص کہ جو فصحاے عرب مین سے
ہو اور حضرت علی بھی بیشک حاضر تھے اور حضرت عباس کے سوال کا مطلب بخوبی سمجھتے تھے پس
کوئی وجہ منع کرنیکی نہ تھی اور جناب رسولخدا نے جو فرمایا کہ انتم المستضعفون من بعدی یہ بعلم نبوت
حضرت عباس کے سوال کا جواب دیا کہ تم لوگ میرے بعد ضعیف سمجھے جاوگے اور منافقین اور
معاندین میرے حکم کی تعمیل نکرینگے اور میرے اہلبیت مین خلافت کو مستقر ہونے نہ دینگے
چنانچہ ہم اس بات کو ثابت کر چکے اور اپنے دعوی پر ایک آیہ وافی ہدایہ سے ایک دلیل بھی لا چکے اگر اب
بھی جاحدین و معاندین انکار کرین تو ہم ایک دوسری آیت پیش کرتے ہین حق سبحانہ وتعالی سورۂ قصص مین بنی
اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ
ونجعلہم الوارثین ۝ ونمکن لہم فی الارض ونری فرعون وہامان وجنودہما منہم ما
کانوا یحذرون ترجمہ اور ارادہ کرتے تھے ہم اس بات کا کہ احسان کرین ہم اون لوگون پر کہ ضعیف
سمجھے گئے تھے زمین مین اور بنائین ہم اونکو امام اور بنائین ہم اونکو وارث اور تمکین دین ہم اونکو زمین مین
اور دکھلائین ہم فرعون کو اور ہامان کو اور اون دونون کے لشکرون کو اور اون لوگون سے اوس چیز کو
کہ جس سے وہ ڈرتے تھے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین استضعفوا بصیغہ مجہول ہے اور ہمارے حضرت
کے کلام مین مستضعفون بصیغہ مفعول اور ظاہر ہے کہ مفعول فعل مجہول سے نبتا ہے پس ان دونون لفظون
مین کیا فرق ہے اور انکے معنی مین کیونکر اختلاف ہو سکتا ہے افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا

شاید کوئی سنی صاحب اپنی نافہمی سے کہین کہ خلافت تو حضرت علی کے لیے تھی حضرت عباس نے یہ کیون پوچھا
کہ اگر یہ امر خلافت ہم مین بعد آپکے قرار پاوے تو آپ ہمکو بشارت دین اور اگر آپ جانتے ہون کہ ہم اس امر کی بابت
مغلوب کر دیے جاوینگے تو ہمین وصیت کیجیے تو اس شبہہ کا جواب ظاہر ہے کہ حضرت عباس نے لفظ فینا
بصیغہ جمع متکلم مع الغیر ارشاد فرمائی ہے اور استقرار خلافت جناب علی مرتضی کی اسطرح تعبیر کرنا کہ اگر خلافت
ہم مین قرار پائے کوئی محل تعجب و شک نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ حضرت عباس اور جناب علی مرتضی حقیقی
چچا اور بھتیجے تھے کوئی غیر نہ تھے پس جب خلافت جناب علی مرتضی سے غصب کر لی گئی تو فی الحقیقت
تمام خاندان رسالت ضعیف کر دیا گیا از انجملہ حضرت عباس بھی تھے چنانچہ جواب رسول خدا کہ انتم المستضعفون
بعدی یعنی تم لوگ ضعیف سمجھے جاؤگے میرے بعد اسپر شاہد عادل ہے **قولہ** اب دوسری روایت شیعہ کی
سنو وہی شیعہ کتاب اخبار ماتم مطبع مذکور صفحہ ۱۱ پر دوسری روایت سے لکھتا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مرض الموت مین خادم سے بولے کہ ردوا الی اخی علی بن ابیطالب و عمی[۱] فحضرا فلما
استقر بھما المجلس[۲] قال رسول اللہ صلعم یا عباس یا علی تقبل وصیتی
وتنجز عہدی[۳] وتقضی دینی فقال العباس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عمک شیخ کبیر ذو عیال کثیر وانت تبار الریح[۴] سخاء وکرما[۵] و علیک وعد لا ینہض بہ عمک
فاقبل علی علی یعنی پکار و بھائی میرے علی اور چچا میرے عباس کو کہ کچھ کہنا ہے جب وہ دونون بزرگوار
دولت سرا مین آکر خدمت اقدس مین روبرو بیٹھے تو فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے ای عباس ای چچا میرے
وصیت میری گوش قبول مین سنو اور وعدون کو وفا اور قرض کو ادا کرو میرا خلیفہ بنو پس عباس نے
جواب دیا کہ ای حبیب خدا تمھارا چچا بہت بوڑھا ہے یعنی پیری مین ہے اور بال بچون والا ہے تم
سخا و کرم مین طوفان ہو وعدہ عطا وجود بے پایان ہے اوسے عم غریب آپکا وفا نہین کر سکتا الی آخرہ

[۱] اخبار ماتم مین اس عبارت کے اول مین ہے فلما حضرا من عندہ واعظ صاحب نے اس عبارت کو یہان سے تحریف کر کے پہلی عبارت
جو نقل کی ہے اوسکے اول مین لکھدیا ہے ۱۲ منہ [۲] کتاب اخبار ماتم مین یا عم رسول اللہ ہے ۱۲ منہ [۳] کتاب اخبار ماتم مین عِدتی
ہے ۱۲ منہ [۴] کتاب اخبار ماتم مین تباری الریح ہے ۱۲ منہ

من عینہ **اقول** اس ترجمے مین واعظ صاحب نے عجیب غریب حرکت کی ہے کہ میر اخلیفہ ہو اپنی طرف سے بڑھا یا ہے حالانکہ متن مین کوئی ایسی لفظ نہین ہے کہ جو اس معنی پر دلالت کرے اور پھر آخر مین الی آخرہ من عینہ لکھدیا ہے تاکہ جاہل اور نا فہم یہ سمجھین کہ واعظ جی نے یہ ترجمہ کتاب اخبار ماتم سے بعینہ نقل کیا ہے لہذا مجھکو ضرور ہوا کہ مولف اخبار ماتم نے جو ترجمہ بطور حاصل مطلب[1] کے لکھا ہے وہ اس مقام پر صفحہ ۱۱ کتاب مذکور مطبوع مطبع حسینی واقع رامپور سے نقل کرون **وہی** ہذہ ہے بھائی علی اور چچا عباس کو پکار کر کچھ کہنا ہے سامنے بلا لو وہ دونون بہ تگاپو پھر دولت سرا مین پھرے خدمت اقدس مین روبرو بیٹھے فرمایا اے عم کرام خیر الانام کہ میری وصیت گوش قبول مین سنو اور وعدون کو وفا قرض کو ادا کرو عباس نے جواب دیا کہ اے حبیب خدا تمہارا چچا بہت بوڑھا اور بال بچون والا ہے تم سخاوکرم مین طوفان وعدہ عطا جود بے پایان اوسے عم غریب وفا نہین کرسکتا پس امیر المومنین علی کی جانب خطاب کیا **انتہی** یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ شیعہ وسنی دونون اس بات کے قائل ہین کہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے کہ الحیاء من الایمان پس کیا یہی معنی حیا کے ہین کہ قطع نظر اور اختلافات کے واعظ صاحب نے ایک فقرہ یعنی (میرا خلیفہ ہو) اپنے مطلب کے موافق ایسا بڑھا دیا کہ نہ عبارت عربی مین موجود ہے نہ مولف اخبار ماتم کے ترجمے مین اور باوصف اسکے کہ یہ عبارت نقل کی کہ فاقبل علی علی لیکن اوسکا ترجمہ نہ لکھا کہ جسکا ترجمہ صاحب اخبار ماتم نے یہ لکھا ہے پس امیر المومنین علی کی جانب خطاب کیا اور پھر لکھدیا کہ من عینہ تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ بعینہ مولف اخبار ماتم کا ترجمہ نقل کیا اگر اس شخص کو خدا و رسول سے حیا نہ تھی تو اس بات کے خیال کرنے سے بھی شرم نہ آئی کہ فحول علماء متکلمین شیعہ مین سے جو شخص تھوڑی سی بھی توجہ کریگا وہ اوسکا کشف استار و ہتک سرار کر دیگا **قولہ** یہ روایت اگرچہ اہلسنت کے نزدیک بالکل ہیچ ہے مگر شیعہ کو بھی خوب دکھتی ہے **اقول** تمام واعظ صاحب کی دوسری خیانت کا اظہار کیا جاتا ہے بعد اوسکے اونکی بات کا جواب دیا جائیگا اور وہ یہ ہے کہ انھون نے مثل فساق و فجار کے کہ لاتقربوا الصلوۃ سے ترک نماز پر استدلال کرتے ہین اور وانتم سکاریٰ کو چھوڑ دیتے ہین اخبار ماتم کی عبارت ناقص و ناتمام لکھی ہے اور جناب رسول خدا کا

[1] اخبار ماتم کے صفحہ مین خود مولف کہتے ہین کہ ترجمہ مین حاصل مضمون کی رعایت رکھی ۱۲ منہ

حضرت عباس سے خطاب کرنا جس امر کی توطیہ و تمہید کے لیے تھا اوسکو ترک کردیا ہی چنانچہ اخبار ماتم مین بعد قال قبل
علی علی کی جو عبارت ہی مین وسکو مع ترجمہ مولف کہ جو بطور حاصل مضمون کی ہے نقل کرتا ہون فقال یا اخی
تقبل وصیتی وتنجز عدتی وتقضی دینی فقال نعم یا رسول اللہ پس امیر المومنین علیؑ کیجانب خطاب کیا
فرمایا ای بہائی میری وصیت یاد رکہنا جو وعدہ کیا ہی وفا او رجتنا قرض ہے وہ سب ادا کرنا۔ عرض کی
بہت اچھا ای رسول خدا فقال له ادن منی فدنی منه فضمه الیه ونزع خاتمه من یده فقال له
خذ هذا فضعه فی یدك یہ جواب سنکے رسالت مآبؐ نے اونکو پاس بلایا جب نزدیک آئے تو سینے
لگا لیا دیاسے نبوت اور امامت کو جوش الفت مین ملایا ابواب علوم اور فتوح کی رموز کا طریقہ سنایا انگشتر کو
مہر دست مبارک سے اوتاری اور تاجدار ال اتی کو عطا کی فرمایا یہ نشانی ہماری اولینے انگشت مشکلکشا مین
پہنو ودعا بسیفه ودرعه وجمیع الامته فدفع ذلك الیه پس نبی اللہ نے شمشیر خاص اور جوشن زرہ
اور سارا اسامان منگایا۔ ہرگاہ وہ جمع مولشاہ اولیا کو عنایت کیا والتمس عصابة کان یشد ها علی بطنه
اذا لبس درعه سردار اوصیائی وہ پٹکا مانگا جو زرہ پہنکے کمر مبارک مین باندھا جاتا ان جبریل
نزل بها من السماء فجیئ بها الیه فدفعها الی امیر المومنین بد پٹکا جبریل امین ایکروز آسمان سے وہ کمربند آسمان سے
ہدیہ لائے تھے رسول مجید نے وہبی طلب کیا جب آیا تو اپنی پشت و پناہ امیر المومنین کو دیا وقال له اقبض هذا
فی حیاتی فرمایا ای جان پاک میری حیات مین اس مال پر قبضہ کرو پہر آل مین دیکہا چاہیے کیا انقلاب ہو
ودفع الیه بغلته وسرجها وقال امض علی اسم اللہ الی منزلك اپنا مرکب سواری اور ساز و زین
منگایا شاہ دین کو سونپ کے کہا اپنے گہر لیجاؤ یا امان خدا انتہی اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین کہ واعظ
صاحب نے جو اس روایت کو شیعہ کی رد قرار دی ہے تو یہ رد ہے یا ثبوت مذہب حق اور یہ جو اونھون نے
کہا ہی کہ یہ روایت اہلسنت کی نزدیک بالکل ہیچ ہی یہ بھی اونکا کذب محض اور دروغ بیفروغ ہے اونکے
یہاں کی اکثر کتب معتبرہ اسطرح کی روایات سے مملو ہین کہ جس سے جناب رسولخداؐ کا جناب امیر کو اپنا وصی مقرر کرنا
اور حضرت امیر کا آپکے ادائے قرض اور وفائے عہود کا ذمہ دار ہونا بخوبی ثابت ہی و نیز جناب
رسول خداؐ کا اپنے سب تبرکات جناب امیرؑ کو خاص کر دیے جانا یہ بھی حضرات سنیہ کی اکثر کتب

معتبرہ مین لکھا ہوا ہی لیکن ایسے شخص مہمل کی جواب مین زیادہ طول دینے کے لیے میرا دماغ وفا نہین کرتا لہذا مین ان آیات
و حدیث کی نقل سے اس مقام مین اعراض کرتا ہون اور امر وصایت جناب امیر اسقدر مشہور و معروف ہی کہ اہل
لغت معنی لفظ وصی کی بیان مین جناب امیر کا نام لکھدیتے ہین چنانچہ غیاث اللغات جو اہلسنت کی ایک مشہور
و معروف کتاب لغت ہی اوسکے صفحہ ۲۳۲ مین کہ جو مطبوعہ مطبع نولکشور ہی لکھا ہوا ہی وصی آنکہ باو وصیت
کردہ باشد از منتخب و نیز کنایہ از حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نیز اسی لفظ کی ثبوت مین شعاع ہیجدہم مین ہم سب
کچھ لکھ چکے ہین **قولہ** کیونکہ اگر حضرت علی کی خلافت خم غدیر کے دن مقرر ہوتی تو پھر رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
حضرت عباس کو کسلیے خلافت کا امر کرتے **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین جناب رسول خدا نے حضرت عباس کو کب
خلافت کا امر کیا تھا جو آپ یہ اعتراض کرتے ہین **قولہ** اچھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مرض الموت مین خلیفہ
بنانا کیا وجہ تھی **اقول** کوئی وجہ نہ تھی نہ جناب رسول خدا نے حضرت عباس کو مرض الموت مین خلیفہ بنایا لیکن
واعظ صاحب نے جو کچھ بہتان افترا کیا ہے اور ترجمہ حدیث منقول کتاب اخبار ماتم مین (میرا خلیفہ ہو) یہ لفظ
اپنی طرف سے بڑھائی ہے اوسکا فیصلہ انکو بعد مرنے کے معلوم ہوگا **قولہ** شاید شیعہ کی نزدیک رسول خدا صلعم معاذ اللہ
ایسے سہو و نسیان مین مبتلا تھے کہ دو اڑھائی مہینے کی ہی عرصے کی بات جو غدیر کے دن سے مرض الموت
تک گذرے تھے بھول گئے اور یاد نہ رہا کہ مجمع عام مین بروز غدیر حضرت علی کو خلیفہ کر چکا ہون **اقول** شیعہ کل
انبیا علیہم السلام کو اول عمر سے آخر عمر تک ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے معصوم اور سہو و نسیان سے مبرا سمجھتے ہین
اور اپنے رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب انبیاے مرسلین کا سید و سردار جانتے ہین و سب سے
افضل و بہتر کہتے ہین پھر اونکی سہو و نسیان کی کیون قائل ہونے لگے سنی البتہ ایسی باتونکو سب انبیا
علیہم السلام کی نسبت عموماً اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی نسبت خصوصاً جائز سمجھتے ہین لیکن وہ بیچارے
کیا کرین جب اونکی پیر و مرشد خلیفہ ثانی صاحب نے معاملہ طلب دوات و قلم و قرطاس مین جناب سرور کائنات
خلاصۂ ممکنات کیطرف ہذیان کی نسبت کی تو اونکو ایسے ہفوات مین کیا باک ہے الذین یؤذون اللہ
ورسولہ لعنوا فی الدنیا والآخرۃ ولہم عذاب الیم برائے خدا کوئی منصف مسلمان ہمکو انصاف سے جواب دے
کہ اسلام اسی کو کہتے ہین کہ یہ شخص کہ جسکا احمد الدین نام ہے اور واعظ تخلص ہے خود ہی یہ فقرہ (میرا خلیفہ ہو)

اخبار ماتم کی عبارت منقولہ کے ترجمے مین جعلسازی کرکے اپنی طرف سے بڑھائی اور خود ہی جناب رسولخدا پر سہو و نسیان کی
تہمت لگائی اور نسبت اوسکی شیعون کی طرف کردی ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص قیامت کا قائل نہین ہے اور روز
جزا و سزا پر ایمان نہین لایا اور یہ ظاہر ہے کہ جو روایت کہ ایک شخص روضہ خوان نے کتاب اخبار ماتم مین لکھی ہے
اگر شیعہ اوسکو تسلیم بھی کرلین تو اس سے اونکے مذہب کی تائید ہوتی ہے نہ تردید اس سبب سے کہ صاف ظاہر ہے کہ حضرت
عباس چونکہ جناب رسول خدا و علی مرتضے کے چچا تھے لہذا بزرگی کا خیال کرکے جناب رسول خدا نے پہلے اونکی طرف
خطاب فرماکے کہا کہ میری وصیت کو قبول کرو اور میرے وعدون کو پورا کرو میرے قرض کو ادا کرو تاکہ اونکو محل
شکایت نہو اور آپ کو علم نبوت سے معلوم تھا کہ وہ اس بار گران کے متحمل نہین ہوسکتے تھے چنانچہ جب اونھون نے
انکار کیا تو آپنے اپنے مقصود اصلی کیطرف رجوع کی اور علی ابن ابیطالب کیطرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ میری وصیت
کو قبول کرو اور میرے وعدون کو پورا کرو اور میرے قرض کو ادا کرو پس جب اونھون نے اوسکو قبول کیا تو جناب
رسول خدا نے اونکو اپنے سینے سے لگایا اور سب تبرکات آپنے اوس جناب کو عطا فرمائے اور ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ
جناب رسول خدا نے اسواسطے کیا کہ جو تبرکات نبی کی بعد اوسکے وصی و خلیفہ و جانشین کے لیے مخصوص ہوتے ہین
اونپر آپکی حیات ہی مین علی مرتضے علیہ السلام کا قبضہ ہوجاے اور حضرت عباس کو کوئی محل شکایت و نزاع باقی
نرہے اور جب خود وصی حقیقی پر اتمام حجت ہوجائیگا تو اور بنی اعمام پر بدرجہ اولی و اکمل ہوجائیگا چنانچہ خود آپکا
یہ قول اس حدیث مین اس مطلب و مقصود پر شاہد عادل ہے کہ وقال له اقبض هذا في حياتي یعنی فرمایا جناب
رسول خدا نے واسطے علی مرتضے کے کہ ان تبرکات پر میری زندگی مین اپنا قبضہ کرلو اور اسمین اور حدیث غدیر خم
مین کسیطرح کی منافات نہین ہے اسواسطے کہ وہ حکم محکم خلافت و امامت علی ابن ابیطالب تمام امت کے
لیے عام تھا اور یہ خاص کرکے اپنے گھر کا انتظام تھا اسمین اور اومین کسیطرح کا تناقض نہین ہوسکتا علاوہ
اسکے اس مین بھی کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے کہ جناب رسولخدا کو بعلم نبوت معلوم تھا کہ میرے بعد
حکم محکم غدیر پہ لوگ عمل نکرینگے اور علی مرتضے کو مسند خلافت و امامت پر مستقر و متمکن نہونے دینگے
اور خود خلیفہ بن بیٹھینگے لہذا سب تبرکات آپنے اپنی زندگی مین جناب علی مرتضے کو دیدیے کہ مخالفین
و معاندین مثل خلافت کے آپکے بعد اوسکو بھی غصب نکرلین چنانچہ صاحب اخبار ماتم نے فقرہ مذکورہ کے

ترجمے کے بعد اسکی طرف اشارہ بھی کیا ہے یعنی کہا ہے کہ فرمایا اے جان پاک میری حیات مین سال برقبضہ کر وپھر مال مین دیکھنا چاہیے کیا انقلاب ہو **قولہ** اب حضرت شیعہ جب یہ روایات اپنی معتبر کتابون مین دیکھتے ہین تو پھر انکی بدبختی کی خدا جانے کیا وجہ ہے **اقول** شیعونکی معتبر کتابون سے نہ آج تک کبھی سنیونکا کوئی دعویٰ ثابت ہوا ہے اور نہ کوئی اونکا مطلب حاصل ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہو گا اس سبب سے کہ اونکا دعوی احادیث و روایات موضوعہ باطلہ کاذبہ سے ثابت ہوتا ہے اور اسی سے اونکا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر شیعونکی کتابون مین جھوٹی اور بنائی ہوئی حدیثین کہان مل سکتی ہین البتہ سنیون کی صدہا بلکہ ہزارہا کتابون سے علماے شیعہ ہمیشہ اپنے مذہب اور مطلب کو ثابت کرتے چلے آئے ہین اس سبب سے کہ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ سنیونکی کتابون مین گو اکثر حدیثین جھوٹی اور وضعی ہین اور بطمع دنیا بنائی گئی ہین لیکن بعض حدیثین سچی اور صحیح بھی ہین اور انھین سے شیعونکا مذہب ثابت ہوتا ہے اور حضرات سنیہ باوصف اسکے کہ ان روایات واحادیث کو اپنی معتبر کتابون مین دیکھتے ہین لیکن پھر اون پر کسی طرح ایمان نہین لاتے اسکا سبب سوائے اسکے اور کیا سمجھا جاوے کہ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ **قولہ** اور شیعہ نے منہج الانصاف کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو قول و فعل حضرت علی مرتضے سے واقع ہوگا وہی صحیح و واجب القبول ہوگا مثل قول و فعل محمد مصطفے کے **اقول** آمنا وصدقنا یہ تو ہمارا دین وایمان ہے **قولہ** پس اب یہ نیاز مند حضرت علی کا قول ذکر کرتا ہے **اقول** سنیون کی کتابون سے تاکہ شیعہ اسکو دیکھکے خدا و رسول و خلیفہ رسول پر جھوٹھ باندھنے والون اور تہمت اور افترا کرنے والون پر کچھ کہین اور وا غطا صاحب اسکو سنکر خوش ہون **قولہ** جیسا مشکوۃ مطبوعہ مطبع احمدی دہلی مین بصفحہ ۵۵۹ باب مناقب العشرۃ مین منقول ہے عن علی رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم من نؤمر بعدک قال ان تؤمروا ابابکر تجدوہ امینا زاھدا فی الدنیا راغبا فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم **انتہی** یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم سے امارت دینیہ کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر امیر دین کا بناؤ تم ابی بکر کو تو پاؤ گے اوسکو امانت دار تقوی دین مین پرہیز کرنے والا دنیا سے اور رغبت آخرت مین اور اگر امیر کرو گے تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو پاوگے اوسکو قوی یعنی قادر اور ٹھانے

جو چھہ امارت پر اوریاؤگے تم اوسکو امین یعنی اوسسے خیانت نہین سرزد ہوگی اور نہ خوف کریگا وہ جاری کرنے احکام
دین مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے رواہ احمد **اقول** مین اوائل کتاب مین لکھ چکا ہون کہ احمد الدین
واعظ نے جو یہ رسالہ لکھا ہے اور نام اوسکا مجمع الاوصاف رکھا ہے تو واقعی یہ رسالہ مصنف صاحب کے بہت
اوصاف کا مجمع ہے چنانچہ یہان اس عبارت مشکوۃ کی نقل کرنے مین بھی اونھون نے اپنے چار وصفون کو ثابت کیا ہے
اول حماقت اور ثبوت اسکا یہ ہے کہ شیعون کے مقابلے مین اونھون نے ایک حدیث مشکوۃ سے نقل کی ہے
کہ جو یہ روایت احمد حنبل و مین مرقوم ہے حالانکہ شیعہ صاحب مشکوۃ اور احمد حنبل دونون کو کاذب و مفتری سمجھتے
ہین پس ان دونون کا کلام اونپر کیونکر حجت ہو سکتا ہے اگر شیعہ کوئی حدیث خلفاے ثلٰثہ کی مذمت مین اپنی
کتابون سے نقل کرین تو کیا سنی اوسکو مان لینگے **دوم** ناصبیت یعنی عداوت شاہ ولایت اور ثبوت اوسکا
یہ ہے کہ یہ حدیث جو واعظ صاحب نے مشکوۃ سے نقل کی ہے اوسکے اخیر کی عبارت حذف کردی ہے کہ وہ جناب
علی مرتضے کی فضیلت و استحقاق خلافت پر مشتمل تھی اور وہ عبارت یہ ہے وان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین
تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الصراط المستقیم ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم علی کو حالانکہ مین تمکو یہ کرنیوالا
نہین دیکھتا ہون تو پاؤگے اوسکو ہدایت کرنے والا ہدایت پانے والا لیجائیگا تمکو سیدھی راہ **واضح** ہو کہ
مشکوۃ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی جسکا واعظ صاحب نے حوالہ دیا ہے وہ تو میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے
لیکن مین نے یہ تتمہ حدیث کتاب اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد رابع باب مناقب العشرۃ
صفحہ ۷ سے نقل کیا ہے جو عبارت حدیث کہ واعظ صاحب نے نقل کی ہے اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے
جو مین نے نقل کی ہے **سوم** خیانت کہ اپنی ہی کتاب سے جو عبارت اپنے مفید مطلب تھی وہ تو لکھلی ورجو
شیعون کے مفید مطلب تھی وہ حذف کردی **چہارم** عاجز ہونا شیعونکے مناظرہ سے اسسبب سے کہ خصم کے
مقابلے مین اپنے مذہب کی کتاب سے سند لانا یہ بات مناظر کے کمال عجز پر دلالت کرتی ہے **الحاصل** واعظ
صاحب اور اونکے احزاب کا تو اس حدیث کے نقل کرنے سے کوئی مطلب نہین نکلا اسسبب سے کہ مخالفین کا قول
شیعون پر حجت نہین ہو سکتا لیکن شیعون کی البتہ چند مطالب عمدہ حاصل ہوگئے **اول** ثابت ہوگیا کہ مناظرین
سنیہ ایسے عاجز ہین کہ شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون سے سند لاتے ہین **دوم** اس حدیث کی عبارت سے

معلوم ہوا کہ خود اس حدیث کے بنانے والے کے نزدیک بھی حضرت عثمان کو لیاقت خلافت کی نہ تھی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بعد جناب علی مرتضے کا ذکر کیا ہے اور حضرت عثمان کو بیچ سے مثل حرف ثقیل کے حذف کر دیا ہے سوم اس حدیث مین جو یہ لفظ ہے کہ ولا اراکم فاعلین یعنی مین تمکو یہ کرنے والا نہین دیکھتا ہون کہ علی کو امیر کرو اس سے صاف ثابت ہے کہ اکثر لوگ جناب علی مرتضی سے عداوت رکھتے تھے چہارم خود سنیون کی روایت سے ثابت ہو گیا کہ پیروی جناب علی مرتضے کی صراط مستقیم ہے لیکن بعد جناب رسولخدا کے اکثر لوگون نے اوسکو پسند یا نہین کیا لہذا گمراہ ہو گئے اور صدر روایت مین جو شیخین کی تعریف ہے وہ غیر معتبر ہے اور شیعون پر حجت نہین ہو سکتی **قولہ** اور سنن ترمذی مطبوعہ میرٹھ جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ مین منقول ہے

عن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ طلع ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین یعنی علی مرتضے سے مروی ہے کہ تھا مین آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ اچانک ظاہر ہوے صدیق اکبر و فاروق رضی اللہ عنہما پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ یہ دونون سردار ہین بزرگون اہل بہشت کے اولین و آخرین مین سے بجز رسولون اور نبیون کے مظاہر حق مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ پر اس حدیث کے نیچے یہ لکھا ہے کہ اولین سے مراد اگلے پیغمبرون کی امتین ہین پس یہ دونون افضل ہین اصحاب کہف سے اور آخرین سے مراد اولیا و علما و شہدا اس امت کے ہین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس مین سے ہین **اقول** ترمذی بھی بڑا وضاع شخص ہے اور اوسنے بھی بہت سی جھوٹی حدیثین اپنی کتاب مین درج کی ہین انہی مین سے ایک یہ بھی ہے اور چونکہ جناب حسنین کی باب مین یہ حدیث مشہور ہے کہ الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیر منھما یعنی حسن اور حسین سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور باپ ان دونون کا ان دونون سے بھی بہتر ہے لہذا سنیون نے اوس حدیث کے مقابلے مین یہ حدیث بنائی کہ ابوبکر و عمر کہول اہل بہشت کے سردار ہین حالانکہ کہول کہل کی جمع ہے اور اوسکے معنی بڑھے کے ہین اور بہشت مین کوئی بڈھا نہو گا بلکہ سب جوانون کی صورت و حالت مین ہونگے یہی پہلو بچا کے واسطے صاحب نے لفظ کہول کا ترجمہ بزرگون لکھا ہے اور صاحب مظاہر حق نے جو اس حدیث کو

استدلال کیا ہے وہ بنار فاسد علی الفاسد ہے اسواسطے کہ جب شیعہ اس حدیث کو غلط اور کذب محض سمجھتے ہین تو سنیون کا
استدلال اس حدیث سے اونکا اوپر کیونکر تمام ہوسکتا ہے **قولہ** اب اس حدیث سے خود حضرت علی کی زبانی بالتنصیص
خلفاے ثلثہ کا افضل ہونا ثابت ہوگیا **اقول** اگر خصم کے مقابلے مین اپنی کتابون سے اپنا مطلب ثابت
کرنا کافی ہے تو ہم لیتے یہان کی کتابون سے جناب علی مرتضے اور خود جناب رسولخدا کی زبان مبارک سے خلفای
ثلاثہ کا کفر و ارتداد بلکہ یہودیت و فرعونیت و ہامنیت ثابت کرسکتے ہین اگر سنیون کو ایسی حدیثین سننے کا شوق
ہو اور ہمکو اجازت دین تو ہم صدہا ایسی حدیثین لکھ سکتے ہین اور یہ بھی عجیب غریب بات ہے کہ واعظ صاحب
اس مقام مین اسقدر بد حواس ہو گئے ہین کہ جو دو حدیثین اونھون نے مشکوۃ اور سنن ترمذی سے نقل کی ہین
اونمین تو فقط اونکے دو خلیفہ کا ذکر ہے اور یہان لکھتے ہین کہ خلفاے ثلاثہ کا افضل ہونا ثابت ہوگیا
ایسے شخص مختل الحواس کا کوئی کیا جواب دے **قولہ** اور یہ مسلمات مین سے ہے کہ افضل جملہ امور مین کل لوگون سے
مقدم ہوتا ہے **اقول** لہذا اس کتاب مستطاب مین جسقدر احادیث ہمنے سنیون کی کتب معتبرہ سے ایسی
لکھی ہین کہ اونسے فضیلت جناب علی مرتضے کل صحابہ پر ثابت ہوتی ہے اون سب احادیث سے آپکی
خلافت بلا فاصلہ بھی ثابت ہوتی ہے اور خود واعظ صاحب کی زبان پر حق سبحانہ و تعالی نے اس کلمہ حق کو
جاری کردیا ہے **قولہ** اسیواسطے حق تعالی نے خلفاے ثلاثہ کو جملہ صحابہ پر مقدم کیا ہے **اقول** خلفاے ثلاثہ
کی افضلیت کہان ثابت ہوئی جو وہ جملہ صحابہ پر مقدم ہوگئے یہی چند وضاعین وکذابین وطماعین کے قول سے
سبحانک ھذا بھتان عظیم اور اس قول مین واعظ صاحب کی جرأت و جسارت کو ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ خلفاے ثلاثہ کو مقدم تو چند صحابہ نے کیا ہے کہ جسکا نام اہل سنت نے اجماع رکھا ہے اور واعظ صاحب
فرماتے ہین کہ حق تعالے نے خلفاے ثلاثہ کو جملہ صحابہ پر مقدم کیا ہے لیکن ممکن ہے کہ کوئی واعظ صاحب
کی طرف سے یہ جواب دے کہ سنیون کے جو پیر و مرشد ہین وہ تو ہمہ اوست کے قائل ہین اور ہر سگ و خوک
کو عیاذا باللہ خدا سمجھتے ہین اگر احمد الدین واعظ نے صحابہ پر حق تعالی کا اطلاق کیا تو اس ہین کونسی تعجب کی
بات ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا **قولہ** اسی لیے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر
مطبوعہ مصر کی جلد ۸ صفحہ ۵۰۶ پر لکھا ہے کہ نزلت سورۃ واللیل فی ابی بکر و انفاقہ علی المسلمین وفی

امیہ بن خلف وبخلہ وکفرہ باللہ یعنی سورہ واللیل نازل ہوئی ہے حضرت ابابکر کی شان مین او راونکے خرچ
کرنے مال ہین مسلمانون پراور بحق امیہ بن خلف اور اوسکے بخل وکفر مین حق تعالی کے ساتھ **اقول**
امام المشککین نے بالکل غلط لکھا ہے حضرت ابوبکر کی مدح مین نہ کوئی سورہ قران کا نازل ہوا ہے نہ کوئی
آیت ذم مین البتہ بہت سی آیتین موجود ہین از انجملہ سورہ والعادیات ہین یہ آیتین شیخین وعمرو بن عاص کے
باب مین نازل ہوئی ہین ان الانسان لربہ لکنود وانہ علی ذلک لشھید ؀ وانہ لحب الخیر لشدید
افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور وحصل ما فی الصدور ان ربھم بھم یومئذ
لخبیر جبکہ وہ جنگ وادی الرمل مین کفار سے بھاگے ہین بعد اوسکے حیدر کرار غیر فرار نے بحکم جناب
رسول مختار جاکے اوس لڑائی کو فتح کیا ہے چنانچہ آیات کثیر الہدایات والعادیات ضبحا فالموریات قدحا
فالمغیرات صبحا فاثرن بہ نقعا فوسطن بہ جمعا جو ان آیات کے ماقبل ہین وہ آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی
ہین اگر سنی ہم سے اسکا ثبوت طلب کرین تو ہم اپنی بہت سی کتابون سے لکھ سکتے ہین جیسے کہ احمد الدین واعظ
نے اپنے یہان کی کتابون سے لکھا ہے پس اگر سنی ہماری کتابون کو مانین تو خود ہی انصاف سے بتلائین
کہ ہم اونکی کتابون کو کیون تسلیم کرنے لگے اور احمد الدین واعظ نے جو ہمارے مقابلے مین سنیونکی کتابون کی عبارتین
نقل کی ہین اس سے کیا فائدہ ہوا بیکار کاغذ اور روشنائی کا نقصان کیا ہے یا نہین **قولہ** اسی کتاب کی
جلد مذکور صفحہ ۳۰۵ پر لکھا ہے ان الامۃ مجتمعۃ ان افضل الخلق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابابکر **انتھی** یعنی حضرت محمد علیہ السلام کی امت اسپر متفق ہے کہ رسول علیہ السلام کے پیچھے مخلوقات کے
افضل حضرت ابوبکر ہین **اقول** ہم اوس امت کو کہ جو حضرت ابوبکر کی فضیلت کی قائل ہین اس حدیث کا مصداق
سمجھتے ہین کہ جو جزو سادس **کتاب کنز العمال مطبوع حیدرآباد کے صفحہ ۴۲** مین لکھی ہوئی
ہے انا اخذ بحجزکم اقول اتقوا النار اتقوا الحدود فاذا مت ترکتکم وانا فرطکم علی
الحوض فمن ورد فقد افلح فیؤتی باقوام فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یارب امتی
فیقول انھم لم یزالوا بعدک یرتدون علی اعقابھم[1] حم طب[2] ابو نصر السجزی فی الابانۃ عن ابن عباس

[1] یعنی مسند احمد بن حنبل ۱۲ منہ [2] یعنی معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین تمہارا روکنے والا ہون کہتا ہون کہ ڈرو تم آتش جہنم سے ڈرو تم حدود حدود سے پس جسوقت کہ مین مرجاؤنگا تو تمکو چھوڑ جاؤنگا اور مین تمہارا پیشرو ہون اوپر حوض کے پس جو شخص کہ وارد ہوا اوسپر پس تحقیق اوسنے رستگاری پائی اور لائی جائینگی ایسی قومین بھی کہ کھینچی جاوینگی وہ بائین طرف (یعنی جہنم کی طرف) پس کہونگا مین کہ اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے پس حق سبحانہ تعالی فرمائیگا کہ یہ لوگ تیرے بعد ہمیشہ ارتداد مین مبتلا رہے انتہی اور ایک حدیث اسی مضمون کی اسی کتاب کے اسی صفحے سے جو کہ اس حدیث کے بعد ہے ہم بحث ارتداد مین مع ترجمہ نقل کر چکے ہین و نیز اسکے بعد اور کئی حدیثین اسی مضمون کی سنیون کے صحاح مختلفہ سے منقول ہین و نیز کئی حدیثین اسی مضمون کی جلد چہارم صحیح بخاری کی کتاب الفتن مین لکھی ہوئی ہین اور کچھ انھین احادیث پر موقوف اور منحصر نہین ہے سنیونکی بہت سی کتب معتبرہ مین اسی طرح کی حدیثین بکثرت مل سکتی ہین چنانچہ بعض کو ہم بحث ارتداد مین نقل بھی کر چکے ہین اور خود حضرت ابوبکر کو اون اصحاب کا سردار اور پیشوا سمجھتے ہین کہ جنکے باب مین جلد چہارم صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے صفحہ ۱۳۶ مین یہ حدیث لکھی ہوئی ہے حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابوعوانہ عن مغیرۃ عن ابی وائل قال قال ابوعبداللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقول لاتدری ما احدثوا بعدک ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین تمہارا پیشرو ہون حوض کوثر پر البتہ آئینگے میری طرف بہت سے آدمی تم مین سے یہانتک کہ جسوقت مین ارادہ کرونگا کہ اونکو لے لون تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس مین کہونگا کہ اے پروردگار یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ نہین جانتا تو کہ کیا بدعت کی ہے ان لوگون نے تیرے بعد انتہی یہ حدیث و نیز اسکے بعد کئی حدیثین اسی مضمون کی ہم بحث ارتداد مین صحیح مسلم و مسند احمد بن حنبل وغیرہ سے نقل کر چکے ہین قولہ اس جگہ ہم منکر اجماع کے حق مین کچھ نہین کہہ سکتے منصفین شیعہ خود دانا ہین سمجھ لیوین اقول ہان بیشک ہم بخوبی سمجھتے ہین کہ جو لوگ اوس امت کے اجماع کے منکر ہین اور اون اصحاب کے دشمن ہین کہ جو حوض کوثر سے نکالے جاوینگے اور جہنم کی طرف

کھینچے جائینگے جیسا کہ سنیوں کی احادیث کتب معتبرہ سے ثابت ہے جب یہ لوگ حوض کوثر پر اپنے رسول کے پاس وارد ہونگے تو آپ ساقی کوثر حیدر صفدر کو حکم دینگے کہ وہ ان لوگوں کو حوض کوثر سے سیراب کرینگے فلا یظمئون ولا یجوعون بعدہ ابدا **قولہ** اور مشکوۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلوی کے صفحہ ۵۵۶ پر منقول ہے عن ابی بکرۃ ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت کان میزانا نزل من السماء فوزنت انت وابوبکر فرجحت انت ووزن ابوبکر وعمر فرجح ابوبکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فساء ذلک رسول اللہ یعنی فساءہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یؤت اللہ الملک من یشاء رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے جو ایک معتمد علیہ صحابی تھا مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور آنحضرت علیہ السلام کے یوں عرض کی کہ میں نے خواب دیکھی ہے گویا ایک ترازو آسمان سے اتری ہے پس تولے گئے آپ اور حضرت ابابکر صدیق پس غالب ہو گئے آپ اور تولے گئے ابابکر و حضرت عمر پس غالب آئے ابابکر اور تولے گئے عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما پس غالب آئے حضرت عمر پھر اوٹھائی گئی وہ ترازو پس غمگین ہوئے آنحضرت پس فرمایا آپ نے یہ جو تم نے دیکھا ہے خلافت نبوت ہے پھر دیگا حق تعالی ملک جسکو چاہیگا **اقول** اس جھوٹی حدیث کو دشمنان علی مرتضے نے بنایا ہے اور جو دشمن علی ہے وہ دشمن خدا ہے اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے باتفاق فریقین آپ کے حق میں فرمایا ہے کہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے علی کو۔ اور جو شخص جناب رسالت مآب کی دعا کو مقبول نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں ہے اور اس حدیث بنانے والوں کی عداوت بہ نسبت شاہ ولایت کے کئی وجہوں سے ثابت ہے اوّل یہ کہ واضعان حدیث نے جو یہ لکھا ہے کہ عمر و عثمان کے تولے جانے کے بعد ترازو اوٹھالی گئی اسکا صاف یہ مطلب ہے کہ علی ابن ابیطالب کو استعداد ولیاقت بھی نہ تھی کہ عثمان کے ساتھ تولے جاتے چنانچہ خود واعظ صاحب کا قول باجود یہ کہ جواب اسکے آگے لکھا جائیگا اسپر دلیل واضح ہے **دوم** واضعان حدیث نے

جو جناب مخبر صادق پر یہ تہمت کی ہے کہ آپنے اصحاب ثلاثہ کے تولے جانے کے بعد پھر ترازو کے اوٹھا لیے جانے کی تعبیر اسطرح پر دی کہ مراد اس سے خلافت نبوت ہے بعد اوسکے اللہ تعالی جسکو چاہیگا ملک عطا فرمائیگا اس سے اس حدیث کے بنانے والے کی صریح یہ غرض ہے کہ خلافت جناب علی مرتضے کی خلافت نبوت نہ سمجھی جاے بلکہ بادشاہت سمجھی جاے اور جس شخص کا یہ اعتقاد ہو وہ دین اسلام سے خارج ہے کما یمرق السہم من الرمیہ اور خوارج مین داخل **سوم** یہ جھوٹھ جو اون لوگون نے بنایا ہے کہ رسولخدا اس خواب کے سننے سے غمگین ہوئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ جناب رسولخدا صلعم جناب امیر کو دوست رکھتے تھے اس سبب سے کہ وہ آپکے چچا کے بیٹے اور داماد تھے اور اس خواب سے کچھ مرتبہ اونکا ثابت نہ ہوا لہذا اونکو اس بات کا رنج ہوا اور یہ صریح تعرض ہے جناب رسالتمآب پر پس معلوم ہوا کہ جن لوگون نے یہ حدیث بنائی ہے وہ لوگ مسلمان بھی نہین تھے گو ظاہر مین اظہار اسلام کرتے ہون **قولہ** آنحضرت نے جان لیا تھا کہ حضرت عمر کی خلافت کے بعد ظہور فتنونکا ہوگا اسیواسطے غمناک ہوے **اقول** یہ تو اس حدیث کی عبارت سے نہین نکلتا بلکہ وہی سبب متبادر ہوتا ہے کہ جو ہمنے تیسری وجہ مین لکھا ہے **قولہ** اور اس خواب سے تعبیر وہی ہے کہ میرے پیچھے شیخین پر خلافت میری سنت کے مطابق کامل ہوگی اور اوسکے پیچھے بھی خلافت ہوگی مگر وجہ اولین نرکھے گی اور تیس سال مین ختم ہوگی کما من حدیث سفینہ **اقول** واعظ بیچارے نے اپنی کتابون سے جھوٹی حدیثین تو نقل کی ہین لیکن شیعون کے خوف و دہشت و ہول و ہیبت سے بیچارہ ایسا حواس باختہ ہوگیا ہے کہ خود نہین سمجھتا کہ مین کیا کہتا ہون اب ہم کہتے ہین کہ جناب واعظ صاحب اس جھوٹی حدیث سے یہ کہان ثابت ہوتا ہے کہ فقط شیخین پر سنت کے مطابق خلافت کامل ہوگی بلکہ آپکے تینون پر سنت خلافت کا جاری ہونا ثابت ہے معلوم نہین کہ حضرت عثمان سے آپکو کیا عداوت ہے کہ اونکی خلافت کو آپ اس شرف سے خارج کیے دیتے ہین سچ ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے **قولہ** اور اس حدیث مین ایک رمز ہے وہ یہ ہے کہ وزن اون چیزون مین ہوتا ہے کہ جو ایک دوسرے سے قرابت رکھتے ہون اور اگر دیکھنے مین باہم مساوی دکھائی ندیوین تو وزن مین کچھ معنی نہین رکھتین مثلا ایک خروار کو دس خروار سے

وزن نہین کیا جاتا پس خلفاے ثلاثہ کا رسول کے ساتھ تولے جانے سے وجہ بوجہ اتصال او قرابت
رکھنے کی دلیل ہے اقول ہم اوائل کتاب مین کہہ چکے ہین کہ سب سنی جناب علی مرتضے سے عداوت
رکھتے ہین اور خوارج ہین اور ان لوگون مین فقط اسقدر فرق ہے کہ وہ لوگ اس عداوت کا اعلان
کرتے ہین اور یہ لوگ کتمان لیکن جو بات آدمی کے دل مین ہوتی ہے وہ کبھی نہ کبھی زبان پر آہی جاتی ہے
چنانچہ اس حدیث کے بنانے والون کی عداوت کے ثبوت مین جو ہم نے پہلی وجہ لکھی تھی اوسکو واعظ صاحب نے
اپنی اس عبارت سے بخوبی ثابت کر دیا اور واقعی یہ بات صحیح ہے کہ وزن اونھین دو چیزون مین ہوتا ہے
کہ جنکی کمی و زیادتی مین بادی النظر مین کچھ شبہہ معلوم ہو اور ایک خروار کو دس خروار سے وزن کرنیکی کچھ ضرورت
نہین ہے کہ اونکی کمی و بیشی ظاہر ہے پس ثابت ہو گیا کہ سنیون کا اس حدیث کے بنانے سے یہ مطلب ہے
کہ حضرت ابوبکر کا ایسا مرتبہ تھا کہ جناب رسولخدا کے مرتبے سے قریب و مشابہ تھا لہذا آپ کے ساتھ اون کا
وزن کیا گیا لیکن رسول خدا مرتبے مین غالب آگئے اور حضرت عمر کا مرتبہ حضرت ابوبکر کے مرتبے سے
قریب و مشابہ تھا لہذا وہ اونکے ساتھ وزن کیے گئے لیکن ابوبکر غالب آگئے اور عثمان کا مرتبہ حضرت
عمر کے مرتبے کے قریب و مشابہ تھا لہذا وہ اونکے ساتھ وزن کیے گئے لیکن حضرت عمر غالب آگئے
اور حضرت علی کے واسطے کوئی ایسا مرتبہ نہ تھا کہ عثمان کے مرتبے سے قریب و مشابہ ہوتا بلکہ ایک
خروار اور دس خروار کی نسبت تھی یا اسقدر بھی نہ تھی لہذا ترازو اوٹھا لی گئی قولہ اور مولانا علی کے
وزن نہونے سے صریح ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت مین ظہور تنزل کا ہوگا
اور خلیفہ ثالث سختیون مین پڑینگے انکے وزن ہونیکے بعد میزان کا اوٹھایا جانا اسی پر دلالت کرتا ہے
اقول یہ عجب کلام مہمل اور بیمعنی ہے میزان کا اوٹھایا جانا اسپر تو نہین دلالت کرتا ہے بلکہ
اوسی امر پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی شخص حضرت عثمان کا ہم پلہ نہ تھا اور علی کو اونکے مرتبے سے
کچھ نسبت نہ تھی لہذا میزان اوٹھا لیگئی جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین اور واعظ صاحب نے جو
کہا ہے کہ ایک خروار کو دس خروار سے وزن نہین کیا جاتا یہ کلام اونکا بھی اسپر شاہد ہے قولہ جیسا کہ
اونکو رسول خدا نے ایک اور وقت مین امر مذکور کی صریح خبر دی تھی دیکھو صحیح مسلم مین بلفظہ

عن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط فجاء رجل فاستفتح فقال
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ھو ابوبکر فبشرتہ فحمد اللہ
ثم جاء عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ثم جاء عثمان فقال لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فاخبرتہ فحمد اللہ ثم قال اللہ
المستعان انتہی ملخصًا ومختصرًا **ترجمہ واعظ صاحب جلیشیہ**
یعنی حضرت ابن موسیٰ سے مروی ہے کہ مین آنحضرت کے ساتھ مدینے کے ایک باغ مین تھا کہ ایک مرد نے
داخل ہونے کے لیے دروازہ کھلوانا چاہا اسپر مجھے رسول خدا نے فرمایا کہ اسکے لیے دروازہ کھولدے
اور اوسکو جنت کی بشارت دے پس جب مین نے دروازہ کھولدیا تو اچانک وہ حضرت ابوبکر تھے
بشارت دی مین نے اونکو وہ کہنے لگے الحمد للہ پھر حضرت عمر نے دروازہ کھلوانا چاہا فرمایا مجھے آپ نے
کھولدے دروازہ اوسکے لیے اور بشارت دے اوسکو جنت کی پس مین نے ایسا ہی کیا اونھون نے
الحمد للہ کہا پھر حضرت عثمان آئے فرمایا آپ نے بشارت دے اوسکو جنت کی ایک بلائے عظیم پر جو
پہونچیگی اوسکو کہا اونھون نے الحمد للہ پھر کہنے لگے اللہ تعالی سے طلب مدد کیجاتی ہے واعظ عفی عنہ
اقول واعظ صاحب کی عادت ہے کہ جو حدیث اپنے یہانکی کتابون سے نقل کرتے ہین اوس مین بھی
تحریف وتبدیل کردیتے ہین اور نام اوسکا تلخیص اور اختصار رکھتے ہین چنانچہ اس حدیث کا صحیح مسلم
سے کوئی شخص مقابلہ کرکے دیکھے تو معلوم ہوجائے کہ اونھون نے کسقدر کمی وبیشی کی ہے ہم
طول کے خیال سے یہان صحیح مسلم کی عبارت نقل نہین کرتے ہین اور نہ کچھ ہمکو اسکی حاجت ہے
اسواسطے کہ ہم صحیح مسلم کو وضع حدیث مین ترمذی وابوداود کا بھی اوستاد سمجھتے ہین لہذا ایسی
جھوٹی حدیثون کو کب مانتے ہین لیکن جس مطلب کے لیے کہ واعظ صاحب نے یہ حدیث نقل کی ہے
وہ مطلب اس سے حاصل نہوا اسواسطے کہ اونھون نے جو کہا تھا کہ مولانا علی کے وزن نہونے
سے صریح ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت مین ظہور فتنون کا ہوگا اور خلیفۂ ثالث
سختیون مین پڑینگے انکے وزن ہونے کے بعد میزان کا اوٹھایا جانا اسی پر دلالت کرتا ہے یہ

مطلب اوس چھوٹی حدیث سے ہرگز نہین نکلتا کہ جو اونھون نے مشکوۃ سے بروایت ترمذی ابوداؤد
نقل کی ہے اور یہ چھوٹی حدیث جو اونھون نے صحیح مسلم سے نقل کی ہے اس سے اور اوس سے
کوئی تعلق نہین ہے اسکا اور مضمون ہے اوسکا اور مضمون ہے **قولہ** قطعہ بعد احمد امتی محکوم حاکم
چار اند ٭ ناصران دین نبوی در ورع ہشیار اند ٭ صدق گویان و رضا جویان اللہ بے نیاز ٭ نازنین
مصطفے و قاتل کفار اند ٭ ہر کہ داند دشمن ایشان راشو ملعون حق ٭ زانکہ مقبولان صادق بر دغفار اند ٭
اقول واعظ صاحب جو زبان اردو مین غلطیان کرتے تھے اور مذکر کو مونث اور مونث کو مذکر لکھتے
تھے اور خلاف محاورہ الفاظ لکھتے تھے اسمین ہم اونکو معذور سمجھتے تھے اس سبب سے کہ وہ بیچارے
پنجاب کے رہنے والے ہین اور محاورات اردو سے مطلقے سے واقف نہین ہین اور زبان اردو اون
لوگون کی معتبر ہے کہ جو دہلی یا لکھنؤ کے رہنے والے ہین لیکن فارسی زبان سے تو تمام اہل ہند کی
نسبت برابر ہے پس ان اشعار سے معلوم ہوا کہ واعظ صاحب کو فارسی زبان مین بھی کچھ لیاقت نہین ہے
اور طبیعت بھی ناموزون ہے اور مین ان اشعار کا جواب لکھنا پسند نہین کرتا ہون دو سبب سے اول
یہ کہ ایسے کلام ناموزون کا جواب لکھنا اہل علم و فہم کی شان سے بعید ہے دوم واعظ صاحب نے
ان اشعار ثلاثہ مین خلفاے ثلاثہ کی مدح و ثنا کی ہے اور جواب اسکا یہی ہے کہ ہم اونکی مذمت مین
کچھ اشعار نظم کردین اور اگر ہم ایسا کرین تو خواہ مخواہ سنیون کا دل دُکھے گا اور ہمکو اس کتاب کے لکھنے
سے اون لوگون کا ہدایت پانا مقصود ہے نہ ایذا رسانی اور دل دُکھانا واللہ یہدی من یشاء الے
صراط مستقیم اگر یہ خیال نہوتا تو مین بحمد اللہ تعالی شعر کہنے مین کبھی عاجز نہین ہون اور واعظ صاحب
کیطرح میری طبیعت ناموزون نہین ہے چنانچہ جو ساقی نامہ مین نے ابتداے بحث غدیر خم مین
لکھا ہی اوس سے میری نظم کی حالت ظاہر ہوگی اور واعظ صاحب نے جو اوصاف ان اشعار ناموزون مین موزون کیے ہین تو
اونکی خلفاے ثلاثہ مین خود اونکی کتابون سے ثابت نہین مثلاً اونھون نے لکھا ہے کہ قاتل کفار اند لیکن خلفاے ثلاثہ کا کسی کافر کا قتل
بھی کرنا سنیونکی کتابون سے ثابت نہین ہوتا البتہ معرکہ احد و حنین وغیرہا سے فرار کرنا بخوبی ثابت ہے جسکا جی چاہے
کتب تواریخ کی طرف رجوع کرکے دیکھ لے **قولہ** اور سنن ترمذی مطبوعہ مطبع مجتبائی

دہلوی جلد ۲ مین صفحہ ۲۲۹ پر مروی ہے عن جبیر بن مطعم قالت اتت النبی صلعم امرأة فکلمته فی شیء فامرها ان ترجع قالت یا رسول اللہ صلعم ارایت ان جئت ولم اجدک کانها ترید الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابا بکر یعنی انحضرت علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور اوسنے کسی چیز کے بارہ مین کلام کی یا کوئی حاجت چاہی پس فرمایا اوسکو رسول خدا نے کہ پھر کسی وقت آئیو اوس عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آؤن اور نپاؤن آپ کو گویا ارادہ کرتی تھی حضرت کی وفات کا پس فرمایا انحضرت نے کہ اگر نپاوے تو مجھے تو آئیو حضرت ابوبکر کے پاس — اس عورت کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت کی مرض الموت مین حاضر خدمت اقدس ہوئی تھی پس یہ حدیث حضرت ابابکر کی خلافت پر صریح دال ہے **اقول** جب صحیح بھی ہو جھوٹی حدیث کسی مطلب پر کیونکر دلالت کر سکتی ہے خلفاے ثلاثہ کی مدح وثنا مین ہزارون حدیثین بنائی گئی ہین انمین سے ایک یہ بھی ہے لیکن ہم سنیون سے یہ پوچھتے ہین کہ آپ لوگ تو بہت سی ایسی حدیثین بیان کرتے ہین کہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بلکہ حضرت عثمان کی بھی خلافت پر دلالت کرتی ہین پھر آپ اس بات کے کیون قائل ہین کہ جناب رسول خدا نے اپنی زندگی مین کسیکو خلیفہ نہین مقرر کیا بلکہ امت کو اختیار دیگئے کہ جسکو چاہین اپنا خلیفہ بنالین چنانچہ خلیفہ اول صاحب کی خلافت اجماع اہل حل وعقد سے منعقد ہوئی پس اسکا جواب سنیونکے پاس کچھ نہین ہے اور سوا اسکے انکو کچھ چارہ نہین ہے کہ یا اون حدیثون کو کہ جو خلفاے ثلاثہ کی خلافت پر دلالت کرتے ہین کذب وافتراے محض سمجھین یا اپنے مذہب کو باطل جانین اور اوسکو چھوڑ دین لیکن بمقتضاے المرء اذا ابتلی ببلیتین اختار اہونہما انکو آسان یہی ہے کہ ان حدیثون کو کذب وافترا سمجھین فنعم الوفاق **قولہ** ونیز ترمذی جلد مذکور کے صفحہ ۲۰۲ پر مروی ہے عن عبد اللہ بن حنطب قال ان النبی صلعم رای ابابکر وعمر فقال هذان السمع والبصر یعنی انحضرت علیہ السلام نے حضرت ابوبکر اور عمر کو دیکھکر فرمایا کہ یہ دونون بمنزلہ چشم وگوش کے ہین یعنی جیسے بدن مین چشم وگوش باقی اعضاے عزیز اور مشرف تر ہین ویسے ہی دین مین یہ دونون عزیز اور مشرف زیادہ ہین **اقول** ابتداے رسالہ مجمع الاوصاف سے یہانتک جسقدر حدیثین احمد الدین واعظ نے خلفاے ثلاثہ کی مدایح مین لکھی ہین وہ سب کذب محض اور

اقرار سے بحث ہین اور ان حدیثونکے بنانے والے اون حدیثونکی مصداق ہین کہ جو جلد اول صحیح بخاری باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھی ہوئی ہین مین اونمین سے بعض کو نقل کرتا ہون

حدثنا علی بن الجعد قال اخبرنا شعبة قال اخبرنی منصور قال سمعت ربعی بن حراش یقول سمعت علیا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکذبوا علی فان من کذب علی فلیلج النار

ترجمہ جناب علی بن ابی طالب سے باسناد مذکور منقول ہے کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹھ نہ باندھو پس تحقیق جو شخص کہ میرے اوپر جھوٹھ باندھے پس چاہیے کہ وہ آتش دوزخ مین داخل ہو

ونیز اس حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہ حدیث ہے حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبة عن جامع بن شداد عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ قال قلت للزبیر انی لا اسمعک تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث فلان وفلان قال اما انی لم افارقہ ولکن سمعتہ یقول من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے اپنے باپ زبیر سے پوچھا کہ مین تمکو رسول خدا سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہین سنتا ہون جیسے کہ فلان وفلان شخص حدیث بیان کرتے ہین زبیر نے کہا کہ آگاہ ہو کہ مین کبھی آپ سے جدا نہین ہوا ہون لیکن مین نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جھوٹھ باندھے پس اوسکو چاہیے کہ اپنی جگہ آتش دوزخ مین قرار دے انتہی اسکے بعد اور کئی حدیثین اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہین **قولہ** ہمچو چشم وگوش در کونین ابوبکر وعمر ہر کہ شد منکر بود صم وبکم فاقد بصر **اقول** اس بیت کا بھی دوسرا مصرعہ ناموزون ہے جی تو نہین چاہتا مگر احمد الدین واعظ کی خاطر سے بلکہ اونکی تعلیم کے لیئے مین بھی ایک شعر موزون کیے دیتا ہون

چشم وگوش سنیان بود ہمہ بوبکر وعمر ہ فقد الشان کردہ است این دوشتان اکور وکر

اس شعر مین بھی شیخین کی ایسی مذمت بھی نہین کہ سنیون کو اسکا دیکھنا ناگوار ہو **قولہ** پس جب رسول خدا کی راے عالی مین شیخین رضی اللہ عنہما امت کے دین متین مین بمنزلہ چشم وگوش کے نظر آئے اور چشم وگوش کے سوا بینائی وشنوائی ممکن نہین اسی واسطے رسول خدا صلعم نے حضرت ابابکر صاحب کو بہین حیات خود

له جلد اول صحیح بخاری مطبوعہ مطبع احمدی میرٹھ صفحہ ۲۰ ۱۲ منہ له حب الشئی یعمی ویصم ۱۲ منہ

جملہ جہان کا پیشوا کرکے اپنی مسجد شریف مین اپنے مصلے پر مقرر فرمایا جسکا خلاصہ انشاء اللہ باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئیگا **اقول** جب جناب رسول خدا نے اپنی حین حیات مین حضرت ابوبکر کو جملہ جہان کا پیشوا کیا تھا تو پھر کسلیے سنی کہتے ہین کہ رسول خدا نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہین کیا اور خلافت وامامت کو امت کی اختیار مین جانتے ہین اور ہر سنی اپنے مذہب سے واقف ہے اور اس سے انکار نہین کرسکتا لیکن چونکہ واعظ صاحب کی سنیت مین بھی ہمکو شک ہے لہذا ہم خود شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت کتاب تحفہ اثنا عشریہ سے کہ جو اونھون نے شروع باب ہفتم مین جو باب امامت ہے لکھی ہے نقل کرتے ہین[1] **باب ہفتم در امامت** باید دانست کہ اول مسائل خلافیہ این باب آنست کہ اہلسنت گویند کہ بر ذمہ مکلفین واجب است کہ شخصے را از میان خود رئیس گردانند واتباع او در آنچہ موافق شرع است لازم گیرند و او را در امور شرع مدد و معاون باشند زیراکہ جبلی انسان است کہ ہر فرقہ برائے خود رئیسے مقرر می کنند اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سنیون کا اصل اعتقاد یہ ہے کہ امام و خلیفہ کا مقرر کرنا امت کے اختیار مین ہے **ونیز** شاہ عبدالحق صاحب دہلوی کی عبارت اونکی ایک رسالۂ اعتقادیہ سے کہ جسکا **تکمیل الایمان** نام ہے ہم بحث آیہ لیستخلفنہم فی الارض مین ذیل دلیل اول مین نقل کرچکے ہین اوسمین اونھون نے بدلائل وبراہین ثابت کیا ہے کہ ابوبکر کی خلافت پر کسی نص کا وجود نہین ہے چنانچہ ایک فقرہ اوس عبارت کا یہ ہے وآنکہ نصے بر خلافت ابوبکر وجود ندیشت تقاول مہاجرین وانصار کہ منا امیر ومنکم امیر درست نبودے وبردو بدل آن احاجت نمی شد چنانچہ در قضیہ نصب خلافت در کتب مذکور ست کیون واعظ صاحب اب ہم آپکا قول صحیح سمجھین یا شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ عبدالحق صاحب کا اگر اسپر بھی آپ نہ مانیے تو او دیکھیے کہ کتاب **تاریخ الخلفا علامہ جلال الدین سیوطی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۲۸۳ھ** کے **صفحہ ۵ مین یہ حدیث بخاری اور مسلم سے لکھی ہوئی ہے** واخرج الشیخان عن عمر انہ قال حین طعن ان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی یعنی ابابکر وان اترککم فقد

[1] تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنؤ صفحہ ۲۶۴ ۱۲ منہ

ترککم من ہو خیر منی یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور نکالا ہے اس حدیث
کو شیخین یعنی بخاری اور مسلم نے عمر سے کہ اونھون نے کہا جسوقت کہ وہ زخمی کیے گیے کہ اگر استخلاف کرون مین (یعنی
کسیکو خلیفہ مقرر کر جاؤن) تو تحقیق استخلاف کیا ہے اوس شخص نے کہ جو مجھسے بہتر تھا یعنی ابو بکر نے (یعنی وہ مجھکو
خلیفہ مقرر کر گیے ہین) اور اگر چھوڑ دون مین تمکو پس تحقیق کہ چھوڑ دیا ہے تمکو اوس شخص نے کہ جو مجھسے بہتر تھا یعنی
رسول خدا نے انتہی کیون واعظ صاحب آپ تو یہ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا نے اپنی حیات مین
حضرت ابو بکر کو جملہ جہان کا پیشوا کیا تھا اسکا یہ مطلب ہے کہ حضرت ابو بکر کو تمام امت کا امام و خلیفہ مقرر کر گئے
تھے اور حضرت عمر یہ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا نے امت کو بغیر کسی خلیفہ کے چھوڑ دیا تھا اب آپ ہی فرمایئے
کہ ہم آپ کو سچا سمجھین یا آپ کے حضرت عمر کو حالانکہ نہ آپ سچے ہین نہ وہ بلکہ حق یہ ہے کہ جناب رسول خدا
جناب علی مرتضے کو تمام خلق کا امام و خلیفہ مقرر کر گیے تھے اور جیسا کہ ہمنے خدا کے فضل و احسان سے
اس کتاب مین اپنے اس دعوی کو قرآن اور حدیث اور خود سنیون کی کتابون سے ثابت کر دیا ہے اس سے
زیادہ کسی بات کا ثبوت ممکن نہین اب آپ لوگون کو اختیار ہے کہ ایمان لائے یا نہ لا اکراہ فی الدین قد
تبین الرشد من الغی الحمد للہ کہ احمد الدین واعظ صاحب کی جو عبارت ابتداے رسالہ مجمع الاوصاف سے
آخر باب اول تک تھی اوسکا جواب یہان ختم ہو گیا جو احادیث کہ اونھون نے فضائل یا اثبات خلافت
خلفاے ثلاثہ مین سنیون کی کتابون سے نقل کی ہین اوسکے جواب مین ہمکو فقط اسقدر کہدینا کافی تھا کہ یہ
حدیثین غلط اور وضعی ہین لیکن ہمنے اون حدیثون کے جواب مین مختصر تقریرین بھی اس سبب سے کر دی ہین کہ
کہ ناظرین کتاب کو معلوم ہو جاے کہ علماے اہل سنت و جماعت اپنے مذہب کی ابطالات کے سبب سے اسقدر
عاجز اور مجبور ہین کہ اپنے مطلب اور مذہب کو اپنی کتابون سے بھی ثابت نہین کر سکتے فقط یہ خبط
العشواء اور کچھ واعظ بیچارے پر موقوف نہین ہے کل علماے اہل سنت و جماعت کا ابتداے یہی حال ہے
کہ جب شیعون کے مقابلے اور مناظرے مین عاجز اور مبہوت ہو جاتے ہین تو اپنی ہی کتابون کی عبارتین نقل کرنے
لگتے ہین اس سبب سے کہ شیعون کی کتابون سے اونکے کسی مطلب کا اثبات ممکن نہین وانی لهم التناوش من مکان
بعید خود شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین صدہا حدیثین سنیون کی کتابون سے اپنے

مطالب کے اثبات مین نقل کی ہین اور علماے شیعہ کا تو ہمیشہ سے یہی دستور ہی کہ مخالفین کی کتابون سے اپنے مطلب و مذہب کو ثابت کر دیتے ہین جیسا کہ ہمنے اس کتاب مین کیا ہے اور اہلسنت اپنے مطلب پر اپنی کتاب سے استدلال کرنا حرام جانتے ہین جو شخص کہ اس کتاب کو ملاحظہ کریگا اور منصف مزاج ہوگا وہ انصاف سے کہیگا کہ احمد الدین واعظ اور اونکے رسالہ مجمع الاوصاف کی یہ حیثیت و لیاقت نہ تھی کہ ایسی کتاب لاجواب اوسکے جواب مین لکھی جاتی مگر بعونہ تعالی و حسن توفیقہ اس عبد ضعیف نے یہ کتاب مستطاب تمام ہندوستان کے سنیون کی ہدایت و اصلاح کے لیے لکھی ہے رسالہ مجمع الاوصاف کا جواب تو ایک نام ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب اب مین بتوفیق اللہ تعالی اپنے اوسی وعدے کو ذکر کرتا ہون کہ جو مین نے سابق مین کیا تھا **واضح** ہو کہ حضرات سنیہ جو شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون سے استدلال کیا کرتے ہین ہر چند کہ اوسکے جواب مین شیعون کا فقط انکار کافی ہے اور اونکی کسی کتاب کی کوئی حدیث و روایت اہل حق کے اوپر حجت نہین ہو سکتی لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہی لہذا ہم اس مقام مین یہ امر بھی ثابت کیے دیتے ہین کہ اونکے یہان کی کتابون مین جو حدیثین در وا فضائل خلفاے ثلاثہ و صحابہ مرتدین علی اعقابہم مین لکھی ہوئی ہین وہ سب غیر معتبر ہین ہر چند کہ یہ بحث بہت طویل ہے اور اس کتاب مین اب طول بھی بہت ہو گیا ہے لیکن ہم اس دعوی کو بطور اجمال و اختصار چار وجہون کے ضمن مین ثابت کرتے ہین لان ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ **وجہ اول** خود علما و محدثین اہل سنت و جماعت اس بات کے قائل ہین کہ اونکی کتب حدیث مین بہت سی ایسی حدیثین فضائل صحابہ مین لکھی ہوئی ہین کہ جو وضعی ہین چنانچہ **اشعۃ اللمعات** ترجمہ **مشکوۃ** مطبوعہ مطبع منشی نولکشور جلد چہارم کے صفحہ ۶۴۶ مین شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی یہ عبارت ہی باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ احادیث در مناقب و فضائل وی رضی اللہ عنہ از صحاح و حسان و ضعاف بسیار وارد شدہ و بعضے محدثان بر بعضے از انہا حکم بوضع کردہ اند از انجملہ ہست اسکے بعد شیخ صاحب نے بعض احادیث وضعیہ کو بھی بیان کیا ہے ہمنے بخوف طول اونکی اسی قدر عبارت نقل کی و نیز اسی کتاب کے صفحہ ۶۴۷ مین شیخ صاحب

موصوف کی یہ عبارت ہے باب مناقب علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مناقب وے رضی اللہ عنہ
بسیار اند خارج از حد حصر و احصا اند کور ہست در کتب حدیث بیشتر از آنچہ مذکور ہست مر غیر او را از صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین و بعضے از انہا را وضع نیز راہ یافتہ باشد و شیخ مجد الدین شیرازی چنانکہ در بعضے
احادیث منقولہ در فضائل ابوبکر صدیق حکم بوضع کرد و گفت بطلان آن ببدیہہ عقل معلوم ہست اینجا نیز
گفتہ کہ در فضائل علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ احادیث بیشمار وضع کردہ اند انتہی اب ہمکو سنی بتائیں
کہ جب اونکے یہانکے علما خود اس بات کے قائل ہیں کہ اونکے یہانکی کتابوں میں جھوٹی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں
تو پھر شیعہ اونکا کیونکر اعتبار کرسکتے ہیں اور اونکا بعض احادیث کی نسبت کہنا کہ یہ وضعی ہیں اور بعض کی
نسبت کہنا کہ یہ صحیح ہیں اہل حق کے نزدیک کیونکر معتبر ہو سکتا ہے میں نے طول کے خیال سے فقط شیخ عبد الحق
صاحب محدث دہلوی کی نقل عبارت پر اکتفا کی ہے ورنہ اور بہت سے علماے اسلام سنیہ کے کلام سے
اس دعوی کا اثبات ممکن تھا اور خود شیخ صاحب موصوف نے اپنے یہان کے اور محدثین کا حوالہ دیا ہے
تنبیہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی عبارت اخیرہ کے نقل کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ
معلوم ہو گیا کہ جناب علی بن ابیطالب کے فضائل میں جسقدر حدیثیں سنیوں کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں اوسقدر
اور کسی دوسرے کے فضائل میں نہیں ہیں اور وہ بے انتہا ہیں کہ اونکا شمار نہیں ہو سکتا ہے اور یہ
اتمام حجت ہے خلق پر خالق علیم و حکیم و رؤف و رحیم کی طرف سے کہ باوصف اسکے کہ بعد وفات
جناب سرور کائنات معاندین و مخالفین ہمیشہ اطفاے نور شاہ ولایت میں کوشش و سعی کرتے
رہے لیکن بمقتضاے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون اس نور امامت و ولایت کی روشنی ہمیشہ زیادہ ہوتی
گئی یہان تک کہ جسقدر آپ کی شان میں سنیوں کی کتابوں میں حدیثیں مذکور ہیں اوسقدر دوسرے کی شان
میں نہیں ہیں خواہ حضرت ابوبکر ہوں خواہ حضرت عمر خواہ اور کوئی صحابی یہ قول شیخ عبد الحق صاحب کا
کہ ابوبکر صدیق کے فضائل میں حدیثیں وضع کی گئی ہیں بالاتفاق صحیح ہے اور اسکے صحت کی وجہ وجیہ بھی
موجود ہے کہ جو زمانہ وضع حدیث کا تھا اوس زمانہ میں خود خلفاے ثلثہ و دیگر معتقدین خلافت خلیفہ
اول کہ جو اکثر معاندین جناب علی مرتضے تھے سریر خلافت و امارت و حکومت و بادشاہت پر متمکن رہے

اونکی خوشامد سے بطمع زخارف دنیا لوگون نے خلیفہ اول کی فضائل مین حدیثین وضع کی ہونگی لیکن
یہ قول شیخ صاحب موصوف کا کہ علی بن ابیطالب کی مناقب مین بھی حدیثین وضع کی گئی ہین کسی طرح صحیح
نہین ہوسکتا اور نہ اسکے صحت کی کوئی وجہ ہے اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ زمانہ خلفاے ثلاثہ مین
ان احادیث کی وضع کیے جانے کی کوئی وجہ نہ تھی نہ خود سنی اسکے قائل ہوسکتے ہین کہ اوس
زمانے مین بھی جھوٹی حدیثین بنائی جاتی تھین بعد اونکے خود عہد خلافت جناب علی مرتضے ہے پس
کون مسلم و دیندار اسکو تسلیم کرسکتا ہے کہ جناب امیر المومنین اپنی شان مین جھوٹی حدیثون کا بنانا پسند کرتے
اور واضعین کو سزاے سخت نہ دیتے اوسکے بعد زمانہ خلافت بنی امیہ ہے اور ظاہر ہے کہ سب خلفاے
بنی امیہ باستثناے عمر بن عبد العزیز دشمن خاندان رسالت تھے اور جناب علی مرتضے پر خاک بدہان
شان علانیہ ممبرون پر لعن وطعن کرتے تھے اور جو کوئی آپ کی فضیلت مین کوئی حدیث بیان کرتا
تھا یا آپ کی محبت کا اظہار کرتا تھا وہ قتل کیا جاتا تھا پھر ہمکو سنی ہی بتائین کہ اوس زمانے مین کون ایسا
شخص احمق و سفیہ و نادان ہوسکتا ہے کہ آپ کی شان مین جھوٹی حدیثین بنا کر اور جناب رسول خدا
پر افترا کرکے مستحق نار جہنم بھی ہوتا اور اپنی جان بھی کھوتا جو شخص کاذب و مفتری و بے ایمان کوئی
جھوٹی حدیث بناتا ہے تو بادشاہون سے یا حاکمون سے یا امیرون سے انعام لینے کی لیے
یا اپنی جان بچانے کی لیے رہا زمانہ عمر بن عبد العزیز پس وہ شخص بالاتفاق ایسا نہین معلوم ہوتا کہ جھوٹی
حدیثون کے بنانے پر راضی ہوتا اور پھر اوسکو اس سے غرض کیا تھی کہ علی مرتضے کی شان مین
جھوٹی حدیثین بنائی جائین کیونکہ وہ آپ کا مرتبہ خلفاے ثلاثہ سے زیادہ نہین سمجھتا تھا بلکہ شاید
اونکے برابر بھی نجانتا ہو اس سبب سے کہ آخر وہ بھی سنی ہی تھا بعد اوسکے خلفاے عباسیہ
کا زمانہ آیا کہ وہ لوگ بھی عداوت خاندان رسالت مین کچھ بنی امیہ سے کم نہ تھے پھر ہمکو سنی ہی
بتائین کہ جناب علی مرتضے کے فضائل مین حدیثین کب وضع کی گئین اور کیون وضع کی گئین

وجہ دوم علماے اعلام و فضلاے عالیمقام و مجتہدان عظام و مفتیان باحتشام حضرات
سنیہ کا بادشاہون کے لیے بطمع دنیا خلاف حکم خدا و رسول فتوی دینا اور حرام کو حلال کردینا

اور اون لوگون سے انعام لینا یہ خود سنیون ہی کی معتبر کتابون مین لکھا ہوا ہے چنانچہ مین یہان بر رعایت اختصار ہارون رشید خلیفہ عباسی اور سنیون کے امام قاضی ابو یوسف صاحب کے چند معاملات لکھنے پر اکتفا کرتا ہون کتاب تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۳۰۴ھ کی صفحہ ۱۹۷ سے صفحہ ۱۹۸ تک ذیل حالات خلافت ہارون رشید مین مرقوم ہے فصل فی نبذ من اخبار الرشید عفا اللہ عنہ اخرج السلفی فی الطیوریات بسندہ عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المہدی فراودھا علی نفسہا فقالت لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغف بہا فارسل الی ابی یوسف فسالہ اعندک فی ھذا شیء فقال یا امیر المومنین اوکلما ادعت امۃ شیئا ینبغی ان تصدق لا تصدقہا فانہا لیست بمامونۃ قال ابن المبارک فلم ادر ممن اعجب من ھذا الذی وضع یدہ فی دماء المسلمین واموالہم یتحرج من حرمۃ ابیہ او من ھذہ الامۃ التی رغبت بنفسہا عن امیر المومنین او من ھذا فقیہ الارض وقاضیہا قال اھتک حرمۃ ابیک واقض شہوتک وصیرہ فی رقبتی واخرج ایضا عن عبد اللہ بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف انی اشتریت جاریۃ وارید ان اطاء ھا الان قبل الاستبراء فہل عندک حیلۃ قال نعم تہبہا لبعض ولدک ثم تتزوجہا واخرج عن اسحاق بن راھویہ قال دعا الرشید ابا یوسف لیلا فافتاہ فامر لہ بمائۃ الف درھم قال ابو یوسف ان رای امیر المومنین امر بتعجیلہا قبل الصبح فقال عجلوھا فقال بعض من عندہ ان الخازن فی بیتہ والابواب مغلقۃ فقال ابو یوسف فقد کانت الابواب مغلقۃ حین دعانی ففتحت ترجمہ فصل بیان مین بعض اخبار رشید کے عفو کرے اللہ اوس سے نکالا ہے سلفی نے طیوریات مین ساتھ اپنی سند کے ابن مبارک سے کہ دونون کہا کہ جب خلافت رشید کو پہونچی تو اوسکے دل مین ایک لونڈی کی محبت واقع ہوئی کہ جو مہدی[1] کی لونڈیون مین سے تھی

[1] مہدی ہارون رشید کا باپ تھا ۱۲

پس وس سے صحبت کی درخواست کی پس اوس لونڈی نے کہا کہ مین تیرے لایق نہین ہون اس سبب سے
کہ تیرا باپ میرے پاس ہوگیا ہے پس رشید چونکہ اوس لونڈی پر عاشق تھا لہذا اوسنے ابو یوسف
کو بلا بھیجا اور اوس سے کہا کہ کیا تیرے پاس اس باب مین کوئی شے ہے (یعنی کسطرح اس لونڈی کو تو
میرے اوپر حلال کرسکتا ہے) پس ابو یوسف نے کہا کہ اے امیر المومنین کیا کچھ ضرور ہے کہ جس بات کا
لونڈی دعوی کرے اوسکو تو سچ سمجھے اوسکی تصدیق کر اس سبب سے کہ وہ قابل اعتبار نہین ہے کہا ہے
ابن مبارک نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ کس شخص سے زیادہ تعجب کرون آیا اوس شخص سے کہ جسنے
اپنا ہاتھ مسلمانون کے خون مین اور اونکے اموال مین ڈالا تھا (یعنی سب مسلمانون کا خلیفہ اور مالک
بنا تھا) اپنے باپ کی حرمت سے اپنا کام نکالتا تھا یا اوس لونڈی سے کہ جو اپنے نفس کے واسطے
امیر المومنین سے راضی ہوئی یا اوس شخص سے کہ جو فقیہ اور قاضی کل روی زمین کا تھا (یعنی ابو یوسف)
کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ کی ہتک حرمت کر اور اپنی خواہش نفس کو پورا کر اور اس گناہ کو میری گردن پر
ڈالدے اور عبد اللہ بن یوسف سے اوسی سلفی نے اس روایت کو بھی نکالا ہے کہ اوسنے کہا کہ
رشید نے ابو یوسف سے کہا کہ مین نے ایک لونڈی مول لی ہے اور مین چاہتا ہون کہ اسی وقت
قبل استبرا کے اوس سے صحبت کرون پس آیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے ابو یوسف نے کہا کہ ہان
تو اپنی اولاد مین سے کسی کو وہ لونڈی بخشدے بعد اوسکے اپنی زوجیت مین لیلے اور نکالا ہے
اوسی سلفی نے اسحاق بن راہویہ سے کہ اوسنے کہا کہ بلایا رشید نے ابو یوسف کو رات کیوقت
پس ابو یوسف نے اوسکو ایک فتوی دیا پس رشید نے اوسی ابو یوسف کو لاکھ درہم انعام دینے کا حکم
کیا پس کہا ابو یوسف نے کہ اگر امیر المومنین کی راے ہو تو حکم دیوے کہ مجھکو یہ درہم جلد ملجاوین قبل
صبح کے پس کہا رشید نے کہ اسکے دینے مین تعجیل کرو پس بعض لوگون نے کہ جو اوسکے پاس تھے کہا کہ
تحقیق خزانہ دار اپنے گھر مین ہے اور دروازے بند ہین پس کہا ابو یوسف نے کہ تحقیق دروازے
بند تھے جسوقت کہ مجھکو رشید نے بلایا تھا پس کھولدیے گئے یعنی اسی طرح خزانے کے دروازے بھی
کھل سکتے ہین انتہی اور یہ قاضی ابو یوسف صاحب سنیون کے امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کے ارشد تلامذہ

ہین اور بعض علمائے اعلام سنیہ نے محمد بن حسن شیبانی پر بھی اونکو ترجیح دی ہے اور سنیون کے امام احمد بن حنبل کے اوستاد ہین کتاب تاج المکلل تالیف نواب بھوپال علامہ صدیق حسن خانصاحب مطبوعہ مطبع صدیقی واقع بھوپال ۱۲۹۹ ہجری کے صہ ۱ سے صہ ۹۲ تک اونکی مدح و ثنا قابل دید ہے چنانچہ صہ ۹۲ مین یہ مضمون ہے کہ اگر ابو یوسف نہوتے تو کوئی ابو حنیفہ کا نام بھی نہ لیتا اس سبب سے کہ انھین نے اونکے علوم کو پھیلایا ہے اور اسکے ماقبل مین یہ بھی لکھا ہے کہ اصحاب ابو حنیفہ مین کوئی ابو یوسف کا مثل نہ تھا و نیز تاریخ ابن خلکان جلد ثانی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کا صہ ۳۰۳ اور کتاب فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ تالیف مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی مطبوعہ مطبع چشمہ فیض کا صہ ۲۹۳ اور کتاب حدائق الحنفیہ مطبوعہ مطبع نولکشور بھو زبان اردو مین ہے اوسکے صہ ۱۱۷ سے صہ ۱۲۰ تک انکے حالات قابل ملاحظہ ہین مین نے بخوف طوالت اون کتابون کی عبارتین نقل نہین کین اور کچھ انھین کتابون پر موقوف نہین ہے سنیون کی صدہا کتابون مین انکی مدح و ثنا لکھی ہوئی ہے کیون حضرات سنیہ آپ ہی لوگ انصاف سے بتلایئے کہ جب آپکے بڑے بڑے امامون اور مجتہدون کا یہ حال تھا تو خلفاء و سلاطین و امرا کی خوشی کے لیے اور اونسے انعام لینے کی طمع پر خلفائے ثلاثہ کے فضائل مین جھوٹی حدیثون کا بنانا اون لوگون سے کیا بعید ہے اور شیعہ بیچارون نے تو ہمیشہ تقیہ اور خوف جان مین بسر کی ان لوگون کو جھوٹی حدیثین بنانے مین سوا جان جانے کے کس بادشاہ سے انعام پانے کی امید تھی اور جس زمانے سے کہ ان لوگون کا تقیہ برطرف ہوا وہ زمانہ جھوٹی حدیثونکے بنانے کا باقی نہین رہا اس سبب سے کہ کل کتب احادیث شیعہ و سنی پہلے ہی تالیف ہو چکی تھین وجہ سوم سنیون کی کتابون مین بہت سی ایسی حدیثین موجود ہین کہ جو فی نفسہ اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ خلفا کی خوشی کے لیے بطمع دنیا وضع کی گئی ہین مین یہان برعایت اختصار فقط دو حدیثون کے لکھنے پر اکتفا کرتا ہون کتاب تاریخ الخلفا مطبوعہ مطبع مذکور کے صہ ۱ مین مرقوم ہے وقال الدارقطنی فی الافراد حدثنا عبد اللہ بن علی الصمد

بن المهتدی حدثنا محمد بن هرمز السعدی حدثنا احمد بن ابراهیم الانصاری
عن ابی یعقوب بن سلیمان الهاشمی قال سمعت المنصور یقول حدثنی ابی عن جدی
عن ابن عباس رض ان النبی صلی الله علیه وسلم قال للعباس اذا سکن
بنوک السواد ولبسوا السواد وکان شیعتهم اهل خراسان لم یزل الامر فیهم حتی یدفعوه
الی عیسی بن مریم (احمد بن ابراهیم لیس بشیء وشیخه مجهول والحدیث ضعیف حتی ان ابن الجوزی
ذکره فی الموضوعات) وله شاهد اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن احمد بن داود المکی عن محمد بن اسماعیل
بن عون النبلی عن الحارث بن معاویة بن الحارث عن ابیه عن جده عن امه عن ام سلمة مرفوعا
الخلافة فی ولد عمی وصنو ابی حتی یسلموها الی المسیح (واخرجه الدیلمی من وجه آخر عن ام سلمة)

ترجمہ دارقطنی نے افراد میں باسناد خود ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تحقیق نبی نے عباس سے
کہا کہ جس وقت تیری اولاد سیاہ مکانوں میں رہیگی اور سیاہ کپڑے پہنے گی اور شیعہ اونکے اہل خراسان
ہونگے تو ہمیشہ امر خلافت اونھیں میں رہیگا یہانتک کہ عیسی بن مریم کو دیدیں (احمد بن ابراہیم
کہا ہے کہ یہ حدیث کچھ چیز نہیں ہے اور شیخ اوسکا مجہول ہے اور حدیث ضعیف ہے یہانتک کہ
تحقیق ابن جوزی نے اسکا ذکر موضوعات میں کیا ہے) اور واسطے اسی حدیث کے شاہد بھی ہے کہ
نکالا ہے اوسکو طبرانی نے کبیر میں باسناد مذکور متن ام سلمہ سے مرفوعا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ
کہ خلافت میرے چچا اور میرے باپ کے بھائی کی اولاد میں رہیگی یہانتک کہ وہ اوسی خلافت کو مسیح
کو دیدیں (اور نکالا ہے اسی حدیث کو دیلمی نے دوسرے طریقہ سے ام سلمہ سے) انتہی ان حدیثوں کا
یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی کے نازل ہونے تک بنی عباس میں خلافت قائم رہیگی حالانکہ صدہا برس
ہوئے کہ اونکی خلافت زائل ہوگئی اور ابھی تک حضرت عیسی کا نزول نہیں ہوا پس بالیقین معلوم
ہوگیا کہ یہ حدیثیں وضعی ہیں اور علماے سنیہ نے خلفاے عباسیہ سے انعام لینے کے لیے بنائی ہیں
اور مخبر صادق پر افترا و بہتان کیا ہے شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ پہلی حدیث ہمارے
یہاں خود ضعیف سمجھی جاتی ہے بلکہ ابن جوزی نے اوسکو موضوعات میں شمار کیا ہے تو ہم

جواب دینگے کہ علامہ سیوطی نے دو حدیثین اور اسکی صحت کی شہادت مین پیش کی ہین جنکو ضعیف یا موضوع ہی اور ہمنے تسلیم کیا کہ علماے سنیہ ان حدیثونکو ضعیف یا موضوع ہی سمجھتے ہین پھر بس سے ہمارا دعوی اور مدلل ہوگیا اور سپر کچھ نقض وارد ہوا اس سبب سے کہ دعوی ہمارا تو یہی ہے کہ خلفا کی خوشی کے لیے سنیون کے یہان حدیثین وضع کیجاتی تھین بس باتفاق فریقین ثابت ہوگیا اور جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ خلفاے عباسیہ کی مطلب کی موافق حدیثین بنائی جاتی تھین تو خلفاے ثلاثہ اور اون خلفا کی مطلب کی موافق کہ جو اونکے معتقد تھے حدیثون کی بنائے جانے مین کوئی محل استبعاد و استعجاب و استغراب باقی نرہا وہو المطلوب وجہ چہارم سنیون کی صحاح و مسانید مین صدہا حدیثین ایسی موجود ہین کہ جو بادی النظر مین وضعی اور جھوٹی معلوم ہوتی ہین بلکہ بعض تو اون مین سے ایسی ہین کہ جو شخص اونکی تصدیق اور اونکی صحت کا اعتقاد رکھے وہ مسلمان نہین رہ سکتا اسکی تفصیل مین تو ایک بہت بڑی کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن مین یہان برعایت اختصار فقط صحیح بخاری سے چند احادیث کی نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہون کہ حضرات سنیہ اوسکو اپنی سب کتابون سے اصح سمجھتے ہین اور معاذ اللہ مثل قرآن مجید کے اوسکی صحت پر ایمان لائے ہین از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری جلد ثالث مطبوع مطبع میمنیہ مصر کی صفحہ ۱۰۷ کتاب تفسیر القرآن باب ولا تخزنی یوم یبعثون مین لکھی ہوئی ہے وقال ابراہیم بن طہمان عن ابن ابی ذئب عن سعید بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام رای اباہ یوم القیمۃ علیہ الغبرۃ والقترۃ الغبرۃ ہی القترۃ حدثنا اسمعیل حدثنا اخی عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی ابراہیم اباہ فیقول یارب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون فیقول اللہ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ترجمہ حدیث اول

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام دیکھینگے اپنے باپ کو قیامت کے دن کہ بدن اونکا تیرہ و سیاہ ہوگا اور غبیرہ کے وہی معنی ہین کہ جو قترہ کے

معنی ہین یعنی جو علامت اہل جہنم ہی وہ اونمین پائی جائیگی ترجمہ حدیث دوم بخاری نی باسناد خود ابوہریرہ سے
روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا کہ ابراہیم اپنے باپ سی ملاقات کرینگے پس کہینگے کہ اے پروردگار
تونے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھکو قیامت کے دن ذلت نہ دیگا پس اللہ کہیگا کہ مین نے البتہ حرام کیا ہی جنت کو کافرون پر
یعنی حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جب اہل جہنم مین سے دیکھینگے اور اوسکو اپنی ذلت کا باعث سمجھینگے تو حق سبحانہ
وتعالی سی اونکی شفاعت کرینگے لیکن وہ قبول نہوگی انتہی مقصود دوسری حدیث کا لکھنا تھا مگر پہلی حدیث
ہمنے اس سبب سی نقل کی ہی کہ دوسری حدیث کی وضاحت ہوجاے اور مطلب اوسکا اچھی طرح ناظرین کی سمجھ
مین آئے اور یہ حدیث صحیح وضعی ہی اس سبب سی کہ قرآن کریم سی بالکل مخالف ہی اور بیان مخالفت یہ ہے
کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے کلام مجید مین فرماتا ہی[1] وما کان استغفار ابراهیم لابیه الا عن موعدة
وعدها ایاه فلما تبین له انه عدو لله تبرأ منه ان ابراهیم لاواه حلیم ترجمہ اور نہین تھا استغفار ابراہیم کا
واسطے اپنے باپ کی مگر وعدہ کی سبب سے کہ اوسنے اوس سے کیا تھا پس جس وقت کہ ظاہر ہوئی واسطے ابراہیم کے یہ بات کہ
تحقیق وہ دشمن ہی اللہ کا بیزار ہوگیا وہی ابراہیم اوس سے تحقیق ابراہیم البتہ بہت نرم دل اور بردبار تھا
انتہی پس اے مسلمانو انصاف سی کہو کہ جس شخص کے واسطے استغفار کرنیکے لیے حضرت ابراہیم کو ممانعت ہوئی
اور اب پر ظاہر ہوگیا کہ وہ دشمن خدا ہی اور آپ نے دنیا مین اوس سے تبرا کیا اوسکے لیے آپ آخرت مین کیونکر شفاعت
کر سکتے ہین کہ نوبت رد کی آئے اور حق سبحانہ وتعالی اوسکو قبول نفرماے پس معلوم ہوگیا کہ جن لوگون نے
یہ حدیث بنائی ہی اونھون نے جناب سید المرسلین خلیل الرحمن دونون پیغمبرون پر افترا کیا ہی واضح ہو کہ
اہل سنت وشیعہ فریقین کا اتفاق ہی کہ جس شخص کے باب مین یہ آیت کہ جو ہمنے نقل کی ہی اور مثل اسکے اور
آیتین کہ جس سے اوسکا کفر ثابت ہی نازل ہوئی ہین وہ شخص آزر بت تراش ہے لیکن اختلاف اس بات مین ہے
کہ شیعہ کہتے ہین کہ وہ حضرت ابراہیم کا چچا تھا اور سنی کہتے ہین کہ باپ تھا اور وجہ سنیون کی اس قول نامعقول
کی یہ ہے کہ وہ جناب خاتم الانبیا کی آبا واجداد کو کافر سمجھتے ہین لہذا اوسکی تائید ہی اس قول سے کرتے ہین
اور اصل وجہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ اونکی خلفاے ثلاثہ کی آبا واجداد کافر تھے لہذا اونھون نے کفر کی تہمت جناب

[1] جزو یازدہم سورہ توبہ ۱۲ منہ

رسول خدا اور جناب جلیل اللہ کے آباء و اجداد پر بھی لگائی ہے اور اونکے علماء کی سنت ہے اور وہ لوگ اس کی دلیل میں
آیہ وافی ہدایہ سے دلیل لاتے ہیں واذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناما آلھۃ ۱؎ انی اراک وقومک
فی ضلال مبین ترجمہ اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہ کیا بناتا ہے تو بتوں کو خدا تحقیق میں دیکھتا
ہوں تجھکو اور تیری قوم کو گمراہی صریح میں انتہی اور مثل اسکے اور بھی آیتیں کلام مجید میں ہیں کہ جس سے وہ استدلال
کرتے ہیں از انجملہ وہ آیت بھی ہے جو ہم نے پہلے لکھی ہے اور ہم جواب دیتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے والد ماجد حضرت تارخ
تھے چنانچہ توریت میں بھی یہی لکھا ہوا ہے اور آزر آپ کا حقیقی چچا تھا لیکن چونکہ آپ کی صغر سن میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا
اور آزر نے آپ کی پرورش کی تھی لہذا آپ اوسکو باپ کہتے تھے اور موافق آپ کے محاورے کے حق سبحانہ وتعالی نے بھی
کلام مجید میں فرمایا ہے اور چچا کو باپ کہنا عربی و فارسی اردو سب زبانوں میں شائع ہے اور خود کلام مجید میں صریح چچا پر
باپ کا اطلاق موجود ہے کہ حضرات سنیہ بھی کچھ اسمیں گفتگو نہیں کر سکتے چنانچہ جزو اول سورہ بقرہ میں یہ آیہ کریمہ ہے
ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰھک
والٰہ آبائک ابراھیم واسمعیل واسحاق الٰھا واحدا ونحن لہ مسلمون ۞ ترجمہ
کیا تم حاضر تھے جس وقت کہ پہنچی یعقوب کو موت جس وقت کہ کہا اونہوں نے اپنے بیٹوں سے کہ کس چیز کی عبادت کروگے
تم لوگ میرے بعد کہا اون لوگوں نے عبادت کرینگے ہم تیرے معبود کی اور تیرے باپوں کے معبود کی کہ جو ابراہیم اور
اسماعیل و اسحاق ہیں ایسا معبود کہ جو واحد ہے اور ہم اوسکے واسطے مسلمان ہیں انتہی ظاہر ہے کہ حضرت اسماعیل حضرت
یعقوب کے چچا تھے اور اس آیت میں حق سبحانہ وتعالی نے اونکی اولاد کی زبانی حضرت اسماعیل کو اونکا باپ فرمایا ہے لطیفہ یاد ہو
ایک سنی میرا دوست تھا اور اس زمانہ کے علماء میں سے تھا اوس سے اور مجھ سے اکثر مناظرہ مذہبی ہوا کرتا تھا ایک
روز اوس نے مجھ سے کہا کہ تم لوگ جو اصحاب و ازواج جناب رسول خدا کو برا کہا کرتے ہو تو تمکو روح مبارک جناب رسول خدا سے
شرم نہیں آتی کیا آپ کو یہ برا نہ معلوم ہوتا ہوگا کیا یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص کسی کے ازواج و اصحاب کو برا کہے اور وہ اسکو
ناگوار نہ ہو میں نے جواب دیا کہ ہم بھی اصحاب و بعض ازواج کو اسی سبب سے برا کہتے ہیں کہ بالیقین جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے
اہلبیت رسالت پر نہایت ظلم کیا ہے اور اونکا حق غصب لیا ہے لیکن تم ہمکو یہ بتاؤ کہ جو شخص کسی کو اوسکی ازواج و اصحاب کا

۱؎ جزو ہفتم سورہ انعام ۱۲ منہ

برا کہنا زیادہ ناگوار ہوتا ہے یا اوسکے آباو اجداد کا اوسنے جواب دیا کہ نہیں آباو اجداد کا برا کہنا بیشک زیادہ ناگوار ہوگا
مین نے کہا کہ پھر آباو اجداد جناب رسولخدا نے تمہارا کیا قصور کیا ہے کہ تم اونکو کافر بتاتے ہو اور اہل جہنم مین سے سمجھتے ہو تمکو جناب
رسولخدا سے شرم نہیں آتی تمہین انصاف سے بتاو کہ آپ کو یہ بات ناگوار نہوتی ہوگی کیا یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص کسیکے
آباو اجداد کو کافر کہے اور اہل جہنم مین سے سمجھے اور وہ اوسکو ناگوار نہو وہ سنی ساکت ہوگیا اور پھر کچھ اوسنے جواب نہین یا اور واضح ہو کہ
مجھسے وہ دس شخص دس کو سے کئی برس تک مناظرہ رہا اور کوئی مسئلہ اختلافی اصول عقائد شیعہ و سنی میں باقی نہیں رہا
کہ جسپر مباحثہ نہوا ہو آخر کو حق سبحانہ وتعالی نے اوسکی ہدایت فرمائی اور وہ شیعہ ہوگیا اور اسی مذہب حق پر انتقال کیا اللہم اغفرلہ
وتجاوز عن سیاتہ از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی صفحہ ٤٣٥ باب وفات موسی مین
لکھی ہوئی ہے حدثنا یحیی بن موسی حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ابن طاوس عن ابیہ عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ارسل ملک الموت الی موسی فلما جاءہ صکہ فرجع الی ربہ فقال
ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت قال ارجع الیہ فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بما غطت یدہ بکل شعرۃ
سنۃ قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالان قال فسأل اللہ ان یدنیہ من الارض المقدسۃ
رمیۃ بحجر قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت ثم
لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر قال واخبرنا معمر عن ہمام قال حدثنا
ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ بخاری نے باسناد خود
ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ملک الموت موسی کیطرف بھیجے گئے پس جب وہ اونکے پاس آئے تو حضرت موسی نے اونکو خوب مارا پس وہ
اپنے پروردگار کیطرف پھر گئے اور کہا کہ تونے مجھکو ایسے بندہ کے پاس بھیجا کہ جو مرنا نہین چاہتا اللہ نے کہا کہ تو اوسکے پاس پھر جا
اور اوس سے کہہ کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو اور جسقدر بال کہ اوسکے ہاتھ کے نیچے آجائین ہر بال کے عوض میں اوسکو ایکسال
عمر عطا ہوگی حضرت موسی نے کہا کہ اے میرے پروردگار پھر اسکے بعد کیا ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا کہ پھر اسکے بعد موت ہے حضرت
موسی نے کہا پس اسی وقت بہتر ہے راوی نے کہا ہے کہ پس سوال کیا موسی نے اللہ سے کہ اونکو زمین مقدس سے قریب موت دے
بقدر ایک پتھر کے پھینکنے کے کہا ابوہریرہ نے کہ بعد اسکے فرمایا جناب رسولخدا نے کہ اگر مین اوس جگہ ہوتا تو البتہ تمکو ا پھین موسی
کی قبر دکھلا دیتا کہ وہ راستے کیطرف ریت کی ایک سرخ ٹیکری کے نیچے ہے بخاری نے کہا ہے کہ معمر نے ہمام سے ہمکو خبر دی ہے

کہ اوسنے کہا کہ ہمسے بھی ابوہریرہ نے جناب رسولخدا کی زبانی مثل اس حدیث کے حدیث بیان کی ہے انتہی اس حدیث کو بیان
کرکے نہیں شیخ بخاری ملک الموت سے ڈر گئے کہ اونکی مار کھانیکا حال تو لکھا مگر آنکھ پھوٹ جانیکا حال نہیں لکھا اور مسلم نے جو سنی
لکھا ہے جناب شیخ صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۶۲ مین دو حدیثین اسی
مضمون کی لکھی ہوئی ہین اور مین ایک حدیث کی نقل پر اکتفا کرتا ہون حدثنا محمد بن رافع قال ثنا
عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت
الى موسى عليه السلام فقال له اجب ربك قال فلطم موسى عليه السلام عين ملك الموت ففقأها قال
فرجع الملك الى الله تعالى فقال انك ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عيني
قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك
على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت
قال فالآن من قريب رب امتني من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب الطريق
عند الكثيب الاحمر ترجمہ مسلم فرماتا خود ابوہریرہ سے اونسے جناب رسولخدا سے کئی
حدیثونکی روایت کی ہے کہ انھین مین سے ایک یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ آئے ملک الموت موسی کے پاس پس اونسے کہا کہ اپنے
پروردگار کے حکم کو قبول کر کہا ہے رسولخدا نے کہ پس طمانچہ مارا موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر اور اوسکو پھوڑ ڈالا کہا ہے رسولخدا نے
کہ پس ملک الموت پھر کے اللہ تعالی کے پاس گئے اور کہا کہ تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ مرنا نہیں چاہتا اور تحقیق
اوسنے میری آنکھ پھوڑ ڈالی کہا ہے رسول خدا نے پس اللہ نے پھر دوبارہ اوسکو آنکھ عطا فرمائی اور کہا کہ پھر میرے بندے کے پاس
جا اور کہہ کہ تو حیات کا ارادہ کرتا ہے پس اگر تو حیات کا ارادہ کرتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ پس جسقدر کہ تیرا ہاتھ
اوسکے بالون مین سے چھپا لیسے تو اوتنی برس زندگی کریگا کہا موسی نے کہ پھر کیا ہوگا جواب دیا کہ پھر موت ہے کہا موسی
نے کہ ایسا ہی تو جلد بہتر ہے اے میرے پروردگار مجھکو زمین مقدس کے قریب موت عطا فرما ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے تک
پھر کہا رسولخدا نے کہ واللہ اگر مین وہان قریب ہوتا البتہ تم لوگون کو اونھین موسی کی قبر کو دکھلا دیتا کہ وہ راستے کی طرف

زیست کی شرح تیکری کی پاس نہے انتہی ای منصفو انصاف سی بتاؤ کہ جو شخص اللہ تعالی پر اور اوسکی ملائکہ پر اور اوسکی
کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور روز جزا و سزا پر ایمان لایا ہوگا او تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا وہ کیونکر اس
حدیث کو وضعی نہ سمجھیگا اور کسطرح اسکا یقین کریگا کہ حضرت موسی نے اپنے خالق و مالک کی حکم کو نمانا اور اپنے پروردگار
کی لقا سی کراہت کی اور حضرت عزرائیل کو ایسا طمانچہ مارا کہ اونکی آنکھ پھوٹ گئی سبحانک ہذا بہتان عظیم **لطیفہ ظریفہ**
سنیون کی امام نووی صاحب نے اس حدیث مسلم کی شرح مین بقول المازری اس حدیث کی رفع اشکال کے لیے تین جواب
دیے ہین عبارت اختصار مین اونکی تلخیص کرکے لکھتا ہون **اول** یہ کہ اسمین کچھ قباحت نہین ہے کہ ملک الموت
کی امتحان کی لیے اللہ تعالی نے حضرت موسی کو اجازت دی ہو کہ وہ اونکو طمانچہ مارین یہ **عبد ضعیف** کہتا ہے
کہ اگر اس حدیث پر ایمان لانے والا کافر و سفیہ ہے تو اس جواب کا دینے والا اکفر و اسفہ **دوم** یہ کہ آنکھ پھوڑ ڈالنے سی مراد
کہ حضرت موسی حجت مین ملک الموت پر غالب آئے یہ **عبد ضعیف** کہتا ہی کہ اس جواب کا بعید العقل ہونا ظاہر ہے اور
خود مجیب صاحب نے الفاظ حدیث سی اسکی تضعیف کردی ہے فکفی اللہ المومنین القتال **سوم** یہ کہ حضرت موسی نے ملک الموت
کو پہچانا نہین تھا اور اپنا دشمن سمجھکے اونکی آنکھ پھوڑ ڈالی اور اس جواب کو شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی پسند فرماکے تحفہ
اثنا عشریہ کے کید نود و ششم مین لکھا ہے یہ **عبد ضعیف** کہتا ہے کہ کون عاقل و دیندار اسکو تسلیم کرسکتا ہے
کہ ملک الموت حضرت موسی کی پاس روح مبارک قبض کرنیکو آئے اور صاف صاف اونسی کہا کہ اجب ربک یعنی اپنے
پروردگار کی حکم کو قبول کرو لیکن اسپر بھی حضرت موسی نے اونکو نہ پہچانا اور اون بیچارے بیگناہ کی آنکھ پھوڑ ڈالی علاوہ
اسکے اسی حدیث مین صریح یہ لکھا ہے کہ جب معاذ اللہ ملک الموت کانے ہو گئے تو اونھون نے اللہ تعالی کے پاس جاکے حضرت
موسی کی شکایت کی اور کہا کہ تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ مرنا نہین چاہتا اور اوسنے میری آنکھ پھوڑ
ڈالی پس اگر ملک الموت یہ جانتے کہ حضرت موسی نے اونکو نہین پہچانا تو وہ یہ کاہیکو کہتے ناظرین کتاب انصاف سے
فرمائین کہ یہ ہفوات اس قابل ہین کہ کوئی عاقل و دیندار انکو قبول کرے **و از انجملہ** وہ حدیث ہے کہ جو **صحیح بخاری**
مذکور جلد ثالث کتاب تفسیر القرآن تفسیر سورہ نون والقلم باب یوم یکشف عن ساق
صفحہ ۱۲۹ مین مرقوم ہے **حدثنا ادم حدثنا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی**
ہلال عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن و مومنۃ ویبقی من کان
یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذھب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا ترجمہ بخاری زبان اردو
ابوسعید سے روایت کی ہے کہ مین نے رسولخدا کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ کھولیگا پروردگار ہمارا اپنی پنڈلی کو پس سجدہ
کریگا اوسکے واسطے ہر مومن و مومنہ و رباقی رہجاینگے وہ لوگ کہ جو دنیا مین دکھانے او سنانے کے لیے سجدہ کرتے تھے پس
لوگ سجدہ کرنے جاینگے تو اونکی پیٹھ ایک ہڈی ہوجاینگی یعنی وہ لوگ سجدہ کے لیے جھک نسکینگے انتہی جو شخص کہ سبحانہ
وتعالی کی تنزیہ و تقدیس کا قائل ہوگا اور لیس کمثلہ شئی پر ایمان لایا ہوگا وہ ہرگز اس حدیث کی تصدیق نہین کرسکتا
اسواسطے کہ جب اللہ تعالی جل شانہ کی پنڈلی ہوئی تو خواہ مخواہ اوسکے اور اعضا و جوارح بھی ہونگے اور وہ اپنی مخلوق سے
مشابہ ہوجاویگا تعالی اللہ عما یقولون الظالمون علوا کبیرا شیخ عبدالقادر صاحب دہلوی نے اپنی تفسیر اردو کا موضح القرآن
نام رکھا ہے اور اوسمین جو پارے کا نام سورہ ن والقلم کی تفسیر لکھی ہے اوسمین آیت یوم یکشف عن ساق کی تفسیر مین حدیث
بخاری کی خوب تفسیر کی ہے چنانچہ مین اونکی عبارت اواخر مبحث حدیث ثقلین مین نقل کرچکا ہون اور اس عبارت مین اونھون نے
علاوہ پنڈلی کے حق سبحانہ وتعالی کے لیے صورت بھی ثابت کی ہے اور پھر اوسکا صورت بدلنا بھی ثابت کیا ہے شاید کوئی سنی
صاحب کہین کہ خود قرآن مین یہ آیت موجود ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون
ترجمہ جسدن کھولی جاوے پنڈلی اور بلائے جاوین وہ لوگ طرف سجدہ کی پھر نکرسکین انتہی پھر سنیونکو محدثین و مفسرین کا
اس مین کیا قصور ہے کہ وہ خداوندعالم کے لیے پنڈلی ثابت کرتے مین تو ہم جواب دینگے کہ اے عقل کے دشمنو اور
نام کے مسلمانو قرآن مین تو فقط اسقدر ہے کہ پنڈلی کھولی جاویگی یہ قرآن سے کیونکر ثابت ہوا کہ پروردگار عالم اپنی پنڈلی
کھولیگا بخاری صاحب نے البتہ لفظ یکشف ربنا عن ساقہ لکھی ہے یعنی کھولیگا پروردگار ہمارا اپنی پنڈلی کو قرآن مین ساق
کی لفظ رب کی طرف کہان مضاف ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قرآن مجید عرب کی اصطلاح اور محاورہ کے موافق نازل ہوا ہے
اور اونکے یہان کی اصطلاح یہ ہے کہ جب کوئی امر شدید و ہولناک پیش آتا ہے تو وہ اوسکو کشف ساق کے ساتھ تعبیر کرتے مین چنانچہ
تمہاری ہی معتبر تفسیر جلالین مین یوم یکشف عن ساق کی تفسیر مین لکھا ہے ھو عبارۃ عن شدۃ الامر یوم القیامۃ
للحساب والجزاء یقال کشفت الحرب عن ساق اذا اشتد الامر فیہا یعنی وہ کشف ساق عبارت ہے شدت امر سے روز قیامت

لہ مطبوعہ مطبع حیدری واقع بمبئی ۱۲۸۸ھ جلد ثانی ص ۱۹۲ - ۲ منہ

بسبب جناب و خبرا کی کہا جاتا ہی کہ کھولا لڑائی نے پنڈلی کو جسوقت کہ لڑائی مین شدت ہوتی ہے انتہی و قاضی بیضاوی[۱] بھی
اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین یہ معنی لکھی ہین اور ایک شعر حاتم طائی کا اسی محاورے کی سند مین بھی لکھا ہے او یوم یکشف عن
اصل الامر وحقیقتہ بحیث یصیر عیانا مستعار امر ساق الشجر وساق الانسان وتنکیرہ للتہویل والتعظیم
ترجمہ اس آیت کریمہ کے معنی ہین کہ جسدن کھولا جاوی اصل امر اور اوسکی حقیقت اس حیثیت سے کہ ہوجاے وہ امر عیان استعارہ
کیا ہوا ہی یہ محاورہ ساق شجر اور ساق انسان سے یعنی ساق شجر سے مراد درخت کی جڑ ہے اور انسان کی پنڈلی بھی گویا اوسکی
جڑ ہے کہ وہ اوسپر قائم ہوتا ہے پس ہر امر کی اصل و حقیقت کیلیے ساق کا استعارہ کرلیا ہی اور نکرہ لانا اوسی لفظ ساق کا
بسبب ڈرانے کے یا بسبب تعظیم کے ہے انتہی ظاہر ہے کہ قیامت کا دن کیسا ہولناک ہوگا اور اوسکی تعظیم بھی کچھ بعید نہین ہے
کہ حق سبحانہ وتعالی نے خود اوسکو یوم عظیم فرمایا ہی یہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ یہ دونو معنی صحیح ہوسکتے ہین اس سبب
کہ بروز قیامت جیسی شدت ہوگی وہ ظاہر ہے اور اصل و حقیقت امر کا ظاہر ہوجانا یہ بھی صحیح ہے اس سبب
کہ جو امور دنیا مین مشتبہ ہین یا کفار جنکا انکار کرتے ہین وہ سب قیامت مین بلاشبہہ ظاہر و عیان ہوجاینگے
پس اے حضرات سنیہ اگر تمکو اہلبیت رسالت سے عداوت ہے اور اونکے کلام معجز نظام ہدایت انجام کیطرف نہین
رجوع کرتے ہو تو اپنے علما کی تفاسیر کو کیون نہین دیکھتے ہو اس سبب سے کہ چونکہ حق سبحانہ وتعالی خلق پر اپنے فضل
ورحمت سے ہر طرح اتمام حجت کرتا ہی لہذا اگرچہ تمھارے یہانکی کتب معتبرہ مین بعض اباطیل ہین لیکن بعض
کلمات حق بھی حق سبحانہ وتعالی نے تمھارے علما کی زبان پر جاری کردیے ہین ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح
بخاری مذکور جلد ثانی کی صفحہ ۱۰۱ مین لکھی ہوئی ہے حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا
شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت ابا العالیۃ حدثنا ابن عم نبیکم یعنی ابن عباس عن النبی صلعم قال لا
ینبغی لعبد یقول انا خیر من یونس بن متی ترجمہ بخاری کی زبانی خود حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت
کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ کسی عبد کو سزاوار نہین ہے اس بات کا کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون انتہی
یہ حدیث صریحاً عقائد مسلمین و قرآن مبین کے خلاف ہے بیان خلاف اول یہ ہے کہ رسولان اولوالعزم بالاتفاق غیر اولوالعزم
سے افضل ہین اور حضرت یونس بالاتفاق رسولان اولوالعزم مین سے نہین ہین پس جب جناب رسولخدا حضرت یونس سے افضل

۱ تفسیر بیضاوی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور جلد ثانی ص ۳۸۱ ۱۲ منہ

نہوئے تو یا اونکے برابر ہونگے یا اونسے مرتبے مین کم ہونگے اور ان دونون صورتون مین معاذ اللہ آپکا اولوالعزم ہونا ثابت نہوگا ونیز اور رسولان اولوالعزم سی مثل حضرت نوح و حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی کے آپکا مرتبہ خواہ نخواہ کم ہوگا حالانکہ باتفاق فریقین آپ اولوالعزم ہین ورسب رسولان اولوالعزم وغیر اولوالعزم سے افضل بہتر اور سب کے سردار اور سید آور بیان خلاف ثانی یہہ ہی کہ حق سبحانہ و تعالی سورہ ن والقلم مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے فرماتا ہے فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت ترجمہ پس صبر کر تو اے محمد واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور نہو تو مانند مچھلی کے صاحب کے (یعنی مانند حضرت یونس کے) اس آیہ وافی ہدایہ سے ہماری جناب رسولخدا کی افضلیت خاص کر کے حضرت یونس پر ثابت ہی کہ حق سبحانہ و تعالی نے اونکے مثل ہونے سے آپکو منع فرمایا ہی اور اسکے صریح یہہ معنی ہین کہ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے حبیب سے فرمایا ہی کہ چونکہ تیرا مرتبہ یونس سے بہت زیادہ ہی لہذا تو صبر بھی اونسے زیادہ کر اور مانند اونکے کفار پر عذاب کے طلب کرنے مین جلدی نکر وازانجملہ وہ حدیث ہی کہ جو صحیح بخاری جلد ثانی مذکور کے صفحہ ۱۵ مین لکھی ہوئی ہے اور وس سے صریحاً ثابت ہوتا ہی کہ حضرت موسی جناب رسولخدا سے افضل و بہتر ہین اور بخاری کی ان دونون حدیثون کی تائید اوس حدیث سے ہوتی ہے کہ جو صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۶۲ مین مرقوم ہے لہذا مین یہان نقل عبارت صحیح مسلم پر صفحہ مذکور سے اکتفا کرتا ہون حدثنی زہیر بن حرب قال ثنا حجین بن المثنی قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن الفضل الہاشمی عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال بینما یہودی یعرض سلعۃ[1] لہ اعطی بہا شیئا کرہہ او لم یرضہ شک عبد العزیز قال لا والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر قال فسمعہ رجل من الانصار فلطم وجہہ قال تقول والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا قال فذہب الیہودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا القاسم ان لی ذمۃ وعہدا وقال فلان لطم وجہی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم لطمت وجہہ قال قال یا رسول اللہ والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر وانت بین اظہرنا قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ

[1] سلعہ بالکسر متاع و اسباب و متاع تجارت ۱۲ منہ

علیہ وسلم حتی عرف الغضب فی وجہہ ثم قال لا تفضلوا بین انبیاء اللہ فانہ
ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ
قال ثم ینفخ فیہ اخری فاکون اول من بعث او فی اول من بعث فاذا
موسی علیہ السلام اخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقۃ یوم
الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی علیہ السلام وحدثنیہ محمد
بن حاتم قال ثنا یزید بن ہارون قال انا عبد العزیز بن ابی سلمہ بہذا الاسناد سواء
ترجمہ مسلم نے باسناد خود ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس درمیان میں کہ ایک یہودی بنیا کچھ مال تجارت بیچ رہا
تھا اور اوسکے عوض میں اوسکو کچھ قیمت دیجاتی تھی اور وہ اوس سے کراہت کرتا تھا یا راضی نہیں ہوتا تھا (یہ شک
عبد العزیز راوی حدیث کیطرف سے ہے) کہا اوسی یہودی نے کہ میں یہ قیمت نہ لونگا قسم ہے اوسی کی کہ جسنے برگزیدہ
کیا ہے موسی کو کل آدمیوں پر راوی کہتا ہے کہ پس ایک شخص نے انصار میں سے اس قول کو سنا تو اوس یہودی
کی منھ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ قسم ہے اوسکی کہ جسنے موسی کو سب آدمیوں پر برگزیدہ کیا حالانکہ
رسول خدا ہمارے درمیان میں موجود ہیں راوی کہتا ہے کہ پس یہودی رسول خدا کے پاس آیا اور کہا اے ابو القاسم تحقیق
میرے لیے ذمہ اور عہد ہے اور فلان شخص نے میرے منھ پر طمانچہ مارا ہے پس رسول خدا نے فرمایا کہ تو نے کیوں اوسکے
منھ پر طمانچہ مارا اوس انصاری نے کہا کہ یا رسول خدا اس یہودی نے کہا تھا کہ قسم ہے اوسکی جسنے موسی کو سب آدمیوں پر برگزیدہ
کیا حالانکہ آپ ہمارے درمیان میں موجود ہیں راوی کہتا ہے کہ پس غضبناک ہوئے رسول خدا یہانتک کہ آپکے بشرہ سے غضب
معلوم ہوتا تھا بعد اوسکے کہا کہ نہ فضیلت دو تم درمیان انبیاء اللہ کے پس جسوقت کہ صور پھونکا جائیگا او بیہوش ہو جاینگے
جو لوگ کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں مگر جسکو اللہ چاہے فرمایا بعد اوسکی دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا پس پہلے میں اوٹھایا
جاؤنگا یا میں اون لوگوں میں ہونگا جو پہلے اوٹھائے جائینگے پس ناگاہ موسی کو دیکھونگا کہ وہ عرش پکڑے ہوئے ہیں
پس میں نہیں جانتا ہوں کہ یوم طور کی بیہوشی کافی سمجھی جائیگی (یعنی قیامت کے دن وہ بیہوش نہیں ہونگے) یا مجھسے
پہلے اوٹھائے جائینگے اور میں نہیں کہتا ہوں کہ کوئی شخص افضل ہے یونس بن متی سے مسلم کہتے ہیں کہ مجھسے حدیث
کی ہے محمد بن حاتم نے اونھوں نے یزید بن ہارون سے اونھوں نے عبد العزیز بن سلمہ سے ساتھ اس اسناد کے برابر انتہی اس

حدیث کے پہلے فقرہ کا یہ مضمون ہے کہ جناب موسیٰ اور انبیا کے درمیان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے سے منع فرمایا ہے
اور اخیر کا فقرہ بھی اسکا مساعد و موید ہے یعنی آپ نے فرمایا ہے کہ میں کسی شخص کو یونس بن متی سے افضل نہیں کہتا ہوں
اور یہ صریح تہمت و افترا ہے اوس مخبر صادق پر اس سبب سے کہ قرآن مجید کے بالکل خلاف ہے حق سبحانہ و تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے
کہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنی یہ رسول ہیں کہ فضیلت دی ہے ہمنے بعض کو اونمیں سے اوپر بعض کے ۔ اور
درمیان کے مضمون سے صریح فضیلت حضرت موسیٰ کی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوتی ہے اور یہ
خلاف معتقد اہل اسلام ہے اگر کسی سنی صاحب سے پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی کہینگے کہ ہم جناب سید محمد کو سب انبیاء و مرسلین
علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں پس معلوم ہوا کہ جس بات کا یہ لوگ زبان سے اقرار کرتے ہیں دل سے اوس پر ایمان نہیں لاتے
اس سبب سے کہ انکی کتابوں میں اوسکے برخلاف لکھا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر تو یہ لوگ
جان دیتے ہیں اور جب ان دونوں کتابوں سے ثابت ہو گیا کہ رسولان اولوالعزم درکنار جناب سید محمد کو حضرت یونس پر بھی
فضیلت نہیں ہے تو یہ لوگ آپکی افضلیت کے دل سے کیونکر قایل ہو سکتے ہیں زبان سے جو کچھ چاہیں کہیں از انجملہ وہ حدیث
ہے کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کے صفحہ ۹۶ سے صفحہ ۲ تک کتاب الصلح میں مرقوم ہے حدثنا
مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابی ان انسا رضی اللہ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی فانطلق الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رکب
حمارا فانطلق المسلمون یمشون معہ وھی ارض سبخۃ فلما اتاہ النبی صلعم فقال الیک عنی واللہ
لقد اذانی نتن حمارک فقال رجل من الانصار منہم واللہ لحمار رسول اللہ صلعم اطیب ریحا منک فغضب
لعبد اللہ رجل من قومہ فشتما فغضب لکل واحد منہما اصحابہ فکان بینہما ضرب بالجرید والنعال والایدی
فبلغنا انہا انزلت وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما ترجمہ بخاری نے باسناد خود انس سے روایت کی ہے
کہ اوسنے کہا کہ رسول خدا سے کہا گیا کہ اگر آپ عبد اللہ ابن ابی کے پاس تشریف لیجاویں تو بہتر تھا پس آپ ایک خچر پر سوار ہو کر اوسکی طرف
تشریف لیجاتے اور مسلمان بھی آپکے ساتھ تھے اور وہ زمین شورہ زار تھی پس جب آپ اوسکے پاس پہنچے تو اوسنے کہا کہ مجھ سے
دور ہو واللہ تحقیق تیرے گدھے کی بو نے مجھکو اذیت دیتی ہے پس ایک مرد نے انصار میں سے کہ وہ آپکے ہمراہیوں میں سے
تھا کہا کہ واللہ رسول خدا کا گدھا تجھسے زیادہ خوشبو ہے پس عبد اللہ کے سبب ایک شخص کو اوسکی قوم میں سے غصہ آیا

ایس انصاری اور اوس شخص مین بحث کا ہی ہوئی پس ان دونون مین ہر شخص کے لیے اوسکی اصحاب کو غصہ آیا اور فریقین مین لکڑی
اور جوتی اور ہاتھونسی مار پیٹ ہوئی پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی کہ نازل کی گئی یہ آیت کہ اگر دو گروہ مومنین مین سی لڑین تو
اون دونونکی آپسمین صلح کرا دو انتہی اس حدیث کو جو شخص صحیح سمجھے وہ صریحا کافر ہی اس سبب سی کہ کون مسلمان اسکا قائل
ہو سکتا ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول منافق اور اوسکی اصحاب پر حق سبحانہ وتعالی نی گروہ مومنین کا اطلاق فرمایا اور جب
اون لوگونسی اور انصار رسولخدا سی لڑائی ہوئی تو یہ آیت نازل فرمائی اور انصار رسولخدا کو اور اصحاب عبد اللہ ابن
ابی کو برابر سمجھا لیکن سنیونکا تو اسلام ہی نرالا ہی اور اصل حقیقت یہ ہی کہ حضرات سنیہ کو دعای اسلام سی فقط غرض
ہی کہ خلفای ثلاثہ خصوصا شیخین کی فضیلت اہلبیت رسول و خود رسول سی ثابت کرین لہذا اہلبیت علیہم السلام کی
تو بالاعلان منقصت کرتے ہین اور خلفای ثلاثہ کو اونپر ترجیح دیتی ہین اور جناب رسولخدا کی منقصت کو درپردہ درپی
ہین اگر کسی طرح اونکی خلفا کی فضیلت آپ پر ثابت ہو جای ہر چند کہ یہ لوگ زبان سی اسکا اقرار نہین کرتے ہین کہ
خلفای ثلاثہ جناب رسولخدا سی افضل تہی ہین لیکن صدہا حدیثین انکی صحاح مین ایسی موجود ہین کہ جن سی یہ امر ثابت ہوتا ہے
از انجملہ وہ حدیث ہی کہ جو صحیح بخاری مین مذکور جلد ثالث صفحہ ۱۹۸ باب قولہ تعالی استغفر لہم او لا تستغفر لہم
ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم مین مرقوم ہے حدثنا عبید بن اسماعیل عن ابی اسامہ
عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رض قال لما توفی عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ قمیصہ یکفن فیہ اباہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا
رسول اللہ تصلی علیہ وقد نہاک ربک ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما خیرنی اللہ فقال استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر
لہم سبعین مرۃ وسازیدہ علی السبعین قال انہ منافق قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ

ترجمہ بخاری نی باسناد خود عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ جب عبد اللہ بن
ابی مر گیا تو اوسکا بیٹا کہ اوسکا بھی عبد اللہ نام تھا رسولخدا کی پاس آیا اور آپ سے سوال کیا کہ اوسکو اپنا قمیص

عطا فرمائیں تا کہ وہ اپنے باپ کا کفن اوس سے بنائے پس آپ نے اوسکو عطا فرمایا پھر اوس نے سوال کیا کہ اوسکے جنازے پر نماز پڑھیں
پس تشریف لے گئے جناب رسول خدا نماز پڑھنے کے لیے پس عمر کھڑا ہوا اور اونے جناب رسول خدا کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ ای رسول خدا آپ اسکی
اوپر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ آپکو آپکے پروردگار نے اوسپر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے پس فرمایا رسول خدا نے کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ اختیار
دیا ہے مجھکو اللہ نے اور فرمایا ہے کہ استغفار کر تو اونکے واسطے یا نہ استغفار کر تو اونکے واسطے اگر استغفار کریگا تو اونکے واسطے ستر مرتبہ
تو ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو اور عنقریب زیادہ استغفار کرونگا میں اوسکے لیے ستر مرتبہ سے کہا عمر نے کہ تحقیق وہ منافق
تھا راوی نے کہا ہے کہ پس نماز پڑھی اوسکے جنازے پر رسول خدا نے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت ترجمہ آیت اور نہ نماز
پڑھ تو کسی شخص پر اون میں سے منافقوں میں سے کہ مر گیا ہو کبھی اور نہ کھڑا ہو تو اوسکی قبر پر انتہی اس حدیث کے بعد ایک حدیث
اور صحیح بخاری کی اسی باب میں بروایت خود عمر بن خطاب اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہے اور اوسکے بعد باب قولہ تعالی ولا
تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ میں ایک حدیث اور اسی مضمون کی بروایت عبد اللہ بن عمر لکھی ہوئی ہے
اب پہلے تو ہم سنیوں سے پوچھتے ہیں کہ جو حدیث کہ اس سے قبل ہمنے صحیح بخاری سے نقل کی ہے اوسکا تو یہ مضمون
ہے کہ اصحاب عبد اللہ بن ابی اور انصار جناب رسول خدا سے جب لڑائی ہوئی تو اونکے باب میں یہ آیت نازل ہوئی
وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما اس حدیث سے ثابت ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے جسطرح انصار رسول خدا پر گروہ
مومنین کا اطلاق فرمایا اوسی طرح عبد اللہ بن ابی اور اوسکے انصار پر بھی گروہ مومنین کا اطلاق فرمایا اور ان حدیثوں سے ثابت
ہے کہ وہ عبد اللہ بن ابی ایسا منافق تھا کہ خود حضرت عمر نے اوسکو منافق کہا اور اوسکے جنازے پر نماز پڑھنے کو منع کیا اور
جناب رسول خدا نے اونکا کہنا نہ مانا تو حق سبحانہ وتعالی نے عمر کی رای کے موافق آیت نازل کی اور پیغمبر رسول کی رای کی خطا ثابت
فرمائی اب ہمکو آپ ہی بتائیے کہ ان دونوں حدیثوں میں توفیق کیونکر ہو گی حق سبحانہ وتعالی آپ لوگوں کو توفیق نیک عطا فرماوے
بعضے کتب میں کہ احمد الدین لاغلط نے بھی اپنی رسالہ صحیح الاوصاف کے باب ششم و باب ہفتم میں حدیث مذکور کا خلاصہ لکھا
ہے اور اپنی دانست میں یہ ثابت کیا ہے کہ جناب رسول خدا مجتہد تھے اور اپنے اجتہاد میں اکثر خطا کرتے تھے چنانچہ صفحہ ۹۸ باب ششم
میں فرماتے ہیں کہ بلا ان افضل مخلوقات کا اجتہاد کئی بار صواب کو نہیں پہونچا اور اوسکے دونو بابوں میں بہت سے ایسے مسائل
لکھے ہیں کہ جس میں معاذ اللہ جناب رسول خدا کے اجتہاد کی خطا ثابت کی ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ جب جناب رسول خدا اور حضرت عمر کی
رای میں اختلاف ہوتا تھا تو جناب رسول خدا کی رای خطا پر ہوتی تھی اور حضرت عمر کی رای صواب پر اور حضرت عمر کی رای کو

قرآن نازل ہوتا تھا چنانچہ اسی رسالہ کی باب ہفتم صفحہ ۱۵۸ مین فرماتے ہین کیونکہ حضرت عمر رسول پاک کے مشیر صاحب تدبیر اور دانشمند وزیر تھے اونکی رای سلیم جملہ امور مین صائب تی تھی - بالفرض اگر جناب رسولخدا اونکی عرض پر توجہ موجہ مبذول نفرماتے تو اکثر اوقات اونکی رای کے موافق قرآن مجید نازل ہوجاتا تھا جو آیات ربانی حضرت جبریل حضرت عمر کی رائے کی موافق رسول ثقلین پر لاتے تھے اگر سب کے سب ایک جگہ لکھی جاوین تو اس مختصر رسالہ مین گنجایش نہین انتہی اور کچھ احمد الدین اغا ہی پر موقوف و منحصر نہین ہے بلکہ سنیونکی کل علماو محدثین و مفسرین کی اسی طرح کی اقوال ہین تفصیل مین بہت تطویل ہے لیس حضرات سنیہ تمہین انصاف سے بتاو کہ اس طرح کی احادیث اور روایات سے اور تمہارے علما کی اقوال سے جناب رسولخدا کی منقصت اور حضرت عمر کی اونپر فضیلت ثابت ہوتی ہے یا نہین و از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کے صفحہ ۲۰۸ باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ المدینۃ مین مرقوم ہے حدثنی محمد بن المثنی حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ ان ابابکر دخل علیہا والنبی صلعم عندہا یوم فطر او اضحی وعندہا قینتان تغنیان بما تقاذفت الانصار یوم بعاث فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلعم دعہما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا ہذا الیوم ترجمہ بخاری نے باسناد خود عائشہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق ابوبکر انکے یعنی عائشہ کے پاس گئے اور جناب رسولخدا بھی انکے پاس تھے جو دن تھا عید فطر کے دن یا عید ضحی کے دن اور انکے یعنی عائشہ کے پاس دو گانیوالی (یعنی گانے والی لونڈیان) گا رہی تھین اوس لڑائی کو کہ جو انصار کے درمیان ہوئی تھی اوس دن کہ جسکو یوم بعاث[1] کہتے ہین پس کہا ابوبکر نے دو مرتبہ کہ یہ مزمار[2] شیطان ہین پس فرمایا رسولخدا نے کہ چھوڑدو انکو اے ابوبکر اس سبب سے کہ تحقیق واسطے ہر قوم کے عید ہوتی ہی اور تحقیق ہماری عید آج کے دن ہے انتہی یا للعجب سنیون نے ازواج جناب رسولخدا کو مثل بادشاہون کی جوان عیش کے محلون کے مقرر کیا ہے کہ اونکی یہان گانیوالیان ہوتی ہین کہ ناچتی گاتی ہین جس شخص کو کچھ بھی خدا و رسول سے شرم معلوم ہوتی ہوگی وہ کیونکر اس حدیث کو صحیح نہ سمجھیگا اور کیونکر اس بات کی تصدیق کریگا کہ جناب رسولخدا معاذ اللہ تو ایسا گانا سنتے تھی اور اوسپر ایسا اصرار تھا کہ حضرت ابوبکر کے منع کرنیسے بھی آپنے ترک نکیا لیکن سنیون کا تو مقصود ان احادیث کی بنانے سے یہ ہے کہ تقوی و پرہیزگاری میں حضرت ابوبکر کی فضیلت جناب افضل المخلوقات پر ثابت ہو جاے از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کتاب بدء الخلق باب قصہ الحبش صفحہ ۱۶۵ مین مرقوم ہے حدثنا یحیی بن بکیر

[1] یوم بعاث روز جنگ اوس و خزرج ۱۲ منہ [2] مزمار بالکسر نای نواز مزامیر جمع و دفت یا سرآلہ سرود و آواز نیکو و سرود ۱۲ منتہی الارب

حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عایشۃ ان ابابکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام
منیٰ تدففان وتضربان والنبی صلعم متغش بثوبہ فانتہرہما ابابکر فکشف النبی صلعم عن وجہہ فقال
دعہما یا ابابکر فانہا ایام عید وتلک الایام ایام منیٰ ترجمہ بخاری کی زبانی خود عائشہ سے روایت کی کہ
تحقیق ابوبکر آئے حضرت عائشہ کے پاس اور اونکے پاس دو لونڈیاں تھیں ایام منیٰ میں کہ وہ دونون ناچ رہی تھین اور باجا بجا
رہی تھین اور جناب رسول خدا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے پس ابوبکر نے اون دونون لونڈیون کو ڈانٹا پس رسول خدا نے اپنا منہ کھول دیا اور
کہا کہ ای ابوبکر چھوڑ دے ان دونو کو اس سبب سے کہ تحقیق یہ ایام عید ہیں اور یہ ایام منیٰ ہیں انتہی اس سے قبل جو حدیث ہم نے نقل کی
اوس سے ناچ دیکھنا اور باجا سننا بھی ثابت ہو گیا اور ابوبکر کا تقویٰ اور پرہیزگاری میں جناب افضل المرسلین سے زیادہ ہونا
اور اونکا منع کرنا اور آپکا نہ ماننا یہ تو ان دونون حدیثون سے ثابت ہے اور نیز اسی صحیح بخاری کے اسی صفحے میں یہ
حدیث بلا فاصلہ لکھی ہوئی ہے وقالت عایشۃ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی
الحبشۃ وہم یلعبون فی المسجد فزجرہم عمر فقال النبی صلعم دعہم امنا بنی ارفدۃ یعنی من
الامن ترجمہ اور عائشہ نے کہا ہے کہ رسول خدا کو میں نے دیکھا کہ وہ مجھکو چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کی
طرف دیکھ رہی تھی اور وہ لوگ مسجد میں بازی کر رہے تھے پس عمر نے اونکو گھرکا پس رسول خدا نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دے
کیونکہ بنی ارفدہ کو امان دی ہے انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ ترمذی صاحب نے اس حدیث حضرت عائشہ کی خوب تفصیل بیان
کی ہے چنانچہ **جامع الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی واقع دہلی جلد ثانی کے صفحہ ٢١٠ میں مرقوم ہے**
عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلعم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلعم
فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عایشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول
اللہ صلعم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول لا
لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنہا قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت
ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ ترجمہ ترمذی کی زبانی خود عائشہ سے روایت

لہ بنو ارفدہ بکسر الفاء وفتح نیز گروہے از حبشہ ١٢ منتہی الارب

لگی سنے کہ اوسنے کہا کہ رسول خدا بیٹھے ہوئے تھے پس ہم دونون آدمیون نے تحقیق صدائین اور لڑکون کی آواز سنی پس
کھڑے ہوگئے رسول خدا پس آپنے دیکھا کہ ایک حبشن ناچ رہی ہے اور لڑکے اوسکے گرد ہین پس آپنے کہا کہ ای عائشہ
یہان آ اور دیکھ تو پس مین گئی اور مین نے اپنی ٹھڈی رسول خدا کے کندھے پر رکھدی اور آپکے کندھے اور سر کے بیچ سے
مین دیکھنے لگی پس آپ نے مجھسے کہا کہ کیا تیرا جی نہین بھرا کیا تیرا جی نہین بھرا عائشہ صاحبہ فرماتی ہین کہ پس مین نے
کہنا شروع کیا کہ نہین تا کہ مین دیکھون کہ میرا مرتبہ رسول خدا کے نزدیک کسقدر ہے کہ ناگاہ عمر نکل آئے عائشہ نے کہا ہے
کہ پس لوگ اوس حبشن کو چھوڑ کر بھاگ گئے عائشہ نے کہا ہے کہ پس کہا رسول خدا نے کہ تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون کہ شیاطین
جن و انس تحقیق عمر سے بھاگ گئے عائشہ نے کہا ہے کہ بعد اوسکے مین پھر آئی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے
اس وجہ سے انتہی واضعان حدیث نے اس حدیث کے وضع کرنے سے حضرت عمر کی افضلیت جناب
افضل الانبیاء والمرسلین پر ثابت کی ہے کہ جنکو خود آپنے شیاطین جن و انس فرمایا وہ آپسے مطلق نہ ڈرے
بلکہ آپ خود اونکا ناچ اور تماشا دیکھتے رہے اور اپنی بی بی کو دکھلاتے رہے لیکن جب حضرت عمر تشریف
لائے تو اونکی ہیبت سے وہ سب بھاگ گئے سبحانک ہذا بہتان عظیم نہایت تعجب کی بات ہے کہ علماء و محدثین
سنیہ نے خلفا کی افضلیت اور ام المومنین عائشہ کی وجاہت ثابت کرنے مین اور اس باب مین جھوٹی حدیثین
بنانے مین اسقدر مصروف و منہمک و مبہوت ہین کہ نہ خدا سے ڈرتے ہین نہ اوسکے رسول سے شرم کرتے ہین
اور اوس جناب رسالت مآب کی طرف ایسے امور کی نسبت کرتے ہین کہ کوئی ادنی شریف اور وضعدار بھی
اپنی نسبت اونکو گوارا نہین کر سکتا ہمکو سنی ہی بتائین کہ کوئی شریف اسکو گوارا کریگا کہ خود کھڑا ہو کے
اپنی زوجہ کو مردون اور عورتون کا ناچ اور تماشا دکھلاے فقبح اللہ افواہ الکاذبین المکذبین الضالین
المضلین المفترین المبتدعین الفاسقین الہالکین اب مین اس مبحث کو بھی یہان ختم کرتا ہون اس سبب سے
کہ فقط صحیح بخاری مین صدہا حدیثین ایسی موجود ہین کہ جو حق سبحانہ و تعالی کے جسم و صورت اور اوسکے
رسولون کی منقصت اور خلفاے ثلثہ خصوصاً شیخین کی جناب رسول خدا سے افضلیت اور خود اپنی
موضوعیت پر دلالت کرتی ہین اور اگر اور صحاح اہل سنت و جماعت سے اسطرح کی حدیثین منتخب
کرکے اونکے ساتھ ضم کیجائین تو ہزارہا کی نوبت پہنچکر بھی مین اس مختصر مین کہانتک لکھ سکتا ہون سبحان

ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین اب حضرات سنیہ کو
چاہیے کہ شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون کی حدیثین نقل کرنے سے توبہ کرین ورنہ سوا انکے کشف
استار وتہتک اسرار کے اور کچھ فائدہ نہین ہے اور انصاف سے فرماوین کہ اہل حق اون کتابون کی حدیثونکو
کیونکر تسلیم کر سکتے ہین کہ جو اسطرح کی کفریات سے مملو ہون کلا ان کتاب الفجار لفی سجین ۵
تم بعون الله تعالی المجلد الاول من قواضب الاسیاف ویلیہ انشاء الله المستعان مجلد
الثانی وهو ارغام الاناف ۵

تمت

تحریر قمر تنویر، بدر سماء التحقیق - شمس فلک التدقیق - المجتهد العریف - الحبر الغطریف
الذی سحاب افاداته مدرار - وغمام افاضاته فی الانہمار - لا یبلغ الی علوّ ذراہ -
ولا ینتہی الی غایۃ فکرہ ومنتہاہ - الغائص فی بحار العلوم الشرعیہ - الخائض
فی تیار المسائل الاصلیۃ والفرعیۃ الفائز فی جبل العلوم بالقداح - السید السند الحجاج
ینفضی الیہ رکائب الطلب - وینیخ علی بابہ کلاکل نجبات الارب -
الحافظ لثغور الشرع بصوارم ہدایتہ الحامی حمی الدین بقواضب ارشادہ
وافادتہ - المظہر لخفیات الاسرار - الکاشف لخبیات المعانی تحت الاستار
المولی الاولی الاجل السید مصطفیٰ المعروف بہ میر آغا دامت برکاتہ فی العالمین -
وما برحت افاضاتہ علی اہل الحق والدین

بسم اللہ تعالیٰ

کتاب قواضب الاسیاف جو حقیقت مین اعداء دین ومخالفین جاحدین کے لئے ایک
سیف قاطع اور برق لامع ہے زبان اردو مین کوئی اسطرح کی کتاب جسمین اسطرح کے
ادلہ قاہرہ وحجج باہرہ وبراہین ساطعہ ودلائل لامعہ ہون آجتک معرض تحریر وتسطیر مین
نہین آئی جسکے مصنف عالیجناب ایالت ایاب البدر الزاہر والغیث الہامر الاکمل الاجل المبجل ذو المجد
المؤثل الکاسر بقواضب اسیافہ اعناق النواصب والرافع بلوامع تحقیقاتہ استار الشوائب قمر سماء العلوم
بدر معارج الفہوم السید الجید الاید والفاضل الافضل المؤید من اللہ ذی المنن جناب المولوی
السید مظہر حسن متع اللہ المومنین بوجودہ وبفیضہ وجودہ ہین جناب موصوف کا تشمیر
وجہد وسعی وجد اور سکے مقامات نقض وابرام ومعارضہ والزام واستدلالات رشیقہ وبیانات
انیقہ دیکھنے سے کالشمس فی رابعۃ النہار وکالنور علی شاہق الطور روشن وعیان ہوسکتا ہے
فجزاہ اللہ عن اہل بیتہ وعن المومنین خیر الجزاء فانہ لا یضیع من احسن عملاً ؛

سید مصطفیٰ بن عمدۃ العلماء
سید محمد ہادی

میر آغا مجتہد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

صورۃ ما کتبہ مقرظاً علی ہذا الکتاب المستطاب۔ المفیض کالسحاب۔ السید الفقیہ والحبر النبیہ۔ وارث علوم اہل البیت علیہم السلام۔ المقتفی آثار اجدادہ البررۃ الکرام۔ مرجع رجال العلماء الاعلام۔ ومہبط فیوض اللہ الملک العلام۔ ملاذ الانام۔ معاذ الایتام۔ حجۃ الاسلام کاشف الظلام۔ نور الانوار۔ قمر الاقمار۔ قدوۃ الابرار۔ قائد الاخیار۔ بدر الدجی شمس الضحی۔ طود النہی۔ کہف التقی۔ علم الہدی۔ المولی الرضی۔ الحبر الملی المنہل الروی۔ الصراط السوی۔ السراج الوہاج۔ الماء الثجاج۔ البحر العجاج النیر اللائح۔ الطیب الفائح۔ السحاب الہاطل۔ الغیث الہامل۔ البدر المشرق الغدیر المغدق۔ نسیج وحدہ۔ وفرید عہدہ۔ ظہیر الشیعۃ۔ ظہر الشریعۃ۔ صاحب الملکات الملکیۃ۔ والقوۃ القدسیۃ۔ عز المومنین فخر الشامخین۔ منار المہتدین خیر الآتین فخر المحققین۔ صدر المدققین۔ آیۃ اللہ فی العالمین۔ وحجتہ علی الجاحدین قامع اساس الضالین۔ قاطع اعناق الملحدین۔ الذی لا حظ لہ غیر الزہادۃ ولا شغل لہ سوی العبادۃ۔ الدر الفاخر۔ البحر الزاخر۔ العلم الزاہر۔ جامع المناقب والمفاخر مولانا السید محمد باقر۔ ادام اللہ ظل افضالہ علی رؤس المومنین واطال بقاءہ بمحمد وآلہ الیاسین

صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

باسمه سبحانه وله الحمد

حبذا ما صنفه والفه - ورصعه ورصفه - السید السند - والحبر المعتمد - والعلم المفرد - والطود العطود الموفق المؤید - المسدد - من لدن الفرد الصمد - السالک فی مناہج التصنیف والتالیف للجدد - والسابق فی حلباتہما سبق الجواد - اذا استولی علی الامد طود المجد الاشم - وعرینة الذی فیه شمم اس الشرف النامی - وفرعه السامک السامی - وویله الهامر الهامی - من ال النبی القرشی التہامی الضارب بقواضب الاسیاف - اعناق اہل البغی والاعتساف والطاعن اکبادہم بکل لہذم رعاف والمجاہد بالبیض الخفاف - عصائب ارباب الشقاق والخلاف والمستاصل شافتہم - بالکر والایجاف بکل ابیض صارم لدی الضراب والثقاف - غرة جبہة الاماجد والاشراف - سلالة اشم المناجید من آل عبد مناف باقعة العصر ونادرة الزمن جناب المولوی السید مظہر حسن - اسبغ الله علیه سوابغ المنن وکلاہ عن دوائر الفتن - وثوائر الاحن وفواقر المحن - ولنعم ما اودعه فی ہذا المؤلف الشریف الجامع - لمحاسن الاوصاف - المؤسس بنیانه علی العدل والانصاف - من بیان شاف - وتحریر واف - للہدی کاف - وعن العمی کاف - وتقریر اشہی من رحیق السلاف - وتحبیر اربی فی عین کل ذی بصیرة وتصاف - من کل روضة یناف - والکان فی خناجر آخرین امر من الحنظل - واحر من الذعاف - فلله دره ولا شل عشره - وعلی الله اجره وعلیه شکره وبره - جزاه الله عن اہل بیت نبیه وعن المؤمنین خیر جزاء المحسنین وادام توفیقه فی حمایة ذمار الدین انه خیر موفق ومعین -

لا اله الا الله القوی
عبده محمد باقر بن ابی محمد بن علی الرضوی